حسبنا اللہ ونعم الوکیل

فارسی اشعار

بہارِ بوستاں

شرح اردو

بوستاں

پھولوں کا باغ

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ

شارح :- مولانا فضل الرحمن دھرمکوٹیؒ

مکتبہ شرکتِ علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

Scanned by CamScanner

از مولانا مسعود احمد صاحب تونسوی
فاضل قاسم العلوم ملتان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

مُصنّف رحؒ کے حَالاتِ زِندگی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنۡ لَّا نَبِيَّ بَعۡدَهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ اَمَّا بَعۡدُ

دُنیا میں ان گنت آدمی وجود میں آئے اور پھر معدوم ہو گئے۔ مٹ جانے کے بعد کتنے لوگ ہیں جن کو دنیا نے یاد رکھا اور وہ تاریخ کے صفحات اور زندہ انسانوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں، تاریخ کے اوراق میں گنتی کے چند آدمیوں کے نام ملتے ہیں اور یہ وہی خوش نصیب انسان ہیں جن پر مبدائے فیض نے کمال نہیں بلکہ کمالات کا در فیض وا کر دیا ہے جس کی بدولت نہ صرف حیات دنیوی میں باقی آدمیوں سے ممتاز رہے اور ایسے کارنامے کر گزرے جنہیں دنیا فراموش نہ کر سکی بلکہ انہیں کمالات موہوبہ کی بدولت حیات جاودانی سے بھی شاد کام و بامراد ہو جاتے ہیں لیکن ایسے خوش قسمت لوگ بہت کم ہیں جنکے یادگار کارنامے دنیا کو ہمیشہ فیض پہنچاتے رہتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ انہیں خوش نصیب اور بافیض افراد میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی میں ایسے کارہائے خیر انجام دیئے ہیں جن سے رہتی دُنیا تک خلق خدا فیض یاب ہوتی رہیگی۔ حضرت شیخ کے انتقال کو صدیاں گزر گئیں۔ مگر آج بھی ویسے ہی زندہ ہیں جیسے اپنی حیات میں زندہ تھے بلکہ مرور دوران زمانہ کیساتھ ساتھ انکی حیات بعد الموت حیات قبل الموت کی بنسبت زیادہ اشہر، زیادہ محبوب اور مقبول اور مُستند ہوتی جاتی ہے اس شہرت، مقبولیت اور محبوبیت میں دنیا کے بہت قلیل اہل قلم اور باکمال لوگ شیخ سعدیؒ کے شریک کہے جا سکتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ جیسا موصوف باہمہ وصف باکمال اہل قلم ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ نام **شرف الدّین**، لقب **مصلح الدّین** اور تخلص **سعدی**ؒ شیراز کو وطن ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ شیراز جو صدیوں تک ایران کا دار الحکومت اور پایۂ تخت ہونیکے علاوہ علوم وفنون کا مرکز رہ چکا ہے۔

پیدائش: آپکی پیدائش ۵۸۹ھ (۱۳۳۳ء) کے لگ بھگ ہوئی اور وفات ۶۹۱ھ میں ہوئی، اس طرح شیخؒ نے ایک صدی سے زائد عمر پائی بعض تذکرہ نویسوں نے تو ایک سو بیس ۱۲۰ سال عمر لکھی ہے، واللہ اعلم بالصواب شیخؒ کے "سعدی" تخلص اختیار کرنیکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ شیخ کے والد جناب عبداللہ شیرازیؒ بادشاہ اتابک سعد زنگیؒ کا ملازم تھا اور چونکہ شیخ کو بچپن ہی سے ادب اور شعر گوئی کا ذوق تھا۔ اسلئے بچپن ہی میں حاکم وقت سعد بن زنگیؒ کے نام کی مناسبت سے اپنا تخلص سعدی تجویز کر لیا۔

بچپن: شیخ کے والد بزرگوار جناب عبداللہ شیرازیؒ ایک خدا رسیدہ اور دیندار آدمی تھے اسی لیے شیخؒ کو بچپن ہی میں نماز روزہ تلاوت کلام اللہ عبادت و ریاضت وغیرہ کی نہ صرف مشق کرائی جاچکی تھی بلکہ شیخؒ کی طبیعت میں ان چیزوں کا

خاص ذوق اور داعیہ پیدا ہوگیا تھا۔ چنانچہ شیخؒ نے بوستان میں لکھا ہے کہ والد ماجد کی تربیت اور انکی تادیبانہ سرزنش اور مربیانہ نگرانی نے نیک صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بڑا کام کیا ہے گویا بزرگوں کی تادیبانہ زجر و توبیخ سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے شیخؒ خود لکھتے ہیں،

بخردی بخور و از بزرگان قفا　　　خدا دادش اندر بزرگی صفا

شیخؒ اپنے والد بزرگوار کی تادیبانہ سرزنش کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بچپن میں مجھے عبادت و ریاضت کا بڑا شوق تھا اور میں تہجد گزاری اور قرآن خوانی کا بڑا حریص تھا چنانچہ ایک دفعہ رات کے وقت اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور تمام شب، شب بیداری اور قرآن پڑھنے میں گزار دی یعنی تمام رات نہ سویا اور درویشوں کی ایک جماعت ہمارے گرد سو رہی تھی میں نے والد بزرگوار سے عرض کیا کہ ان میں سے کوئی بھی اٹھکر دو رکعت تہجد ادا کرنے کی توفیق نہیں رکھتا۔ ایسے غفلت میں پڑے ہیں جیسے مُردے ہوں اس پر والدؒ نے شیخؒ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور سرزنش فرمائی گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی" کہ تو بھی سو جاتا تو اس عیب جوئی سے بہتر ہوتا۔" یعنی درویش کو اپنی عبادت پر گھمنڈ کر کے دوسروں کو حقیر و کمتر نہ سمجھنا چاہیئے،

گرت چشم خدا بینی بہ بخشند　　　نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

لیکن افسوس کہ والد گرامی قدر کا مُشفقانہ و مربیانہ سایہ شیخؒ کے سر پر تا دیر قائم نہ رہ سکا۔ اور وہ بچپن ہی میں شیخ کو داغ فرقت دے گئے، اور شیخ کو ضعیفہ والدہ ماجدہ کے زیر سایہ یتیمی کے ایام گزارنے پڑے، گلستان باب چھ کی ایک حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی والدہؒ انکی جوانی تک زندہ رہیں جیسا کہ فرماتے ہیں کہ "وقتے بجہل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست الخ ایک مرتبہ جوانی کی جہالت میں ماں پر چیخ پڑا والدہ رنجیدہ دل ہو کر ایک گوشے میں بیٹھ گئی اور روتے ہوئے فرما رہی تھی۔ شاید تو اپنا بچپن بھول گیا کہ سختی سے پیش آرہا ہے۔ باپؒ کے سایہ عطوفت سے تو محروم ہو گئے تھے لیکن قضاء و قدر نے فطرت سلیمہ سے نوازا تھا۔ اس فطرت نیک بختی اور موہوب من اللہ سعادت نیز دیندار گھرانے میں باخدا متقی ماںؒ باپؒ کی تربیت نے شیخؒ کو دینداری اور پرہیزگاری کی طرف راغب کر دیا چنانچہ شیخؒ کی زندگی پر عبادت و تصوف، زہد و تقویٰ کا رنگ غالب رہا۔

تعلیم و تعلم

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر عزیز میں چار ناقابل فراموش کارنامے انجام دیئے ہیں۔ اولاً زندگی کا ایک معتد بہ حصہ یعنی تقریباً تیس ۳۰ برس تعلیم حاصل کرنے میں صرف کئے ہیں ۲؎ اور تیس ۳۰ سال سیر و سیاحت میں گزار دیئے ۳؎ جبکہ تیس ۳۰ سال کتب نویسی یعنی تصانیف میں صرف کئے ۴؎ اور تقریباً تیس ۳۰ برس بقیہ زندگی عُزلت و گوشہ نشینی پر وصل حق کی نذر کر دی جو عارفوں کی زندگی کا مطمح نظر ہوتا ہے، کیونکہ مخلوق سے عزلت و علیحدگی کے بغیر وصل حق ممکن نہیں ہے،

شیخؒ شیراز جیسے مرکز علوم و فنون، اور گہوارہ علم میں پیدا ہوئے اور جب آنکھ کھولی تو شیراز میں ہر جانب علماء، فضلاء، بلغاء، اُدباء، خطباء، فصحاء، حکماء، مشائخ، شعراء اور مجلسیں دکھائی دیں ایسے ماحول میں سعدیؒ میں تحصیل علم کا ولولہ پیدا ہو جانا ایک فطری امر تھا۔ علم و عرفان کے حصول کیلئے تگ و دو ایک طبعی چیز ہوگئی مگر اسوقت ملک ابتری اور طوائف الملوکی کا شکار ہو چکا تھا اور پرسکون ماحول سے محروم تھا جنگوں کا ایک لا متناہی اور ختم نہ ہونے والا سلسلہ جاری تھا اور خود شیراز پر بھی تباہیاں ٹوٹ رہی تھیں، اس

فضا میں شیخؒ کا ولولہ علم پورا نہیں ہو سکتا تھا اس لئے شیخؒ نے ترک وطن کی ٹھانی اور تمام اسلامی ممالک کو چھوڑ کر مدرسہ نظامیہ بغداد کا رُخ کیا۔ یوں بھی اہل شیراز کو بغداد کے اس عظیم الشان مدرسہ سے شغف تھا، کیونکہ ابو اسحاق شیرازیؒ مدرسہ نظامیہ بغداد کے سب سے پہلے متولی اور مہتمم رہے تھے، اسوجہ سے شیخؒ کا مدرسہ نظامیہ کی جانب سے کچھ وظیفہ بھی مقرر ہوگیا تھا جو شیخؒ کے ضروریات میں کافی حد تک ممد ثابت ہوا۔ بغداد ابھی تک فتنہ تاتار سے محفوظ تھا اور بدستور دار الخلافہ تھا اور علم و علماء کا مرکز شہرہ آفاق دار العلوم نظامیہ علمی دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ یہ دار العلوم حضرت نظام الملک طوسیؒ نے ۴۵۹ھ میں قائم فرمایا تھا اور اسکی شہرت پوری اسلامی دنیا میں گونج رہی تھی، شیخؒ کو نظامیہ کی کشش بغداد میں کھینچ لائی اور نظامیہ میں داخل ہو گئے۔ بغداد میں شیخؒ نے جن علماء اور اہل فضل سے علم حاصل کیا ان میں ایک بزرگ ایسے بھی ہیں جنکی کفش برداری اور علم و فن پر ہر اہل علم کو فخر ہونا چاہیئے، یہ علامہ ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزیؒ ہیں جو اپنے وقت کے عظیم محدث اور امام علم و فن مانے جاتے تھے امام ابن جوزیؒ کی بے شمار عظیم الشان مفید و علمی کتابیں دنیا کے کئی کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں ان کی کئی مفید کتابوں کے اردو میں ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں جیسے تلبیس ابلیس وغیرہ ابن جوزیؒ نے ہزاروں سے زائد حد تک غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام فرمایا۔ حضرت شیخؒ نے امام ابن جوزیؒ سے اپنی طبعی افتاد کے مطابق سالہا سال نظامیہ میں رہ کر علوم و فنون کی تحصیل فرمائی، بعض سوانح نگاروں کا خیال ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فلسفہ اور دوسرے معقولات کی بنسبت نقلی علوم کی تحصیل پر زیادہ توجہ دی اور عقلی علوم کم حاصل کئے لیکن یہ خیال ٹھیک نہیں ہے بلکہ منقولات کیطرح معقولات میں بھی شیخؒ کو ایک امتیازی مقام حاصل تھا، وہ علم تفسیر و حدیث اور ادب و وعظ، تصوف و سلوک کیطرح فلسفہ و حکمت کے بھی عالم لاثانی تھے، البتہ شیخؒ کی طبیعت پر تصوف و درویشی کا زیادہ غلبہ تھا چنانچہ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے تھے کہ میں طبعی میلان کی بنا پر وجد و سماع کی محفلوں میں شریک ہوتا تھا مجھے میرے استاذ مکرم حضرت علامہ ابن جوزیؒ اس سے روکا کرتے تھے لیکن میں باز نہیں آتا تھا، قصہ کوتاہ ایک روز مجھے ایک بد آواز اور کریہہ المنظر گویا (قوال) سے پالا پڑ گیا اور تمام شب اس مکروہ مجلس میں بسر ہوگئی جب صبح ہوئی اور اس منحوس مجلس سے خلاصی ہوئی تو اپنے سر سے عمامہ اتارا اور جیب سے ایک دینار نکالا پھر یہ دونوں چیزیں قوال صاحب کی خدمت میں تحفہ پیش کر دیا اور سماع سننے سے تائب ہو گئے، شیخؒ کے اس عمل پر یار و احباب نے تعجب کیا تو شیخؒ نے ظریفانہ انداز میں جواباً فرمایا کہ قوال صاحب کرامت بزرگ ہے اسلئے میں نے انکی نذر کی، اور فرمایا کہ استاذ کی نصیحت نے وہ اثر نہیں کیا جو اس کے "لحن داؤدی" بھدی اور کریہہ آواز نے کیا ہے اور اب میں سماع سے تائب ہوتا ہوں۔ حضرت شیخؒ بچپن ہی سے خوش بیانی اور حسن تقریر کا مالک تھا مدرسہ نظامیہ میں کچھ طالب علم اور ہم درس رفقاء اس پر حسد کرنے لگے ایک مرتبہ شیخؒ نے اپنے استاذ مکرم علامہ ابن جوزیؒ سے حاسدوں کی شکایت کی تو استاذ نے فرمایا "وہ بھی اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور تم بھی وہ رشک و حسد سے اور تم بدگوئی و غیبت سے"

تصوف اور شیخ رحؒ

شیخؒ بچپن ہی سے تصوف پسند اور درویشی دوست تانع طبیعت کے واقع ہوئے تھے اور ابتداء ہی سے حضرت والدؒ بزرگوار کی تربیت کی بدولت زہد و اتقاء کا طبیعت پر غلبہ تھا۔ تصوف میں شیخؒ نے حضرت شیخ شہاب الدین

سہروردیؒ کو اپنا رہبر و رہنما منتخب فرمایا، راہ سلوک کے منازل و مراحل طے کرنے کے لیے شیخ سہروردیؒ کا سہارا کافی سمجھا اور ان کی رفاقت و معیت میں مقامات تصوف طے کرتے رہے چنانچہ حضرت شیخ رح کو کئی بار اپنے پیر و مرشد شیخ سہروردیؒ کے ہمراہ بحری اور بری سفر بھی پیش آئے، چنانچہ شیخؒ نے اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ تصوف و سلوک میں گزار دیا جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ تیس سال سے زائد عرصہ گوشہ نشینی، تزکیہ نفس، خلوت و عزلت میں مصروف و مشغول رہ کر مالک حقیقی سے جاملے۔ اور شیخ رحؒ کی کتابوں میں اصلاح اخلاق اور تزکیہ نفس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے بلکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو زیر نظر کتاب کا بیشتر حصہ اور گلستان بتمامہ اصلاح احوال و اخلاق پر ہی مبنی ہے حاصل کلام یہ کہ شیخؒ جس طرح اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور فلسفی و حکیم تھے اسی طرح اپنے وقت کے شیخ کامل بھی تھے کہ مولیٰ حقیقی کی خوشنودی و رضا کیلئے ہر قسم کے مصائب جھیلنے کے باوجود زمانہ کی سختی کا کبھی شکوہ نہیں کرتے تھے جیسا کہ گلستان میں لکھا ہے کہ میں نے زمانے کی سختیوں کا کبھی شکوہ نہیں کیا تھا مگر ایک موقعہ پر دامن استقلال ہاتھ سے چھوٹ گیا اور بے صبری کے کلمے منہ سے نکل گئے یہ وہ موقعہ تھا کہ جب نہ میرے پاؤں میں جوتی تھی اور نہ جوتی خریدنے کی قدرت رکھتا تھا اسی پریشانی اور مغمومیت کی حالت میں غمگین و شکستہ دل کوفہ کی جامع مسجد میں جا پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص پڑا ہوا ہے جس کے سرے سے پاؤں ہی نہ تھے اس پاشکستہ کو دیکھ کر مجھے اپنے پابرہنہ ہونیکا گلہ نہ رہا اس پر میں نے خدا کی جناب میں سجدۂ شکر ادا کیا اور اپنے ننگے پاؤں کو غنیمت سمجھا"

صبر و قناعت

حضرت شیخ سعدیؒ کی زندگی پر قناعت کا رنگ سب سے نمایاں اور غالب نظر آتا ہے مگر شیخ رح کے ہاں قناعت کا وہ مفہوم نہیں ہے جو ان کے ہمعصر علماء و درویشوں کے نزدیک تھا اس زمانہ کے علماء و صوفیاء کے نزدیک قناعت یہ تھی کہ سلاطین و امراء کے وظائف سے تو بچا جائے لیکن غریب لوگوں کی کمائی پر "ڈنڈا" حملہ کر کے لوٹ لیا جائے اور غریبوں کے خون پسینہ کی کمائی پر خوب گل چھرے اڑائے جائیں، "فر من المطر قام تحت المیزاب" کا مصداق بن گئے اس غلط روش اور کجروی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس زمانہ کے اکثر و بیشتر علماء و مشائخ شاہی درباروں اور چاپلوسیوں سے تو دور رہے لیکن جاہل اور عوام الناس کو اپنا رزاق سمجھ کر انکی خوشامد و چاپلوسی میں لگ گئے۔ انکو خوش رکھنے کی غرض سے ان کی پسندیدہ بدعات کو نہ صرف سراہنے لگے بلکہ قولاً یا عملاً مہر تصدیق ثبت کرنے کے منحوس دھندے میں مشغول ہوگئے ان کی بیہودگیوں کے مدح خوان بن گئے نتیجہ یہ ہوا یہ کہ لوگ شتر بے مہار ہو کر خواہشات نفسانی پر چلنے لگے دین و شریعت سے دور ہٹ گئے اور اپنی خرافات و بدعات ہی کو دین حق اور صراط مستقیم سمجھ بیٹھے ان خرافات و بدعات کے خاتمہ کیلئے بعد میں آنیوالے مصلحین نے ان تھک کوششیں کیں اگرچہ وہ عنداللہ مشکور و ماجور ہوں گے لیکن ظاہری طور پر متوقع نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا،

حضرت سعدیؒ کی قناعت اس سے مختلف تھی اس زمانے میں خوشحالی و تونگری ذلت نفس، خوشامد، ریاکاری، زمانہ سازی جیسی ننگ انسانیت خصلتوں میں پختہ کار ہوئے بغیر ممکن نہ تھی، مگر حضرت شیخؒ نے ذلت نفس اور تصنع بازی کو کبھی پسند نہیں کیا حضرت مولانا شبلی نعمانیؒ "شعر العجم" میں شیخؒ کے بعض اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "تم قناعت اختیار کرو گے، تو تم کو بادشاہ و گدا یکساں نظر آئیں گے تم بادشاہ کے آگے کیوں سر جھکاتے ہو، طمع چھوڑ دو، تم خود بادشاہ ہو، جو شخص طمع چھوڑ دے گا وہ اپنے آپ کو

غلام اور زمانہ زاد نہیں لکھ سکتا، نفس امارہ انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو نفس کی عزت کرو، تم کو زمین پر پڑ کر سوڈ رہنا چاہیئے لیکن قالین کیلئے کسی کے آگے زمین نہیں چومنی چاہیئے" شیخؒ کو زندگی میں کچھ آزمائش کے مقامات سے بھی گزرنا پڑا ان میں سب سے بڑی آزمائش اور ابتلا یہ تھا کہ شیخؒ کو گاہ بگاہ امراء و سلاطین کے درباروں میں بھی جانا پڑتا مگر شیخؒ اس آزمائش میں پورے اترے اور کبھی پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اس نے بادشاہوں کے مدحیہ قصیدے تو لکھے لیکن دوسرے شعراء کی طرح زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملائے دوسرے شاعروں کی طرح خوشامد، تملق و چاپلوسی اور جھوٹ سے اپنے دامن عفت و عظمت کو آلودہ نہ ہونے دیا۔ شیخ رحؒ خود بوستان میں ایک مقام پر فرماتے ہیں،

دلیر آمدی سعد یا در سخن ۔۔۔ چو تیغت بدست است فتح بکن

بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ ۔۔۔ نہ رشوت ستانی و نہ رشوہ دِہ

طمع بند و دفتر ز حکمت بشوئے ۔۔۔ طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگوئے

یہ ٹھیک ہے کہ زندگی میں کئی ایسے مقام بھی شیخؒ کو پیش آئے کہ شاہان وقت کے آگے شیخؒ جھک جائے یا ان کی تعریف و مدح خوانی میں رطب اللسان ہو اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دے اگر شیخ رحؒ کے سوا کوئی اور ہوتا تو یقیناً ایسا کر گزرتا مگر شیخ رح کا جواب ہمیشہ ایک ہی ہوتا "کہ آزاد گردن بھی کسی کے آگے جھک سکتی ہے؟"

علی بن احمد (جو شیخ رح کی کلیات کے جامع بھی ہیں) نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء و مشائخ، ایک سبزی فروش اور قصاب کو بھی ایسی نصیحت نہیں کر سکتے جیسا کہ شیخؒ سلاطین اور امراء وقت کو: بادشاہان وقت کو دو بدو اور آمنے سامنے نصیحت کرنا اور حق بات کہہ دینا شیخؒ کی جرأت مندی اور حق گوئی و بیباکی اور اعلائے کلمۃ الحق کا بیّن ثبوت ہے، خود شیخؒ نے گلستان میں لکھا ہے کہ "بادشاہوں کو نصیحت وہی شخص کر سکتا ہے جسے نہ اپنے سر کا خوف ہو اور نہ زر کی امید"

صبر و قناعت کے پیکر ہونیکے ساتھ ساتھ شیخؒ عزت نفس کی دولت سے بھی مالا مال تھے جیسا کہ سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ شیخ ایک مرتبہ اسکندریہ (مصر) میں مقیم تھے کہ قحط سالی واقع ہوگئی فقراء اور درویشوں پر اس کا برا اثر پڑا اسی زمانے میں اسکندریہ میں ایک کمال دار خنثی یعنی ہیجڑا رہتا تھا جس کے ہاں سے غریبوں، درویشوں اور پردیسیوں کو کھانا یا نقدی ملتی تھی شیخؒ بھی فاقے پر فاقے گزر رہے تھے شیخؒ کی اس حالت کو دیکھ کر بعض رفقاء، درویشوں نے مشورہ دیا کہ آپ کو بھی ہیجڑے کی دعوت پر جانا چاہیئے اس پر شیخؒ نے نہایت خوددارانہ جواب دیا "کہ شیر بھوکا تو مر سکتا ہے لیکن کتے کا جھوٹا نہیں کھا سکتا" اس سے معلوم ہوا کہ شیخؒ صبر و قناعت اور تسلیم و رضا کے پیکر تھے، مصائب و آلام کو وہ انعام خداوندی سمجھ کر اس پر بارگاہ رب العالمین میں شکر بجالاتے اور اس سلسلہ میں اپنی عزت نفس، خودداری، غیرت اور حمیت دینی کو کسی صورت قربان کرنے کیلئے آمادگی کا تصور بھی ان کے ہاں دشوار تھا،

سیر و سیاحت

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ شیخ رح نے تیس ۳۰ برس طالب علمی کی (تحصیل علم کی) مدت کچھ ہو بہر حال شیخ رح جب تحصیل علم سے فارغ ہو گئے تو دفتر کائنات کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا اور سیاحت پر کمر بستہ ہو گئے، شیخ رح کی سیاحت بھی تقریباً تیس ۳۰ برس جاری رہی بعض لوگوں نے اس مدتِ سیاحت میں قیل و قال کیا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ شیخ رح بہت بڑا سیاح تھا بعض مغربی سوانح نویسوں نے لکھا ہے کہ شیخ سعدی ابن بطوطہ رح کے بعد سب سے بڑا مشرقی سیاح گزرا ہے، شیخ رح پیدائشی و فطری شاعر بھی تھا اس لئے قدرتی طور پر اس کے حواس بیدار تھے اور ادراک حسن میں از حد حساس، لیکن فطری شعراء کیطرح شیخ کا دامن بھی زہد و اتقاء سے مملو اور بھرا ہوا تھا کامل زہد و تقوی کیساتھ حسن سے کماحقہ متاثر ہوتا اور اپنی کوثر و تسنیم سے دھلی زبان سے حسن کے بیان و شرح میں ڈوب جایا کرتا، تو آدمی جب فطری شاعر بھی ہو اور کھلی آنکھوں سے دنیا کی سیر و سیاحت بھی کر لے تو ظاہر ہے کہ یہ ارادہ بھی دوسرے آدمیوں سے الگ اور ممتاز بن جائے گا شیخ رح کی سیاحت بھی ایسی نہ تھی کہ آنکھیں بند کئے زمین ناپ کر واپس آجائیں بلکہ دنیا کا گہرا معائنہ اور ٹھوس مطالعہ تھا، فطری شاعری اور دیدۂ عبرت سے دنیا پیمائی نے شیخ رح کو نہ صرف منفرد انسان بنا دیا بلکہ شیخ رح کی دنیا سب آدمیوں سے الگ تھلگ خود اپنی بنائی ہوئی دنیا تھی وہ اپنی اس خود ساختہ دنیا کا شہنشاہ تھا اور بے خوف و خطر سلطانی کرتا رہا، لیکن ہر بڑے آدمی کی طرح شیخ رح کو بھی حاسدین و معترضین کی نکتہ چینیوں کے تیر کھانے پڑے، کسی نے الحاد و زندقہ کا بہتان تراشا تو کسی نے حسن پرستی و حب کودکاں کا الزام گھڑ لیا نہ معلوم کتنی تہمتیں تراشی گئیں، لیکن شیخ رح کا مقام کہیں اعلیٰ و ارفع تھا یہ دنیادار شیخ رح کی دنیا کی بلندی تک پہنچ ہی نہ سکے اس کی دنیا تقویٰ و طہارت، محاسبہ نفس و اصلاح خلق کی دنیا تھی اور اس دنیا پر سلطانی کرنیوالا شیخ رح بھلا کیونکر غوغائے اعدائیے مرعوب یا متاثر ہو سکتا تھا وہ اپنے محبوب مشغلہ تصنیف و تالیف میں برابر مصروف رہا یہ شیخ رح تھے صحیفہ کتب کے بعد صحیفہ کائنات کا مطالعہ اس وقت شروع فرمایا جبکہ فتنۂ چنگیز نے بغداد کے نہ صرف تقدس کو پامال کر دیا بلکہ بغداد کے در و دیوار بھی اپنے اندر بسنے والوں کی یادِ کہنہ کے نشانات کے طور پر باقی رہ گئے تھے، یوں تو سوانح نگاروں نے حضرت شیخ رح کی سیر و سیاحت کے بارے میں عجیب و غریب واقعات سپرد قلم کئے ہیں لیکن خود شیخ رح کی تصانیف سے اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے مشرق میں خراسان اور تاتار تک سیر فرمائی اور بلخ کاشغر میں تو قیام بھی فرمایا ہے، اور جنوب میں سومنات تک پہنچے سومنات میں کچھ عرصہ قیام فرمایا اس کے متولیوں اور پنڈتوں کے سارے کرتوت دیکھتا رہا بعدہ ایک دن نہایت ہی ہوشیاری اور زیرکی سے کام لیتے ہوئے اس کو توڑا اور اس کے نگران پنڈت کو قتل کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے،

ہندوستان کی سیاحت کے بعد بحری رستہ سے عرب ممالک کا رُخ کیا اور شمال و مغرب میں شیخ رح نے عراق۔ آذربائیجان عرب، شام فلسطین اور ایشیائے کوچک سے بارہا گزر فرمایا، اصفہان، تبریز، بصرہ، کوفہ واسط، رائی، بیت المقدس، دمشق طرابلس الشرق، دیار بکر اور اقصائے روم کے شہروں اور قصبات و دیہاتوں میں ایک مدت تک آنا جانا رہا ہے، عرب اور افریقہ کے سفر تو کئی بار پیش آئے ایک دفعہ شیخ رح صنعاء یمن میں بھی تشریف لے گئے، اسکندریہ مصر کے بھی متعدد واقعات شیخ رح کی کتابوں میں

ملتے ہیں، سمندری سفروں میں بحر عمان، بحر ہند، خلیج فارس، بحر عرب، بحر قلزم اور بحر روم میں بار ہا آمد و رفت رہی ہے شیخ رح نے حج کیلئے کئی بار سفر کئے ہیں،

شیخ رح بوستان میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحرائے فید میں نیند کے غلبے سے راستہ ہی پر سو گیا ایک شتر سوار نے مجھے اونٹ کی نکیل مار کر اٹھایا اور کہا کہ مرنے کی تمنا میں اسقدر غفلت سے سو رہے ہو تمہیں گھنٹی کی آواز بھی نہیں آتی، شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے سر و ساماں متوکل درویشوں کی طرح سفر کرتا اور ہر قسم کی تکلیفیں جھیل جاتا تھا مگر اُف تک نہ کرتا تھا ایک مرتبہ دمشق میں قیام تھا مگر اہل دمشق سے کئی وجوہ کی بناء پر ناراض ہو کر فلسطین کے صحراؤں اور بیابانوں میں جا بیٹھے یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا وہاں عیسائیوں نے حضرت شیخ رح کو گرفتار کر لیا اور طرابلس الشرق کے کسی علاقہ میں شہر کے حفاظتی انتظامات کے سلسلہ میں خندق کی کھدائی کا کام ہو رہا تھا، شیخ رح کو دوسرے قیدیوں کے ہمراہ خندق کھودنے پر مامور کر دیا، شیخ رح صبر و شکر کیساتھ ایک مدت تک یہ محنت برداشت کرتے رہے اور کوئی ناشکری کا کلمہ منہ سے نہ نکالا ایک عرصہ بعد اس طرف سے حلب کے رئیس کا گزر ہوا جو شیخ رح سے خوب شناسا تھا اس نے شیخ رح کو خندق کھودتے دیکھ کر پوچھا، تو شیخ رح نے فرمایا کہ انقلاب زمانہ کا کرشمہ ہے کہ جو شخص اپنوں سے پناہ مانگتا تھا آج غیروں کے پنجۂ استبداد کا شکار ہے چنانچہ اس رئیس نے جناب شیخ رح کو عیسائی ظالموں سے دس ۱۰ دینار دیکر آزاد کرا لیا، قید فرنگ سے آزاد کرانے کے بعد وہ حلبی شیخ رح کو اپنے گھر لے آئے اور یکصد ۱۰۰ دینار مہر کے عوض اپنی لڑکی سے نکاح کر دیا بیوی بہت سخت مزاج تھی جس نے شیخ رح کا آرام و سکون تلخ کر دیا ایک مرتبہ طعنہ دیا کہ تو وہی تو ہے جسے میرے والد دس ۱۰ دینار کے عوض خرید کر لایا تھا، شیخ رح نے بڑا ظرافت آمیز اور برجستہ جواب دیا کہ ہاں دس ۱۰ دینار کے عوض خریدا تھا اور سو دینار کے عوض آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے، نفحات الانس میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ سعدی رح مدت دراز تک بیت المقدس اور شام کے شہروں میں سقائی (پانی پلانے) کی خدمت فرماتے رہے غالباً یہ اسی دورِ اسیری کی سختیوں کا ذکر ہے۔ جو اوپر مذکور ہوا۔ غرض شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو سیاحت کے اثنا میں اس قسم کی بیشمار تکلیفوں اور سختیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر شیخ رح نے ایک طالب صادق کیطرح تمام صعوبتیں خندہ پیشانی اور طلق روئی سے جھیلی ہیں، سفر کے عالم میں ایک مرتبہ شام، یا عراق کے ایک شہر میں شیخ رح کو یہ دلچسپ و عجیب واقعہ پیش آیا علماء و فضلاء کی مجلس جمی ہوئی تھی اور قاضی شہر کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے، شیخ رح بھی وہاں پہنچ گئے مگر بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑے، سر سے پاؤں تک گرد و غبار میں اَٹے ہوئے، **سعدی** رح کو دیہاتی اُجڈ سمجھ کر خدام نے مجلس سے اٹھا دیا مگر شیخ رح بڑی مشکل سے مجلس کے کسی کونے میں چھپ چھپا کر بیٹھ ہی رہے۔ مجلس میں کسی اہم علمی مسئلے پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی جب شیخ رح نے دیکھا کہ مسئلہ الجھتا ہی جا رہا ہے اور بڑے بڑے فاضل اور یگانہ روزگار اہل علم گتھیوں کو سلجھانے کی بجائے اُلجھانے کا کام کر رہے ہیں تو وہ با آواز بلند گفتگو کی اجازت چاہی، شاندار اور زرق و برق لباس میں ملبوس علماء اس خرقہ پوش درویش کو دیکھ کر متعجب ہوئے مگر شیخ رح نے مسئلے کو نہایت خوبی کیساتھ مؤثر انداز میں عالمانہ طور پر واضح فرما دیا، اس پر چاروں طرف سے تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں اور شیخ رح کی خدمت میں ہر فرد مجلس کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کیا گیا اور قاضی نے شیخ رح کو اپنی مسند پر بیٹھنے کی دعوت دی اور دستار

سر سے اتار کر شیخ رح کے سامنے رکھ دی، مگر شیخ رح نے یہ سارے اعزازات نہایت حقارت سے ٹھکرا دیئے اور فرمایا کہ غرور و تکبر کا یہ دستار مجھ سے دور ہی رہنے دو (بوستان)

شیخ رح کا وطن کو واپس ہونا

شیراز سے نکلے ہوئے شیخ رح کو عرصہ ہو چکا تھا طالب علمی کے زمانہ میں جب مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخلہ کا شوق دامن گیر ہوا تھا اور شیراز کو خیرباد کہا تھا اس وقت سے اب تک تقریباً ساٹھ، ستر برس کا عرصہ ہو چلا تھا کہ شیخ رح مسافرت کی زندگی بسر فرما رہے تھے اور وطن واپس نہیں لوٹے، سعد زنگی کے بعد ۶۵۸ھ میں ان کا لڑکا قتلغ خان ابوبکر رح مسند آرائے سلطنت ہوا تو اس نے چند ہی دنوں میں پورے ملک کا نقشہ بدل دیا خوشحالی کا دور دورا تھا، مساجد اور مدارس آباد نظر آنے لگے، شاہزادے کے عدل و انصاف کا شہرہ دور دور تک پہنچا تو حضرت سعدی کو اپنے وطنِ مالوف سرزمین شیراز کی واپسی کا خیال انگڑائیاں لینے لگا۔ شیخ رح شام سے عراق پھر اصفہان سے ہوتے ہوئے شیراز پہنچے۔ شہزادے میں تمام خوبیوں کے باوصف ایک کوتاہی اور عیب بھی تھا وہ یہ کہ وہ ضرورت سے زائد اہل علم سے کہیں زیادہ جہل درویشوں سے عقیدت مند تھا اور ان جہل صوفیوں کی ہر بات کو اپنے لئے واجب الاتباع اور ضروری سمجھتا تھا۔ بادشاہ کا یہ رویہ دیکھ کر بہت سے زر پرست علماء اور دنیا کے پرستار، ہوائے نفس کے پجاری درویشوں نے درویشانہ وضع و قطع کو کاروبار کے طور پر اختیار کر لیا تھا، ان پیشہ ور کاروباری درویشوں کا بھانڈا پھوڑنے کے لئے حضرت شیخ رح نے علم و فضیلت کا لباس اتار کر درویشانہ زندگی اختیار فرمالی اور اصلاحی مشن کا آغاز فرمایا اور حقیقت یہی ہے کہ شیخ رح نے یہ بہت اچھا کیا جیسا کہ واقعات شاہد ہیں۔ درویش کے روپ میں اسے موقع مل گیا کہ اپنا اصلاحی مشن پوری کامیابی سے چلائے اور اس نے بڑی خوبی اور بہادری سے اسے چلایا اور کافی حد تک شیخ رح کو اپنے اصلاحی مشن میں کامیابی ہوئی، چنانچہ گلستان اور بوستان میں جگہ جگہ ایسی حکایتیں ملتی ہیں جن سے شیخ رح نے اصلاحی کام لینا چاہا ہے، لیکن وہ ظاہر دار اور ہوس پرست درویشوں کی مذمت و نقمت بیان کرتے ہیں اور کہیں ناعاقبت اندیش اور بدکردار سلاطین کو پند و نصیحت فرماتے ہیں اپنی کتابوں میں متعدد مقامات پر پہلے تھوڑی سی مدح فرمانے کے بعد وعظ و تذکیر، پند و نصیحت کا دفتر کھول دیتے ہیں اس طرح درویشانہ روپ میں شیخ رح نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں

شیخ رح نے جس طرح سلاطین و امراء کو ان کی کوتاہیوں پر کھلے کھلے الفاظ میں جرأت مندی سے متنبہ فرمایا اور روکا ہے ہمارے زمانے کے اہل علم کو عامی آدمی کو بھی اس طرح نصیحت کرتے نہیں دیکھا گیا۔ شیخ رح نے خود فرمایا ہے، "کہ بادشاہوں کو نصیحت وہی شخص کر سکتا ہے جسے نہ اپنے سر کا خوف ہو اور نہ زر کی اُمید"

زندگی میں عالمگیر شہرت

شیخ رح کی لطافت و فصاحت زبان، زور بیان، حسن تقریر، قوت گویائی، ادیبانہ طرز تکلم فطری طور پر مذاقِ شعر و سخن پر زمانہ تعلیم و تعلم ہی سے لوگوں کی نظریں اٹھ رہی تھیں چنانچہ جب شیخ رح نے تالیف و تصنیف کے میدان میں قدم رکھا اور ایک مصنف و مؤلف کی زندگی اختیار فرمائی تو اس

انشاء پردازی، نظم سرائی، زور بیان، سلاست عبارت، حسن تعبیر ادب و شستگی، تحقیق و برجستگی، قادر الکلام شاعر، تبحر اور نکتہ داں عالم جادو بیان مقرر اور فصاحت و بلاغت کے میدان کے شہسوار کی حیثیت سے دور دراز تک چرچا و شہرہ۔ شیخ رح کی زندگی ہی میں پہنچ چکا تھا اور ان کی زندگی ہی میں ان کتابوں کو مقبول عام حاصل ہو چکا تھا چنانچہ ایک مرتبہ شیخ رح چینی ترکستان کے صدر مقام کاشغر پہنچے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ چنگیز خان نے چند دنوں کے لیے سلطان محمد خوارزم سے صلح کر لی تھی، شیخ رح جامع مسجد میں پہنچے تو ایک طالب العلم ہاتھ میں مقدمہ زمخشری لئے ضَرَبَ زیدٌ عمرواً کا رٹا لگا رہا تھا شیخ رح نے طالب العلم سے فرمایا کیوں صاحبزادے خوارزم و خطا میں تو صلح ہو گئی ہے لیکن زید و عمرو کی مار پٹائی بدستور قائم ہے، انہیں صلح نہیں ہوئی؟ طالب العلم اس ظرافت آمیز مقولہ پر ہنس پڑا اور پوچھا کہ جناب کا وطن اور کون سا ہے، شیخ رح نے خاک پاک شیراز کا نام لیا شیراز کا نام سنتے ہی لڑکا چونک پڑا اور فوراً ہی سعدی کے کلام سننے کی فرمائش کی، شیخ رح نے برجستہ دو عربی شعر سنائے، طالب العلم نے فارسی کلام سننے کی خواہش ظاہر کی شیخ رح نے فی البدیہہ یہ شعر سنا دیا۔

اے دلِ عشاق بدام تو صید ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

یہ شعر سنتے ہی طالب علم ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا بعدہٗ جب کسی نے اس کو بتایا کہ یہی شیخ سعدی تھے تو اس نے کافی حد تک جستجو کی لیکن شیخ رح اس وقت کاشغر سے روانہ ہو چکا تھا ظرافت سے صرف نظر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ شیراز اور کاشغر کے درمیان ڈیڑھ ہزار میل سے زیادہ مسافت ہے لیکن شیخ کی جادو بیانی اور سحر گفتاری کا شہرہ وہاں اس درجہ تھا کہ کم عمر بچے اور طالب علم بھی اس سے ناآشنا نہیں تھے اسی طرح دنیا کے اکثر ممالک میں شیخ رح کی فصاحت و بلاغت کا چرچا ہو رہا تھا اس زمانے کی بات ہے کہ جب ابلاغ عامہ کے موجودہ تمام ذرائع نہ صرف مفقود تھے بلکہ معدوم محض تھے، شیخ رح اپنی اس خوش نصیبی پر خود حیرت زدہ تھا جیسا کہ گلستان کے دیباچہ میں لکھتے ہیں "ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ و صیت سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ و قصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند و رقعہ منشآتش کہ ہمچو کاغذ زر می برند" کہ سعدی کا ذکر خیر جو عوام کی زبانوں پر ہے اور اس کے کلام کا شہرہ جو روئے زمین پر ہے اور اس کی بات کے گنے جس کو لوگ شکر کی طرح کھاتے ہیں اور اس کی انشاء پردازی کے کاغذ جس کو سونے کے پتر کی طرح لے جاتے ہیں الخ۔ یہ عالمگیر شہرہ ہی تھا کہ دور دراز کے ممالک کے سلاطین نے شیخ رح کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی، چنانچہ خان شہید سلطان محمد قاآن نے دو بار شیخ رح کو ملتان آنے کی دعوت دی مگر شیخ رح نے بڑھاپے کے سبب ان کے ہاں تشریف لانے سے معذرت فرما دی اور تشریف نہ لا سکے،

اس طرح ایک مرتبہ شیخ سعدی سے تبریز کے حمام میں "ہمام تبریزی" نام کے مشہور شاعر الجھ پڑے اور دیر تک بحث مباحثہ جاری رہا پھر جب اُسے معلوم ہوا کہ یہی شیخ سعدی ہیں تو معذرت کرنے لگا اور ایسے متعدد واقعات ہیں کہ جن کا ذکر کرنا اگرچہ فائدہ سے خالی نہیں مگر طوالت کے خوف سے ترک کئے جاتے ہیں،

شیخ رح کی تصانیف

شیخ رح کی تصانیف میں گلستان اور بوستان ایسی کتابیں ہیں کہ فارسی زبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی اکثر ممالک اسلامیہ مثلاً

پاک وہند، ترکستان، افغانستان ایران وعراق وغیرہ میں ان کتابوں کی تعلیم وتدریس صدیوں سے برابر جاری ہے طالب علم جس طیب خاطری سے گلستان اور بوستان کو پڑھتے ہیں فارسی کی کسی دوسری کتاب کو یہ مرتبہ نصیب نہیں ہے گلستان وبوستان کو جس شغف سے بچے پڑھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ عظمت ومحبت سے بوڑھے ان کا مطالبہ کرتے ہیں، شیخ کی ان کتابوں میں علماء، مشائخ، سلاطین وامراء، ادیب وشاعر، درویش وفقیر سب ہی کے لئے اپنے اپنے مذاق کا پورا پورا مواد موجود ہے یہی وجہ ہے کہ لاکھوں اساتذہ نے انہیں پڑھایا اور کروڑوں تلامذہ نے انہیں پڑھا، کروڑوں مرتبہ چھپی ہیں اور بے شمار قلمی نسخے لکھے گئے، بے حساب ایڈیشن شائع ہوئے اور صرف مشرق ہی نہیں بلکہ مغرب نے بھی ان کی عظمت وعزت کے سامنے سر جھکا دیئے۔

مشرق ومغرب کی بے شمار زبانوں میں ان کے ترجمے ہوئے، علماء ومشائخ نے ان کی تعظیم کی، بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ انشاء پردازوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت وبلاغت کے آگے سر جھکا دیا ان کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ جان لینا کافی ہے کہ شیخ کی کتابوں کو جس قدر دوسری زبانوں میں منتقل کیا گیا ہے اتنا فارسی کی کسی دوسری کتاب کو نہیں کیا گیا، تقریباً دنیا کے ہر ملک میں شیخ کا نام احترام سے لیا جاتا ہے

گلستان میں نہ غزل عاشقانہ ہے، نہ قول عارفانہ نہ بہادروں کے کارنامے، نہ فوق العادت قصے، نہ حقائق ومعارف نہ اسرار شریعت نہ نکات طریقت، بلکہ اس کی بنیاد محض اخلاق وپند اور وعظ ونصیحت پر رکھی گئی جس سے زیادہ خشک دبے نمک مضمون اور کوئی نہیں ہوسکتا، اس کے باوجود اس قدر مقبول ہوئی جس کی نظیر نہیں ملتی اور محض اس لئے مقبول ہوئی کہ فصاحت وبلاغت، حسن بیان، لطافت زبان اور حسن ادا کے لحاظ سے تمام فارسی ادب میں بے مثل اور لاجواب ہے اس لئے دنیا کی ہر زندہ قوم نے گلستان کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور گلستان زندہ جاوید بن چکی ہے۔

گلستان کی طرح بوستان بھی شیخ سعدی کی دوسری اہم تصنیف ہے اور جس طرح نثر میں گلستان کو شرف اور امتیاز حاصل ہے بوستان کو نظم میں وہی درجہ میسر ہے، اور گلستان کی طرح بوستان نے بھی رہتی دنیا تک دوام وخلود کا مرتبہ حاصل کر لیا، دنیا کی وہ کون متمدن زبان ہے جس میں بوستان کا ترجمہ نہیں ہوا اور دنیا کا وہ کون سا مہذب خطہ ہے جو گلستان کی طرح بوستان پر حیرت واستعجاب سے سر نہیں دھن رہا ہے، شیخ کے کمالات، اس کی معجزانہ جادو بیانی اس کی بلند وبرتر شاعری، غزل گوئی، اخلاقی تعلیم، حکیمانہ موشگافیوں میں اس کے فن پر گفتگو کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، مولانا سعید انصاری صاحب فرماتے ہیں، فارسی ادبیات میں تین شعراء اپنی اپنی صنف میں امام مانے جاتے ہیں،

در شعر سہ کس پیمبر اند | ہر چند کہ لانبی بعدی
ابیات وقصیدہ وغزل را | فردوسی وانوری وسعدی

لیکن سچ پوچھئے تو سعدی نہ صرف غزل کے پیمبر بلکہ مثنوی اور قصیدے کے بھی امام ہیں فارسی ادب میں جس طرح یہ تین

شاعر تین بڑی بڑی اصناف سخن کے مالک ہیں، اور سعدی ان تینوں کے امام ہیں اسی طرح فارسی نظم میں تین کتابیں بہت بلند پایہ سمجھی جاتی ہیں (۱) شاہنامہ فردوسی (۲) مثنوی مولانا روم (۳) دیوان حافظ، لیکن ان میں سے ہر ایک اپنی ایک خصوصیت کی وجہ سے مشہور ہے اگر وہ خصوصیت الگ کر لی جائے تو کتاب کی کوئی قیمت نہیں رہتی، مثلاً شاہنامہ" رزمیہ قصوں کی وجہ سے، مثنوی معنوی" شرعی احکامات اور تصوف کی زبان میں ہونے کی وجہ سے۔ دیوان حافظ" اپنے تغزلی رنگ کی وجہ سے، لیکن بوستان کا حسن اور خوشبو وطراوت کسی خارجی وصف کا نتیجہ ہرگز نہیں بلکہ اس کی خوبیاں ذاتی اور حقیقی ہیں اس باب میں اگر اس کا کسی کتاب سے مقابلہ وموازنہ ہو سکتا ہے تو وہ مولانا نظامی گنجوی کا سکندر نامہ ہے لیکن پھر بھی بعض وجوہ کی بناء پر بوستان گوئے سبقت لے گئی ہے، کسی چیز کی مقبولیت کی ایک بڑی دلیل یہ سمجھی جاتی ہے کہ اسی طرز پر دوسرے بھی اس کی اتباع اور تقلید کی کوشش کریں چنانچہ "بوستان" کی تقلید میں ہندوستان کے ایک نامی گرامی شاعر شیخ علی حزیں نے "خرابات" کے نام سے ایک مثنوی لکھی ہے لیکن یہاں بھی امام اور مقتدی کا فرق رہا ہے، مولانا حالی" نے فرمایا کہ شاعری کی بنیاد چار چیزوں پر ہے (۱) حقیقت پسندی (۲) ندرت یعنی اچھوتا پن (۳) خیالات کا اچھے لباس میں اظہار (۴) جوش وولولہ۔

اب اس اعتبار سے "بوستان" پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ جہاں تک حقیقت پسندی کے وصف کا تعلق ہے "بوستان" کی تقریباً تمام حکایات شاعر کی اپنی آپ بیتی۔ سرگزشت اور اپنے تجربات ومشاہدات پر مبنی ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان تجربات اور واقعات سے جو اخلاقی نتائج اور پند ومواعظ اخذ کئے ہیں ان کا اثر پڑھنے اور سننے والوں کے دلوں پر گہرا پڑتا ہے اور زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ دیرپا بھی ہوتا ہے، مثلاً بوستان" کی یہ حکایت پڑھئے جو یوں شروع ہوتی ہے۔

بہ صنعا درم طفلے اندر گزشت | چہ گویم کز آنم چہ بر سر گزشت
قضا نقش یوسف جمالے نکرد | کہ ماہی گورش چو یونس نخورد

اور اسکے آخر میں اس سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ کس قدر اثر انگیز اور سبق آموز ہے، دوسری خوبی کلام میں اچھوتا پن اور ندرت کی بتائی گئی ہے یہ بھی سعدی کے کلام میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے عام خیال یہ ہے اگلے زمانہ میں ابدال واقطاب لوگوں کے ہاتھ میں پتھر بھی چاندی ہو جاتا تھا۔ اسی چاندی اور پتھر کی یکسانیت کو سعدی نے اپنے اچھوتے انداز میں ایک نظم کے اندر ابدالیت نہیں بلکہ قناعت پر محمول کیا ہے "بوستان کی یہ حکایت شروع سے آخر تک پڑھ جائیے اور ندرت کلام کا لطف اٹھائیے،

شنیدم کہ در روزگار قدیم | شدے سنگ، در دست ابدال سیم
نہ پنداری ایں قول معقول نیست | چو قانع شدی سیم وسنگت یکے دست الخ

تیسرا وصف یہ بیان فرمایا ہے کہ خیالات اور واقعات خواہ معمولی ہوں لیکن ان کا انداز بیان اور انہیں معنی کا لباس ایسا پہنایا گیا ہو کہ اسمیں شاعری کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہوں، اسمیں بھی سعدی کا ہم پایہ ملنا مشکل ہوگا بوستان میں ایک طویل نظم ہے جس میں زبان کان، ناک، آنکھ کا بیان ہے اور انہیں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان برکات بتلایا ہے جن پر ہم سب کو شکر ادا کرنا چاہیئے،

گر از حق نہ توفیق خیرے رسد — کے از بندہ خیرے بہ غیرے رسد
زبان را چہ بینی کہ اقرار داد — بہ بین تا زبان را کہ گفتار داد
در معرفت دیدۂ آدمی است — کہ بکشادہ بر آسمان وزمی است

اور اسی طرح آخر تک یہ نظم چلی جاتی ہے، چوتھا وصف یہ بتایا ہے کہ شاعر نے جس مضمون یا خیال کا اظہار کیا ہو شاعر اسکا پورا پورا جوش اور ولولہ رکھتا ہو ورنہ کلام میں زور نہیں پیدا ہوتا۔ مظاہر فطرت کا ذکر اور ان سے اخلاقی اصول کا استنباط اگر شاعر کے دل میں عقیدہ کی پختگی اور اظہار میں جوش وولولہ نہ ہو تو مطلوبہ اثر پیدا نہیں ہو سکتا "بوستان" کی ایک نظم میں دیکھئے اسی بات کو کس خوبی سے ادا کیا ہے،

شب از بہر آسائش تست وروز — مہ روشن و مہر گیتی فروز
صبا از برائے تو فراش دار — ہمی گسترانند بساط بہار
اگر باد و برف ست و باران و میغ — دگر رعد چوگان زند برق تیغ
ہمہ کارداران فرماں برند — کہ تخم تو در خاک می پرورند

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سعدیؒ کی شہرت اور گلستان و بوستان کی مقبولیت کا بڑا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اخلاق جیسے مضمون کو اپنی نثر ونظم کا موضوع بنایا ہے اور اسی لئے انہیں اس قدر شہرت تامہ اور مقبولیت عامہ حاصل ہے لیکن فارسی ادب پر نظر رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اخلاق وموعظمت پر اس زبان میں بیسوں کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض تو درس نظامی کے نصاب میں بھی داخل ہیں لیکن ان کتابوں کے نام بھی زبانوں پر مشکل سے چڑھتے ہیں، قاری وسامع پر ان کے مضامین کا اثر وجذب ہونا تو درکنار، اس کے برعکس سعدیؒ کی گلستان وبوستان نے صدیوں تک لوگوں کے اخلاق وسیرت پر جو اثر ڈالا ہے وہ عدیم النظیر ہے۔ یہ سعدیؒ کے حسن بیان اور شیرینی کلام اور خلوص وللہیت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

احقر العباد ابو معاویہ منظور احمد عفا عنہ الصمد ساکن ہڈوار شمالی تونسہ شریف، حال مقیم ملتان شہر وخطیب جامع مسجد بیت المکرم محلہ قصاب پورہ خونی برج ملتان، $2\frac{1}{80}$

(کاتب محمد حنیف شہزاد ۱۲ صفحات حالات مصنف کتاب ھذا)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ بنام جہاں دارِ جان آفریں — حکیمے سخن بر زبان آفریں

جہان کو قائم رکھنے اور جان کو پیدا کرنے والے خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں — جو ایسا حکیم ہے کہ زبان پر بات کو پیدا کرنے والا ہے۔

۲ خداوندِ بخشندہ و دستگیر — کریم خطا بخش و پوزش پذیر

دستگیر اور بخشنے والا مالک!! — عذر قبول کرنے اور خطا معاف کرنے والا سخی

۳ عزیزے کہ ہر کز درش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

ایسا عزت والا ہے کہ جس نے بھی اس کی درگاہ سے سر پھیرا — پھر جس بھی دروازے پر گیا کوئی عزت نہ پائی،

حلِ لغات

(۱) بنام بہ حرفِ ربط معنی ساتھ نام کے جہاں دار مرکب ہے جہاں اور دار سے جہاں دنیا دار داشتن کا امر معنی رکھ یہ اسم اور امر سے مل کر بنا ہوا اسم فاعل سماعی ہے جس کا معنی جہان کو قائم رکھنے والا ہے جان آفریں جان کو پیدا کرنے والا آفریں آفریدن مصدر سے امر کا صیغہ ہے یہ بھی اسم اور امر سے مل کر بنا ہوا اسم فاعل سماعی ہے حکیمے حکیم حکمت والا۔ دانا اس کی یا اس کسرہ کے اشباع سے پیدا ہوئی ہے جو حکیم کی میم کے نیچے بطور علامت موصوف تھا سخن بات بر پر آفریں آفریدن کا امر یہ سخن کے ساتھ لگتا ہے کیوں کہ اصل میں یہ کلام اس طرح ہے حکیمے بر زبان سخن آفریں بات پیدا کرنے والا۔ (۲) خداوند مالک خدا اور وند کا مرکب خدا خود آئے مرکب یعنی خود آنیوالا مراد اللہ تعالیٰ جو کہ واجب الوجود ہے وند ایک حرف ہے جسے کسی اسم میں مشابہت کے معنی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے خویشاں وند اپنوں جیسا اور خدا وند خدا جیسا مراد مالک ہے بخشندہ بخشنے والا اسم فاعل قیاسی و حرفِ عطف معنی اور دستگیر ہاتھ پکڑنے والا مددگار یہ بھی اسم فاعل سماعی ہے کریم سخی شریف خطا بخش غلطی معاف کرنے والا خطا غلطی بخش بخشیدن سے امر اسم فاعل سماعی و اور پوزش بروزن سوزش حاصل مصدر معنی عذر پذیر امر پذیرفتن سے مرکب ہے معنی عذر قبول کرنے والا اسم فاعل سماعی ہے۔ (۳) عزیزے کہ ایسا عزت والا یہ اسم موصول ہے اور کہ لگا کر بنایا ہوا ہر کز ہر کہ از کا مرکب ہر کہ اسم موصول معنی جو شخص کہ از معنی اس بتافت پھیرا ماضی مطلق از تافتن بہر پر در دروازہ کہ اسم موصول کی علامت شد ہوا۔ گیا ہیچ کچھ نیافت نہ پائی۔

تشریح

شعر اول و ثانی بسم اللہ کے قائم مقام ہے جس کا مطلب خدا کے نام سے ابتدا کرنا ہے ان شعروں کا مطلب بھی یہی ہے کہ میں اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو جہاں دار ہے جان آفریں ہے زبان میں قوتِ گویائی پیدا کرنے والا حکیم ہے دستگیری کرنے اور بخشنے والا مالک ہے توبہ قبول کرنے اور خطا معاف کرنے والا سخی ہے بنام کے بعد لفظ خدا محذوف ہے جو ان ساری صفتوں کا موصوف ہے۔ (۳) عزت کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے معزز وہی ہو سکتا ہے جسے خدا عزت دے اور جس سے خدا ہی عزت چھین لے وہ اگر ناراض ہو کر غیروں کے دروازوں پہ چلا بھی جائے تب بھی اسے عزت نہیں مل سکتی جیسے شیطان بارگاہِ خداوندی سے ناراض ہو کر نکلا تو پھر دنیا بھر میں ذلیل و خوار پھرتا ہے مگر خدا کی چھینی ہوئی عزت اسے کہیں سے نہ مل سکی یہی مطلب ہے آیتِ قرآنی وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ کا کہ جسے خدا ذلیل کر دے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔ ب تمہاری آنکھ سے کوئی جو گر گیا ساقی کہیں بھی جائے وہ عزت کہیں نہیں پاتا
افضل

۱ سرِ پادشاہانِ گردن فراز — بدرگاہِ او بر زمینِ نیاز
بلند گردن والے بادشاہوں کے سر — اس کی درگاہ میں عاجزی کی زمین پر ہیں۔

۲ نہ گردن کشاں را بگیرد بفور — نہ عذر آوراں را براند بجور
نافرمانوں کو جلدی نہیں پکڑتا — معذرت کرنے والوں کو ظلم سے نہیں دھتکارتا

۳ وگر خشم گیرد بکردارِ زشت — چوں باز آمدی ماجرا درنوشت
اور اگر بد کرداری کی وجہ سے غضبناک ہو، — تو جب تو باز آجائے تو قصہ لپیٹ دیوے

۴ اگر باپدر جنگ جوید کسے — پدر بیگماں خشم گیرد بسے
اگر کوئی شخص باپ کے ساتھ جنگ جوئی کرے — تو بلاشبہ باپ بہت ناراضگی کرے

۵ وگر خویش راضی نہ باشد زخویش — چو بیگانگانش براند زپیش
اور اگر رشتہ دار رشتہ دار سے راضی نہ ہو — بیگانوں کی طرح اس کو سامنے سے دھتکار دے

۶ وگر بندہ چابک نیاید بکار — عزیزش ندارد خداوندگار
اور اگر غلام چستی سے کام نہ کرے — تو مالک اسے عزیز نہیں رکھے گا۔

۷ وگر بر رفیقاں نہ باشد شفیق — بفرسنگ بگریزد از وے رفیق
اور اگر (دوست) دوستوں پر مہربان نہ ہو — تو دوست اس سے میلوں بھاگ جائیں۔

۸ وگر ترکِ خدمت کند لشکری — شود شاہِ لشکر کش از وے بری
اور اگر سپاہی خدمت ترک کر دیوے — تو سپہ سالار بادشاہ اس سے بیزار ہو جاوے

۹ ولیکن خداوندِ بالا و پست — بعصیاں درِ رزق بر کس نہ بست
لیکن بلندی اور پستی کے مالک (خدا) نے — گنہ گاری کی وجہ سے روزی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا

۱۰ دو کونش یکے قطرہ در بحرِ علم — گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم
دونوں جہاں اس کے علم کے سمندر میں ایک قطرہ ہیں — گنہ دیکھتا ہے اور بردباری سے پردہ پوشی کر دیتا ہے

۱۔ پادشاہاں پادشاہ کی جمع یعنی بادشاہ گردن فراز گردن اسم فراز فراختن کا امر دونوں سے مل کر اسم فاعل سماعی بلند گردن والے یہیں درگاہ دربار آدوہ بر پر نیاز عاجزی ۲۔ نہ حرف نفی معنی کے لحاظ سے یہ بگیرد کے اوپر لگتا ہے گردن کشاں گردن کھینچنے والے بگیرد پکڑتا ہے بفور جلدی فوراً عذر آوراں عذر لانے والے عذر اسم آوراں آوردن سے امر کی جمع ملکر اسم فاعل سماعی را کو براند ہانکتا ہے بجور ظلم۔ ۳۔ وگر اور اگر خشم غصہ گیرد پکڑے یعنی کرے بکردار سبب وجہ سے کردار عمل زشت برا چوں جب باز واپس آمدی آیا تو ماجرا قصہ درنوشت لپیٹ دیوے۔ ۴۔ با ساتھ پدر باپ جوید ڈھونڈے کسے کوئی شخص بیگماں بے شک خشم غصہ گیرد پکڑے ۵۔ وگر اور اگر خویش اپنا یعنی رشتہ دار نہ باشد نہ ہووے ز سے چوں مثل بیگانگانش میں ش ضمیر غائب مفعول اور بیگانگان بیگانہ کی جمع براند ہانک دیوے زپیش سامنے سے۔ ۶۔ وگر اور اگر بندہ غلام چابک چالاک نیاید نہ آوے بکار کام میں عزیزش پیارا ش ضمیر مفعول اس کو ندارد نہ رکھے خداوندگار مالک گار زائد برائے تاکید۔ ۷۔ بر پر رفیقاں جمع رفیق دوست ساتھی نہ باشد نہ ہووے شفیق مہربان بفرسنگ میل بگریزد بھاگ جاوے از سے وے اس رفیق ساتھی ۸۔ ترک چھوڑ دینا کند کرے لشکری سپاہی شود ہو جاوے شاہ بادشاہ لشکر کش لشکر کھینچنے والا یعنی سپہ سالار از وے اس سے بری بیزار ۹۔ و اور خداوند مالک بالا بلندی و اور پست پستی بعصیاں بسبب عصیاں نافرمانی در دروازہ رزق روزی بر پر کس شخص نہ بست نہیں باندھا ۱۰۔ دو کونش ش ضمیر اس دو کون دونوں جہان یکے ایک در میں بحر سمندر علم جاننا بیند دیکھتا ہے و اور پوشد ڈھانپ دیتا ہے بہ سے حلم بردباری۔

تشریح:

۱۔ بڑے بڑے متکبروں اور سرکشوں کو بھی خدا کے سامنے جھکے بغیر چارہ نہیں۔

۲۔ خداوند تعالیٰ متحمل بھی ہے اور رحیم و کریم بھی کہ گنہ گاروں کو توبہ کے لئے مہلت دیتا رہتا ہے توبہ کرنے والوں کو چادرِ رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے

۳۔ ایسا بلند حوصلہ ہے کہ بڑی سے بڑی نافرمانی کے باوجود بھی جب تو معذرت کرے تو بات آئی گئی کر دیتا ہے۔

۴۔ یہاں سے مخلوق کی بے حوصلگی اور کم ظرفی کی مثالیں دیتے ہیں جو آگے پانچ شعروں تک چلی گئی ہیں اور چھٹے شعر میں پھر خداوند تعالیٰ کی عالی ظرفی کی مثال دی ہے

۹۔ یہ شعر اللہ تعالیٰ کی عالی ظرفی کی مثال ہے کہ وہ خدا جو زمینوں آسمانوں کا مالک ہے اگر چاہے تو فرعون و ہامان جیسے سرکشوں کو ملیامیٹ کر دے مگر اس کی بلند حوصلگی ہے کہ اگر زمین پر وہ کر کتنے بھی گنہ کریں وہ کسی گنہ گار کی روزی بند نہیں کرتا۔

۱۰۔ دو کونش کی ش دراصل علم کے ساتھ لگتی ہے علمش مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بعض گنہ گاروں کو رسوا نہیں کرتا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اسے پتہ نہیں چلتا بلکہ اس کی وجہ بھی اس کی ستاری اور غفاری ہے۔

۱
ادیم زمیں سفرۂ عام اوست
روئے زمین اس کا عام دسترخوان ہے
چہ دشمن بریں خوان یغما چہ دوست
اس لوٹ کے دسترخوان پر کیا دشمن کیا دوست

۲
اگر بر جفا پیشہ بشتافتے
اگر ظالم پر چڑھ دوڑتا!
کہ از دست قہرش اماں یافتے
اس کے قہر کے ہاتھ سے کون امان پاتا

۳
بری ذاتش از تہمت ضد و جنس
اسکی ذات مد مقابل اور ہم جنس کی تہمت سے بری ہے
غنی ملکش از طاعت جنّ و انس
اسکا ملک جنوں اور انسانوں کی تابعداری سے بے نیاز ہے

۴
پرستار امرش ہمہ چیز و کس
ہر چیز اور ہر شخص اسکا حکم بردار ہے۔
بنی آدم و مرغ و مور و مگس
اولادِ آدم اور پرندے اور چیونٹیاں اور مکھیاں

۵
چناں پہن خوانِ کرم گسترد
اس نے بخشش کا ایسا وسیع دسترخوان بچھا رکھا ہے
کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
کہ سی مرغ کوہ قاف میں روزی کھاتا ہے۔

۶
لطیفِ کرم گستر کارساز
کام بنانے والا کرم پھیلانے والا مہربان ہے
کہ دارائے خلق است و دانائے راز
جو کہ رازوں کا جاننے والا مخلوق کا رکھوالا ہے

۷
مر او را رسد کبریا و منی
خودی اور بڑائی کا حق صرف اسی کو پہنچتا ہے
کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی
کیونکہ اسکا ملک ہمیشہ سے ہے اور اسکی ذات بے نیاز ہے

۸
یکے را بسر بر نہد تاجِ بخت
ایک کے سر پر نصیب کا تاج رکھتا ہے۔
یکے را بخاک اندر آرد ز تخت
ایک کو تخت سے اتار کر مٹی میں ملا دیتا ہے

۹
کلاہِ سعادت یکے بر سرش
کسی کے سر پر نیک بختی کی ٹوپی ہے!
گلیم شقاوت یکے در برش
کسی کی بغل میں بدبختی کی گودڑی!

۱۰
گلستاں کند آتشے بر خلیلؑ
خلیل علیہ السلام پر آگ کو گلزار کر دیتا ہے
گروہے بر آتش برد ز آبِ نیل
ایک جماعت کو نیل کے پانیوں سے جہنم میں لے جاتا ہے

۱. ادیم چمڑا۔ سفرہ دسترخوان اُو وہ ست ہے چہ کیا بر پر اصل بر این اسی پر خوان آن دسترخوان یغما لوٹ اور غنیمت۔ ۲. بر پر جفا ظلم جفا پیشہ ظالم بشتافتے دوڑ لگاتا کہ کون از سے دست ہاتھ قہر غصہ ش اسکے امان امن یافتے پاتا۔ ۳. بری پاک ذاتش اس کی ذات از سے تہمت ایسی برائی کا الزام جو کسی میں نہ ہو ضد مد مقابل جنس شریک اور اپنے جیسا غنی بے نیاز طاعت فرمانبرداری جن ایک مخلوق جو آگ سے پیدا ہوئی ہے اور انسانی نظروں سے اوجھل ہے انس انسان۔ ۴. پرستار پوجنے والا مراد فرمانبردار امر حکم ہمہ تمام کس شخص بنی آدم آدم کی اولاد مرغ پرندہ مور چیونٹی مگس مکھی ۵. چناں ایسا پہن چوڑا خوان دسترخوان کرم سخاوت گسترد اس نے بچھایا سیمرغ ایک فرضی پرندہ جس کے پر تیس رنگ کے ہوتے ہیں۔ قاف ایک فرضی پہاڑ جس کے متعلق کہتے ہیں کہ دنیا کے ارد گرد محیط ہے ۶. لطیف مہربان باریک بین کرم گستر بخشش پھیلانے والا کارساز کام بنانے والا دارائے خلق مخلوق کا رکھوالا ۷. مر کلمۂ تخصیص او اس کو رسد پہنچتا ہے کبریا بڑائی منی خودی ملکش اس کا ملک قدیم ہمیشہ سے غنی بے پرواہ ۸. یکے ایک را کو بسر سر پر نہد رکھتا ہے بخت نصیب بریں خاک مٹی آرد لاتا ہے ز سے۔ ۹. کلاہ ٹوپی سعادت نیک بختی گلیم گودڑی شقاوت بدبختی یکے ایک در میں بر بغل ۱۰. گلستاں باغ کند کرتا ہے آتشے آگ یں میں یا عظمت کا ہے بر پر خلیل حضرت ابراہیم کا لقب گروہے ایک گروہ مراد فرعون کا فوج آتش آگ برد لے جاتا ہے نیل

تشریح

(۱) زمین کی پیداوار دوست دشمن مسلمان کافر بلا امتیاز سبھی کھا رہے ہیں۔
(۲) کسی نہ کسی درجہ میں ظالم تو ہر کوئی ہے اگر وہ انتقام لیا کرتا تو اس کی سزا سے کوئی نہ بچ سکتا۔
(۳) اللہ تعالیٰ کے لئے شریک اور مد مقابل قرار دینا اس پر ایک قسم کا تہمت ہے اگر جن و انس سب نافرمان ہو جائیں تو اس کو کوئی پرواہ نہیں۔
(۴) ہر چیز تشریعی یا تکوینی طور پر اس کی فرماں بردار ہے۔
(۵) اس کا تکملہ روزی رسانی اتنا دور دراز تک پھیلا ہوا ہے کہ کوہ قاف میں رہنے والا کوئی پرندہ بھی اس سے محروم نہیں۔
(۶) اس میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفتوں کا بیان ہے۔
(۷) حدیث میں آتا ہے الکبریاء ردائی کبریائی میری چادر ہے دوسرے مصرعے میں اسی کی دلیل دی ہے کہ اللہ کا ملک کسی سے لیا ہوا نہیں اور نہ ہی وہ کسی کا نیاز مند ہے اس لئے اسے کبریائی کا حق پہنچتا ہے۔
(۸) ہر لمحہ خدا کی ایک نئی شان ہوتی ہے کسی کو بادشاہ بنا رہا ہے کسی کو مٹی میں ملا رہا ہے۔
(۱۰) نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا تو وہ حکم خدا سے گل و گلزار ہو گئی اور جس دریائے نیل سے موسیٰ علیہ السلام قوم سمیت سوکھے پاؤں پار اتر گئے تھے فرعون اور اس کی فوجوں کو اس میں ڈبو کر جہنم رسید کر دیا۔

Scanned by CamScanner

۱ گر آنست منشور احسان اوست — ور اینست توقیع فرمان اوست
اگر وہ ہے تو اس کے احسان کا حکمنامہ ہے — اور اگر یہ ہے تو اس کی سزا کا فرمان ہے

۲ پس پردہ بیند عملہائے بد — ہمو پردہ پوشد بآلائے خود
پردے کے پیچھے سے بدکاریوں کو دیکھتا ہے۔ — وہ ہی اپنی مہربانیوں سے پردہ پوشی کر دیتا ہے

۳ بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم — بمانند کروبیاں صمٌ و بکمٌ
دھمکانے کے لیے اگر وہ حکم کی تلوار کھینچے — تو مقرب فرشتے (بھی) بہرے اور گونگے بن جائیں

۴ وگر در دہد یک صلائے کرم — عزازیل گوید نصیبے برم
اور اگر وہ بخشش کی ایک آواز لگا دے — تو شیطان بھی بول اٹھے کہ میں بھی حصہ لے جاؤں گا۔

۵ بدرگاہ لطف و بزرگیش بر — بزرگاں نہادہ بزرگی ز سر
اس کی بزرگی اور مہربانی کی بارگاہ میں — بزرگوں نے بزرگی سر سے اتار رکھی ہے

۶ فروماندگاں را برحمت قریب — تضرع کناں را بدعوت مجیب
عاجزوں کے لیے رحمت کے اعتبار سے قریب ہے — زاری کرنیوالوں کی دعا کو قبول کرنے والا ہے

۷ بر احوال نابودہ علمش بصیر — باسرار ناگفتہ لطفش خبیر
جو حالات ابھی پیدا نہیں ہوئے اس کا علم ان کو بھی دیکھنے والا ہے — جو راز کہے نہیں گئے اس کی باریک بینی ان سے بھی باخبر ہے

۸ بقدرت نگہدار بالا و شیب — خداوند دیوان روز حسیب
اپنی قدرت کے ساتھ بلندی اور پستی کا نگہبان ہے — روز حساب کے دفتر کا مالک ہے

۹ نہ مستغنی از طاعتش پشت کس — نہ بر حرف او جائے انگشت کس
کسی شخص کی پیٹھ اس کی بندگی سے بے نیاز نہیں — نہ اس کے کلام پر کسی کو انگلی رکھنے کی جگہ ہے

۱۰ قدیمے نکوکار نیکی پسند — بکلک قضا در رحم نقشبند
ہمیشہ سے ہے نیکی کرنیوالا (اور) نیکی پسند کرنیوالا ہے — وہ تقدیر کے قلم سے رحم میں تصویر بنانیوالا ہے

۱۔ آنست۔ وہ ہے۔ منشور۔ فرمان۔ احسان نیکی۔ ور۔ اور اگر اینست۔ یہ ہے۔ توقیع۔ سزا نامہ کی مہر۔ فرمان۔ حکم۔ اوست۔ وہ ہے۔

۲۔ پس۔ پیچھے۔ بیند۔ دیکھتا ہے۔ عملہا عمل کی جمع۔ بد۔ برا۔ ہمو۔ وہی۔ پوشد۔ ڈھانپ دیتا ہے۔ بہ ساتھ۔ آلاء جمع الاء نعمتیں۔ خود۔ کو خضم پڑھنا ہے۔

۳۔ بہ۔ ساتھ لیے۔ برکشد کھینچے۔ سونتے۔ تیغ۔ تلوار۔ بمانند۔ رہ جائیں۔ کروبیاں۔ وہ مقرب فرشتے جو ہمہ وقت بارگاہ الٰہی کے حاضر باش ہیں۔ صمٌ۔ بہرے۔ بکمٌ۔ گونگے۔

۴۔ وگر۔ اور اگر۔ در زند۔ دہد۔ دیوے۔ یک۔ ایک۔ صلا۔ آواز لگانا۔ کرم۔ بخشش۔ عزازیل شیطان۔ گوید۔ کہے۔ نصیبے۔ ایک حصہ۔ یا وحدت کی ہے۔ برم۔ میں لے جاؤں گا۔

۵۔ بہ۔ میں۔ درگاہ۔ بارگاہ۔ لطف۔ مہربانی۔ ش۔ ضمیر غائب اسکی۔ بر زائد۔ بزرگاں جمع بزرگ۔ نہادہ۔ رکھے ہوئے۔ ز سر۔ سر سے۔

۶۔ فروماندگاں جمع فرومانده۔ تھکا ماندہ۔ را۔ کو۔ برحمت۔ رحمت کیساتھ۔ تضرع۔ زاری۔ عاجزی۔ کناں۔ کرنیوالے۔ بدعوت۔ دعا کو۔ مجیب قبول کرنیوالا۔

۷۔ بر۔ پر۔ احوال جمع حال۔ نابودہ۔ نہ ہوتے ہوئے۔ علمش۔ اس کا علم۔ بصیر۔ دیکھنے والا۔ بہ۔ کو۔ اسرار جمع سر۔ راز۔ ناگفتہ۔ نہ کہے ہوئے۔ لطف۔ باریک بینی۔ خبیر۔ خبردار۔

۸۔ بہ۔ ساتھ۔ نگہدار۔ نگاہ رکھنے والا۔ بالا۔ بلندی۔ و۔ اور۔ شیب۔ پستی۔ خداوند۔ مالک۔ دیوان۔ دفتر۔ روز۔ دن۔ حسیب۔ حساب۔ اس کے الف میں امالہ سے یا بن گئی۔ ۹۔ مستغنی۔ بے نیاز۔ از۔ سے۔ طاعت بندگی۔ پشت۔ کمر۔ کس۔ شخص۔ بر۔ پر۔ حرف۔ بات۔ او۔ اسکی۔ جائے۔ جگہ۔ انگشت۔ انگلی۔ ۱۰۔ قدیم جو ہمیشہ سے ہو۔ یا۔ توصیف کی ہے۔ نکوکار۔ نیکی کرنیوالا۔ نیکی پسند۔ نیکی پسند کرنیوالا۔ بکلک۔ قلم۔ قضا۔ تقدیر۔ در۔ میں۔ رحم۔ بچہ دانی۔ نقشبند۔ نقش بنانے والا۔

تشریح

۱۔ آں اشارہ بعید کیلئے ہے اس کا مشار الیہ حضرت خلیل اللہ پر آگ کا گلزار ہو جانا ہے۔ اور ایں اشارہ قریب کیلئے ہے۔ اس سے مراد آل فرعون کا دریائے نیل میں غرق ہونا ہے۔ پہلا مضمون گذشتہ شعر کے پہلے مصرع میں اور دوسرا مضمون دوسرے مصرع میں ہے۔ ۲۔ یہ اس کی ستار العیوبی کا بیان ہے کہ تمام بدکاریوں کو دیکھ رہا ہے۔ پھر بھی اکثر رسوا نہیں کرتا۔ ۳۔ یہ خدا کی عظمت و ہیبت کا بیان ہے کہ اگر وہ غیض و غضب سے کوئی حکم دیدے تو مقربین بارگاہ کی زبانیں بھی گنگ ہو جاتی ہیں۔ ۴۔ یہ اس کی بے پایاں رحمت کا بیان ہے کہ اگر وہ بخشش کا اعلان کرے تو شیطان جیسے بھی اپنی بخشش کے امیدوار ہو جائیں۔ ۵۔ یہ اس کی کبریائی کا بیان ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ لیکن اس کی بارگاہ میں چھوٹا ہی بن کر پیش ہوتا ہے۔ ۷۔ اللہ تعالیٰ کو مستقبل کے حالات اسی طرح معلوم ہیں جیسے کسی کو اپنے سامنے کے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ اور سینے میں چھپے ہوئے رازوں تک سے وہ واقف ہے۔ ۸۔ آسمانوں اور زمینوں کو اس نے صرف اپنی قدرت سے تھام رکھا ہے۔ آسمان کے نیچے کوئی ستون نہیں اور نہ زمین زنجیروں سے لٹکی ہوئی ہے۔ ۹۔ بلا استثناء ہر شخص تکوینی یا تشریعی طور پر اسی کے حکم کا مکلف ہے۔ اس کا کلام ایسا معجزانہ ہے کہ کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا۔ ۱۰۔ وہ ایسا کاریگر ہے کہ اپنی قدرت کے قلم سے ماں کے رحم میں بچے کے نقش و نگار اور خد و خال بنا دیتا ہے۔

۱ ز مشرق بمغرب مہ و آفتاب
مشرق سے مغرب کو چاند اور سورج
روان کرد و گسترد گیتی بر آب
اس نے رواں کئے اور زمین پانی کے اوپر بچھا دی

۲ زمیں از تپ و لرزہ آمد ستوہ
زمین تپ و لرزہ سے عاجز آئی (تو)
فرو کوفت بر دامنش میخِ کوہ
اس کے دامن پر پہاڑوں کی میخ ٹھونک دی

۳ دہد نطفہ را صورتے چوں پری
نطفہ کو پری جیسی صورت عطا کرتا ہے
کہ کرد است بر آب صورت گری
بھلا پانی پر ایسی تصویر کشی کس نے کی ہے

۴ نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
پتھر کی پشت میں لعل اور فیروزے رکھ دیتا ہے
گل لعل در شاخِ پیروزہ رنگ
سرخ پھول سبز رنگ کی شاخ میں (لگا دیتا ہے)

۵ ز ابر افگند قطرۂ سوئے یم
بادل سے ایک قطرہ سمندر کی طرف گراتا ہے
ز صلب آورد نطفۂ در شکم
پشت سے نطفہ پیٹ میں لاتا ہے۔

۶ ازاں قطرہ لولوئے لالا کند
اس قطرہ سے چمکدار موتی بنا دیتا ہے۔
وزیں صورتے سروِ بالا کند
اور اس (نطفے) سے سرو قد صورت بناتا ہے

۷ برو علم یک ذرہ پوشیدہ نیست
ایک ذرے کا علم (بھی) اس پر مخفی نہیں ہے
کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست
کہ اس کے نزدیک ظاہر اور چھپا ہوا برابر ہے

۸ مہیا کن روزئی مار و مور
سانپ اور چیونٹی (کی) روزی مہیا کرنے والا ہے
وگر چند بے دست و پااند و زور
اگرچہ وہ کتنے ہی بے دست و پا اور بے زور ہیں

۹ بامرش وجود از عدم نقش بست
اس کے حکم سے وجود نے عدم سے ظہور کیا
کہ داند جز او کردن از نیست ہست
اس کے سوا کون جانتا ہے نیست سے ہست کرنا

۱۰ دگر رہ بکتمِ عدم در برد
دوبارہ عدم کے پردے میں لے جائے گا
وز انجا بصحرائے محشر برد
اور وہاں سے محشر کے میدان میں لے جائے گا

۱۔ مشرق سورج نکلنے کی طرف مغرب سورج ڈوبنے کی طرف مہ چاند آفتاب سورج رواں جاری کر دیا گیا گسترد پھیلائی گیتی زمین بر پر آب پانی ۲۔ از سے تپ لرزہ سردی کا بخار ستوہ عاجز فرو زائد کوفت کوٹ دی کوہ. پہاڑ ۳۔ دہد دیتا ہے نطفہ منی یعنی انسان کا مادۂ حیات چوں مثل پری جن قوم کی مادہ کہ کون کردہ است کی ہے بر آب پانی پر صورت گری تصویر کشی نقاشی ۴۔ نہد رکھتا ہے لعل سرخ رنگ کا قیمتی پتھر فیروزہ سبز رنگ کا قیمتی پتھر در میں صلب پشت سخت سنگ پتھر گل پھول پیروزہ فیروزہ ۵۔ ابر بادل افگند ڈالتا ہے قطرۂ ایک قطرہ سوئے طرف یم دریا سمندر صلب پشت آورد لاتا ہے نطفۂ مادۂ حیات در میں شکم پیٹ ۶۔ ازاں اس سے لؤلؤ موتی لالا چمکدار کند کرتا ہے وزیں وازیں اور اس سے سرو مخروطی شکل کے ایک درخت کا نام بالا بلند ۷۔ پیدا ظاہر پنہاں چھپا ہوا بنزدش اس کے نزدیک یکیست ایک جیسی ہے۔ ۸۔ مہیا حاصل مہیا کن مہیا کرنے والا مار سانپ مور چیونٹی وگر اگرچہ چند کتنا دست ہاتھ پا پاؤں اند ہیں۔ ۹۔ بہ ساتھ امر حکم عدم نہ ہونا نقش بست باندھا کہ کون داند جانتا ہے جز سوائے او وہ کردن کرنا نیست نہیں ہے ہست ہے۔

۱۰۔ دگر رہ دوبارہ کتم پردہ در زائد برد لے جائیگا وز اں اور اس سے جا جگہ صحرا جنگل محشر دوبارہ جی اٹھنے کا دن۔

تشریح

۱۔ قدیم تصور کے مطابق فرماتے ہیں کہ زمین کو پانی کے اوپر پھیلایا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پانی کو زمین کے اوپر چپکایا ہوا ہے۔ اور یہ بھی اس کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ زمین کی گردش کے باوجود وہ ادھر ادھر بکھر نہیں جاتا۔

۲۔ یہ آیت قرآنی والجبال اوتادا کی طرف اشارہ ہے ابتدائے آفرینش میں زمین کپکپاتی تھی پھر پہاڑوں کو قائم کرکے اس کا توازن درست کیا۔ ۳۔ نطفے کو خوبصورت انسان بنا دینا اس کی قدرت کا اعجاز ہے پانی کی بوند پر ایسے نقش و نگار کوئی نہیں بنا سکتا۔

۴۔ سخت پتھروں میں قیمتی موتیوں کی کانیں بنا رکھی ہیں اور سبز ڈالیوں پر سرخ گلاب لگا دیتا ہے۔

۵، ۶۔ بارش کا قطرہ سمندر کی سیپ میں پہنچ کر گوہر آبدار بن جاتا ہے اور پشت پدر سے نطفہ رحم مادر میں جاکر خوبصورت انسان ہو جاتا ہے

۷۔ عالم الغیب ہے ظاہر و باطن اور خورد و کلاں ہر چیز کو یکساں جانتا ہے۔

۸۔ کوئی شخص روزی اپنی لیاقت اور طاقت سے نہیں حاصل کرتا ورنہ چیونٹی اور سانپوں کو روزی نہ ملتی کیونکہ سانپ کے پاؤں نہیں اور چیونٹی میں زور نہیں دراصل روزی کا خدا ہی کفیل ہے جو ہر کسی کو پہنچا رہا ہے جیسا کہ فرمایا وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا،

۹۔ اس امر کن کے ساتھ جہان کو پیدا کر دیا اس طرح بغیر مادے کے کوئی بھی نہیں بنا سکتا جیسا کہ فرمایا انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون

۱۰۔ بالآخر ہر چیز نیست ہو جائے گی، اور ایک بار پھر زندہ کرکے سب کو محشر میں کھڑا کیا جائے گا، جیسا کہ فرمایا۔ ھو الذی انشاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔

Scanned by CamScanner

۱ جہاں متفق بر الٰہیتش
اس کے معبود ہونے پر سارا جہان متفق ہے
فرو ماند در کنہِ ماہیتش
(لیکن) اس کی حقیقت کی اصلیت (سمجھنے) میں عاجز ہے

۲ بشر ماورائے جلالش نیافت
انسان نے اس کے جلال سے پرے کچھ نہ پایا
بصر منتہائے جمالش نیافت
آنکھ نے اس کے جمال کی انتہا کو نہیں پایا

۳ نہ بر اوجِ ذاتش پرد مرغِ وہم
وہم کا پرندہ اسکی ذات کی بلندیوں تک نہیں اڑ سکتا
نہ در ذیلِ وصفش رسد دستِ فہم
نہ اسکی صفات کے دامن کو فہم کا ہاتھ چھو سکتا ہے

۴ دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
اس بھنور میں ہزاروں کشتیاں ڈوب گئیں
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
کہ کسی کا تختہ بھی کنارے پر ظاہر نہ ہوا

۵ چہ شبہا نشستم دریں سیر گم
میں کتنی ہی راتیں اس سلوک میں گم سم بیٹھا
کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم
اچانک دہشت نے میری آستین پکڑی کہ کھڑا ہو جا

۶ محیط است علمِ ملک بر بسیط
علمِ الٰہی کائنات کو گھیرے ہوئے ہے
قیاسِ تو بر وے نگردد محیط
تیرا قیاس اس پر حاوی نہیں ہو سکتا

۷ نہ ادراک در کنہِ ذاتش رسد
عقل اس کی ذات کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی
نہ فکرت بغورِ صفاتش رسد
فکر اس کی صفات کی گہرائی کو نہیں پا سکتا

۸ تواں در بلاغت بسحبان رسید
بلاغت میں سحبان کو پہنچ سکتے ہیں
نہ در کنہِ بیچون سبحان رسید
پاک اور بے مثل ذات کی حقیقت کو نہیں پہنچا جا سکتا

۹ کہ خاصاں دریں رہ فرس راندہ اند
کیونکہ خاص لوگوں نے اس راہ میں گھوڑے تو دوڑائے ہیں
بلا اُحصی از تگ فرو ماندہ اند
لا اُحصی کہہ کر دوڑ سے عاجز رہ گئے ہیں

۱۰ نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
ہر جگہ گھوڑا نہیں دوڑا سکتے
کہ جاہا سپر باید انداختن
بلکہ بہت سی جگہوں پر ڈھال گرا دینی پڑتی ہے

۱۔ بر یہ الٰہیت معبود ہونا اس میں یت نسبت کی لگی ہے ش ضمیر غائب کی فرو ماند عاجز رہ گیا در میں کنہ اصلیت ماہیت حقیقت۔ ۲۔ بشر آدمی ماورا علاوہ جلال بزرگی نیافت نہ پایا بصر آنکھ منتہا حد جمال حسن۔ ۳۔ اوج بلندی پرد اڑتا ہے مرغ پرندہ وہم خیال دریں ذیل دامن وصف تعریف رسد پہنچتا ہے دست ہاتھ فہم سمجھ۔ ۴۔ دریں اس میں ورطہ بھنور فرو شد ڈوب گئی پیدا ظاہر نشد نہ ہوئیں تختہ کوئی تختہ کنار کنارہ۔ ۵۔ چہ کتنی شبہا راتیں نشستم میں بیٹھا دریں میں سیر اس سیر میں گم کیے سدھ دہشت حیرت گرفت پکڑی آستین بازو قم اٹھ۔ ۶۔ محیط حاوی ملک بادشاہ مراد اللہ تعالیٰ بسیط جہان کا تمام اصل میں غیر مرکب کو کہتے ہیں قیاس۔ اندازہ بر وے اس پر نگردد نہیں ہو سکتا۔ ۷۔ ادراک عقل، علم کنہ حقیقت۔ رسد پہنچ سکتی ہے فکرت سوچ بچار غور گہرائی۔ ۸۔ تواں۔ طاقت یہ لفظ فعل میں امکانی معنی پیدا کرنے کے لئے ماضی مطلق پر لگاتے ہیں یہاں رسید پر لگتا ہے معنی پہنچ سکتا ہے بلاغت موقع محل کے مطابق و دررس کلام کہنا سحبان ایک فصیح و بلیغ شخص کا نام کنہ حقیقت بیچون بے مثل سبحان اللہ کا نام بمعنی پاک۔ ۹۔ خاصاں خواص لوگ انبیاء و اولیاء رہ راستہ فرس گھوڑا۔ راندہ اند دوڑائے ہیں شمار نے سبب لا اُحصی میں شمار نہیں کر سکتا۔ صرف رسول تک دوڑ فرو ماندہ عاجز رہ گئے۔ ۱۰۔ جائے جگہ مرکب سواری تواں تاختن دوڑا سکتے ہیں کہ بلکہ جاہا جگہیں سپر ڈھال باید انداختن ڈال دینی چاہیئے۔

تشریح ۱۔ سارا جہاں اس کی معبودیت پر متفق ہونے کے باوجود اس کی حقیقت تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ ۲۔ یعنی انسان کی رسائی زیادہ سے زیادہ اس کی تجلیات تک ہے اس سے پرے کیا ہے اس کا کچھ پتہ نہیں آنکھیں اس کے جمال جہاں آرا میں کھو کر رہ جاتی ہیں اس لئے وہ بھی حقیقت تک پہنچنے سے قاصر ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام نے بس ایک جلوہ دیکھا اور بیہوش ہو گئے۔ ۳۔ اس کی ذات و صفات ہمارے وہم و خیال اور فہم و فراست سے بہت بلند تر ہے۔ ۴۔ معرفت ذات الٰہی کے سمندر میں جس نے بھی گھسنے کی کوشش کی وہ پھر ایسا ڈوبا کہ کبھی ابھر نہ سکا ۵۔ ۶۔ اپنا مشاہدہ اور تجربہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی رات بارات تک اس بحر معرفت میں غوطے لگائے لیکن تحیر کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا میں تو اس نتیجے پر پہنچا کہ جس بادشاہ حقیقی کا علم بکل شئی پر محیط ہے انسانی وہم و گمان اس پر کبھی حاوی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو خود اس کے حصار میں ہے۔
۸۔ تحیر نے بزبانِ حال کہا سحبان بن وائل کی فصاحت و بلاغت تو حاصل کی جا سکتی ہے لیکن سبحان بے مثال کی حقیقت تک رسائی ناممکن۔
۹۔ یہ پچھلے دعوے کی دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام بلکہ خود امام الانبیاء بھی اس بات کے اقراری ہیں کہ ہم اس ذات بے مثال کی اصلیت اور کیفیت نہیں بیان کر سکتے سوائے ان الفاظ کے جو اس نے خود اپنی تعریف میں استعمال کیئے یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ
۱۰۔ یہ بھی دوسرے پیرائے میں دلیل ہے کہ بہت سی جگہوں میں انسان کو اقرارِ عجز کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ انہی میں سے ایک یہ معرفت ذات پاک ہے

۱ دگر سالکے محرم راز گشت
اور اگر کوئی سالکِ راہ واقفِ راز ہو بھی گیا۔
بہ بندند بر وے درِ باز گشت
تو اس پر واپسی کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

۲ کسے را دریں بزم ساغر دہند
اس محفل میں جس کسی کو پیمانہ دیتے ہیں
کہ داروئے بیہوشیش در دہند
اسے بے ہوشی کی دوا ملا کر دیتے ہیں۔

۳ یکے باز را دیدہ بر دوختہ است
ایک باز کی آنکھیں سلی ہوئی ہیں،
یکے دیدہ ہا باز و پر سوختہ است
ایک کی آنکھیں کھلی اور پر جلے ہوئے ہیں

۴ کسے رہ سوئے گنجِ قاروں نبرد
کسی بھی شخص کو قارون کے خزانے کی طرف راستہ نہ ملا
وگر برد رہ باز بیروں نبرد
اور اگر ملا تو پھر واپسی کا راستہ نہ مل سکا

۵ بمردم دریں موج دریائے خوں
میں تو اس خون کے دریا کی موجوں میں مر گیا ہوں۔
کزو کس نبردست کشتی بروں
کہ اس سے کوئی بھی شخص کشتی باہر نہ لے جا سکا

۶ اگر طالبی کیں زمیں طے کنی
اگر تو چاہتا ہے کہ اس زمین کو طے کرے
نخست اسپِ باز آمدن پے کنی
تو پہلے واپسی کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دے

۷ تأمل در آئینۂ دل کنی
تجھے شیشۂ دل میں غور فکر کرنا چاہیئے
صفائی بتدریج حاصل کنی
درجہ بدرجہ صفائی حاصل کرنا چاہیئے

۸ مگر بوئے از عشق مستت کند
شاید کہ عشق کی خوشبو تجھے مست کر دے
طلبگارِ عہدِ الستت کند
عہدِ الست کا طلبگار کر دے!

۹ بپائے طلب رہ بدیں جا بری
تو یہاں تک کا راستہ طلب کے پاؤں کے ساتھ طے کریگا
وزیں جا ببالِ محبت پری
اور اس جگہ سے محبت کے پروں کے ساتھ اڑیگا

۱۰ بدرد یقیں پردہ ہائے خیال
یقین خیال کے پردوں کو چاک کر دے گا
نماند سراپردہ الا جلال
جلال کے سوا بارگاہِ (حق) کا کوئی پردہ نہیں رہے گا

۱۔ وگر اور اگر۔ سالکِ راہ سلوک کا مسافر محرم۔ واقفِ کار گشت ہو گیا۔ بہ بندند بند کر دیتے ہیں۔ بر وے اس پر در دروازہ باز گشت واپسی۔ ۲۔ کسے را کسی کو۔ اگلے مصرع کے شروع میں جو کہ ہے وہ اس کے ساتھ لگتا ہے معنی جس کسی کو کہ بزم محفل ساغر جام دارو دوا۔ در دہند دیتے ہیں۔ ۳۔ یکے ایک باز ایک شکاری پرندہ دیدہ آنکھ بر دوختہ سلی ہوئی است ہے دیدہ ہا۔ آنکھیں باز کھلی ہوئی سوختہ است جلے ہوئے ہیں ۴۔ کسے کوئی شخص رہ راستہ سوئے طرف گنج خزانہ قارون موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا ایک کافر اور بخیل مالدار نبرد نہ لے گیا برد لے گیا۔ باز واپس بیروں باہر۔ ۵۔ بمردم مر گیا ہوں۔ میں دریں اس میں موج دریائے خوں خون کے دریا کی موج کزو کیونکہ اس سے نبردست نہیں لے گیا ہے بروں باہر۔ ۶۔ طالبی تو طالب ہے کیں کہ ایں کہ یہ طے قطع کنی کرے تو نخست پہلے اسپ گھوڑا باز آمدن واپس آنا پے کنی کاٹے تو پہلا ہی کا ساتھی پیش کے ساتھ ہے دو برا زیر کے ساتھ۔ ۷۔ تأمل غور و فکر آئینہ شیشہ کنی کرے تو صفائی پاکیزگی تبدریج درجہ بدرجہ آہستہ آہستہ۔ ۸۔ مگر شاید بوئے خوشبو از عشق عشق کی نسبت تجھ کو مست کند کرے طلبگار طلب کرنے والا عہد وعدہ الستت نہیں ہوں میں عہدِ الست وہ معاہدہ جو تمام بنی نوعِ انسان نے روزِ ازل اللہ کے سامنے کیا تھا۔ ۹۔ بپائے پاؤں طلب تلاش و جستجو رہ راستہ بدیں جا اسی جگہ تک بری لے جائیگا تو وزیں اور ازیں اور اسی جگہ سے بال پر پری اڑیگا تو۔ ۱۰۔ بدرد پھاڑ دیگا

تشریح

۱۔ یعنی اول تو کسی کو معرفتِ ذات حاصل نہیں ہوتی اور اگر کسی خوش نصیب کو ہو جائے تو وہ پھر دنیا کے کام کا نہیں رہتا اس کی تمام تر توجہ اسی جانب مبذول ہو جاتی ہے۔ ۲۔ جب کسی پر اول اول معرفت کا دروازہ کھلتا ہے تو جذبِ الٰہی کی وجہ سے اس کے دنیاوی احساسات معطل ہو جاتے ہیں تاکہ وہ راز ہائے دروں پردہ کو عوام الناس کے سامنے ظاہر نہ کہہ سکے اس شعر میں ساغر سے مراد جامِ معرفت ہے۔ ۳۔ پہلے مصرع میں باز سے مراد راہِ معرفت کا مبتدی ہے کہ اس کے پاس اڑنے کے لئے پر تو ہیں مگر ذاتِ حق کا غیر محرم ہونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں بند کر دیتے ہیں دوسرے مصرع میں منتہی کا بیان ہے جس نے تجلیاتِ الٰہیہ کو واشگاف دیکھ لیا ہوتا ہے اسکے پر کاٹ دیتے ہیں تاکہ وہ واپس جا کر کسی غیر محرم پر راز فاش نہ کر دیں۔ ۴۔ اس شعر میں گنج قارون سے مراد تجلی معرفتِ الٰہی ہے یہ جس کو حاصل ہو جاتی ہے وہ دنیا کی طرف ہرگز متوجہ نہیں ہوتا۔ ۵۔ دلیل کے طور پر شیخ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی اس دریائے خون (معرفتِ الٰہی) میں گھسنے کی جسارت کی تھی بس پھر تو میں فنا فی اللہ ہو کر رہ گیا۔ ۶۔ یہ شیخ کی نصیحت ہے کہ اے سامع اگر تو یہ سلوک طے کرنا چاہتا ہے تو پھر دنیا و ما فیہا سے ہاتھ اٹھا لے اور واپسی کے ارادے ختم کر دے۔ ۷۔ یہ سلوک کا طریقہ تلقین فرماتے ہیں کہ پہلے مراقبہ کر کے دل کو ما سوا اللہ سے پاک کر و خانۂ دل میں پوری طرح جھاڑو دیدو کہ وہ شائستۂ درگاہ ہو جائے۔ ۸۔ پھر ممکن ہے کہ تجلی حق کا کوئی پر تو تیرے دل پر پڑ جائے اور تو اس کے لطف سے مسرور ہو کر عہدِ الست کو پورا کرنے کا تہیہ کرے جس عہد میں تو نے روزِ ازل بارگاہِ الٰہیہ میں اقرار کیا ہے کہ مولیٰ تیرے سوا کوئی پروردگار نہیں میں صرف تیرا ہی بندہ بن کر دنیا میں زندگی گزاروں گا۔ ۹۔ اس مقام یعنی صفائی دل حاصل ہونے تک تو سالک کی رفتار ایسے ہوتی ہے جیسے کوئی پیدل چلے اسکے بعد وہ شوق کے شہپروں سے اڑتا ہے اور جلد وصالِ حق حاصل کر لیتا ہے۔ ۱۰۔ جب سالک اس مقام پہ پہنچ جاتا ہے تو خواب و خیال کے سارے پردے چاک ہو جاتے ہیں کیونکہ ذاتِ بحت بے پردہ سامنے ہوتی ہے اس وقت اگر کوئی حجاب ہوتا تو صرف

Scanned by CamScanner

۱ وگر مرکبِ عقل را پویہ نیست
پھر عقل کی سواری کی رفتار نہیں رہے گی
عنانش بگیرد تحیر کہ ایست!
حیرت اس کی باگ پکڑ لے گی کہ ٹھہر،

۲ درین بحر جز مردِ داعی نرفت
اس سمندر میں داعی اعظم کے سوا کوئی نہیں گیا،
گم آں شد کہ دنبالِ داعی نرفت
وہ شخص گم ہو گیا جو نگران کے پیچھے نہ چلا

۳ کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
جو لوگ اس راہ سے پھر گئے ہیں!
برفتند بسیار و سرگشتہ اند
چلے بہت ہیں لیکن حیران و پریشان ہوئے ہیں

۴ خلافِ پیمبر کسے راہ گزید
پیغمبر کے خلاف جس کسی نے راہ اختیار کی
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
وہ منزل (مقصود) پر ہرگز نہیں پہنچ سکے گا۔

۵ مپندار سعدی کہ راہِ صفا
اے سعدی یہ نہ سمجھ کہ راہِ معرفت!
تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ
۶ محمد مصطفےٰ کی متابعت کے بغیر چل سکتے ہیں

در نعتِ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوات

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپ پہ بہترین درود نازل ہوں۔

۷ کریم السجایا جمیل الشیم
شریف عادتوں والے حسین خصلتوں والے
نبی البرایا شفیع الامم
ساری مخلوق کے نبی کل امتوں کے سفارشی

۸ امامِ رُسل، پیشوائے سبیل
رسولوں کے امام، راستے کے پیشوا۔
امینِ خدا مہبطِ جبرئیل
خدا کے امین، حضرت جبریل کی منزل

۹ شفیع الورٰی خواجۂ بعث و نشر
مخلوق کا سفارشی، قیامت کا سردار
امام الہدٰی صدرِ دیوانِ حشر
ہدایتوں کا امام حشر کی کچہری کا صدر

۱۰ کلیمے کہ چرخِ فلک طورِ اوست
ایسا کلیم کہ چرخِ فلک اس کا طور ہے۔
ہمہ نورہا پرتوِ نورِ اوست!
تمام نور اسی کے نور کے پرتو ہیں

۱۔ وگر پھر مرکب سواری را کو پویہ دوڑ رفتار نیست نہیں ہے عنانش باگ بگیرد پکڑ لے گی تحیر حیرت ایست ٹھہر حقیقت بے نقاب ہوتی ہے۔ ۲۔ درین اس میں بحر سمندر جز سوائے مرد داعی دعوت دینے والا مرد۔ مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نرفت نہیں گیا آں وہ شد ہو گیا دنبال پیچھے داعی نگراں پھر دانا کسانیکہ جو لوگ کہ زیں اس سے برگشتہ اند پھر گئے ہیں برفتند چلے ہیں بسیار بہت سرگشتہ حیران ہوئے ہیں۔ ۴۔ خلاف برخلاف پیمبر اصل پیام بر رسولؐ کسے کہ جس کسی نے کہ راہ راستہ گزید اختیار کیا کہ کسی کے ساتھ لگ کر اسم موصول بمنزل منزل تک نخواہد رسید نہیں پہنچ سکے گا۔ ۵۔ مپندار مت خیال کر سعدی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا تخلص راہِ صفا پاکیزگی مراد راہ معرفت تواں رفت چل سکتے ہیں جز بغیر پئے پیچھے قدموں پہ مراد متابعت مصطفےٰ حضرت محمدؐ کا صفاتی نام ۶۔ نعت وہ منظوم کلام جس میں حضرت نبی کریمؐ کی تعریف ہو سرور سردار کائنات خدا کے سوا ہر چیز علیہ اُن کے اوپر افضل بہترین صلوات جمع صلوٰۃ درود۔ ۷۔ کریم شریف السجایا جمع سجیۃ عادت جمیل خوبصورت الشیم جمع شیمہ عادت نبی خدائی خبریں دینے والا البرایا جمع بریہ مخلوق شفیع سفارشی الامم جمع امت۔ امین۔ ۸۔ امام پیشوا پیشوا آگے چلنے والا سبیل رستہ امین امانت دار خدا اللہ تعالےٰ مہبط اترنے کی جگہ جبرئیل مقرب فرشتہ جو نبیوں پہ وحی لے کر آتا ہے۔ ۹۔ الورٰی مخلوق خواجہ سردار بعث اٹھانا یعنی قبروں سے نشر پھیلانا یعنی محشر میں مراد روز قیامت ہدٰی جمع ہدایت صدر بالانشین دیوان کچہری حشر محشر ۱۰۔ کلیم

تشریح ۱۔ یہاں پہنچکر سراپردہ جلال اس کے سامنے سے سرک جاتا ہے تو وہ بے محابا تجلیات اور انوار کی بے پناہ بارش سے ششدر ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے اسی کی عقل جواب دے جاتی ہے حواس کام نہیں کرتے۔ ۲۔ حیرت و استعجاب نے مجھے بزبانِ حال کہا کہ اگر تم آگے چلنا ہی چاہتے ہو تو کسی رہنما کے بغیر نہیں چل سکتے اور رہنما امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کوئی نہیں کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے اس بحرِ معراج کی بھرپور شناوری کی ہوئی ہے اگر تم نے ان سے قطع نظر اپنے طور پر اس راہ کو طے کرنے کی کوشش کی تو یہ ایک ایسا تاریک جنگل ہے کہ جس نے بھی سنتِ رسولؐ کی روشنی کے بغیر اس کا ارادہ کیا وہ ایسا گم ہوا کہ اس کا نام و نشان بھی نہ ملا ۳۔ اطاعتِ رسولؐ کے بغیر جن لوگوں نے اس راہ میں قدم رکھے ہیں وہ ساری عمر چلتے رہے ہیں لیکن انہیں حیرانی و پریشانی کے بغیر کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔ ۴۔ یہ تو ایک طے شدہ بات ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے برخلاف جو بھی اس راہِ معرفت کی مسافری کریگا وہ کبھی بھی منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ ۵۔ یہ اپنے آپ کو خطاب کر کے اپنے قارئین کو تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ بات دل سے نکال دو کہ محمد مصطفےٰؐ کی پیروی کے بغیر کوئی شخص اس راہِ معرفت و سلوک کو طے کر سکتا ہے۔ ۷۔ نبی البرایا آپ کی خاتم الانبیائی اور نبوتِ عامہ کی طرف اشارہ کہ آپؐ نہ صرف ان انسانوں کے نبی ہیں بلکہ انسانوں اور جنوں کے زمینوں اور آسمانوں کے تمام مخلوقات کے نبی ہیں شفیع الامم اشارہ ہے کہ میدانِ محشر میں شفاعتِ عامہ بھی آپ ہی کو حاصل ہوگی آپ ہی کی سفارش سے مخلوقات کا حساب کتاب شروع ہوگا۔ ۸۔ امام رسلؐ ہیں کیونکہ آپ نے شبِ معراج بیت المقدس میں تمام انبیاؑ کی امامت نماز فرمائی امین خدا ہیں کیونکہ وحی الٰہی جو آپؐ کے پاس آئی ہے وہ خدا کی امانت ہے جسے آپؐ اپنی امت تک پہنچاتے ہیں۔ ۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کلیم ہیں لیکن ان کو ہمکلامی کا شرف زمین کو طور پر حاصل ہوا تھا مگر آپ ایسے کلیم ہیں کہ خدا نے آپکو ہمکلامی سے مشرف کرنے کے لئے آسمانوں پر بلایا تمام نور آپ کے نور کے پرتو ہیں اسلئے کہ آپ (۱) اول ما خلق اللّٰہ نوری کہ خدا نے سب سے پہلے میرے نور (روح) کو پیدا فرمایا پھر آپ کی روح پر فتوح کے طفیل سے سارا عالم روشن ہو گیا جیسا کہ

۱ یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست — کتب خانۂ چند ملت بشست
ایسا یتیم جس نے (مکتب میں) قرآن بھی نہیں پڑھا — اس نے شستے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو ڈالے

۲ چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم — بمعجز میان قمر زد دو نیم
جب آپ کے ارادے نے غضب کی تلوار سونتی — معجزے کیساتھ چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے!

۳ چو صیتش در افواہ دنیا فتاد — تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد
جب آپ کی شہرت دنیا کی زبانوں میں پڑی — کسریٰ کے محلات میں زلزلہ آ گیا

۴ بلا قامت لات بشکست خرد — باعزاز دیں آب عزّیٰ ببرد
لا کی (تلوار) سے لات کا مجسمہ ریزہ ریزہ کر دیا — دین کی عزت کے ساتھ عزیٰ کی رونق ختم کر دی

۵ نہ از لات و عزّیٰ برآورد گرد — کہ تورات و انجیل منسوخ کرد
لات و عزیٰ ہی کی دھول نہیں اڑائی — بلکہ توراۃ و انجیل کو بھی منسوخ کر دیا

۶ شبے برنشست از فلک برگذشت — بتمکین و جاہ از ملک درگذشت
ایک رات سوار ہوتے اور آسمانوں سے گزر گئے — مرتبے اور عزت میں فرشتوں سے بڑھ گئے

۷ چناں گرم در تیہ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند
میدانِ قربت میں (سواری) ایسی تیز چلائی — کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جبرئیلؑ آپ سے پیچھے رہ گئے

۸ بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام
بیت اللہ کے سالار نے اس سے کہا — کہ اے وحی کے حامل ذرا آگے چلو

۹ چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی
آپ نے جب دوستی میں مجھے مخلص پایا — تو میری رفاقت سے باگ کیوں پھیر لی ہے

۱۰ بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم کہ نیروئے بالم نماند
اس نے کہا کہ اس سے آگے میری مجال نہیں — میں تھک گیا ہوں کہ میرے بازوؤں میں طاقت نہیں رہی ہے

۱۔ یتیمے کہ ایسا یتیم کہ ناکردہ درست نہ کئے ہوئے چند کتنے ملت مذہب بشست دھو ڈالے قرآن مسلمانوں کی آسمانی کتاب۔

۲۔ چوں جب عزم پختہ ارادہ برآہیخت کھینچی شمشیر تلوار بیم خوف، مراد غضب بہ برائے معجز معجزہ نبی کا ایسا فعل جس کا مقابلہ کرنے سے ساری دنیا عاجز ہو میان کمر زد کر دی دو نیم دو حصے

۳۔ صیت شہرت، افواہ جمع فوہ منہ مراد زبان فتاد پڑی تزلزل ہل جانا مراد زلزلہ ایوان محل کسریٰ ایرانی بادشاہوں کا لقب خصوصاً نوشیرواں کا ہے۔ بہ ساتھ لا کلمۂ طیبہ کا پہلا حرف قامت قد مجسمہ لات بت جو بنی ثقیف کا معبود تھا۔ بشکست توڑ ڈالا خرد چھوٹا اعزاز عزت، دینا آب پانی رونق عزیٰ بت جسے بنو غطفان پوجتے تھے۔ ببرد لے گیا۔

۵۔ برآورد گرد گرد نکالی توراۃ آسمانی کتاب جو موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ انجیل وہ کتاب جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ منسوخ کرد منسوخ کر دیا یعنی قرآن کو نافذ کر کے ان کے احکام کا نفاذ ممنوع کر دیا۔

۶۔ شبے ایک رات برنشست سوار ہوئے فلک آسمان برگذشت گزر گئے تمکین عزت، جاہ مرتبہ ملک فرشتہ درگذشت گزر گئے۔

۷۔ چناں ایسا گرم تیز تیہ وہ میدان جس میں بنی اسرائیل چالیس سال سرگرداں رہے قربت نزدیکی براند چلائی سدرہ بیری کا وہ درخت جو آسمان ہفتم اور عرش اعظم کے درمیان حد فاصل ہے جبرئیلؑ مقرب فرشتہ باز ماند پیچھے رہ گیا ۸۔ بدو اس سے گفت کہا سالار سردار بیت الحرام بیت اللہ شریف حامل وحی وحی کا اٹھانے والا برتر اوپر خرام چل ۹۔ چوں جب مخلص بے غرض اس کے ساتھ جو میم ہے وہ مفعول کی ہے یعنی مجھ کو یافتی تو نے پایا عنان باگ اس کی میم صحبت کے ساتھ مضاف الیہ کے طور پر لگتی ہے چرا کیوں ۱۰۔ بگفتا اس نے کہا فراتر اوپر مجال طاقت نماند نہیں رہی بماندم میں تھک گیا ہوں نیرو طاقت بال بازو پر۔ م میرے۔

تشریح: (۱) آپ ایسے دریتیم ہیں کہ بظاہر لکھنا پڑھنا بھی نہیں سیکھا لیکن آپؐ نے جو قرآن پیش کیا اس نے یہودیوں کی توراۃ و زبور اور عیسائیوں کی انجیل کو منسوخ کر دیا (۲) آپ کے عزم و ارادہ کی بے پناہی کا یہ عالم ہے کہ انگلی کے اشارہ سے معجزانہ طور پر آپؐ نے چاند کے ٹکڑے کر دیئے اور پھر اشارے سے اس کو جوڑ دیا (۳) یہ اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے جو آپؐ کی ولادت پر ظاہر ہوا کہ عین ولادت باسعادت کے وقت نوشیرواں شاہ ایران کے محلات میں زلزلہ آ گیا (۴) آپؐ نے لا الٰہ کے ساتھ توحید کی ایسی تلوار چلائی کہ لات و مناۃ ہی نہیں بلکہ تمام چھوٹے معبودوں کا ستیاناس ہو گیا (۶،۵) سفر معراج میں آپؐ براق پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے بارگاہِ قدس میں وہاں تک جا پہنچے جہاں مقرب فرشتے تک دم نہیں مار سکتے۔ (۱۰،۹،۸،۷) دورانِ سفر جب حضرت جبرئیلؑ اور آں حضرتؐ سدرۃ المنتہیٰ پہ پہنچے تو جبرئیلؑ رک گئے آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیل جب میں مخلص اور وفادار ہوں تو تم بے وفائی کیوں کرتے ہو جس طرح یہاں تک ساتھ آئے ہو آگے بھی ساتھ چلو جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے معاف رکھیں اس سے آگے میری مجال نہیں۔

۱ اگر یکسر موئے برتر پرم — فروغ تجلّٰی بسوزد پرم

اگر ایک بال برابر بھی اوپر اڑوں — تو تجلّی کی فراوانی میرے پر جلا دے

۲ نماند بعصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سیدِ پیشرو

کوئی شخص گناہوں کی وجہ سے گرفتار نہیں رہ سکتا جبکہ ایسا پیشرو سردار رکھتا ہو،

۳ چہ نعت پسندیدہ گویم ترا — علیک السّلام اے نبیُّ الوریٰ

میں آپ کی پسندیدہ تعریف کیا کروں — دلبس، آپ پر سلام ہو اے مخلوق کے نبیؐ

۴ درودِ ملک بر روان تو باد — بر اصحاب و بر پیروان تو باد

اللہ کا درود آپ کی جانِ پاک، پر نازل ہو — آپ کے اصحاب اور پیروکاروں پر بھی ہو،

۵ نخستین ابوبکرؓ پیرِ مرید — عمرؓ پنجہ بر پیچ دیوِ مرید

پہلے حضرت ابوبکرؓ جو پیر بھی ہیں اور مرید بھی — سرکش شیطان کا پنجہ مروڑنے والے حضرت عمرؓ

۶ خردمند عثمانؓ شب زندہ دار — چہارم علی شاہِ دلدل سوار

شب بیدار عقلمند جناب عثمانؓ — چوتھے شاہ علیؓ جو دلدل کے سوار ہیں

۷ خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ

خداوندا اولادِ فاطمہؓ کے طفیل — کلمۂ ایمان پر میرا خاتمہ فرمانا،

۸ اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ

خواہ تو میری دعا رد کر دے یا قبول فرمائے — میں اور میرا ہاتھ اور آلِ رسولؐ کا دامن (جدا نہیں ہو سکتے)

۹ چہ کم گردد اے صدرِ فرخندہ پے — زقدرِ رفیعت بدرگاہِ حیّ

اے مبارک قدموں والے صدر کیا کم ہو جائے گا — تیرے بلند مرتبے سے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں

۱۰ کہ باشند مشتے گدایان خیل — بمہمانِ دار السلامت طفیل

کہ ہو جاوے مٹھی بھر فقیروں کی جماعت — آپؐ کے طفیل دار السلام (بہشت) کی مہمان

۱۔ یکسر موئے ایک بال برابر برتر اوپر پرم اڑوں میں فروغ روشنی تجلّے جلوۂ الٰہی بسوزد جلا دے پرم میرے پر پہلا پرم فعل ہے دوسرا اسم میم کی طرف مضاف

۲۔ نماند نہ رہے عصیاں گناہ کسے کوئی شخص در میں گرو قید دارد رکھتا ہو چنیں ایسا سید سردار پیشرو آگے چلنے والا

۳۔ چہ کیا نعت تعریف پسندیدہ دل پسند گویم کہوں میں ترا تیری علیک تجھ پر سلام سلامتی نبی پیغمبر خبر دینے والا وریٰ مخلوق

۴۔ درود یہ جب خدا کی طرف منسوب ہو تو اس سے رحمت مراد ہوتی ہے۔ ملک بادشاہ خدا پیروان پیروی کرنے والے امتی روان جان باد ہووے اصحاب جمع صاحب

۵۔ نخستین پہلا ابوبکرؓ مقرب ترین صحابی اور خلیفۂ رسول پیر مرشد مرید ارادتمند عمرؓ دوسرے مقرب صحابی جو ابوبکرؓ کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے پنجہ بر پیچ پنجہ پھیر دینے والے دیو شیطان مرید سرکش

۶۔ خردمند عقلمند عثمانؓ تیسرے مقرب صحابی جو حضرت عمرؓ کے بعد خلیفہ ہوئے شب رات زندہ دار زندہ رکھنے والا چہارم چوتھا علیؓ چوتھے مقرب صحابی جو جناب عثمانؓ کے بعد خلیفہ ہوئے دلدل گھوڑا۔

۷۔ خدایا خدا کے ساتھ الف ندا کا لگا ہوا ہے بحق حق سے یعنی اس کے طفیل بنی بیٹے فاطمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت علیؓ کی زوجہ کہ برائے بیان قول بات مراد لا الٰہ الا اللہ کنم کروں خاتمہ میرا م مفعول۔

۸۔ دعوتم میری دعا رد کنی رد کر دے تو ور اور و گر من میں دست ہاتھ داماں دامن آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت اور آل اولاد ۔ ۹۔ چہ کیا گردد ہو جائے گا صدر سردار فرخندہ مبارک پے قدم قدر مرتبہ رفیع بلند ت تیرا درگاہ حیّ زندہ اللہ تعالیٰ کا نام ۱۰۔ کہ بیانیہ باشند ہو جاویں ۔ مشتے مٹھی بھر گدایان جمع گدا فقیر مراد امتِ محمدی خیل جماعت بمہمان ب زائد دار السلام سلامتی کا گھر ت طفیل کی مضاف الیہ یعنی تیرے طفیل ۔

تشریح: (۱) اس سے آگے تو وہ مقامِ قرب شروع ہو جاتا ہے جہاں تجلیات الٰہیہ بارش کی طرح برستی ہیں۔ میں ان کی تاب نہیں لا سکتا اگر ذرہ برابر بھی آگے بڑھوں تو خاکستر ہو جاؤں گا (۲، ۳، ۴) ایسا عظیم المرتبت اور مہربان ہادی جس امت کو مل گیا ہو وہ بھلا گناہوں کے سبب گرفتارِ عذاب کیوں ہو۔ میں آپؐ کی تعریف و توصیف کرنا چاہتا ہوں اور تعریف بھی وہ جو آپؐ کو پسند ہو مگر مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کیا کہوں میں جو کچھ بھی کہنا چاہتا ہوں آپؐ اس سے بھی بلند ہوتے ہیں اس لئے میں تو یہی کہہ سکتا ہوں ۔ کہ اے ساری مخلوق کے نبی آپؐ پر اللہ کا سلام ہو خدا اور فرشتوں کا درود ہو آپؐ کے ساتھ آپؐ کے تمام اصحابؓ اور پیروکاروں پر بھی ہو (۵) یہ تخصیص بعد التعمیم ہے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر سب سے پہلے اس لئے لائے ہیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کے مطابق آپؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں اور آپ ہی خلیفہ برحق ہیں اور آپؓ ہی کا مرتبہ امت میں سب سے بلند تر ہے۔ آپؓ کی صفت میں پیر اور مرید کے دونوں لفظ مختلف اعتبار سے استعمال کئے ہیں ۔ امت کے لئے آپ کی حیثیت نہ صرف پیر کی بلکہ پیر پیراں کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتبار سے آپ ایک سعادت مند مرید ہیں جو آپؐ کے بعد خلیفۂ برحق ہوئے (۶) آپؓ کے بعد حضرت عمرؓ کا درجہ ہے جو دوسرے خلیفہ اور نبی کریم ؐ کے تسخیر ہیں صحیح حدیث کے مطابق شیطان آپؓ سے ڈرتا تھا اور آپ کو دیکھ کر راہ بدل لیتا تھا دلدل وہ خچر یا گھوڑا جو شاہِ مصر نے آنحضرتؐ کو ھدیۃً بھیجا تھا اور آپؐ نے وہ حضرت علیؓ کو عطا فرما دیا تھا (۷) بنی فاطمہ سے مراد حضرت علیؓ کی وہ اولاد ہے جو حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہوئی عام اصحابؓ اور خلفاء اربعہ کے بعد اہل بیت رسولؐ سے توسل اس لئے کیا ہے کہ اہل بیت سے محبت بھی اہل سنت کے ایمان کا تقاضا ہے جیسا کہ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کی تفسیر سے ظاہر ہے (۸) حضرت شیخؒ کی حب اہل بیت بھی دیدنی ہے فرماتے ہیں میری دعا قبول ہو یا رد مگر میں آلِ رسول کا عاشق ہوں لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرما ہی دیں۔

Scanned by CamScanner

۱ خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمین بوس قدرِ تو جبریل کرد

خدا تعالیٰ نے آپؐ کی تعریف کی اور بزرگی بیان کی — جبرائیلؑ کو آپؐ کے مرتبے کا زمین بوس بنایا

۲ بلند آسمان پیشِ قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

آپ کے مرتبہ کے سامنے تو بلند آسمان شرمندہ ہے — آپؐ پیدا ہو چکے تھے آدمؑ ابھی پانی اور گارے میں پڑا تھا

۳ تو اصلِ وجود آمدی از نخست — دگر ہر چہ موجود شد فرعِ تست

شروع ہی سے وجود کی اصل آپؐ ہیں — اور جو کچھ بھی موجود ہوا آپؐ کی فرع ہے

۴ ندانم کدامیں سخن گویمت — کہ والاتری زانچہ من گویمت

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپؐ کی تعریف میں کونسی بات کہوں — میں جو کچھ بھی کہوں آپؐ اس سے بلند تر ہیں

۵ ترا عزِ لولاک تمکیں بس است — ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

آپ کو بطورِ مرتبہ لولاک کی عزت کافی ہے — آپؐ کی تعریف طٰہٰ اور یٰسین کافی ہے،

۶ چہ وصفت کند سعدیٔ ناتمام — علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

ناقص سعدی آپؐ کی کیا تعریف کر سکتا ہے — اے نبیؐ آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

۱۔ خدایت اس کی "ت" ثنا کے ساتھ لگ کر مضاف الیہ ہے یعنی تیری تعریف گفت کہی تبجیل بزرگی دنیا زمین بوس زمین کو چومنے والا قدر مرتبہ جبریل مقرب ترین فرشتہ کرد کیا۔

۲۔ پیش سامنے قدرت تیرا مرتبہ خجل شرمندہ مخلوق پیدا شدہ آدم علیہ السلام پہلے انسان اور پہلے پیغمبر ہنوز واؤ حالیہ ہنوز ابھی آب پانی گل کیچڑ۔

۳۔ اصل جڑ وجود ہستی آمدی تو آیا نخست شروع سے دگر اور پھر ہر چہ جو کچھ کہ شد ہوگیا فرع شاخ تست تو

۴۔ ندانم میں نہیں جانتا کدامیں کونسی سخن بات، گویمت آپ کو کہوں "ت" مفعول کی کہ کیونکہ والاتری آپ زیادہ بلند ہیں زانچہ اس سے جو کچھ کہ من گویمت میں آپ کو کہوں۔

۵۔ ترا تجھ کو عز عزت لولاک اگر آپ نہ ہوتے، تمکیں مرتبہ بس کافی است ہے ثنائے تعریف تو تیری طٰہٰ و یٰسین قرآن کی دو سورتوں کے نام۔

۶۔ چہ کیا وصفت تیری تعریف کند کرے سعدی حضرت مصنفؒ ناتمام ناقص علیک آپ پر الصلوٰۃ درود والسلام سلامتی ہو

تشریح (۱) آپؐ ایسے عالی مرتبہ ہیں کہ خداوند کائنات بھی آپؐ کا تعریف گو ہے اور اس نے جبرئیلؑ جیسے معزز فرشتے کو آپؐ کی ثنا خوانی کا پابند کر دیا ہے (۲) آسمانوں کی بلندیاں آپؐ کی رفعتِ شان کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ سب سے پہلے اللہ پاک نے آپؐ کی روح پر فتوح کی تخلیق فرمائی جب کہ آدم علیہ السلام کے مجسمہ کے لئے ابھی خمیر ہی تیار کیا جا رہا تھا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ میں نبیؐ بن چکا تھا جبکہ آدمؑ ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔ (۳) آپؐ موجودات کے لئے اصل الاصول ہیں کیونکہ خدا نے آپؐ کو اصالتاً اور باقی کائنات کو آپؐ سے توسلاً پیدا فرمایا ہے جیسا کہ لولاک لما خلقت الافلاک سے ظاہر ہے کہ اگر آپؐ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ فرماتا (۴) جس شخص کی اتنی بلند صفات ہوں اور جو ایسی بے نظیر اوصاف کا حامل ہو اس کی میں کیا تعریف کر سکتا ہوں اگر میں کچھ کہنا بھی چاہتا ہوں تو پھر خیال آتا ہے کہ آپؐ تو اس سے بھی بہت بلند ہیں لہٰذا میری تعریف کے الفاظ آپؐ کی بلندیوں کا ساتھ نہیں دے سکتے (۵) میری تعریف کی بجائے خدا کا آپؐ کے متعلق لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ فرما دینا آپؐ کی عزت و وجاہت کے لئے بہت کافی ہے اور پھر اس نے آپؐ کو طٰہٰ اور یٰس جیسے خطاب بھی دے رکھے ہیں (۶) اس صورت میں ناتمام و ناقص سعدی آپؐ کی تعریف تو کر نہیں سکتا البتہ دعا گو ضرور ہے کہ خداوند تعالیٰ آپؐ پر صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے جس کا اس نے خود ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں وعدہ فرمایا ہے۔

سبب نظم کتاب

کتاب منظوم کرنے کا سبب

۲ — در اقصائے عالم بگشتم بسے
میں جہاں کے اطراف میں بہت گھوما ہوں
بسر بردم ایام با ہر کسے
ہر طرح کے آدمی کے ساتھ بسر اوقات کی ہے

۳ — تمتع زہر گوشۂ یافتم
میں نے ہر گوشہ سے نفع اٹھایا
زہر خرمنے خوشۂ یافتم
ہر کھلواڑے سے خوشہ حاصل کیا

۴ — چو پاکان شیراز خاکی نہاد
شیراز کے نیک طبع منکسر المزاج لوگوں جیسے
ندیدم کہ رحمت براں خاک باد
میں نے کہیں نہیں دیکھے اس سرزمین پر خدا کی رحمت ہو

۵ — تولائے مردان ایں پاک بوم
اس پاک وطن کے باشندوں کی محبت نے
برانگیختم خاطر از شام و روم
میرے دل کو شام و روم سے اچاٹ کر دیا

۶ — دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں
مجھے برا معلوم ہوا ان تمام باغوں سے
تہیدست رفتن سوئے دوستاں
دوستوں کی طرف خالی ہاتھ جانا

۷ — بدل گفتم از مصر قند آورند
میں نے دل میں کہا کہ لوگ مصر سے قند لاتے ہیں
بر دوستاں ارمغانے برند
دوستوں کے پاس تحفے لے جاتے ہیں

۸ — مرا گر تہی بود زاں قند دست
میرے ہاتھ اس قند سے اگر خالی تھے
سخنہائے شیریں تر از قند ہست
تو قند سے زیادہ میٹھی باتیں (تو میرے پاس) ہیں

۹ — نہ قندے کہ مردم بصورت خورند
وہ قند نہیں جسے لوگ بظاہر کھاتے ہیں
کہ ارباب معنی بکاغذ برند
بلکہ جسے اہلِ دل کاغذوں میں لے جاتے ہیں

۱۰ — چو ایں کاخ دولت بپرداختم
میں جب اس دولت کے محل میں مشغول ہوا
بر او دہ در از تربیت ساختم
اس پر تربیت کے دس دروازے بنائے

۱۔ سبب وجہ نظم الفاظ کو وزن اور قافیہ کی رعایت سے ترتیب دینا۔ کتاب لکھی ہوئی چیز

۲۔ در میں اقصاء نہایت دور یا اطراف عالم جہان بگشتم گھوما ہوں بسے بہت بسر سر تک بردم لے گیا ہوں میں ایام جمع یوم با ساتھ کسے شخص

۳۔ تمتع فائدہ اٹھانا گوشۂ کونہ یافتم میں نے پایا خرمن کھلواڑا یا وحدت کی خوشہ سِٹہ

۴۔ چوں جب پاکان جمع پاک شیراز ایران کا وہ خوش نصیب شہر جسے حافظؒ و سعدیؒ کے مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے خاکی نہاد مٹی جیسی طبیعت والے یعنی متواضع ندیدم نہیں دیکھے میں نے براں اس پر خاک مٹی باد ہووے

۵۔ تولائے ۔ دوستی مردان جمع مرد لوگ ایں یہ بوم زمین برانگیختم اکھاڑ دیا م مفعول کی ہے جو خاطر کے ساتھ لگتی ہے خاطرم میرا دل شام و روم دو ملکوں کے نام۔

۶۔ دریغ افسوس آمدم مجھ کو آیا زاں ہمہ ان تمام سے تہی دست خالی ہاتھ رفتن جانا سوئے طرف دوستاں جمع دوست۔

۷۔ بدل دل میں گفتم میں نے کہا مصر فلسطین کے مغرب میں ایک عرب ملک قند مصری آورند لاتے ہیں بر پر ارمغاں تحفہ برند لے جاتے ہیں۔

۸۔ مرا میرا تہی خالی بود تھا زاں اس سے قند مصری دست ہاتھ سخنہا جمع سخن بات شیریں تر زیادہ میٹھی ہست ہے۔

۹۔ مردم لوگ بصورت ظاہر میں خورند کھاتے ہیں ارباب جمع رب معنیٰ والے معنیٰ مراد یعنی باطن کے شیدائی برند لے جاتے ہیں۔ ۱۰۔ چوں جب ایں یہ کاخ محل بپرداختم میں مشغول ہوا اس کی ب ایں کے اوپر لگتی ہے بر او اس پر دہ دس در دروازہ تربیت پرورش کرنا ساختم میں نے بنائے۔

تشریح: (۱ تا ۱۰) اس بیان میں مصنفؒ بوستاں کی وجۂ تصنیف بیان کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ شام و روم کی سیر و سیاحت سے جب میری طبیعت سیر ہو گئی اور وطنِ پاک شیراز و اہلِ شیراز کی محبت نے جب میرے دل کو گدگدایا تو میں نے واپسی کا قصد کیا پھر مجھے خیال آیا کہ لوگ جب دور دراز کے اسفار سے واپس ہوتے ہیں تو اپنے دوست احباب کے لئے تحفے تحائف لے کر جاتے ہیں میں اپنے عزیزوں کے لئے کیا لے کر جاؤں جبکہ میں تو ایک فقیر بے نوا ہوں جو اپنی گودڑی کے سوا کسی چیز کا مالک نہیں فوراً ہی میرے دل میں آئی کہ جیب خالی ہے تو کیا ہوا بلبل ہزار داستان جیسی زبان تو گنگ نہیں کیسہ خالی ہے تو فکر نہیں باغِ بہشت جیسا دماغ تو سرسبز ہے کیوں نہ اپنے دماغ اور زبان کا عرق نچوڑ کر صفحۂ قرطاس پر ایسے نقش بکھیر دوں جو پائیدار اور جاودان ہوں اور یہ لافانی شاہکار پھر اپنے دوستوں کی خدمت میں بطور ارمغانِ شام و روم پیش کر دوں چنانچہ میں نے بوستاں کی تصنیف شروع کر دی اور اس کے دس باب بنائے تمام ابواب میں میرے پیشِ نظر اپنے قارئین کی اخلاقی تربیت ہی ہے: **نکتہ**: زمانہ قدیم میں قند سازی میں مصر بہت مشہور تھا اور لوگ وہاں کی قند بطور تحفہ لے جاتے تھے اور اسی قند کو مصر کی طرف منسوب کر کے قندِ مصری کہتے تھے۔ رفتہ رفتہ مصری ہی قند کا نام ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے باب عدل است و تدبیر و رائے — نگہبانئ خلق و ترسِ خدائے
ایک باب انصاف تدبیر اور رائے کے بیان میں ہے — مخلوق کی نگہبانی اور خوفِ خدا میں ہے

۲ دوم باب احسان نہادم اساس — کہ محسن کند فضلِ حق را سپاس
دوسرے باب میں میں نے احسان کی بنیاد رکھی — تاکہ مالدار اللہ کے احسان کا شکر گزار ہو

۳ سوم باب عشق است و مستی و شور — نہ عشقے کہ بندند بر خود بزور
تیسرا باب عشق مستی اور شور کا ہے — وہ عشق نہیں جسے اپنے اوپر بزور پیدا کریں

۴ چہارم، تواضع، رضا پنجمیں — ششم ذکرِ مردِ قناعت گزیں
چوتھا تواضع، پانچواں رضا کا — چھٹا قناعت اختیار کرنے والے انسان کے ذکر کا

۵ بہفتم در از عالمِ تربیت — بہشتم در از شکر بر عافیت
ساتویں میں جہانِ تربیت کا بیان ہے — آٹھویں میں عافیت پر شکر کا

۶ نہم راہِ توبہ است و راہِ صواب — دہم در مناجات و ختمِ کتاب
نواں راہِ راست اور توبہ کے بیان میں — دسواں دعا اور ختمِ کتاب میں

۷ بروزِ ہمایوں و سالِ سعید — بتاریخ فرخ میانِ دو عید
مبارک دن اور نیک سال میں — دو عیدوں کے درمیان بابرکت تاریخ میں

۸ زششصد فزوں بود پنجاہ و پنج — کہ پُر دُر شد ایں نامبردار گنج
چھ سو سے پچپن زائد تھے — جبکہ یہ مشہور خزانہ موتیوں سے پُر ہوا

۹ اَلا اے خردمند فرخندہ خوئی — ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوُ
اے مبارک طبع عقلمند آگاہ رہ — میں نے نہیں سنا کہ کوئی ہنرمند عیب جو ہو

۱۰ قبا گر حریر است و گر پرنیاں — بناچار حشوش بود درمیاں
قبا ریشم کی ہو خواہ پرنیان کی — اس کے درمیان بھرتی ضرور ہو گی

۱۔ یکے ایک باب دروازہ۔ کتاب میں ایک قسم کے مضامین کا حصہ عدل انصاف تدبیر ترکیب رائے مشورہ نگہبانی حفاظت خلق مخلوق ترس خوف خدا اللہ تعالیٰ۔

۲۔ دوم دوسرا باب دروازہ احسان کسی سے نیکی کرنا نہادم میں نے رکھی اساس بنیاد کہ تاکہ محسن احسان کرنے والا کند کرے فضل حق اللہ کا فضل را کو سپاس شکریہ

۳۔ سوم تیسرا عشق کسی کی ایسی محبت جو دل میں شورش پیدا کر دے۔ مستی نشہ شور شورش عشقے کہ جو عشق کہ برخود اپنے اوپر بندد باندھتے ہیں بزور زور کے ساتھ۔

۴۔ چہارم چوتھا۔ تواضع عاجزی رضا اللہ کی خوشنودی پنجمیں پانچواں۔ ششم چھٹا قناعت تھوڑے پر صبر کرنا قناعت گزیں قناعت اختیار کرنے والا

۵۔ ہفتم ساتواں در زمانہ عالم جہان تربیت اخلاق کی پرورش کرنا ہشتم آٹھواں۔ شکر شکریہ، عافیت صحت و سلامتی۔

۶۔ نہم نواں راہ راستہ توبہ خدا تعالیٰ سے گزشتہ گناہ کی معافی کی طلب اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد صواب درست دہم دسواں مناجات سرگوشی کے پیرائے میں دعا ختم کتاب کتاب کا خاتمہ

۷۔ بروز دن ہمایوں مبارک سعید نیک بخت فرخ مبارک میان درمیان

۸۔ ششش چھ صد سو فزون زیادہ بود تھا پنجاہ وپنج پچپن کہ جب کہ پُر دُر موتیوں سے پُر شد ہوا ایں یہ نامبردار نام رکھنے والا یعنی مشہور گنج خزانہ

۹۔ الا خبردار خردمند عقلمند فرخندہ مبارک خو عادت ہنرمند ہنر والا نشنیدہ ام نہیں سنا ہے میں نے عیب جو عیب ڈھونڈنے والا ۱۰۔ قبا اچکن حریر ریشم پرنیان پھول دار ریشمی کپڑا بناچار مجبوراً حشو بھرتی ش اس کے یہ درمیان کے ساتھ لگی ہے بود ہووے۔

تشریح: (۱ تا ۶) پہلا باب عدل تدبیر رائے مخلوق کی نگہبانی اور خوفِ خدا کے بیان میں دوسرا احسان میں تیسرا عشقِ حقیقی میں چوتھا تواضع میں پانچواں رضاء الٰہی میں چھٹا قناعت میں ساتواں تربیت میں آٹھواں شکر عافیت میں نواں توبہ اور راہِ راست میں دسواں دعا اور ختمِ کتاب میں۔ (۷-۸) تاریخ تصنیف بیان کرتے ہیں بروز جمعہ ماہ ذیقعد ۶۵۵ھ کو مکمل ہوئی نامبردار گنج مشہور خزانہ سے مراد کتاب بوستان ہے موتیوں سے پُر ہونے کا مطلب تحریر کا مکمل ہو جانا ہے (۹-۱۰) یہ اعتذار چشم پوشی کی درخواست ہے کہ اے قاری اگر تو مجھ سے بڑا عالم و فاضل ہے تو بھی تجھے میری عیب جوئی اور حرف گیری نہ کرنی چاہیئے کیونکہ یہ ہنرمند کا کام نہیں صاحبِ ہنر تو حوصلہ مند ہوتا ہے جو ستر پوشی سے کام لیتا ہے۔ عیوب سے کون خالی ہے دیکھو ریشمی قبا بھی فضول بھرتی سے خالی نہیں ہوتی۔

Scanned by CamScanner

تو گر پرنیانی باید امکوش
تو اگر ریشم ہے تو تکلیف کی کوشش نہ کر

ننازم بسرمایۂ فضلِ خویش
میں اپنی فضیلت کے سرمائے پر ناز نہیں کرتا

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم
میں نے سنا ہے کہ امید و خوف کے دن میں

تو نیز ار بدے بینیم در سخن
تو بھی اگر میری کلام میں کوئی برائی دیکھے

چوں بیتے پسند آیدت از ہزار
جب ہزار میں سے ایک شعر بھی تجھے پسند آجائے

ہمانا کہ در پارس انشائے من
بے شک ایران میں میری تحریر!

چوں بانگِ دہل ہولم از دور بود
ڈھول کی آواز کی طرح میری شہرت دور سے تھی

گل آورد سعدی سوئے بوستاں
سعدی باغ کی طرف پھول لے کر آیا ہے

چو خرما بشیرینی اندودہ پوست
چھوارے کی طرح چھلکا شیرینی سے بھرا ہوا ہے

کرم کار فرما و حشوم بپوش
کرم سے کام لے اور میری بھرتی کو چھپا دے

بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
بھیک مانگنے کے لئے ہاتھ سامنے لایا ہوں

بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم
کریم ذات نیکوں کے طفیل بدوں کو بھی بخش دیگی

بخلق جہاں آفریں کار کن
جہاں کے پیدا کرنے والے خدا کے خلق کے مطابق عمل کر

بمردی کہ دست از تعنت بدار
تجھے آدمیت کی قسم ہاتھ عیب جوئی سے اٹھالے

چوں مشک است بے قیمت اندر ختن
بے قیمت ہے جیسے کستوری ختن میں

لعبیہ درام عیب مستور بود
میری گٹھڑی میں عیب چھپے ہوئے تھے

بشوخی و فلفل بہندوستاں
شوخی کے ساتھ اور مرچیں ہندوستان کی طرف

چو بازش کنی استخوانے درو ست
جب تو اسے کھولے تو اس کے اندر گٹھلی ہے

۱۔ پرنیاں پھول دار باریک ریشم اینداد تکلیف دینا مکوش مت کوشش کر کرم تم بخشش کار فرما عمل کر حشو بھرتی ہم میری بپوش چھپالے ۔

۲۔ ننازم میں ناز نہیں کرتا سرمایہ پونجی فضل علم بزرگی خویش اپنی دریوزہ بھیک آوردہ ام لایا ہوں دست ہاتھ

۳۔ شنیدم میں نے سنا ہے بیم خوف مراد روزِ قیامت جس میں ہر کسی کو خوف بھی ہوگا اور امید بھی بداں جمع بد بُرے بہ سبب نیکاں جمع نیک بخشد بخش دے گا کریم سخی یعنی اللہ تعالیٰ ۔

۴۔ نیز بھی بدے کوئی برائی بینیم مجھکو دیکھے تو یہ میم بدے کے ساتھ لگتی ہے یعنی میری برائی سخن بات خلق اخلاق جہان آفریں جہان کا پیدا کرنے والا کارکن کام کر نیوالا

۵۔ چوں جب بیتے ایک بیت کوئی شعر آیدت تجھکو آئے بہ قسمیہ مردی بہادری آدمیت دست ہاتھ تعنت عیب جوئی بدار اٹھالے ۔

۶۔ ہمانا بے شک پارس ایران انشاء تحریر من میری چوں مثل است ہے مشک کستوری ختن خراسان کا وہ علاقہ جہاں بہترین کستوری پیدا ہوتی ہے ۔

۷۔ بانگ آواز دہل ڈھول ہول دہشت بود تھی علیبہ گٹھڑی درام کی در زائد ہے م علیبہ کے ساتھ لگتی ہے یعنی میری گٹھڑی مستور چھپے ہوئے

۸۔ گل پھول آورد لایا سعدی حضرت مصنف سوئے طرف بوستان باغ شوخی گستاخی فلفل مرچ سرخ ۔ ہندوستان ہندوؤں کے رہنے کی جگہ مراد ملک بھارت ۹۔ خرما چھوارہ شیرینی مٹھاس اندودہ چھپا ہوا چو جب بازش کنی تو اس کو باز کرے یعنی کھولے ۱۰۔ استخوانی ہڈی گھٹلی درو ست اس میں ہے ۔

تشریح: (۱) قبا کی اندرونی بھرتی کو ریشم نے چھپا رکھا ہوتا ہے تو بالغرض ریشم ہے تو بھی تجھے ایذا رسانی سے بچنا اور میرے عیوب کی بھرتی کو چھپانا چاہیئے (۲) میں نے یہ کتاب اپنا علم و فضل بگھارنے کے لئے نہیں لکھی بلکہ چند پند و نصائح اس لئے جمع کر دیئے ہیں کہ شاید کسی در سے قبولیت کی خیرات مل جائے (۳ - ۴ - ۵) اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بہت سے بدکاروں کو نیکوں کے وسیلہ سے بخش دے گا پروردگار کا یہ اخلاق تجھے بھی اپنانا چاہیئے میری کلام میں عیوب و نقائص تو بہت ہیں لیکن کچھ پسندیدہ اور اچھی باتیں بھی ہیں ان اچھی باتوں کے طفیل تو میری معیوب اور خراب باتوں سے درگزر کر نا اور میرے کلام کو جوں کا توں قبول کر لے

(۶ - ۷ - ۸ - ۹) مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ایران میں ایک سے ایک بڑھ کر انشا پرداز موجود ہے ایسے میں میری یہ حقیر کوشش اسی طرح بے قدر ہوگی جیسے ختن میں کستوری بے وقعت ہوتی ہے کیونکہ وہ تو کستوری کا خزانہ ہے ۔ میری اس محنت کی مثال کچھ اس طرح کی ہے ۔ جیسے کوئی شخص باغ میں پھولوں کا اور ہندوستان میں مرچوں کا تحفہ لے کر جائے اسے اپنے تحفے پر کتنا ہی ناز ہو لیکن باغ میں پھولوں کی اور ہند میں مرچوں کی جو پذیرائی ہوگی وہ معلوم ہی ہے دراصل میری شہرت میری ظاہری باتوں کی وجہ سے ہے جیسے ڈھول کی آواز دور سے سہانی لگتی ہے اندر سے دیکھو تو کھوکھلا ہوتا ہے یا جیسے چھوہارے کے اوپر شیرینی کی تہہ چڑھی ہوتی ہے اسے اتارو تو گٹھلی ظاہر ہو جاتی ہے میرا بھی یہی حال ہے لہٰذا قارئین سے ستر پوشی کی درخواست ہے اور قبولیت کی التجا ۔

Scanned by CamScanner

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراہ

سعد زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اتابک ابوبکر کی خوبیوں کا ذکر خدا سعد کی قبر پاکیزہ کرے

۲	**مرا طبع زیں نوع خواہاں نبود** میری طبیعت اس قسم کی خواہش مند نہ تھی	**سرِ مدحتِ پادشاہاں نبود** بادشاہوں کی تعریف کا خیال نہ تھا
۳	**ولے نظم کردم بنامِ فلاں** اس کے باوجود میں نے فلاں کے نام اس لئے نظم کی ہے	**مگر باز گویند صاحب دلاں** کہ شاید اہلِ دل بعد میں کہا کریں،
۴	**کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود** کہ جو سعدی (میدان) بلاغت سے گیند نکال لے گیا	**در ایامِ بوبکر بن سعد بود،** ابوبکر بن سعد کے زمانہ میں تھا
۵	**سزد گر بدورش بنازم چناں** (بالکل) بجا ہے اگر میں اس کے زمانہ پر ناز کروں	**کہ سید بدورانِ نوشیرواں** جیسا کہ سید الانبیاءؐ نے نوشیرواں کے زمانے پر (ناز کیا)
۶	**جہاں دار، دیں پرور، داد گر** منصف، دین پرور، بادشاہ،	**نیامد چو بوبکر بعد از عمرؓ** عمر (ثانی) کے بعد ابوبکر جیسا کوئی نہ آیا
۷	**سرِ سرفرازان و تاجِ مہاں** سربلندوں کا سردار، بزرگوں کا تاج	**بدورانِ عدلش بناز اے جہاں** اے جہاں اس کے زمانہ عدل پر ناز کر
۸	**گر از فتنہ آید کسے در پناہ** کوئی شخص اگر فتنے سے پناہ میں آنا چاہے	**ندارد جز ایں کشور آرام گاہ** اس ملک کے سوا کوئی آرام گاہ نہ پائے گا
۹	**فطوبیٰ لبابٍ کبیتِ العتیق** بیت اللہ جیسے اس دروازہ کیلئے خوشخبری ہے	**حوالیہ من کل فجٍ عمیق** جس کے آس پاس لوگ دراز راہوں سے آتے ہیں
۱۰	**ندیدم چنیں ملک و گنج و سریر** میں نے ایسا ملک، خزانہ، اور تخت نہیں دیکھا	**کہ وقفست بر طفل و برنا و پیر** جو کہ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں پر وقف ہو

۱- ذکر یاد محامد جمع محمدہ خوبی اتابک: اتالیق سکھلانے والا ابن بیٹا زنگی حبشی طاب اچھی ہو جائے ثراہٗ اس کی مٹی مراد قبر ہے۔

۲- مرا میری طبع طبیعت زیں از ایں اس سے نوع قسم خواہاں چاہنے والی نبود نہ تھی سر خیال مدحت تعریف پادشاہاں جمع بادشاہ۔

۳- ولے لیکن نظم الفاظ کو وزن اور قافیہ کی رعایت سے پرو دینا کردم میں نے کی مگر شاید باز پھر گویند کہیں صاحبدل دل والے الف نون جمع کا ہے۔

۴- سعدیؒ مصنف کا نام گوئے گیند بلاغت موقع اور محل کے مطابق کلام کرنا ربود لے گیا در میں ایام جمع یوم دن بوبکر بن سعد سعدیؒ کے دور کا بادشاہ اسی کی نسبت سے آپ کا تخلص سعدیؒ ہے

۵- سزد سجتا ہے بدورش اس کے زمانہ پر بنازم میں ناز کروں چناں کہ جیسا کہ سید سردار مراد آنحضرتؐ دوران زمانہ نوشیرواں ایران کا وہ بادشاہ جس کے زمانہ میں آنحضرتؐ پیدا ہوئے

۶- جہاں دار جہان کو رکھنے والا۔ بادشاہ دیں پرور دین پالنے والا۔ داد گر انصاف کرنے والا نیامد نہیں آیا چو مثل بوبکر شاہ ممدوح عمرؓ سے مراد عمر بن عبدالعزیزؒ

۷- سر سردار سرفرازاں جمع اونچے سر والے مہاں جمع مہ بڑا بزرگ عدل انصاف بناز ناز کر

۸- فتنہ آزمائش بد امنی کسے کوئی شخص ندارد نہ رکھے جز سوائے ایں یہ کشور ملک آرام گاہ آرام کی جگہ ۹- ف پس طوبیٰ خوشخبری لِ لئے باب دروازہ۔ ک۔ مثل بیت گھر العتیق پرانا مراد بیت اللہ۔ حوالیہ اردگرد ہٗ اس کی مِن سے کل سب فج کشادہ راستہ عمیق گہرا مراد دور کا۔ ۱۰- ندیدم میں نے نہیں دیکھا چنیں ایسا۔ گنج خزانہ سریر تخت وقف وہ چیز جو فقیروں محتاجوں کیلئے خاص کر دی جائے۔ بر پر طفل بچہ برنا جوان پیر بوڑھا۔

تشریح: (۱) شاہان سلجوق کے ہاں شہزادوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو استاد رکھے جاتے تھے ان کو اتابک کہتے تھے جس کے معنی ہیں ادب سکھانے والا شہزادہ ابوبکر کے آبا بھی یہ خدمت سرانجام دیتے رہے تھے اس لئے لفظ اتابک اس خاندان کا لقب بن گیا یہ خاندان حبشی الاصل ہے جو اسلام کی برکت سے تاج و تخت کا مالک بنا (۲-۳-۴) بوستان پند و نصیحت کی کتاب ہے اور پند و نصیحت کے سب سے زیادہ محتاج بادشاہ ہوتے ہیں کیونکہ بادشاہوں کا بگاڑ ساری قوم کا بگاڑ اور ان کی اصلاح ساری قوم کی اصلاح ہوتی ہے اس لئے حضرت سعدیؒ کتاب کا آغاز اپنے بادشاہ کی نصیحت سے کرتے ہیں مگر نصیحت کے لئے پہلے تمہید اور تعریف کی ضرورت ہے اس لئے پہلے بادشاہ کی تعریف کرتے ہیں پھر نصیحت شروع کریں گے۔ مگر سعدیؒ جیسے خدا مست قلندر کی طبیعت بادشاہوں کی تعریف پر خوشی سے آمادہ نہیں ہوتی اس لئے معذرت بھی کر دی۔ کہ میرا مقصد زر اندوزی کے لئے قصیدہ گوئی نہیں بلکہ صرف اس لئے تاکہ بعد میں آنے والوں کو پتہ چل جائے کہ سعدی ابوبکر بن سعدؒ کے زمانہ میں تھا ہے (۵) شیخ فرماتے ہیں کہ میں بادشاہ کی تعریف بلاوجہ نہیں کر رہا بلکہ بادشاہ فی الحقیقت قابلِ تعریف ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیرواں عادل کی بایں الفاظ تعریف فرمائی ہے کہ اَنَا وُلِدْتُ فِیْ زَمَنِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ کہ میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں اسی طرح میں بھی استحقاق کی وجہ سے تعریف کرتا ہوں خوشامد کے لئے نہیں (۶) یعنی ابوبکر بن سعد جیسا دین کو ترقی دینے والا انصاف کو پھیلانے والا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد کوئی نہیں ہوا ہے۔

(۹-۱۰) جس طرح بیت اللہ شریف کا حج و طواف کرنے کے لئے لوگ دور دراز سے قطع سفر کر کے آتے ہیں اسی طرح ابوبکر بن سعد کا دروازہ بھی غریبوں، فقیروں، محتاجوں اور مسافروں کے لئے مطاف بنا ہوا ہے لوگ یہاں آکر اپنی منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں اور ان کی ہر طرح کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ نیامد برش دردناک از غمے ، کہ نہادر برخاطرش مرہمے
کسی غم کا دردمند اس کے پاس نہیں آیا ، کہ اس کے دل پر اس نے مرہم نہ رکھا ہو

۲ طلبگار خیر است و امیدوار ، خدایا امیدیکہ دارد برآر
خیر کا طلبگار اور امیدوار ہے ، خدایا جو امید وہ رکھتا ہے پوری فرما

۳ کلہ گوشہ برآسمان بریں ، ہنوز از تواضع سرش برزمیں
اس کے تاج کا کنارہ آسمانِ بریں پر ہے ، تاہم اس کا سر انکساری کی وجہ سے زمین پر ہے

۴ زگردن فرازاں تواضع نکوست ، گدا گر تواضع کند خوئے اوست
سرداروں کی طرف سے تواضع بہتر ہے ، فقیر اگر تواضع کرے اس کی تو عادت ہے

۵ اگر زیر دستے بیفتد چہ خاست ، زبردست افتادہ مرد خداست
اگر کوئی ماتحت جھک گیا تو کیا ہوا ، حاکم جھکے تو وہ مردِ خدا ہے

۶ نہ ذکر جمیلش نہاں مے رود ، کہ صیت کرم در جہاں مے رود
اس کا ذکر جمیل چھپ چھپا کر ہی نہیں ہوتا ، اس کے تو کرم کا شہرہ سارے جہاں میں پہنچ رہا ہے

۷ چنوئے خردمند فرخ نہاد ، ندارد جہاں تا جہاں ست باد
ایسا مبارک طبع عقل مند ! ، جہان کے پاس نہیں ہے اور جب تک جہان ہے وہ باقی ہے

۸ نہ بینی درایام او رنجہ ، کہ نالد زبیداد سر پنجہ
اس کے زمانے میں تو کوئی رنجیدہ نہیں دیکھے گا ، جو کسی ظالم کے ظلم سے نالاں ہو

۹ کس ایں رسم و ترتیب و آئیں ندید ، فریدوں باآں شوکتش ایں ندید
کسی نے یہ رسم، ترتیب اور آئین نہیں دیکھا ، فریدون نے اس شان وشوکت کے باوجود یہ نہیں دیکھا

۱۰ ازاں پیش حق پایگاہش قویست ، کہ دست ضعیفاں بجاہش قویست
حق تعالیٰ کے سامنے اس کا مرتبہ اس لئے بڑا ہے ، کہ اس کے مرتبے کی وجہ سے ضعیفوں کے ہاتھ مضبوط ہیں

۱۔ نیامد نہیں آیا برش اس کے پاس دردناک درد والا غمے کوئی غم نہادر نہ رکھا ہو خاطر دل ش اس کا
۲۔ طلبگار چاہنے والا خدایا اے خدا الف ندائیہ امیدیکہ جو امید کہ دارد رکھتا ہے برآر پوری فرما۔
۳۔ کلہ ٹوپی گوشہ کنارہ آسمان بریں بلند آسمان ہنوز ابھی تواضع عاجزی سرش اس کا سر
۴۔ گردن فراز بلند گردن والا نکو اچھی گدا گر فقیر کند کرتا ہے خوئے عادت او وہ است ہے۔
۵۔ زیر دست عاجز ماتحت بیفتد گر پڑے چہ کیا خاست کھڑا ہوا زبردست حاکم افتادہ گرا ہوا مرد خدا اللہ والا
۶۔ ذکر تذکرہ جمیل اچھا ش اس کا نہاں پوشیدہ مے رود چلتا ہے کہ بلکہ صیت شہرت کرم بخشش
۷۔ چنوئے ایسا خردمند عقلمند فرخ مبارک نہاد طبیعت ندارد نہیں رکھتا تا جب تک باد رہے یہ فعل دعا ہے تا جہان ست اس کی ظرف مقدم ہے
۸۔ نہ بینی نہ دیکھے گا تو ایام جمع یوم دن او وہ رنجہ رنج والا کہ جو کہ نالد روتا ہو بیداد ظلم سر پنجہ ظالم
۹۔ کس شخص رسم رواج آئین قانون ندید نہیں دیکھا فریدوں ایران کا عظیم بادشاہ جو ضحاک کو قتل کرکے تاج وتخت کا وارث ہوا با ساتھ آں وہ شوکت دبدبہ ایں یہ
۱۰۔ ازآں اس وجہ سے پیش سامنے حق اللہ تعالےٰ پایگاہ مرتبہ قوی مضبوط دست ہاتھ ضعیفاں جمع ضعیف کمزور بہ بسبب جاہ مرتبہ ش اس کا۔

تشریح : (۳) باوجودیکہ اس کی عظمت اور بڑائی آسمانوں کو چھو رہی ہے پھر بھی تکبر نہیں بلکہ تواضع سے خاکساری سے پیشِ خدا سربسجود ہے (۴) اصل تواضع تو اُن لوگوں کی ہے جن کو خدا نے بڑائی سے نوازا ہے اس کے باوجود بھی وہ خاکساری دکھاتے ہیں فقیروں کی تواضع تو ان کی مجبوری ہے (۵) بادشاہ اور حاکمِ وقت اگر عاجزی اور انکساری سے جُھک جائے تو یقیناً وہ خوفِ خدا سے جھکا ہے اس لئے اس کا جھکنا عبادت ہے وہ خود اللہ والا ہے اور ماتحت اور کمزور اگر جُھک بھی جائے تو ہو سکتا ہے کہ اپنی کمزوری اور ماتحتی کے تقاضا سے جھکا ہو اس لئے اس کا کوئی خاص کمال نہیں (۶) صفاتِ محمودہ اور عاداتِ ستودہ کی وجہ سے اس کی شہرت مقامی نہیں کہ چند خدام زیرِلب اس کی تعریف کر دیتے ہوں اس کی تو شہرت عالمگیر ہے اپنے اور پرائے قریبی اور دُور والے سب اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ (۷) ایسا عقل مند اور مبارک سرشت جہان میں پہلے بھی نہیں ہے اور آئندہ بھی نہیں ہوگا اس لئے ہم تو دعا کرتے ہیں کہ خدا قیامت تک اس کی عمر دراز کرے (۸) اس کے زمانہ میں کوئی مظلوم روتا ہوا نہیں ملے گا کیونکہ اس نے ظالموں کے پنجے توڑ دیئے ہیں اور ظلم کا نام ونشان ختم کر دیا ہے (۹) کسی نے یہ رسم وآئین کا ہے کو دیکھا تھا۔ فریدوں جیسا باعظمت بادشاہ بھی اپنے سارے کروفر کے باوجود اس کی مثال نہ پیش کر سکا (۱۰) اس کا مرتبہ بارگاہِ حق میں بھی بلند ہے اور وہ اس لئے کہ جن ضعیفوں اور کمزوروں نے اس کے حُسنِ انتظام سے راحت پائی ہے وہ اس کے لئے دعاگو ہیں کہ خداوندا اس نے ہمیں بلند کیا تو اس کو بلند کر۔

Scanned by CamScanner

۱ چناں سایہ گسترد بر عالمے
جہاں پر ایسا سایہ (عدل) پھیلا رکھا ہے
کہ زالے نہ اندیشد از رستمے
کہ کوئی بڑھیا کسی رستم سے نہیں ڈرتی

۲ ہمہ وقت مردم ز جور زماں
ہمیشہ لوگ زمانہ کے ظلم سے
بنالند واز گردش آسماں
اور گردش فلک سے رویا کرتے ہیں

۳ در ایام عدل تو اے شہریار
لیکن اے شہریار تیرے عدل کے دور میں
ندارد شکایت کس از روزگار
کوئی شخص زمانے سے شکایت نہیں رکھتا

۴ بعہد تو مے بینم آرام خلق
میں تیرے دور میں تو مخلوق کا آرام دیکھتا ہوں
پس از تو ندانم سرانجام خلق
تیرے بعد مخلوق کا انجام نہیں جانتا

۵ ہم از بخت فرخندہ فرجام تست
یہ بھی تیرے مبارک انجام نصیب کی بات ہے
کہ تاریخ سعدی در ایام تست
کہ سعدی کا زمانہ تیرے دور میں ہے

۶ کہ تا بر فلک ماہ وخورشید ہست
کیوں کہ جب تک آسمان پر چاند سورج ہیں
دریں دفترت ذکر جاوید ہست
اس کتاب میں تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

۷ ملوک ار نکو نامی اندوختند
بادشاہوں نے اگر نیک نامی حاصل کی ہے
ز پیشینگاں سیرت آموختند
پہلے لوگوں سے طور طریقے سیکھے ہیں

۸ تو در سیرت پادشاہی خویش
تو اپنی بادشاہی کے طور طریق میں
سبق بردی از پادشاہان پیش
پہلے بادشاہوں سے سبقت لے گیا ہے

۹ سکندر بدیوار روئین و سنگ
سکندر نے دھات اور پتھر کی دیوار کے ذریعہ
بکرد از جہاں راہ یاجوج تنگ
جہاں سے یاجوج ماجوج کا راستہ بند کیا

۱۰ ترا سد یاجوج کفر از زر است
کفر کے یاجوج کیلئے تیری دیوار سونے کی ہے
نہ روئیں چوں دیوار اسکندر است
دیوار اسکندری کی طرح دھات کی نہیں

۱۔ چناں۔ ایسا۔ گسترد۔ پھیلا دیا اس نے۔ عالمے۔ ایک جہاں۔ زال۔ بڑھیا۔ رستم کے باپ کا نام بھی زال ہے۔ نہ اندیشد۔ نہیں ڈرتی۔ رستمے۔ ایک رستم

۲۔ ہمہ وقت۔ ہمیشہ۔ مردم۔ لوگ۔ جور۔ ظلم۔ زماں۔ وقت۔ بنالند۔ روتے ہیں۔ گردش۔ چکر۔

۳۔ ایام۔ جمع یوم۔ دن۔ عدل۔ انصاف۔ شہریار۔ بادشاہ۔ ندارد۔ نہیں رکھتا۔ کس۔ کوئی شخص۔ روزگار۔ زمانہ۔

۴۔ عہد۔ زمانہ۔ تو۔ تیرا۔ مے بینم۔ میں دیکھتا ہوں۔ خلق۔ مخلوق۔ پس۔ پیچھے۔ از تو۔ تیرے۔ ندانم۔ نہیں جانتا۔ سرانجام۔ آخر۔

۵۔ ہم۔ بھی۔ بخت۔ نصیب۔ فرخندہ۔ مبارک۔ فرجام۔ انجام۔ تست۔ تیرا ہے۔ تاریخ۔ وقت۔ ایام۔ جمع یوم۔ دن۔

۶۔ کہ۔ کیونکہ۔ تا۔ جب تک۔ فلک۔ آسمان۔ ماہ۔ چاند۔ خورشید۔ سورج۔ ہست۔ ہے۔ دریں۔ اس میں۔ دفتر۔ کتاب۔ ت۔ ذکر کے ساتھ لگتی کہ تیرا ذکر۔ جاوید۔ ہمیشہ۔

۷۔ ملوک۔ جمع ملک بادشاہ۔ ار۔ اگر۔ نکو نامی۔ نیک نامی۔ اندوختند۔ جمع کی ہے۔ پیشینگاں۔ پہلے لوگ۔ سیرت۔ طریقہ۔ آموختند۔ انہوں نے سیکھے ہیں۔

۸۔ سیرت۔ طریقہ۔ حالات زندگی۔ خویش۔ اپنا۔ سبق۔ سبقت بازی۔ بردی۔ لے گیا۔ پادشاہاں۔ جمع پادشاہ۔ پیش۔ پہلے۔

۹۔ سکندر۔ ذوالقرنین۔ بادشاہ جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ روئین۔ دھات۔ سنگ۔ پتھر۔ بکرد۔ کردیا اس نے۔ راہ۔ راستہ۔ یاجوج۔ یافث بن نوح کی اولاد جو بڑے لڑاکا اور خونریز انسان تھے۔ تنگ۔ بند۔ ۱۰۔ ترا۔ تیری۔ سد۔ دیوار۔ یاجوج۔ نام قوم۔ کفر۔ انکار خدا۔ زر۔ سونا۔ روئیں۔ دھات۔ چوں۔ مثل اسکندر۔ بادشاہ جو ذوالقرنین کے لقب سے مشہور ہے۔

تشریح

۱۔ عدل وانصاف اور حسن انتظام کا یہ عالم ہے۔ کہ وقت کے رستموں کو بھی یہ جرأت نہیں کہ کسی کمزور اور ناتواں بڑھیا کو ڈرا دھمکا سکیں۔ اس لیئے بڑھیا بھی رستم سے خوفزدہ نہیں کیونکہ اسے پتہ ہے کہ یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ رستم ایران کا مشہور پہلوان جو زال بن سام کا بیٹا تھا (۲،۳) عام رسم ہے کہ لوگ زمانے کا گلہ کیا کرتے ہیں مگر تیرے عہد میں یہ رسم بھی ٹوٹ گئی۔ کیونکہ کسی کو کسی سے کوئی شکایت ہی نہیں۔ تو گلہ کیسا۔ (۵،۶) تیرے لیئے جہاں اور بہت سی خوش نصیبیاں جمع ہو گئی ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ سعدیؒ جیسا ادیب، شاعر تیرے دور میں ہے۔ یہ خوش نصیبی اس لیئے ہے۔ کہ جہاں سعدیؒ کی تصانیف ہمیشہ زندہ و پائندہ رہیں گی۔ وہاں تیرا نام بھی زندۂ جاوید رہیگا۔ کیونکہ ان میں تیری توصیف ہے۔ (۷، ۸) بادشاہ عام طور پر اپنے آباء اور بزرگوں کے طور طریق اپنا کر نیک نام ہوا کرتے ہیں۔ لیکن تو اپنی سیرت و کردار کی خوبی کی وجہ سے پہلوں کیلئے باعث رشک ہے۔ (۹، ۱۰) یاجوج ماجوج ایک مفسد اور غارت گر قوم تھی۔ ان سے ملحقہ آبادیاں ان سے بہت تنگ تھیں۔ سکندرؒ ذوالقرنین نے ان آبادیوں کو اُن کی غارتگری اور لوٹ مار سے محفوظ کرنے کیلئے اس دریے میں دھات کی دیوار کھڑی کر دی جس سے گذر کر یہ لوگ مہذب دنیا پہ حملہ آور ہوتے تھے۔ سعدیؒ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں کو کافروں کی دستبرد سے بچانے کیلئے سکندرؒ نے تو دھات سے کام لیا۔ مگر اے بادشاہ تو نے روپیہ پیسہ خرچ کر کے اپنی مسلمان رعایہ کو چنگیزی کافروں سے بچالیا۔ یہ تقابل قابل داد ہے کہ سکندرؒ نے تو دھات خرچ کی اور ابوبکرؒ ممدوح نے سونا اور چاندی لٹا دیئے۔

۱	زباں آورے کاندریں امن و داد جو زبان دان کہ اس امن اور انصاف کے دور میں	سپاست نگوید زبانش مباد تیرا شکریہ نہ کہے (خدا کرے) اس زبان نہ رہے
۲	زہے بحرِ بخشائیش و کانِ جود کیا ہی اچھا بخشش کا سمندر اور سخاوت کی کان ہے	کہ مستظہرانداز وجودت وجود کہ لوگ تیرے وجود سے قوت پانے والے ہیں
۳	برون بنیم اوصافِ شہ از حساب بادشاہ کے اوصاف تو مجھے حساب سے باہر نظر آتے ہیں	نگنجد دریں تنگ میداں کتاب جو کتاب کے اس تنگ میدان میں نہیں سما سکتے
۴	گر آں جملہ را سعدی املاء کند اگر سعدی ان تمام کو املاء کرائے	مگر دفترے دیگر انشاء کند تو شاید ایک دوسری کتاب لکھانی پڑے
۵	فرو ماندم از شکر چندیں کرم اتنے جود و کرم کے شکر سے میں عاجز آگیا ہوں!	ہماں بہ کہ دستِ دعا گسترم یہی بہتر ہے کہ دعا کے لئے ہاتھ پھیلاؤں.
۶	جہانت بکام و فلک یار بود جہاں تیرے مقصد کے مطابق اور آسمان مددگار ہو	جہاں آفرینت نگہدار بود جہاں کا پیدا کرنے والا تیرا نگہبان ہو
۷	بلند اخترت عالم افروختہ تیرے بلند ستارے نے جہاں کو روشن کر دیا	زوال اخترِ دشمنت سوختہ تیرے ستارے کے زوال نے دشمن کو جلا ڈالا
۸	غم از گردشِ روزگارت مباد زمانے کی گردش سے تجھے غم نہ ہو.	وز اندیشہ بر دل غبارت مباد تیرے دل پر فکر کا غبار نہ ہو.
۹	کہ بر خاطرِ بادشاہاں ہمے کیوں کہ بادشاہوں کے دل پر ہلکا سا غم بھی	پریشاں کند خاطرِ عالمے ایک جہان کے دل کو پریشان کر دیتا ہے
۱۰	دل و کشورت جمع و معمور باد تیرا دل جمع اور ملک آباد ہو،	ز ملکت پراگندگی دور باد تیرے ملک سے ابتری دور رہے

۱۔ زباں آور زبان لانے والا مراد ادیب ہے اندریں اس میں داد انصاف سپاس شکریہ تیر لعباد ندر ہے یہ بد دعا کا جملہ ہے۔

۲۔ زہے کلمہ تحسین معنی کیا ہی اچھا بحر سمندر کانِ جود سخاوت کی کان مستظہر قوت پانے والا اند ہیں وجودت تیرا وجود وجود سے مراد عام انسانوں کا وجود

۳۔ برون باہر بنیم میں دیکھتا ہوں اوصاف جمع وصف شہ بادشاہ نگنجد نہیں سماتے دریں اس میں تنگ تنگ

۴۔ جملہ تمام املاء لکھانا کند کرے مگر شاید دفتر کتاب دیگر دوسرا انشاء لکھانا.

۵۔ فرو ماندم میں عاجز آگیا ہوں چندیں اتنا کرم بخشش ہماں وہی بہ بہتر گسترم میں پھیلاؤں.

۶۔ جہانت اس کی ت کام کیساتھ لگتی ہے فلک آسمان یار مددگار بود ہووے جہاں آفریں جہان کا پیدا کرنے والا ت تیرا نگہدار نگہبان

۷۔ اخترت تیرا ستارہ عالم جہان افروختہ روشن کیا ہوا زوال گھٹنا. سوختہ جلا دیا.

۸۔ گردشِ روزگار زمانے کی گردش حالات کی خرابی ت تجھکو مباد نہ ہووے اندیشہ فکر ت تیرے

۹۔ خاطر دل ہمے فکر سے تحقیر کی کند کرتا ہے عالمے ایک جہان.

۱۰۔ کشور ملک ت تیرا معمور آباد باد ہووے پراگندگی. ابتری.

تشریح (۱) ادیب اور شاعر جس امن اور بے فکری سے جی رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ امن قائم کرنے اور خوف و ہراس دور کرنے والے بادشاہ کے لئے دعا کریں، اور اس کے شکر گذار ہوں وہ اگر ایسا نہیں کرتے تو پھر ان کی زبانیں اس قابل نہیں ہیں کہ باقی رہیں کیوں کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کرتیں۔ (۲) بے اندازہ جود و سخا اور بخشائیشوں کی وجہ سے آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو بحر بخشش اور کان جود کہا جائے. جبکہ کل وجودِ انسانی آپ کے وجودِ مسعود سے فیضیاب ہے۔ (۳-۴-۵) بادشاہ کی خوبیاں تو اتنی بے حساب ہیں کہ اس چھوٹی سی کتاب میں سما نہیں سکتیں سعدیؒ اگر ان تمام کو لکھنا بھی چاہے تو اسے ایک اور کتاب تیار کرنی پڑے گی جب اتنی بخششوں سخاوتوں اور نعمتوں کا شکر ادا ہو ہی نہیں سکتا، تو بہتر یہ ہے کہ شکریہ کی بجائے دعاء خیر کی کوشش کروں.

(۶) یہاں سے لے کر اگلے نو شعروں تک بادشاہ کے لئے دعا ہے۔

(۷) تیرے بخت کا ستارہ طلوع ہوا تو دنیا روشن ہو گئی. اور جب کبھی زوال پذیر ہوا تو اس نے دشمن پر گر کر اس کو خانماں برباد کر دیا.

(۸-۹) آپ کے دل پر غم و آلام کا فکر نہ ہو کیونکہ بادشاہوں کے دل کا فکر قوم اور ملک کے لئے بھی بڑی پریشانی کا سبب بن سکتا ہے. اس لئے دعا ہے کہ تجھے دلجمعی حاصل ہو اور ملک آباد ہو۔

۱ تنت باد پیوستہ چوں دیں درست — بداندیش را دل چو تدبیر سست
تیرا جسم تیرے دین کی طرح ہمیشہ درست رہے — بدخواہ کا دل اسکی تدبیر کی طرح کمزور ہو،

۲ درونت بتائید حق شاد باد — دل و دین و اقلیمت آباد باد
حق تعالیٰ کی تائید سے تیرا دل بادشاہ ہو — تیرا دل دین اور ملک آباد رہے۔

۳ جہاں آفریں بر تو رحمت کناد — دگر ہر چہ گویم فسانست و باد
جہان کا پیدا کرنے والا (خدا) تجھ پر رحمت کرے — اس کے علاوہ میں جو کچھ کہوں وہ قصہ کہانی ہے

۴ ہمینت بس از کردگارِ مجید — کہ توفیق خیرت بود بر مزید
خدائے بزرگ کی طرف سے تیرے لئے یہی کافی ہے — کہ تجھے خیر کی توفیق زیادہ ملتی رہے۔

۵ نرفت از جہاں سعد زنگی بدرد — کہ چوں تو خلف نام بردار کرد
سعد زنگی دنیا سے دکھ کے ساتھ نہیں گیا — جبکہ تیرے جیسا نامور خلیفہ چھوڑ گیا۔

۶ عجب نیست ایں فرع زاں اصل پاک — کہ جانش باوج است و جسمش بخاک
اس پاک تنے سے یہ شاخ قابلِ تعجب نہیں ہے — جس کی روح بلندی پر ہے اور جسم مٹی میں۔

۷ خدایا براں تربتِ نامدار — بفضلت کہ بارانِ رحمت ببار
خدایا اس مشہور و معروف قبر پر — تجھے بزرگی کی قسم کہ رحمت کی بارش برسا

۸ گراز سعد زنگی مثل ماند و یاد — فلک یاور سعد بوبکر باد
اگر سعد زنگی کی مثال اور یادگار باقی ہے — تو آسمان سعد بن ابوبکر کا بھی مددگار رہے

در مدح شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد کی تعریف میں کہتا ہے

۱۰ جوانِ جواں بخت و روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر
جوان بخت اور روشن ضمیر جوان — جو دولت میں جوان اور تدبیر میں بوڑھا ہے

۱۔ تنت تیرا تن باد ہووے پیوستہ ہمیشہ چوں مثل بداندیش برا سوچنے والا چو مثل۔
۲۔ درونت تیرا دل شاد باد خوش رہے اقلیمت ملک تیرا۔
۳۔ جہاں آفریں جہان کا پیدا کرنے والا بر تو تجھ پر کناد کرے دگر دوسرا ہر چہ جو کچھ گویم کہوں میں فسانہ قصہ کہانی است ہے باد ہوا یعنی بے فائدہ۔
۴۔ ہمیں یہی ت تجھکو بس کافی کردگار اللہ تعالیٰ مجید بزرگ توفیق اسباب مہیا کرنا بود ہووے بر مزید زیادتی پر
۵۔ نرفت نہیں گیا سعد زنگی ابوبکر ممدوح کے والد بدرد درد کیساتھ کہ جبکہ چوں مثل خلف ت پیچھے رہنے والا نام بردار نام رکھنے والا کرد کیا۔
۶۔ عجب تعجب نیست نہیں ہے ایں یہ فرع شاخ زاں اس سے اصل جڑ اوج بلندی ست ہے بخاک مٹی میں۔ ۷۔ خدایا اے خدا بر آں اس پر تربت قبر نامدار نام رکھنے والا یعنی مشہور بفضلت ت قسمیہ فضل مہربانی بزرگی ت تیری باراں بارش ببار برسا۔
۸۔ سعد زنگی والد ممدوح مثل مثال ماند رہ گئی۔ یاد یادگار یعنی خود ابوبکر فلک آسمان یاور مددگار۔ سعد ابوبکر ابوبکر کا سلسلہ یعنی اسکا بیٹا باد رہے گا۔
۹۔ مدح تعریف شاہزادہ بادشاہ کا لڑکا سعد ابوبکر ممدوح کا بیٹا ابوبکر ممدوح خود بن بیٹا سعد ممدوح کا باپ گوید کہتا ہے یعنی شاعر ۱۰۔ جواں بخت قوی نصیب روشن ضمیر روشن دل دولت حکومت تدبیر انجام پر نظر کرنا پیر بوڑھا

تشریح

(۱) بادشاہ کا دین تو درست ہے خدا کرے اس کا جسم بھی تندرست ہو بدخواہوں کی تدبیریں تو سست ہیں ہی اللہ کرے ان کے دل بھی سست اور کمزور ہو جائیں (۲) فسانہ بے حقیقت بات من گھڑت واقعہ یعنی اصل تو یہ ہے کہ تجھے رحمت الٰہی حاصل ہو اس کے ماسوا یہ باتیں محض زیب دوستاں کے لئے کہی گئی ہیں (۵) آپ کے والد سعد زنگی اس جہاں سے بڑے مطمئن گئے ہیں کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ میرا صحیح جانشین موجود ہے جو اپنے کام کو اور میرے نام کو زندہ رکھے گا۔ (۶) اگر جڑ اور بیج اچھا ہو تو شاخیں اور برگ و بار بھی عمدہ ہوتے ہیں آپ کی خوبیاں اور اچھی صفات قابلِ تعجب نہیں ہیں کیونکہ آپ کی اصل بھی ایسی بہترین ہے جس کی روح اعلیٰ علیین میں قربِ الٰہی کے مزے لوٹ رہی ہے اور جسم فرشِ زمین میں محوِ خواب ہے اس کی فرع ایسی ہے ہی ہونی چاہیئے تھی۔ (۷) یہ حضرت سعد زنگی کے لئے رحمت کی دعا ہے کہ خدایا تجھے تیری عظمت و بزرگی کا واسطہ اُس معروف و مشہور قبر پہ بارانِ رحمت برسا۔ (۸) چونکہ ممدوح کے صاحبزادے کی تعریف و تعارف بھی منظور ہے اس تقریب سے فرماتے ہیں کہ اگر سعد زنگیؒ کی اچھی یادگار (حضرت ممدوح) کی صورت میں موجود ہے تو اسی طرح ممدوح کی یادگار بھی صاحبزادہ سعد بن ابی بکر کی صورت میں انشاء اللہ موجود رہے گی خدا کرے۔ زمانہ اس کے سازگار ہو۔

(۹) یہاں سے ممدوح کے صاحبزادہ شہزادہ سعد بن ابی بکر کی مدح خوانی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔
(۱۰) دولت اور اقبال میں جوان ہے ان کا ملک ترقی کے عروج پہ پہنچا ہوا ہے جس کو سنبھالنے کی شہزادہ میں پوری صلاحیت موجود ہے کیوں کہ تدبیر اور منصوبہ بندی میں وہ بوڑھوں جیسا تجربہ کار ہے اگرچہ اس کی عمر آغاز جوانی کی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بدانش بزرگ و بہمت بلند — بہ بازو دلیر و بدل ہوشمند

عقل میں بزرگ ہمت میں بلند — بازو میں دلیر اور دل میں ہوشمند

۲ زہے دولتِ مادرِ روزگار — کہ پورے چنیں پرورد در کنار

مادرِ روزگار کی دولت کیا ہی اچھی ہے۔ — جو ایسا بیٹا گود میں پالتی ہے۔

۳ بدستِ کرم آبِ دریا ببرد — برفعت محل ثریا ببرد

جس کے دستِ کرم نے دریا کی رونق ختم کر دی — جس نے بلندی میں ثریا کا مقام حاصل کر لیا

۴ زہے چشمِ دولت بروئے تو باز — سرِ شہریاران گردن فراز

تیرے چہرہ پر کیا ہی خوب دولت کی آنکھ کھلی ہے — اے بلند گردن بادشاہوں کے سردار

۵ صدف را کہ بینی ز دُر دانہ پُر — نہ آں قدر دارد کہ یک دانہ دُر

جس سیپی کو تو موتیوں سے پُر دیکھے — وہ اتنی قدر نہیں رکھتی جتنی دُرِ یکتا کی

۶ تو آں دُرِّ مکنونِ یک دانہ ئی — کہ پیرایۂ سلطنت خانہ ئی

تو وہ چھپا ہوا دُرِ یکتا ہے۔ — جو شاہی محل کی زینت ہے۔

۷ نگہدار یارب بچشمِ خودش — بپرہیز ز آسیبِ چشمِ بدش

اے پروردگار تو اپنی آنکھ سے اسکی نگاہ رکھ — چشمِ بد کی تکلیف سے اس کو بچا۔

۸ خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیق طاعت گرامی کنش

خدایا جہاں میں اس کو نامور کر — اطاعت کی توفیق سے اس کو معزز کر

۹ مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ برآر

اس کو انصاف اور پرہیزگاری میں قائم رکھ — دنیا اور آخرت میں اس کی مراد بر لا

۱۰ غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دورانِ گیتی گزندت مباد

ناپسند دشمن کا تجھے غم نہ ہو — زمانے کی گردش سے تجھ کو گزند نہ ہو

۱- دانش سمجھ بزرگ بڑا اور بہت بڑا ہوشمند سمجھدار۔

۲- زہے کیا ہی اچھا ہے مادر ماں روزگار زمانہ پور بیٹا پوتا چنیں ایسا پرورد پالتی ہے کنار گود، بغل

۳- دست ہاتھ کرم بخشش آب پانی رونق ببرد لے گیا محل۔ مقام ثریا ستاروں کا ایک مجموعہ۔

۴- زہے چشم آنکھ بروئے چہرہ، باز کھلی ہوا صل شہریاران بادشاہ لے سردار گردن فراز اونچی گردن والے۔

۵- صدف سیپی بینی دیکھے تو دُر دانہ موتی کا دانہ پُر بھری ہوئی آں وہ دارد رکھتی یک دانہ دُر وہ موتی جو سیپی میں ایک دانہ ہو۔

۶- آں وہ دُر موتی مکنون چھپا ہوا یک دانہ یکتا پیرایہ زینت سلطنت خانہ شاہی محل۔

۷- نگہدار نگہ رکھ یا حرفِ ندا اے رب پروردگار چشم آنکھ خود اپنی ش اسکو بپرہیز بچا آسیب تکلیف چشم بد بری نظر۔

۸- خدایا اے خدا در میں آفاق جہان نامی نام والا کن کر ش اس کو توفیق کسی کام کے اسباب مہیا کر دینا طاعت عبادت گرامی عزت والا۔

۹- مقیم ساکن قائم ش اس کو تقویٰ پرہیزگاری بدار رکھ عقبیٰ آخرت برآر پوری کر۔

۱۰- ت تجھ کو مباد مت ہو دوے دوران گردش گیتی زمانہ دنیا گزند تکلیف ت تجھ کو۔

تشریح (۲،۳) وہ زمانہ بھی کتنا بابرکت ہے جس میں ایسا سپوت پیدا ہو جس کے جود و کرم نے دریا کی سخاوت کو ماند کر دیا اور جس کی بلند بختی نے ثریا کا مقام پا لیا۔ (۴) یہاں غیب سے خطاب کی طرف انتقال کرتے ہیں کہ اے بادشاہوں کے سرتاج دولت و حکومت کی نگاہیں بھی تیرے چہرہ پر مرکوز ہیں اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو ممدوح کی آنکھوں کو ہی دولت کی آنکھیں قرار دیتے ہیں جو اس کے چہرہ پر مزین ہیں یا پھر دولت سے مراد حکومت ہے جو بالفعل والد کے قبضہ میں ہے لیکن ولی عہد ہونے کی وجہ سے وہ اس کی طرف تک رہی ہے کہ کب میری اس کے قدموں تک رسائی ہو (۵-۶) اکثر سیپیوں میں تو کئی کئی موتی ہوتے ہیں لیکن بیش قیمت نہیں ہوتے خال خال ایسی سیپیاں بھی ہوتی ہیں جن میں سے ایک یا دو موتی برآمد ہوتے ہیں مگر ہوتے وہ انمول اور بے نظیر ہیں جن کو دُرِ یکتا کہا جاتا ہے اتفاقاً ممدوح بھی ابوبکر کا اکلوتا بیٹا ہے جبکہ دوسرے بادشاہوں کے کئی کئی شہزادے ہیں اس لئے یہ تمثیل بہت خوب اور برمحل ہے کہ دوسروں کے ہاں جیسی شہزادے بھی کیوں نہ ہوں یہ تیرا جواب نہیں ہو سکتا۔

(۷) ویسے تو سب کی حفاظت خدا ہی کرتا ہے مگر کسی کو خصوصاً نگاہ میں رکھنا اور بذاتِ خود اس کی حفاظت کرنا اور معنیٰ رکھتا ہے اس لئے سعدیؒ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ممدوح کی خاص طور پر حفاظت فرمائیں اور نظرِ بد سے اس کو بچائیں۔

(۹) انصاف اور تقویٰ میں مقیم ہونیکا یہ مطلب ہے کہ تقویٰ اسکا اوڑھنا بچھونا بن جائے جو اس کی زندگی کے ساتھ لگ جائے۔

۱ بہشتی درخت آورد چوں تو بار — پسر نامجوئے و پدر نامدار

تیرے جیسا پھل بہشتی درخت ہی دے سکتا ہے — بیٹا ناموری کا طالب اور باپ نامور ہے

۲ ازاں خاندان خیر بیگانہ دان — کہ باشند بدگوئے ایں خانداں

اس خاندان سے خیر کو بیگانہ سمجھ — جو اس خاندان کو برا کہنے والا ہو

۳ زہے دین و دانش زہے عدل وداد — زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد

وہ دین و دانش کتنے اچھے ہیں وہ عدل و انصاف کیا خوب ہیں — وہ ملک و دولت کیسے مبارک ہیں جو ہمیشہ رہیں

باب اوّل در عدل و رای و تدبیر جہانداری

پہلا باب انصاف اور رائے اور حکومت کی تدبیر کے بیان میں

۵ نگنجد کرمہائے حق در قیاس — چہ خدمت گزارد زبان سپاس

اللہ کے کرم قیاس میں نہیں سما سکتے — شکریہ کی زبان کیا خدمت گزاری کرے

۶ خدایا تو ایں شاہِ درویش دوست — کہ آسائش خلق در ظل اوست!

خدایا تو اس فقیر دوست بادشاہ کو — جس کے سایہ میں مخلوق کا آرام ہے

۷ بسے بر سرِ خلق پائندہ دار — بتوفیق طاعت دلش زندہ دار

بڑی دیر تک مخلوق کے سر پہ قائم رکھ — اطاعت کی توفیق سے اس کا دل زندہ رکھ

۸ برومند دار از درختِ امید — سرش سبز و رویش برحمت سفید

امید کے درخت سے اس کو پھل پانے والا کر — اس کا سر سبز اور چہرہ رحمت سے سفید رکھ

۹ براہِ تکلف مرو سعدیا — اگر صدق داری بیار و بیا،

اے سعدی تکلف کی راہ نہ چل — اگر سچائی رکھتا ہے تو لا اور آجا

۱۰ تو منزل شناسی و شاہ راہ رو — تو حق گوئی و خسرو حقائق شنو،

تو منزل کا شناسا ہے اور بادشاہ راہ رو — تو حق کا کہنے والا ہے اور بادشاہ حق کا سننے والا

۱۔ آورد لاتا ہے چوں مثل بار پھل پسر بیٹا نامجوئی نام ڈھونڈنے والا پدر باپ نامدار نام رکھنے والا
۲۔ ازاں اس سے خیر بہتری بیگانہ ناواقف باشند ہوویں بدگو برا کہنے والا ایں یہ
۳۔ زہے کلمۂ تحسین کیا خوب دانش سمجھ عدل وداد انصاف ملک و دولت سلطنت پائندہ باد دیر تک رہنے والے ہوں۔
باب دروازہ اوّل پہلا عدل انصاف تدبیر انجام پر نظر کرنا جہانداری بادشاہی۔
۵۔ نگنجد نہیں سماتا کرمہا جمع کرم قیاس خیال چہ کیا گزارد گزارے سپاس شکر۔
۶۔ خدایا اے خدا شاہ بادشاہ درویش دوست درویشوں کو دوست رکھنے والا آسائش آرام خلق مخلوق ظل سایہ او اسکا۔
۷۔ بسے بہت مدت خلق مخلوق پائندہ دار قائم رکھ توفیق اسباب مہیا کرنا طاعت عبادت زندہ دار زندہ رکھ۔
۸۔ برومند پھل پانے والا سرش اس کا سر سبز اس سے مراد سیاہ ہے یعنی جوانی قائم رکھ رویش اس کا چہرہ رحمت کے نور سے سفید کر۔
۹۔ تکلف بناوٹ مرو مت چل سعدیا اے سعدی صدق سچائی داری رکھتا ہے تو بیار لا اور بیا آجا۔ ۱۰۔ منزل شناس منزل پہچاننے والا
۱۰۔ اسکی ہے تو راہ رو راستہ چلنے والا حق گو حق کہنے والا خسرو بادشاہ حقائق حقیقتیں حقائق شنو حقیقت سننے والا

تشریح (۱) بہشتی درخت خود بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور اسکا پھل بھی پاکیزہ اور شیریں اسی طرح آپ کے والد بھی گویا بہشتی درخت ہیں جن سے آپ جیسا شیریں پھل حاصل ہوا۔ (۲) آپ کا خاندان چونکہ نہایت نیک اور صاحب خیر و برکت ہے اس لئے جو لوگ آپ کے خاندان کو برا کہیں وہ خود ہی خیر و برکت سے محروم ہیں (۳) آپ کا دین، دانش، عدل، انصاف، ملک و دولت ہر ایک چیز قابل داد اور لائق تعریف ہے خدا کرے یہ چیزیں ہمیشہ رہیں۔ (۴) یہاں سے ایک معمولی سی تقریب کیساتھ روئے سخن بادشاہ کی طرف کر کے اسے عدل و انصاف انجام بینی اور طریق جہانداری کی ہدایت و نصیحت فرماتے ہیں۔ (۵) اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل و کرم اتنا بے نہایت اور انعام و احسان اتنا بے حساب ہے کہ ہم شکریہ ادا کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے کیونکہ محدود غیر محدود کا حق سپاس ادا نہیں کر سکتا۔ (۶-۷) ان انعامات الٰہیہ میں سے اس خادم خلق بادشاہ کا وجود بھی ہے جو درویشوں سے محبت رکھتا ہے مخلوق کی آسائی کا خیال رکھتا ہے اس لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مدت دراز تک ہماری سرپرستی اور خلق خدا کی خدمت کے لئے قائم و دائم رکھے اور عبادت و اطاعت کی اسے توفیق ارزانی کرے۔ (۸) اے خدا اس کی تمام امیدیں پوری فرما اور اس کو کامیاب و بامراد کر اس کو ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھ یعنی اس کی جوانی پائیدار اور اس کے چہرہ کو نورِ رحمت سے منور فرما (۹) چونکہ حضرت شیخ کا اصل مقصد بادشاہ کو وعظ و نصیحت کرنا ہے اس لئے فرماتے ہیں کہ سعدی بہ قصیدہ گوئی کا تکلف چھوڑ اور بہ سر مطلب آ سچائی اور حق گوئی کی جس دولت سے خدا نے تجھے نوازا ہے اسکا بادشاہ کے سامنے مظاہرہ کر تو اگر منزل کا واقف و عارف ہے تو بادشاہ اسکا متلاشی تو اگر حق گوئی کی طاقت رکھتا ہے تو خدا نے بادشاہِ عالی قدر کو حق کے سننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے حوصلہ سے نواز رکھا ہے۔ پھر تکلفات کی کیا ضرورت ہے۔

۱ چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان
کیا ضرورت ہے کہ آسمانوں کی نو کرسیاں
نہی زیر پائے قزل ارسلان
تو قزل ارسلان کے پاؤں نیچے رکھے

۲ مگو پائے عزت بر افلاک نہ
یہ نہ کہہ کہ عزت کے پاؤں آسمانوں پر رکھ
بگو روئے اخلاص بر خاک نہ
یہ کہہ کہ اخلاص کا چہرہ خاک پہ رکھ

۳ بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
خدا کے آستاں پہ فرمانبرداری سے چہرہ رکھ دے
کہ اینست سر جادۂ راستاں
کیونکہ سچے لوگوں کا یہی راستہ ہے۔

۴ اگر بندۂ سر بریں در بنہ
اگر بندہ ہے تو سر اس دروازے پہ رکھ دے
کلاہ خداوندی از سر بنہ
بادشاہی کی ٹوپی سر سے اتار دے،

۵ چوں طاعت کنی لبس شاہی مپوش
جب تو عبادت کرے شاہی لباس نہ پہن،
چوں درویش مخلص برآور خروش
سچے درویش کی طرح آہ وزاری کر،

۶ کہ پروردگارا تو نگر توئی.....
کہ اے پروردگار (حقیقی) دولت مند تو ہی ہے
توانا و درویش پرور توئی!
طاقتور اور درویشوں کو پالنے والا تو ہی ہے

۷ نہ کشور خدایم نہ فرمان دہم
میں نہ ملک کا بادشاہ ہوں نہ حکمران،
یکے از گدایان ایں درگہم
میں تو اس درگاہ کے فقیروں میں سے ایک ہوں

۸ چہ برخیزد از دست و کردار من
میرے ہاتھ اور عمل سے کیا بنتا ہے۔
مگر دست لطفت شود یار من
مگر یہ کہ تیرا دست شفقت میرا مددگار ہو

۹ تو بر خیر و نیکی دہم دسترس
تو مجھے خیر اور نیکی کی توفیق دے!
وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
ورنہ مجھ سے کسی کو کیا خیر حاصل ہو۔

۱۰ دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز
رات کو فقیروں کی طرح سوز کے ساتھ دعا کر
اگر مے کنی بادشاہی بروز
اگر دن کو تو بادشاہی کرتا ہے۔

(۱) چہ کیا حاجت ضرورت نہ کرسی نو آسمان نہی رکھے تو زیر نیچے پا پاؤں قزل شیر سرخ ارسلان شیر مرکب دیوان کے ایک بادشاہ کا نام جو مشہور شاعر ظہیر فاریابی کا ممدوح ہے۔
(۲) مگو مت کہہ پائے پاؤں بر پر افلاک جمع فلک آسمان نہ رکھ بگو تو کہہ روئے چہرہ اخلاص دل کی سچائی خاک مٹی۔ (۳) بہ ساتھ طاعت فرمانبرداری بنہ رکھ دے آستان دہلیز اینست یہ ہے کہ سر جادہ راستہ راستاں جمع راست سچے (۴) بندۂ بندہ ہے تو بریں اس پہ در دروازہ۔ بنہ رکھ دے کلاہ ٹوپی خداوندی بادشاہی۔ (۵) چوں جب طاعت عبادت لبس لباس مپوش مت پہن چوں مثل درویش فقیر مخلص سچا برآور نکال خروش چیخ۔
(۶) پروردگار پالنے والا توانگر دولت مند تو ہی تو ہی ہے توانا طاقت ور درویش پرور درویش کو پالنے والا۔ (۷) کشور خدا ملک کا مالک فرماندہ حکم دینے والا م ام ہوں میں یکے ایک گدایاں جمع گدا فقیر ایں یہ درگہ دروازہ۔ (۸) چہ کیا برخیزد اٹھ سکتا ہے دست ہاتھ کردار عمل من میں مگر لیکن دست ہاتھ لطفت تیری مہربانی شود ہو وے یار مددگار۔ (۹) دہم م مفعول مجھ کو دے دسترس طاقت وگرنہ ورنہ چہ کیا آید آوے از من مجھ سے بکس کسی کو۔ (۱۰) دعا کن دعا کر بشب رات کو چوں مثل گدایاں جمع گدا فقیر بسوز جلن کے ساتھ مے کنی تو کرتا ہے بروز دن کو۔

تشریح

(۱) ظہیر فاریابی نے اپنے ممدوح قزل ارسلان سلجوقی کی تعریف میں کہا تھا۔ نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا۔ تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلان زند یعنی فہم و فکر قزل ارسلان کی رکاب چومنے کے لئے نو آسمان پاؤں کے نیچے رکھتا ہے پھر اس کی رسائی رکاب تک ہوتی ہے شیخ رح اس پر تعریض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ظہیر کی طرح مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ آسمانوں کی نو کرسیاں اپنے ممدوح کے پاؤں کے نیچے رکھوں۔ (۲-۳-۴-۵) اپنے آپ کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تو بادشاہ کو یہ نہ کہہ کہ وہ غرور سے اپنے پاؤں آسمانوں پر رکھے بلکہ کہنے کی بات تو یہ ہے کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ خاک پہ سر بسجدہ ہو جیسے اور مخلص لوگوں کی طرح خدا کی چوکھٹ پہ سر رکھ دے کیونکہ یہی بندگی کا ثبوت ہے خدا کے دربار میں آئے تو سر سے شاہی غرور نکال کے آ فقیرانہ لباس میں عبادت کر اور گداگروں کی طرح سوز دل سے صدا لگا۔

(۶-۷-۸-۹) کہ اے پروردگار حقیقتاً مالدار تو تو ہے حقیقتاً تیرے ہاتھ میں ہیں درویشوں اور فقیروں کی پرورش تو کرتا ہے میں بھی بادشاہ نہیں تیرے در کا ایک مسکین گداگر ہوں اگر تیری توفیق میرے شامل حال نہ ہو مجھ سے کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی۔
(۱۰) اے بادشاہ دن کو بادشاہی شوق سے کر لیکن رات کو فقیروں کی طرح رو رو کے خدا سے دعا کیا کر۔

Scanned by CamScanner

۱ کمر بستہ گردن کشاں بر درت — تو بر آستانِ عبادت سرت

مغرور لوگ تیرے دروازہ پہ کمر بستہ ہوں — اور تیرا سر عبادت کی چوکھٹ پہ ہو!

۲ زہے بندگاں را خداوندگار — خداوند را بندۂ حق گزار

بندوں کے لئے ایسا بادشاہ کیا خوب ہے — جو خدا تعالیٰ کا حق گزار بندہ ہو۔

۳ "حکایت" (کہانی)

۴ یکے دیدم از عرصۂ رودبار، — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

میں نے رودبار کے میدان میں ایک شخص کو دیکھا — جو چیتے پر سوار میرے سامنے آگیا

۵ چناں ہول زاں حال بر من نشست — کہ ترسیدنم پائے رفتن ببست

اس حالت سے میرے اوپر ایسا ہول بیٹھا — کہ خوف نے میرے چلنے کے پاؤں باندھ دیئے

۶ تبسم کناں دست بر لب گرفت — کہ سعدی مدار ایں چہ دیدی شگفت

مسکراتے ہوئے ہاتھ لبوں پر لے گیا۔ — کہ سعدی جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس سے تعجب نہ کر

۷ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تو بھی اللہ کے حکم سے گردن نہ پھیر — تاکہ کوئی چیز تیرے حکم سے گردن نہ پھیرے

۸ چو خسرو بفرمانِ داور بود، — خدایش نگہبان و یاور بود

جب بادشاہ خدا کے حکم میں ہوتا ہے — تو خدا بھی اس کا نگہبان اور مددگار ہوتا ہے

۹ محالست چوں دوست دارد ترا — کہ در دست دشمن گزارد ترا،

ناممکن ہے کہ جب تجھے دوست رکھے۔ — تو دشمن کے ہاتھ میں تجھ کو چھوڑ دے۔

۱۰ رہ اینست رُو از طریقت متاب — بنہ گام و کامیکہ خواہی بیاب

راستہ تو یہی ہے تو طریقت سے منہ نہ پھیر — قدم دھر اور جو مقصد چاہتا ہے پالے۔

۱۔ کمر بستہ کمر باندھے ہوئے یعنی خدمت کے لئے تیار۔ گردن کشاں جمع گردن کھینچنے والے یعنی مغرور و ذلت۔ تیرا دروازہ آستاں دہلیز عبادت بندگی سرت تیرا سر۔ ۲۔ زہے کیا خوب بندگان جمع بندہ را کے لئے خداوندگار بادشاہ خداوند اللہ تعالیٰ حق گزار حق ادا کرنے والا۔

۴۔ یکے ایک دیدم میں نے دیکھا از بمعنی در بیں عرصہ میدان رودبار گیلان اور قزوین کے درمیان ایک شہر پیش سامنے آمدم مفعول کی میرے پاس آیا پلنگ چیتا۔ یاء وحدت کی ایک۔ ۵۔ چناں ایسا ہول دہشت زاں حال اس حال سے بر من مجھ پر نشست بیٹھا ترسیدنم اس میں میم پائے رفتن کی مضاف الیہ ہے ترسیدن ڈرنا پائے پاؤں رفتن چلنا بست باندھ دیئے۔ ۶۔ تبسم مسکراہٹ کناں کرتے ہوئے دست ہاتھ لب ہونٹ گرفت پکڑ مدار مت رکھ ایں یہ چہ کیا دیدی تو نے دیکھا شگفت تعجب۔ ۷۔ تو ہم تو بھی داور انصاف کرنے والا اصل دادور مراد اللہ تعالیٰ مپیچ مت پھیر نہ پیچد نہیں پھیرے گا۔ ز حکم تو تیرے حکم سے ہیچ کوئی چیز۔ ۸۔ چو جب خسرو بادشاہ فرمان حکم داور اللہ تعالیٰ بود ہووے خدایش خدا اس کا ش مفعول کی ہے یاور مددگار۔ ۹۔ محال ناممکن چوں جب دارد رکھے ترا تجھکو در بیں دست ہاتھ گزارد چھوڑ دے۔ ۱۰۔ رہ راستہ اینست یہی ہے رو چہرہ طریقت باطن کی صفائی کا راستہ یا راہِ سلوک متاب مت موڑ بنہ رکھ گام قدم کامیکہ جو مقصد کہ خواہی تو چاہے بیاب پالے۔

تشریح (۱-۲) اگر سارے مغرور و متکبر لوگ خدا نے تیرے سامنے جھکا دیئے ہیں تو اسکا شکریہ یہ ہے کہ تو اپنے خدائے عظیم کے سامنے جھک جائے جو شخص بادشاہ ہو کر خدا کا بندۂ عبادت گزار ہو بندوں کے لئے وہ بہترین بادشاہ ہوتا ہے۔ (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر انسان خدا کا مخلص بندہ اور غلام بن جائے تو ساری کائنات اس کی غلام بن جاتی ہے۔ ۴۔ عدل و انصاف اور تدبیر جہانداری کی ترغیب کے لئے یہ حکایت بطور تمہید کے لاتے ہیں کیوں کہ یہ بھی انصاف ہی کا تقاضا ہے کہ جس شخص کو خدا نے مخلوق کا حکمران بنایا ہے وہ اپنے حاکم مطلق کا بندۂ بے دام ہو اور جو شخص صحیح معنیٰ میں خدا کا بندہ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو اس کی بندی اور لونڈی بنا دیتے ہیں جیسا کہ اس حکایت سے یہی ظاہر ہوتا ہے رودبار سے شہر بھی مراد لے سکتے ہیں جیسا کہ حاشیہ میں لکھا گیا اور اس سے دریا بھی مراد ہو سکتا ہے جس کے کنارہ کے میدان میں یہ واقعہ پیش آیا ہو۔ ۵۔ ایک خلاف عادت اور انہونا واقعہ دیکھ کر سہم گئے اور دہشت کی وجہ سے چل بھی نہ سکے۔ (۶-۷) اس بزرگ نے جب میری حیرت اور ہیبت کو دیکھا تو مسکرا کر فرمایا کہ سعدی یہ کوئی تعجب کی چیز نہیں شیر اور چیتے درندے اس وقت تک ہوتے ہیں جب تک بندہ احکام خدا کو توڑتا یا چھوڑتا ہے اور اگر بندہ خدا کا فرمانبردار ہو جائے تو ایک چیتا کیا ساری دنیا اس کی فرمانبردار ہو جائے گی۔ (۸-۹) بادشاہ اللہ کا حکم ماننے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ اور مددگار ہو جاتے ہیں پھر کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی کیوں کہ جب خدا کی اس سے دوستی ہو جائے تو پھر دوست کو تو کوئی بھی دشمن کے رحم و کرم پہ نہیں چھوڑتا خدا تعالیٰ کیسے بے یار و مددگار چھوڑ دیں (۱۰) طریقت اسکے سوا کچھ نہیں کہ انسان ظاہر و باطن سے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے اس لئے تجھے بھی یہی راستہ اختیار کرنا چاہیئے اس راہ پہ چل کر دنیا اور آخرت کی مرادیں ہاتھ آتی ہیں اس لئے بے جھجک اس راہ پہ چل پڑو۔

۱ نصیحت کسے سود مند آیدش — کہ گفتار سعدی پسند آیدش
نصیحت اسی شخص کو نفع دے سکتی ہے — جسے سعدی کا کلام پسند آجائے۔

پند دادن کسریٰ ہرمز را

کسریٰ کی ہرمز کو نصیحت۔

۲

۳ شنیدم کہ در وقت نزع رواں — بہرمز چنیں گفت نوشیرواں
میں نے سنا ہے کہ نزع کے وقت — نوشیرواں نے ہرمز کو یوں کہا۔

۴ کہ خاطر نگہدار درویش باش — نہ در بند آسائش خویش باش
کہ فقیر کے دل کا نگہبان ہو جا — اپنے ہی آرام کی فکر میں نہ رہ

۵ نیاساید اندر دیار تو کس — چو آسائش خویش خواہی و بس
پھر تیرے ملک میں کوئی آرام نہیں پا سکتا — جب تو صرف اپنا ہی آرام چاہے۔

۶ نیاید بنزدیک دانا پسند — شبان خفتہ و گرگ در گوسفند
عقلمند کے نزدیک یہ بات پسندیدہ نہیں — کہ چرواہا سویا ہوا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں

۷ برو پاس درویش محتاج دار — کہ شاہ از رعیت بود تاجدار
جا محتاج فقیر کا لحاظ کیا کر — کیونکہ بادشاہ رعیت ہی سے تاجدار ہوتا ہے

۸ رعیت چو بیخ اند و سلطان درخت — درخت اے پسر باشد از بیخ سخت
رعیت جڑ کی طرح ہے اور بادشاہ درخت کی — لڑکے! درخت جڑ ہی سے مضبوط ہوتا ہے

۹ مکن تا توانی دل خلق ریش — وگر می کنی می کنی بیخ خویش
جب تک ہو سکے مخلوق کا دل زخمی نہ کر — اور اگر کرتا ہے تو پھر اپنی جڑھ اکھیڑتا ہے

۱۰ اگر جادۂ بایدت مستقیم — رہ پارسایاں امید است و بیم
اگر تجھے سیدھا راستہ چاہیئے! — تو پرہیزگاروں کا راستہ امید اور خوف کا ہے

۱۔ نصیحت۔ خیر خواہی کی بات۔ کسے۔ اس شخص کو سود مند۔ فائدہ دینے والی۔ آیدش۔ اسکو آئے کہ۔ کسے کے ساتھ لگتا ہے۔ گفتار۔ بات۔
۲۔ پند۔ نصیحت۔ دادن۔ دینا۔ کسریٰ۔ شاہ ایران یہاں نوشیرواں عادل مراد ہے۔ ہرمز۔ نوشیرواں کا بیٹا۔
۳۔ شنیدم۔ میں نے سنا۔ نزع رواں۔ جان کا نکلنا ہرمز نوشیرواں کا بیٹا۔ چنیں۔ ایسے۔ گفت۔ کہا۔ نوشیرواں۔ ایران کا عادل بادشاہ۔
۴۔ خاطر۔ دل۔ نگہدار۔ نگہ رکھنے والا۔ باش۔ ہو جا۔ بند۔ فکر۔ آسائش۔ آرام۔ خویش۔ اپنا۔
۵۔ نیاساید۔ نہیں آرام پا سکتا۔ دیار۔ جمع دار۔ ملک کس۔ کوئی شخص۔ چوں۔ جب۔ آسائش آرام، خویش۔ اپنی۔ خواہی۔ تو چاہے۔ بس۔ فقط
۶۔ نیاید۔ نہیں آتا۔ دانا۔ عقلمند۔ شبان۔ چرواہا خفتہ۔ سویا ہوا۔ گرگ۔ بھیڑیا۔ گوسفند۔ بکریاں
۷۔ برو۔ جا۔ پاس۔ لحاظ۔ دار۔ رکھ۔ رعیت رعایا۔ ملک کے باشندے۔ بود۔ ہووے۔ تاج دار۔ تاج رکھنے والا۔
۸۔ چوں۔ مثل۔ بیخ۔ جڑ۔ اند۔ ہیں۔ سلطان۔ بادشاہ پسر۔ لڑکا۔ باشد۔ ہووے۔ سخت۔ مضبوط
۹۔ مکن۔ مت کر۔ تا توانی جب تک تو طاقت رکھے خلق۔ مخلوق۔ ریش۔ زخمی۔ وگر۔ اور اگر۔ مے کنی۔ کرتا ہے مے کنی۔ کھودتا ہے تو۔ بیخ۔ جڑ۔ خویش۔ اپنی
۱۰۔ جادہ۔ راستہ۔ بایدت۔ تجھ کو چاہیئے۔ پارسایاں جمع پارسا۔ پرہیزگار۔ بیم۔ خوف۔

تشریح

۲۔ اس عنوان کے تحت ایسی نصائح کا بیان ہے جن سے بادشاہی کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ اور بادشاہ مقبول عوام بن جاتا ہے۔ ۳۔ اس حکایت میں رعیت کی نگہبانی اور مخلوق خدا کی خدمت کی تعلیم ہے۔ اور یہ باتیں نوشیرواں کی زبان سے ہرمز کو کہلوائی ہیں۔ جو نوشیرواں کا بیٹا اور ولی عہد تھا (۴) درویش عام طور پر لاوارث ہوتے ہیں۔ جنکی دلداری کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اس لیئے وہ بادشاہ کی ہمدردی اور دلداری کے زیادہ مستحق ہیں حتی کہ وہ اپنا آرام چھوڑ کر بھی ان کی راحت کا فکر کرے۔ تاکہ وہ اس کے حق میں دعائے خیر کرکے اس کی حکومت کے استحکام کا سبب بنیں۔ (۵-۶) بادشاہ اگر اپنی عیش و عشرت میں پڑا رہے۔ اور مخلوق کی دیکھ بھال کی طرف متوجہ نہ ہو تو اس حکومت میں کوئی شخص بھی آرام چین سے بسر نہیں کرسکتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے چرواہا سو جائے۔ تو بکریوں کو بھیڑیوں سے بچانے والا کون ہوگا، وہ بے خطر مسکین بکریوں کو چیر پھاڑ دیں گے۔ (۷-۸-۹) پچھلے زمانہ میں حکومت سازی زیادہ تر فوج کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اور آجکل عوام اور جمہور کے ہاتھ۔ دونوں صورتوں میں حکومت سازی کا دارومدار نچلے طبقہ کے اوپر ہے۔ اس لیئے اس طبقہ کی دیکھ بھال اس کی ضروریات کا خیال ان کے ساتھ عدل و انصاف ہی حکومت کے استحکام کا سبب ہے۔ اس لیئے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ درخت حکومت کی جڑ ہیں۔ جڑھ مضبوط ہوگی تو حکومت بھی مضبوط اور اگر جڑ کمزور ہو تو حکومت مستحکم نہیں ہوسکتی جو بادشاہ عامی لوگوں کی فلاح و بہبود سے غافل ہو وہ گویا اپنی جڑھ کو خود کمزور کر رہا ہے۔ (۱۰) سیدھا اور صاف راستہ یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بھی امیدوار ہو اور اس کی گرفت سے بھی ڈرتا رہے۔ کیونکہ نری امید سے محاسبہ کا خوف ختم ہو جائیگا۔ اور جب محاسبے کا ڈر نہیں ہوگا۔ تو ایسا شخص گناہگاری میں دلیر ہوسکتا اس لیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ الایمان بین الخوف والرجاء الخ کہ ایمان خوف و رجاء کے درمیان ہے۔

۱
گزندکسانش نیاید پسند
لوگوں کی تکلیف اسے پسند نہیں آتی
کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
جو اس بات سے ڈرتا ہو کہ اس کے ملک کو نقصان پہنچے

۲
وگر در سرشت وے ایں خوئے نیست
اور اگر اس کی طبیعت میں یہ صفت نہیں ہے
دراں کشور آسودگی بوئے نیست
تو اس ملک میں آرام کی بو بھی نہیں ہے

۳
اگر پائے بندی رضا پیش گیر
اگر تو دکسی کا) پابند ہے تو د اس کی) رضا اختیار کر
وگر یک سواری سر خویش گیر
اور اگر خود سر ہے تو اپنا سر کھا

۴
فراخی دراں مرز و کشور مخواہ
اس ملک اور زمین میں خوشحالی کا تصور نہ کر
کہ دل تنگ بینی رعیت ز شاہ
جہاں تو رعیت کو بادشاہ سے دل تنگ دیکھے

۵
ز مستکبراں دلاور مترس
بہادر مغروروں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے
ازاں کو نترسد ز داور بترس
جو خدا سے نہیں ڈرتا اس سے ڈر کے رہ

۶
دگر کشور آباد بیند بخواب
وہ پھر خواب میں (ہی) ملک آباد دیکھتا ہے
کہ دارد دل اہل کشور خراب
جو اہل وطن کے دلوں کو برباد کرتا ہے

۷
خرابی و بدنامی آید ز جور
ظلم سے خرابی اور بدنامی حاصل ہوتی ہے
بزرگاں رسند ایں سخن را بغور
اس بات کی گہرائی کو بزرگ (ہی) پا سکتے ہیں

۸
رعیت نشاید بہ بیداد کشت
رعیت کو ظلم سے نہ مارنا چاہیئے!
کہ مر سلطنت را پناہ اند و پشت
کیونکہ وہ تو سلطنت کی پشت پناہ ہیں

۹
مراعات دہقاں کن از بہر خویش
اپنے (مفاد) کے لئے کسان کی رعایت کر
کہ مزدور خوشدل کند کار بیش
کیونکہ خوشدل مزدور کام زیادہ کرتا ہے

۱۰
مروت نباشد بدی با کسے
ایسے شخص کے ساتھ بدی کرنا مروت نہیں
کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے
جس سے تو نے بارہا نیکی دیکھی ہو!

۱۔ گزند تکلیف کسانش تش ضمیر غائب کساں جمع کس لوگ نیاید نہیں آتی کہ جو کہ ترسد ڈرتا ہو در میں آید آوے

۲۔ دگر اور اگر سرشت طبیعت وے اس کی ایں یہ خوئے عادت نیست نہیں ہے کشور ملک آسودگی آرام۔

۳۔ پائے بندی پابند ہے تو رضا اس کی مضاف الیہ محذوف ہے اس کی رضا پیش سامنے گیر پکڑ یعنی اختیار کر یک سواری اکیلا سوار ہے یعنی بے نیاز ہے سر خویش اپنا سر

۴۔ فراخی خوش حالی مرز زمین کشور ملک مخواہ مت چاہ دل تنگ تنگ دل بینی تو دیکھے رعیت باشندگان ملک شاہ بادشاہ

۵۔ مستکبراں جمع تکبر کرنے والے دلاور دل والے مترس مت ڈر ازاں کو اس سے کہ جو نترسد نہیں ڈرتا داور انصاف کرنے والا مراد خدا بترس ڈر

۶۔ دگر پھر کشور ملک بیند دیکھتا ہے بخواب خواب میں دارد رکھتا ہے اہل کشور ملک والے خراب برباد

۷۔ خرابی بربادی آید آتی ہے جور ظلم بزرگاں بڑے لوگ رسند پہنچتے ہیں ایں یہ سخن بات بغور گہرائی میں۔

۸۔ رعیت رعایا نشاید نہیں چاہیئے بیداد ظلم کشت اس نے مارا نشاید یہ کشت کے اوپر لگتا ہے یعنی نشاید کشت نہیں مارنا چاہیئے مر خاص سلطنت ملک پناہند و پشت جس سے مضبوطی حاصل ہو یعنی مددگار

۹۔ مراعات رعایت کرنا دہقان کسان کن کر بہر واسطے خویش اپنا خوشدل خوش دل والا کند کرتا ہے کار کام بیش زیادہ ۱۰۔ مروت انسانیت نباشد نہ ہووے بدی برائی کسے اگلا کہ اس کے ساتھ لگ کر اسم موصول ہے نیکوئی نیکی دیدہ باشی تونے دیکھی ہو بسے بہت

تشریح: (۲،۱) یعنی جو بادشاہ ملک کے نقصان اور خرابی سے ڈرتا ہو وہ کبھی رعایا کے ساتھ تکلیف اور دل آزاری کا معاملہ نہیں کر سکتا کیونکہ رعایا کی پریشانی ہی ملک کے نقصان کا سبب ہے جس بادشاہ میں یہ خوبی نہ ہو اس کا ملک خوشحال اور آباد نہیں رہ سکتا (۳) یعنی اے بادشاہ اگر تو رعایا کی خوشی اور نیک خواہشات کا پابند ہے تو پھر ان کی مرضی کے مطابق معاملہ کر اور اگر تو ان سے بے نیاز اور بے پرواہ ہے تو اپنا سر کھاتا رہ وہ وقت جلد آئے گا کہ رعایا بھی تیرا تختہ الٹ دے گی (۴) جب رعایا بادشاہ کے ظلم و زیادتی سے تنگ آئی ہوئی ہو تو وہ دلجمعی کے ساتھ اپنا کاروبار نہیں کر سکتی ایسے میں ملک کیا خاک ترقی کرے گا (۵) خدا ترس خوددار بہادر اتنے نقصان دہ نہیں ہوتے جتنے خوفِ خدا سے عاری اور بزدل لوگ ہوتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو جب موقع لگتا ہے تو اندھے ہو کر انتقام لیتے ہیں اور جائز ناجائز حلال حرام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے (۶) جو بادشاہ رعیت کو دکھی رکھتا ہو اس کے ملک کا آباد اور رعایا کا شاد رہنا خواب و خیال کی بات ہے (۷) جب ظلم و ستم حد سے گذر جاتا ہے تو بادشاہ ظلم کی ہوا اکھڑ جاتی ہے اور مظلوم رعایا انقلاب کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے تو اس کا انجام بربادی اور بدنامی کے سوا کیا ہو سکتا ہے ایسی گہری بات کی قدر بزرگوں سے پوچھو جو صحیح معنی میں اس کو تول سکتے ہیں (۹-۱۰) چونکہ ملک کی خوشحالی کی بنیاد زرعی پیداوار ہے اور زراعت کاشتکار کا کام ہے اس لئے کسانوں کے ساتھ خصوصی رعایات کا معاملہ ہونا چاہیئے تاکہ وہ مطمئن ہو کر دلجمعی کے ساتھ کھیتی باڑی کرے اور ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل کرے اسی طرح جو شخص ہمیشہ تیرا خیر خواہ اور معاون رہا ہو اس کے ساتھ بدسلوکی کرنا بڑی بے مروتی ہے چونکہ کسان بھی اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے وہ بھی تیری طرف سے حسن سلوک کے مستحق ہیں

Scanned by CamScanner

پند دادن خسرو[۱] شیرویہ را

کسریٰ کی شیرویہ کو نصیحت

۲ شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت — دراں دم کہ چشمش ز دیدن بخفت
میں نے سنا کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا — جس وقت کہ اس کی آنکھ دیکھنے سے سو گئی

۳ براں باش تا ہر چہ نیت کنی — نظر در صلاحِ رعیت کنی
اس پر (کاربند) رہ کہ تو جو کچھ بھی نیت کرے — رعیت کی بھلائی میں نظر کرے

۴ مپیچ اے پسر گردن از عقل و رائے — کہ مردم ز دستت نہ پیچند پائے
اے لڑکے عقل اور مشورے سے گردن نہ پھیرنا — تاکہ لوگ تیرے ہاتھ سے پاؤں نہ پھیریں!

۵ گریزد رعیت ز بیداد گر — کند نام زشتش بگیتی سمر
رعیت ظالم (حکمران) سے بھاگتی ہے — اس کی بدنامی دنیا میں مشہور کر دیتی ہے۔

۶ بسے بر نیاید کہ بنیادِ خود — بکند آنکہ بنہاد بنیادِ بد
زیادہ وقت نہیں گزرتا کہ اپنی بنیاد — کھود ڈالتا ہے جو شخص کہ بُری بنیاد رکھتا ہے

۷ خرابی کند شیر و شمشیر زن — نہ چنداں کہ دودِ دلِ طفل و زن
شیر اور تلوار چلانے والا (دونوں) خرابی تو کرتے ہیں — مگر اس قدر نہیں جتنی بچوں اور عورتوں کے دل کی آہ

۸ چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت — بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت
جو چراغ کسی بیوہ عورت نے جلایا — تو نے بارہا دیکھا ہوگا کہ اس نے شہر بھر کو جلا دیا

۹ ازاں بہرہ ور تر در آفاق کیست — کہ در ملک رانی بانصاف زیست
جہاں میں اس سے زیادہ نصیب والا کون ہے — جو کاروبارِ سلطنت میں انصاف کے ساتھ جیا

۱۰ چوں نوبت رسد زیں جہاں غربتش — ترحم فرستند بر تربتش
اس کو جب اس جہاں سے سفر کی نوبت پہنچے — (لوگ) اس کی قبر پر رحمت کی دعا کریں

۱۔ پند نصیحت دادن دینا خسرو بادشاہ مراد خسرو پرویز شاہِ ایران شیرویہ خسرو کا ولی عہد جو اس کے بعد تخت نشین ہوا

۲۔ ویہ حرف تشبیہ ہے یعنی شیر جیسا شنیدم میں نے سنا خسرو بادشاہ شیرویہ شیر جیسا گفت اس نے کہا دراں دم اس دم میں چشمش اس کی آنکھ دیدن دیکھنا بخفت سو گئی یعنی مرنے لگا۔

۲۔ براں اس پر باش ہو تو ہر چہ جو کچھ کنی کرے تو صلاح نیکی بھلائی۔

۳۔ مپیچ مت پھیر پسر لڑکا عقل سمجھ رائے تدبیر و مشورہ مردم لوگ دستت تیرے ہاتھ سے یعنی تیرے آگے سے نہ پیچند نہ پھیریں پا پاؤں۔

۴۔ گریزد بھاگتی ہے بیداد گر ظالم کند کرتی ہے زشت برا ساش اس کا گیتی زمانہ سمر قصہ کہانی

۵۔ بسے بہت بر نیاید باہر نہیں آتا یعنی نہیں گزرتا خود اصل خُود ہے قافیہ کی رعایت سے خَد پڑھتے ہے بکند کھودتا ہے آنکہ جو شخص کہ بنیاد اس نے رکھی بد بری۔

۶۔ کند کرتا ہے شیر مشہور درندہ شمشیر زن تلوار چلانے والا چنداں کہ اتنا کہ دُود دھواں طفل بچہ زن عورت

۷۔ چراغیکہ جو چراغ کہ بیوہ زن بیوہ عورت بر فروخت اس نے جلایا بسے بہت دیدہ باشی تو نے دیکھا ہوگا شہرے ایک شہر بسوخت جلا ڈالا

۸۔ وزاں اور اس سے بہرہ ور تر زیادہ نصیب والا آفاق جہاں کیست کون ہے ملک رانی ملک چلانا زیست جیا

۹۔ چوں جب نوبت باری رسد پہنچے زیں اس سے غربتش اس کو سفر کی ترحم رحمت کی دعا فرستند بھیجیں

تشریح: خسرو سے مراد خسرو پرویز ہے جو نوشیرواں عادل کا پوتا تھا وہ اپنے بیٹے شیرویہ کو نصیحت کر رہا ہے (۲) چشمش ز دیدن بخفت کا مطلب ہے کہ موت کے وقت جب اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو اس نے عالم نزع میں یہ وصیت کی (۳) تیرا ہر کاروبار رعیت کی اصلاح کے نظریہ سے ہونا چاہیئے من مانی اور خود پسندی سے نہیں (۴) رائے سے مراد تدبیر بھی ہو سکتی ہے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس سے مشورہ مراد لیا جائے کیونکہ اگر عوام کے نمائندے مشورہ میں شامل ہوں گے تو اگر کوئی منصوبہ خاطر خواہ نتائج پیدا نہ کر سکا تو بھی اس پر عوام کا ردِ عمل ناخوش گوار نہیں ہوگا کیوں کہ وہ خود شریکِ کار ہوں گے (۵) ظالم حکمران کی بادشاہی سے لوگ بھاگ کر دوسرے ملکوں میں پناہ گزین ہو جاتے ہیں اور اپنے بادشاہ کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں (۶) بنیادِ بد سے مراد ظلم و ستم ہے ظالم کسی کا کچھ نہیں گنوا سکتا درحقیقت وہ ظلم سے اپنی ہی بنیاد کھود رہا ہے۔ کیونکہ حکومت کی بنیاد مظلوم عوام ہیں جن کو وہ خود تباہ کر رہا ہے ایسے میں اگر کسی ہمسایہ نے اس پر چڑھائی کر دی تو عوام اس کا ساتھ قطعاً نہیں دیں گے اور یہ دیکھتے دیکھتے ہٹ جائیگا (۷-۸) ستم زدہ یتیم بچوں اور مظلوم بیواؤں کی آہیں بڑی بڑی سلطنتوں کی تباہی کا باعث بن جاتی ہیں جیسے کسی نے کہا ہے ؎ بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامِ دُعا کردن — اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید اس لیئے اس طبقے کی خاص طور پر دلداری کرنی چاہیئے (۱۰) عادل اور منصف حکمران جب مرتا ہے تو ساری مخلوق اس کے لئے دعائے رحمت کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بد و نیک مردم چو مے بگذرند — ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
برے اور نیک لوگوں نے جب گزر ہی جانا ہے — تو یہی بہتر ہے کہ تیرا نام نیکی سے لیویں

۲ خدا ترس را بر رعیت گمار — کہ معمار ملک است پرہیزگار
رعیت پر خدا سے ڈرنے والے کو مقرر کر — کیونکہ پرہیزگار شخص ملک کا معمار ہوتا ہے

۳ بد اندیش تست آں و خونخوار خلق — کہ نفع تو جوید در آزار خلق
وہ تیرا بدخواہ اور مخلوق کا خون خوار ہے — جو مخلوق کی تکلیف میں تیرا نفع ڈھونڈتا ہے

۴ ریاست بدست کسانے خطا ست — کہ از دست شاں دستہا بر خدا ست
حکومت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دینا غلطی ہے — جن کے ہاتھ سے لوگوں کے ہاتھ خدا کے سامنے اٹھیں

۵ نکوکار پرور نہ بیند بدی — چو بد پروری خصم جان خودی،
نیکوں کا پالنے والا برائی نہیں دیکھتا، — تو جب بروں کو پالے گا تو اپنی جان کا خود دشمن ہے

۶ مکافات دشمن بمالش مکن — کہ بیخش بر آوردہ باید زبن
دشمن کی سزا اس کے مال سے مت کر — کہ اس کی تو جڑ نیچے سے اکھاڑنی بہتر ہے

۷ مکن صبر بر عامل ظلم دوست — چہ از فربہی بایدش کند پوست
ظلم پسند حاکم پر صبر نہ کر — کیونکہ اس کے تو موٹاپے سے کھال ادھیڑ دینی چاہیے

۸ سر گرگ باید ہم اول برید، — نہ چوں گوسفنداں مردم درید،
بھیڑیے کا سر پہلے ہی کاٹ دینا چاہیے — اس وقت نہیں جب لوگوں کی بکریاں پھاڑ ڈالے

حکایت ۹

کہانی!

۱۰ چہ خوش گفت بازارگان اسیر — چو گردش گرفتند دزداں بہ تیر
ایک قیدی سوداگر نے کیا خوب کہا — جب چوروں نے اسے تیر دار سے گھیر لیا

۱۔ بد برا نیک اچھا مردم لوگ چو جب مے بگذرند گزرتے ہیں ہماں وہی بہ بہتر نامت تیرا نام برند لے جاویں۔

۲۔ خدا ترس خدا سے ڈرنے والا بر پر رعیت رعایا گمار مقرر کر معمار تعمیر کرنے والا است ہے پرہیزگار برائی سے پرہیز کرنے والا۔

۳۔ بد اندیش برا سوچنے والا تست تو ہے آں وہ خونخوار خون پینے والا خلق مخلوق جو ید ڈھونڈے آزار تکلیف۔

۴۔ ریاست حکومت دست ہاتھ کسانے اگلا کہ اس کے ساتھ لگ کر اسم موصول ہے یعنی جو لوگ کہ دست شاں ان کے ہاتھ دستہا جمع بر خدا خدا پر یعنی خدا کے آگے ست ہے۔

۵۔ نکوکار نیک کام کرنے والا پرور اس کے ساتھ لگ کر اسم فاعل یعنی نیکوکار کو پالنے والا نہ بیند نہیں دیکھتا پروری تو پالے خصم دشمن خودی خود ای اپنی تو موجود ہے۔

۶۔ مکافات بدلہ دینا یعنی سزا بمالش اس کے مال سے یعنی مال چھین کر مکن مت کر بیخش اس کی جڑ بر آوردہ نکالی ہوئی باید چاہیے زبن جڑ سے یعنی نیچے سے۔

۷۔ مکن مت کر عامل حاکم ظلم دوست ظلم کو دوست رکھنے والا چہ کیوں کہ فربہی موٹاپا بایدکند پوست کھال اکھیڑنی چاہیے ش اس کی۔

۸۔ گرگ بھیڑیا باید چاہیے ہم بھی اول پہلے باید برید کاٹنا چاہیے نہ نہیں چوں جب گوسفنداں بکریاں مردم لوگ درید پھاڑ دے۔ ۱۰۔ چہ کیا خوش اچھا بازارگاں سوداگر یہ صیغہ واحد کا ہے اسیر قیدی چو جب گردش اس کے گرد گرفتند پکڑ لیا انہوں نے دزداں جمع چور۔

تشریح: جب ہر اچھے برے کو مرے بغیر چارہ نہیں تو کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ جہاں میں نیک نامی چھوڑ کر مرے (۲) ایسا حاکم جس کے دل میں خوفِ خدا ہو وہ ملک کی تعمیر اور آبادی کا سبب ہوتا ہے کیونکہ وہ خزانہ شاہی کو ناجائز کاموں پر صرف کرنے کی بجائے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتا ہے (۳-۴) جو حاکم خزانہ شاہی کو بھرنے کے لئے لوگوں پر ناجائز اور بے تحاشا ٹیکس لگائے وہ بادشاہ کا خیرخواہ نہیں ہوتا بلکہ مخلوق کے لئے جلاد اور بادشاہ کے لئے نادان دوست ہوتا ہے ایسے شخص کے لئے ہر کوئی بددعا کرتا ہے لہذا اس کو عہدہ سے معزول کر کے کسی عادل اور منصف کو حاکم بنانا چاہیئے (۵) جو بادشاہ نیک اور شریف لوگوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھتا ہو وہ لوگ اس سے کبھی دغا نہیں کرتے اور جو بدمعاشوں اور اُچکوں پر نوازش کرے وہ ان سے کبھی وفا نہیں دیکھے گا بلکہ انہی کے ہاتھوں ہلاک ہوگا (۶) دشمن کو صرف مالی تاوان لے کر چھوڑ دینا مناسب نہیں بلکہ جب موقع لگے اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکے (۷) ظالم حکمران سے درگزر کرنا تو اس کی حوصلہ افزائی ہے اس کے بجائے اس کی تو کھال ادھیڑ دینی چاہیئے تاکہ کسی اور کو ظلم کی جرأت نہ ہو (۸) رحم دلی سے بھیڑیئے کو یہ موقع نہیں دینا چاہیئے کہ وہ لوگوں کی بکریاں پھاڑ ڈالے تو پھر ہی اس کو ہلاک کریں بلکہ اسے فی الفور جہنم رسید کرنا چاہیئے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ سیاحوں اور غیر ملکی تاجروں کے ساتھ مہر و محبت کا سلوک کرے تاکہ وہ غیر ملکوں میں نیک نام ہو اور مسافروں کو عزیز رکھے تاکہ وہ اس کے لئے دعا کریں۔ (۱۰) ایک مال دار سوداگر کو جنگل میں چوروں نے گھیر لیا اور اس کے قافلے پر تیر برسانے لگے اس وقت اس نے یہ عجیب اور کھری بات کہی

۱ چو مردانگی آید از رہزناں ، چہ مردانِ لشکر چہ خیلِ زناں
جب ڈاکوؤں سے بہادری ظاہر ہو ، تو کیا لشکر کے مرد اور کیا عورتوں کی جماعت

۲ شہنشہ کہ بازارگاں را بخست ، درِ خیر بر شہر و لشکر بہ بست
جس بادشاہ نے سوداگروں کو ستایا ، اس نے خیر کا دروازہ شہر اور لشکر پر بند کر لیا

۳ کے آں جا دگر ہوشمنداں روند ، چو آوازۂ رسمِ بد بشنوند ،
پھر وہاں ہوشمند لوگ کب جاویں گے ، جب لاقانونی کی شہرت سن لیں گے

۴ نکو بایدت نام و نیکی قبول ، نکو دار بازارگان و رسول ،
اگر تجھے نیک نامی اور مقبول نیکی چاہیئے ، تو قاصدوں اور تاجروں کے ساتھ اچھا معاملہ کر

۵ بزرگان مسافر بجاں پرورند ، کہ نامِ نکوئی بعالم برند
بزرگ لوگ مسافروں کو جان سے پالتے ہیں ، کیونکہ وہ نیک نامی جہان میں لے جاتے ہیں

۶ تباہ گردد آں مملکت عنقریب ، کزو خاطر آزردہ آید غریب
وہ ملک عنقریب برباد ہو جائے گا ! ، جس سے مسافر رنجیدہ واپس آئے

۷ غریب آشنا باش و سیاح دوست ، کہ سیاح جلاب نامِ نکوست
مسافر کو پہچاننے والا اور سیاح کو دوست رکھنے والا ہو ، کیونکہ سیاح نیک نامی کو پھیلانے والا ہے

۸ نکو دار ضیف و مسافر عزیز ، وز آسیبِ شاں پُر حذر باش نیز
مہمان کو خوش رکھ اور مسافر کو عزیز ! ، اور ان کی نقصان رسانی سے بھی محتاط رہ !

۹ ز بیگانہ پرہیز کردن نکوست ، کہ دشمن تواں بود در زیِّ دوست
بیگانے سے پرہیز کرنا بہتر ہے ، کیونکہ دوست کے لباس میں دشمن بھی ہو سکتا ہے

۱۰ قدیمانِ خود را بیفزائی قدر ، کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
اپنے پرانے (خدمتگاروں) کی قدر بڑھا ، کیونکہ اپنے پالے ہوئے سے بیوفائی ہرگز نہیں آئیگی

۱۔ چو جب مردانگی بہادری آید آئے رہزناں جمع ڈاکو چہ کیا مرداں جمع مرد خیل جماعت زناں جمع عورتیں
۲۔ بازارگاں سوداگر بخست زخمی کیا مراد ستایا در دروازہ بہ بست بند کیا اس نے
۳۔ کے کب آں جا اس جگہ دگر پھر ہوشمنداں سمجھ دار روند جاویں وہ چو جب آوازہ شہرت رسم قانون بد برا بشنوند سنیں وہ ۔
۴۔ نکو اچھا بایدت تجھ کو چاہیئے نام یہ صفت نکو کا موصوف ہے یعنی نیک نام قبول پسندیدہ اور مقبول نکو دار اچھی طرح رکھو بازارگان تاجر رسول قاصد
۵۔ بزرگاں جمع بزرگ بجاں جان کے ساتھ پرورند پالتے ہیں ۔ نکوئی اچھائی بعالم جہان میں برند لے جاتے ہیں ۔
۶۔ گردد ہوئے گا آں وہ مملکت حکومت عنقریب جلدی کزو اصل کہ از او اس سے خاطر آزردہ پریشان دل والا ۔ آید آئے غریب مسافر
۷۔ غریب آشنا مسافر کو پہچاننے والا باش ہوئے سیاح دوست سیاح کو دوست رکھنے والا جلاب کھینچنے والا نام نکو نیک نامی ست ہے
۸۔ نکو دار ٹھیک رکھ ضیف مہمان عزیز باعزت آسیب نقصان شاں وہ جمع پر حذر پرہیز کرنے والا باش ہو جا نیز بھی
۹۔ کردن کرنا نکوست اچھا ہے تواں بود ہو سکتا ہے در میں زی لباس
۱۰۔ قدیمان جمع پرانے بیفزائی بڑھا قدر مرتبہ نیاید نہیں آتا پروردہ پالا ہوا غدر بیوفائی

تشریح : (۱) ڈاکو جبھی دلیر ہوتے ہیں جب انتظامیہ کمزور ہو جاتے پھر ایسی انتظامیہ پولیس اور عورتوں کی بھیڑ میں کیا فرق ہے (۲-۳) ضروریاتِ زندگی ایک جگہ سے دوسری جگہ تاجروں اور سوداگروں کے ذریعے سے منتقل ہوتی ہیں جو بادشاہ تاجروں کو سہولت نہ دے وہ گویا اپنی ضروریات کو خود روکتا ہے جس ملک میں حمل و نقل اور راہداری کی ضروری سہولتیں ناپید ہوں وہاں کوئی ہوشمند سوداگر نہیں جائے گا (۴) نیک نامی اور بدنامی تاجروں اور قاصدوں کے ذریعے ملک ملک پہنچ جاتی ہے اس لئے تجھے اگر نیک نامی اور پسندیدہ نیکی درکار ہے تو ان لوگوں سے اچھا برتاؤ کر (۷) سیاح جو ملک ملک پھرتے ہیں وہ نیک نامی کیلئے چلتے پھرتے اشتہار ہوتے ہیں اس لئے نیک نامی کے خواہاں کو ان کی خاطر داری خوب کرنی چاہیئے (۸) مسافروں اور مہمانوں کی خدمت تو خوب کرنی چاہیئے لیکن چونکہ وہ لوگ بیگانے اور اوپرے ہوتے ہیں اس لئے ضروری احتیاط بھی ملحوظ رکھنی چاہیئے مبادا کہ بستر بوریا ہی لپیٹ کر لے جائیں ۔ (۹) بعض دشمن بھی دوستی کے بھیس میں مہمان ہو جاتے ہیں اور جب موقع لگتا ہے تو اپنے میزبان کا خانہ خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے (۱۰) ایسے نوکر چاکر جو اپنے مالک کے گھر میں ہی جواں ہوئے ہیں اور وہیں خدمت کرتے رہے ہوں ان کو اپنے مالک کے ساتھ ایک گونہ انس ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کسی لمحہ اپنے مالک کی برائی نہیں سوچ سکتے اس لئے پرانے اور جدی پشتی خدمتگاروں کا زیادہ اعتبار کرنا چاہیئے اور ان کو وقتاً فوقتاً انعام بھی دیتے رہنا چاہیئے تاکہ انہیں کسی دوسری طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔

Scanned by CamScanner

۱ چوں خدمت گزاریت گردد کہن — حق سالہایش فراموش مکن
جب تیرا کوئی خادم بوڑھا ہو جائے — اس کے سالہا سال کا حق فراموش نہ کر

۲ گر او را ہرم دست خدمت ببست — ترا بر کرم ہمچناں دست ہست
اگر بڑھاپے نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں — تجھے تو بخشش پر ویسے ہی قدرت ہے

حکایت
کہانی

۴ شنیدم کہ شاپور دم در کشید — چو خسرو برا سمش قلم در کشید
میں نے سنا ہے کہ شاپور افسوس سے ٹھٹک گیا — جب خسرو نے اس کے نام پر قلم کھینچ دی

۵ چوں شد حالش از بینوائی تباہ — نبشت ایں حکایت بنزدیک شاہ
جب بے سروسامانی سے اس کی حالت تباہ ہوگئی — اس نے یہ حکایت بادشاہ کو لکھ بھیجی،

۶ کہ اے شاہِ آفاق گستر بعدل — اگر من نماندم تو مانی بفضل
کہ اے جہاں میں انصاف پھیلانے والے بادشاہ — اگر میں (کام) کا نہ رہا تو خدا کے فضل سے سلامت ہے

۷ چو بذلِ تو کردم جوانی خویش — بہنگام پیری مرانم ز پیش
جب میں نے اپنی جوانی تیری (خدمت) میں خرچ کردی — بڑھاپے کے وقت مجھے سامنے سے نہ دھتکار

۸ غریبے کہ پُر فتنہ باشد سرش — میازار و بیروں کن از کشورش
وہ مسافر جس کا سر فتنے سے پُر ہو — اسے سزا نہ دے بس ملک سے باہر کردے

۹ تو گر خشم بروئے نرانی رواست — کہ خود خوئے بد دشمنش در قفاست
تو اگر اس پر غصہ نہ کرے تو مناسب ہے — کیونکہ اس کا دشمن بری عادت خود اسکے پیچھے ہے

۱۰ وگر پارسی باشدش زاد بوم — بصنعاش مفرست سقلاب و روم
اور اگر اس کا وطن فارس ہی ہو — تو اس کو صنعا، سقلاب اور روم میں مت بھیج

۱۔چوں جب خدمت گزار خدمت کرنے والا ئی نکرہ کی یعنی کوئی ت ضمیر کی یعنی تیرا گردد ہوجاتے کہن پرانا مراد بوڑھا سالہا جمع سال فرامش مخفف فراموش بھولنا مکن مت کر

۲۔ او را اس کو ہرم بڑھاپا دست ہاتھ ببست باندھ دیا ترا تجھ کو بر پر کرم بخشش ہمچناں ویسے ہو ہست ہے

۴۔شنیدم میں نے سنا شاپور خسرو پرویز کا اہلکار دم در کشید اندر کھینچا یعنی افسوس سے گم صُم ہو گیا چو جب خسرو خسرو پرویز بادشاہ بر پر اسمش اس کا نام قلم در کشید قلم کھینچ دی یعنی نام کاٹ دیا

۵۔شد ہوا حالش اس کا حال بینوائی بے سروسامانی تباہ خراب نبشت اس نے لکھا ایں یہ نزدیک پاس شاہ بادشاہ

۶۔آفاق جمع افق کنارہ مراد جہاں گستر بعدل اصل میں عدل گستر ہے انصاف پھیلانے والا اور اس کی ب آفاق پر لگتی ہے من میں نماندم نہ رہا مانی تو رہے بفضل اللہ کے فضل سے

۷۔چو جب بذل خرچ کرنا خویش اپنی بہ میں ہنگام وقت پیری بڑھاپا مرانم مت ہنکا مجھ کو پیش سامنے

۸۔غریب مسافر ے وحدت کی پُر فتنہ فتنہ سے بھرا ہوا میازار مت ستا بیروں کن باہر کر کشورش اپنا ملک

۹۔خشم غصہ بروے اس پر نرانی نہ چلائے تو روا ست جائز ہے خوئے عادت بد بُرا قفا پیچھے ست ہے

۱۰۔پارسی فارسی باشد ہووے ش اس کا زاد بوم جائے پیدائش مراد وطن اصلی صنعا یمن کا دارالحکومت ش اس کو مفرست مت بھیج سقلاب ترکی کا ایک شہر یا علاقہ

تشریح: (۱۔۲) بوڑھا خادم اگر خدمت کے قابل نہ بھی ہو تو بھی اس کی سالہا سال کی خدمت گزاری کے پیش نظر اس کا وظیفہ جاری رکھ کیونکہ وہ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اب تیری خدمت کرنے سے معذور ہے تو تو سخاوت اور بخشش کرنے سے تو معذور نہیں (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جو نوکر چاکر تیری خدمت میں بوڑھا ہو جائے بڑھاپے کے وقت اس کو معزول کر کے تباہ نہیں کرنا چاہئیے اور اگر معزول کرنا ضروری ہو تو اس کی پنشن مقرر کردے تاکہ وہ بے روزگاری کا شکار نہ ہو۔ . . . . (۴) شاہپور جب بڑھاپے کی وجہ سے خدمت کے قابل نہ رہا تو بادشاہ نے اس کا نام ملازمین میں سے کاٹ دیا جس کا شاہپور کو اتنا صدمہ ہوا کہ اسکا اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر رہ گیا (۵۔۶۔۷) وظیفہ بند ہونیکی وجہ سے جب اس کی گزران بہت تنگ ہو گئی تو اس نے بادشاہ کو یہ عرضداشت لکھی کہ میں تو ضعیفی کی وجہ سے دربار میں نہ رہا مگر خدا کرے تو دیر تک تاج و تخت کا مالک رہے میں نے اپنی جوانی تیری خدمت میں صرف کر دی اب جبکہ بڑھاپا آگیا اور میں کسی کام کاج کے قابل نہ رہا تو مجھے دربار کی حاضری سے محروم نہ کرنا چاہئیے (۸۔۹) کوئی غیر ملکی جو تیری سلطنت میں پناہ گزین ہے یا سیر و سیاحت کے لئے آیا ہوا ہے اگر وہ سازشی ذہن کا مالک ہے اور فتنہ انگیزی کرتا ہے تو اسے مارنے یا قید کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے چپکے سے ملک سے نکال باہر کر دو وہ اپنی بدباطنی اور کج طبعی کی وجہ سے جہاں جائے گا اپنی سزا خود پالے گا اور تو بدنامی سے بچ جائے گا۔ (۱۰) اور اگر ایسا فتنہ انگیز اسی ملک کا باشندہ ہے تو اسے ملک بدر نہ کرو کیونکہ اپنی مصیبت کسی اور کے گلے میں نہیں ڈالنی چاہیئے بلکہ اسے یہیں سزا دے کر اس کا مزاج صاف کرو۔

Scanned by CamScanner

1
ہم آں جا امانش مدہ تا بچاشت | **نشاید بلا بر دگر کس گماشت**
دہاں بھی اس کو صبح تک کی مہلت نہ دے | تاکہ وہ (اتنی دیر میں) کسی دوسرے کو بلا میں مبتلا نہ کردے

2
کہ گویند برگشتہ باد آں زمیں | **کزو مردم آیند بیروں چنیں**
کیونکہ وہ لوگ کہیں گے کہ ایسا ملک برباد ہو جائے | جس سے ایسے لوگ باہر آتے ہیں

3
عمل گر دہی مرد منعم شناس | **کہ مفلس ندارد ز سلطاں ہراس**
ذمہ داری اگر سونپنی ہو تو خوشحال شخص تلاش کر | کیونکہ مفلس بادشاہ کا ڈر نہیں رکھتا

4
چو مفلس فرو برد گردن بدوش | **ازو بر نیاید دگر جز خروش**
جب مفلس (شرمندگی سے) گردن جھکا لے | سوائے چیخ کے اس سے کچھ نہیں نکل سکتا

5
چو مشرف دو دست از امانت بداشت | **بباید برو ناظرے بر گماشت**
جب ہیڈ کلرک دونوں ہاتھ امانت سے اٹھا لے | تو اس پر ایک نگران مقرر کر دینا چاہیئے

6
ور او نیز در ساخت با خاطرش | **ز مشرف عمل برکن و ناظرش**
اور اگر وہ بھی اس کی طبیعت سے موافقت کر لے | تو کلرک اور نگران دونوں سے کام چھین لے

7
خدا ترس باید امانت گزار | **امیں کز تو ترسد امینش مدار**
خزانچی خدا سے ڈرنے والا ہونا چاہیئے | جو خزانچی (صرف) تجھ سے ڈرے اسے خزانچی نہ رکھ

8
بیفشان و بشمار و عاقل نشیں | **کہ از صد یکے را نہ بینی امیں**
چھان بین کر لے اور شمار کر لے اور ہوشیار ہو کر بیٹھ | کیونکہ سو میں سے تو ایک بھی امانت دار نہیں دیکھے گا

9
دو ہمجنس دیرینہ و ہم قلم | **نباید فرستاد یک جا بہم**
دو پرانے ہم محکمہ اور ہم عہدہ شخصوں کو | ایک ہی جگہ اکٹھے تعیناتی نہ کرنا چاہیئے

10
چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار | **یکے دزد باشد یکے پردہ دار**
تو کیا جانے کہ شریک اور دوست ہو جائیں | ایک چور ہو دوسرا پردہ رکھنے والا

۱۔ ہم بھی آں جا اس جگہ امانش اس کو امان مدہ مت دے تا تک چاشت نو دس بجے صبح کا ٹائم بلا مصیبت دگر دوسرا کس شخص گماشت پر نشاید کے ساتھ لگ کر مصدر ہے نہیں مقرر کرنا چاہیئے۔
۲۔ گویند کہیں گے برگشتہ پھرا ہوا باد ہووے یعنی برباد ہو آں کز کہ اس سے مردم لوگ آیند آتے ہیں بروں باہر چنیں ایسے
۳۔ عمل کام ذمہ داری دہی دلوے تو منعم مالدار شناس پہچان مفلس غریب ندارد نہیں رکھتا سلطان بادشاہ ہراس خوف
۴۔ چوں جب مفلس غریب فرد برد نیچے لے گیا بدوش کندھوں میں ازو اس سے بر اوپر نیامد نہیں آوے گی جز سوائے دگر اور خروش چیخ
۵۔ مشرف ہیڈ منشی دست ہاتھ بداشت بمعنی برداشت اٹھا لیا بباید چاہیئے برو اس پر ناظرے کوئی نگراں ے وحدت یا عظمت کی ہے بر زائد گماشت مقرر کیا یہ باید کے ساتھ مل کر مصدر ہے بمعنی مقرر کرنا۔
۶۔ ور او اور اگر وہ نیز بھی در ساخت موافقت کر لی با خاطرش اس کے دل کے ساتھ مشرف ہیڈ کلرک عمل ذمہ داری برکن باہر کر یعنی چھین لے ناظرش اس کا نگران
۷۔ خدا ترس خدا سے ڈرنے والا باید چاہیئے امانت گزار امانت دار محافظ امیں امانت دار کہ موصولہ از تو تجھ سے ترسد ڈرے مدار مت رکھ ۸۔ بیفشاں جھاڑ جھڑک بشمار شمار کر عاقل سمجھ دار نشیں بیٹھ صد سو یکے ایک نہ بینی نہ دیکھے تو امیں امانت دار ۹۔ ہمجنس ایک جنس والے مراد ایک محکمہ میں کام کرنے والے ہم قلم ایک قلم والے مراد ایک ہی پوسٹ پر کام کرنے والے دیرینہ پرانے نباید نہ چاہیئے فرستاد ماضی نباید کے ساتھ مل کر مصدر یعنی نہیں بھیجنا چاہیئے یک جا ایک جگہ بہم اکٹھے ۱۰۔ چہ کیا دانی تو جانتا ہے ہمدست ایک ہاتھ والے یعنی شریک کار گردند ہو جاویں وہ یکے ایک دزد چور باشد ہووے پردہ دار پردہ رکھنے والا

تشریح: (۲) اگر فتنہ انگیز کو ملک بدر کرے گا تو وہ جس ملک میں جائے گا وہاں کے لوگ تیرے لئے بددعا کریں گے کہ یہ مصیبت جس ملک سے آئی ہے خدا کرے وہ ملک برباد ہو جائے (۳۔۴) کسی پوسٹ پر کوئی شخص مقرر کرنا ہو تو صاحب حیثیت شخص کو ترجیح دینا کیونکہ وہ اگر خیانت کرے گا تو اس کی جائیداد قرق کر کے تو اپنا نقصان پورا کر سکے گا اور وہ قرقی کے خوف سے خیانت کرے گا ہی نہیں نادار آدمی جب پکڑا جائے گا تو اسے قرقی کا کوئی خوف ہوگا ہی نہیں وہ گردن ڈھیلی کر کے نگاہیں جھکا کے بیٹھ جائے گا تو تو اس کا کیا پکڑے گا اس سے سوائے چیخ و پکار کے کچھ بھی وصول نہیں ہو سکے گا (۵۔۶) ہیڈ کلرک خیانت کرنے لگے تو اس پر نگراں اور چیکر مقرر کر دینا چاہیئے اور اگر وہ دونوں ہم پیالہ و ہم راز ہو کر بددیانتی پر تل جائیں تو دونوں کو معزول کر دے (۷) جس کی کارکردگی خدا خوفی کے ماتحت اچھی ہے وہ ہمیشہ اچھی رہے گی اور جس کی تیرے خوف سے ذرا بہتر ہے وہ تجھے جس وقت ذرا غافل دیکھے گا ضرور بدعنوانی کا مرتکب ہوگا اس لئے امین اور خزانچی خدا سے ڈرنے والا ہونا چاہیئے نہ کہ تجھ سے ڈرنے والا (۸) چونکہ خیانت عام ہو چکی ہے اس لئے اہل کاروں کی طرف سے مطمئن ہو کر نہ بیٹھنا چاہیئے بلکہ چھان بین کرتے رہنا چاہیئے ہو سکے تو ہر چیز کو خود شمار کرے اور بڑا ہوشیار ہو کہ وہ اس طرح شاید تو بددیانتی اور خیانت کاری سے بچ جائے (۹۔۱۰) جو دو شخص کافی مدت سے ایک ہی محکمے میں ایک ہی میز پر کام کرتے رہے ہوں ایک چوری کرے گا تو دوسرا اس کی پردہ داری کرے گا اس طرح ملی بھگت سے وہ دونوں چور بازاری کرتے رہیں گے۔

1 چوں دزداں زہم باک دارند وبیم | رود درمیاں کارواں سلیم

جب چور ایک دوسرے سے خوف وخطرہ رکھیں | تو درمیان سے قافلہ بسلامت گزر جائے گا

2 یکے راکہ معزول کردی زجاہ | چوں چندے برآید بہ بخشش گناہ

جس کو تو نے عہدے سے معزول کر دیا ہو | جب کچھ عرصہ گزر جائے اس کا جرم معاف کر دے

3 برآوردن کامِ امیدوار | بہ از قید بندی شکستن ہزار

امیدوار کا مقصد پورا کر دینا | ہزاروں کی قید ختم کرنے سے بہتر ہے

4 نویسندہ راکن ستونِ عمل | نیفتد نبرّد طناب امل

لکھے پڑھے آدمی کو کاردار بنا | تاکہ آرزو کی رسی گرے کٹے نہیں

5 بفرماں براں برشہِ دادگر | پدروار خشم آورد بر پسر

منصف بادشاہ فرمانبرداروں پر | ویسے غصے ہوتا ہے جیسے باپ بیٹے پر

6 گہش مے زند تا شود دردناک | گہے مے کند آبش از دیدہ پاک

کبھی اس کو مارتا ہے تاکہ تکلیف محسوس کرے | کبھی اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے

7 چوں نرمی کنی خصم گردد دلیر | وگر خشم گیری شوند از تو سیر

جب تو صرف نرمی کا برتاؤ کرے گا تو دشمن دلیر ہو جائیگا | اور اگر غصہ ہی غصہ اختیار کریگا تو تجھ سے سیر ہو جائیں

8 درشتی ونرمی بہم در بہ ست | چوں رگ زن کہ جراح ومرہم نہ ست

سختی و نرمی اکٹھی بہتر ہے | جیسے جراح کہ اپریشن کرنیوالا بھی ہے اور مرہم رکھنے والا بھی

9 جواں مرد وخوش خلق وبخشندہ باش | چوں حق برتو باشد تو برخلق پاش

بہادر، خوش اخلاق اور سخی بن کے رہ | جب حق تعالیٰ تجھ پر نچھاور کرتا ہے تو مخلوق پر نچھاور کر

10 چوں یاد آیدت عہد شاہان پیش | ہمیں نقش برخواں پس از عہد خویش

جب تجھے پہلے بادشاہوں کا زمانہ یاد آوے | تو یہی صورت اپنے زمانے کے بعد سمجھتے

۱۔ دزداں جمع دزد چور زہم آپس سے باک خوف دارند رکھیں بیم خطرہ رود چلا جائے درمیاں بیچ میں کارواں نے ی وحدت کی کارواں قافلہ سلیم سلامتی والا

۲۔ معزول جدا کردی تو نے کیا ز سے جاہ مرتبہ چوں جب چندے کچھ برآید گزرے بہ زائد بخشش ش ضمیر مفعول بخش امر بخش دے گناہ جرم

۳۔ برآوردن نکالنا کام مقصد امیدوار امید رکھنے والا بہ بہتر از سے قید بندی جیل میں ڈالنا، شکستن توڑنا

۴۔ نویسندہ لکھنے والا کن کر ستون عمل عمل کا ستون یعنی کاردار نیفتد نہ گرے نبرد نہ کٹے طناب خیمہ کی رسی امل آرزو

۵۔ بفرماں براں فرمانبردار بر پر زائد شہ بادشاہ دادگر انصاف کرنے والا پدر باپ پدروار باپ کی طرح خشم غصہ آورد لاتا ہے پسر بیٹا

۶۔ گہہ کبھی ش اس کی مے زند مارتا ہے تا تاکہ شود ہووے دردناک دردمند مے کند کرتا ہے آبش اس کے آنسو دیدہ آنکھیں پاک صاف

۷۔ چوں جب کنی کرے تو خصم دشمن گردد ہووے دلیر نڈر وگر اور اگر خشم غصہ شوند ہو جاویں سیر بے نیاز: ناامید

۸۔ درشتی سختی بہم اکٹھی در زائد بہ بہتر ست ہے چوں جیسے رگ زن رگ مارنے والا یعنی جراح جراح چیرا دینے والا مرہم نہ مرہم رکھنے والا

۹۔ جواں مرد بہادر خوش خلق اچھے اخلاق والا بخشندہ بخشنے والا باش ہو چوں جب حق اللہ تعالیٰ بر تو تجھ پر باشد چھڑکتا ہے بر پر خلق مخلوق ۱۰۔ آیدت آوے تجھ کو عہد زمانہ شاہاں جمع بادشاہ پیش پہلا ہمیں یہی نقش صورت برخواں پڑھ لے پس پیچھے خویش اپنا

تشریح: (۱) جب چوروں میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ ایک دوسرے سے خوفزدہ اور محتاط ہو جاتے ہیں ایسے میں قافلہ بسلامت گزر جاتا ہے (۲) معزول عہدے دار جب توبہ تائب ہو کر آجائے تو اسے پھر بحال کر دے تاکہ اس کے تجربہ سے فائدہ حاصل ہو (۳) کسی کی امید پوری کر دینا قیدیوں کو آزاد کرنے سے بھی بڑا ثواب ہے (۴) اگر پڑھے لکھے اور تجربہ کار آدمی کو کاردار بنائے گا تو اس سے جو بھی امیدیں وابستہ کریگا ان شاء اللہ پوری ہو جائیں گی بخلاف جاہل کے کہ وہ عموماً کام کو بگاڑتا اور امیدوں کو پامال کر دیتا ہے (۵-۶) جیسے باپ کبھی کبھار بوقتِ ضرورت اولاد کو مارتا اور سزا دیتا ہے مگر دل میں محبت بدستور رہتی ہے اسی طرح بوقتِ ضرورت بادشاہ کو بھی چاہیئے کہ سزا تو دے مگر دشمنی سے نہیں بلکہ محبت اور اصلاح کے تقاضے سے (۷-۸) صرف نرمی یا صرف سختی دونوں نقصان دہ ہیں کیونکہ صرف نرمی سے دشمنوں کو سزا کا خطرہ نہیں رہتا ہے اور صرف سختی سے شریف اور بے گناہ بھی خوفزدہ اور بے امید ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایک کیساتھ دوسری کو بھی پیش نظر رکھا جائے جیسے جراح کہ اگر اپریشن کرتا ہے تو مرہم بھی لگاتا ہے (۹) جب اللہ تعالیٰ نے تجھے بے حساب دے رکھا ہے تو پھر تجھے بھی بخیل نہ ہونا چاہیئے بلکہ خدا ہی کی طرح سخاوت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے (۱۰) پہلے بادشاہ اور آباؤ اجداد یاد آئیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی طرح ایک دن میں اور آپ بھی مر کھپ کر ختم ہو جائیں گے اور بعد میں آنے والے لوگ اسی طرح ہمارا بھی ذکر اور یاد کیا کریں گے۔

Scanned by CamScanner

1 نیامد کس اندر جہاں کو بماند — مگر آں کزو نام نیکو نماند
جہاں میں ایسا کوئی شخص نہیں آیا جو ہمیشہ رہا ہو — مگر وہی جس کی نیک نامی رہ گئی ہو

2 نمرد آنکہ ماند پس از وے بجائے — پل و خانی و خوان و مہماں سرائے
وہ شخص نہیں مرا جسکے پیچھے قائم رہ جائیں — پل، تالاب، لنگر اور مہمان خانہ

3 ہر آنکو نماند از پسش یادگار — درخت وجودش نیاورد بار
جس کے پیچھے کوئی یادگار نہ رہی، — اس کے وجود کا درخت پھل نہ لایا

4 وگر رفت و آثار خیرش نماند — نشاید پس مرگش الحمد خواند
کوئی اگر (اس حالت میں) مرگیا کہ اس کی خیر اور قربانی نہ رہی — تو اس کے مرنے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنی چاہیئے

5 چو خواہی کہ نامت بود در جہاں — مکن نام نیک بزرگاں نہاں
اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا میں تیرا نام ہو — بزرگوں کے نیک نام پہ پردہ نہ ڈال!

6 ہمیں کام و ناز و طرب داشتند — باخر برفتند و بگذاشتند،
یہی مقصد ناز اور خوشی وہ بھی رکھتے تھے — آخر چلے گئے اور چھوڑ گئے!

7 یکے نام نیکو ببرد از جہاں، — یکے رسم بد ماند ازو جاوداں
کوئی جہان سے نیک نامی لے گیا — کسی سے ہمیشہ کے لئے رسم بد رہ گئی

8 بسمع رضا مشنو ایذائے کس — وگر گفتہ آید بغورش برس
پسندیدگی کے کان سے کسی کی برائی نہ سن — اور اگر ذکر آ ہی جائے تو اس کی تہہ تک پہنچ

9 گنہگار را عذر نسیاں بنہ — چو زنہار خواہند زنہار دہ
خطا کار کی (طرف سے) بھولنے کا عذر قبول کر — جب معافی چاہیں تو معافی دے دے

10 گر آید گنہگارے اندر پناہ — نہ شرط است کشتن باول گناہ
اگر کوئی قصور وار قابو میں آجائے — تو پہلی خطا پر ہی مار ڈالنا انصاف نہیں ہے

۱۔ نیامد نہیں آیا کس شخص کو کہ او جو کہ وہ بماند وہ رہا آں کزو وہ جس سے کہ نام نیکو نیک نامی بماند رہ گیا
۲۔ نمرد نہیں مرا آنکہ جو کہ وہ ماند رہ گیا پس پیچھے از وے اس سے بجا ر جگہ پہ خانی تالاب خوان دستر خوان، اور لنگر خانہ مہمان سرائے مہمانوں کو ٹھہرانے کی جگہ
۳۔ ہر آنکو اصل میں ہر آں کہ او تھا جو کہ وہ نماند نہ رہا پسش اس کے پیچھے وجودش اس کا وجود نیاورد نہیں لایا بار پھل
۴۔ وگر اور اگر رفت چلا گیا یعنی مرگیا آثار قربانی خیرش اس کی خیر نماند نہ رہی نشاید نہ چاہیئے اس نے خواند کے ساتھ لگنا ہے یعنی نہیں پڑھنی چاہیئے پس پیچھے مرگش اس کی موت الحمد فاتحہ
۵۔ چو جب خواہی تو چاہتا ہے نامت تیرا نام بود ہووے در میں مکن مت کر نام نیک نیک نام نہاں پوشیدہ
۶۔ ہمیں یہی کام مقصد ناز نخرہ طرب خوشی داشتند رکھی انہوں نے باخر آخر کار رفتند چلے گئے بگذاشتند چھوڑ گئے
۷۔ یکے ایک نام نیکو نیک نامی ببرد لے گیا از سے رسم بد بری رسم جاوداں ہمیشہ
۸۔ بہ ساتھ سمع کان رضا خوشی پسندیدگی مشنو مت سن ایذا تکلیف برائی کس کوئی شخص وگر اور اگر گفتہ آید کہنے میں آجائے غور تہہ
کشش اس کی برس پہنچ ۹۔ نسیاں بھول بنہ رکھ مراد قبول کر چو جب زنہار معافی خواہند وہ چاہیں دہ دے ۱۰۔ آید آوے گنہگارے ی وحدت کوئی قصور وار پناہ امن یا قابو نہ شرط است شرط نہیں ہے یعنی ضروری نہیں ہے کشتن مار ڈالنا اول پہلا

تشریح: (۱) جہان میں کوئی ہمیشہ تو نہیں رہتا مگر جو نیک نامی چھوڑ کر مر جائے وہ ایک قسم کا زندۂ جاوید ہے کیونکہ اس کا نام ہمیشہ رہے گا (۲) یعنی صدقۂ جاریہ جس کی یادگار ہو وہ بھی کبھی نہیں مرتا کیونکہ اس کی یاد اور اس کا ثواب جب تک یہ چیزیں ہوں گی باقی رہے گا (۳-۴) نیک اولاد یا صدقۂ جاریہ کی صورت میں جس کی یادگار باقی نہیں گویا وہ جہاں سے بے نصیب اور نامراد گزر گیا۔ ایسے شخص کی کوئی فاتحہ بھی نہیں پڑھتا (۵) جو اپنے بعد نیک نامی چاہتا ہو اسے پہلوں کی نیک نامی پر پردہ نہیں ڈالنا چاہیئے اگر ایسا کرے گا تو بعد والے اس کی نیک نامی کو نہیں چھپائیں گے (۶-۷) یعنی پہلے بزرگ بھی تیری طرح بڑے منصوبے اور تمنائیں رکھتے تھے لیکن موت نے ان کی منصوبہ بندیاں اور آرزوئیں توڑ پھوڑ ڈالیں کوئی نیک نامی چھوڑ کر مر گیا اور کوئی بدنامی لے کر گزر گیا۔ (۸) اگر تیرے سامنے بطور چغلی کسی کی برائی کیجاوے تو اول تو تجھے سننی ہی نہیں چاہیئے اور اگر سُنے تو پوری طرح تحقیق حال کے بغیر کوئی رد عمل نہ کرنا۔ (۹-۱۰) کوئی قصور وار اگر کہے کہ بھول کر غلطی ہو گئی ہے تو باور کر لے اور معافی چاہے تو دے دے پہلی دفعہ جو مجرم پکڑا گیا خواہ اس کا جرم سنگین ہی کیوں نہ ہو فی الفور اس کی گردن مارنا مناسب نہیں بلکہ ایک آدھ دفعہ تنبیہ کر کے چھوڑ دے باز نہ آئے تو بیشک پھانسی چڑھا دے۔

Scanned by CamScanner

۱ چوں بارے بگفتند و نشنید بند — دگر گوشمالش بزندان و بند
جب ایک بار نصیحت کر دیں اور وہ نہ سنے — پھر اس کو قید و بند سے سزا دے

۲ وگر پند و بندش نیاید بکار — درخت خبیث ست بیخش برآر
اور اگر نصیحت اور قید و بند سے کام نہ بنے — خبیث درخت ہے اس کی جڑ نکال دے

۳ چوں خشم آیدت بر گناہ کسے — تأمل کنش در عقوبت بسے
جب کسی کے گناہ پر تجھے غصہ آئے — اس کو سزا دینے میں کافی غور و فکر کر

۴ کہ سہل ست لعل بدخشاں شکست — شکستہ نشاید دگر بارہ بست
کیونکہ بدخشاں کا لعل توڑنا تو آسان ہے — ٹوٹا ہوا دوبارہ نہیں بن سکتا

۵ حکایت در تدبیر پادشاہاں و تاخیر کردن در سیاست

پادشاہوں کی تدبیر اور سزا میں تاخیر کرنے کے بیان میں کہانی

۶ ز دریائے عمان برآمد کسے — سفر کردہ ہامون و دریا بسے
ایک شخص بحر عمان عبور کر کے آیا — جو کافی دریاؤں اور جنگلوں کا سفر کئے ہوئے تھا

۷ عرب دیدہ و ترک و تاجیک و روم — ز ہر جنس در نفس پاکش علوم
عرب ترک تاجیک اور روم دیکھے ہوئے — اس کے پاک دل میں ہر طرح کے علوم تھے

۸ جہاں گشتہ و دانش اندوختہ — سفر کردہ و صحبت آموختہ
جہاں پھرے ہوئے اور دانش پائے ہوئے — سفر کئے ہوئے اور صحبت اٹھائے ہوئے

۹ بہیکل قوی چوں تناور درخت — ولیکن فرو ماندہ بے برگ سخت
قد کاٹھ میں تناور درخت کی طرح قوی — لیکن بے سر و سامانی کی وجہ سے سخت عاجز آیا ہوا

۱۰ دو صد رقعہ بالائے ہم دوختہ — ز حراق و او درمیاں سوختہ
سیکڑوں پیوند اوپر نیچے سئے ہوئے — اس کی تپش سے (اس کا لباس) جگہ جگہ سے جلا ہوا تھا

۱۔ چوں جب بارے ایک بار گفتند انہوں نے کہا نشنید اس نے نہ سنی پند نصیحت دگر پھر گوشمالش اس کے کان مل یعنی سزا دے زنداں قید بند بیڑی

۲۔ دگر اور اگر پند نصیحت بند بیڑی نیاید نہ آئے بکار کام میں خبیث برا ست ہے بیخش اس کی جڑ برآر نکال دے

۳۔ خشم غصہ آیدت آئے تجھکو بر پر کسے کوئی شخص تأمل سوچ بچار کنش اس کو کر عقوبت سزا بسے بہت

۴۔ کہ کیونکہ سہل آسان لعل موتی بدخشاں افغانستان اور روس کی سرحد پر ایک شہر ہے جہاں کے لعل مشہور ہیں شکست ماضی بمعنی مصدر توڑنا شکستہ ٹوٹا ہوا نشاید نہیں بن سکتے بست کے ساتھ مل کر نہیں بنا سکتے دگر بارہ دوبارہ

۵۔ حکایت کہانی تدبیر انتظام پادشاہاں جمع بادشاہ تاخیر کردن دیر کرنا سیاست مراد سزا

۶۔ دریائے عمان یمن سے ملحقہ سمندر کا نام برآمد آیا کسے کوئی شخص کردہ کئے ہوئے ہامون جنگل

۷۔ دیدہ دیکھے ہوئے ترک ترکستانی قوم تاجیک وہ ایرانی جو عربی النسل ہو تازی کا روم موجودہ اہل اٹلی ہر جنس ہر طرح کے نفس دل ش اس کا علوم جمع علم

۸۔ گشتہ گھوما ہوا دانش سمجھ اندوختہ جمع کیا ہوا کردہ کیا ہوا صحبت حضوری آموختہ سیکھے ہوئے

۹۔ ہیکل صورت قد کاٹھ قوی طاقتور چوں مثل تناور بہت لمبا اور مضبوط فرو ماندہ عاجز رہا ہو۔ بے برگ بے سامان سخت بہت زیادہ

۱۰۔ دو صد دو سو رقعہ ٹکڑا بالائے ہم ایک دوسرے کے اوپر دوختہ سیا ہوا حراق جلانے والی لہریں و او اور وہ درمیان بیچ میں سوختہ جلا ہوا

تشریح: (۱-۲) یعنی پہلے نصیحت کر باز نہ آئے پھر قید کر دے پھر بھی راس نہ ہو تو اسے بیڑیاں پہنا دے یہ سارے حربے ناکام ہو جائیں تو پھر اس کی گردن مار دے کیونکہ بدذات ہے اصلاح کی امید نہیں (۳-۴) غصے سے بے قابو ہو کر جلد بازی سے کسی کو سزا نہ دینی چاہیئے بلکہ پورے غور و فکر کے بعد اگر سزا کے بغیر چارہ نہ ہو تو سزا بیشک دے لیکن اگر بلا تامل پھانسی چڑھا دیا تو پھر کسی صورت زندہ نہیں ہو سکتا بعد کا پچھتاوا بیکار ہے جیسے لعل توڑا جا سکتا ہے جوڑا نہیں جا سکتا (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ کسی کے ظاہر کو دیکھ کر باطن کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جب تک خوب غور و فکر اور تحقیق و تفتیش نہ کرے اس وقت تک کسی کو سزا یا جزا نہیں دینی چاہیئے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے (۶-۷-۸-۹-۱۰) کسی غریب الدیار مفلوک الحال ذی علم و تجربہ کار سیاح کی سرگزشت بیان کرتے ہیں ہو سکتا ہے خود مصنف کی آپ بیتی ہو جو عمان نامی دریا کے پار سے آیا تھا اور اس کی ہیئت کذائی وہ تھی جو مفصل مذکور ہے۔

۱	**بشہرے در آمد ز دریا کنار** دریا کے کنارے سے ایک شہر میں آیا	**بزرگے دراں ناحیت شہریار** جس طرف میں ایک بزرگ بادشاہ تھا	
۲	**کہ طبعے نکو نامی اندیش داشت** جو نیک نامی ڈھونڈنے والی طبیعت رکھتا تھا	**سر عجز بر پائے درویش داشت** اس نے نیازمندی سے سر درویش کے پاؤں پر رکھ دیا	
۳	**بشستند خدمت گزاران شاہ** بادشاہ کے خدمت گاروں نے دھویا ،	**سر و تن بحمامش از گرد راہ** حمام میں اس کا سر اور جسم راستے کی گرد سے	
۴	**چوں بر آستان ملک سر نہاد** جب بادشاہ کی چوکھٹ پہ سر رکھ چکا ،	**ستایش کناں دست بر بر نہاد** تو اس نے تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھے	
۵	**نرفتم دریں مملکت منزلے** میں اس ملک میں کسی ایسے مقام پر نہیں گیا	**کز آسیب آزردہ دیدم دلے** جہاں تکلیف سے کسی دل کو آزردہ دیکھا ہو	
۶	**ندیدم کسے سرگران از شراب** میں نے کوئی شخص شراب کے مدہوش نہیں دیکھا	**مگر ہم خرابات دیدم خراب** بلکہ شراب خانے ہی برباد دیکھے	
۷	**ملک را ہمیں ملک پیرایہ بس** بادشاہ کیلئے ملک کی یہی زینت کافی ہے	**کہ راضی نگردد بآزار کس** کہ وہ کسی کی تکلیف سے خوش نہیں ہوتا	
۸	**سخن گفت و دامان گوہر فشاند** اس نے بات کیا کی موتیوں کا دامن جھاڑ دیا	**بنطقے کہ شاہ آستیں برفشاند** ایسی فصاحت سے کہ بادشاہ نے بھی تحسین کی	
۹	**پسند آمدش حسن گفتار مرد** اس کو مرد کی خوش کلامی پسند آئی	**بنزد خودش خواند و اکرام کرد** اسے اپنے پاس بلایا اور اعزاز واکرام کیا	
۱۰	**زرش داد و گوہر بشکر قدوم** تشریف آوری کے شکریے میں اسے سونا اور موتی دیئے	**بپرسیدش از گوہر و زاد بوم** اس کا وطن اور حسب ونسب پوچھا	

۱۔ بشہرے ایک شہر میں در آمد آیا دریا کنار دریا کا کنارہ بزرگے ایک بزرگ دراں اس میں ناحیت طرف شہریار شہر کی مدد کرنے والا یعنی بادشاہ
۲۔ طبعے طبیعت نکونامی اندیش نیک نامی کو سوچنے والی داشت اس نے رکھی سر عجز عاجزی کا سر بر پر پائے پاؤں درویش فقیر
۳۔ بشستند انہوں نے دھویا خدمت گزار خدمت کرنے والا شاہ بادشاہ سر و تن سر اور جسم بہ میں حمام گرم پانی کا غسل خانہ ش سر و تن کے ساتھ لگتا ہے اس کا گرد ز راہ راستے کی گرد
۴۔ آستاں دہلیز ملک بادشاہ نہاد رکھا ستائش تعریف کناں کرتے ہوئے دست ہاتھ بر پہ بر سینہ نہاد رکھا
۵۔ نرفتم نہیں گیا میں دریں اس میں مملکت ملک منزلے کوئی منزل کز کہ از اس کا کہ منزلے کیساتھ لگ کہ اسم موصول آسیب تکلیف آزردہ رنجیدہ دیدم میں نے دیکھا دلے کوئی دل
۶۔ ندیدم نہیں دیکھا میں نے کسے کوئی شخص سرگراں بھاری سر والا مراد مدہوش مگر بلکہ ہم بھی خرابات شراب خانہ دیدم میں نے دیکھا خراب برباد
۷۔ ملک بادشاہ را کو ہمیں یہی ملک پیرایہ ملک کی سجاوٹ بس کافی نگردد نہیں ہوتا بآزار تکلیف سے کس کوئی شخص
۸۔ سخن بات گفت اس نے کہی دامان گوہر موتیوں کا دامن فشاند جھاڑا اس نے بنطقے کہ ایسی گویائی سے کہ آستین کپڑے کا بازو برفشاند اس نے جھاڑی آستین جھاڑنے سے تحسین کرنا مراد ہے ۹۔ آمدش اس کو آئی حسن خوبی گفتار کلام مرد مراد سیاح بنزد نزدیک خودش اس کو اپنے پاس خواند بلایا اکرام عزت کرد کی ۱۰۔ زرش سونا اس کو داد دیا گوہر موتی بشکر قدوم آنے کے شکر میں بپرسیدش اس کو پوچھا گوہر اصل زاد بوم اضافت مقلوبی بوم زاد پیدا ہونے کی وجہ یعنی وطن

تشریح : (۱-۲-۳) اس علاقے کا بادشاہ کوئی نیک سیرت اور بزرگ آدمی تھا وہ نیک نامی کی تلاش میں رہتا تھا اس نے فقیر سیاح کے سامنے بڑی نیازمندی کا مظاہرہ کیا اور اپنے نوکروں چاکروں کو حکم دیا کہ وہ درویش کو نہلا دھلا کر اچھی پوشاک پہنائیں (۴-۵-۶) نہا دھو کر وہ فقیر جب بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا تو زمین بوسی کے بعد سینے پہ ہاتھ رکھ کے اس نے بادشاہ کی یوں تعریف کی کہ اس ملک میں حسن انتظام کی وجہ سے میں نے کسی شخص کو کہیں بھی رنجیدہ نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی شرابی نظر آیا (۷) بادشاہ کی اور تعریفیں نہ بھی کریں تو یہی کیا کم ہے کہ وہ اپنی رعایا کے کسی فرد کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا۔
(۸) فصاحت و بلاغت کی وجہ سے وہ بول نہیں رہا تھا بلکہ موتی رول رہا تھا۔ جسے سن کر بادشاہ بھی عش عش کر اٹھا (۹-۱۰) اس کی خوش کلامی سے متاثر ہو کر بادشاہ نے اُسے انعام و کرام سے نوازا اور اس کی اصل اور حسب و نسب معلوم کر کے اس کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

Scanned by CamScanner

۱
بگفت آنچہ پرسیدش از سرگذشت
اس کی سرگزشت جو اس نے پوچھی وہ بیان کردی
بقربت ز دیگر کساں درگذشت
قرب شاہی میں دوسرے لوگوں سے بڑھ گیا

۲
ملک با دل خویشتن رائے زد
بادشاہ نے اپنے دل میں کہا،
کہ دستور ملک ایں چنینے سزد
کہ ملک کا وزیر تو ایسا آدمی مناسب ہے

۳
ولیکن بتدریج تا انجمن،
لیکن آہستہ آہستہ تاکہ ارکانِ دولت،
بستی نخندند بر رائے من
میری رائے کی کمزوری پر نہ ہنسیں

۴
بعقلش بباید نخست آزمود،
پہلے اسے عقل میں آزمانا چاہیے
بقدر ہنر پایگاہش فزود،
ہنر کے مطابق اس کا مرتبہ بڑھانا چاہیے

۵
برد بر دل از جور غم بار ہا،
وہ شخص دل پر غم کے بار اٹھاتا ہے
کہ نا آزمودہ کند کار ہا،
جو ناتجربہ کاری کی وجہ سے بہت سے کام کر ڈالتا ہے

۶
چو قاضی بفکرت نویسد سجل
جب قاضی سوچ سمجھ کر فیصلہ لکھے
نگردد ز دستار بنداں خجل
تو وہ دستار بند (علماء) سے شرمندہ نہ ہو

۷
نظر کن چو سوفار داری بشست
اس وقت سوچ لے جب تو تیر کی شست باندھے
نہ آنگہ کہ پرتاب کردی ز دست
نہ اس وقت جب ہاتھ سے چھوڑ دیوے

۸
چو یوسفؑ کسے در صلاح و تمیز
کوئی شخص نیکی اور تمیز میں اگر یوسفؑ جیسا بھی ہو
بسے سال باید کہ گردد عزیز
تب بھی سالوں کے بعد عزیز (وزیر) بن سکے گا

۹
ز ایام تا بر نیاید بسے!
جب تک بہت سے دن نہ گزر جائیں
نشاید رسیدن بغور کسے
کسی شخص کی تہہ کو نہیں پہنچ سکتے

۱۰
ز ہر نوعے اخلاق او کشف کرد
اس کے ہر طرح کے اخلاق کی تحقیق کی
خردمند پاکیزہ دیں بود مرد،
وہ عقلمند اور پاکباز مرد تھا!

۱۱
نکو سیرتش دید و روشن قیاس
اس کو نیک سیرت اور روشن قیاس دیکھا
سخن سنج و مقدار مردم شناس
بات کو تولنے والا اور لوگوں کا مرتبہ شناس

۱۔ بگفت اس نے کہا آنچہ جو کچھ کہ پرسیدش اس نے اس سے پوچھا سرگزشت سر پر گزری ہوئی یعنی واقعات لقربت نزدیکی میں دیگر دوسرے کساں لوگ درگزشت گزر گیا

۲۔ ملک بادشاہ با ساتھ خویشتن اپنا رائے زد رائے ماری یعنی دل میں سوچا دستور وزیر اعظم ایں یہ چنینے ایسا سزد سجتا ہے۔

۳۔ ولیکن اور لیکن بتدریج درجہ بدرجہ تا تاکہ انجمن ارکانِ دولت نخندند نہ ہنسیں بر پر رائے من میری رائے

۴۔ بعقلش اس کو عقل میں بباید آزمود آزمانا چاہیے نخست پہلے بقدر اندازے کے مطابق پایگاہش اس کا مرتبہ فزود بڑھانا چاہیے۔

۵۔ برد اٹھاتا ہے بر پہ دل دل جور غم غم کے ظلم بار بوجھ کہ وہ نا آزمودہ ناتجربہ کاری کند کرتا ہے۔

۶۔ چوں جب قاضی جج بفکرت غور کے ساتھ نولسد لکھے سجل مضمون لکھنا مز نگردد نہ ہووے دستار بنداں پگڑی باندھنے والے مراد علماء خجل شرمندہ

۷۔ نظر کن نظر کر یعنی سوچ لے چو جب سوفار تیر داری تو رکھے بشست نشانے میں نہ آنگہ نہ اس وقت کہ جبکہ پرتاب کردی تو چھوڑ دیوے دست ہاتھ

۸۔ چوں مثل یوسف علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر جو بڑے عقیل و فہیم اور حسین و جمیل تھے اور غلامی سے ترقی کر کے ملک مصر کے وزیر اعظم بن گئے تھے۔ صلاح نیکی بسے بہت باید چاہیے گردد ہووے عزیز وزیر

۹۔ ایام جمع یوم دن تا جب تک بر نیاید باہر نہ آئیں یعنی گزر نہ جائیں بسے بہت نشاید رسیدن نہیں پہنچ سکتے غور گہرائی کسے کوئی شخص ۱۰۔ ہر نوع ہر قسم کے اخلاق جمع خُلق او اس کے کشف کرد ظاہر کئے یا تحقیق خردمند عقلمند پاکیزہ دیں پاک دین والا بود تھا ۱۱۔ نکو سیرت اچھی سیرت والا ش اس کو دید دیکھا روشن قیاس روشن عقل والا سخن سنج بات کو تولنے والا مقدار مرتبہ مردم لوگ شناس مقدار کے ساتھ لگ کر مقدار شناس ہے مرتبہ پہچاننے والا

تشریح: (۱) اس نے اپنی سرگزشت سنائی تو بادشاہ نے اسے سب سے زیادہ مقرب بنا لیا (۲) اس کے علم و فضل اور تجربہ کاری کی وجہ سے بادشاہ نے دل میں ٹھان لی کہ مناسب وقت پر اسی کو وزیر اعظم بنائے گا (۳) ایک دم وزارتِ عظمیٰ پر فائز کرنے کی بجائے اسے چھوٹے منصب سے بڑے منصب کی طرف درجہ بدرجہ اٹھایا گیا تاکہ دوسرے کے لئے وجہ اعتراض نہ بنے (۴) اس کی عقل اور ہنر کی آزمائش کر کے اس کے مطابق درجہ بڑھاتا گیا (۵) یعنی جو شخص ناتجربہ کاری کی بناء پر جلد بازی سے کام کر ڈالتا ہے اس کو آخر کار ایک نہ ایک دن پچھتانا پڑتا ہے . . . . (۶) قاضی اور جج جلد بازی میں اگر غلط فیصلہ لکھ دے تو دوسرے علماء و فضلاء کے سامنے اسے سخت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اس لئے بہتر ہے کہ خوب سوچ بچار کے بعد فیصلہ لکھے تاکہ اس پر کوئی انگلی نہ رکھ سکے بادشاہ نے بھی اس کو وزارت سونپنے سے پہلے یہی طریقہ اختیار کیا (۷) ہدف کا فیصلہ تیر چلانے سے پہلے پہلے کر لینا چاہیے کیونکہ جب تیر کمان سے نکل جائے تو اسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔ (۸) حضرت یوسف علیہ السلام بھی با ایں ہمہ عقل و تمیز اور حسن و خوبی کئی سالوں کے بعد جا کر وزارت پر فائز ہوئے تھے جب کہ بادشاہ نے پہلے انہیں زیر خزانہ کے طور پر آزما لیا تھا اسی طرح ہر کسی کو آزما آزما کر بڑھانا چاہیے (۹) ایک دو دن میں کسی کی اچھائی برائی کا پتہ نہیں چل سکتا (۱۰-۱۱) ہر طرح کی آزمائش میں اس کے اخلاق کندن بن کر نکلے جتنا بھی جانچا اسے عقلمند، پاکباز، نیک سیرت، روشن عقل، سخن سنج، اور لوگوں کا مرتبہ شناس ہی پایا۔

۱	برای از بزرگاں بہش دید وبیش رائے ہیں اسے بزرگوں سے بہتر اور زیادہ دیکھا	نشاندش زبردست دستور خویش تو اسے اپنا وزیر اعظم بنا لیا
۲	چناں حکمت و معرفت کار بست وہ ایسی حکمت اور پہچان پر کاربند ہوا	کہ در امر و نہیش درونے نخست کہ اس کے حکم اور منع میں کسی کی دلشکنی ہوئی
۳	درآورد ملکے بزیر قلم ملک کو اس طرح فرمان میں لے آیا	کزو بر وجودے نیامد الم کہ اس سے کسی شخص کو رنج نہ پہنچا
۴	زبان ہمہ حرف گیراں بہ بست اس نے تمام عیب چینیوں کی زبانیں بند کر دیں	کہ حرفے بدش بر نیامد ز دست کہ کوئی بری بات اس کے ہاتھ سے صادر نہ ہوئی
۵	حسودیکہ یک جو خیانت ندید جس حاسد نے ایک جو کی خیانت نہ دیکھی	بکارش نیامد چو گندم طپید گندم کی طرح تڑپنا اس کے کام نہ آیا
۶	ز روشن دلش ملک پرتو گرفت اس کے روشن دل سے ملک نے پرتو حاصل کیا	وزیر کہن را غم نو گرفت پرانے وزیر کو نئے غم نے آ پکڑا
۷	ندید آں خردمند را رخنہ اس نے عقلمند کی کوئی ایسی خرابی نہ دیکھی	کہ در وی تواند زدن طعنہ جس میں طعنہ زنی کر سکے
۸	امین و بد اندیش طشت اند و مور امانت دار اور بد اندیش طشت اور چیونٹی کی مثال ہیں	نشاید در و رخنہ کردن بزور جو اس میں زور سے سوراخ نہیں کر سکتی
۹	ملک را دو خورشید طلعت غلام بادشاہ کے دو سورج جیسے چہرے والے غلام	بسر بر کمر بستہ بودے مدام اس کے پاس ہمیشہ کمر بستہ رہتے
۱۰	دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری دو پاکیزہ جسم حور اور پری جیسے	چو خورشید و ماہ از سہ دیگر بری چاند اور سورج کی طرح تیسرے سے پاک

۱۔ برای رائے میں بہش اس کو بہتر دید دیکھا بیش زیادہ نشاندش اس کو بٹھایا زبردست داہنے ہاتھ یا اونچا دستور وزیر خویش اپنا

۲۔ چناں ایسے حکمت دانائی معرفت پہچان کار بست عمل پیرا ہوا در میں امر حکم نہیش اس کا منع کرنا درونے کوئی دل نخست نہ زخمی ہوا۔

۳۔ در آورد لے آیا ملکے سارے ملک کو تنکیر تعظیم کے لئے ہے زیر قلم کے نیچے یعنی فرمان میں کزو کہ اس سے وجودے کوئی وجود نیامد نہ آیا الم رنج

۴۔ ہمہ تمام حرف گیراں جمع حرف پکڑنے والے یعنی عیب چین بہ بست اس نے بند کر دی حرفے کوئی بات بد بری بدش اس کی بر نیامد ظاہر نہ ہوئی زدست ہاتھ سے

۵۔ حسودیکہ جو حاسد کہ یک جو ایک جو خیانت بددیانتی ندید نہ دیکھی بکارش اس کے کام میں نیامد نہ آیا چو گندم گندم کی طرح طپید تڑپنا ماضی بمعنی مصدر

۶۔ دلش اس کا دل پرتو سایہ گرفت پکڑا کہن پرانا غم نو نیا غم گرفت آ لیا

۷۔ ندید اس نے نہ دیکھی خردمند عقلمند را کی رخنہ کوئی خرابی در وے جس میں تواند زدن مار سکے طعنہ کوئی طعنہ

۸۔ امین امانت دار بد اندیش برا سوچنے والا طشت رکابی اند ہیں مور چیونٹی نشاید رخنہ کردن نہیں رخنہ کر سکتی بزور زور کے ساتھ

۹۔ ملک بادشاہ را کے خورشید طلعت سورج کے چہرہ والے غلام نوکر بسر بر سر پر کمر بستہ کمر باندھے ہوئے بودے رہتے مدام ہمیشہ ۱۰۔ پیکر جسم چو مثل حور جنت کی عورت پری جنات کی خوبصورت مادہ چو مثل خورشید سورج ماہ چاند از سے سہ دیگر تیسرا بری پاک

تشریح: (۱) غالباً اس زمانے میں وزیر اعظم بادشاہ کے داہنے ہاتھ بیٹھتا ہو گا اس لئے زبردست دستور کہا کہ داہنے ہاتھ والا وزیر (۲) حکمت عملی سے اس نے ایسا طریقہ اختیار کیا کہ اس کے مثبت اور منفی احکام سے کسی بھی شخص کی دل آزاری نہ ہوئی سب اس سے خوش تھے (۳) کسی کو تکلیف اور سزا دیئے بغیر وہ سارے ملک کو زیر فرمان لے آیا (۴) چونکہ اس سے کوئی برا کام صادر ہی نہیں ہوا اس لئے حرف گیروں کی زبانیں بند ہو گئیں (۵) جن لوگوں کو پیچھے ہٹا کر اسے آگے لایا گیا تھا وہ حسد تو کرتے تھے بلکہ گندم کی طرح تڑپتے تھے جیسے آگ پر چڑھا دیا گیا ہو مگر بے سود کیونکہ اس سے کوئی خیانت اور بددیانتی ہی سرزد نہ ہوئی جس سے ان کو انتقام کا موقع ملتا (۶) اس کے حسن انتظام سے ملک تو ترقی کی راہ پر پڑ گیا مگر سابق وزیر کو حسد کی بیماری لگ گئی (۸) امانت دار آدمی پر حاسد کا زور نہیں چلا کرتا جیسے چیونٹی طشت میں سوراخ نہیں کر سکتی (۹، ۱۰) خورشید طلعت یعنی نہایت خوبصورت غلام تھے جو ہر وقت بادشاہ کی مصاحبت میں رہتے از سہ دیگر بری کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں بےمثال تھے ان جیسا تیسرا کوئی نہ تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ دو صورت کہ گفتی یکے نیست بیش — نمودہ در آئینہ ہمتائے خویش
دو صورتیں کہ تو کہے ایک دوسری سے بڑھ کر نہیں ہے — اپنا ہمسر آئینے ہی میں دکھائی دیتا تھا

۲ سخنہائے دانائے شیریں سخن — گرفت اندراں ہر دو شمشاد بن
شیریں کلام دانا کی باتوں نے — ان دونوں سرو قدوں کے دل میں جڑ پکڑ لی

۳ چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست — بطبعش ہوا خواہ گشتند و دوست
جب انھوں نے دیکھا کہ اس کے اخلاق کے وصف اچھے ہیں — دل سے اس کے ہوا خواہ اور دوست ہو گئے

۴ درو ہم اثر کرد میل بشر — نہ میلے چو کوتاہ بیناں بشر
بشری میلان نے اس میں بھی اثر کیا — ایسا میلان نہیں جیسے کوتاہ بینوں کا شر کیساتھ ہوتا ہے

۵ ازآسائش آنگہ خبر داشتے — کہ در روئے ایشاں نظر داشتے
اس کو آرام کی اسی وقت خبر ہوتی — جب کہ وہ ان کے چہرے میں نظر رکھتا

۶ چو خواہی کہ قدرت بماند بلند — دل اے خواجہ در سادہ رویاں مبند
اگر تو چاہے کہ تیری قدر بلند رہے — تو جناب دل کو معشوقوں میں نہ لگاؤ!

۷ وگر خود نباشد غرض درمیاں — حذر کن کہ دارد بہیبت زیاں
اگر اپنی غرض بیچ میں نہ بھی ہو — تب بھی پرہیز کر کہ رعب میں نقصان ہوتا ہے

۸ وزیر اندریں شمّہ راہ برد — بخبث ایں حکایت بر شاہ برد
وزیر کو اس (معاملے) میں کچھ راہ مل گئی — خباثت کے ساتھ یہ واقعہ بادشاہ کے پاس لے گیا

۹ کہ ایں را ندانم چہ خوانند کیست — نخواہد بسامان دریں ملک زیست
کہ میں نہیں جانتا کہ اس کو کیا کہتے ہیں کون شخص ہے — یہ اس ملک میں عزت سے جینا نہیں چاہتا

۱۰ شنیدم کہ با بندگانش سرست — خیانت پسندست و شہوت پرست
میں نے سنا ہے کہ غلاموں کیساتھ اس کا لگاؤ ہے — خیانت پسند اور شہوت پرست ہے

۱۔ گفتی تونے کہا یکے ایک نیست نہیں ہے بیش زیادہ نمودہ دکھائی دیتا تھا۔ در میں آئینہ شیشہ ہمتائے ہمسر مثل خویش اپنا

۲۔ سخنہائے جمع باتیں دانا عقلمند شیریں سخن میٹھی بات والا گرفت پکڑی اندرآں ہر دوان ان دونوں کے اندر شمشاد سرو جیسا ایک درخت بن جڑ

۳۔ دیدند انہوں نے دیکھا کاوصاف کہ اوصاف جمع وصف خلق اخلاق ش اس کے نکوست اچھے بطبعش طبیعت میں اس کے ہوا خواہ خیر خواہ گشتند ہو گئے

۴۔ درو اس میں ہم بھی اثر کیا میل رغبت بشر آدمی نہ میلے ایسا میلان نہیں چوں جیسے کوتاہ بیناں جمع تنگ نظر لوگ بشر شر کے ساتھ

۵۔ آسائش آرام آنگہ اس وقت خبر داشتے وہ خبر رکھتا روئے ایشاں انکے چہرے نظر داشتے وہ نظر رکھتا۔

۶۔ چوں جب خواہی تو چاہے قدرت تیری قدر بماند رہے خواجہ صاحب سادہ رویاں جمع امرد لڑکے یا معشوق مبند مت باندھ

۷۔ خود اپنی نباشد نہ ہووے غرض خواہش درمیاں بیچ میں حذر کن پرہیز کر دارد رکھتا ہے بہیبت رعب میں زیاں نقصان

۸۔ وزیر سابق اندریں اس معاملہ میں شمّہ تھوڑی سی راہ برد راستہ لے گیا بخبث خباثت کے ساتھ حکایت واقعہ

۹۔ ایں یہ را کو ندانم میں نہیں جانتا چہ خوانند کیا کہہ کر بلاتے ہیں کیست کون ہے نخواہد زیست نہیں جینا چاہتا بسامان سامان کے ساتھ یعنی عزت سے دریں ملک اس ملک میں ۱۰۔ شنیدم میں نے سنا بندگانش ش سر کا مضاف الیہ ہے بندگان غلام ست ہے خیانت پسند خیانت پسند کرنے والا شہوت پرست شہوت کا دلدادہ

تشریح: (۱) دونوں ہی خوبصورت تھے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دی جاسکتی تھی ان کی نظیر صرف آئینے ہی میں نظر آسکتی تھی خارج میں نہیں۔ (۲) وزیر باتدبیر کی دلکش باتوں نے ان کو اپنا گرویدہ کر لیا (۳) وزیر کی خوش اخلاقی کی وجہ سے وہ اس کے ہوا خواہ اور دوست ہو گئے (۴-۵) خوبرو غلاموں کے رجحان نے اسے بھی انکی طرف مائل کر دیا لیکن اس کا میلان بدکاری کے طور پر نہ تھا صرف نظر بازی کی حد تک ان میں محو رہتا حتیٰ کہ اپنے راحت و آرام کو بھی بھول جاتا (۶-۷) شیخ کی نصیحت ہے کہ ذی مرتبہ آدمی کو نظر بازی اور دلدہی کا کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے کیونکہ اس سے منصب گر جاتا ہے اور ہیبت گھٹ جاتی ہے اور ہیبت کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ (۸-۹-۱۰) سابق وزیر کو جب اس معاملے کا پتہ چلا تو اس نے سوچا کہ بادشاہ کو اس سے بدظن کرنے کا اس سے بہتر ہتھیار نہیں مل سکتا۔ وہ دوڑا گیا اور بادشاہ کو ورغلانے لگا کہ یہ شخص جس کا حسب نسب بھی معلوم نہیں اسے وزارتِ عظمیٰ کا منصب راس نہیں آتے گا بھلا جو غلاموں کے پیچھے پھرتا ہو وہ وزارت کیا چلائیگا۔ خیانت جس کا شیوہ ہو اس سے کیا فیض ہو گا۔ شہوت پرستی میں جو مبتلا ہو وہ انتظام کیا کرے گا۔

1 سفر کردگاں لاابالی زیند — کہ پروردۂ ملک و دولت نیند
پردیسی لوگ بے پرواہی سے جیتے ہیں — کیونکہ ملک و دولت کے پلے ہوئے نہیں ہوتے

2 نشاید چنیں خیرہ روئے تباہ — کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
ایسا خراب بے حیا آدمی نہیں چاہیئے — جو شاہی محل میں بدنامی لاوے

3 مگر نعمت شاہ فرامش کنم — کہ بینم تباہی و خامش کنم
یقیناً میں شاہی نعمت بھلا دوں — جب کہ تباہی دیکھوں اور خاموشی اختیار کرلوں

4 بہ پندار نتواں سخن گفت زود — نگفتم ترا تا یقینم نبود
جلدی میں بات وہم و گمان سے نہیں کہہ سکتے — میں نے بھی تجھے اس وقت تک نہیں کہی جب تک مجھے یقین نہیں ہوا

5 ز فرمانبرانم کسے گوش داشت — کز ایناں دو یکتن در آغوش داشت
میرے نوکروں میں سے کوئی دیکھ رہا تھا — کہ ان دونوں میں سے ایک کو وہ آغوش میں لئے ہوئے تھا

6 من ایں گفتم اکنوں ملک راست رائے — چناں کازمودم تو نیز آزمائے
میں نے تو یہ عرض کردیا اب بادشاہ کی رائے ہے — جیسے میں نے آزمایا آپ بھی آزمالیں

7 بناخوب تر صورتے شرح داد — کہ بد مرد را نیک روز مباد
بدترین صورت میں تفصیل بیان کی — کہ خدا کرے بد آدمی کو نیک دن نصیب نہ ہو

8 بداندیش برخوردہ چوں دست یافت — درون بزرگاں بآتش بتافت
بدخواہ نے جب عیب پر اطلاع پائی — تو بزرگوں کے دلوں میں آگ بھڑکا دی

9 بخردہ تواں آتش افروختن — پس آنگہ درخت کہن سوختن
چنگاری سے آگ روشن کرسکتے ہیں — پھر اس وقت پرانا (سوکھا) درخت جلا سکتے ہیں

10 ملک را چناں گرم کرد ایں خبر — کہ جوشش برآمد چو مرجل بسر
بادشاہ کو اس خبر نے ایسا گرم کیا — کہ اس کے سر کو دیگ کی طرح جوش آگیا

۱۔ سفر کردگاں سفر کئے ہوئے لاابالی بے پرواہی زیند جیتے ہیں کہ کیونکہ پروردہ پلے ہوئے ملک حکومت نیند نہیں ہیں

۲۔ نشاید نہیں چاہیئے چنیں ایسا خیرہ روئے بے شرم تباہ خراب آرد لائے در میں ایوان شاہ شاہی محل

۳۔ مگر شاید یقیناً فرامش کنم بھلادوں میں کہ جبکہ بینم دیکھوں میں خامش کنم خاموشی اختیار کردوں میں

۴۔ بہ ساتھ پندار ظن و گماں نتواں گفت کیسا تھ مل کر نہیں کہہ سکتے سخن بات زود جلدی نگفتم میں نے نہیں کہی ترا تجھکو تا جب تک یقینم مجھکو یقین

۵۔ ز فرماں برانم ز سے فرماں براں حکم ماننے والے م میرے کسے کوئی شخص گوش کان داشت رکھتا تھا۔ کز ایناں کہ ان میں سے یکتن ایک آغوش بغل داشت رکھتا تھا

۶۔ من میں ایں یہ گفتم میں نے کہا اکنوں اب ملک بادشاہ راست۔ را کو۔ است ہے۔ رائے رائے مشورہ چناں جیسے کازمودم کہ آزمودم کہ آزمایا میں نے نیز بھی آزما آزمالے

۷۔ بناخوب تر بہت زیادہ بری شرح داد شرح بیان کی بد مرد برا آدمی را کو نیک روز اچھا دن مباد نہ ہو

۸۔ بداندیش برا سوچنے والا بر پر خوردہ عیب چوں جب دست یافت قالو پایا اطلاع پائی درون دل بآتش آگ کے ساتھ بتافت گرم کیا۔

۹۔ بخردہ چنگاری سے تواں افروختن جلا سکتے ہیں آتش آگ پس پھر آنگہ اس وقت کہن پرانا سوختن جلانا ۱۰۔ ملک بادشاہ چناں ایسے کرد کیا ایں یہ جوشش اس کو جوش برآمد نکل آیا مرجل تانبے کی دیگ بسر سر کو

تشریح: (۱-۲) ملک ملک پھرنے والے بے پرواہ اور اجڈ سے ہوتے ہیں کیونکہ اپنے ملک و دولت کے پرورش یافتہ نہیں ہوتے ایسے بے شرم کو اہلکار نہیں بنانا چاہیئے جس سے شاہی محل میں بدنامی راہ پائے (۳-۴) اگر میں اس صورت حال کی بادشاہ کو اطلاع نہ دوں تو میں احسان فراموش اور نمک حرام ہونگا جو بادشاہ کی تباہی دیکھ کر خاموش رہتا ہے لیکن اتنی بڑی بات جلد بازی میں بے تحقیق بھی مناسب نہ تھی اس لئے اس وقت تک گوش گزار نہ کی جب تک خود مجھے پختہ یقین نہیں ہوگیا (۵) میرے یقین کی بنیاد یہ ہے کہ خود میرے ایک غلام نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ ان میں سے ایک کو بغل میں لے کر لطف اندوز ہو رہا تھا (۶) یعنی میں نے اپنی معلومات عرض کر دی ہیں اب آخری فیصلہ تو بادشاہ سلامت کی رائے پر ہی ہوگا میری طرح آپ بھی تحقیق فرمالیں (۷) کہ بد مرد را یہ مصرع بطور بددعا ہے (۸) یعنی عیب کیا ہاتھ آیا بزرگوں کے دلوں کو جلانے اور بادشاہ کو وزیر سے بدگمان کرنے کا سامان مل گیا (۹) چنگاری کا روشن کرنا ہی مشکل ہے جب روشن ہوجائے تو بیشک جنگلات کو آگ لگا دو لگ جائے گی (۱۰) بادشاہ یہ بات سنتے ہی ایسے بھڑکا جیسے دیگ کو جوش آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	غضب دست در خون درویش داشت غصہ درویش کے خون میں ہاتھ رکھ لیتا	ولیکن سکون دست در پیش داشت لیکن حوصلے نے ہاتھ آگے کر دیا
۲	کہ پروردہ کشتن نہ مردی بود، کہ پالے ہوئے کو مارنا مروت نہیں ہوتی	ستم در پئے داد سردی بود، بخشش کے بعد ظلم کرنا بُری بات ہے
۳	میازار پروردۂ خویشتن، اپنے پالے ہوئے کو مت ستا	چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن جب تیرا تیر پکڑے ہوئے ہے اس کو تیر نہ مار
۴	بنعمت بنا لیست پروردنش اسے نعمت کیساتھ پالنا ہی نہ چاہیئے	چوں خواہی بہ بیداد خوں خوردنش جب ظلم سے اس کا خون پینا چاہتا ہے
۵	ازو تا ہنر ہا یقینت نشد اس کے ہنروں کا جب تک تجھے یقین نہ ہوگیا	در ایوان شاہی قرینت نشد شاہی محل میں تیرا مقرب نہ بن سکا،
۶	کنوں تا یقینت نہ گردد گناہ، اب جب تک تجھے گناہ کا یقین نہ ہو جائے	بگفتارِ دشمن گزندش مخواہ دشمن کے کہنے سے اس کا نقصان نہ چاہ
۷	ملک در دل ایں راز پوشیدہ داشت بادشاہ نے یہ راز دل میں پوشیدہ رکھا،	کہ قولِ حکیماں نیوشیدہ داشت کیونکہ اس نے حکیموں کی بات سن رکھی تھی
۸	دلست اے خردمند زندانِ راز کہ اے عقلمند دل رازوں کا قید خانہ ہے	چو گفتی نیاید بزنجیر باز جب تو کہہ بیٹھے پھر زنجیر سے بھی واپس نہ آوے
۹	نظر کرد پوشیدہ در کار مرد اس نے مرد کے معاملہ میں چھپ کر نظر کی	خلل دید در رائے ہشیار مرد تو ہشیار مرد کی رائے میں خلل دیکھا
۱۰	کہ ناگہ نظر زی یکے بندہ کرد جب کہ اس نے اچانک ایک غلام کیطرف نظر کی	پری چہرہ در زیر لب خندہ کرد تو پری چہرہ زیر لب مسکرا دیا

۱۔ غضب غصہ دست ہاتھ داشت رکھا سکون حوصلہ در پیش سامنے

۲۔ پروردہ پالا ہوا کشتن مار ڈالنا مردی بہادری مروت بود ہووے ستم ظلم در پئے پیچھے داد بخشش سردی بدی

۳۔ میازار مت ستا پروردہ پالا ہوا خویشتن اپنا چو جب تیر تو تیرا تیر دارد رکھتا ہے بہ تیرش تیر کے ساتھ اس کو مزن مت مار

۴۔ بنا لیست پروردنش اسکو نہیں پالنا چاہیئے چوں جب خواہی خوردن کے اوپر لگتا ہے پینا چاہتا ہے تن اس کا

۵۔ ازو اس سے تا جب تک ہنر ہا جمع ہنر یقینت تجھ کو یقین نشد نہیں ہوا ایوانِ شاہی شاہی محل قرینت تیرا نزدیکی ساتھی

۶۔ کنوں اب تا جب تک نہ گردد نہ ہوجاوے گفتار بات گزندش اس کی تکلیف مخواہ مت چاہ

۷۔ ملک بادشاہ ایں یہ پوشیدہ داشت پوشیدہ رکھا کیونکہ قولِ حکیماں حکماء کی بات نیوشیدہ داشت اس نے سن رکھی تھی

۸۔ دلست دل ہے خردمند عقلمند زنداں قیدخانہ چو جب گفتی تو نے کہہ دیا نیاید نہ آئے باز واپس

۹۔ نظر کرد دیکھا پوشیدہ چھپ کر در میں کار کام خلل عیب

۱۰۔ ناگاہ اچانک زی یکے ان میں سے ایک بندہ غلام کرد کی پری چہرہ پری کے چہرہ والا یعنی حسین زیرِ لب لبوں کے نیچے آہستہ سے خندہ کرد مسکرا یا

تشریح:- (۱) غصے میں آکر وزیر کو مار ڈالنا چاہا لیکن پھر حوصلہ کر کے رُک گیا (۲) انعام و اکرام سے کسی کو نواز کر پھر ظلم کرنا نامناسب ہے (۳) پہلے زمانے میں بادشاہ نے جس کو امن دینا ہوتا تھا نشانی کے طور پر اس کے ہاتھ میں اپنا تیر تھما دیتا تھا جسے دیکھ کر خدام اس سے درگزر کرتے تھے (۴) جس کا بالآخر خون ہی پینا ہو اس پر پہلے ہی سے انعام و اکرام نہ کرنا چاہیئے (۵-۶) جب تک تجھے اس کی ہنرمندی کا یقین نہیں ہو گیا وہ محل میں بار نہ پا سکا اب جب تک اس کے جرم کا یقین نہ ہو جائے محض دشمن کی باتوں میں آکر اس کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے (۸) بادشاہ نے چونکہ حکماء کی یہ بات سن رکھی تھی کہ دلست اے خردمند...... اس لئے فی الحال تو چپ ہو رہا مگر اس کو آزمانے کی ٹھان لی، راز اسی وقت تک راز ہے جب تک اپنے دل کے اندر ہو جب دل سے نکل کر زبان پر آجائے پھر چھپانے کی کوشش بے سود ہے (۹-۱۰) بادشاہ نے چھپ کر وزیر اور غلاموں کے معاملے کو دیکھا کہ وزیر جب کسی غلام کی طرف نظر کرتا تھا تو نظر میں چھپے ہوئے پیغامِ محبت کی وجہ سے غلام مسکرا دیتا تھا۔ بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ وزیر واقعی ان کی محبت میں گرفتار ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ دو کس را کہ باہم بود جان وہوش ٭ حکایت کنانند والیشاں خموش
جن دو شخصوں کے جان و ہوش ایک ہو چکے ہوں ٭ وہ بات کیا کرتے ہیں حالانکہ خموش ہوتے ہیں

۲ تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر ٭ نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر
تو جانتا ہے کہ چپکے چپکے دیکھنے والا! ٭ سیر نہیں ہوتا جیسے استسقاء کا بیمار دجلہ سے

۳ ملک را گمان بدی راست شد ٭ بسودا برو خشمگین خواست شد
بادشاہ کا بدی کا گمان پختہ ہو گیا ٭ جنون نے اس پر غضبناک ہونا چاہا

۴ ہم از حسن تدبیر و رائے تمام ٭ بآہستگی گفتش اے نیک نام
پھر بھی حسن تدبیر اور مکمل رائے سے ٭ آہستگی کے ساتھ اسے کہا کہ اے نیک نام

۵ ترا من خردمند پنداشتم ٭ براسرار ملکت امین داشتم
میں نے تو تجھے عقلمند سمجھا ٭ ملک کے رازوں کا امین بنایا

۶ گماں بردمت زیرک و ہوشمند ٭ ندانستمت خیرہ و ناپسند
میں نے تجھے عقلمند اور ہشیار خیال کیا ٭ بے شرم اور ناپسند نہ جانا

۷ چنیں مرتفع پایہ جائے تو نیست ٭ گناہ از من آمد خطائے تو نیست
ایسا بلند مرتبہ تیری جگہ نہیں ہے ٭ گناہ مجھ سے ہوا تیری خطا نہیں ہے

۸ کہ چوں بدگہر پرورم لاجرم ٭ خیانت روا داردم در حرم
کیونکہ میں جب بدذات کو پالوں تو لامحالہ ٭ میرے حرم میں خیانت روا رکھے گا

۹ برآورد سر مرد بسیار داں ٭ چنیں گفت با خسرو کارداں
بہت جاننے والے مرد نے سر نکالا، ٭ تجربہ کار بادشاہ سے ایسے کہا

۱۰ مرا چوں بود دامن از جرم پاک ٭ نیاید ز خبث بداندیش باک
میرا دامن جب جرم سے پاک ہے ٭ تو بدخواہ کی خباثت سے خوف نہیں آتا

۱۔ دو کس دو شخص باہم اکٹھے بود ہوئے کنانند کرایا کرتے ہیں والیشاں حالانکہ وہ
۲۔ دانی تو جانتا ہے صاحب نظر دیکھنے والا زیر زیر نیچے نیچے یہ نظر کی صفت ہے کہ چپکے چپکے دیکھنے والا نگردد نہیں ہوتا مستسقی استسقاء والا ایک مرض جس میں سمندر بھی پی جائے تو مریض سیر نہیں ہوتا دجلہ عراق کا ایک دریا جو بغداد میں بہتا ہے
۳۔ ملک بادشاہ راست شد درست ہو گیا بسودا جنون سے بر اس پر خشمگین ناراض خواست ہونا چاہا
۴۔ ہم بھی حسن تدبیر تدبیر کی اچھائی رائے تمام مکمل رائے گفتش اس کو کہا۔
۵۔ ترا تجھ کو من میں پنداشتم میں نے سمجھا اسرار جمع سر راز امین امانت دار داشتم میں نے رکھا
۶۔ گماں خیال بردمت لے گیا میں تجھکو زیرک عقلمند ہوشمند ہوشیار ندانستمت میں نے تجھ کو نہیں جانا خیرہ بے حیا
۷۔ چنیں ایسا مرتفع بلند پایہ مرتبہ جائے جگہ نیست نہیں ہے از من مجھ سے آمد آیا خطائے تو تیری غلطی
۸۔ کہ کیونکہ چوں جب بدگہر بدذات پرورم پالوں میں لاجرم بے شک روا جائز دارد رکھے گا م حرم کے ساتھ لگی ہے میرے حرم میں یعنی گھر میں
۹۔ برآورد نکالا بسیار داں بہت جاننے والا چنیں ایسے گفت کہا خسرو بادشاہ کارداں کام جاننے والا یعنی تجربہ کار ۱۰۔ مرا میرا بود ہوئے نیاید نہیں آتا خبث خباثت بدی بداندیش برا سوچنے والا یعنی دشمن باک خوف

تشریح: (۱) نہیں عشاق کو ہوتی زبان ولب کی محتاجی ٭ وہ باہم گفتگو کرتے ہیں نظروں کے توسل سے (۲) حسن معشوق کے جلوؤں سے عاشق کی نظر نہیں بھرتی وہ ہر دید کے بعد ایک اور دید کیلئے بے اختیار اٹھ جاتی ہے اور یہ عمل مسلسل ہوتا رہتا ہے مگر طبیعت سیر نہیں ہوتی جیسے استسقائی والا دجلہ بھی پی جائے تو سیر نہیں ہوتا (۳۔۴) بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ وزیر غلاموں سے ملوث ہے اس کے جذبات بھڑکنے لگے تھے لیکن پھر حوصلہ سے کام لیتے ہوئے آہستگی سے مخاطب ہوا (۵۔۶) کہ میں نے عقلمند خیال کرتے ہوئے ملک کے سب سے اونچے منصب پر فائز کیا اس بیحیائی کا پتہ ہوتا تو ایسا نہ کرتا (۷) تیرے جیسا گھٹیا اخلاق والا اس اونچے منصب کا اہل نہیں مگر جلد بازی سے غلطی تو مجھی سے سرزد ہوئی (۸) بدذات آدمی پہلے اپنے محسن کے گھر چوری کرے گا۔ (۹۔۱۰) وزیر نے بادشاہ سے کہا جب میرا دامن گناہ سے پاک ہے تو مجھے بدخواہوں کی لگائی بجھائی کا کوئی خوف نہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ بخاطر برم ہرگز ایں ظن نرفت
مرے دل میں ہرگز یہ گمان نہیں گزرا
ندانم کہ گفت ایں چہ برمن نرفت
جو بات مجھ پہ نہیں گزری نمعلوم کس نے کہہ دی

۲ شہنشہ برآشفت کاینک وزیر
بادشاہ بھڑک اٹھا کر او وزیر!
تعلل مبندیش وحجت مگیر
اب بہانے نہ سوچ اور حجت بازی نہ کر

۳ تبسم کناں دست برلب گرفت
ہاں نے ہنستے ہوئے لبوں پہ ہاتھ رکھا
کزو ہر چہ گوید نشاید شگفت
کہ وہ جو بھی کہے تعجب نہ کرنا چاہیئے

۴ حسود ہکیہ بیند بجائے خودم
جو حاسد مجھے اپنی سیٹ پر دیکھتا ہے
کجا بر زبان آورد جز بدم
میری بدگوئی کے سوا زبان کہاں ہلا دے

۵ من آں ساعت انگاشتم دشمنش
اس کو میں نے اسی وقت دشمن سمجھ لیا تھا
کہ بنشاند شہ زیر دست منش
جب بادشاہ نے اسے میرے ماتحت کر دیا تھا

۶ چوں سلطان فضیلت نہد بر ویم
جو بادشاہ مجھے اس پر فضیلت دیتا ہے
نداند کہ دشمن بود در پیم
نہیں جانتا کہ بعد میں میرا دشمن ہو جائے گا

۷ مرا تا قیامت نگیرد بدوست
مجھ کو وہ قیامت تک دوست نہیں بنا سکتا
چو بیند کہ در عز من ذل اوست
جبکہ دیکھتا ہے کہ میری عزت میں اس کی ذلت ہے

۸ برینت بگویم حدیثے درست
اس پر میں تجھے ایک صحیح واقعہ سناتا ہوں
اگر گوش با بندہ داری نخست
اگر آپ پہلے بندہ کی بات پر کان دھریں

مثل ۹
کہاوت

۱۰ مر ابلیس را دید شخصے بخواب
ایک شخص نے شیطان کو خواب میں دیکھا
بقامت صنوبر بر رخ آفتاب
قد میں صنوبر چہرے میں آفتاب جیسا

ا۔ بخاطر دل میں برم مجھ پر یہ بر زائد ہے ظن گمان نرفت نہیں چلا ندانم میں نہیں جانتا کہ کس گفت کہا ایں چہ یہ جو کچھ برمن مجھ پر نرفت نہیں چلا

۲۔ برآشفت غصہ میں بھر آیا کاینک کہ اینک ایں کا مصغر ہے تعلل بہانہ تراشی کرنا مبندیش مت سوچ حجت خواہ مخواہ کی دلیل مگیر مت پکڑ

۳۔ تبسم مسکراہٹ کناں کرتے ہوئے دست ہاتھ برلب ہونٹوں پر گرفت لے گیا کزو کہ ازاو کہ اس سے ہر چہ جو کچھ گوید کہے نشاید شگفت تعجب نہ کرنا چاہیئے

۴۔ حسود ہکیہ جو حاسد کہ بیند دیکھتا ہے بجائے جگہ پر خودم یہ میم بیند کا مفعول ہے کجا کہاں آورد لادے جز سوائے بدم میری برائی

۵۔ من میں آں ساعت اسی گھڑی انگاشتم میں نے جان لیا دشمنش اس کو دشمن کہ جبکہ بنشاند بٹھایا شہ بادشاہ زیر دست ماتحت منش اس کو میرے

۶۔ چوں جب سلطان بادشاہ نہد رکھتا ہے برویم برفے ام اس پر مجھ کو نداند نہیں جانتا بود ہو جاویگا در پیم در پئے ام بعد میں میرا

۷۔ مرا مجھ کو تا تک نگیرد نہیں پکڑتا بدوست با زائد چو جب بیند دیکھتا ہے عز عزت ذل ذلت من میری ذل اوست اس کی ذلت ہے

۸۔ برینت اس پر تجھ کو بگویم میں کہتا ہوں حدیثے ایک بات درست صحیح گوش کان با بندہ بندہ کی طرف داری تو رکھے نخست پہلے ۱۰۔ مر خاص زائد ہے ابلیس شیطان را کو دید دیکھا شخصے ایک شخص بخواب خواب میں بقامت قد میں صنوبر چیڑ کا درخت بر رخ چہرہ میں آفتاب سورج

تشریح: (۱) جو باتیں میرے متعلق بیان کی گئی ہیں میرے دل میں تو ان کا خیال بھی نہیں گزرا نمعلوم یہ انہونی باتیں کس نے کہہ دی ہیں (۲) بادشاہ سنتے ہی غصہ میں بھر گیا اور چلایا کہ او وزیر اب بہانہ سازی کا کوئی فائدہ نہیں اور حجت نہیں چل سکتی کیونکہ میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا ہے (۳) وزیر نے مسکراتے ہوئے کہا کہ معزول وزیر میرے متعلق جو بھی کہہ گزرے کچھ بعید نہیں (۴) جو میری وجہ سے اسکو معزولی کا منہ دیکھنا پڑا ہے اب میری برائی نہیں کرے گا تو کیا تعریف کریگا؟ (۵) جب اس کی جگہ میری تقرری ہوئی تھی مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ یہ ضرور میرے ساتھ دشمنی کرے گا (۶) یہ تو بادشاہ کو بھی احساس ہونا چاہیئے کہ جب اسے معزول کر کے مجھے تعینات کیا ہے تو وہ لازماً دشمنی کرے گا

(۷) میری عزت نے اس کو ذلیل کیا ہے اس کا احساس ہی اسے دشمن بنانے کے لیے کافی ہے اب قیامت تک دوست نہیں بن سکتا۔

(۸) اگر بادشاہ تحمل سے میری بات سماعت فرمائیں تو میں ایک سچا واقعہ سناتا ہوں جو بعینہ میری سرگزشت جیسا ہے (۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اس کے دشمن کی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ دشمن ہمیشہ گھناؤنی تصویر کھینچتا ہے (۱۰) ایک شخص نے خواب میں ابلیس کو بڑا خوبصورت اور قد آور دیکھا تو حیران ہو گیا کہ لوگ تو اس کا بڑا مکروہ نقشہ کھینچتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ نظر کرد و گفت اے نظیر قمر ۔ ندارند خلق از جمالت خبر
وہ دیکھ کر کہنے لگا کہ اے چاند کی مثل ۔ مخلوق تیرے حسن و جمال سے خبر نہیں رکھتی

۲ ترا ہمگیں روئے پنداشتند ۔ بگرمابہ در زشت بنگاشتند
لوگوں نے تو تجھے خوفناک صورت والا سمجھ رکھا ہے ۔ حمام میں تیری بری تصویر کھینچتے ہیں

۳ بخندید و گفت آں نہ شکل منست ۔ ولیکن قلم در کفِ دشمنست
ہنس پڑا اور کہنے لگا وہ تو میری شکل نہیں ہے ۔ لیکن قلم دشمن کے ہاتھ میں ہے

۴ بر انداختم بیخ شاں از بہشت ۔ کنونم بکیں مے نگارند زشت
میں نے ان کی جڑ بہشت سے اکھاڑ پھینکی ہے ۔ اب کینے کی وجہ سے مجھے برا نقش کرتے ہیں

۵ مرا ہمچنیں نام نیک است لیک ۔ ز علت نگوید بد اندیش نیک
میرا تو ویسا ہی نیک نام ہے ۔ لیکن بدخواہ حسد کی وجہ سے نیک نہیں کہتا

۶ وزیرے کہ جاہِ من آبش برخیت ۔ بفرسنگ باید ز مکرش گریخت
میرے مرتبے نے جس وزیر کی آبرو گرادی ۔ اس کے مکر سے میلوں بھاگنا چاہیے

۷ ولیکن نیندیشم از خشم شاہ ۔ دلاور بود در سخن بے گناہ
لیکن میں بادشاہ کے غصے سے نہیں ڈرتا ۔ بے گناہ بات کرنے میں دلیر ہوتا ہے

۸ چو حرفم بر آید درست از قلم ۔ مرا از ہمہ حرف گیراں چہ غم
جب میرے قلم سے حرف درست نکلتا ہے ۔ تو مجھے تمام حرف گیروں سے کیا غم

۹ نیاوردہ عامل غش اندر میاں ۔ نیندیشد از رفع دیوانیاں
جو کارندہ کھوٹ درمیان نہ لایا ہو ۔ وہ دفتریوں کے دعوے سے نہیں ڈرتا

۱۰ اگر محتسب گردد آں را غمست ۔ کہ سنگ ترازوئے بارش کم ست
اگر چیکر گشت کرے تو اس کو فکر ہے ۔ جس کے ترازو کے باٹ چھوٹے ہیں

نظر کرد اس نے دیکھا گفت اس نے کہا نظیر مثل قمر چاند ندارند نہیں رکھتے خلق مخلوق جمالت تیرا جمال و حسن
۲۔ ترا تجھ کو ہمگیں خوفناک روئے چہرہ پنداشتند انھوں نے سمجھا بگرمابہ حمام میں در زائد زشت برا بنگاشتند نقش کی انھوں نے
۳۔ بخندید ہنس پڑا گفت اس نے کہا آں وہ شکل منست میری شکل ہے کف ہاتھ۔ دشمنست دشمن ہے
۴۔ بر انداختم میں نے اکھیڑ ڈالی ہے۔ بیخ شاں ان کی جڑ کنونم اب مجھ کو بکیں کینے کی وجہ سے مے نگارند نقش کرتے ہیں زشت برا
۵۔ مرا میرا ہمچنیں ویسے ہی است ہے لیک لیکن ز علت علت کی وجہ سے نگوید نہیں کہتا بد اندیش برا سوچنے والا
۶۔ وزیرے کہ جو وزیر کہ جاہ من میرا مرتبہ آبش اس کی عزت برخیت گرادی بفرسنگ فرسنگ تین میل باید چاہیے ز مکرش اس کے مکر سے گریخت کے اوپر باید لگتا ہے بھاگنا چاہیے
۷۔ نیندیشم میں نہیں سوچتا یا نہیں ڈرتا خشم غصہ دلاور دلیر بود ہوتا ہے سخن بات
۸۔ چو جب حرفم میرا حرف بر آید نکلتا ہے مرا مجھ کو از ہمہ تمام سے حرف گیراں حرف پکڑنے والے عیب چہ کیا
۹۔ نیاوردہ نہ لایا ہوا عامل کارندہ غش کھوٹ اندر میاں بیچ میں نیندیشد نہیں ڈرتا رفع دعویٰ دائر کرنا دیوانیاں دفتر والے ۱۰۔ محتسب حساب لینے والا گردد گھومے آں را اس کو غمست غم ہے سنگ ترازو کے باٹ بارش اس کا بوجھ کم است کم ہے

تشریح: (۱) شیطان کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر کہنے لگا لوگوں کو تیری خوبصورتی کا علم نہیں (۲) لوگ تو تجھے بڑا خوفناک سمجھتے ہیں اور حماموں میں انتہائی بھدی تصویریں بناتے ہیں (۳) شیطان ہنس کر کہنے لگا کہ اصل بات یہ ہے کہ قلم میرے دشمن کے ہاتھ میں ہے وہ جیسی چاہتا ہے میری تصویر بنا دیتا ہے ورنہ وہ تو میری شکل نہیں ہے (۴) دشمنی کی وجہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ان کے باپ آدم کی جڑیں جنت سے اکھاڑ دی تھیں اس لئے یہ میری تصویریں بھدی بناتے ہیں (۵) یہ مقولہ وزیر ہے جس میں وہ اپنی صفائی دیتا ہے کہ میں تو ویسے ہی نیک نام ہوں لیکن شیطان کی طرح مجھے بھی دشمن نیک نہیں کہہ سکتا (۶) یہ سب کچھ معزول وزیر کا کیا دھرا ہے چونکہ میری وجہ سے اس کی عزت گھٹ گئی ہے اس لئے اس کے انتقام سے میلوں دور رہنا چاہیے (۷-۸) میں چونکہ بے گناہ ہوں اس لئے بادشاہ کے سامنے دلیری سے بات کروں گا کیونکہ جب قلم سے کوئی غلط حرف نکلا ہی نہیں اس کو حرف گیروں کا غم کیوں ہو (۹) جس افسر کے معاملات میں کھوٹ نہ ہو اسے یہ ڈر نہیں ہوتا کہ ہیڈ آفس والے اس پر مقدمہ قائم کر دیں گے (۱۰) اگر بازار میں باٹوں کا چیکر پھرتا ہو تو صرف وہی پریشان ہوتا ہے جس نے باٹ چھوٹے اور ہلکے رکھ رکھے ہیں پورے باٹ والے کو کوئی غم نہیں

۱ ملک در سخن گفتنش خیره ماند
بادشاہ اس کے بات کرنے سے حیران رہ گیا
سر دستِ فرماندہی برفشاند
حکمرانی کا ہاتھ پٹپنے لگا

۲ کہ مجرم بزرق و زبان آوری
کہ مجرم مکاری اور چرب زبانی سے
زجرمیکہ دارد نگردد بری
جو جرم کر رکھتا ہے اس سے بری نہیں ہو جاتا

۳ زخصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام
یقیناً میں نے تیرے دشمن ہی سے نہیں سنا ہے
نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام
آخر تجھے میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے

۴ کزیں زمرۂ خلق دربار گاہ
جب کہ دربار میں خلقت کے مجمع میں سے
نمی باشدت جز درایناں نگاہ
ان کے سوا تیری (کسی پر) نگاہ نہیں ہوتی

۵ بخندید مردِ سخن گوئی و گفت
بات کرنے والا مرد ہنس پڑا اور اس نے کہا
حق ست ایں سخن حق نشاید نہفت
یہ بات حق ہے اور حق چھپانا نہیں چاہیئے

۶ دریں نکتہ ہست اگر بشنوی
اگر آپ سنیں تو اس میں بھی ایک نکتہ ہے
کہ حکمت رواں باد و دولت قوی
اللہ کرے آپکی حکمت جاری اور حکومت قوی رہے

۷ نہ بینی کہ درویشِ بے دستگاہ
آپ نہیں دیکھتے کہ بے سرومان درویش
بحسرت کند در توانگر نگاہ
حسرت کے ساتھ مالدار میں نگاہ کرتا ہے

۸ مرا دستگاہِ جوانی برفت
میرا جوانی کا زور نکل گیا
بلہو و لعب زندگانی برفت
کھیل کود میں زندگانی گزر گئی

۹ زدیدارِ ایناں ندارم شکیب
میں ان کے دیدار سے صبر نہیں رکھتا
کہ سرمایہ داران حسن اند و زیب
کیونکہ وہ حسن اور خوبصورتی کے سرمایہ دار ہیں

۱۰ مرا ہمچنیں چہرہ گلفام بود
ایسے ہی میرا بھی پھول جیسا چہرہ تھا
بلورینم از خوبی اندام بود
خوبصورتی کی وجہ سے بلور جیسا میرا جسم تھا

۱۔ ملک بادشاہ سخن بات گفتنش اس کا کہنا خیرہ ماند حیران رہ گیا سر دست ہاتھ کا پنجہ فرماندھی حکمرانی برفشاند جھاڑا، پٹپٹا

۲۔ بزرق مکر کے ساتھ زبان آوری زیادہ باتیں بنانا زجرمیکہ اس جرم سے جو کہ دارد رکھتا ہے نگردد نہیں ہو سکتا

۳۔ ز سے خصمت تیرا دشمن ہمانا یقیناً نشنیدہ ام میں نے نہیں سُنا ہے بچشم خودت اپنی آنکھوں سے تجھ کو دیدہ ام میں نے دیکھا ہے

۴۔ کزیں کہ اس سے زمرۂ خلق خلقت کا مجمع بارگاہ دربار نمی باشدت نہیں ہوتی تیری جز سوائے درایناں ان میں

۵۔ بخندید ہنس پڑا سخن گوئی بات کرنے والا گفت اس نے کہا ست ہے ایں یہ سخن بات نشاید نہفت چھپانا نہیں چاہیئے

۶۔ دریں اس میں نکتہ ایک نکتہ ہست ہے، بشنوی تو سنے حکمت دانائی رواں باد جملہ دعائیہ جاری رہے دولت حکومت قوی مضبوط

۷۔ نہ بینی تو نہیں دیکھتا درویش فقیر بے دستگاہ بے قوت بے سرمایہ بحسرت افسوس سے کند کرتا ہے توانگر مالدار

۸۔ مرا میرا دستگاہ قوت برفت وہ گیا لہو کھیل لعب دل لگی

۹۔ ایناں یہ سب ندارم میں نہیں رکھتا شکیب صبر سرمایہ داراں پونجی رکھنے والے زیب زینت

۱۰۔ مرا میرا ہمچنیں ایسے ہی گلفام پھول جیسا بود تھا بلورینم میرا بلور جیسا خوبی خوبصورتی اندام جسم

تشریح: (۱) وزیر کے اپنے آپ کو بے قصور کہنے سے بادشاہ حیران ہوگیا۔ اسلئے وہ غصّے سے بھر گیا سر دست فشاندن کا مطلب غصّہ سے بھر جانا ہے (۲) لیعنی مجرم اگر خوش بیان ہو تو اس وجہ سے اس کو بری نہیں کیا جا سکتا (۳) لیعنی تو یہ نہ سمجھنا کہ معزول وزیر اعظم نے میرے کان بھر رکھے ہیں اصل بات یہ ہے کہ تیرے قصور کو میں نے آنکھوں سے دیکھ لیا ہے (۴) بھرے دربار میں تیری نظر انہی کا طواف کرتی رہتی ہے۔ (۵) لیعنی نظر بازی کا مجھے اعتراف ہے (۶-۷-۸) لیکن میری نظر بازی بے سبب اور خالی از علت نہیں بات یہ ہے کہ فقیر لوگ حسرت کے ساتھ مالداروں کو دیکھا ہی کرتے ہیں (۹) یہ لوگ حسن وجمال کے مالدار ہیں اور میں فقیر اس لئے نظرِ حسرت سے ان کو دیکھ لیتا ہوں باقی میں بوڑھا آدمی ہوں عائد کردہ الزام کے قابل ہی نہیں (۱۰) کسی زمانے میں میں بھی بڑا حسین وجمیل تھا۔ پھول جیسا چہرہ اور بلّور جیسا جسم رکھتا تھا۔

۱ دریں غایتم رشتہ باید کفن — کہ مویم چو پنبہ ست و دوکم بدن
اس مقام پر مجھے کفن (کا سوت) کاتنا چاہیے — جب کہ میرے بال روئی اور بدن تکلے جیسا ہو گیا ہے

۲ مرا ہمچنیں جعد شبرنگ بود — قبا در بر از نازکی تنگ بود
میرے بھی ایسے ہی رات جیسے سیاہ گھونگر یالے بال تھے — نزاکت کی وجہ سے قبا بدن پر تنگ تھی

۳ دو رشتہ درم در دہاں داشت جائے — چو دیوارے از خشت سیمیں بپائے
میرے منہ میں موتیوں کی دو لڑیاں تھیں — چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی دیوار کی طرح قائم تھیں

۴ کنونم نگہ کن بوقت سخن — بیفتاد یک یک چو جسر کہن
اب بات کرنے وقت میری طرف نگاہ کر — پرانے پل کی طرح ایک ایک کر کے گر گئیں

۵ در ینہاں بحسرت چرا ننگرم — کہ عمر تلف کردہ یاد آورم
حسرت کے ساتھ انکی طرف کیوں نہ دیکھوں — کہ ضائع کردہ عمر کو یاد کرتا ہوں

۶ برفت از من آں روزہائے عزیز — بپایاں رسد ناگہ ایں روز نیز
وہ پیارے دن مجھ سے نکل گئے ہیں — یہ دن بھی اچانک ختم ہو جائیں گے

۷ چو دانشور ایں در معنی بسفت — بگفت ایں کزاں بہ محالست گفت
جب دانشور نے یہ معنی کے موتی پر دیئے — (بادشاہ) نے کہا اس سے بہتر کہنا محال ہے

۸ در ارکانِ دولت نگہ کرد شاہ — کزیں خوبتر لفظ و معنی مخواہ
بادشاہ نے ارکان دولت کی طرف نگاہ کی — کہ اس سے بہتر لفظ و معنی نہیں ہو سکتے

۹ کسے را نظر سوئے شاہد رواست — کہ داند بدیں شاہدی عذر خواست
اس شخص کو محبوب کی طرف دیکھنا جائز ہے — جو اس خوبصورتی سے عذر خواہی جانتا ہو

۱۰ بعقل ار نہ آہستگی کردمے — بگفتار خصمش بیازردمے
عقلمندی سے اگر میں نے آہستگی نہ کی ہوتی — دشمن کی شکایت سے اس کو رنجیدہ کر دیتا

۱۔ دریں اس میں غایتم غایت حد تم مجھ کو رشتہ باید کاتنا چاہیے کفن وہ تین یا پانچ کپڑے جو میت کو پہنائے جاتے ہیں کہ جبکہ مویم میرے بال چوں جیسے پنبہ روئی دوک تکلا م میرا

۲۔ مرا میرے ہمچنیں ایسے ہی جعد گھونگر یالے بال شبرنگ رات کے رنگ والے بود تھے قبا اچکن در میں بر بغل از وجہ سے ناز کی نزاکت

۳۔ دو رشتہ دو لڑیاں درم مجھ میں در دہاں منہ میں داشت جائے جگہ رکھتی تھیں چوں جیسے دیوارے ایک دیوار خشت اینٹ سیمیں چاندی بپائے قائم

۴۔ کنونم اب مجھ کو نگہ کن دیکھ بوقت سخن بات کرتے وقت بیفتاد گر پڑی یک یک ایک ایک کرکے چوں مثل جسر پل کہن پرانا

۵۔ در ینہاں ان میں بحسرت حسرت کے ساتھ چرا کیوں ننگرم نہ دیکھوں میں تلف کردہ برباد کی ہوئی یاد آورم یاد کرتا ہوں میں

۶۔ برفت چلا گیا از من مجھ سے روزہائے عزیز پیارے دن بپایاں انتہا کو رسد پہنچ جائے گا ناگہ اچانک ایں روز یہ دن نیز بھی

۷۔ دانشور سمجھ دار ایں کہ در موتی معنی مضمون بسفت پر دیا بگفت اس نے کہا ایں کہ یہ جو کہ زاں اس سے بہ بہتر محالست محال ہے گفت کہنا بمعنی مصدر

۸۔ در میں ارکان جمع رکن دولت حکومت مراد امیر و وزیر نگہ کرد دیکھا کزیں کہ اس سے خوبتر بہتر مخواہ مت چاہ یعنی نہیں ہو سکتے ۹۔ کسے را اس شخص کو سوئے طرف شاہد محبوب رواست جائز ہے کہ جو کہ داند جانتا ہو بدیں اس سے شاہدی خوبصورتی عذر خواست عذر چاہنا ۱۰۔ بعقل عقل کے تقاضے سے ار اگر کردمے میں کرتا بگفتار کہنے سے خصمش اس کا دشمن بیازردمے ستا ڈالنا

تشریح: (۱) غایت سے مراد بڑھاپے کی آخری حد ہے جب کہ بال سفید بدن دبلا اور کفن کی طیاری ہو جاتی ہے (۲) یعنی میں بھی کسی زمانے میں بڑا نازک اندام اور حسین تھا (۳) میرے دانت ایسے تھے جیسے چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی دیوار (۴) جس طرح پرانے پُل کی اینٹیں ایک ایک کر کے گر جاتی ہیں اسی طرح میرے دانت بھی گر گئے (۵) اب ان کی نظر بازی سے میں بوڑھے دل کی حسرت پوری کرتا ہوں مجھے جب اپنی نوخیزی کا زمانہ یاد آتا ہے تو ان کو ایک نظر دیکھنے پر مجبور ہو جاتا ہوں (۷۔۸) بادشاہ اس کی عذر خواہی کے انداز اور خوش گفتاری کا کمال دیکھ کر عش عش کر اٹھا اور پکارا کہ اس سے بہتر نہیں کہا جا سکتا (۹) جو شخص ایسے بہترین انداز میں عذر خواہی کر سکتا ہو وہ اگر محبوبوں سے نظر بازی کر بھی لے تو کوئی حرج نہیں (۱۰) یعنی میں نے اگر حوصلہ سے کام نہ لیا ہوتا اور جلد بازی سے کچھ کر گزرتا تو یقیناً دشمن کے کہنے سے میں اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیتا۔

Scanned by CamScanner

۱ بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ — بدنداں گزد پشت دست دریغ
غصے سے تلوار کی طرف جلدی ہاتھ لے جانا — افسوس کے ہاتھ کی پشت دانتوں سے کاٹتا ہے

۲ ز صاحب غرض تا سخن نشنوی — کہ گر کاربندی پشیماں شوی
غرض والے کی بات تو ہرگز نہ سنیے — کیونکہ اگر (اس پر) کاربند ہوگا تو پشیمان ہوگا

۳ نکو نام را جاہ و تشریف و مال — بیفزود و بدگوئے را گوشمال
نیک نام (وزیر) کا مرتبہ اور عزت و مال — بڑھا دیا اور بدگو کی سزا

۴ بتدبیر دستور دانش ورش — بہ نیکی لشد نام در کشورش
اس کے سمجھ دار وزیر اعظم کی تدبیر سے — ملک میں اس کا نام نیکی کیساتھ مشہور ہوگیا

۵ بعدل و کرم سالہا ملک راند — برفت و نکو نامی از وے بماند
عدل اور بخشش سے اس نے سالہا سال حکومت کی — وہ تو گزر گیا اس کی نیک نامی رہ گئی

۶ چنیں بادشاہاں کہ دیں پرورند — بباز وئے دیں گوئے دولت برند
ایسے بادشاہ جو دین پالنے والے ہیں — دین کے بازو سے دولت کی گیند لے جاتے ہیں

۷ از آناں نہ بینیم دریں عہد کس — وگر ہست بوبکر سعد ست و بس
میں اس زمانے میں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھتا — اور اگر ہے تو صرف ابوبکر سعد ہے

۸ خدایو خردمند فرخ نہاد — کہ شاخ امیدش برومند باد
بابرکت اصل والا عقل مند بادشاہ — خدا کرے اس کی امید کی شاخ پھل دار رہے

۹ بہشتی درختی تو اے بادشاہ — کہ افگندۂ سایہ یک سالہ راہ
اے بادشاہ تو بہشت کا درخت ہے — جس نے ایک سالہ راستے پر سایہ ڈال رکھا ہے

۱۰ طمع بود در بخت نیک اخترم — کہ بال ہما افگند بر سرم
اپنے نیک ستارے والے نصیب سے مجھے امید تھی — کہ ہما کا پر میرے سر پر ڈال دیگا

۱۔ بہ تندی تیزی سے سبک جلدی دست ہاتھ بُردن لے جانا تیغ تلوار بدنداں دانتوں سے گزد کاٹتا ہے پشت دست ہاتھ کی الٹی طرف دریغ افسوس
۲۔ ز سے صاحب غرض، غرض والا لالچی تا ہرگز سخن بات نشنوی نہ سننے تو کہ کیونکہ کاربندی تو عمل کرے پشیمان شرمندہ شوی تو ہووے گا
۳۔ جاہ مرتبہ تشریف عزت بیفزود بڑھا دیا بدگو بُرا کہنے والا گوشمال کان مل سزا دے
۴۔ تدبیر انتظام دستور وزیر اعظم دانش ور سمجھ دار بہ نیکی نیکی کے ساتھ لشد ہوگیا کشورش اس کا ملک
۵۔ عدل انصاف کرم بخشش سالہا کئی سال ملک راند ملک چلایا یعنی حکومت کی برفت وہ چلا گیا از وے اس سے بماند رہ گئی
۶۔ چنیں ایسے دیں پرور دین کو پالنے والا گوئے دولت، دولت کی گیند برند لے جاتے ہیں
۷۔ از آناں ان میں سے نہ بینیم میں نہیں دیکھتا دریں عہد اس زمانہ میں کس کوئی شخص وگر اور اگر ہست ہے ابوبکر بن سعد مصنف کے عہد میں شیراز کا بادشاہ جس کی نسبت سے سعدی کا تخلص ہے
۸۔ خدایو بادشاہ خردمند عقل مند فرخ مبارک نہاد طبیعت اور اصل امیدش اس کی امید برومند پھل دار باد رہے
۹۔ درختی درخت ہے تو کہ جس نے کہ افگندۂ ڈال رکھا ہے تو نے یک سالہ راہ وہ سفر جو ایک سال میں طے ہو۔ یہ بہشت کے درخت طوبیٰ کی طرف اشارہ جس کا سایہ اتنا لمبا ہے (۱۰) طمع لالچ بود تھی در میں بخت نصیب نیک اختر نیک نصیب تم مجھ کو بال پر ہما ایک فرضی پرندہ جس کا سایہ بڑا مبارک سمجھا جاتا ہے۔

تشریح: (۱) جلد بازی سے تلوار نکال لینے والا بالآخر پشیمان ہوتا ہے (۲) لالچی اور غرض مند آدمی کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہیئے ورنہ پشیمانی اٹھانی پڑے گی (۳) بادشاہ نے وزیر معزول کو وزارت پر بحال کر دیا اور بدگوئی کرنے والے کو قرار واقعی سزا دی (۴، ۵) اس نے حسنِ انتظام کی وجہ سے شہرت اور نیک نامی خوب پائی عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہوا مر گیا اور نیک نامی چھوڑ گیا (۶) دیندار بادشاہ دین ہی کی بدولت دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں (۷، ۸) ایسے لوگ اب معدوم ہیں صرف ابوبکر بن سعد کی صورت میں ایک باقی ہے خدا اس کی امیدیں پوری کرے بڑا مبارک اور عقل مند بادشاہ ہے (۹) بادشاہ کو بہشت کے درخت طوبیٰ سے تشبیہ دی ہے جس کا سایہ سال بھر کی مسافت کے برابر پھیلا ہوا ہے اور اس کی ایک ایک شاخ ہر جنتی کے گھر پہنچی ہوئی ہے اسی طرح بادشاہ کی سخاوت سے رعایا کا ہر فرد حصہ یاب ہے (۱۰) عام شہرت کی بنا پر میری بھی آرزو تھی کہ ہما میرے سر پر سے گزر جائے تا کہ حکومت و دولت حاصل ہو۔

Scanned by CamScanner

۱ خرد گفت دولت نہ بخشد ہمای — اگر اقبال خواہی دریں سایہ آی
عقل نے کہا کہ ہما تو دولت نہیں بخشتا — اگر بلند نصیبی چاہتا ہے تو اس سائے میں آجا

۲ خدایا برحمت نظر کردۂ — کہ ایں سایہ بر خلق گسترده
اے خدا تو نے رحمت سے نظر کی ہے — جو یہ سایہ مخلوق پر پھیلا دیا ہے

۳ دعا گوئے ایں دولتم بندہ وار — خدایا تو ایں سایہ پائندہ دار
میں غلاموں کی طرح اس حکومت کا دعا گو ہوں — اے خدا تو اس سائے کو دیر تک قائم رکھ

۴ صوابست پیش از کشش بند کرد — کہ نتواں سر کشتہ پیوند کرد
مار ڈالنے سے پہلے قید کرنا مناسب ہے — کیونکہ کٹے ہوئے سر کو جوڑ نہیں سکتے

۵ خداوند فرمان و رای و شکوہ — ز غوغائے مردم نگردد ستوہ
حکم تدبیر اور دبدبے کا مالک — لوگوں کے احتجاج سے عاجز نہیں ہوتا

۶ سر پر غرور از تحمل تہی — حرامش بود تاج شاہنشہی
غرور سے بھرا ہوا اور تحمل سے خالی سر — اس پر بادشاہی کا تاج حرام ہے

۷ نگویم چوں جنگ آوری پائدار — چوں خشم آیدت عقل برجائے دار
میں نہیں کہتا کہ جب تو جنگ کرے تو جم کے کر — ہاں جب تجھے غصہ آئے تو عقل کو قائم رکھ

۸ تحمل کند ہر کرا عقل ہست — نہ عقلے کہ خشمش کند زیر دست
جس کو عقل ہے وہ تحمل کرتا ہے — ایسی عقل نہیں جسے غصہ دبا لے

۹ چوں لشکر بروں تاخت خشم از کمین — نہ انصاف ماند نہ تقویٰ نہ دیں
جب غصے نے لشکر مورچے سے باہر دوڑا دیا — نہ انصاف رہا نہ تقویٰ نہ دین

۱۰ ندیدم چنیں دیو زیر فلک — کزو می گریزند چندیں ملک
میں نے آسمان کے نیچے ایسا شیطان نہیں دیکھا — جس سے اتنے فرشتے بھاگتے ہوں

۱۔ خرد عقل گفت اس نے کہا نہ بخشد نہیں بخشتا ہمای ایک مبارک پرندہ اقبال بلند نصیبی خواہی تو چاہتا ہے دریں اس میں
۲۔ خدایا اے خدا نظر کردہ تو نے نظر کی ہے ایں سایہ یہ سایہ بر پر خلق مخلوق گسترده تو نے پھیلا دیا ہے
۳۔ دعا گو دعا کہنے والا ایں دولت اس حکومت بندہ وار غلاموں کی طرح خدایا اے خدا ایں یہ پائندہ دار قائم رکھ
۴۔ صوابست درست ہے پیش پہلے کشش سے اس کو مارنا بند کرد قید کرنا کہ کیونکہ نتواں پیوند کرد جوڑ نہیں سکتے سر کشتہ کٹا ہوا سر
۵۔ خداوند مالک فرمان حکم رائے تدبیر شکوہ دبدبہ غوغا شور یا فریاد مردم لوگ نگردد نہیں ہوتا ستوہ عاجز
۶۔ پر غرور غرور سے بھرا ہوا تحمل بردباری تہی خالی حرامش اس کو حرام بود ہووے تاج شاہنشہی بادشاہی کا تاج
۷۔ نگویم میں نہیں کہتا چوں جب جنگ آوری جنگ کرے تو پائدار قائم رہ خشم غصہ آمدت تجھ کو آوے برجائے جگہ پر دار رکھ
۸۔ کند کرتا ہے ہر کرا جس کسی کو ہست ہے عقلے کہ جو عقل کہ خشمش اس کو غصہ زیر دست عاجز
۹۔ بروں باہر تاخت دوڑا دیا خشم غصہ کمین گھات مورچہ ماند رہے تقویٰ پرہیزگاری ۱۰۔ ندیدم میں نے نہیں دیکھا چنیں ایسا دیو جن شیطان زیر نیچے فلک آسمان کزو کہ اس سے می گریزند بھاگتے ہیں چندیں اتنے ملک فرشتے

تشریح: (۱) یعنی بادشاہ کے زیر سایہ تیری آرزو پوری ہو سکتی ہے (۲، ۳) بادشاہ کے لئے دعائے خیر ہے (۴) مضمون سابق کی طرف رجوع ہے۔ قتل کرنے سے پہلے قید کرنا مناسب ہے کیونکہ مقتول تو زندہ نہیں ہو سکتا لیکن زندہ قیدی کو جب چاہیں قتل کر سکتے ہیں (۵) یعنی حوصلہ مند ذی شکوہ بادشاہ لوگوں کے بے جا احتجاج اور چیخ و پکار سے ہراساں اور خوف زدہ نہیں ہوا کرتا (۶) مغرور اور غیر متحمل بادشاہ پر تاجِ شہی حرام ہے یعنی ایسے کو بادشاہ بنانا نہیں چاہیے یا بن جائے تو اسے معزول کر دینا چاہیے (۷) غصہ کی حالت میں حواس پر قابو رکھنا میدانِ جنگ میں ڈٹے رہنے سے زیادہ مشکل ہے (۸) جو عقل مند غصہ سے مغلوب نہ ہوتا ہو وہ لازماً بردبار ہوتا ہے (۹) جو شخص غصہ سے مغلوب ہو جائے وہ عدل و انصاف اور تقویٰ و طہارت کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا (۱۰) دیو سے مراد غصہ ہے اور ملک سے صفاتِ حسنہ یعنی غصہ کے آگے تمام ملکوتی صفات سپر ڈال دیتی ہیں۔

گفتار
بات

۲ نہ بے حکمِ شرع آب خوردن خطاست — دگر خوں بفتوی بریزی رواست

شریعت کے حکم کے بغیر پانی پینا بھی گناہ نہیں ہے — اور فتوے کیساتھ اگر خون بھی گرا دیوے تو جائز ہے

۳ اگر شرع فتوے دہد بر ہلاک — الا تا نداری ز کشتنش باک

اگر شریعت قتل کا فتوے دے دیوے — خبردار اس کو مار ڈالنے سے ہرگز پرہیز نہ کر

۴ وگر دانی اندر تبارش کساں — بر ایشاں بخشائی و راحت رساں

اگر تو اس کے خاندان میں اور لوگوں کو جانتا ہے — تو ان پر بخشش کر اور راحت پہنچا

۵ گنہ بود مردِ ستم گارہ را — چہ تاواں زن و طفلِ بیچارہ را

گنہ تو ظالم مرد کا تھا — بیچاری عورتوں اور بچوں پر کیا تاوان

۶ تنت زورمند ست و لشکر گراں — ولیکن در اقلیمِ دشمن مراں

تیرا جسم (خواہ) زور آور اور لشکر بھاری ہے — لیکن دشمن کے ملک میں دھاوا نہ کر

۷ کہ وے بر حصارے گریزد بلند — رسد کشورِ بے گنہ را گزند

کیونکہ وہ تو اونچے قلعے پر چڑھ جائیگا — بے گنہ ملک کو نقصان پہنچے گا

۸ نظر کن در احوالِ زندانیاں — کہ ممکن بود بے گنہ درمیان

قیدیوں کے حالات میں نظر کر — کیونکہ ان میں کوئی بے گنہ بھی ہو سکتا ہے

۹ چو بازارگاں در دیارت بمرد — بمالش خساست بود دست برد

جب کوئی سوداگر تیرے ملک میں مرجائے — اس کے مال پر ہاتھ صاف کرنا کمینگی ہے

۱۰ کزاں پس کہ بروے بگریند زار — ہم باز گویند خویش و تبار

کیونکہ اس کے پیچھے جب اسپر زار و قطار روئیں گے — تو رشتہ دار اور قبیلہ والے آپس میں کہیں گے

۲۔ نہ یہ نفی است کی ہے جو آخر میں ہے شرع شریعت آب پانی خوردن کھانا خطا غلطی نیست نہیں ہے دگر اور اگر بفتوی فتوی کے مطابق بریزی تو گرا دیوے روا است جائز ہے

۳۔ فتوی شرعی فیصلہ دہد دیوے بر ہلاک ہلاکت پر الا حرف تنبیہ خبردار تا ہرگز نداری نہ رکھے تو زکشتنش اس کو مارنے سے باک خوف

۴۔ وگر اور اگر دانی تو جانتا ہے تبار خاندان ش اس کا کساں جمع کس لوگ بر ایشاں ان پر بخشائی بخشش کر راحت رساں آرام پہنچا

۵۔ بود تھا ستم گارہ ظالم را کو چہ کیا تاواں جرمانہ زن عورت طفل بچہ

۶۔ تنت تیرا جسم زورمند زور والا ست ہے گراں بھاری در میں اقلیم ملک مراں مت چلا

۷۔ کہ کیونکہ وے وہ حصار قلعہ گریزد بھاگ جائے گا بلند یہ حصار کی صفت ہے رسد پہنچے گا کشور ملک را کو گزند نقصان

۸۔ نظر کن دیکھ احوال جمع حال زندانیاں جمع قیدی ممکن ہو سکنے والا بود ہووے درمیاں بیچ میں

۹۔ بازارگاں سوداگر دیارت تیرا ملک بمرد مر گیا بمالش اس کے مال پر خساست کمینگی بود ہووے دست ہاتھ برد ماضی بمعنی مصدر لے جانا

۱۰۔ کزاں پس کیونکہ اس کے پیچھے کہ جبکہ بروے اس پر بگریند روویں گے زار بے تحاشا ہم آپس میں باز پھر گویند کہیں گے خویش رشتہ دار تبار قبیلہ والے

تشریح: (۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر شرعی فتویٰ کے مطابق کسی کا قتل ضروری ہو تو اس کے پسماندگان کی دیکھ بھال کرنا لازم ہے تاکہ وہ بیروزگاری سے ہلاک نہ ہوں (۲) شعر کے دونوں مصرعوں میں استفہام انکاری ہے یعنی کیا یہ بات نہیں کہ شریعت کے حکم کے بغیر پانی پینا بھی گناہ ہے (۳) جیسے رمضان المبارک میں دن کے وقت اور حکم شرع سے قتل کرنا بھی جائز ہے بلکہ فرض ہے جیسے قاتل کو قصاص میں قتل کرنا ضروری ہے۔ (۴۔۵) یعنی مقتول کے پسماندگان کی دیکھ بھال بہت ضروری ہے کیونکہ وہ تو بے قصور ہیں اور جو مجرم تھا اس نے اپنی سزا پالی (۶۔۷) تو کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو لیکن دشمن کے اندرون ملک فوجیں لے جانا دانشمندی نہیں کیونکہ وہ تو محصور ہو جائے گا بے گناہ شہریوں کو تکلیف ہو گی (۸) گاہ بگاہ قیدیوں کے احوال کی تفتیش کرتے رہنا چاہیے کیونکہ بسا اوقات کوئی ذی اثر آدمی دشمنی سے بے گناہوں کو بھی پھنسوا دیتا ہے (۹۔۱۰) غیر ملکی تاجر اگر اپنے ہاں مر جائے تو اس کا مالِ تجارت اس کے وطن میں ورثا کو پہنچانا چاہیے اور اگر اسکو مالِ غنیمت بنا لیا تو اس کے اہل و عیال اور خویش و اقارب روتے ہوئے کہیں گے

۱ کہ مسکیں در اقلیم غربت بمرد — متاعے کزو ماند ظالم ببرد
کہ وہ بے چارا پردیس میں مر گیا — اس کا جو سامان رہا وہ ظالم لے گیا

۲ ببندیش از طفلک بے پدر — وز آہِ دلِ دردمندش حذر
بے باپ کے معصوم بچے کے متعلق غور کر — اور اس کے دردمند دل کی آہ سے بچ

۳ بسا نام نیکوئے پنجاہ سال — کہ یک نام زشتش کند پائمال
بسا اوقات پچاس سال کی نیک نامی — اسکو ایک بدنامی برباد کر دیتی ہے

۴ پسندیدہ کاران جاوید نام — تطاول نکردند بر مالِ عام
عمدہ کام والے دائمی نام والے — عام لوگوں کے مال پر دست درازی نہیں کرتے

۵ بر آفاق گر سر بسر بادشاست — چو مال از توانگر ستاند گداست
اگرچہ سارے جہاں پر بادشاہ ہے — جب دولتمندوں سے مال چھینتا ہے تو فقیر ہے

۶ بمرد از تہی دستی آزاد مرد — ز پہلوئے مسکین شکم پر نکرد
آزاد مرد ناداری سے مر تو گیا — لیکن مسکین کے پہلو سے پیٹ نہیں بھرا

حکایت
کہانی

۸ شنیدم کہ فرماندہے دادگر — قبا داشتے ہر دو روئے آستر
میں نے سنا کہ ایک منصف بادشاہ — دونوں طرف استر والی قبا رکھتا تھا

۹ یکے گفتش اے خسروِ نیک روز — قبائے ز دیبائے چینی بدوز
ایک نے اس سے کہا کہ اے نیک دن والے بادشاہ — چینی ریشم کی ایک قبا سلا لے

۱۰ بگفت ایں قدر ستر و آسائش ست — وزیں بگذری زیب و آرائش ست
اس نے کہا کہ اس قدر تو ستر اور آرام ہے — اور اس سے گزر جائے تو زیب و زینت ہے

۱۔ مسکین بے چارہ اقلیم ملک غربت مسافری بمرد مر گیا متاعے سامان کزو جو کہ اس سے ماند رہ گیا ببرد لے گیا

۲۔ ببندیش سوچ از سے طفلک چھوٹا سا بے پدر بے باپ والا وز آہِ اور آہ سے دل دردمند تکلیف والا دل ش اسکا حذر بچ

۳۔ بسا بہت دفعہ نام نیکوئے نیک نامی پنجاہ پچاس یک ایک نام زشتش بدنامی اسکو کند کر دیتی ہے پائمال برباد

۴۔ پسندیدہ کاراں عمدہ کام کرنے والے جاوید نام ہمیشہ کے نام والے تطاول دست درازی نکردند انھوں نے نہیں کی بر مالِ عام عام لوگوں کا مال

۵۔ آفاق جہان کے کنارے سر بسر بالکل بادشاست بادشاہ ہے چو جب توانگر مالدار ستاند چھینتا ہے گداست فقیر ہے

۶۔ بمرد مر گیا تہی دستی خالی ہاتھ ہونا آزاد مرد جو کسی کا احسان مند نہ ہو ز پہلوئے مسکین مسکین کے پہلو شکم پیٹ پر نکرد پر نہیں کیا

۸۔ شنیدم میں نے سنا فرماندہے ایک حکم دینے والا یعنی بادشاہ دادگر انصاف کرنے والا قبا اچکن داشتے رکھتا تھا ہر دو رو دونوں طرف آستر کوٹ کا اندرونی کپڑا

۹۔ یکے ایک گفتش اس کو کہا خسرو بادشاہ نیک روز نیک دنوں والا قبا اچکن دیبا ریشم بدوز سی لے

۱۰۔ بگفت اس نے کہا ایں قدر اس قدر ستر پردہ پوشی آسائش آرام ست ہے وزیں اور اس سے بگذری تو گزرے زیب زینت آرائش سجاوٹ ست ہے

تشریح: (۱) یہ خویش و تبار کا مقولہ ہے یعنی وہ بیچارہ تو پردیس میں جا ہی مرا تھا۔ غضب تو یہ ہے کہ اس کا چھوڑا ہوا سامان ظالم بادشاہ کھا گیا۔ (۲) یعنی ایسے شخص کے یتیموں کی دیکھ بھال کر (۳) اس قسم کی ایک بدنامی عمر بھر کی نیک نامی کو ضائع کر دیتی ہے (۴) اچھے بادشاہ رعایا کے مال پر دست درازی نہیں کیا کرتے (۵) جس بادشاہ کی نظر لوگوں کے مال پر ہو وہ درحقیقت فقیر ہے (۶) آزادی پسند آدمی بھوک سے مرنا تو پسند کر لیتا ہے لیکن کسی مسکین کا پیٹ نہیں کاٹتا (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اموال و خزائن اپنی عیش پرستیوں میں خرچ کرنے کی بجائے رعیت کی بہبود اور فوج کی صلاح و تنظیم میں خرچ کرے (۸) یعنی اچکن کے دونوں طرف معمولی کپڑا تھا (۹) کسی مشیر نے مشورہ دیا کہ آپ بہترین چینی ریشم کی اچکن سلائیں (۱۰) اس نے جواب دیا کہ پردہ پوشی اور آرام کے لئے تو یہ معمولی کپڑا ہی کافی ہے اور زیب و زینت ہمارا مقصد نہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ نہ از بہر آں مے ستانم خراج
میں اس واسطے خراج نہیں لیتا
کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج
کہ اپنی ذات اور تاج و تخت کی زینت کرتا رہوں

۲ چوں ہمچوں زناں حلہ برتن کنم
جب میں عورتوں کی طرح جوڑا زیب تن کروں
بمردی کجا دفعِ دشمن کنم
تو دشمن کو بہادری کے ساتھ کیسے دفع کرسکوں

۳ مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست
مجھے بھی سو طرح کی خواہشیں اور آرزوئیں ہیں
ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
لیکن خزانہ میرا اکیلے کا نہیں ہے

۴ خزائن پُر از بہر لشکر بود
خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہیں
نہ از بہر آئین و زیور بود
زیب و زینت کے واسطے نہیں

۵ سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ
جس سپاہی کا دل بادشاہ سے خوش نہ ہو
ندارد حدودِ ولایت نگاہ
وہ ملک کی سرحدوں پر نظر نہیں رکھتا

۶ چو دشمن خرِ روستائی برد
جب دشمن دیہاتی کا گدھا چھین لے
ملک باج و دہ یک چرا مے خورد
تو بادشاہ خراج اور عشر کیوں کھاتا ہے

۷ مخالف خرش برد و سلطان خراج
دشمن اس کا گدھا اور بادشاہ خراج لے گیا
چہ اقبال بینی دراں تخت و تاج
ایسے تخت و تاج میں تو کیا اقبال دیکھے گا

۸ مروت نباشد بر افتادہ زور
گرے ہوئے پر زور دکھانا شرافت نہیں
برد مرغ دوں دانہ از پیش مور
چیونٹی کے آگے سے کمینہ پرندہ ہی دانہ لیجاتا ہے

۹ رعیت درخت است گر پروری
رعایا درخت کی مثل ہے اگر تو پرورش کرے
بکام دل دوستاں برخوری
تو دوستوں کی دلی خواہش کے مطابق پھل کھائے

۱۰ ببے رحمی از بیخ و بارش مکن
بے رحمی سے اس کی جڑ اور پھل مت کاٹ
کہ ناداں کند حیف بر خویشتن
کیونکہ اپنے آپ پر ناداں ہی ظلم کرتا ہے

۱۔ از بہر واسطے آں وہ مے ستانم لیتا ہوں میں خراج ٹیکس کنم کروں میں بر خود اپنے اوپر

۲۔ چوں جب ہمچوں مثل زناں عورتیں حلہ جوڑا برتن جسم پر کنم کروں میں بمردی بہادری کیساتھ کجا کہاں دفعِ دشمن دشمن کو روکنا مداخلت کرنا

۳۔ مرا مجھکو ہم بھی صد گونہ سو طرح آز لالچ ہوا خواہش است ہے خزینہ خزانہ مراست میرا ہے۔

۴۔ خزائن جمع خزانہ پُر بھرے ہوئے از بہر واسطے بود ہووے آئین سجاوٹ

۵۔ خوشدل خوش دل والا نباشد نہ ہووے ز شاہ بادشاہ سے ندارد نہیں رکھتا وہ حدود حدیں ولایت ملک

۶۔ خر گدھا روستائی دیہاتی بُرد لے جاتا ہے ملک بادشاہ باج ٹیکس دہ یک دسواں حصہ چرا کیوں مے خورد کھاتا ہے۔

۷۔ مخالف دشمن خرش اس کا گدھا بُرد لے گیا سلطان بادشاہ خراج ٹیکس چہ کیا اقبال ترقی بینی دیکھے تو دراں اس میں تخت و تاج مراد ملک

۸۔ مروت احسان شرافت نباشد نہ ہووے بر پر افتادہ گرا ہوا بُرد لے جاتا ہے مرغ پرندہ دوں کمینہ پیش سامنے مور چیونٹی

۹۔ رعیت ملک کے باشندے درخت است درخت ہے پروری تو پالے بکام مقصود کے مطابق دل دوستاں دوستوں کا دل بر پھل خوری کھاتے تو ہو ۱۰۔ بیخ جڑ بارش اس کا پھل مکن مت توڑ کہ کیونکہ کند کرتا ہے حیف افسوس ظلم بر پر خویشتن اپنا آپ

تشریح: (۱) یعنی ٹیکس اپنی عیاشی کے لئے نہیں رعایا کی فلاح کے لئے لیا جاتا ہے (۲) جو لوگ عورتوں کی طرح نرم و نازک اور قیمتی لباس پہننے کے عادی ہو جائیں وہ دشمن سے جنگ کے قابل نہیں رہتے (۳) خواہشات اور آرزوؤں سے تو میں بھی پاک نہیں لیکن اس خیال سے عیاشی نہیں کرتا کہ خزانہ میرا ہی تو نہیں یہ تو عوام کی امانت ہے (۴) خزانہ دراصل ملک کی محافظ فوج کے لئے ہوتا ہے اسے زیب و زینت پر نہیں اڑانا چاہیئے (۵) جب فوج بادشاہ سے راضی نہ ہو تو اس کے حکم پر وہ دشمن کے بالمقابل جانبازی نہیں دکھا سکتی (۶-۷) دشمن اگر چھاپے مار کر دیہاتیوں کا مال اسباب چھین لے جاتے ہیں تو بادشاہ کو ٹیکس لینے کا کوئی حق نہیں کیونکہ ٹیکس تو رعایا کے جان و مال کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے جو بادشاہ ان کو حفاظت اور امن نہیں دے سکتا اس کا ملک تباہ ہو جائے گا (۸) کمزوروں پر ظلم کرنا کمینوں کا کام ہے جیسے کوئی شریف پرندہ چیونٹی سے دانہ نہیں چھینتا (۹-۱۰) جو بادشاہ رعیت کی اچھی پرورش کرے وہ رعیت کی طرف سے اس طرح اچھا صلہ پائے گا جیسے درخت کی پرورش کرنے والا اس کا پھل کھاتا ہے اور رعیت پر ظلم کرنے والا خود اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

1 کساں برخورند از جوانی وبخت — کہ بر زیر دستاں نگیرند سخت

جوانی اور نصیب سے وہی لوگ پھل کھاتے ہیں — جو ماتحتوں پر سخت گیری نہیں کرتے

2 اگر زیر دستے در آید ز پائی — حذر کن ز نالیدنش بر خدائی

کوئی کمزور اگر گر پڑے — تو خدا کے سامنے اس کے گڑگڑانے سے پرہیز کر

3 چو شاید گرفتن بنرمی دیار — بہ پیکار خوں از مسامے میار

جب صلح سے ملک لیا جا سکتا ہو — تو جنگ کر کے کسی مسام سے بھی خون نہ بہا

4 بمردی کہ ملک سراسر زمیں — نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں

بہادری کی قسم کہ ساری زمین کی بادشاہی — خون کے ایک قطرے کی قیمت نہیں جو زمین پر ٹپک پڑے

حکایت

کہانی

6 شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمہ بر سنگے نوشت

میں نے سنا کہ مبارک طبع جمشید نے — ایک چشمے پر پتھر کے اوپر لکھ دیا

7 بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند — برفتند چوں چشم برہم زدند

ہماری طرح اس چشمہ پر بہتوں نے دم لیا۔ — پر آنکھ جھپکنے کی مثل چلے گئے

8 گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور

ہم نے بہادری اور زور بازو سے جہاں حاصل کیا — لیکن قبر میں اپنے ساتھ نہ لے جا سکے

9 چوں بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس

جب کسی دشمن پر تجھے قابو حاصل ہو جائے — تو اس کو ستا نہیں کیونکہ اس کیلئے یہی غصہ کافی

10 عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خون او کشتہ در گردنت

تیرے آس پاس زندہ پریشان دشمن — اس کا خون تیری گردن پہ ہونے سے بہتر ہے

١۔ کساں لوگ۔ برخورند پھل کھاتے ہیں بخت نصیب کہ جو کہ زیر دست ماتحت

٢۔ زیر دست کمزور یا وحدت کی در آید گر پڑے ز پائی پاؤں سے حذر کن پرہیز کر نالیدنش اس کے رونے سے بر خدا خدا کے سامنے

٣۔ چو جب شاید گرفتن لے سکتے ہیں بنرمی صلح دیار جمع دار ملک پیکار جنگ مسام بالوں کی جڑ کا سوراخ مسامے وحدت کی میار مت لا

٤۔ بمردی بہادری کی قسم ملک حکومت سراسر زمین ساری زمین نیرزد نہیں برابر ہے خونے خون کا ایک قطرہ چکد ٹپکے بر پر

٦۔ شنیدم میں نے سنا جمشید ایران کا ایک مشہور بادشاہ جو ضحاک کے ہاتھ سے مارا گیا فرخ مبارک سرشت طبیعت بر پر سنگے ایک پتھر پر نوشت اس نے لکھا

٧۔ بدیں اس پر چوں ما ہماری طرح بسے بہت سے دم زدند انہوں نے سانس لیا برفتند چلے گئے چوں مثل چشم برہم زدند انہوں نے آنکھ جھپکی

٨۔ گرفتیم لیا ہم نے عالم جہان بمردی بہادری سے نبردیم نہیں لے گئے ہم با خود اپنے ساتھ بگور قبر میں

٩۔ چوں جب بر پر دشمنے کوئی دشمن باشدت تجھ کو ہووے دسترس قوت رسائی مرنجانش اس کو مت رنجیدہ کر کو را کہ اسکو ہمیں یہی غصہ دکھ بس کافی

١٠۔ عدو دشمن سرگشتہ پریشان پیرامنت تیرے ارد گرد بہ بہتر خون او اس کا خون کشتہ ہو یا ہوا گردنت تیری گردن

تشریح: (١) ماتحتوں پر مہربانی اور نرمی کا معاملہ کرنے والا خوش نصیب ہوتا ہے کیونکہ اس کی حکومت دیر تک رہتی ہے (٢) کسی کمزور کو گرا ہوا دیکھو تو خدا کے سامنے اس کے فریاد اور بد دعا کرنے سے پہلے پہلے اس کی دستگیری کرو (٣-٤) کوئی ملک صلح صفائی سے حاصل کیا جا سکتا ہو تو خواہ مخواہ لڑائی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ سارا جہاں مل کر بھی اس ایک جان کا بدلہ نہیں ہو سکتا جو جنگ میں تلف ہو گئی (٥) اس حکایت میں دنیا کی بے ثباتی اور ناپیداری کا بیان ہے۔ (٦) یعنی پتھر پر ایک نصیحت کندہ کرا دی (٧-٨) دنیا کی فانی زندگی آخرت کی باقی اور ابدی زندگی کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے آنکھ جھپکنا یعنی ہمارے پیشرو اس دنیا میں ذرا دم لے کر آخرت کو سدھار گئے اسی طرح ہمیں بھی بالآخر جانا پڑے گا اور دنیا کی کوئی چیز اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے۔ (٩-١٠) اگر دشمن کو ہمیشہ کے لئے جھکنے پر مجبور کیا جا سکتا ہو تو پھر خواہ مخواہ قتل کر کے اس کا خون اپنی گردن پر نہیں لینا چاہیئے کیونکہ تجھ سے دب کر پریشانی کے عالم میں اس کا زندہ رہنا ہی اس کے لئے کافی عذاب ہے۔

Scanned by CamScanner

حکایت
کہانی

٢ شنیدم کہ دارائے فرّخ تبار
میں نے سنا کہ مبارک خاندان والا دارا
زلشکر جدا ماند روز شکار
شکار کے دن لشکر سے جدا ہو گیا

٣ دواں آمدش گلہ بانے بہ پیش
ایک چرواہا دوڑتا ہوا اس کے سامنے آیا
شہنشہ بر آورد تغلق زکیش
بادشاہ نے ترکش سے تیر نکال لیا

٤ بصحرا در از دشمناں دار باک
جنگل میں دشمنوں سے خوف رکھ
کہ در خانہ باشد گل از خار پاک
کیونکہ کانٹوں سے پاک صاف پھول تو گھر میں ہی ہوتا ہے

٥ بر آورد چوپانِ بد دل خروش
بد دل چرواہے نے چیخ ماری
کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوش
کہ میں دشمن نہیں ہوں میری ہلاکت کی کوشش نہ کر

٦ من آنم کہ اسپانِ شہ پرورم
میں وہ ہوں جو بادشاہ کے گھوڑے پالتا ہوں
بخدمت دریں مرغزار آورم
خدمت کے لئے اس چراگاہ میں لاتا ہوں

٧ ملک را دلِ رفتہ آمد بجای
بادشاہ کا اڑا ہوا دل ٹھکانے آیا
بخندید وگفت اے نکوہیدہ رای
ہنس کر کہنے لگا کہ او بے وقوف

٨ ترا یاوری کرد فرخ سروش
غیبی فرشتے نے تیری مدد کی
وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش
ورنہ میں تو چلہ کان تک لے آیا تھا

٩ نگہبانِ مرعیٰ بخندید وگفت
چراگاہ کا نگران ہنس کر کہنے لگا
نصیحت زیاراں نشاید نہفت
یاروں سے نصیحت چھپانی نہیں چاہیئے

١٠ نہ تدبیر محمود و رائے نکوست
نہ تدبیر قابلِ تعریف ہے اور نہ رائے اچھی ہے
کہ دشمن نداند شہنشہ زدوست
کہ بادشاہ دشمن سے دوست کو نہ پہچان سکے

٢۔ شنیدم میں نے سنا دارا ایران کا ایک بادشاہ جو سکندر سے جنگ کرتا ہوا مارا گیا فرخ مبارک تبار خاندان ماند رہ گیا روز دن

٣۔ دواں دوڑتا ہوا آمدش اس کے پاس آیا گلہ بانے ایک چرواہا پیش سامنے بر آورد نکالا تغلق تیر کیش ترکش

٤۔ بصحرا جنگل میں در زائد آز سے دار رکھ باک خوف کہ کیونکہ درخانہ گھر میں باشد ہووے گل پھول خار کانٹا

٥۔ بر آورد نکالی چوپان چرواہا بد دل برے دل والا خوف زدہ خروش چیخ نیم نہیں ہوں میں ہلاکم میری ہلاکت مکوش مت کوشش کر

٦۔ من میں آنم وہ ہوں میں اسپاں گھوڑے شہ بادشاہ پرورم میں پالتا ہوں بخدمت خدمت کیلئے دریں اس میں مرغزار سبزہ زار آورم لاتا ہوں میں

٧۔ ملک بادشاہ دلِ رفتہ گیا ہوا دل آمد آیا بجا جگہ پر بخندید ہنس پڑا وگفت اور اس نے کہا نکوہیدہ رای بُری رائے والا

٨۔ ترا تیری یاوری مدد کرد کی فرخ مبارک مراد غیبی سروش غیبی آواز زہ چلہ آوردہ بودم لے آیا تھا میں بگوش کان تک

٩۔ نگہبان نگران مرعیٰ چراگاہ بخندید ہنس پڑا وگفت اور اس نے کہا زیاراں یاروں سے نشاید نہفت نہیں چھپانی چاہیئے

١٠۔ نہ تدبیر انتظام محمود اچھی رائے نکو اچھی رائے ست ہے نداند نہ جانے ز دوست دوست سے

تشریح: (١) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہ کو اپنے خدام کی پہچان بہت ضروری ہے تاکہ ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو (٢۔٣) دارا بادشاہ جنگل میں لشکر سے بچھڑ گیا تو اسے ایک شخص اپنی طرف دوڑتا نظر آیا جسے اس نے دشمن سمجھ کر تیر کمان پہ چڑھا لیا۔ (٤) گھر میں عموماً وہی پھول لگائے جاتے ہیں جو بے خار ہوں لیکن جنگل میں کانٹے والے پھول ہی زیادہ ہوتے ہیں اس لئے احتیاط ضروری ہے (٥) جب چرواہے نے اپنی جانب شست بندھی دیکھی تو گھبرا کر چلایا مجھے نہ مارو میں دشمن نہیں دوست ہوں (٦) یعنی میں تو آپ کا نوکر ہوں جو آپ کے گھوڑوں کی دیکھ بھال کرتا ہے (٧۔٨) بادشاہ بھی اسے دشمن سمجھ کے ڈرا ہوا تھا جب اس نے بتلایا کہ میں آپ کا خادم ہوں تو اس کے بھی حواس درست ہوئے اور ہنس کر کہنے لگا کہ اگر غیبی فرشتہ نے تیری مدد نہ کی ہوتی تو تو میرے ہاتھ سے مر چکا ہوتا کیونکہ میں تو تیر چھوڑنے ہی والا تھا (٩۔١٠) چرواہا بھی ہنس پڑا اور کہنے لگا تو پھر میں تمہیں ایک نصیحت کی بات کہتا ہوں کہ جو بادشاہ دوست دشمن کی تمیز نہیں کر سکتا وہ کیا بادشاہ ہے۔

۱	چنانست در مہتری شرطِ زیست سرداری میں جینے کی شرط یہ ہے	کہ ہر کہترے را بدانی کہ کیست کہ ہر ماتحت کو تو پہچانے کہ کون ہے	
۲	مرا بارہا در حضر دیدۂ مجھے آپ نے بارہا دربار میں دیکھا ہے	زخیل و چراگاہ پرسیدۂ گھوڑوں اور چراگاہ کے متعلق استفسار کیا ہے	
۳	کنونت بمہر آمدم پیش باز اب کہ میں محبت سے تیرے سامنے آیا	نمی دانیم از بد اندیش باز تو دشمن سے مجھے تمیز نہ کر سکا	
۴	توانم من اے نامور شہریار اے نامور بادشاہ میں طاقت رکھتا ہوں	کہ اسپے بروں آرم از صد ہزار کہ ایک گھوڑا لاکھ میں سے نکال لاؤں	
۵	مرا گلہ بانی بعقلست و رائی میری گلہ بانی عقل اور رائے سے ہے	تو ہم گلۂ خویش داری بپائے تو بھی اپنے ریوڑ کو قائم رکھ	
۶	دراں تخت و ملک از خلل غم بود اس تخت اور حکومت میں نقصان کا غم ہوگا	کہ تدبیر شاہ از شباں کم بود جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے کم ہو	

گفتار
بات

۸	تو کے بشنوی نالۂ دادخواہ تو انصاف مانگنے والے کی فریاد کب سن سکے	بکیواں برت کلۂ خوابگاہ تیری تو خوابگاہ کا پردہ ساتویں آسمان پر ہے
۹	چناں خسپ کاید فغانت بگوش ایسے سو کہ فریاد تیرے کان تک پہنچ سکے	اگر دادخواہے برآرد خروش اگر کوئی انصاف کا سوالی چیخ و پکار کرے
۱۰	کہ نالد ز ظالم کہ در دور تست اس ظالم سے کون روتا ہے جو تیرے دور میں ہے	کہ ہر جور کو مے کند جور تست بلکہ وہ جو کچھ بھی ظلم کرتا ہے وہ تیرا ظلم ہے

۱۔ چنانست ایسے ہے مہتری سرداری زیست زندگی کہتر چھوٹا ماتحت۔ بدانی تو جانے کیست کون ہے
۲۔ مرا مجھکو بارہا کئی بار حضر دربار دیدہ تو نے دیکھا ہے خیل گھوڑا چراگاہ جانور چرانے کی جگہ پرسیدہ تو نے پوچھا ہے۔
۳۔ کنونت اس کی تا پیش کے ساتھ لگتی ہے کنوں ابھی اب مہر محبت کے ساتھ آمدم آیا میں پیش تیرے سامنے باز پھر آیا نمی دانیم نہیں جانتا ہے تو مجھ کو بد اندیش برا سوچنے والا یعنی دشمن باز جدا
۴۔ توانم میں طاقت رکھتا ہوں نامور مشہور شہریار بادشاہ اسپے ایک گھوڑا برون باہر آرم لاؤں میں صد ہزار لاکھ
۵۔ مرا مجھکو گلہ بانی ریوڑ چرانا بعقلست عقل کے ساتھ ہے تو ہم تو بھی گلۂ خویش اپنا ریوڑ داری رکھتا ہے تو بپائے قائم
۶۔ دراں اس میں خلل نقصان بود ہووے تدبیر انتظام اور رائے شباں چرواہا کم بود کم ہووے
۸۔ کے کب بشنوی تو سن سکے نالہ فریاد داد خواہ انصاف چاہنے والا کیواں ساتواں آسمان برت بر پرت خواب گاہ کے ساتھ لگتی ہے کلہ پردہ
۹۔ چناں ایسا خسپ سو تو کاید کہ اس کے فغان فریاد بگوش کان میں داد خواہ انصاف چاہنے والا برآرد نکالے خروش چیخ و پکار ۱۰۔ کہ کون نالد روتا ہے دور تست تیرے زمانے میں ہے کہ بلکہ جور ظلم کو کہ او جو کہ وہ مے کند کرتا ہے جور تست تیرا ظلم ہے۔

تشریح: (۱) یعنی حقیقی بڑا تو وہ ہے جو اپنے ہر چھوٹے کو پہچانتا اور اس کی ضروریات کا خیال رکھتا ہو (۲-۳) میں آپ کے لئے کوئی نووارد تو نہیں جس کو نہ پہچاننے میں آپ معذور ہوں میں سائیس کی حیثیت سے اکثر دربار میں حاضری دیتا ہوں آپ گھوڑوں اور چراگاہوں کے کوائف مجھ سے دریافت کرتے رہتے ہیں تعجب ہے پھر بھی مجھے آپ نے دشمن سمجھ لیا (۴) اپنی زیر حفاظت چیزوں میں میری نظر اتنی تیز اور دور رس ہے کہ آپ فرمائیں تو میں لاکھ گھوڑوں میں سے آپ کا مطلوبہ گھوڑا نکال سکتا ہوں (۵) جس طرح میں گلہ بانی عقل اور رائے سے کرتا ہوں آپ کو بھی حکومت اسی طرح کر کے اپنی رعایا کو محفوظ کرنا چاہیئے (۶) ورنہ جب بادشاہ کا نظم و نسق چرواہوں سے بھی گھٹیا ہو اس کا تاج و تخت تباہی سے نہیں بچ سکتا (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہ اور رعایا کے درمیان حاجب اور دربان نہیں ہونے چاہئیں تاکہ رعایا بلا روک ٹوک اپنی شکایات بادشاہ کو پہنچا سکے اور بادشاہ بذاتِ خود ان کا ازالہ کر سکے (۸) رحمدل اور انصاف پرور بادشاہ محلات کی بالائی منزل پر نہیں سویا کرتے کیونکہ اس طرح مظلوموں کی فریاد ان تک نہیں پہنچ سکتی (۹) ایسی جگہ سویا کرو جہاں مظلوم آسانی سے پہنچ سکیں اور اپنا انصاف پا سکیں (۱۰) تیرے سامنے جس ظالم کی شکایت آتی ہے وہ حقیقتاً اس کی نہیں خود تیری شکایت ہے کیونکہ اگر تیری انتظامیہ چوکس ہوتی اور قانون کی بالا دستی قائم ہوتی تو کسی کو ظلم کرنے کی ہمت بھی نہ ہوتی۔

Scanned by CamScanner

1 نہ سگ دامن کاروانے درید ‖ کہ دہقان ناداں کہ سگ پرورید

قافلہ والے کا دامن کتے نے نہیں پھاڑا ‖ بلکہ احمق کسان جس نے کتے کو پرورش کیا

2 دلیر آمدی سعدیا در سخن ‖ چوں تیغے بدست است فتحے بکن

اے سعدی بات کہنے میں تو دلیر ثابت ہوا ہے ‖ جب تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو فتح کرتا جا

3 بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ ‖ نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ

جو کچھ تو جانتا ہے کہہ ڈال کیونکہ حق کہنا ہی بہتر ہے ‖ تو نہ رشوت لینے والا ہے نہ فریب دینے والا

4 زباں بند و دفتر ز حکمت بشو ‖ طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگو

زباں بند کر اور حکمت کی کتاب دھو ڈال ‖ طمع چھوڑ دے پھر جو کچھ چاہے کہے جا

حکایت

کہانی

6 خبر یافت گردن کشے در عراق ‖ کہ مے گفت مسکینے از زیر طاق

عراق میں ایک متکبر (بادشاہ) نے خبر پائی ‖ کہ کوئی مسکین محل کے نیچے کہہ رہا تھا

7 تو ہم بر درے ہستی امیدوار ‖ پس امید بر در نشیناں برار

تو بھی ایک دروازے پر امیدوار ہے ‖ پس دروازے پہ بیٹھنے والوں کی امید پوری کر

8 دل دردمنداں براور ز بند ‖ کہ ہرگز نہ باشد دلت دردمند

دردمندوں کا دل فکر سے نکال ‖ تاکہ تیرا دل کبھی دردمند نہ ہو

9 پریشانئ خاطر دادخواہ ‖ براندازد از مملکت بادشاہ

انصاف خواہوں کے دل کی پریشانی ‖ بادشاہ کو ملک بدر کرا دیتی ہے

10 تو خفتہ خنک در حرم نیمروز ‖ غریب از بروں گو بگرما بسوز

تو دوپہر کو اپنے حرم میں آرام کے لئے سویا ہوا ‖ غریب باہر کھڑا ہے اسے کہہ دے تو گرمی میں جلتا رہ

۱۔ سگ کتا کارواں قافلہ تے وحدت کی دَرید اس نے پھاڑا کہ بلکہ دہقان کسان کہ جس نے کہ پرورید پالا

۲۔ دلیر بہادر آمدی تو آیا سعدیا اے سعدی سخن بات چوں جب تیغے ایک تلوار بدست ہاتھ میں ست ہے فتح بڑی فتح پائے عظمت بکن کر تو

۳۔ بگو کہہ تو آنچہ جو کچھ کہ دانی تو جانتا ہے گفتہ کہی ہوئی بات بہ بہتر رشوت ستاں رشوت لینے والا کا اجل یعنی ہے تو عشوہ فریب دہ کیساتھ اسم فاعل دینے والا

۴۔ بند بند کر دفتر کتاب حکمت دانائی بشو دھو ڈال بگسل چھوڑ دے ہر چہ جو کچھ کہ خواہی تو چاہے بگو کہہ

۶۔ یافت پائی اس نے گردن کشے ایک گردن کھینچنے والا یعنی متکبر عراق عرب کا ایک مشہور ملک جس کا دارالحکومت بغداد ہے مے گفت کہہ رہا تھا زیر نیچے طاق محل

۷۔ ہم بھی درے ایک دروازہ یعنی خدا کا ہستی ہے تو امیدوار امید رکھنے والا بر در نشیناں دروازے پر بیٹھنے والے برآر پوری کر

۸۔ دردمنداں درد والے برآور نکال بند فکر و غم کہ تاکہ ہرگز کبھی نہ باشد نہ ہووے دلت تیرا دل

۹۔ خاطر دل داد خواہ انصاف چاہنے والا براندازد اکھاڑ دیتا ہے مملکت ملک ۱۰۔ خفتہ سویا ہوا خنک آرام حرم گھر نیمروز دوپہر غریب مسافر یا مظلوم از بروں باہر گو کہہ دے زبان حال سے بگرما گرمی میں بسوز جلتا رہ

تشریح: (۱) کتا اگر کسی شخص کو کاٹ کھائے تو وہ کتے کا نہیں اس کے مالک کا قصور ہے جس نے ایسے وحشی کتے کو پالا اسی طرح بادشاہ قصوروار ہے (۲) تلوار سے مراد زبان ہے اور فتح سے دلوں کا فتح کرنا یعنی اپنی پر تاثیر باتوں سے شاہوں کے دل موہ لے (۳) رشوت خور اور فریبی سچی بات کہنے سے جھجکتا ہے لیکن تجھ میں تو یہ عیب نہیں پھر تجھے حق کہنے میں کیا جھجک ہے (۴) زبان بند کر یعنی کسی سے سوال نہ کر کتاب دھو ڈال سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑا عالم یا حکیم نہ سمجھ کیونکہ انکے بھی کچھ ایسے تکلفات اور رکھ رکھاؤ ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ ہر وقت حق گوئی نہیں کر سکتے تیسرے یہ کہ طمع چھوڑ دے جب تو ان تینوں باتوں سے بے نیاز ہو گا۔ پھر تجھے حق گوئی سے کوئی چیز نہیں روک سکتی دوسرے شراح نے کچھ اور مطالب بیان کئے ہیں جن سے میں مطمئن نہیں ہو سکا (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہ کو فقیروں پر نوازش کرنی چاہئیے یہ سوچ کر کہ میں بھی دربار خداوندی کا فقیر ہوں (۶) یہ عراق کے کسی متکبر بادشاہ کی حکایت ہے جس نے محل کے نیچے کسی فقیر کی صدا سن کر نصیحت حاصل کی اس فقیر نے کیا کہا آخر تک اسی کا مقولہ ہے (۷) جب تو خدا سے مغفرت و عطا کا امیدوار ہے تو جن لوگوں کی امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں انہیں تو بھی محروم اور نامراد نہ کر (۸) یعنی جیسا سلوک تو مخلوقِ خدا سے کریگا۔ ویسا ہی معاملہ خدا کا تیرے ساتھ ہوگا (۹) اگر لوگوں پر انصاف کے دروازے بند ہوں تو پریشانی ان کو بغاوت پر آمادہ کر دیتی ہے جس سے اکثر انقلاب برپا ہو جاتا ہے (۱۰) تجھے اگر رعیت کا ہمہ وقتی فکر ہو تو دوپہر اور رات کو تو آرام سے نہیں سو سکتا اگر سویا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیری طرف سے رعیت بھاڑ میں جا...

Scanned by CamScanner

۱ ستانندۂ دادِ آں کس خداست ‖ کہ نتواند از بادشاہ داد خواست

اس شخص کا انصاف چاہنے والا خدا ہے ‖ جو کہ بادشاہ سے انصاف نہ لے سکے

حکایت
کہانی

۳ یکے از بزرگانِ اہلِ تمیز ‖ حکایت کند ز ابن عبدالعزیزؒ

باتمیز بزرگوں میں سے ایک شخص ‖ عمر ابن عبدالعزیزؒ کی حکایت کرتا ہے

۴ کہ بودش نگینے بر انگشتری ‖ فرو ماندہ در قیمتش جوہری

کہ ان کی انگوٹھی پر ایک نگینہ تھا ‖ جس کی قیمت لگانے سے جوہری عاجز تھے

۵ بشب گفتی آں جرم گیتی فروز ‖ دُرے بود در روشنائی چو روز

وہ جہان کو روشن کرنے والا جسم جس کے متعلق تو پکار اٹھے ‖ کہ ایسا موتی ہے جو رات کے وقت روشنائی میں دن جیسا ہے

۶ قضا را در آمد یکے خشک سال ‖ کہ شد بدرِ سیمائے مردم ہلال

اتفاقاً ایک ایسا خشک سال آیا جس ‖ میں لوگوں کا چودھویں کے چاند جیسا چہرہ ہلال ہوگیا

۷ چو در مردم آرام و قوت ندید ‖ خود آسودہ بودن مروت ندید

جب لوگوں میں آرام اور قوت نہ دیکھی ‖ خود آرام سے رہنا اسے مروت نظر نہ آیا

۸ چو بیند کسے زہر در کامِ خلق ‖ کیش بگزرد آبِ نوشیں بحلق

کوئی شخص جب مخلوق کے حلق میں زہر دیکھ رہا ہو ‖ میٹھا پانی اس کے حلق سے کیسے اتر جائے

۹ بفرمود و بفروختندش بسیم ‖ کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم

اس نے حکم دیا تو لوگوں نے اسے چاندی کے بدلے بیچ ڈالا ‖ کیونکہ اسے غریبوں اور یتیموں پر رحم آگیا تھا

۱۰ بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد ‖ بہ درویش و مسکین و محتاج داد

ایک ہفتے میں اس کی نقدی لٹا دی ‖ درویشوں مسکینوں اور محتاجوں کو دے دی

ستانندہ لینے والا داد انصاف آں کس وہ شخص ست ہے کہ جو کہ نتواند نہ خواست کے اوپر لگتا ہے یعنی انصاف نہیں مانگ سکتا۔

۳۔ یکے ایک۔ اہلِ تمیز عقل اور تمیز والے کند کرتا ہے ابن عبدالعزیز بنو امیہ کے خلیفہ راشد جو عبدالعزیز کے بیٹے اور مروان کے پوتے ہیں جن کو عمر ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

۴۔ بودش یہ ش انگشتری کے ساتھ لگتی ہے بود تھا نگینہ قیمتی پتھر فرو ماندہ عاجز رہ گیا جوہری موتیوں کا کاروبار کرنے والا

۵۔ شب رات، گفتی تو کہے جرم جسم گیتی فروز دنیا کو روشن کرنے والا دُرے ایک موتی بود تھا چوں مثل روز دن

۶۔ قضا تقدیر در آید آیا خشک۔ سال جس میں بارش نہ ہوئی شد ہوگیا بدر چودھویں کا چاند سیما چہرہ مردم لوگ۔ ہلال پہلی رات کا چاند

۷۔ ندید نہ دیکھا آسودہ آرام والا بودن ہونا مروت انسانیت یا احسان

۸۔ بیند وہ دیکھے کسے کوئی شخص کام حلق خلق مخلوق کیش اصل کے و ش یہ اش حلق کیساتھ لگتا ہے یعنی اس کا حلق کے کب بگزرد گزرے آب پانی نوشیں میٹھا

۹۔ بفرمود اس نے حکم دیا بفروختندش انہوں نے اس کو بیچ دیا بسیم چاندی کے بدلے آمدش آیا اس کو یتیم جس بچے کا باپ فوت ہوگیا ہو

۱۰۔ نقدش اس کی نقدی تاراج لوٹ داد دے دی

تشریح: (۱) جس مظلوم کو بادشاہ سے انصاف نہ مل سکے اسے خدا انصاف دلاتا ہے (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ قحط سالی کے دوران بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنے مال و دولت کے دروازے عوام الناس پر کھول دے تا کہ عوام بھوک کے مرنے سے بچ جائیں (۳-۴-۵) ان کی انگوٹھی میں ایک انمول ہیرا جڑا ہوا تھا جس سے رات کو دن کی طرح روشنی ہو جاتی تھی (۶-۷) اچانک قحط پڑ گیا لوگ بھوک کی وجہ سے لاغر اور دبلے ہو گئے ان کی مصیبت دیکھ کر حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کا دل بھر آیا (۸) کسی مجبور کو زہر کھاتا ہوا دیکھ کر اپنے حلق سے شربت بھی نہیں اترتا (۹-۱۰) آپؒ نے وہ ہیرا فروخت کرا دیا اور اس کی نقدی یتیموں مسکینوں میں تقسیم کرا دی۔

Scanned by CamScanner

۱ فتادند بر وے ملامت کناں ، کہ دیگر بدستت نیاید چناں ،
ملامت کرنے والوں نے اس پر طعنہ زنی کی کہ ایسا دوسرا تیرے ہاتھ نہیں لگے گا

۲ شنیدم کہ مے گفت و باران دمع بعارض فرومید ویدش چو شمع
میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے حالانکہ آنسوؤں کی بارش شمع کی طرح انکے رخساروں پر گر رہی تھی

۳ کہ زشت است پیرایہ بر شہریار دل شہری از ناتوانی فگار ،
کہ بادشاہ پر زیب و زینت حرام رہے جبکہ شہری کا دل ناداری سے زخمی ہو

۴ مرا شاید انگشتری بے نگیں نشاید دل خلقے اندوہگیں
مجھے تو بے نگ کی انگوٹھی مناسب ہے لیکن مخلوق کا دل غمگین ہونا مناسب نہیں

۵ خنک آنکہ آسائش مرد و زن گزیند بر آسائش خویشتن ،
وہ شخص مبارک ہے جو لوگوں کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم رکھے

۶ نکردند رغبت ہنر پروراں بشادی خویش از غم دیگراں
ہنرمندوں نے رغبت نہیں کی اپنی خوشی میں دوسروں کے غم کیوجہ سے

۷ اگر خوش بخسپد ملک بر سریر ، نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر
اگر بادشاہ تخت پر خوش بخوش سوتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ فقیر آرام سے سو سکے

۸ دگر زندہ دارد شب دیر باز بخسپند مردم بآرام و ناز
اور اگر وہ لمبی راتوں کو زندہ رکھے تو لوگ آرام اور ناز سے سو رہے ہیں

۹ بحمد اللہ ایں سیرت و راہ راست اتابک ابوبکر بن سعد را
الحمد للہ یہ سیرت اور راہ راستی اتابک ابوبکرؒ بن سعد کو حاصل ہے

۱۰ کس از فتنہ در پارس دیگر نشان نہ بیند مگر قامت مہوشاں
کوئی شخص فارس میں فتنے کا اور نشان نہیں دیکھے گا سوائے مہرؤوں کے قد کے

فتادند پڑ گئے یعنی طعن کرنے لگے بر وے اس پر ملامت کناں ملامت کرنے والے دیگر دوسرا بدستت تیرے ہاتھ میں نیاید نہیں آئے گا چناں ایسا
۲۔ شنیدم میں نے سنا مے گفت وہ کہتا تھا و حالانکہ باران بارش دمع آنسو بعارض رخسار پر فرومید ویدش اس پہ گر رہی تھی چو شمع شمع کی شکل
۳۔ زشت برا است ہے پیرایہ زینت شہریار بادشاہ ناتوانی کمزوری ناداری فگار زخمی
۴۔ مرا مجھ کو شاید لائق ہے انگشتری انگوٹھی بے نگیں نگ کے بغیر سادہ نشاید نہیں لائق ہے خلقے ایک مخلوق اندوہگیں غم والا
۵۔ خنک مبارک آنکہ جو شخص کہ آسائش آرام مرد و زن مرد اور عورتیں مراد لوگ گزیند اختیار کرے بر پر خویشتن اپنی
۶۔ نکردند نہیں کی انھوں نے ہنر پروراں ہنر پالنے والے بشادی خویش اپنی خوشی میں دیگراں دوسرے
۷۔ بخسپد سوئے ملک بادشاہ سریر تخت نہ پندارم میں نہیں سمجھتا آسودہ آرام سے خسپد سوئے
۸۔ دارد رکھے وہ شب رات دیر باز دیر سے کھلنے والی یعنی لمبی بخسپند سو جاویں مردم لوگ
۹۔ بحمد اللہ اللہ کا شکر سیرت عادت راہ راست سیدھی راہ اتابک شیراز کے بادشاہوں کا لقب ابوبکرؒ ابن سعد شیخ سعدیؒ کا ممدوح جو ان کے وقت شیراز کا بادشاہ تھا۔
۱۰۔ کس شخص پارس ایران دیگر اور نہ بیند نہیں دیکھے گا قامت قد مہوشاں چاند کے چہرے والے یعنی محبوب

تشریح : (۱) نادان دوست ملامت کرنے لگے کہ ایسا ہیرا پھر نہیں مل سکے گا (۲۔۳) حضرت ابن عبد العزیزؒ زار و قطار رونے لگے حتیٰ کہ رخساروں پر ان کے آنسو اسطرح بہنے لگے جیسے پگھلتی ہوئی موم بتی کے قطرات ایک دوسرے پر مسلسل گر رہے ہوتے ہیں پھر انھوں نے فرمایا کہ بادشاہ اگر شہریوں کے دل زخمی کر کے کوئی پوشاک حاصل کرتا ہے یا زیب و زینت کا سامان کرتا ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں (۴) مخلوقِ خدا کے دل غمگین ہونے کی بجائے مجھے انگوٹھی بے نگین ہی بہتر ہے (۵) جو حکمران لوگوں کے آرام و آسائش کو ذاتی آرام و راحت پر ترجیح دیتا ہے وہ بہت مبارک ہے (۶) ہنر پرور شخص دوسروں کو غمگین کر کے خود خوشی حاصل نہیں کرتا (۷) بادشاہ تخت پر بے فکر ہو کر سو جائے تو فقیر کبھی آرام نہیں پا سکتا (۸) اگر وہ مخلوق کی نگرانی کے لئے شب بیداری کرے تو پھر لوگ آرام و اطمینان سے سو سکتے ہیں (۹) شیخ سعدیؒ ان صفات کو اب اپنے ممدوح پر منطبق کرتے ہیں کہ الحمد للہ یہ سب خوبیاں ابوبکر بن سعد میں موجود ہیں (۱۰) یعنی فارس میں خوشحالی کا اس قدر دور دورہ ہے کہ ہر طرف محبوب اور دلربا ہی نظر آتے ہیں کیونکہ بے فکری اور اطمینان کی وجہ سے عوام کی اٹھان بہت قابل رشک ہو رہی ہے۔ اس میں قامتِ محبوب کو فتنے سے تشبیہ دی ہے۔

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	یکے پنج بیتم خوش آمد بگوش ایک پانچ شعر میرے کانوں کو بھلے لگے	کہ در مجلسے مے سرودند دوش جو رات ایک مجلس میں گا رہے تھے

قول
بات

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۲	مرا راحت از زندگی دوش بود مجھے زندگی کا آرام کل رات حاصل تھا	کہ آں ماہ رویم در آغوش بود جب کہ وہ ماہرو میری آغوش میں تھا
۴	مر اورا چو دیدم سر از خواب مست میں نے جو اسکو نیند کی مستی سے سرگراں دیکھا	بدو گفتم اے سرو پیش تو پست تو اس سے کہا کہ اے وہ جس کے سامنے سرو بھی پست ہے
۵	دمے نرگس از خواب نوشین بشو تھوڑی دیر کے لئے نرگسی آنکھ میٹھی نیند سے دھولے	چو گلبن بخند و چو بلبل بگو شاخِ گل کی طرح ہنس اور بلبل کی طرح چہک
۶	چہ مے خسپی اے فتنۂ روزگار او زمانے بھر کے فتنے تو کیا سو رہا ہے	بیا و مئے لعل و نوشیں بیار آ اور سرخ رنگ کی میٹھی شراب لا !
۷	نگہ کرد شوریدہ از خواب و گفت اس پریشان حال نے نیند سے آنکھ کھولی اور کہا	مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت مجھ کو فتنہ بھی کہتا ہے اور یہ بھی کہ مت سو
۸	در ایام سلطان روشن نفس روشن نفس بادشاہ کے زمانے میں	نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس کوئی شخص کوئی اور فتنہ بیدار نہیں دیکھے گا

حکایت
کہانی

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱۰	در اخبارِ شاہان پیشینہ ہست پہلے بادشاہوں کی تاریخ میں ہے	کہ چوں تکلہ بر تختِ زنگی نشست کہ جب تکلہ سلطان زنگی کے تخت پر بیٹھا

ایکے ایک پنج پانچ بیتم شعر اس کی میم گوش کے ساتھ لگتی ہے یعنی میرے کان میں مجلسے ایک مجلس مے سرودند گاتے تھے دوش کل رات

۳۔ مرا مجھکو دوش کل رات بود تھا ماہ رویم چاند کے چہرے والا۔ اس کا میم آغوش کا مضاف الیہ بنتا ہے یعنی میری آغوش

۴۔ چو جب دیدم میں نے دیکھا اورا اسکو خواب نیند بدو اس کو گفتم میں نے کہا پیشِ تو تیرے سامنے پست نیچا

۵۔ دمے ایک دم نرگس ایک پھول کا نام مراد نرگس جیسی آنکھ نوشیں میٹھی بشو دھو گلبن گلاب کا پودا یا شاخ بخند ہنس بگو کہہ

۶۔ چہ کیا مے خسپی سوتا ہے تو فتنۂ روزگار زمانے کا فتنہ یعنی جس نے زمانے کو فتنے میں ڈال رکھا ہے بیا آ مئے لعل سرخ شراب بیار لا

۷۔ نگہ کرد نظر کی شوریدہ پریشان حال گفت اس نے کہا مرا مجھ کو خوانی کہتا ہے تو و گوئی اور کہتا ہے مخفت مت سو یہ ماضی منفی بمعنی نہی ہے

۸۔ ایام جمع یوم دن سلطان بادشاہ روشن نفس روشن دل والا نہ بیند نہ دیکھے دگر اور کوئی کس کوئی شخص

۱۰۔ اخبار جمع خبر شاہاں جمع شاہ پیشینہ پہلے والے ہست ہے چوں جب تکلہ شہزادہ زنگی غالباً نور الدین زنگی مراد ہے نشست بیٹھا

تشریح: (۱) تمثیل کے طور پر اگلی حکایت نقل کرتے ہیں جو شیخؒ نے کسی مجلسِ سماع میں سنی جس میں محبوبوں کی کثرت سے امن و امان کی فراوانی پر استدلال ہے (۲) اس قول کا مطلب ہے کہ سعدیؒ کے ممدوح ابوبکر بن سعد کے زمانے میں اس کے حسنِ انتظام اور عدل و انصاف کی وجہ سے لوگوں میں عشق و محبت کے جذبات عروج پر ہیں اور انہیں اس کے ماسوا کوئی فکر نہیں (۳) شب گزشتہ زندگی کی بہترین رات تھی کیونکہ اپنے محبوب کا وصال حاصل تھا (۴۔۵) محبوب کو اونگھتے ہوئے دیکھ کر کہا سونا محبوبوں کا کام نہیں بلکہ گلاب کی طرح ہنسنا اور بلبل کی طرح چہکنا ان کا کام ہے اس شعر میں آنکھ کو نرگس سے تعبیر کیا ہے کیونکہ وہ اسکی ہمشکل ہوتی ہے (۶) فتنۂ روزگار اس لئے کہا کہ محبوب کے حسن لازوال کا ایک زمانہ شیدائی ہے (۷) محبوب نے الزاماً کہا کہ ایک طرف تو مجھے فتنہ سے تشبیہ دے رہا ہے اور دوسری طرف میری بیداری کا آرزومند ہے حالانکہ فتنہ کا تو سو جانا ہی مناسب ہے (۸) روشن دل بادشاہ سے سعدیؒ کا ہمعصر بادشاہ مراد ہے یعنی ابوبکر بن سعد اس شعر میں اس کی بڑی لطیف تعریف ہے کہ اس کے حسن انتظام کا یہ عالم ہے کہ ہر طرح کے فتنے سو گئے ہیں سوائے معشوقانِ نازنین کے فتنوں کے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ درویشی میں ترکِ دنیا کوئی ضروری نہیں ہے بلکہ تختِ شاہی کے اوپر بیٹھ کر بھی تقوی و طہارت اور عدل و انصاف کے ساتھ درویشی حاصل کی جا سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بد دوراں شش از کس نیازرد کس | سبق برد گر خود ہمیں بود و بس

اس کے زمانے میں کوئی شخص کسی سے رنجیدہ نہ ہوا | اگر اسکی صرف یہی فضیلت ہوتی تو بھی بازی لے جاتا

۲ چنیں گفت یکرہ بصاحبدلے | کہ عمرم بسر رفت بے حاصلے

اس نے ایک دفعہ کسی صاحبدل کو ایسے کہا | کہ میری عمر تو بے فائدہ گزر گئی

۳ چوں مے بگذرد ملک و جاہ و سریر | نبرد از جہاں دولت الّا فقیر

جب ملک مرتبہ اور تخت فانی چیزیں ہیں | تو فقیر کے سوا کوئی شخص جہاں سے دولت نہیں لیجا سکتا

۴ بخواہم بکنج عبادت نشست | کہ دریابم این پنج روزے کہ ہست

میں تو عبادت کے گوشے میں بیٹھ جاؤں گا | تاکہ جو پانچ دن باقی ہیں انہیں پاسکوں

۵ چوں بشنید دانائے روشن نفس | بہ تندی بر آشفت کہ اے نکلہ بس

جب روشن دل دانا نے یہ بات سنی، | تو غصے سے بھڑک کر کہا اے نکلہ بس کر

۶ طریقت بجز خدمت خلق نیست | بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

طریقت خدمتِ خلق کے سوا کچھ نہیں ہے | تسبیح مصلے اور گودڑی میں نہیں ہے

۷ تو بر تخت سلطانی خویش باش | باخلاق پاکیزہ درویش باش

تو اپنی بادشاہی کے تخت پر قائم رہ کر | پاکیزہ اخلاق کے ساتھ درویش ہو جا

۸ بصدق و ارادت میاں بستہ دار | نہ طامات و دعویٰ زباں بستہ دار

سچائی اور عقیدت کے ساتھ کمر بستہ رہ | فضولیات اور دعووں سے زبان بند رکھ

۹ قدم باید اندر طریقت نہ دم | کہ اصلے ندارد دم بے قدم

طریقت میں عمل مطلوب ہے نہ کہ دعویٰ | کیونکہ عمل کے بغیر دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا

۱۰ بزرگاں کہ نقدِ صفا داشتند | چنیں خرقہ زیرِ قبا داشتند

جو بزرگ صفائی کی دولت رکھتے ہیں | ایسی گودڑیاں اچکن کے نیچے پہنتے ہیں

۱۔ دوراں زمانہ بد دوراں شش اس کے زمانے میں کس شخص نیازرد نہیں رنجیدہ ہوا سبق برد سبقت لے گیا ہمیں یہی بود تھا بس کافی

۲۔ چنیں ایسے گفت اس نے کہا یکرہ ایک مرتبہ بصاحبدلے ایک صاحب دل کو عمرم میری عمر بسر رفت گزر گئی ہے بیں بے حاصلے بے نتیجہ

۳۔ چوں جب مے بگذرد گزر جاتا ہے جاہ مرتبہ سریر تخت نبرد نہیں لے گیا الّا عربی کا حرفِ استثنا، معنی مگر یا سوائے

۴۔ بخواہم میں چاہتا ہوں بکنج کونے میں نشست اس کے اوپر بخواہم لگ کر مستقبل بنتا ہے۔ یعنی میں بیٹھوں گا دریابم میں پالوں اس یہ پنج روزے پانچ دن مراد بقیہ عمر ۵۔ بشنید اس نے سنا دانا سمجھدار بہ تندی غصے کیساتھ بر آشفت برہم ہوا نکلہ نام شہزادہ بس بس کر

۶۔ طریقت شریعت کے مقابل صوفیانہ طریقہ بجز سوائے خلق مخلوق نیست نہیں ہے سجادہ مصلے دلق گودڑی

۷۔ سلطانی بادشاہی خویش اپنی باش رہ باخلاق پاکیزہ اچھے اخلاق کے ساتھ درویش خدا کے دروازے کا بھکاری

۸۔ بصدق سچائی کے ساتھ ارادت عقیدت میاں کمر بستہ دار باندھے رکھ طامات بیہودہ کلام یعنی خالی خولی دعوے

۹۔ باید چاہیئے طریقت تصوف کا طریقہ دم دعویٰ قدم عمل اصلے کوئی اصل ندارد نہیں رکھتا دم بے قدم بے عمل دعویٰ ۱۰۔ نقد پونجی دولت صفا صفائی داشتند انہوں نے رکھی ہے خرقہ گودڑی زیر نیچے قبا اچکن یا چوغہ

تشریح: (۱) یعنی حسنِ انتظام اور امن و امان کی اکیلی صفت سینکڑوں پر بھاری ہے اس کی فضیلت کے لئے تو یہی کافی ہے حالانکہ اس کی اور بھی بیشمار صفتیں ہیں (۲) صاحبدل سے مراد اللہ والا ہے جس کے سامنے اپنی عمر کی بے حاصلی پر افسوس کیا (۳) یعنی جب بادشاہی کی دولت فانی اور فقیروں کی لافانی ہے تو آخرت میں فقیری کی دولت کام آئے گی (۴) اسی لئے میں بھی تارک الدنیا فقیر بن جانا چاہتا ہوں پنج روز سے مراد بقیہ عمر ہے کیونکہ ہفتے کے سات دنوں میں سے ایک پیدائش کا اور ایک موت کا نکال کر باقی پانچ ہی دن بچتے ہیں جن سے عمر کی ناپائداری کی طرف اشارہ ہے (۵) فقیر یہ تجویز سنتے ہی غضب ناک ہو گیا اور کہنے لگا۔ اے شہزادے اس سے آگے کچھ نہ کہنا کیونکہ اس میں کوئی معقولیت نہیں (۶) طریقت کی اصلی حقیقت بیان کر دی اور لوگوں کی غلط فہمی کی تردید کر دی کہ اصل طریقت یہی ہے کہ مخلوق کی خدمت کی جائے نہ یہ کہ صرف تسبیح اور مصلے میں پھنس کر رہ جائے (۷) یعنی بادشاہ اگر خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت جیسی پاکیزہ صفات اپنے اندر پیدا کرلے تو اس کا مرتبہ خالی درویش سے کہیں بڑھ کر ہے (۸) صدق سے مراد اخلاص اور حسنِ نیت ہے اور ارادت سے تحصیل مرضیات خداوندی کا ارادہ ہے (۹) یعنی بلند بانگ دعوے کرنے کی بجائے قدم بڑھانے اور عمل کرنے کی فکر کرنی چاہیئے (۱۰) جن بزرگوں کے پاس صفا و عمل کی دولت موجود ہو وہ گودڑی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ ظاہراً اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں اور گودڑی کو نیچے چھپا لیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

حکایت

کہانی

۲. شنیدم کہ بگریست سلطان روم — بر نیک مردے ز اہل علوم
میں نے سنا کہ روم کا بادشاہ رو پڑا — اہل علم میں سے ایک نیک مرد کے سامنے

۳. کہ پایابم از دست دشمن نماند — جز ایں قلعۂ و شہر بامن نماند
کہ دشمن کے ہاتھ سے میرے اندر طاقت نہیں رہی — اس قلعے اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں رہا

۴. بسے جہد کردم کہ فرزند من — پس از من بود سرور انجمن
میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا — میرے بعد صدر محفل بنے

۵. کنوں دشمن بدگہر دست یافت — سر دست مردی و ہمدم بتافت
اب بد ذات دشمن نے قابو پا لیا — میری بہادری اور طاقت کا پنجہ مروڑ ڈالا

۶. چہ تدبیر سازم چہ چارہ کنم — کہ از غم بفرسود جان تنم
کیا تدبیر بناؤں کیا علاج کروں — کہ میرے تو جسم و جان غم سے گھٹ گئے

۷. بر آشفت دانا کہ ایں گریہ چیست — بریں عقل و ہمت بباید گریست
عقل مند غصے میں آگیا کہ یہ رونا کیسا ہے — اس عقل اور ہمت پر رونا چاہیئے

۸. ولایت چہ باشد غم خویش خور — کہ از عمر بہتر شد و بیشتر
ملک کیا ہوتا ہے تو اپنا غم کھا — کیونکہ عمر کا بہترین اور زیادہ حصّہ تو گزر گیا

۹. ترا ایں قدر تا بمانی بس ست — چوں رفتی جہاں جائے دیگر کس است
تو جب تک ہے تیرے لئے اسی قدر کافی ہے — جب تو گزر گیا تو جہاں دوسرے شخص کی جگہ ہے

۱۰. اگر ہوشمند است اگر بے خرد — غم او مخور کو غم خود خورد
اگر وہ ہوش مند ہے یا بے عقل ہے! — اس کا غم نہ کھا کیونکہ وہ اپنا غم خود کھائیگا

۲. شنیدم میں نے سنا بگریست رو پڑا سلطان بادشاہ روم موجودہ ترکی تر پاس اہلِ علوم علم والے

۳. پایابم مجھکو طاقت دست ہاتھ نماند نہیں رہا جز سوائے ایں یہ بامن میرے ساتھ

۴. بسے بہت جہد کوشش کردم میں نے کی فرزند بیٹا من میرا پس از بعد میرے پیچھے بود ہووے سرور سردار انجمن محفل۔

۵. کنوں اب بدگہر بدذات دست یافت اس نے قابو پایا سر دست پنجہ مردی بہادری جہد طاقت بتافت موڑ دیا

۶. چہ کیا سازم بناؤں، چارہ علاج کنم میں کردوں، بفرسود گھٹ گئی تنم میرا جسم

۷. بر آشفت غصے سے بھر گیا گریہ رونا چیست کیا ہے بریں اس پر بباید گریست رونا چاہیئے

۸. ولایت ملک باشد ہووے خویش اپنا خور کھا شد گزر گیا بیشتر زیادہ

۹. ترا تجھکو ایں قدر اسی قدر تا جب تک بمانی تو زندہ ہے بس ست کافی ہے رفتی تو گزر گیا جائے جگہ دیگر دوسرا کس شخص است ہے

۱۰. ہوشمند عقل والا بے خرد بے عقل مخور مت کھا کو کہ او کیونکہ وہ غم خود اپنا غم خورد کھائے گا

تشریح : (۱) اس حکایت کا مقصد ہے کہ دنیا بے وفا اور ناپائدار ہے اس کا فکر کرنے کی بجائے اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیئے (۲) کسی عالم فاضل کے سامنے شدتِ جذبات سے ترکی کا بادشاہ رو پڑا (۳) کہ میرے اندر دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں اس نے تو اس شہر اور قلعے کے سوا میرا سارا ملک فتح کر لیا (۴) یعنی میں نے شاہزادے کو اس قابل بنانے کی بہتیری کوشش کی کہ وہ میرے بعد ملک و مال کو سنبھال سکے (۵) دشمن نے میرا حوصلہ مکمل طور پر توڑ دیا ہے (۶) میں تو اسی غم میں گھلا جا رہا ہوں سمجھ نہیں آتا کیا کروں جس سے بیٹا کسی قابل ہو جائے اور ملک کو سنبھال سکے (۷-۸) وہ دانا یہ کمزور باتیں سنتے ہی بگڑ پڑا کہ۔ تجھے ملک و مال کی پڑی ہوئی ہے حالانکہ تیری عمر کی کشتی کنارے لگنے والی ہے (۹) یعنی تیری بقیہ زندگی کے لئے یہی شہر کافی ہے مرنے کے بعد تو تیری ہر چیز دوسروں کی ملکیت ہو جائے گی (۱۰) لڑکا جیسا کیسا بھی ہے اس کی فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنا سر خود کھلائے گا تجھے اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	مشقت نیرزد جہاں داشتن حکومت کرنا مشقت کے قابل نہیں ہے	گرفتن بشمشیر و بگذاشتن، تلوار کے زور سے حاصل کرنا اور چھوڑ جانا
۲	تو تدبیر خود کن کہ آں پُر خرد تو اپنا انتظام کر کیونکہ وہ عقل مند	کہ بعد از تو باشد غم خود خورد جو تیرے بعد ہوگا اپنا غم خود کھائے گا
۳	بدیں پنج روزہ اقامت مناز اس پانچ روزہ اقامت پر ناز نہ کر	بااندیشہ تدبیر رفتن بساز سوچ سمجھ کے جانے کی تدبیر کر
۴	کرا دانی از خسروان عجم، عجم کے بادشاہوں میں سے تو کس کو جانتا ہے	کہ کردند بر زیر دستاں ستم جنہوں نے ماتحتوں پر ظلم وستم کئے
۵	کہ بر تخت و ملکش نیاید زوال جس کے ملک اور تخت پر زوال نہ آیا ہو	نماند بجز ملک ایزد تعال اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ملک نہیں رہیگا
۶	کرا جاوداں ماندن امید نیست کسی کو بھی ہمیشہ رہنے کی امید نہیں ہے	کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست کیونکہ یہ دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے
۷	کرا سیم و زر ماند و گنج و مال جس کسی کا سونا چاندی اور خزانہ ومال رہ گیا	پس از وے بچندیں شود پائمال اس کے چند دن بعد پامال ہو جائے گا
۸	وزاں کس کہ خیرے بماند رواں اور جس شخص کے پیچھے کوئی نیکی جاری رہے	دمادم رسد رحمتش بر رواں اس کی روح پر رحمتیں لگاتار پہنچیں گی
۹	بزرگے کزو نام نیکو بماند جس بزرگ کا نیک نام رہ گیا	تواں گفت با اہل دل کو بماند اہل دل کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ رہ گیا
۱۰	الا تا درخت کرم پروری، ہوش کر اتو سخاوت کے درخت کو ضرور پالنا	کہ بے شک بر کامرانی خوری کیونکہ یقیناً کامیابی کا پھل کھائے گا

۱۔ نیرزد نہیں لائق ہے جہاں داشتن جہان رکھنا یعنی حکومت کرنا گرفتن لینا بشمشیر تلوار سے بگذاشتن چھوڑ دینا

۲۔ تدبیر انتظام خود اپنا کن کر آں وہ پُر خرد عقل والا بعد از تو تیرے بعد باشد ہوگا غم خود اپنا غم خورد کھائے گا۔

۳۔ بدیں اصل میں با این تھا اس پر پنج روزہ پانچ دن کی اقامت ٹھہرنا مناز مت ناز کر باندیشہ سوچ کر رفتن جانا بساز بنا

۴۔ کرا کس کو دانی تو جانتا ہے خسروان جمع خسرو بادشاہ عجم ایران یا عرب کے علاوہ ساری دنیا کردند انھوں نے کیا بر پر زیردستاں ماتحت لوگ

۵۔ ملکش اس کا ملک نیاید نہیں آیا زوال نقصان نماند نہیں رہے گا بجز سوائے ایزد اللہ تعالیٰ کا مخفف۔

۶۔ جاوداں ہمیشہ ماندن رہنا نیست نہیں ہے کہ کیونکہ گیتی جہاں ہمیں یہی جاوید ہمیشہ جائے جگہ

۷۔ سیم و زر سونا اور چاندی ماند رہے گا گنج خزانہ پس از وے اس سے پیچھے بچندیں چند دن میں شود ہوجائے گا پائمال برباد

۸۔ وزاں کس اور جس شخص سے خیرے کوئی نیکی رواں جاری دمادم لگاتار رسد پہنچے گی رحمتش اس کی رحمت رواں کے اوپر لگتی ہے یعنی اس کی جاں

۹۔ بزرگے کہ جو بزرگ کہ زو اس کا نام نیکو نیک نام بماند رہ گیا تواں گفت کہہ سکتے اہل دل دل والے کو کہ او کا مرکب ۱۰۔ الا خبردار حرف تنبیہ تا ہرگز ضرور کرم سخاوت پروری تو پالے بر پھل کامرانی کامیابی خوری تو کھاوے

تشریح ۱ تا ۱۰ یعنی حکومت کے حاصل کرنے میں جو مشقت اُٹھانی پڑتی ہے حکومت اس کی برابری نہیں کر سکتی کیونکہ جو چیز تلواریں چلا کر حاصل کی ہو اسے مفت چھوڑنا پڑے تو کیا فائدہ (۲۔۳) تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو کے مطابق تجھ کو اپنی آئندہ نسلوں کی بجائے خود اپنی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ تیری مختصر زندگی قریب الختم ہے جہاں تک آل اولاد کا تعلق ہے تو جب ان کے سر پہ بوجھ پڑے گا تو خود نمٹتے پھریں گے (۴۔۵) زندگی کی ناپائداری سمجھانے کے لئے مثال دیتے ہیں کہ دیکھو عجم کے جابر و قاہر بادشاہ جو رعایا پر ظلم کے پہاڑ توڑتے تھے سب فنا کے گھاٹ اتر گئے تو کیا تجھے موت معاف کردے گی۔ اللہ کی ذات کے سوا کسی کو بقا نہیں کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام (۶) پہلوں کے انجام کو دیکھتے ہوئے کسی کو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں (۷) کوئی اگر مرتے وقت ڈھیروں سونا چاندی چھوڑے تو وہ کتنے دن باقی رہنا ہے آج نہیں تو کل ختم (۸) اس کے برعکس جو لوگ نیکی و خیر جہاں میں چھوڑ جاتے ہیں انکو قبروں میں لیٹے ہوئے ثواب اور لوگوں کی دعائیں پہنچتی رہتی ہیں (۹) نیکو کار آدمی درحقیقت مرتا ہی نہیں اس کا نام اور کام ہمیشہ زندہ رہتا ہے (۱۰) سخاوت کرنے والے لوگ اپنی سخاوت کا صلہ ضرور پاتے ہیں اس لئے تجھے بھی سخاوت کرنی چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

۱ کرم کن کہ فردا چو دیواں نہند — منازل بمقدار احساں دہند
سخاوت کر کیونکہ کل جب کچہری لگے گی — تو مرتبے احسان کے مطابق عطا کریں گے

۲ یکے را کہ سعی قدم بیشتر — بدرگاہِ حق منزلت بیشتر
جس شخص کی کوشش کے قدم زیادہ ہیں — درگاہِ حق میں اس کا مرتبہ بھی بلند ہے

۳ یکے باز پس خائن و شرمسار — بپوشد ہمے مردِ ناکردہ کار
ایک پیچھے پڑا ہوا خیانت کار اور شرمسار ہوگا — نکمے مرد کو چھپنا ہی پڑتا ہے

۴ بہل تا بدنداں برد پشتِ دست — تنورے چنیں گرم و نانے نہ بست
جانے دے تاکہ ہاتھ کی پشت دانتوں سے دکاٹے — تنور ایسا گرم اور روٹی ایک نہ لگائی

۵ بدانی گہہ غلہ برداشتن — کہ سستی بود تخم ناکاشتن
فصل برداشت کرنے کے وقت تجھے علم ہوگا — کہ بیج نہ بونا بڑی کوتاہی ہے

۱۔ کرم بخشش سخاوت کن کر فردا کل آئندہ دیواں دفتر نہند رکھیں گے منازل مرتبے بمقدار مقدار کے مطابق احساں نیکی جو کسی پر کی جاوے
۲۔ یکے را کہ جس شخص کا کہ سعی قدم اضافت معلول ہے یعنی قدمِ سعی کوشش کے قدم بیشتر زیادہ منزلت مرتبہ
۳۔ باز پس پیچھے رہ جانے والا خائن خیانت کرنے والا بپوشد چھپتا ہے ہمے بپوشد کے اوپر لگتا ہے ناکردہ کار جس نے کام نہ کیا ہو
۴۔ بہل چھوڑ دے تا تاکہ بدنداں دانتوں کیساتھ برد کاٹے وہ پشتِ دست ہاتھ کی پشت تنورے چنیں گرم ایسا گرم تنور نانے ایک روٹی نہ بست نہ لگائی
۵۔ بدانی تو جانے گا گہہ وقت غلہ برداشتن فصل اٹھانا بود ہووے تخم بیج ناکاشتن نہ بونا

حکایت

۷ خدا دوستے نامی در اقصائے شام — گرفت از جہاں کنجِ غارے مقام
شام کے سرحدی علاقہ میں خدا دوست نام کے ایک شخص — نے جہان سے ایک غار کے گوشے کو مقام بنایا

۸ بصبرش دراں کنجِ تاریک جا — بگنجِ قناعت فرو رفتہ پا
صبر کی وجہ سے اس تاریک مقام کے کونے میں — قناعت کے خزانے میں اس کے پاؤں جمے ہوئے

۹ بزرگاں نہادند سر بر درش — کہ در مے نیامد بدرہا سرش
بزرگ لوگ اس کے دروازے پر سر رکھتے کیونکہ — (مخلوق کے) دروازوں پر اس کا سر نہیں آتا تھا

۱۰ تمنا کند عارف پاکباز — بدریوزہ از خویشتن ترکِ آز
پاک باز عارف تمنا کرتا ہے — گداگری کے ساتھ اپنے آپ سے حرص چھوڑنے کی

۷۔ خدا دوستے نامی خدا دوست نام والا اقصائے شام شام کے دور دراز کے علاقے گرفت بنایا اس نے کنج کونہ غارے ایک غار مقام گھر
۸۔ بصبرش اک شین پا کے ساتھ لگتی ہے صبر سے دراں کنج اس کونے میں تاریک جا اندھیری جگہ والا یہ کنج کی صفت ہے۔ بگنجِ قناعت قناعت کے خزانے میں فرو رفتہ گڑے ہوئے پا پاؤں
۹۔ نہادند انھوں نے رکھا بر درش اس کے دروازے پہ در زائد ہے نیامد نہیں آتا تھا بدرہا دروازوں پر سرش اس کا سر
۱۰۔ تمنا کند تمنا کرتا ہے عارف خدا کو پہچاننے والا پاکباز پرہیزگار بدریوزہ گداگری سے از خویشتن اپنے سے ترکِ آز حرص چھوڑنے کی

تشریح: (۱) چونکہ آخرت میں مرتبے نیکیوں کے مطابق ملنے ہیں اس لئے دنیا میں نیکی خوب کرلی چاہیئے (۲) راہِ حق میں جو شخص زیادہ جدوجہد کرتا ہے خدا کے ہاں مراتب بھی اسی کو زیادہ ملتے ہیں (۳) سعی و عمل میں جو شخص کوتاہی کرتا ہے پیچھے رہنا اس کا مقدر ہے کیونکہ نکھٹو اور ناکارہ شخص لوگوں کا سامنا نہیں کرسکتا (۴) یعنی صحت اور فرصت کے ہوتے ہوئے جو شخص عمل نہیں کرتا اسے افسوس کے ساتھ ہاتھ چبانے کیلئے چھوڑ دو (۵) گہہ غلہ برداشتن سے مراد آخرت میں جزا و سزا کا وقت ہے اس وقت بے عمل پر بھی روشن ہو جائے گا کہ میں نے دنیا میں بڑی کوتاہی کی کہ آخرت کے لئے کچھ نہ بنایا (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظالم آدمی نہ خدا کا دوست ہوسکتا ہے نہ خدا کے ولیوں کا بلکہ وہ دونوں کا مردود ہوتا ہے (۷) خدا دوست شام کے کسی عابد و زاہد کا نام ہے جس نے دنیا ترک کر کے کسی غار میں ڈیرا ڈال لیا تھا (۸) صبر و شکر کی وجہ سے اس کو قناعت کا خزانہ حاصل ہوگیا (۹) چونکہ وہ مخلوق کے دروازوں پر سر نہیں جھکاتا تھا۔ اس لئے بڑے بڑے بزرگ اس کے دروازے پر جھکتے تھے (۱۰) خدا شناس آدمی اگر بھیک مانگتا ہے تو اس کا مقصد نفس کو ذلیل کر کے مال و جاہ کی حرص چھڑوانا ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ چوں ہر ساعتش نفس گوید بدہ — بخواری بگرداندش دہ بدہ
جب ہر گھڑی نفس اسکو کہتا ہے کہ دے — تو وہ ذلت کے ساتھ اسکو بستی بستی پھراتا ہے

۲ دراں مرزکیں پیر ہشیار بود — یکے مرزبان ستمگار بود
جس جگہ یہ ہشیار بزرگ تھا — وہاں ایک ظالم زمیندار بھی رہتا تھا

۳ کہ ہر ناتواں راکہ دریافتے — بسر پنجگی پنجہ برتافتے
وہ جس کمزور کو بھی پاتا — طاقت سے اس کا پنجہ مروڑ دیتا

۴ جہاں سوز و بے رحمت و خیرہ کش — ز تلخیش روئے جہانے ترش
جہان کو جلانے والا بے رحم ناحق مار ڈالنے والا — اسکی تلخی سے ایک جہان کا چہرہ ترش تھا

۵ گروہے برفتند زاں ظلم و عار — ببردند نامِ بدش در دیار
کچھ لوگ اس ظلم و ذلت سے تنگ آکر نکل گئے — اس کی بدنامی دوسرے علاقوں میں لے گئے

۶ گروہے بماندند مسکین و ریش — پس چرخہ نفریں گرفتند پیش
کچھ لوگ مسکین اور زخمی ہو کر رہ گئے — انھوں نے چرخہ کے پیچھے لعنت کرنا شروع کی

۷ یدِ ظلم جائیکہ گردد دراز — نہ بینی لبِ مردم از خندہ باز
ظلم کا ہاتھ جہاں بھی لمبا ہو جائے — وہاں تو لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کھلے نہیں دیکھ سکتا

۸ بدیدارِ شیخ آمدے گہ بگہ — خدا دوست در وے نکردے نگاہ
وہ شیخ کی زیارت کیلئے کبھی کبھی آتا — خدا دوست اس کی طرف نظر ہی نہ کرتا

۹ ملک نوبتے گفتش اے نیک بخت — بنفرت زما در مکش روئے سخت
بادشاہ نے ایک دفعہ اسے کہا کہ اے نیک بخت — نفرت کیساتھ ہماری طرف سے اتنا منہ نہ پھیر

۱۰ مرا با تو دانی سرِ دوستی ست — ترا دشمنی با من از بہر چیست
تو جانتا ہے مجھے تیرے ساتھ دوستی کا معاملہ ہے — تجھے میرے ساتھ دشمنی کس وجہ سے ہے

۱۔ چوں جب ساعت گھڑی اس کا شین گوید کا مفعول ہے گوید کہتا ہے اسکو بدہ دے بخواری ذلت کیساتھ بگرداندش پھراتا ہے اس کو دِہ بستی
۲۔ دراں اس میں مرزکیں اصل مرزکہ ایں ہے مرززمین کہ اسم موصول کا ایں یہ پیر بزرگ بود تھا یکے ایک مرزبان زمیندار یا حاکم ستمگار ظالم
۳۔ کہ جو کہ ناتواں کمزور دریافتے وہ پاتا سرپنجگی طاقت اور ظلم برتافتے وہ مروڑ دیتا
۴۔ جہاں سوز جہان کو جلانے والا خیرہ کش بلا وجہ مار ڈالنے والا ز تلخیش اس کی تلخی سے روئے جہانے ایک جہان کا چہرہ ترش کھٹا
۵۔ گروہے ایک گروہ برفتند چلے گئے زاں اس سے عار ذلت بردند لے گئے نامِ بدش اس کی بدنامی دیار جمع دار شہر
۶۔ بماندند رہ گئے ریش زخمی پس پیچھے چرخہ سوت کاتنے کا آلہ نفریں لعنت گرفتند انھوں نے اختیار کی، پیش سامنے
۷۔ ید ہاتھ جا جاجس جگہ گردد ہو جاوے دراز لمبا نہ بینی تو نہ دیکھے لبِ مردم لوگوں کے ہونٹ خندہ ہنسی باز کھلے
۸۔ بدیدار زیارت کے لیے شیخ اس سے مراد خدا دوست ہے آمدے وہ آتا گہ بگہ کبھی کبھی در وے اس میں نکردے نہ کرتا
۹۔ ملک بادشاہ مراد زمیندار نوبتے ایک بار گفتش اس نے اسکو کہا نیک بخت نیک نصیب زما ہماری طرف سے در زآید مکش مت کھینچ روئے چہرہ ۱۰۔ مرا مجھکو با تو تیرے ساتھ دانی تو جانتا ہے سرِ دوستی دوستی کا خیال ترا تجھ کو با من میرے ساتھ از بہر کس واسطے چیست کیا ہے۔

تشریح: (۱) حریص نفس کو دربدر ذلیل کر کے اس کی خواہشات کو چھڑانا چاہتا تھا (۲) خدا دوست بزرگ جہاں رہتا تھا اسی علاقے میں کوئی ظالم جاگیردار بھی تھا (۳) کمزوروں اور ناتوانوں پر ظلم کرنا اور مزدوروں کا خون پینا اس کا پیشہ تھا (۴) اس کی جہان سوزی بے رحمی اور خیرہ کشی کی وجہ سے سبھی لوگ اس سے ترش رو تھے (۵۔۶) بہت سے لوگ تو اس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے اور ہر جگہ اس کو بدنام کرتے پھرے اور عورتیں جو پیچھے رہ گئی تھیں جب چرخہ کاتنے بیٹھتیں تو وہی ظالم موضوع سخن ہوتا اور ہر کوئی اسی کو لعنتیں اور صلواتیں بھیجتی (۷) مظلوموں کے ہونٹوں پر ہنسی نہیں آتی (۸) وہ ظالم جاگیردار خدا دوست کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا۔ لیکن وہ اسے خاطر میں نہ لاتا اس کی طرف آنکھ نہ اٹھاتا (۹۔۱۰) بزرگ کی بے رخی کو دیکھ کر ایک دفعہ بادشاہ کو کہنا ہی پڑا کہ میں تو تیری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں مگر تجھے میرے ساتھ نمعلوم خدا واسطے کا بیر کیوں ہے جو میری طرف نظر ہی نہیں کرتا۔

Scanned by CamScanner

١ گرفتم کہ سالار کشور نیم ، | بعزت ز درویش کمتر نیم ،
میں نے مانا کہ سارے ملک کا بادشاہ نہیں ہوں | لیکن عزت میں درویش سے تو کم نہیں ہوں

٢ نگویم فضیلت نہم بر کسے ، | چناں باش با من کہ با ہر کسے
میں نہیں کہتا کہ مجھے کسی پر فضیلت دو | میرے ساتھ ایسے تو رہ جیسے ہر شخص کے ساتھ

٣ شنید ایں سخن عابد ہوشیار | برآشفت و گفت اے ملک ہوشیار
ہوشیار عابد نے یہ بات سنی | تو برہم ہو گیا اور کہا اے بادشاہ ہوش کر

٤ وجودت پریشانی خلق از دست | ندارم پریشانی خلق دوست
تیرا وجود مخلوق کی پریشانی کا سبب ہے | اور میں مخلوق کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا

٥ تو با دوستداران من دشمنی | نہ پندارمت دوستدار منی
تو میرے دوستوں کا دشمن ہے | میں تجھے اپنا دوست نہیں سمجھ سکتا

٦ گر افتد ہمے دوستی بامنت | مگر آں کہ دارد خدا دشمنت
اگر میری تیری دوستی کا اتفاق پڑ بھی جائے | تو خدا تو ہر حال تجھے دشمن رکھتا ہے

٧ خدا دوست را گر بدرند پوست | نخواہد شدن دشمن دوست دوست
خدا دوست کی اگر کھال بھی ادھیڑ ڈالیں | پر وہ دوست کے دشمن کا دوست نہیں ہو سکیگا

٨ عجب دارم از خواب آں سنگدل | کہ شہرے بخسپند ازو تنگدل ،
میں اس سنگدل کی نیند سے تعجب رکھتا ہوں | جس سے شہر کا شہر تنگدل ہوتا ہے

٩ الا گر ہنرداری و عقل و ہوش | بلطف و ترحم میاں بند و کوش
خبردار اگر تو ہوش عقل اور ہنر رکھتا ہے | تو مہربانی اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر

گفتار
بات

١۔ گرفتم میں نے مانا سالار سردار یا بادشاہ کشور ملک نیم نہیں ہوں میں لعزت عزت میں کمتر گھٹیا
٢۔ نگویم میں نہیں کہتا نہم مجھ کو کسے کوئی شخص چناں باش ایسا ہو جا با من میرے ساتھ کہ جیسا کہ باہر کسے ہر شخص کے ساتھ
٣۔ شنید سنی اس نے ایں سخن یہ بات عابد عبادت کرنے والا برآشفت غضبناک ہو گیا گفت اس نے کہا ملک بادشاہ ہوشیار ہو جا
٤۔ وجودت تیرا وجود پریشانی خلق مخلوق کی پریشانی از دست اس سے ہے ندارم میں نہیں رکھتا
٥۔ دوستداراں دوست رکھنے والے من میرے دشمنی دشمن ہے تو نہ پندارمت میں تجھ کو نہیں سمجھتا منی من ای میرا ہے تو
٦۔ افتد اتفاق پڑ جائے ہمے افتد کے اوپر لگتا ہے بامنت تیری میرے ساتھ مگر آں کہ مگر وہ جو کہ دارد رکھتا ہے دشمنت دشمن تجھ کو
٧۔ بدرند پھاڑ ڈالیں پوست کھال نخواہد شدن نہیں ہو سکے گا دشمنِ دوست دوست دوست کا دشمن
٨۔ عجب دارم میں تعجب رکھتا ہوں خواب نیند سنگدل پتھر دل شہرے شہر کا شہر غفلت کی ہے بخسپند سوویں تنگدل ناراض
١٠۔ الا حرفِ تنبیہ خبردار ہنرداری ہنر رکھتا ہے تو لطف مہربانی کے ساتھ ترحم رحم کرنا میاں بند کمر باندھ کوش کوشش کر۔

تشریح: (١) یعنی میں آپ کی بہ نسبت تو عزت والا ہوں مگر آپ میری تعظیم ہی نہیں کرتے (٢) میرا یہ تو مطالبہ نہیں کہ میرے ساتھ امتیازی سلوک کیا جائے ہاں دوسروں کے برابر تو ہونا چاہیئے (٣۔٤۔٥) عابد کو یہ بات سن کر غصہ آ گیا کہ دوسروں کے برابر سلوک کا کیسے مستحق ہے تو مخلوقِ خدا کے لئے سراپا آزار ہے اور مخلوقِ خدا کی تکلیف مجھے کیسے پسند آ سکتی ہے جو میرے دوستوں کا دشمن ہو میرا دوست کبھی نہیں ہو سکتا (٦) بالفرض میں تیرا دوست بن بھی جاؤں تو اس کا کیا علاج ہوگا کہ خدا کی ذات تیری دشمن ہے (٧) یہ بالکل محال ہے کہ میں دوستوں کے دشمن کا دوست بن جاؤں یعنی میری تیری دال نہیں گل سکتی (٨) ساری دنیا جس سے ناراض ہو اس کو بھلا نیند کیسے آتی ہے (٩) عقل و ہوش کا تقاضا ہے کہ ظلم چھوڑ کر مخلوق کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کیا جائے (١٠) اس گفتار کا مقصد ہے کہ سردار اور حکمران کو یہ سوچ کر ظلم سے باز رہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کل اسے حاکم اور تجھے محکوم بنا سکتا ہے پھر تیرے اوپر کوئی بھی رحم نہیں کھائے گا۔

۱ مہا زور مندی مکن بر کہاں　　کہ بر یک نمط مے نماند جہاں
اے بڑے چھوٹوں پہ زور آوری نہ کر　　کیونکہ جہاں ہمیشہ ایک ہی حالت پہ نہیں رہتا

۲ سر پنجہ ناتواں بر مپیچ　　کہ گر دست یابد بر آید بہیچ
کمزور کا پنجہ نہ مروڑ　　کیونکہ اگر وہ قابو پاگیا تو کچھ نہ کچھ کر گزرے گا

۳ مبر گفتمت پائے مردم زجا　　کہ عاجز شوی گر در آئی زپا
میں نے تجھے کہہ دیا کہ لوگوں کے پاؤں نہ نکال　　کیونکہ اگر تو گر پڑا تو عاجز ہو جائے گا

۴ دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج　　خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج
دوستوں کا دل حاصل کرنا بہتر ہے یا خزانہ　　خزانہ خالی بہتر ہے یا لوگ تکلیف میں

۵ میندار در پائے کار کسے　　کہ افتد کہ در پایش افتی بسے
کسی کا کام پاؤں میں نہ ڈال　　کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کبھی تجھے اسکے پاؤں پڑنا پڑے

۶ تحمل کن اے ناتواں از قوی　　کہ روزے توانا تر از وے شوی
اے کمزور طاقت ور کے سامنے تحمل کر　　کیونکہ ایک دن تو اس سے زیادہ طاقتور ہو جائیگا

۷ بہمت برار از ستیہندہ شور　　کہ بازوئے ہمت بہ از دست زور
دعا کے ساتھ لڑنے والے کا شور نکال دے　　کیونکہ دعا کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے

۸ لب خشک مظلوم را گو بخند　　کہ دندان ظالم بخواہند کند
مظلوم کے خشک لبوں کو کہہ دے کہ ہنسیں　　کیونکہ ظالم کے دانت اکھیڑ ڈالیں گے

۹ ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت　　چہ داند شب پاسباں چوں گذشت
ڈھول کی آواز کیساتھ صاحب بیدار ہوا　　وہ کیا جانے کہ چوکیدار کی رات کیسے گزری

۱۰ خورد کاروانی غم بار خویش　　نسوزد دلش بر خر پشت ریش
قافلے والا اپنے بوجھ کا غم کھاتا ہے　　زخمی کمر گدھے پر اس کا دل نہیں جلتا

۱۔ مہا مہ بڑا الف ندائیہ اے بڑے مکن مت کر کہاں جمع کہہ چھوٹا تر پر یک ایک نمط طریقہ حالت مے نماند نہیں رہتا

۲۔ سر پنجہ ہاتھ کا پنجہ ناتواں کمزور بر مپیچ مت مروڑ دست یابد قوت پائے گا۔ قابو حاصل کرے گا بر آید آوے گا بہیچ کسی نہ کسی چیز کے ساتھ

۳۔ مبر مت لے جا گفتمت میں نے تجھ کو کہا پائے پاؤں مردم لوگ زجا جگہ سے شوی ہووے گا تو در آئی زپا پاؤں سے گر پڑے تو

۴۔ دل دوستاں دوستوں کا دل جمع مطمئن گنج خزانہ تہی خالی بہ بہتر برنج تکلیف میں

۵۔ میندار مت ڈال در پائے پاؤں میں یعنی نظر انداز نہ کر کار کسے کسی کا کام افتد اتفاق پڑ سکتا ہے در پایش اس کے پاؤں میں افتی تو پڑے۔

۶۔ تحمل برداشت کن کر قوی طاقت ور روزے ایک دن توانا تر زیادہ طاقت ور از وے اس سے شوی ہو جاوے تو

۷۔ بہمت ہمت کے ساتھ برار نکال ستیہندہ لڑنے والا شور پکار بازوئے ہمت ہمت کا بازو بہ بہتر دست زور زور کا ہاتھ

۸۔ لب خشک مظلوم مظلوم کا خشک لب گو کہہ بخند ہنس کہ کیونکہ دندان ظالم ظالم کے دانت بخواہند کند اکھیڑ ڈالیں گے۔

۹۔ ببانگ دہل ڈھول کی آواز کے ساتھ خواجہ صاحب بیدار گشت جاگا چہ داند کیا جانے شب پاسباں چوکیدار کی رات چوں کیسے گذشت گزری ۱۰۔ خورد کھاتا ہے کاروانی قافلہ یا قافلے والا بار خویش اپنا بوجھ نسوزد نہیں جلتا دلش اس کا دل خر گدھا پشت ریش زخمی کمر والا

تشریح: (۱) اگر خدا نے تجھے بڑا بنایا ہے تو چھوٹوں پر ظلم نہ کر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل تو چھوٹا ہو جائے اور وہ بڑا (۲) کمزوروں کا ہاتھ مروڑتے ہوئے یہ بھی سوچ لے کہ اگر کبھی اس نے غلبہ پالیا تو تیرا بھر کس نکال دے گا (۳) لوگوں کو ٹھوکر مار کر نہ گرا کیونکہ اگر خدانخواستہ تو گر گیا تو تجھے کوئی نہیں اُٹھائے گا پھر تجھ پہ اپنی عاجزی ظاہر ہو گی (۴) خزانہ بھرتے رہنے سے یہ بہتر ہے کہ دوستوں کو کھلا پلا کے ان کے دل جیت لے اگر خزانہ خرچ کر کے لوگوں کی تکلیف رفع ہو تو ضرور کر (۵) پاؤں میں ڈالنے سے مراد غفلت کرنا اور اسے نظر انداز کر دینا یہ مناسب نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کل تجھے اس سے کام پڑ جائے (۶) اس امید پر ظلم برداشت کر لینا چاہیئے کہ قیامت کی کل کو خدا تجھے طاقتور اور اسکو کمزور بنا دے گا پھر اس سے انتقام لینا (۷) یعنی اگر تو کمزور بھی ہے تو حوصلہ نہ ہار ہمت کر کے اس کا مقابلہ کر لیا اوقات ہمت طاقت سے زیادہ کام دے جاتی ہے (۸) مظلوم کو یہ سوچ کر ہنسنا چاہیئے کہ کل روز قیامت ظالم کے دانت اُکھیڑ ڈالے جائیں گے (۹) جو بادشاہ رات کو بے خبر سوتا ہے اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس نہیں ہو سکتا (۱۰) اگر بوجھ اُٹھانے والا گدھا زخمی ہو جائے تو عموماً مالک کو اپنے بوجھ کی فکر ہوتی ہے کہ یہ کیسے اٹھے گا۔ گدھے کے زخم کا کوئی فکر نہیں ہوتا کہ اس کا کیا علاج ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس چاہیئے۔

۱ گرفتم کز افتادگان نیستی — چو افتادہ بینی چرا ایستی

میں نے مانا کہ تو گرا ہوا نہیں ہے — لیکن جب گرے ہوئے کو دیکھتا ہے تو پھر کھڑا کیوں ہے

۲ بر ینت بگویم یکے سرگزشت — کہ سستی بود زیں سخن درگزشت

اس پر میں تجھے ایک سچی کہانی سناتا ہوں — کیونکہ اس بات سے گزر جانا کوتاہی ہو گی

حکایت

کہانی

۴ چناں قحط سالے شد اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق

ایک سال دمشق میں ایسا قحط پڑا کہ — دوستوں نے عشق فراموش کر دیا

۵ چناں آسماں بر زمیں شد بخیل — کہ لب تر نکردند زرع و نخیل

آسمان زمین پر ایسا بخیل ہوا — کہ کھیتی اور نخلستان نے لب تک تر نہ کئے

۶ بخوشید سرچشمہ ہائے قدیم — نماند آب جز آبِ چشم یتیم

پرانے چشمے سوکھ گئے — یتیم کی آنکھ کے سوا کہیں پانی نہ رہا

۷ نبودے بجز آہِ بیوہ زنے — اگر بر شدے دودے از روزنے

بیوہ عورت کی آہ کے سوا کچھ نہ ہوتا — اگر کسی روشندان سے دھواں نکلتا

۸ چو درویش بے برگ دیدم درخت — قوی بازواں سست و درماندہ سخت

میں نے درختوں کو درویش کی طرح بے سروسامان دیکھا۔ قوی بازوؤں والے سست اور سخت درماندہ ہو گئے

۹ نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ — ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ

نہ پہاڑ پر سبزی رہی نہ باغ میں شاخیں — ٹڈی نے باغ کھا لیا اور لوگوں نے ٹڈی

۱۰ دراں حال پیش آمدم دوستے — ازو ماندہ بر استخواں پوستے

اسی اثنا میں میرے سامنے ایک دوست آیا — اس کی ہڈیوں پر صرف کھال رہ گئی تھی

۱- گرفتم میں نے مانا کز افتادگان کہ گرے ہوؤں سے نیستی نہیں ہے تو چو جب افتادہ گرا ہوا بینی دیکھتا ہے تو چرا کیوں ایستی کھڑا ہے تو

۲- بر ینت اس پر تجھ کو بگویم میں کہتا ہوں، یکے ایک سرگزشت آپ بیتی درگزشت گزر جانا

۴- چناں ایسی قحط خشک سالی سالے ایک سال شد ہوا دمشق ایک قدیمی شہر جو ملک شام کا دارالحکومت ہے کردند کیا انھوں نے عشق محبت بازی

۵- بخیل کنجوس لب تر نکردند لب تر نہ کئے یعنی اتنی بھی بارش نہ ہوئی کہ کھیتوں کے لب ہی تر ہو جاتے زرع کھیتی نخیل کھجوروں کا باغ

۶- بخوشید سوکھ گیا قدیم پرانا نماند نہ رہا آب پانی جز سوائے آبِ چشم یتیم یتیم کی آنکھ کے آنسو

۷- نبودے نہ ہوتا بجز سوائے بیوہ زنے بیوہ عورت بر شدے باہر آتا دودے کوئی دھواں روزنے کسی روشندان

۸- بے برگ بے سامان دیدم میں نے دیکھا قوی بازواں طاقت ور بازوؤں والے درماندہ عاجز تھکے ہوئے۔

۹- کوہ پہاڑ شخ شاخ کا مخفف میں نے درختوں کو ملخ ٹڈی بوستان باغ خورد کھا گئی مردم لوگ ۱۰- دراں حال اس حال میں پیش آمدم میرے سامنے آیا دوستے ایک دوست ازو اس سے ماندہ رہ گیا استخواں ہڈی پوستے کھال

تشریح: (۱) یعنی اگر تو گرا ہوا نہیں ہے تو اس کے شکریہ میں گرے ہوؤں کو اٹھانے کا کام کر یہ تو بڑی سنگدلی ہے گرے ہوئے کو دیکھ کر خاموش کھڑا ہے (۲) موقع محل کے مناسب ایک حکایت بیان کرتے ہیں جس سے واضح ہو گا کہ صاحب دل آدمی دوسروں کی تکلیف کی وجہ سے خود بھی آسودہ نہیں رہ سکتا (۳) خشک سالی نے ہر کسی کو پیٹ کے فکر میں ایسا مبتلا کیا کہ عاشقوں کو عشق بازیاں تک بھول گئیں (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ قحط سالی اور عام تنگ حالی کے زمانہ میں اہلِ ثروت وسعت کو چاہیئے کہ اپنے عیش و عشرت کو ترک کر کے ضرورت مند اور بھوکے عوام کی دلداری و غمخواری کریں (۵) بارش بالکل نہ برسی حتیٰ کہ کھیتوں اور نخلستانوں کی انگوریاں سوکھ گئیں (۶) یتیموں کے آنسوؤں کے سوا ہر پانی سوکھ گیا چشمے خشک ہو گئے (۷) روشندانوں سے دھواں نظر آتا تو وہ دھواں نہ ہوتا بلکہ بیواؤں کی آہیں ہوتیں۔

(۸) درختوں کے پتے جھڑ جانیکی وجہ سے وہ ایسے ننگے ہو گئے جیسے درویش ہوتے ہیں بڑے بڑے طاقتور بھوک نے عاجز کر دیئے (۹) سبزہ اور کھیتیاں ختم ہو گئیں تو ٹڈیوں نے باغوں کو اور لوگوں نے ٹڈیوں کو کھانا شروع کر دیا (۱۰) اسی خشک سالی میں میرا ایک دوست ملنے آیا تو میں نے دیکھا کہ بھوک نے اس کا گوشت سکھا دیا تھا اور کھال ہڈیوں پر چپک گئی تھی۔

۱ شگفت آمدم کو قوی حال بود — خداوند جاہ و زر و مال بود

مجھے تعجب آیا کہ وہ تو آسودہ حال تھا — مال، سونے، اور مرتبے کا مالک تھا

۲ بدو گفتم اے یارِ پاکیزہ خو — چہ درماندگی پیشت آمد بگو

میں نے اس سے کہا کہ اے پاکیزہ طبیعت یار — بتلا تو سہی تجھے کیا مصیبت پیش آئی

۳ لغرید بر من کہ عقلت کجاست — چو دانی و پرسی سوالت خطاست

وہ مجھ پر غرّایا کہ تیری عقل کہاں ہے — جب تو جانتے ہوئے پوچھتا ہے تو تیرا سوال غلط ہے

۴ نہ بینی کہ سختی بغایت رسید — مشقت بحدِ نہایت رسید

تو نہیں دیکھتا کہ سختی انتہا کو پہنچ گئی — مشقت آخری حدوں کو چھو گئی

۵ نہ باراں ہمے آید از آسماں — نہ بر مے رود دودِ فریاد خواں

نہ تو آسمان سے بارش آتی ہے — نہ فریاد کرنے والوں کا دھواں اوپر جاتا ہے

۶ بدو گفتم آخر ترا باک نیست — کُشد زہر جائیکہ تریاق نیست

میں نے اس سے کہا کہ تجھے تو خوف نہیں ہے — زہر وہاں مارتی ہے جہاں تریاق نہ ہو

۷ گر از نیستی دیگرے شد ہلاک — ترا ہست و بط را ز طوفان چہ باک

اگر ناداری کی وجہ سے کوئی دوسرا ہلاک ہو گیا — تیرے پاس تو ہے بطخ کو طوفان سے کیا خطرہ

۸ نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ — نگہ کردنِ عالم اندر سفیہ

فقیہ نے میری طرف غصّہ بھری نظر کی — جیسے عالم بیوقوف کی طرف نظر کرتا ہے

۹ کہ مرد ار چہ بر ساحل است اے رفیق — نیاساید و دوستانش غریق

کہ اے رفیق مرد اگرچہ ساحل پر ہو — چین آرام نہیں پا سکتا جبکہ اسکے دوست ڈوب رہے ہوں

۱۰ من از بے نوائی نیم روئے زرد — غم بے نوایاں دلم خستہ کرد

میں بے سروسامانی سے زرد رو نہیں ہوں — بے نواؤں کے غم نے میرا دل زخمی کر دیا

۱۔ شگفت تعجب آمدم مجھ کو آیا کو کہ او قوی حال آسودہ حال بود تھا خداوند مالک جاہ مرتبہ زر سونا

۲۔ بدو اصل بادو اس سے گفتم میں نے کہا پاکیزہ خو اچھی عادت والا چہ کیا درماندگی تکلیف پیشت تیرے سامنے آمد آئی بگو کہہ

۳۔ لغرید وہ غرّایا بر من مجھ پر عقلت تیری عقل کجا کہاں دانی تو جانتا ہے پرسی تو پوچھتا ہے سوالت تیرا سوال خطا غلط

۴۔ نہ بینی نہیں دیکھتا تو بغایت انتہا کو رسید پہنچ گئی بحدِ نہایت آخری حد کو

۵۔ باراں بارش ہمے آید آتی ہے بر مے رود اوپر جاتا ہے دود دھواں فریاد خواں فریاد کرنے والا

۶۔ بدو اصل بادو اسکو ترا تجھ کو باک خطرہ، نیست نہیں ہے کشد مارتی ہے جائیکہ جس جگہ کہ تریاق زہر کی دوا

۷۔ نیستی نہ ہونا ناداری دیگرے کوئی دوسرا شد ہو گیا ترا تجھکو بط بطخ طوفان پانی کا سیلاب باک ڈر

۸۔ نگہ کرد نظر کی رنجیدہ غصّہ سے در من میری طرف فقیہ سمجھ دار نگہ کردن نظر کرنا سفیہ بے وقوف

۹۔ ار چہ اگرچہ ساحل کنارہ رفیق ساتھی نیاساید نہیں آرام پاتا دوستانش اس کے دوست غریق ڈوبنے والا ۱۰۔ من میں بے نوائی بے سامانی نیم نہیں ہوں روئے زرد زرد چہرے والا غم بے نوایاں بے سامانوں کا غم دلم میرا دل خستہ کرد زخمی کر دیا

تشریح: (۱) اس کی کمزور حالت دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ یہ اچھا خاصا کھاتا پیتا اور صاحبِ حیثیت آدمی تھا (۲) میں نے تبدیلیٔ حالت کے متعلق سوال کیا (۳) میرا سوال سنتے ہی وہ غضب ناک ہو گیا کہ بیوقوف تجھے معلوم نہیں کہ خشک سالی کی وجہ سے لوگوں کو کن مشکلات کا سامنا ہے (۴) بھوک اور تکلیف اس حد کو پہنچ گئی کہ اس سے زیادہ کا تصور نہیں ہو سکتا (۵) اللہ پاک بارش نہیں دیتے اور فریاد کرنیوالوں کی فریاد کو نہیں سنتے (۶-۷) یعنی یہ ساری باتیں تو مفلوک الحال لوگوں کے متعلق ہیں تو تو بڑا خوشحال ہے جب تیرے پاس مال کا تریاق موجود تو قحط سالی کے زہر سے تجھے کیا خطرہ جیسا کہ لاکھ سیلاب آئیں بطخ کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی کیونکہ وہ تیر سکتی ہے (۸) اس نے مجھے حقارت کے ساتھ ایسے دیکھا جیسے کسی عالم کو جاہل سے واسطہ پڑ جائے تو وہ غصہ بھری نظر سے دیکھتا ہے (۹) آدمی وہ ہے جو دوسروں کی تکلیف دیکھ کر بے تاب ہو جائے دوست ڈوب رہا ہو تو ساحل والے کو بھی چین نہیں آ سکتا۔ (۱۰) میرا چہرہ جو زرد ہو رہا ہے یہ اپنی بھوک کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسرے بھوکوں کے احساس سے ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ نخواہم کہ بیند خردمند ریش
میں نہیں پسند کرتا کہ کوئی عقلمند زخم دیکھے
نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش
نہ اوروں کے عضو پر نہ ہی اپنے عضو پر

۲ بحمد للہ گرچہ زریش ایمنم
الحمد للہ میں اگرچہ زخم سے محفوظ ہوں
چو ریشے بہ بینم بلرزد تنم
لیکن جب کوئی زخم دیکھتا ہوں میرا جسم لرز جاتا ہے

۳ منغص بود عیش آں تندرست
اس تندرست کا عیش بھی مکدر ہو جائے
کہ باشد بہ پہلوئے بیمار سست
جو کہ سست بیمار کے پہلو میں ہووے

۴ چو بینم کہ درویش مسکیں نخورد
جب میں دیکھتا ہوں کہ درویش مسکین نے نہیں کھایا
بکام اندرم لقمہ زہرست درد
تو لقمہ میرے حلق میں زہر اور درد ہو جاتا ہے

۵ یکے را بزنداں درش دوستاں
کسی کے دوست، قید خانہ میں ہوں
کجا ماندش عیش در بوستاں
تو اسکو باغ میں بھی عیش کہاں رہے گا

حکایت

۷ شبے دود خلق آتشے بر فروخت
ایک رات مخلوق کے دھوئیں نے آگ جلائی
شنیدم کہ بغداد نیمے بسوخت
میں نے سنا کہ آدھا بغداد جل گیا

۸ یکے شکر گفت اندراں خاک و دود
ایک شخص اس دھول اور دھوئیں میں شکر کہہ رہا تھا
کہ دکان مارا گزندے نبود
کہ میری دکان کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا

۹ جہاندیدۂ گفتش اے بوالہوس
ایک تجربہ کار نے اس سے کہا کہ اے ہوس کے بندے
ترا خود غم خویشتن بود و بس
تجھے صرف اپنا ہی غم ہے اور بس

۱۰ پسندی کہ شہرے بسوزد بنار
تو پسند کرتا ہے کہ شہر کا شہر آگ سے جل جائے
وگرچہ سرایت بود بر کنار
جب کہ تیرا گھر کنارے پر ہو

۱۔ نخواہم میں نہیں چاہتا بیند دیکھے وہ خردمند عقلمند ریش زخم عضو جوڑ مردم لوگ عضو خویش اپنا جوڑ

۲۔ بحمد اللہ اللہ کا شکر ہے ایمنم بے خوف ہوں چو جب ریشے کوئی زخم بینم دیکھتا ہوں بلرزد لرز جاتا ہے تنم میرا جسم

۳۔ منغص مکدر گدلا بود ہو جاوے باشد ہووے پہلوئے بیمار سست سست بیمار کا پہلو

۴۔ بینم دیکھتا ہوں میں نخورد نہیں کھایا بکام اندرم میرے حلق میں کھانے کی ایک دفعہ نگلنے کی مقدار

۵۔ یکے را کسی کو بزنداں قید خانہ میں درش در زائدش دوستاں کا مضاف الیہ یعنی اس کے دوست کجا کہاں ماندش رہے گا اسکو بوستاں باغ

۷۔ شبے ایک رات دود خلق مخلوق کا دھواں مراد آہیں آتشے بڑی آگ بر کرد دخت جلائی شنیدم میں نے سنا نیمے آدھا بسوخت جل گیا

۸۔ یکے ایک شخص گفت اس نے کہا اندراں اس میں خاک مٹی دود دھواں مارا ہماری کو گزندے کوئی تکلیف نہ پہنچی

۹۔ جہاندیدہ جہان کو دیکھے ہوئے گفتش اس نے اس کو کہا بوالہوس ہوس پرست ترا تجھکو خویشتن اپنا بود تھا بس کافی

۱۰۔ پسندی تو پسند کرتا تھا شہرے ایک بڑا شہر بسوزد جل جاوے بنار آگ سے سرایت تیرا گھر بر کنار کنارے پر

تشریح: (۱) یعنی عقلمند آدمی کو زخم پسند نہیں آتا خواہ دوسرے آدمی کے جسم پر ہو (۲) اللہ کا شکر ہے کہ یہ عقلمندی مجھے حاصل ہے۔ اگرچہ خود زخمی نہیں لیکن زخمی کو دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہوں (۳) بیمار کا تیمار دار تندرست ہوتا ہے لیکن بیمار کی تکلیف کو دیکھ کر اس کا عیش بھی گندلا جاتا ہے اس کو بھی کھانا پینا اچھا نہیں لگتا (۴) بھوکے کو دیکھ کر میرے حلق میں لقمہ اٹک جاتا ہے (۵) کوئی شخص اپنے گھر میں آرام و راحت کے ساتھ ہو لیکن جب اس کے دوستوں پر افتاد پڑ جائے تو وہ بھی سکون سے نہیں رہ سکے گا (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عام تباہی اور ہمہ گیر مصیبت کے زمانہ میں جو شخص اپنی عافیت پر مسرور و مطمئن ہو وہ انسانیت سے بہت دور ہے (۷) دودِ خلق سے مظلوموں اور غریبوں کی آہیں مراد ہیں جو آگ بن کر بغداد شہر کو جلا گئیں (۹) اس قیامت خیز آگ نے اتنی تباہی مچائی کہ آدھا شہر جل گیا مگر ایک شخص جسکی دکان بچ گئی تھی شکر کے کلمات پڑھ رہا تھا (۱۰) ایک حساس اور دردمند آدمی نے اسکو غیرت دلائی کہ تجھے باقی شہر کی کوئی فکر نہیں صرف اپنی پڑی ہوئی ہے۔

۱ بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ — چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
سنگدل کے سوا کون شخص معدہ کو پُر کریگا — جبکہ لوگوں کو پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے دیکھے گا

۲ توانگر خود آں لقمہ چوں میخورد — چو بیند کہ درویش خوں میخورد
دولت مند خود لقمہ کیسے کھا سکتا ہے — جبکہ درویش کو خون کھاتے ہوئے دیکھتا ہے

۳ مگو تندرستست رنجور دار — کہ مے پیچد از غصہ رنجور وار
بیمار دار کو تندرست نہ کہہ — کیونکہ بیمار کی طرح وہ بھی غصہ سے پیچ و تاب کھا رہا

۴ سبک پئے چو یاراں بمنزل رسند — نخسپند کہ واماندگاں از پسند
تیز رفتار دوست جب منزل پر پہنچ جاتے — ہیں (اس خیال سے) نہیں سو سکتے کہ تھکے ہوئے ساتھی پیچھے ہیں

۵ دل پادشاہاں شود بارکش — چو بینند در گل خر خارکش
بادشاہوں کا دل زیر بار ہو جاتا ہے — جب لکڑہارے کے گدھے کو کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھتے ہیں

۶ اگر در سرائے سعادت کس ست — ز گفتار سعدیش حرفے بس ست
اگر کوئی شخص نیک بختی کے مقام میں ہے — سعدی کے کلام سے اسکو ایک حرف کافی ہے

۷ ہمینت بسندست اگر بشنوی — اگر خار کاری سمن ندروی
اگر تو غور سے سُننے تو تجھے یہی کافی ہے — کہ اگر کانٹے بوئے گا تو چنبیلی نہیں کاٹے گا۔

گفتار
بات

۹ خبرداری از خسروان عجم — کہ کردند بر زیر دستاں ستم
عجم کے بادشاہوں کے متعلق تو خبر رکھتا ہے — جنہوں نے ماتحتوں کے اوپر ظلم ڈھائے

۱۰ نہ آں شوکت و پادشائی بماند — نہ آں ظلم بر روستائی بماند
نہ وہ دبدبہ اور بادشاہی رہی — نہ کسانوں پر وہ ظلم رہا

۱۔ بجز سوائے سنگدل پتھر دل بے رحم کے کون کند کرتا ہے معدۂ تنگ مراد معدہ کو زیادہ بھر کے تنگ کر دینا بیند دیکھتا ہے کساں جمع کس لوگ شکم پیٹ بستہ باندھے ہوئے سنگ پتھر

۲۔ توانگر دولتمند چوں کیسے مے خورد کھاتا ہے درویش مسکین نادار

۳۔ مگو مت کہہ رنجور دار بیمار رکھنے والا مے پیچد پیچ کھاتا ہے رنجور وار بیمار کی طرح

۴۔ سبک پئے ہلکے پاؤں والا یعنی تیز رفتار بمنزل منزل پر رسند پہنچ جاتے ہیں نخسپند نہیں سوتے واماندگان پیچھے رہے ہوئے از پسند پیچھے ہیں

۵۔ دل پادشاہاں بادشاہوں کا دل شود ہوتا ہے بارکش بوجھ اٹھانے والا گل کیچڑ خر گدھا خارکش لکڑہارا

۶۔ سرائے سعادت نیک بختی کا گھر کس کوئی شخص گفتار کلام سعدیش مصنف ش مفعول کی اسکو حرفے ایک حرف بس ست کافی ہے۔

۷۔ ہمینت تجھ کو یہی بسندست کافی ہے بشنوی تو سنے خار کاری کانٹے بوئے تو سمن چنبیلی ندروی نہ کاٹے تو

۹۔ خبرداری خبر رکھتا ہے تو خسرواں جمع خسرو بادشاہ عجم ایران کا علاقہ کردند جنہوں نے کیا زیردستاں ماتحت ستم ظلم

۱۰۔ شوکت دبدبہ بماند رہی روستائی دیہاتی

تشریح: (۱) لوگ بھوک کے مر رہے ہوں تو کوئی بے رحم اور پتھر دل ہی ہوگا جو اکیلا کھا پی کر سوئے ہے (۲) عام بھوک کے وقت حساس دولتمند کے حلق سے روٹی نہیں اتر سکتی (۳) تیمار دار مریض کی تکلیف کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ پریشان ہوتا ہے (۴) چست اور تیز رفتار ساتھی اگر منزل پر پہلے بھی پہنچ جائیں تو ان کو بچھڑے ہوئے دوستوں کی یاد چین نہیں لینے دیتی (۵) بادشاہ اپنی رعیت کی تکلیف کو دیکھ کر خود دردمند اور پریشان ہو جاتے ہیں (۶) کسی کے مقدر میں اگر نیک بختی ہو تو سعدی کی ایک بات ہی اس کی کامیابی کے لئے کافی ہے (۷) سعدی کی بہترین نصیحت یہی ہے کہ جیسا کروگے ویسا بھروگے کانٹے بوؤگے کانٹے برداشت کروگے اور پھول بوؤگے تو پھول پاؤگے (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظالم اور ناسپاس کی دولت و نعمت زائل ہو جاتی ہے اور عادل و شکرگزار کا مال و دولت ترقی پذیر رہتا ہے (۹) اس کے مطابق ایران کے ایک ظالم بادشاہ کی حکایت بیان کرتے ہیں (۱۰) اپنے ظلم کا کردار سرانجام دے کے بادشاہ چل بسا نہ ظالم رہا نہ اس کا ظلم۔

۱	خطا بیں کہ بر دستِ ظالم برفت دیکھ ظالم کے ہاتھ سے کیسی غلطی سرزد ہوئی	جہاں ماند و او با مظالم برفت جہان تو رہ گیا وہ ظلموں سمیت چلا گیا
۲	خنک روزِ محشر تنِ دادگر روزِ محشر منصف کا بدن ٹھنڈا ہوگا	کہ در سایۂ عرش دارد مقر جبکہ عرش کے سائے میں مقام پائے گا
۳	بقومے کہ نیکی پسند خدا جس قوم کی نیکی خدا کو پسند آ جاتی ہے	دہد خسرو عادل نیک را انہیں صاحب رائے عادل بادشاہ عطا کرتا ہے
۴	چو خواہد کہ ویراں شود عالمے خدا جب جہان کو برباد کرنا چاہتا ہے	کند ملک در پنجۂ ظالمے تو ملک کسی ظالم کے قبضے میں دے دیتا ہے
۵	سگالند از و نیک مرداں حذر نیک لوگ اس سے بچاؤ کی سوچتے ہیں	کہ خشمِ خدا ئیست بے دادگر کیونکہ ظالم تو خدا کا غصہ ہے
۶	بزرگی ازو داں و منّت شناس بڑائی اسی کی عطا سمجھ اور شکر ادا کر	کہ زائل شود نعمت ناسپاس کیونکہ ناشکرے کی نعمت زائل ہو جاتی ہے
۷	نہ خود خواندۂ در کتابِ مجید تو نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا	کہ در شکر نعمت بود بر مزید کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے
۸	اگر شکر کردی بریں ملک و مال اگر اس ملک و مال پہ شکر ادا کریگا	بمالے و ملکے رسی بے زوال تو لازوال مال و ملک کو پہنچ جائے گا
۹	دگر جور در پادشاہی کنی اور اگر بادشاہی میں ظلم کریگا	پس از پادشاہی گدائی کنی تو بادشاہی کے بعد گداگری کرے گا
۱۰	حرامست بر پادشاہ خوابِ خوش بادشاہ پر میٹھی نیند حرام ہے	چو باشد ضعیف از قوی بارکش جبکہ کمزور طاقتور کا بوجھ اٹھانیوالا ہو

۱۔ بیں دیکھ دستِ ظالم ظالم کا ہاتھ برفت چلی گئی ماند رہ گیا داد اور وہ بامظالم ظلموں کیساتھ
۲۔ خنک ٹھنڈا مبارک روزِ محشر حشر کا دن تنِ دادگر انصاف کرنے والے کا جسم دارد رکھے گا مقر ٹھکانا
۳۔ بقومے کہ جس قوم سے کہ پسند د پسند کرے دہد دیتا ہے خسرو بادشاہ عادل انصاف کرنے والا نیک را نیک رائے والا
۴۔ چو خواہد جب چاہے شود ہووے عالمے ایک جہان کند کرتا ہے ظالمے کسی ظالم
۵۔ سگالند سوچتے ہیں نیک مرداں نیک لوگ حذر بچاؤ خشم خدا کا غصہ ئیست اصل است ہے بے دادگر بے انصاف
۶۔ بزرگی بڑائی ازو اس کی طرف سے داں جان منّت احسان شناس پہچان زائل شود ختم ہو جاتی ہے ناسپاس ناشکرا
۷۔ خواندہ پڑھا ہے تونے کتابِ مجید قرآن پاک بود ہوتی ہے بر مزید زیادہ
۸۔ کردی کیا تونے بریں اس پر بمالے ایسے مال کو و ملکے اور ایسے ملک کو رسی پہنچے گا تو بے زوال جو کبھی فنا نہ ہو
۹۔ جور ظلم کنی کرے تو پس پیچھے گدائی فقیری
۱۰۔ حرامست حرام ہے خوابِ خوش میٹھی نیند چو باشد جب ہووے ضعیف کمزور قوی طاقتور بارکش بوجھ کھینچنے والا یعنی ظلم سہنے والا

تشریح: (۱) جس جہان کو بنانے کیلئے اس نے ظلم و جور کیا تھا وہ تو موجود ہے لیکن خود ظلموں کا گٹھڑ اٹھا کر عدم میں پہنچ گیا تو یہ کتنی بڑی خطا تھی، (۲) منصف اور عادل شخص کو اللہ پاک عرش الٰہی کے نیچے سایہ دے گا (۳) قوم کے اعمال کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ حاکم مقرر کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اعمالکم عمالکم تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں تو جو قوم نیکی اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی ہے اللہ پاک اسے نیک و منصف بادشاہ عطا کرتے ہیں (۴۔۵) جس قوم سے خدا ناراض ہو ان پر ظالم حکمران مقرر کر دیتا ہے اسی وجہ سے نیک لوگ ظالم بادشاہوں سے دور رہتے ہیں (۶۔۷) تو اگر کسی مرتبے اور مقام کا مالک ہے تو اسے خدا کی عطا سمجھ اور شکریہ ادا کر تاکہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیری نعمت کو زیادہ کر دیں جیسے قرآن میں فرمایا وَلَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا (۸) یہاں کی شکر گزاری کے صلہ میں اللہ پاک آخرت میں ملکِ جاودانی حاصل کرے گا (۹) ظالم آخر کار فقیر ہو جاتا ہے یا تو دنیا میں اس طرح کہ جب اس کا ظلم ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے تو مظلوم اکھٹے ہو کر اس کا تختہ الٹ دیتے ہیں یا آخرت میں کہ ایک ایک مظلوم آئے گا اور اس کی نیکیاں قرق لے گا اور یہ خالی کھڑا رہ جائے گا (۱۰) جس بادشاہ کے امیر و وزیر کمزور رعایا کو تنگ کرنے پر کمر باندھ لیں اس کے لئے رات کو بے خبر ہو کے سونا حرام ہے اس کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر رعایا کی نگہبانی کرے تاکہ کوئی ان پر ظلم نہ کر سکے۔

Scanned by CamScanner

۱ میازار عامی بیک خردلہ — کہ سلطان شبانست و عامی گلہ

عامی لوگوں کو رائی کے برابر بھی نہ ستا — کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور عوام اس کا ریوڑ

۲ چو پرخاش بینند و بیداد ازو — شبان نیست گرگست فریاد ازو

جب اس کی طرف سے لوگ عداوت اور ظلم ہی دیکھیں — تو وہ چرواہا نہیں بھیڑیا ہے اس سے فریاد ہی بھلی

۳ بد انجام رفت و بد اندیشہ کرد — کہ با زیردستاں جفا پیشہ کرد

بُرے انجام والا گذر گیا اور اُسنے بُری سوچ اختیار — کی، جو ماتحتوں پر ظلم کو عادت بنا لیا

۴ نخواہی کہ نفریں کنند از پست — نکو باش تا بد نگوید کست

اگر تو نہیں چاہتا کہ لوگ تیرے بعد لعنت — کریں تو نیک ہو جا تاکہ کوئی شخص تجھے برا نہ کہے

حکایت
کہانی

۶ شنیدم کہ در مرزے از باختر — برادر دو بودند از یک پدر

میں نے سنا کہ مغرب کی سرزمین میں — ایک باپ کے جائے دو بھائی رہتے تھے

۷ سپہدار و گردن کش و پیلتن — نکو روی و دانا و شمشیر زن

سپہ سالار، متکبر ہاتھی کے ڈیل ڈول والے — خوبصورت، عقلمند، تلوار باز

۸ پدر ہر دو را سہمگیں مرد یافت — طلبگار جولان و ناورد یافت

باپ نے دونوں کو بارعب مرد پایا — گھوڑ دوڑ اور لڑائی کے شوقین پایا

۹ برفت آں زمیں را دو قسمت نہاد — بہر یک پسر زاں نصیبے بداد

مرنے لگا تو اس نے زمین کے دو حصے کر دیئے — ہر ایک کو ان میں سے ایک حصہ دے دیا

۱۰ مبادا کہ بر یکدگر سر کشند — بہ پیکار شمشیر کیں بر کشند

مبادا ایک دوسرے پر چڑھائی کریں — جنگ میں کینے کی تلوار سونت لیں

۱۔ میازار مت ستا عامی رعایا عام لوگ بیک خردلہ ایک رائی کے برابر سلطان بادشاہ شبانست چرواہا ہے گلہ ریوڑ
۲۔ چو جب پرخاش لڑائی بینند دیکھیں بیداد ظلم ازو اس کی طرف سے شباں چرواہا نیست نہیں ہے گرگست بھیڑیا ہے
۳۔ بد انجام بُرے انجام والا رفت چلا گیا بد اندیش بری سوچ زیردستاں ماتحت جفا ظلم پیشہ کرد عادت بنالی
۴۔ نخواہی تو نہیں چاہتا نفریں لعنت کنند کریں وہ پست تیرے بعد نکو اچھا باش ہو جا تا تاکہ بد بُرا نگوید نہ کہے کست تجھ کو کوئی
۶۔ شنیدم میں نے سنا مرزے سرزمین باختر مغرب یا مشرق برادر بھائی بودند تھے وہ از یک پدر ایک باپ سے
۷۔ سپہ دار فوج رکھنے والے گردن کش گردن کھینچنے والے متکبر پیلتن ہاتھی کے جسم والے نکو رو خوبصورت دانا عقلمند شمشیر زن تلوار باز
۸۔ پدر باپ ہر دو را دونوں کو سہمگیں رعب والا یافت اس نے پایا طلبگار چاہنے والا جولاں گھوڑ دوڑ ناورد لڑائی
۹۔ برفت چلا گیا دو قسمت دو حصے نہاد کر دیئے اس نے بہر یک ہر ایک کو پسر بیٹا زاں اس سے نصیبے ایک ایک حصہ بداد دیا
۱۰۔ مبادا مت ہووے بر یکدگر ایک دوسرے پر سرکشند سر کھینچیں پیکار جنگ شمشیر تلوار کیں کینہ برکشند کھینچ لیں

تشریح: (۱) رعایا کے لئے بادشاہ کی حیثیت وہ ہوتی ہے جو ریوڑ کے لئے چرواہے کی اور چرواہے کا کام ریوڑ کی حفاظت ہے بربادی نہیں (۲) بادشاہ اگر عداوت اور ظلم پر ہی کمر باندھ لے تو پھر اسے بادشاہ کی بجائے بھیڑیا کہنا زیادہ مناسب ہے۔

(۳) ماتحتوں اور خادموں پر ظلم کرنا نفرت کے سوا کچھ نہیں دلا سکتا اس لئے یہ سوچ غلط ہے (۴) جس نے مرنے کے بعد بدنامی اور لعنتوں سے بچنا ہو اسے نیکی اختیار کرنی چاہیئے تاکہ کسی کو بُرا کہنے کا موقع ہی نہ ملے (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عدل و انصاف سے حکومت کو استحکام حاصل ہوتا ہے اور ظلم و ستم سے حکومت تباہ ہو جاتی ہے (۶) اس کے مطابق دو حقیقی مگر ظالم بھائیوں کی حکایت بیان کرتے ہیں جو ممالک مغرب کے باشندے تھے (۷۔۸۔۹۔۱۰) باپ نے دونوں کے متعلق اندازہ کر لیا کہ نہایت جنگجو ہیں آپس میں مصالحت نہیں کر سکیں گے اس لئے مناسب یہی سمجھا کہ جیتے جی اپنی ملکیت خود ہی تقسیم کر دے تاکہ لڑائی کی نوبت نہ آئے

Scanned by CamScanner

۱ پدر بعد از اں روز گارے شمرد — بجاں آفریں جان شیریں سپرد
باپ نے اس کے بعد چند دن گنے — اور میٹھی جان پیدا کرنے والے کے سپرد کر دی

۲ اجل بگسلاندش طناب امل — وفاتش فرو بست دست عمل
موت نے اس کی امید کی رسی توڑ دی — وفات نے اس کے عمل کے ہاتھ باندھ دیئے

۳ مقرر شد آں مملکت بر دو شاہ — کہ بے حد و مر بود گنج و سپاہ
وہ مملکت دو بادشاہوں پر تقسیم ہو گئی — کیونکہ خزانہ اور لشکر بے حساب تھا

۴ بہ حکم نظر در بہ افتاد خویش — گرفتند ہر یک یکے راہ پیش
غور و فکر کے مطابق ہر کوئی اپنی بھلائی میں — چل پڑا، ہر ایک نے اپنی راہ اختیار کر لی

۵ یکے عدل تا نام نیکو برد — یکے ظلم تا مال گرد آورد
ایک نے انصاف اختیار کیا تا کہ نیک نامی لیجائے — دوسرے نے ظلم تاکہ مال جمع کرے

۶ یکے عاطفت سیرت خویش کرد — درم داد و تیمار درویش کرد
ایک نے مہربانی اپنی عادت بنا لی — روپیہ بانٹا اور درویشوں کی دیکھ بھال کی

۷ بنا کرد و ناں داد و لشکر نواخت — شب از بہر درویش شب خانہ ساخت
عمارتیں بنائیں کھانا تقسیم کیا اور لشکر کو خوب طاقتور کیا — درویشوں کی شب گزاری کے لئے مسافر خانہ

۸ خزائن تہی کرد و پر کرد جیش — چناں کز خلائق بہنگام عیش
خزانے خالی کر دیئے اور فوج بھرتی کر لی — جیسا کہ لوگ عیش کے وقت کرتے ہیں

۹ بگردوں شدے بانگ شادی چو رعد — چو شیراز در عہد بوبکر سعد
بجلی کی کڑک کی طرح شادی کا آوازہ آسمانوں — تک جاتا جیسا کہ شیراز ابو بکر سعد کے عہد میں

۱۰ خدیو خرد مند فرخ نہاد — کہ شاخ امیدش برومند باد
مبارک طبع عقل مند بادشاہ ہے — خدا کرے اس کی امید کی شاخ پھل دار ہو

پدر باپ بعد از اں اس کے بعد روز گارے چند دن شمرد اس نے گنے۔ بجاں آفریں جان پیدا کرنے والے کو جان شیریں میٹھی جان سپرد سپرد کر دی
۲۔ اجل موت بگسلاندش توڑ دی اس کی شین امل کے ساتھ لگی ہے یعنی طناب املش اس کی آرزو کا رسی فرو بست باندھ دیئے دست عمل عمل کے ہاتھ
۳۔ مقرر شد طے ہو گئی مملکت حکومت بر دو شاہ دو بادشاہوں پر مر خاص یہاں زائد ہے گنج خزانہ سپاہ لشکر
۴۔ بہ حکم نظر نظر کے حکم کے مطابق نظر سے مراد غور و فکر در بہ بھلائی میں افتاد پڑ گیا خویش اپنا گرفتند لے لی انھوں نے ہر یک ہر ایک نے یکے راہ ایک ایک راہ پیش سامنے
۵۔ یکے ایک عدل انصاف تا تا کہ نام نیکو نیک نامی برد لے جائے گرد آورد جمع کر سکے
۶۔ عاطفت مہربانی سیرت خویش اپنی عادت کرد اس نے کی درم ایک عربی سکہ جو ہماری چونی کے برابر ہوتا ہے داد اس نے دیا، تیمار درویش درویش کی دیکھ بھال
۷۔ بنا کرد عمارت بنائی ناں روٹی داد دی نواخت اس نے پالا شب رات از بہر درویش درویش کے واسطے شب خانہ مسافر خانہ ساخت اس نے بنایا
۸۔ خزائن خزانے تہی کرد اس نے خالی کر دیئے پُر کرد اس نے بھر لئے جیش فوج چناں ایسا خلائق خلقت بہنگام عیش عیش کے وقت میں ۹۔ بگردوں شدے آسمان تک پہنچ جاتی بانگ شادی خوشی کی آواز شیراز سعدیؒ کا شہر علاقہ ایران عہد زمانہ بوبکر سعد سعدی کا ممدوح بادشاہ ۱۰۔ خدیو خرد مند عقلمند بادشاہ فرخ نہاد مبارک جبیعت والا شاخ امیدش اس کی امید کی شاخ برومند پھل والی باد ہووے یہ کلمہ دعائیہ ہے۔

تشریح: (۱، ۲) یہ فیصلہ کر کے بادشاہ فوت ہو گیا (۳) چونکہ مملکت بڑی وسیع و عریض تھی، اور لشکر بہت تھا۔ اس لئے دو بادشاہوں پر تقسیم ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا (۴) اپنی اپنی صواب دید کے مطابق ہر ایک عمل پیرا ہو گیا (۵) دونوں نے مختلف راہیں تجویز کیں اور ان پر چل پڑے ایک عدل کی راہ پر دوسرا ظلم کی راہ پر (۶-۷-۸) عادل نے مہربانی کی عادت ڈال لی لنگر جاری کرایا اور درویشوں کے لئے اصلاحات کیں، عمارتیں بنائیں زبردست فوج طیار کی مسافروں کے لئے سرائیں تعمیر کرائیں ان اصلاحات پر اگرچہ مصارف تو بہت اُٹھے لیکن ملک کی حفاظت کیلئے لشکر جرار تیار ہو گیا اتنا زیادہ جیسا کسی خوشی کی تقریب میں مخلوق کا اژدہام ہوتا ہے (۹-۱۰) بے انتہا خوشحالی کی وجہ سے لوگوں کی ہاؤ ہو اور شور و شر کی آوازیں اسطرح آسمانوں تک جاتی تھیں جیسے اس وقت ابو بکر بن سعد کے زمانے میں گویا اتنا خوشحالی کا دور اس کے بعد اور ابو بکر سے پہلے کبھی نہ آیا ابو بکر جو بڑا مبارک اور عقلمند ہے خدا کرے اس کا ولی عہد بھی اسی کی طرح کامیاب و بامراد ہو۔ شاخ امید سے شاہزادے بھی مراد لئے جا سکتے ہیں اس طرح موجودہ اور آئندہ دونوں بادشاہوں کی تعریف ہو جائے گی۔

۱ حکایت شنو کودک نام جو
اس شہرت کے متلاشی لڑکے کی حکایت سن
پسندیدہ پے بود و فرخندہ خو
جو خوش چلن اور مبارک طبع تھا

۲ ملازم بدلداری خاص و عام
خاص و عام کی دلداری کا پابند
ثنا گوئے حق بامداداں و شام
صبح و شام حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والا

۳ دراں ملک قاروں برفتے دلیر
اس ملک میں مالدار بے خوف سفر کرتا
کہ شہ دادگر بود و درویش سیر
کیونکہ درویش پیٹ بھرے اور بادشاہ منصف تھا

۴ نیامد بر ایام او بر دلے
اس کے زمانہ میں کسی دل پر نہیں آیا
بگویم کہ خارے کہ برگ گلے
میں کیا کہوں کانٹا نہیں بلکہ پھول کی پتی بھی

۵ سر آمد بتائید ملک از سراں
عوام کی تائید سے دوسرے سرداروں پر غالب آ گیا
نہادند سر بر خطش سروراں
اس کے خط پر سرداروں نے سر رکھ دیئے

۶ دگر خواست کافزوں کند تخت و تاج
دوسرے نے چاہا کہ تاج و تخت میں اضافہ کرے
بیفزود بر مرد دہقاں خراج
اس نے کسانوں پر ٹیکس بڑھا دیا

۷ طمع کرد در مال بازارگاں
سوداگروں کے مال میں اس نے طمع کی
بلا ریخت بر جان بیچارگاں
بے چاروں کی جان پر مصیبت ڈال دی

۸ نگویم کہ بدخواہ درویش بود
میں یہ نہیں کہتا کہ وہ درویشوں کا بدخواہ تھا
حقیقت کہ او دشمن خویش بود
حقیقت میں وہ خود اپنا دشمن تھا

۹ بامید بیشی نداد و نخورد
اضافے کی امید میں اس نے نہ دیا اور نہ کھایا
خردمند داند کہ ناخوب کرد
عقلمند جانتا ہے کہ اس نے برا کیا

۱۰ کہ تا جمع کرد آں زر از گربزی
کیونکہ مکاری سے جب تک اس نے لشکر جمع کیا
پراگندہ شد لشکر از عاجزی
لشکر بھوک کی وجہ سے بکھر گیا

۱۔ حکایت کہانی شنو سن کودک بچہ نام جو نام ڈھونڈنے والا پسندیدہ پے خوش قدم بود تھا فرخندہ مبارک طبیعت والا

۲۔ ملازم ہمیشہ رہنے والا بدلداری دلداری میں، ثنا گوئے حق اللہ تعالیٰ کی ثنا کہنے والا بامداداں صبح

۳۔ دراں ملک اس ملک میں قاروں موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے ایک بخیل مالدار کا نام برفتے چلتا دادگر انصاف کرنے والا سیر رجا ہوا۔

۴۔ نیامد نہیں آیا بر پر ایام جمع یوم دن اس کے دنوں پر بر دلے کسی دل پر بگویم میں کہتا ہوں خارے ایک کانٹا کہ بلکہ برگ گلے پھول کی پتی

۵۔ سر آمد غالب آ گیا بتائید امداد سے ملک مراد اہل ملک یعنی عوام سراں جمع سر مراد سردار نہادند انھوں نے رکھا خطش اس کا خط سروراں جمع سرور سردار

۶۔ دگر دوسرا خواست اس نے چاہا کافزوں کند کہ زیادہ کرے کند کرے بیفزود اس نے بڑھا دیا دہقاں کسان خراج ٹیکس

۷۔ طمع کرد لالچ کیا بازارگاں جمع تاجر بلا ریخت مصیبت ڈال دی بیچارگاں بے چارے

۸۔ نگویم میں نہیں کہتا بدخواہ برا چاہنے والا بود تھا دشمنِ خویش اپنا دشمن

۹۔ بامید بیشی زیادتی کی امید میں نداد نہ دیا نخورد نہ کھایا خردمند عقلمند داند جانتا ہے ناخوب برا کرد کیا اس نے

۱۰۔ کہ تا کہ جب تک زر سونا گربزی مکاری اور حیلہ سازی پراگندہ بکھرا ہوا شد ہو گیا عاجزی بھوک۔

تشریح: (۱-۲) پہلے لڑکے کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ وہ بڑا خوش چلن عوام الناس کا خیر خواہ اللہ کی حمد و ثنا کرنے والا تھا (۳) مالداروں کو اس کے زمانے کا کوئی خوف نہ تھا وہ مال و دولت لے کر بے دھڑک سفر کرتے تھے۔ کیونکہ بادشاہ کے انصاف کی وجہ سے ہر کوئی چشم سیر تھا (۴) لوگوں کے دل میں کانٹا تو کیا چبھنا تھا۔ پھول کی پتی بھی کوئی نہ رکھ سکتا تھا (۵) عوام الناس اس کے حمایتی تھے۔ اس لئے آس پاس کے راجے مہاراجے اس کے سامنے جھکنے پر مجبور تھے خط سے مراد تحریر یا تحریر دونوں ہو سکتے ہیں (۶) دوسرے بدکردار لڑکے نے مال و دولت میں اضافہ کے لئے بے تحاشا ٹیکس لگا دیئے (۷) تاجروں اور سوداگروں کا مال مختلف ٹیکسوں کے نام سے لوٹنا شروع کر دیا (۸) اس کی یہ کرتوتیں درویشوں اور غریبوں ہی کے لئے نقصان دہ نہ تھیں بلکہ اس سے اس کی اپنی حکومت کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی تھیں (۹-۱۰) زیادتی کی حرص نے اس کو خود بھی مال سے فائدہ نہ اٹھانے دیا اور نہ ہی عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے دیا جس سے عوام اور فوجی سبھی اس سے نالاں ہو گئے اس کے پاس سونا تو جمع نہ ہوا البتہ اس کا لشکر منتشر ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ بشنیدند بازارگاناں خبر — کہ ظلمست در بوم آں بے ہنر
سوداگروں نے یہ خبر سنی — کہ اس بے ہنر کے ملک میں ظلم ہے

۲ بریدند ازاں جا خرید و فروخت — زراعت نیامد رعیت بسوخت
انھوں نے اس ملک سے تجارت بند کر دی — فصل پیدا نہ ہوئی تو رعایا جل بھن گئی

۳ چوں اقبالش از دوستی سر بتافت — بناکام دشمن برو دست یافت
جب اس کے اقبال نے دوستی سے سر پھیر لیا — لامحالہ دشمن نے اس پر فتح پا لی

۴ ستیز فلک بیخ و بارش بکند — سم اسپ دشمن دیارش بکند
آسمان کی دشمنی نے اس کے بیخ و بن کو اکھاڑ دیا — دشمن کے گھوڑوں کے سموں نے اس کا ملک تہہ و بالا کر دیا

۵ وفا از کہ جوید چوں پیماں گسیخت — خراج از کہ خواہد چو دہقاں گریخت
وفا کس سے ڈھونڈتا جب اس نے پیمان توڑ دیا — خراج کس سے مانگتا جب کسان ہی بھاگ گئے

۶ چہ نیکی طمع دارد آں بے صفا — کہ باشد دعائے بدش در قفا
وہ ناصاف نیکی کی کیا طمع رکھے — جس کے پیچھے بددعائیں لگی ہوئی ہوں

۷ چوں بختش نگوں بود در کاف کن — نکرد آنچہ نیکانش گفتند کن
چونکہ کافِ کن میں اس کا نصیب اوندھا تھا — اس نے نہ کیا جو کچھ نیکوں نے اسے کرنے کو کہا

۸ چہ گفتند نیکاں بداں نیک مرد — تو برخور کہ بیداد گر برنخورد
اس دوسرے نیک مرد کو نیکوں نے کیا کہا — کہ تو تو کھا پی لے کہ اس ظالم نے تو نہ کھایا۔

۹ گمانش خطا بود و تدبیر سست — کہ در عدل بود آنچہ در ظلم جست
اس کا خیال غلط اور تدبیر کمزور تھی — جبکہ عدل میں وہ سب کچھ تھا جو اس نے ظلم میں ڈھونڈا

۱۔ شنیدند انھوں نے سنا بازارگاں سوداگر ظلم ست ظلم ہے بوم علاقہ آں بے ہنر اس بے ہنر کے

۲۔ بریدند انھوں نے قطع کر لی ازاں جا اس جگہ زراعت کھیتی باڑی نیامد نہ ہوئی رعیت رعایا بسوخت جل گئی۔

۳۔ چوں جب اقبالش اس کا نیک نصیب سر بتافت سر پھیر لیا بناکام لامحالہ برو اس پر دست یافت قابو پالیا

۴۔ ستیز فلک آسمان کی لڑائی بیخ و بارش اس کا پھل اور جڑ بکند اس نے کھود ڈالی سم اسپ دشمن دشمن کے گھوڑے کے سموں نے دیارش اس کا ملک

۵۔ از کہ کس سے جوید ڈھونڈے وہ پیماں وعدہ گسیخت اس نے توڑ دیا۔ خراج ٹیکس خواہد وہ چاہے دہقان کسان گریخت بھاگ گیا۔

۶۔ طمع دارد طمع رکھے بے صفا اندر کا ناصاف باشد ہووے دعائے بدش بددعا اس کے شین قفا کے ساتھ لگتی ہے یعنی اس کے پیچھے۔

۷۔ بختش اس کا نصیب نگوں بود اوندھا تھا کافِ کن کن کا کاف یعنی کن فیکون مراد ازل یا تقدیر نکرد اس نے نہ کیا آنچہ جو کچھ کہ نیکانش نیکوں نے اس کو گفتند انہوں نے کہا۔ کن کر

۸۔ چہ کیا گفتند انہوں نے کہا نیکاں جمع نیک برآں اس اس پر یعنی اس کو برخور پھل کھا بیداد گر ظالم برنخورد پھل نہ کھایا یعنی فائدہ نہ اٹھایا

۹۔ گمانش اس کا خیال خطا بود غلط تھا تدبیر انتظام سست کمزور عدل انصاف بود تھا آنچہ جو کچھ جست اس نے ڈھونڈا۔

حکایت
کہانی

تشریح: (۱-۲) غیر ممالک کے تاجروں نے جب ظلم و ستم اور اندھا دھند ٹیکس کی خبریں سنیں تو انہوں نے اس ملک کی تجارت بند کر دی اور ملکی کسانوں نے کھیتی باڑی میں دلچسپی نہ لی تو لوگ بھوکوں مرنے لگے (۳-۴) چونکہ اس کے اقبال کا ستارہ ڈوب چکا تھا اور آسمان اس سے دشمنی کرنے پر تلا ہوا تھا اس لئے دشمن نے اس پر قابو پالیا اور اس کے ملک کو روند ڈالا (۵-۶) لوگوں سے کئے ہوئے وعدے اس نے پورے نہ کئے تھے اس لئے ان سے وفا کی امید نہ کی جا سکتی تھی اسی طرح جب کسان ہی ملک چھوڑ گئے تو اب ٹیکس کس سے لینا تھا اس کی سب سے بڑی بدنصیبی تھی کہ لوگوں کی بددعائیں اس کا پیچھا نہ چھوڑ رہی تھیں ایسے میں اس کو کامیابی کہاں سے حاصل ہو جاتی (۷) یعنی اس کا مقدر چونکہ ٹھیک نہ تھا۔ اس لئے اس نے اپنے ناصحین کی بات نہ مانی خود رائی پر عمل کر کے تباہ ہوا (۸) لوگوں نے اس کے نیک بخت بھائی کو کہا کہ اس مال و دولت سے تو ہی فائدہ اٹھا کھا پی بھی اور مخلوق کی فلاح پر بھی خرچ کر کیونکہ دوسرے ظالم کو تو توفیق نہ ہوگی بعض شارحین نے نیک مرد سے وہی ظالم مراد لیا ہے لیکن یہ بات میرے دل کو نہیں لگی (۹) دراصل تاج و تخت کی مضبوطی اور مال و دولت کا اضافہ عدل و انصاف میں تھا۔ مگر وہ بدبخت ان چیزوں کو ظلم میں ڈھونڈتا رہا تو اسے ناکامی کے سوا کیا ملتا (۱۰) اس حکایت کا مقصد ہے کہ نصیحت گر کی نصیحت کو شکر گزاری سے سن کر اس پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ اس میں نصیحت کنندہ کی بجائے تیرا اپنا فائدہ ہے۔

۱ یکے بر سرِ شاخ و بُن مے برید — خداوندِ بستان نگہ کرد و دید
ایک شخص شاخ پر (بیٹھا) اور جڑ کاٹ رہا تھا — باغ کے مالک نے نظر ڈالی اور دیکھا

۲ بگفتا گر ایں مرد بد مے کُند — نہ با من کہ با نفسِ خود مے کُند
اس نے کہا اگر یہ شخص برا کر رہا ہے — تو میرے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ذات سے

۳ نصیحت نجات است اگر بشنوی — ضعیفاں میفگن بکتفِ قوی
اگر تو سنے تو نصیحت میں نجات ہے — طاقتور مونڈھے کیساتھ کمزوروں کو مت گرا

۴ کہ فردا بداور برد خسروے — گدائے کہ پیشت نیرزد جوئے
کیونکہ کل بادشاہ کو خدا کے سامنے لے جائے گا — وہ فقیر جو تیرے سامنے ایک جو کے برابر نہیں

۵ چو خواہی کہ فردا بوی مہترے — مکن دشمنِ خویشتن کہترے
اگر تو چاہتا ہے کہ کل کو سردار ہووے — تو کسی گھٹیا آدمی کو بھی اپنا دشمن نہ بنا

۶ کہ چوں بگذرد بر تو ایں سلطنت — بگیرد بکیں آں گدا دامنت
کیونکہ جب تیری یہ سلطنت گزر جائے گی — تو وہ فقیر کینے سے تیرا دامن پکڑ لے گا

۷ مکن پنجہ ناتواناں فگار — کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کمزوروں کا پنجہ زخمی نہ کر — کیونکہ اگر انہوں نے تجھکو گرا دیا تو شرمسار ہونا پڑیگا

۸ کہ زشت ست در چشمِ آزادگاں — بیفتادن از دستِ افتادگاں
آزاد لوگوں کی نظر میں بہت برا ہے — گرے ہوئے کے ہاتھ سے گر پڑنا

۹ بزرگانِ روشن دل و نیک بخت — بفرزانگی تاج بردند و تخت
نیک بخت اور روشن دِل بزرگوں نے — عقلمندی سے تاج و تخت حاصل کر لیے

۱۰ بدنبالۂ راستاں کج مرو — دگر راست خواہی ز سعدیؔ شنو
سیدھوں کے پیچھے ٹیڑھا نہ چل — اگر سچ چاہتا ہے تو سعدی سے سن لے

۱۔ یکے ایک بر سر شاخ شاخ کے اوپر بُن جڑ مے برید کاٹ رہا تھا خداوند مالک بستان باغ نگہ کرد نظر کی دید اس نے دیکھا

۲۔ بگفتا اس نے کہا گر ایں مرد اگر یہ مرد بد برا مے کند کرتا ہے نہ با من نہ میرے ساتھ کہ بلکہ با نفسِ خود اپنے نفس سے

۳۔ بشنوی تو سنے ضعیفاں جمع کمزور میفگن مت گرا بکتفِ قوی طاقتور مونڈھے کے ساتھ

۴۔ فردا کل آئندہ بداور خدا کے سامنے برد لے جائے گا خسروے بادشاہ گدائے کہ جو فقیر کہ پیشت تیرے سامنے نیرزد نہیں برابر ہوتا ہے جوئے ایک جو

۵۔ خواہی تو چاہتا ہے بوی ہووے تو مہترے سردار مکن مت کر خویشتن اپنا کہترے کسی چھوٹے کو

۶۔ بگذرد گزر جائے گا بر تو تجھ پر سلطنت بادشاہی بگیرد پکڑ لے گا، بکیں کینہ کے ساتھ گدا فقیر دامنت تیرا دامن

۷۔ مکن مت کر ناتواناں جمع کمزور فگار زخمی بفگنندت گرا دیں وہ تجھ کو شوی ہووے گا تو شرمسار شرمندہ

۸۔ زشت برا چشم آنکھ آزادگاں جمع آزاد لوگ بیفتادن گر پڑنا دست ہاتھ افتادگاں گرے ہوئے

۹۔ بفرزانگی عقلمندی کے ساتھ بردند لے گئے

۱۰۔ بدنبالہ پیچھے راستاں سیدھے لوگ کج ٹیڑھا مرو مت چل راست سچ خواہی تو چاہتا ہے، سعدیؔ حضرتِ مصنف شنو سن لے

تشریح : (۱) ایسے کام کی مثال دیتے ہیں جس کا نقصان خود کام کرنے والے کو پہنچتا ہے جیسا کہ یہ شخص جس شاخ پر بیٹھا تھا اسی کی جڑ کو کاٹ رہا تھا تو جڑ کیساتھ لازماً خود بھی گر یگا (۲) باغ کے مالک نے کہا کہ میں جو اسے منع کرتا ہوں تو اس لئے نہیں کہ اس کے فعل کا نقصان مجھ کو پہنچے گا کیونکہ اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا اور شاخ کیساتھ یہی گرے گا (۳) یعنی اگر تو تحمل سے سن لے تو تیری نجات کا سبب بن سکتی ہے کہ خدا نے اگر تجھے قوی بنایا ہے تو مونڈھے مار مار کر ضعیفوں کو نہ گرا (۴) جن کو آج کمزور سمجھتے ہو کل بارگاہِ خداوندی میں طاقتور ہو جائیں گے اور بادشاہوں کو گریبانوں سے پکڑ کر خدا کے سامنے پیش کر دیں گے (۵-۶) جو شخص کل کو اس دربار میں معزز ہونا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ چھوٹے آدمیوں کو تنگ نہ کرے بلکہ ان کی دعا لے کیونکہ انکی دعا سے معزز اور ان کی عداوت سے محقر ہو جائے گا (۷-۸) معزز آدمی کیلئے کمینوں کے ہاتھ سے پٹنا بڑی شرم کی بات ہوتی ہے اس لئے ایذا رسانی سے بچنا چاہیئے تاکہ کل وہ انتقام نہ لیں، ورنہ اس وقت بڑی رسوائی ہوگی جب ان کے ہاتھ میں تمہارا گریبان ہوگا (۹) زور اور طاقت سے زیادہ عقل و فراست سے تخت و تاج حاصل کئے جاتے ہیں (۱۰) راستباز لوگوں کیساتھ راستبازی سے چلنا چاہیئے اور یہ راستبازی سعدی ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

تقدیر پر راضی رہنے والے درویش کی جمعیت اوقات کی صفت

۲ مگو جاہے از سلطنت بیش نیست — کہ ایمن تر از ملک درویش نیست

یہ نہ کہہ کہ سلطنت سے زیادہ کوئی مرتبہ نہیں ہے — کیونکہ ملک درویش سے زیادہ محفوظ کوئی چیز نہیں ہے

۳ سبکبار مردم سبکتر روند — حق اینست و صاحبدلاں بشنوند

کم بوجھ والے لوگ تیز چلتے ہیں — یہی سچ ہے اور صاحب دل سنتے ہیں

۴ تہیدست تشویش نانے خورد — ملک ہم بقدر جہانے خورد

فقیر تو ایک روٹی کی فکر کرتا ہے — بادشاہ سارے جہان کا غم کھاتا ہے

۵ غم و شادمانی بسر مے رود — بمرگ ایں دو از سر بدر مے رود

غمی اور خوشی گزر جاتی ہے — موت کے ساتھ یہ دونوں سر سے نکل جاتی ہیں

۶ چہ آں را کہ بر سر نہادند تاج — چہ آں را کہ بر گردن آمد خراج

کیا وہ جس کے سر پر تاج رکھیں — کیا وہ جس کی گردن پہ ٹیکس آوے

۷ اگر سرفرازے بکیواں برست — وگر تنگدستے بزنداں دست

اگر کوئی سربلند آسمان پر ہے — اور اگر کوئی تنگدست قید میں ہے

۸ دراں دم کاجل بر سر ہر دو تاخت — نمی شاید از یکدگر شاں شناخت

جس وقت کہ موت نے دونوں کے سر پر حملہ کیا — انکو ایک دوسرے سے علیحدہ پہچانا نہیں جاسکے گا

حکایت

کہانی

۱۰ شنیدم کہ یک بار در دجلہ — سخن گفت با عابدے کلّہ

میں نے سنا کہ ایک بار دریائے دجلہ میں — ایک کھوپڑی نے کسی عابد سے بات کی

۱۔ جمعیت۔ جمع ہونا اوقات جمع وقت درویش فقیر راضی خوش

۲۔ مگو مت کہہ جاہے کوئی مرتبہ بیش زیادہ نیست نہیں ہے ایمن بے خوف تر برائے مبالغہ یعنی زیادہ بے خوف

۳۔ سبکبار ہلکے بوجھ والا مردم لوگ سبکتر تیز روند چلتے ہیں حق سچ اینست یہ ہے صاحبدلاں دل والے بشنوند سنتے ہیں

۴۔ تہیدست خالی ہاتھ والا تشویش فکر نانے ایک روٹی خورد کھاتا ہے ملک بادشاہ ہم غم جہانے ایک جہاں خورد کھاتا ہے۔

۵۔ شادمانی خوشی بسر سر کو یعنی آخر کو مے رود چلی جاتی ہے مرگ موت کے ساتھ بدر باہر

۶۔ چہ کیا آں را اسکو بر پر سر سر پر نہادند رکھا انہوں نے بر پر آمد آیا خراج ٹیکس

۷۔ سرفرازے سربلند بڑا آدمی بکیواں آسمان پر برزا ست ہے تنگدستے کوئی فقیر بزنداں قید میں درزا ندست ہے

۸۔ دراں دم اس دم میں اجل موت بر سر سر پر ہر دو دونوں کے تاخت اس نے حملہ کیا نمی شاید شناخت نہیں پہچان سکتے از یکدگر ایک دوسرے سے شاں انکو

۱۰۔ شنیدم میں نے سنا۔ یک بار ایک بار دجلہ عراق عرب کا مشہور دریا جس کے کنارے بغداد آباد ہے سخن بات گفت اس نے کہا با عابدے ایک عبادت گزار کے ساتھ کلہ کھوپڑی۔

تشریح: (۱) اس بیان کا مقصد ہے کہ سب سے بڑی دولت درویشی ہے اور یہ کہ فقیر و بادشاہ موت کے بعد برابر ہو جاتے ہیں (۲) سب سے زیادہ محفوظ درویشانہ ملک درویش ہے جس پر چور ڈاکوؤں اور بادشاہ کے ٹیکس کا کوئی خطرہ نہیں اس سے قناعت اور استغنا مراد ہے (۳) جس طرح کم بوجھ والا تیز چلتا ہے اسی طرح فقیر راہ جنت آسانی سے طے کر لیتے ہیں (۴) اطمینان قلب درویش کو حاصل ہے بادشاہ کو نہیں کیونکہ فقیر کو صرف ایک روٹی کا غم ہے اور بادشاہ کو ساری بادشاہی کا (۵) خوش عیش ہو یا تنگ عیش موت کے بعد دونوں برابر ہو جاتے ہیں (۶، ۷، ۸) دنیا میں کوئی فقیر ہو یا بادشاہ کوئی بالا نشین و پابند موت ان میں ایسی مساوات قائم کرتی ہے کہ کسی کو الگ پہچانا بھی نہیں جا سکتا (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظالم و جابر آدمی اپنے ظلم و ستم کے منصوبوں میں مگن ہوتا ہے کہ اچانک موت آکر خود اس کو اور اس کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ (۱۰) اس حکایت میں کھوپڑی کی زبان حال سے رضا بقضا کی تعلیم دیتے ہیں جو درویشوں کا شیوہ ہے

Scanned by CamScanner

۱ کہ من فرّ فرماندہی داشتم ، بسر بر کلاہ مہی داشتم

کہ میں حکمرانی کا دبدبہ رکھتی تھی ، سر پر بڑائی کی ٹوپی پہنتی تھی

۲ سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق ، گرفتم ببازوئے دولت عراق

آسمان نے میری مدد کی اور غیبی مدد نے موافقت ، دولت کے بازوؤں سے میں نے عراق لے لیا

۳ طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم ، کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم

میں نے لالچ کیا تھا کہ شہر کرمان پر قبضہ کر جاؤں ، کہ اچانک کیڑوں نے میرا سر کھا لیا

۴ بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش ، کہ از مردگاں پندت آید بگوش

غفلت کی روئی ہوش کے کان سے نکال لے ، تاکہ تیرے کان میں مردوں سے نصیحت آئے

نصیحت در معنیٔ نکوکاری و بدکاری و عاقبت آں

نیکی بدی اور اس کے انجام کے بارہ میں نصیحت

۶ نکوکار مردم نباشد بدش ، نورزد کسے بد کہ نیک آیدش

لوگوں سے نیکی کرنے والے کو بدی سامنے نہیں آتی ، جو شخص بدی اختیار کرے اسے نیکی نہیں مل سکتی

۷ شر انگیز مردم سوئے شر رود ، چو کژدم کہ تا خانہ کمتر رود

لوگوں میں شر پھیلانے والا شر ہی کی طرف جاتا ہے ، بچھو کی طرح جو بل تک کم ہی پہنچتا ہے

۸ اگر نفع کس در نہاد تو نیست ، چنیں گوہر و سنگ خارا یکیست

اگر کسی کا نفع تیری طبیعت میں نہیں ہے ، ایسا موتی اور سخت پتھر برابر ہے

۹ غلط گفتم اے یار شائستہ خو ، کہ نفع ست در آہن و سنگ و رو

اے لائق طبع یار میں نے غلط کہا ، کیونکہ لوہے پتھر اور کانسی میں تو نفع ہے

۱۰ چنیں آدمی مردہ بہ ننگ را ، کہ بروے فضیلت بود سنگ را

ایسا آدمی شرم کی وجہ سے مردہ بہتر ہے ، جس کے اوپر پتھر کو فضیلت ہو

۱۔ من میں فرّ دبدبہ فرماندھی حکمرانی داشتم رکھتا تھا بسر سر پر بر زائد کلاہ ٹوپی مہی بزرگی کی کلاہ

۲۔ سپہرم آسمان نے میری کرد کی نصرت مدد وفاق موافقت گرفتم لے لیا میں نے بباز وئے دولت حکومت کے بازوؤں سے عراق عرب کا مشہور ملک جس کا دار الحکومت بغداد ہے

۳۔ طمع لالچ کردہ بودم کیا تھا میں نے کرمان ایران کا ایک شہر

۴۔ بکن نکال دے پنبہ روئی گوش کان مردگان جمع مردہ پندت نصیحت تجھ کو آید آئے

۵۔ نصیحت خیر خواہی نکوکاری نیک کام کرنا، بدکاری برا کام کرنا، عاقبت انجام

۶۔ نکوکار نیکی کرنے والا مردم لوگ نباشد نہ ہووے بدش برائی اس کو نورزد نہ اختیار کرے کسے کوئی شخص آیدش آوے اس کو

۷۔ شر انگیز شرارت پھیلانے والا سوئے طرف شر شرارت رود جاتا ہے کژدم بچھو تاخانہ گھر تک کمتر بہت کم

۸۔ نفع کس کسی کا نفع نہاد طبیعت نیست نہیں ہے چنیں ایسا گوہر موتی سنگ خارا سخت پتھر یکے است برابر ہے۔

۹۔ گفتم میں نے کہا شائستہ خو لائق طبیعت والا آہن لوہا سنگ پتھر رو مخفف روئے کا کانسی

۱۰۔ بہ بہتر ننگ شرم را کی وجہ سے بروئے اس پر بود تھا

تشریح: (۱) یعنی میں بھی کسی زمانے میں بادشاہ رہا ہوں (۲) میرا نصیب اچھا تھا کہ میں نے عراق کو فتح کر لیا دولت سے مراد حکومت اور مال دونوں ہو سکتے ہیں (۳) میں ریاست کرمان کو بھی فتح کرنا چاہتا تھا کہ اچانک مجھے موت کا بلاوا آگیا اور میں قبر میں پہنچ گیا۔ (۴) یعنی اگر تو کان کھول کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر سنے تو مجھ جیسے مردوں سے بھی تجھ کو نصیحت حاصل ہو سکتی ہے۔ (۵) اس حکایت میں یہ بیان کرتے ہیں کہ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ اس نصیحت کا مطلب ہے کہ آدمی وہی ہے جو دوسروں کی خیر خواہی اور ہمدردی کرے اور جس آدمی میں یہ وصف نہیں اس سے پتھر اور درندے بہتر ہیں (۶) یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ نیکی کرنے والے کو برائی اور برائی کرنے والے کو نیکی حاصل ہو (۷) خلق آزار شخص بالآخر خود بھی آزار میں مبتلا ہوتا ہے جیسے بچھو اگر ڈنک مارتا ہے تو زندہ سلامت گھر بھی نہیں پہنچ سکتا (۸) یعنی آدمی وہ ہے جس کی ذات سے لوگوں کو نفع پہنچے ورنہ آدمی نہیں پتھر ہے (۹) بر سبیل مبالغہ کہتے ہیں کہ میں نے صحیح مثال نہیں دی کہ ایسے بے منفعت انسان کو پتھر کہنا بھی صحیح نہیں کیونکہ اس سے بھی لوگوں کو کچھ فائدہ ہو جاتا ہے۔ (۱۰) جس آدمی سے پتھر جتنا بھی نفع نہ ہو اسے شرم سے مر جانا چاہیئے۔

۱	نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ہر آدم زاد درندے سے بہتر نہیں ہے	کہ دد ز آدمی زادۂ بد بہ است کیونکہ درندے بد ذات آدمی سے اچھے ہیں
۲	بہ است از دد انسانِ صاحب خرد عقلمند انسان درندے سے اچھا ہے	نہ انساں کہ در مردم افتد چو دد نہ وہ جو درندوں کی طرح انسانوں کو پھاڑے
۳	چو انساں نداند بجز خورد و خواب جب انسان کھانے اور سونے کے سوا کچھ نہ جانے	کدامش فضیلت بود بر دد و آب تو اسے چوپایوں پر کون سی فضیلت ہے
۴	سوارِ نگوں بخت بے راہ رو اوندھے نصیب والا گمراہ سوار	پیادہ برد زو برفتن گرو اس سے پیدل شخص چلنے میں سبقت لے جاتا ہے
۵	کسے دانۂ نیک مردی نکاشت کسی شخص نے نیکی کا دانہ نہیں بویا	کزو خرمن کامِ دل بر نداشت کہ اس سے مقصودِ دل کی فصل نہ اٹھائی ہو
۶	نہ ہرگز شنیدیم در عمرِ خویش ہم نے اپنی عمر میں ہرگز نہیں سنا	کہ بد مرد را نیکی آمد بہ پیش کہ بدکار شخص کے سامنے نیکی آئی ہو
۷	گریزے بچاہے در افتادہ بود ایک پہلوان کسی کنویں میں گرا ہوا تھا	کہ از ہولِ او شیرِ نر مادہ بود جس کے خوف سے نر شیر مادہ تھا
۸	بد اندیشِ مردم بجز بد ندید لوگوں کی بدی سوچنے والے نے سوائے بدی کے کچھ	بیفتاد و عاجز تر از خود ندید نہ دیکھا جب گر پڑا تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھا
۹	ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت ساری رات چیخنے اور رونے کی وجہ سے نہ سویا	یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت ایک شخص نے اس کے سر پر پتھر مارا اور کہا
۱۰	تو ہرگز رسیدی بفریادِ کس تو بھی کبھی کسی کی فریاد کو پہنچا ہے	کہ مے خواہی امروز فریاد رس جو آج فریاد رس چاہتا ہے

۱۔ آدمی زادہ انسان دَد درندہ بہ است اچھا ہے آدمی زادۂ بد برا انسان
۲۔ صاحب خرد عقل مند مردم لوگ افتد پڑے چو دد مثل
۳۔ نداند نہ جانے بجز سوائے خورد و خواب کھانا اور سونا کدامش کون سی اس کو بود ہووے دد و آب چوپائے
۴۔ نگوں بخت الٹے نصیب والا بے راہ رو غلط راہ چلنے والا برد لے جاتا ہے زو اس سے برفتن چلنے میں گرو سبقت
۵۔ نیک مردی نیکی نکاشت نہیں بویا اس نے کزو جس سے خرمن کھلواڑہ کامِ دل دل کا مقصد بر نداشت نہ اٹھایا ہو شنیدیم ہم نے سنا عمرِ خویش اپنی عمر کہ بد مرد برا آدمی آمد آئی ہو بہ پیش سامنے
۶۔ گریزے ایک پہلوان بچاہے ایک کنویں میں در افتادہ گرا ہوا تھا ہول خوف ہولِ او اس کا خوف نر شیر مادہ تھا
۷۔ بد اندیش برا سوچنے والا مردم لوگ بجز سوائے بد برائی ندید نہیں دیکھا بیفتاد گر پڑا عاجز تر زیادہ عاجز از خود اپنے سے
۸۔ ہمہ شب تمام رات زاری رونا نخفت نہ سویا ہے یکے ایک شخص برسرش اس کے سر پر کوفت کوٹا اس نے سنگے ایک پتھر گفت اس نے کہا (۱۰) ہرگز کبھی بھی بفریادِ کس کسی کی فریاد کو مے خواہی تو چاہتا ہے امروز آج کے دن فریاد رس فریاد کو پہنچنے والا

تشریح: (۱) برے انسان سے درندہ بہتر ہوتا ہے۔ (۲-۳) صرف وہ انسان درندوں سے بہتر ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ مصالحت اختیار کرے اور اگر دوسرے انسانوں کو پھاڑنے اور کھانے لگے تو وہ درندوں سے قطعاً بہتر نہیں اسی طرح جو انسان کھانے اور پینے کے سوا کچھ جانتا ہی نہیں اسے بھی درندوں پر کوئی فضیلت نہیں (۴) جو سوار غلط راہ چل پڑے صحیح راہ پر پیدل چلنے والا اس سے پہلے منزل پر پہنچ جاتا ہے (۵) جو شخص نیکی کرتا ہے وہ اس کا نیک صلہ ضرور پاتا ہے (۶) بدکار آدمی کا انجام کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ (۷-۸-۹-۱۰) آڑے وقت ظالم کی کوئی مدد نہیں کرتا جیسا کہ ایک ظالم پہلوان جب کنویں میں گر پڑا تو ہزار فریاد کرنے کے باوجود اس کو کسی نے نہ نکالا بلکہ لوگ انتقام لینے کے لئے اوپر سے پتھر مارتے تھے اور طعنے دیتے تھے کہ تم نے بھی کبھی کسی کی فریاد رسی کی جو آج فریاد رسی کے خواہش مند ہو۔

1 همه تخم نامردمی کاشتی — ببیں لاجرم ہر چہ برداشتی

سب عیز انسانی بیج بو یا — تو اب خوب دیکھ لے کیا پھل پایا

2 کہ بر جانِ ریشت نہد مرہمے — کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے

تیری زخمی جان پر کون مرہم رکھے — جبکہ بہت سے دل تیرے زخموں سے رو رہے ہیں

3 تو مارا ہمے چاہ کندی براہ — بسر لاجرم در فتادی بچاہ

تو ہماری راہ میں کنواں کھودتا تھا — لامحالہ سر کے بل کنوئیں میں گر پڑا

4 دو کس چہ کنند از پئے خاص و عام — یکے نیک محضر دگر زشت نام

دو شخص خاص و عام کے لئے کنواں کھودتے ہیں — ایک نیک طبع دوسرا بدنام

5 یکے تا کند تشنہ را تازہ حلق — دگر تا بگردن در افتند خلق

ایک تو اس لئے "تا کہ پیاسے حلق" تازہ کر لیں — دوسرا اس لئے تا کہ مخلوق گردن کے بل گرے

6 اگر بد کنی چشمِ نیکی مدار — کہ ہرگز نیارد گز انگور بار

اگر بدی کرے تو نیکی کی امید نہ رکھ — کیونکہ جھاؤ انگور کا پھل نہیں دے سکتا

7 نہ پندارم اے در خزاں کشتہ جو — کہ گندم ستانی بوقت درو

خزاں میں جو بونے والے میں نہیں سمجھتا — کہ کٹائی کے وقت تو گندم اٹھائے گا

8 درخت زقوم ار بجاں پروری — مپندار ہرگز کزو برخوری

اگر تو تھوہر کا درخت جان لگا کر پالے — تو یہ نہ سمجھنا کہ اس سے پھل کھائے گا

9 رُطب ناورد چوب خرزہرہ بار — چہ تخم افگنی بر ہماں چشم دار

کنیر کی شاخ کو تازہ کھجور نہیں لگ سکتی — جو بیج ڈالے اسی کی امید رکھ

۱۔ ہمہ سب تخم بیج نامردمی خلافِ انسانیت ، کاشتی بویا تو نے ببیں دیکھ تو لاجرم یقیناً ہر پھل چہ کیا برداشتی اٹھایا تو نے

۲۔ کہ کون بر پر جانِ ریشت تیری زخمی جان نہد رکھے دلہا بہت سے ریشت تیرے زخم بنالد روتے ہیں ہمے نالہ سے پہلے لگتا ہے۔

۳۔ مارا ہمکو ہمے کندی کھودتا تھا چاہ کنواں براہ راستے میں بسر سر کے بل لاجرم لامحالہ در فتادی گر پڑا تو

۴۔ دو کس دو شخص چہ کنند کنواں کھودتے ہیں۔ از پئے واسطے یکے ایک نیک محضر نیک طبع دگر دوسرا زشت برا

۵۔ تا تاکہ کند کرے تشنہ پیاسا بگردن گردن کے بل در افتند گر پڑیں

۶۔ بد کنی برائی کرے تو چشم امید مدار مت رکھ نیارد نہ لاوے گز جھاؤ بار پھل

۷۔ نہ پندارم میں نہیں سمجھتا خزاں پت جھڑ کا موسم کشتہ بوئے ہوئے ستانی لیوے تو بوقت درو کٹائی کے وقت

۸۔ زقوم تھوہر ار اگر بجاں جان سے پروری پالے تو مپندار مت سمجھ برخوری پھل کھائے تو

۹۔ رطب تر کھجور ناورد نہ لاوے چوب لکڑی خرزہرہ کنیر بار پھل چہ جو افگنی ڈالے بر ہماں کسی پر چشم دار امید رکھ

حکایت
کہانی

تشریح: (۱) جب خلافِ انسانیت بیج بویا ویسا ہی پھل پا لیا (۲) لوگ تو تیرے لگائے ہوئے زخموں سے رو رہے ہیں وہ تیرے زخموں پر مرہم کیسے رکھیں (۳) جو کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے خود بھی اس میں گرتا ہے چاہ کن را چاہ در پیش (۴-۵) ایک ہی کام میں اچھی اور بری دونوں طرح کی نیت ہو سکتی ہے اچھی نیت کی وجہ سے وہ کام نیک اور بری نیت کی وجہ سے وہی بد ہو جاتا ہے جیسے دو کنواں کھودنے والے ایک پیاسوں کو پانی پلانے کے لئے دوسرا لوگوں کو اس میں گرانے کے لئے پہلے کے لئے یہ نیکی ہے دوسرے کے لئے گناہ (۶) جیسے جھاؤ کو انگور کے خوشے نہیں لگ سکتے اسی طرح بدکار کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا (۷) جو بونے والا گندم نہیں برداشت کر سکتا تو بدی کرنے والا نیکی کیسے پا لے گا (۸) جو شخص تھوہر بوئے گا وہ پھل کبھی نہیں پا سکتا کیونکہ اس کو پھل لگتا ہی نہیں اور اگر لگ بھی جائے تو وہ کڑوا زہر ہوگا (۹) جب کنیر کو کھجوریں نہیں لگ سکتیں تو پھر بدی کر کے نیکی کی امید رکھنا بھی فضول ہے۔ (۱۰) اس حکایت کا مقصد ہے کہ مظلوم کی تکلیف تو چند ساعت کی ہوتی ہے مگر ظالم ابدی اور دائمی عقوبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۱ حکایت کنند از یکے نیک مرد — کہ اکرامِ حجاجِ یوسف نکرد
ایک نیک مرد کی حکایت کرتے ہیں — کہ اس نے حجاج بن یوسف کی تعظیم نہ کی

۲ بسرہنگ دیواں نگہ کرد تیز — کہ نطعش بینداز و ریگش بریز
دربار کے سپاہی کو اس نے تیز نظروں سے دیکھا — کہ اس کے لئے چمڑا بچھا کر ریت ڈال دے

۳ چو حجت نماند جفا جوئے را — بپرخاش درہم کشد روئے را
جب ظالم کے پاس حجت نہیں رہتی تو — لڑائی کے لئے چہرہ سکیڑ لیتا ہے

۴ بخندید و بگریست مردِ خدا — عجب ماند سنگین دل تیرہ رائے
مردِ خدا ایک بار ہنسا اور پھر رو دیا — پتھر دل سیہ رائے والا متعجب رہ گیا

۵ چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست — بپرسید کیں خندہ و گریہ چیست
جب اس نے دیکھا کہ پہلے ہنسا اور پھر رو دیا — تو پوچھا کہ یہ ہنسنا اور رونا کیسا ہے

۶ بگفتا ہمے گریم از روزگار — کہ طفلانِ بیچارہ دارم چہار
اس نے کہا کہ میں زمانے کے ستم سے روتا ہوں — کیونکہ بے چارے چار بچوں کا باپ ہوں

۷ ہمے خندم از لطفِ یزدانِ پاک — کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک
اور ہنستا ہوں اللہ پاک کے اس لطف سے — کہ قبر میں مظلوم جا رہا ہوں نہ کہ ظالم

۸ یکے گفتش اے نامور شہریار — مکن دست زیں پیر دہقان بدار
اس سے کسی نے کہا کہ اے نامور بادشاہ — نہ کر اس بوڑھے کسان سے ہاتھ اٹھالے

۹ کہ خلقے بدو تکیہ دارند و پشت — روا نیست خلقے بیک بار کشت
کیونکہ کافی لوگ اس پر تکیہ اور سہارا رکھتے ہیں — اتنی مخلوق کو ایک بار مار دینا جائز نہیں

۱۰ بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن — زخردانِ اطفالش اندیشہ کن
بزرگی معافی اور بخشش کی عادت ڈال — اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی فکر کر

۱۔ کنند کرتے ہیں یکے ایک اکرام تعظیم حجاج بن یوسف مشہور ظالم جو ولید بن عبدالملک کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا نکرد نہ کی اس نے

۲۔ سرہنگ سپاہی دیوان کچہری نگہ کرد دیکھا نطعش نطع ایک قسم کا چمڑا جو مجرم کے نیچے بچھا کر اس کو قتل کرتے ہیں بینداز ڈال ریگش اس کے اوپر ریت بریز گرا

۳۔ حجت دلیل نماند نہ رہے جفا جو جفا ڈھونڈنے والا یعنی ظالم را کیلئے پرخاش جنگ درہم کشد سکیڑ لیوے روئے چہرہ

۴۔ بخندید ہنس پڑا بگریست رو پڑا مردِ خدا خدا والا مرد عجب ماند تعجب میں رہ گیا سنگین دل پتھر دل تیرہ رائے تاریک رائے والا

۵۔ چو جب دیدش اس نے اس کو دیکھا خندید ہنسا دیگر پھر گریست رو دیا پرسید اس نے پوچھا کیں کہ یہ خندہ ہنسی گریہ رونا چیست کیسا ہے۔

۶۔ بگفت اس نے کہا ہمے گریم میں روتا ہوں، روزگار زمانہ طفلاں جمع طفل بچہ بے چارہ بے آسرا دارم میں رکھتا ہوں۔ چہار چار

۷۔ ہمے خندم ہنستا ہوں میں لطف مہربانی یزداں اللہ پاک رفتم گیا میں بخاک مٹی میں

۸۔ گفتش اس کو کہا نامور نام والے شہریار بادشاہ مکن مت کر دست ہاتھ زیں اس سے پیر بوڑھا، دہقان کسان بدار اٹھالے

۹۔ خلقے ایک مخلوق بدو اس پہ دارند رکھتے ہیں پشت پیٹھ مراد سہارا روا جائز نیست نہیں ہے۔ خلقے اتنی خلق بیک بار ایک ہی بار کشت ماضی بمعنی مصدر یعنی مارنا

۱۰۔ عفو معافی کرم بخشش پیشہ کن عادت ڈال خرداں جمع چھوٹے اطفالش اس کے بچے اندیشہ کن فکر کر

تشریح: (۱) اس حکایت میں ظلم کا انجام بیان کرتے ہیں کہ حجاج اس ایک لمحے کے ظلم کی وجہ سے ابدی عقوبت کا مستحق ہو گیا (۲) جلاد کو حکم دیا کہ چمڑا بچھا کر اس کے اوپر ریت ڈال کر سرِ دربار اس کو قتل کر دے (۳) ظالموں اور جفا کاروں کی یہ عادت ہے کہ جب دلیل میں پورے نہیں اتر سکتے تو تلوار کا سہارا لے کر بے گناہ مظلوم کی زبان بند کر دیتے ہیں۔ (۴-۵-۶-۷) مظلوم قتل کا حکم سن کر پہلے ہنس پڑا پھر رو دیا حجاج کو اس سے تعجب ہوا پوچھا کہ ہنسے کیوں اور پھر روئے کیوں اس نے کہا میں ہنسا تو اس لئے ہوں کہ دنیا سے مظلوم جا رہا ہوں نہ کہ تیری طرح ظالم اور رویا اس لئے ہوں کہ چار چھوٹے چھوٹے بچوں کا میں واحد سہارا ہوں جو میرے بعد تباہ ہو جائیں گے (۸-۹-۱۰) کوئی رحم دل مصاحب بول پڑا کہ بادشاہ سلامت جانے دو اس ایک کو قتل کرنے سے سارا خاندان تباہ ہو جائے گا ان سب کا بوجھ اپنی گردن پہ کیوں اٹھاتے ہو ان معصوم بچوں کے خیال ہی عفو و درگزر سے کام لو اور اسے چھوڑ دو۔

1 مگر دشمن خاندان خودی
شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے
کہ بر خانداں ہا پسندی بدی،
جو دوسرے خاندانوں کے لئے برائی پسند کرتا ہے

2 مپندار و دلہا بداغ تو ریش
جب کہ دل تیرے داغوں سے زخمی ہیں تو یہ نہ سمجھ
کہ روز پسیں آیدیت خیر پیش
کہ موت کے دن تیرے سامنے خیر آجائے گی

3 نخفتست مظلوم ز آہش بترس
جو مظلوم سو نہیں سکا اس کی آہوں سے ڈر
ز دود دل صبحگاہش بترس
صبح کے وقت اس کے دل سے نکلنے والے دھوئیں سے ڈر

4 نترسی کہ پاک اندرونے شبے
تو نہیں ڈرتا کہ کوئی صاف دل رات کو
برآرد ز سوز جگر یاربے
سوز جگر سے یارب کی آواز نکالے

5 لبودا چناں بروے افشاند دست
غصہ سے اس پر ایسے ہاتھ مارا
کہ حجاج را دست حجت ببست
کہ حجاج کا حجت کا ہاتھ باندھ دیا

6 نہ ابلیس بد کرد و نیکی ندید
کیا یہ بات نہیں کہ ابلیس نے بدی کی تو نیکی نہ دیکھی
بر پاک ناید ز تخم پلید
پلید تخم سے پاک پھل نہیں پیدا ہوتا

7 مدر پردۂ کس بہنگام جنگ
جنگ کے وقت کسی کا پردہ نہ پھاڑ
کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ
کیونکہ تیری بھی کچھ شرمناک باتیں در پردہ ہوں گی

8 مزن بانگ بر شیر مرداں درشت
شیر مردوں کو سختی سے آوازیں نہ مار
چو با کودکاں بر نیائی بمشت
جب تو بچوں کے ساتھ مکہ بازی میں پورا نہیں آسکتا

9 شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت
میں نے سنا کہ اس نے ایک نہ سنی اور اس کا خون گرادیا
ز فرمان داور کہ داند گریخت
اللہ کے حکم سے بھاگنا کون جانتا ہے

10 بزرگے دراں فکر آں شب بخفت
ایک بزرگ رات کو اسی فکر میں سو یا
بخواب اندروں دید درویش و گفت
خواب میں اس نے درویش کو دیکھا اور کہا

۱۔ مگر شاید خاندان خودی اپنے خاندان کا ہے تو پسندی پسند کرتا ہے تو بدی برائی۔

۲۔ مپندار مت سمجھ دلہا جمع دل بداغ تو تیرے داغ سے ریش زخمی روز پسیں روح واپس ہونے کا دن یعنی موت کا آیدت آئے تجھکو پیش سامنے

۳۔ نخفتست نہیں سویا ہے ز آہش اس کی آہ سے بترس ڈر تو دود دل دل کا دھواں یعنی آہ صبحگاہش اس کا صبح کے وقت کا

۴۔ نترسی نہیں ڈرتا تو پاک اندرونے کوئی پاک دل والا شبے کسی رات برآرد نکالے ز سوز جگر دل کے سوز سے یاربے یعنی یا رب کہہ کر وہ تیرے لئے بد دعا کرے

۵۔ لبودا غصہ کے ساتھ چناں ایسے بروے اس پر افشاند جھاڑا اس نے دست ہاتھ حجاج نام ظالم معنی بہت حجتیں کرنے والا دست حجت حجت کا ہاتھ بربست باندھ دیا۔

۶۔ نہ یہ بات نہیں بد کرد برائی کی ندید نہ دیکھی اس نے بر پاک پاک پھل ناید نہیں آتا تخم پلید ناپاک بیج

۷۔ مدر مت پھاڑ پردۂ کس کسی کا پردہ ہنگام جنگ لڑائی کے وقت باشد ہوگا ترا نیز تجھکو بھی در پردہ پردے کے پیچھے یعنی مخفی ننگ عیب شرم کی بات

۸۔ مزن مت مار بانگ آواز شیر مرداں بہادر لوگ درشت سخت چو جب کودکاں جمع بچے بر نیائی پورا نہیں آسکتا تو بمشت مکہ زنی میں ۹۔ شنیدم میں نے سنا نشنید اس نے نہ سنی خونش اس کا خون بریخت گرادیا فرمان داور اللہ کا حکم کہ داند کون جانے گریخت ماضی بمعنی مصدر بھاگنا ۱۰۔ بزرگے ایک بزرگ دراں فکر اسی فکر میں آں شب اس رات بخفت سو گیا بخواب خواب میں اندروں زائد دید دیکھا اس نے گفت کہا اس نے

تشریح: (۱) اس خاندان سے برائی کرنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ تیرے خاندان پر بھی برائی آئے گی (۲) جب لوگوں کے دل تیرے ظلم وستم سے نالاں اور زخمی ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ موت کے وقت تجھے راحت نصیب ہو (۳) تیرے ظلم کی وجہ سے جو مظلوم سو نہیں سکتے وہ ساری رات آہیں بھر بھر کر تیرے لئے بد دعائیں کرتے ہیں ان کی آہ سے بچنے کا سامان کر (۴) جو پاک باطن شخص رات کو یارب یارب کہہ کر تیرے خلاف بد دعا کرتا ہے ہو سکتا ہے اس کا تیر نشانے پر لگ جائے اور تو تباہ ہو جائے اس کی فکر کر (۶) یعنی نصیحت کنندہ ہاتھ سے اشارے کر کر کے اسے کوس رہا تھا اور خدا کا خوف دلا رہا تھا بالآخر حجاج سے جواب نہ بن پڑا اور چپ ہو گیا (۶) ابلیس نے بدی کی تو بدی ہی اس کے سامنے آئی تو اس کا حاصل یہ ہوا کہ ناپاک تخم سے پاک پھل نہیں پیدا ہو سکتا (۷) یعنی لوگوں کی سر دربار پردہ دری نہ کیا کر اس خیال سے کہ بہت سے عیب تیری ذات میں بھی تو موجود ہیں جن کا ظاہر ہونا تو پسند نہیں کرتا (۸) شیر مردوں سے مراد اولیاء اللہ بچوں سے عوام الناس یعنی جب عوام کی بد دعاؤں کا تو مقابلہ نہیں کر سکتا تو اس سے ڈر کہ اولیاء اللہ تیرے خلاف شبینہ جنگ چھیڑ دیں (۹) حجاج پر ان نصیحتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے اس مظلوم کو مروا ہی دیا (۱۰) ایک بزرگ جس کے سامنے یہ ظالمانہ واردات ہوئی تھی اسی پریشانی میں سویا اور خواب میں اس مظلوم کو دیکھا تو اس سے دریافت کیا۔

Scanned by CamScanner

۱ دمے بیش بر من سیاست نراند — عقوبت برو تا قیامت بماند
مجھے تو وہ ایک سیکنڈ سے زیادہ سزا دے نہ سکا — مگر اس پر قیامت تک کا عذاب باقی رہ گیا

حکایت
کہانی

۳ یکے پند مے داد فرزند را — نکو دار پند خردمند را
ایک شخص بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا — کہ عقلمند کی نصیحت کو خوب یاد رکھ

۴ مکن جور بر خوردگاں اے پسر — کہ یک روز افتد بزرگے بسر
اے لڑکے چھوٹوں پر ظلم نہ کر — کیونکہ ایک دن کوئی بڑا تیرے سر آپڑے گا

۵ نمے ترسی اے کودک کم خرد — کہ روزے پلنگیت برہم درد
اے بے عقل بچے تو نہیں ڈرتا ہے — کہ کسی دن چیتا تجھ کو پھاڑ ڈالے

۶ بخردی درم زور سر پنجہ بود — دلِ زیردستاں ز من رنجہ بود
بچپن میں میرے بازو میں زور تھا — کمزوروں کے دل مجھ سے رنجیدہ تھے

۷ بخوردم یکے مشت زور آوراں — نکردم دگر زور بر لاغراں
طاقتوروں کا ایک مکہ کھایا — پھر میں نے کمزوروں پر زور آوری نہیں کی

گفتار
بات

۹ الا تا بغفلت نہ خسپی کہ نوم — حرام ست بر چشم سالار قوم
خبردار تو غفلت سے نہ سو کیونکہ نیند — سالارِ قوم کی آنکھ پر حرام ہے

۱۰ غم زیردستاں بخور زینہار — بترس از زبردستی روزگار
ماتحتوں کا غم لازمی کھا — زمانے کی زبردستی سے ڈر

۱۔ دمے ایک دم بیش زیادہ بر من مجھ پر سیاست سزا راند چلائی اس نے عقوبت سزا برو اس پر بماند رہ گئی۔

۳۔ پند نصیحت مے داد دیتا تھا فرزند بیٹا نکو دار اچھی طرح رکھ پند خردمند عقلمند کی نصیحت

۴۔ مکن مت کر جور ظلم خوردگاں جمع چھوٹے پسر لڑکا یک روز ایک دن افتد پڑے گا بزرگے کوئی بڑا بسر سر پر

۵۔ نمے ترسی نہیں ڈرتا تو کودک بچہ کم خرد کم عقل روزے ایک دن پلنگیت چیتا تجھکو برہم درد پھاڑ ڈالے

۶۔ بخردی بچپن میں درم مجھ میں سر پنجہ بازو بود تھا زیردستاں جمع ماتحت ز من مجھ سے رنجہ تکلیف میں۔

۷۔ بخوردم میں نے کھایا یکے ایک مشت مکہ، زور آوراں طاقت ور نکردم نہ کیا میں نے دگر پھر لاغراں جمع کمزور

۹۔ الا حرف تنبیہ خبردار بغفلت غفلت میں نہ خسپی نہ سوئے تو نوم نیند چشم آنکھ سالار سردار

۱۰۔ زیردستاں جمع ماتحت بخور کھا زینہار ہرگز یا لازماً بترس ڈر روزگار زمانہ

تشریح: (۱) یعنی مجھے تو لمحہ بھر تکلیف ہوئی جب تلوار نے میرا گلا کاٹا اس کے بعد ابدی راحت حاصل ہو گئی مگر حجاج بن ظلم کی پاداش میں ہمیشہ گرفتار رہے گا (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اپنے سے بڑوں کے خوف سے اپنے چھوٹوں پر شفقت کرنی چاہیئے (۳) اس کے مناسب ایک حکایت بیان کرتے ہیں جس میں یہ بیان ہے جو کسی کمزور پر ظلم کرتا ہے اسے اپنے سے زیادہ طاقتور کے ظلم کا نشانہ بننا پڑتا ہے (۴) اگر چھوٹوں پر ظلم کرو گے تو کسی دن کوئی تم سے بڑا تمہارے اوپر ظلم کی مشق کرے گا (۵) چیتے سے مراد خود سے زیادہ طاقتور ہے۔ (۶، ۷) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں جبکہ میری طاقتیں شباب پر تھیں مجھے بھی لوگوں کو ستانے میں مزا آتا تھا۔ ایک دن کوئی مجھ سے زیادہ طاقتور میرے مقابل آ گیا تو میں نے اس کا ایک ہی مکہ کھا کر ظلم و ستم سے توبہ کر لی۔ (۸) اس گفتار کا مقصد ہے کہ بادشاہ کو اپنی رعایا کی طرف سے غافل نہ ہونا چاہیئے اور زمانے کی گردش سے ڈرتے ہوئے ماتحتوں اور ملازموں سے شفقت کا معاملہ کرنا چاہیئے (۹) بادشاہوں اور سرداروں کو اپنی رعایا کی نگہبانی کے لئے جاگتے رہنا چاہیئے (۱۰) اس خیال سے ماتحتوں کی نگہداشت کرنی چاہیئے کہ خدا نے اسے حاکم اور تمہیں اس کا ماتحت نہیں بنایا ورنہ ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ زمانہ بدل جائے اور تم ماتحت اور وہ حاکم بن جائے۔

۱ نصیحت کہ خالی بود از غرض — چو داروئے تلخست دفع مرض

جو نصیحت غرض سے خالی ہو — دفع مرض کے لئے کڑوی دوا کی طرح ہے

حکایت دریں معنیٰ

اسی مضمون کی اور حکایت

۲ یکے را حکایت کنند از ملوک — کہ بیماریٔ رشتہ کردش چو دوک

بادشاہوں میں سے ایک کی حکایت کرتے ہیں — کہ نارو کی بیماری نے اسے تکلے جیسا کر دیا

۴ چنانش در انداخت ضعف جسد — کہ مے برد بر کمتریناں حسد

جسمانی کمزوری نے اس کو ایسا گرا دیا — کہ گھٹیا لوگوں پر اس کو رشک آتا تھا

۵ کہ شاہ ارچہ برعرصہ نام آورست — چو ضعف آمد از بیذقے کمترست

کہ شطرنج کا بادشاہ اگرچہ بساط پر نامور ہے — جب کمزوری آجاتی تو پیادے سے بھی کم ہے

۶ ندیمے زمین ملک بوسہ داد — کہ عمر خداوند جاوید باد

ایک مصاحب نے بادشاہ کی زمین چومی — کہ صاحب کی عمر ہمیشہ رہے

۷ دریں شہر مردے مبارک دمست — کہ در پارسائی چو او کمترست

کہ اس شہر میں ایک مبارک دم آدمی ہے — جس کی مثل پارسائی میں بہت کم ہے

۸ نبردند پیشش مہمات کس — کہ مقصود حاصل نشد در نفس

لوگ اس کے سامنے اپنی مشکلات نہیں لے گئے — کہ مقصود فی الفور حاصل نہ ہوا ہو

۹ نرفتست ہرگز بروناصواب — دل روشن و دعوتش مستجاب

اس سے کبھی نامناسب بات نہیں ہوئی — اس کا دل روشن اور دعائیں قبول ہیں

۱۰ بخواں تا بخواند دعائے بریں — کہ رحمت رسد ز آسماں بر زمیں

اسے بلاؤ کہ وہ اس پر کوئی کلام پڑھے — تاکہ آسمان سے رحمت زمین کو پہنچے

۱۱ بفرمود تا مہتران خدم — بخواندند پیر مبارک قدم

اس نے حکم دیا کہ خدام کے جمع داروں نے — مبارک قدم بزرگ کو بلا لیا

۱. ہو جو ہوئے غرض اپنی چون مثل داروئے تلخ کڑوی دوا دفع مرض بیماری دور کرنے کے لئے

۲. یکے را ایک کی کنند کرتے ہیں ملوک جمع ملک بادشاہ رشتہ نارُوے کی بیماری جس میں جسم سے دھاگے کی طرح ریشے سے نکلنے لگتے ہیں۔ کردش کیا اس کو دوک تکلہ

۴. چنانش اس کو ایسا در انداخت ڈال دیا ضعف جسد جسم کی کمزوری مے برد لے جاتا تھا کمترنیاں کمینے لوگ جو صحتمند تھے حسد مراد رشک

۵. شاہ شطرنج کا ایک مہرہ ارچہ اگرچہ عرصہ میدان مراد بساط شطرنج نام آور مشہور ست ہے ضعف کمزوری آمد آئی بیذق شطرنج کا پیادہ کمتر گھٹیا۔

۶. ندیمے ایک ہمنشیں ملک بادشاہ بوسہ داد چوما اس نے عمر خداوند بادشاہ کی عمر جاوید باد ہمیشہ رہے۔

۷. دریں اس میں مردے ایک مرد مبارک دست مبارک دم والا ہے در پارسائی پرہیزگاری میں اس کی مثل کمتر بہت کم

۸. نبردند نہیں لے گئے پیشش اس کے سامنے مہمات مشکلات کس شخص مراد لوگ نشد نہیں ہوا در نفس دم بھر میں

۹. نرفتست نہیں ہوا۔ برو اس سے ناصواب نامناسب کام دل روشن صاف دل والا دعوتش اسکی دعا

۱۰. بخواں بلا تا تاکہ بخواند پڑھے دعائے کوئی دعا بریں اس پر رسد پہنچے

۱۱. بفرمود اس نے حکم دیا تا یہاں تک کہ مہتراں بڑے لوگ خدم جمع خدم بخواندند انھوں نے بلایا پیر بزرگ مبارک قدم مبارک قدموں والا۔

تشریح: (۱) بے غرض نصیحت بظاہر کڑوی ہوتی ہے لیکن اس کا انجام خوشگوار ہوتا ہے

(۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظالم جب تک ظلم نہیں چھوڑ دیتا اس کے حق میں بزرگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

(۳) کسی بادشاہ کو نارُوے کی بیماری تھی جس نے اسے تکلے کی طرح دبلا کر دیا تھا (۴) بیماری نے اس کو اتنا لاچار کر دیا تھا کہ گھٹیا قسم کے مگر صحتمند لوگوں کو دیکھ کر اسے رشک آتا تھا کہ کاش میں ان جیسا ہوتا۔

(۵) وہ اگرچہ بادشاہ تھا مگر بیماری اور معذوری کی وجہ سے اس کی حیثیت شطرنج کے پیادے جیسی ہوگئی تھی۔ بلکہ اس سے بھی کم (۶، ۷، ۸) کسی نے اس کو مطلع کیا کہ اس شہر میں ایک بزرگ دم درود کرتا ہے جس کی دعا میں اللہ پاک نے شفا رکھی ہے اسی سے علاج کروا کے دیکھو کیونکہ اکثر اس کی دعا سے نفع ہو جاتا ہے اور لوگ بامراد واپس آتے ہیں۔ (۱۰) آسمان سے مراد اللہ تعالیٰ اور زمین سے مراد بادشاہ یعنی ہو سکتا ہے خداوند تعالیٰ اسی کے ہاتھ سے آپکو شفا کر دے۔ (۱۱) بادشاہ نے فرمایا تو خدام جا کر اس بابرکت شخص کو بلا لائے۔

Scanned by CamScanner

۱	بگفتا دعائے کن اے ہوشمند اس نے کہا اے ہوشمند دعا فرمایئے	کہ در رشتہ چوں سوزنم پائے بند کہ دھاگے کی بیماری میں میں سوئی کی طرح پابند ہوں
۲	شنید ایں سخن پیر خم بودہ پشت جھکی کمر والے بزرگ نے یہ بات سنی تو	بہ تندی بر آورد بانگِ درشت درشتی سے سخت ڈانٹ پلائی
۳	کہ حق مہربان ست بر دادگر کہ حق تعالیٰ تو انصاف کرنے والے پر	ببخشا و بخشائش حق نگر مہربان ہے تو بھی بخشش کر اور حق تعالیٰ کی بخشش دیکھ
۴	دعائے منت کے شود سودمند میری دعا تیرے لئے کب نفع مند ہو سکتی ہے	اسیران مظلوم در چاہ و بند جبکہ مظلوم قیدی کنویں اور جیل میں ہیں
۵	تو ناکردہ بر خلق بخشائشے تو نے جو مخلوق پر کبھی بخشش نہیں کی	کجا بینی از دولت آسائشے تو کہاں دولت سے آرام دیکھے
۶	ببایست عذرِ خطا خواستن پہلے تو خطا کی عذر خواہی چاہیئے	پس از شیخ صالح دعا خواستن پھر نیک شیخ سے دعا کروانی
۷	کجا دست گیرد دعائے ویت اس کی دعا تیری دستگیری کہاں کرے	دعائے ستمدیدگاں در پیت جبکہ مظلوموں کی بد دعائیں تیرے پیچھے لگی ہوئی ہیں
۸	شنید ایں سخن شہریارِ عجم عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی تو	ز خشم و خجالت بر آمد بہم غصے اور شرم سے بھر آیا
۹	برنجید و پس با دلِ خویش گفت رنجیدہ ہوا پھر اس نے اپنے دل سے کہا	چہ رنجم حق ست ایں چہ درویش گفت میں کیا رنج کروں سچ ہی تو ہے جو درویش نے کہا
۱۰	بفرمود تا ہر کہ در بند بود اس نے حکم دیا تو جو کوئی بھی قید میں تھا	بفرمانش آزاد کردند زود اس کے حکم سے فی الفور آزاد کر دیا

۱۔ بگفتا اس نے کہا کن کر در رشتہ رشتہ کی بیماری میں چوں مثل سوزنم سوئی کی طرح ہوں میں پابند
۲۔ شنید سنی اس نے سخن بات پیر بزرگ خم بودہ جھکی ہوئی پشت کمر بہ تندی تیزی سے بر آورد نکالی بانگِ درشت سخت آواز
۳۔ دادگر انصاف کرنے والا ببخشا و بخشش کر بخشائش جمع بخشش نگر دیکھ
۴۔ دعائے منت میری دعا تجھ کو کے کب شود ہووے سودمند نفع دینے والی اسیراں جمع قیدی چاہ کنواں جس میں سزا دیتے تھے بند قید
۵۔ ناکردہ نہ کیے ہوئے خلق مخلوق بخشائشے کوئی بخشش کجا کہاں بینی دیکھے تو آسائشے کوئی آرام
۶۔ ببایست چاہیئے عذر خطا گناہ کی توبہ خواستن چاہنا پس پیچھے شیخ صالح نیک بزرگ
۷۔ کجا کہاں دست ہاتھ گیرد پکڑے دعائے ویت اس کی دعا تجھکو ستمدیدگان ظلم دیکھے ہوئے یعنی مظلوم پیت ترے پیچھے
۸۔ شنید سنی سخن بات شہریار بادشاہ عجم ایران خشم غصہ خجالت شرمندگی بر آمد بھر آیا بہم غصہ سے
۹۔ برنجید رنجیدہ ہوا با دلِ خویش اپنے دل سے گفت اس نے کہا چہ رنجم کیا رنج ہوتا ہوں میں حق ست سچ ہے ایں چہ یہ جو کچھ گفت اس نے کہا ۱۰۔ بفرمود اس نے حکم دیا ہر کہ جو کوئی در بند قید میں بود تھا بفرمانش اس کے حکم سے کردند کرایا انہوں نے زود جلدی

تشریح : (۱) جس طرح دھاگہ سوئی کو پابند کر دیتا ہے اسی طرح اس بیماری نے مجھکو معذور کر کے بٹھا دیا ہے اس لئے دعا کی درخواست ہے (۲ - ۳) بادشاہ چونکہ ظالم تھا اس لئے بزرگ اس کی درخواست دعا سن کر غضبناک ہو گیا کہ تو رحمتِ حق کا خواہاں ہے جو دوسروں پر ظلم کے پہاڑ توڑتا ہے تو اپنا رویہ تبدیل کر ظلم چھوڑ کر عدل اختیار کر پھر خدا کی بخششوں کا نظارہ کر جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ارحموا ترحموا یعنی رحم کرو رحم پاؤ (۴) یعنی جب تک بے گناہ مظلوموں کو تو قید سے رہائی نہیں دیتا میری دعائیں تیرے لئے کارگر نہیں ہو سکتیں (۵) جوا پنی دولت سے مخلوق کو فائدہ نہیں پہنچاتا اس کی دولت اسے بھی آرام نہیں دے سکتی (۶ ، ۷) یعنی ظالم جب تک ظلم سے توبہ نہیں کر لیتا بزرگوں کی دعائیں اس کو نفع نہیں دے سکتیں کیونکہ مظلوموں کی بددعائیں اس کے پیچھے لگی ہوتی ہیں جو اس کے حق میں اچھی دعاؤں کو قبول نہیں ہونے دیتیں (۸) اس واشگاف حق سے بادشاہ کو ذرا غصہ آیا لیکن فوراً ہی سنبھل گیا (۹) سوچ کر دیکھا تو درویش کی باتوں کی سچائی اور اپنا قصور سمجھ میں آگیا (۱۰) تمام قیدیوں کی رہائی کے آرڈر کر دیئے تاکہ قبولیتِ دعا میں جو رکاوٹ ہے دور ہو جائے

۱ جہاں دیدہ بعد از دو رکعت نماز — برآورد بر آورد دست نیاز
تجربہ کار بزرگ نے دو رکعت نماز کے بعد — خدا کے سامنے دعا کے ہاتھ پھیلا دیئے

۲ کہ اے بر فرازندۂ آسماں — بجنگش گرفتی بصلحش بماں
کہ اے آسمان کے بلند کرنے والے — تو نے اسکو جنگ میں پکڑا تھا صلح سے چھوڑ دے

۳ ولی ہمچناں بر دعا داشت دست — کہ رنجور افتادہ بر پائے جست
(ابھی تک) ولی کے ہاتھ بدستور دعا میں تھے — کہ گرا ہوا بیمار پاؤں پر کھڑا ہو گیا

۴ تو گفتی ز شادی بخواہد پرید — چو طاؤس چوں رشتہ بر پا ندید
تو کہے کہ خوشی سے اڑ جائے گا — مور کی طرح جب پاؤں میں رسی نہ دیکھے

۵ بفرمود گنجینۂ گوہرش — فشاندند در پاؤ زیر سرش
اس نے حکم دیا تو انھوں نے موتیوں کا — خزانہ اسکے سر اور پاؤں پر نچھاور کر دیا

۶ حق از بہر باطل نشاید نہفت — ازاں جملہ دامن بفشاند و گفت
باطل کے واسطے حق کو نہ چھپانا چاہیئے — اس نے ان تمام چیزوں سے دامن جھاڑا اور کہا

۷ مرو بر سر رشتہ بار دگر — مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
نارو کی بنیاد کی طرف پھر نہ جانا — خدانخواستہ نارو پھر ہو جائے

۸ چو بارے فتادی نگہ دار پا — کہ یک بار دیگر بلغزد ز جا
جب ایک بار تو گر چکا تو اب پاؤں کو سنبھال — کیونکہ دوبارہ بھی جگہ سے پھسل سکتا ہے

۹ ز سعدی شنو کیں سخن راستست — نہ ہر بارے افتادہ برخاستست
سعدی سے سن کہ یہ بات سچی ہے — گرا ہوا ہر دفعہ نہیں اٹھتا

۱۔ جہاں دیدہ جہان کو دیکھے ہوئے یعنی تجربہ کار بعد از دو رکعت نماز نماز کی دو رکعت کے بعد۔ برآورد اللہ کے سامنے برآورد نکالے دست نیاز عاجزی کے ہاتھ۔

۲۔ بر فرازندہ بلند کرنے والا بجنگش جنگ میں اس کو گرفتی پکڑا تو نے بصلحش صلح کے ساتھ اس کو بماں چھوڑ دے۔

۳۔ ولی خدا کا دوست ہمچناں ویسے ہی داشت رکھا اس نے دست ہاتھ رنجور بیمار مراد بادشاہ افتادہ پڑا ہوا بر پائے پاؤں پر جست کود پڑا۔

۴۔ گفتی تو نے کہا ز شادی خوشی سے بخواہد پرید اڑ جائے گا۔ چو طاؤس مور کی طرح رشتہ دھاگا بر پا ست پاؤں پہ ندید نہ دیکھا۔

۵۔ بفرمود اس نے حکم دیا گنجینہ خزانہ گوہرش اس کے موتیوں کا فشاندند۔ انھوں نے نچھاور کیا۔ در پاؤ پاؤں میں بر سرش اس کے سر پہ۔

۶۔ از بہر باطل باطل کے واسطے نشاید نہفت نہیں چھپانا چاہیئے ازاں جملہ ان تمام سے بفشاند اس نے جھاڑا گفت اس نے کہا۔

۷۔ سر رشتہ رشتہ کی جڑ پر یعنی نارو ہونے کے سبب پر بار دگر دوبارہ مبادا مت ہو وے۔ دیگر دوبارہ کند کرے رشتہ سر نارو اسر نکالے۔

۸۔ چو جب بارے ایک بار فتادی گر پڑا تو نگہ دار نگہ رکھ پا پاؤں کو بلغزد پھسل سکتا ہے ز جا جگہ سے۔

۹۔ بشنو سن کیں کہ یہ سخن بات درست سچ ہے نہ ہر بارے ہر دفعہ نہیں افتادہ گرا ہوا برخاستست اٹھا ہے۔

گفتار

باب ۱۰

تشریح: (۱) اس بزرگ نے اول دو رکعت نماز پڑھی پھر اس کے لئے دعا مانگی (۲) جنگ میں اس کو پکڑنے کا مطلب ہے کہ پہلے وہ تیری مخلوق پر ظلم کر کے تیرے ساتھ جنگ کرتا تھا۔ صلح سے اس کو چھوڑ دے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس نے ظلم سے توبہ کر کے تیرے ساتھ مصالحت کر لی ہے۔ لہٰذا تو بھی اسے معاف کر دے۔ (۳) ابھی بزرگ نے دعا کے ہاتھ منہ پہ نہ پھیرے تھے کہ بادشاہ کو صحت ہو گئی اور وہ اٹھ کر پاؤں پر کھڑا ہو گیا (۴) اس کو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر وہ مور ہوتا تو پاؤں میں دھاگا نہ دیکھ کر اڑ ہی جاتا۔ رشتہ کا لفظ دو معنی ہے اس سے بادشاہ کی نسبت وہ نارو اور مور کی بہ نسبت دھاگا یا ڈور مراد ہے (۵) بادشاہ نے خوش ہو کر حکم دیا کہ بزرگ کے اوپر روپیہ پیسہ نچھاور کرو چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی (۶) بزرگ نے روپیہ پیسہ کے لئے حق کو چھپانا مناسب نہ سمجھا دامن جھٹک کر بولا (۷) بادشاہ کان کھول کر سن لے تجھے یہ بیماری ظلم و ستم کی وجہ سے لگی تھی یہ گناہ نا سمام پھر نہ کرنا ورنہ نارو پھر لوٹ آئے گا۔ (۸) عقل مند وہ ہے جو کسی جگہ سے ایک دفعہ پھسلنے کے بعد دوبارہ ادھر کا رخ نہ کرے۔ لہٰذا تجھے بھی اگر عقل ہے تو دوبارہ ظلم نہ کرنا (۹) سعدی کی یہ بات بھی پلے باندھ لے کہ کوئی بار بار گرنے والا ہر دفعہ نہیں اٹھا کرتا کیونکہ بسا اوقات پاؤں یا ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے تو وہ اٹھنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ اسی طرح تیرے دوبارہ ظلم کی وجہ سے اگر نارو پھر ہو گیا تو ضروری نہیں کہ بزرگ کی دعا سے پھر دور ہو جائے (۱۰) اس حکایت کا مقصد ہے کہ دنیا بے وفا اور انتہائی ناقابل اعتبار ہے۔ اس سے فائدہ وہی شخص اٹھاتا ہے جو اسے مخلوق خدا کی صلاح و فلاح میں خرچ کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

جہان اے پسر ملک جاوید نیست اے لڑکے یہ جہاں دائمی وطن نہیں ہے	١	ز دنیا وفاداری امید نیست دنیا سے وفاداری کی امید نہیں ہے
نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام صبح اور شام ہوا پر نہیں چلتا تھا	٢	سریر سلیمان علیہ السلام سلیمان علیہ السلام کا تخت
باآخر ندیدی کہ برباد رفت نہیں دیکھا تو نے کہ آخر برباد ہو گیا	٣	خنک آنکہ با دانش و داد رفت وہ شخص مبارک ہے جو سمجھ اور انصاف کے ساتھ گیا
کسے زیں میاں گوئے دولت ربود ان (بادشاہوں) میں سے دولت کی گیند وہ لے گیا	٤	کہ در بند آسائش خلق بود جو مخلوق کے آرام کی فکر میں رہا تھا
بکار آمد آنہا کہ برداشتند وہی کام آیا جو اٹھا لے گئے	٥	نہ گرد آوریدند و بگذاشتند نہ جو جمع کیا اور چھوڑ گئے

حکایت ٦
کہانی

شنیدم کہ در مصر میر اجل میں نے سنا کہ مصر میں ایک بڑا سردار تھا	٧	سپہ تاخت بر روزگارش اجل اس کی عمر پر موت نے لشکر دوڑا دیا
جمالش برفت از رخ دل فروز اس کے دل فروز چہرے سے حسن چلا گیا	٨	چو خور زرد شد پس نماند ز روز سورج کی طرح زرد ہو گیا پھر دن کا کچھ نہ رہا
گزیدند فرزانگان دست فوت دانشمندوں نے افسوس کے ہاتھ کاٹے	٩	کہ در طب ندیدند دارئے موت کیونکہ طب میں موت کی دوا نہ دیکھی
ہمہ تخت و ملکے پذیرد زوال سب تخت و ملک زوال پذیر ہیں	١٠	بجز ملک فرماندہ لایزال خدائے لایزال کے ملک کے سوا

١١۔ پسر لڑکا ملک جاوید ہمیشہ کا ملک نیست نہیں ہے۔
١٢۔ نہ رفتے کے اوپر مگنا ہے برباد ہوا پر رفتے چلا تھا سحرگاہ صبح سریر تخت۔
١٣۔ سلیمان علیہ السلام مشہور پیغمبر اور بادشاہ جن کی حکومت جنوں انسانوں اور پرندوں پر یکساں تھی ان کے تخت کو ہوا اڑا کر جہاں چاہتے لے جاتی تھی۔
١٤۔ ندیدی نہیں دیکھا تو نے برباد ضائع رفت چلا گیا۔ خنک مبارک آنکہ جو شخص کہ با دانش سمجھ کے ساتھ داد انصاف
١٥۔ کسے جو شخص کہ زیں میاں ان کے درمیان سے گوئے دولت دولت کی گیند یعنی حکومت کی کامیابی ربود لے گیا در بند فکر میں آسائش و آرام بود تھا۔
١٦۔ بکار کام میں آمد آیا آنہا کہ جو کچھ کہ برداشتند اٹھایا انھوں نے آوریدند جمع کیا انھوں نے و بگذاشتند چھوڑ گئے۔
١٧۔ شنیدم میں نے سنا مصر بر اعظم افریقہ کے شمال مشرق میں ایک ملک جس کا دارالحکومت قاہرہ ہے میر اجل بڑا سردار سپہ فوج تاخت دوڑائی بر روزگارش اس کی عمر پر اجل موت پر۔
٨۔ جمالش اس کا حسن برفت چلا گیا دل فروز دل کو روشن کرنے والا چو خور سورج کی طرح شد ہو گیا پس پھر نماند نہیں رہا ز روز دن سے
٩۔ گزیدند کاٹے انہوں نے فرزانگان جمع فرزانہ عقلمند دست فوت افسوس کے ہاتھ ندیدند نہیں دیکھا انہوں نے دارئے موت کی دوا
١٠۔ ہمہ تمام پذیرد قبول کرتا ہے زوال نقصان بجز سوائے فرماندہ حکم دینے والا مراد اللہ تعالیٰ لایزال جو ہمیشہ رہے گا۔

تشریح: (١) یعنی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا اس لئے اس سے دل نہ لگاؤ (٢، ٣) دیکھ لو حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا میں اڑتا تھا لیکن بالآخر نہ سلیمان رہے نہ ان کا تخت اس لئے وہ شخص بہت اچھا ہے جو اس نکتہ کو سمجھے کہ دنیا ناپائدار ہے اور جی لگانے کے قابل نہیں (٤) یعنی خدا کے نزدیک بادشاہی کا حق اسی نے ادا کیا جو ہمیشہ مخلوق کے راحت و آرام کی فکر میں رہا ہو (٥) جو لوگ مال کو خدا کی راہ میں لٹا کر آخرت میں اپنے ساتھ لے گئے درحقیقت مال انہی کے کام آیا اور جو جمع کر کر کے رکھتے رہے اور چھوڑ کر چلے گئے ان کے خاک کام آیا (٦) اس حکایت کا مقصد ہے کہ داد و دہش اور جود و کرم ہی عاقبت میں کام آتے ہیں جوڑ گن کے رکھا ہوا مال نہ دنیا میں کام آئے نہ آخرت میں (٧) حکومت کی ناپائداری پر اور حکایت سناتے ہیں کہ مصر کا ایک بادشاہ مرنے لگا (٨) اس کا حسن و جمال جاتا رہا اور چہرہ سورج کی طرح زرد پڑ گیا (٩) اس کے وارثوں نے لاکھ جتن کئے کہ وہ مرنے سے بچ جائے مگر طب میں موت کا دارو ہی نہ تھا (١٠) خدائے واحد و لایزال کے ملک کے سوائے کسی اور کے ملک یا تخت کو دوام نہیں۔

١ چوں نزدیک شد روزِ عمرش بشب　　شنیدند مے گفت در زیرِ لب
جب اس کی عمر کا دن رات کے قریب ہوا　　لوگوں نے سنا وہ زیرِ لب کہہ رہا تھا

٢ کہ در مصر چوں من عزیزے نہ بود　　چوں حاصل ہمیں بود چیزے نبود
کہ مصر میں میرے جیسا عزیز (وزیر) نہیں ہوا　　لیکن جب حاصل یہی ہے تو کچھ بھی نہ تھا

٣ جہاں گرد کردم نخوردم برش　　برفتم چوں بے چارگاں از سرش
میں نے دنیا جمع کی پر اس کا پھل نہ کھایا　　بیچاروں کی طرح اس سے جانا پڑا

٤ پسندیدہ رائے کہ بخشید و خورد　　جہاں از پئے خویشتن گرد کرد
بہتر رائے والا وہی ہے جس نے بخشا بھی اور کھایا بھی　　دنیا اپنی ذات کے واسطے جمع کی

٥ دریں کوش تا با تو ماند مقیم　　کہ ہرچہ از تو ماند دریغست و بیم
اس کی کوشش کر کہ وہ تیرے پاس مقیم ہو جائے　　کیونکہ جو تجھ سے بچ رہا وہ افسوس اور خطرہ ہے

٦ کند خواجہ بر بسترِ جاں گداز　　یکے دست کوتاہ و دیگر دراز
آقا جان کنی کے بستر پر کرتا ہے　　ایک ہاتھ چھوٹا اور دوسرا لمبا

٧ دراں دم ترا مے نماید بدست　　کہ دہشت زبانش زگفتن ببست
اس وقت تجھ کو ہاتھ سے دکھاتا ہے　　جب کہ دہشت نے اس کی زبان بولنے سے روک دی

٨ کہ دستے بجود و کرم کن دراز　　دگر دست کوتاہ کن از ظلم و آز
کہ ایک ہاتھ بخشش اور سخاوت میں لمبا کر　　اور دوسرا ظلم و حرص سے چھوٹا!

٩ کنونت کہ دستست خارے بکن　　دگر کے برآری تو دست از کفن
اب کہ تیرا ہاتھ (کھلا) ہے کوئی کانٹا نکال لے　　پھر کہاں کفن سے ہاتھ نکالے گا!

١٠ بتابد بسے ماہ و پروین و ہور　　کہ سر برنداری ز بالینِ گور
مدتوں تک چاند ستارے اور سورج چمکتے رہیں گے　　لیکن تو قبر کے تکیے سے سر نہیں اٹھائے گا

١۔ چوں جب شد ہو گیا روزِ عمرش اس کی عمر کا دن بشب رات کے شنیدند انھوں نے سنا مے گفت کہتا تھا در زیرِ لب لبوں کے نیچے یعنی آہستہ
٢۔ مصر شمال مشرقی افریقہ کا ایک ترقی یافتہ ملک چوں من میرے جیسا عزیزے کوئی عزیز یعنی وزیر نہ بود نہ تھا ہمیں یہی چیزے کوئی چیز
٣۔ گرد کردم میں نے جمع کیا نخوردم نہیں کھایا میں نے برش اس کا پھل برفتم چلا گیا میں چوں بیچارگاں بیچاروں کی طرح از سرش اس کے سر سے
٤۔ پسندیدہ رائے اچھی رائے والا بخشید اس نے بخشا خورد اس نے کھایا از پئے واسطے خویشتن اپنے گرد کرد جمع کیا۔
٥۔ دریں اس میں کوش کوشش کر تا تاکہ با تو تیرے ساتھ ماند رہے مقیم قائم ہرچہ از تو جو کچھ تجھ سے ماند رہے گا دریغ افسوس ہے بیم خوف
٦۔ کند کرتا ہے خواجہ سردار جاں گداز جان پگھلانے والا یکے دست ایک ہاتھ کوتاہ چھوٹا دیگر دوسرا دراز لمبا
٧۔ دراں دم اس وقت ترا تجھ کو مے نماید دکھاتا ہے بدست ہاتھ سے دہشت خوف زگفتن بولنے سے ببست بند کر دی۔
٨۔ دستے ایک ہاتھ بجود سخاوت کے ساتھ کرم بخشش کن کر کوتاہ کن چھوٹا کر آز حرص
٩۔ کنونت اب جب کہ تجھ کو دست است ہاتھ ہے خارے کوئی کانٹا بکن نکال لے دگر پھر کے کب برآری نکالے گا تو
١٠۔ بتابد چمکے گا بسے بہت مدت تک ماہ چاند پروین ستاروں کا جھنڈ ہور سورج برنداری اٹھا نہیں سکے گا تو بالین وہ اینٹ جو میت کے سر کے نیچے بطورِ تکیہ رکھی جاتی ہے۔

تشریح : (١) یعنی مرتے وقت آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا (٢) میں مصر کا سب سے کامیاب وزیر تھا۔ لیکن اگر وزارت کا انجام بھی موت ہی ہے تو گویا کچھ بھی نہ تھا (٣) میں دولت جمع کرنے میں لگا رہا اس کا استعمال کرنا بھی نصیب نہ ہوا حتیٰ کہ آج فقیروں کی طرح خالی ہاتھ جا رہا ہوں (٤) صائب الرائے وہ شخص ہے جو دولت سے خود بھی نفع اٹھائے اور دوسروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچائے (٥) یعنی اپنی دولت کو صدقہ جاریہ میں لگا جانا چاہیئے وہ آخرت میں بھی ساتھ دیتی ہے ورنہ تو افسوس اور حساب کتاب کے خوف کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا (٦، ٧، ٨) جان کنی کے وقت میت کے ہاتھ کبھی سکڑتے اور کبھی کھلتے ہیں تو گویا وہ زبانِ حال سے کہتا ہے کہ سخاوت کرو اور ظلم و حرص سے باز رہو (٩) ابھی تو موقع ہے سخاوت کر لو ورنہ کفن سے ہاتھ نکال کے سخاوت کرنا بالکل محال ہے (١٠) یعنی مرنے کے بعد ہزار ہا سال کارخانۂ قدرت اسی طرح چلتا رہے گا۔ مگر تجھے قبر سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

حکایت

کہانی

۲ قزل ارسلاں قلعۂ سخت داشت — کہ گردن بہ الوند برمے فراشت

بادشاہ قزل ارسلان ایک مضبوط قلعے کا مالک تھا — جو گردن الوند پہاڑ سے بھی اونچی رکھتا تھا

۳ نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بہ ہیچ — چوں زلف عروساں رہش پیچ پیچ

نہ اس کو کسی کا ڈر تھا نہ کسی کی ضرورت — اس کا راستہ دلہنوں کی زلف کی طرح پیچ در پیچ تھا

۴ چناں نادر افتاد در روضۂ — کہ بر لاجوردی طبق بیضۂ

وہ باغ میں ایسا اچھوتا واقع ہوا تھا — جیسے سبز طباق میں انڈا

۵ شنیدم کہ مردے مبارک حضور — بنزدیک شاہ آمد از راہ دور

میں نے سنا کہ ایک بابرکت صحبت والا آدمی — دور کی راہوں سے بادشاہ کے پاس آیا

۶ حقائق شناسے جہاندیدۂ — ہنرمندے آفاق گردیدۂ

حقیقتوں کو پہچاننے والا جہان دیکھے ہوئے — ہنرمند دنیا بھر میں گھوما ہوا

۷ بزرگے زباں آورے کارداں — حکیمے سخن گوئے بسیار داں

وہ بزرگ بہت چالاک اور تجربہ کار تھا — سمجھدار سخن گوئی اور بہت جاننے والا تھا

۸ قزل گفت چندیں کہ گردیدۂ — چنیں جائے محکم کجا دیدۂ

قزل ارسلان نے اس سے کہا کہ تو دنیا میں اتنا پھرا — کیا کوئی ایسی مضبوط جگہ تو نے اور بھی دیکھی ہے

۹ بخندید کیں قلعہ خرم است — ولیکن نہ پندارمش محکم ست

ہنس کر کہنے لگا کہ یہ قلعہ تو بڑا مبارک ہے — لیکن میں اس کو مضبوط نہیں سمجھتا

۱۰ نہ پیش از تو گردن کشاں داشتند — دمے چند بودند و بگذاشتند

کیا تجھ سے پہلے متکبر (بادشاہ) نہیں رکھتے تھے — چند ساعت رہے اور چھوڑ گئے

۱۱ نہ بعد از تو شاہان دیگر برند — درخت امید ترا برخورند

تیرے بعد دوسرے بادشاہ نہیں لے لیں گے — تیری امیدوں کے درخت کا پھل کھائیں گے

۱۲ زدوران و ملک پدر یاد کن — دل از بند اندیشہ آزاد کن

باپ کے ملک اور دور کو یاد کر — دل کو فکروں سے آزاد کرلے

۲۔ قزل ارسلان ایران کے ایک بادشاہ کا نام۔ داشت رکھتا تھا الوند ہمدان کے قریب ایک پہاڑ کا نام برمے فراشت اونچی رکھتا تھا

۳۔ اندیشہ خوف از کس کسی سے بہ ہیچ کسی چیز کی چوں مثل عروساں جمع دلہن رہش اس کا راستہ پیچ در پیچ چکردار

۴۔ چناں ایسا نادر بے مثال افتاد واقع ہوا تھا روضۂ ایک باغ لاجوردی سبز رنگ کا پتھر طبق طباق بیضۂ انڈا

۵۔ شنیدم میں نے سنا مردے ایک مرد مبارک حضور بابرکت صحبت والا بنزدیک شاہ بادشاہ کے نزدیک آمد آیا راہ دور دور کی راہ سے

۶۔ حقائق شناسے حقیقتیں پہچاننے والا جہاندیدۂ جہان کو دیکھے ہوئے یعنی تجربہ کار آفاق گردیدۂ ایک جہان میں پھرا ہوا۔

۹۔ بخندید ہنس پڑا کیں مرکب کہ ایں کہ یہ خرم مبارک است ہے نہ پندارمش میں اس کو نہیں سمجھتا محکم مضبوط

۱۰۔ نہ۔ یہ داشتند کے اوپر لگتا ہے یعنی کیا نہیں رکھتے تھے پیش از تو تجھ سے پہلے گردن کشاں گردن کھینچنے والے یعنی متکبر بادشاہ دمے کوئی دم چند کتنے بودند رہے

۱۱۔ بعد از تو تیرے بعد شاہان دیگر دوسرے بادشاہ برند اس کے اوپر شروع والا نہ لگ کر نہیں لے جائیں گے درخت امید ترا تیری امید کے درخت برخورند پھل کھائیں گے۔

۱۲۔ دوراں زمانہ ملک پدر باپ کا ملک یاد کن یاد کر بند اندیشہ فکر کی قید۔

تشریح: (۱) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اہل نظر کے نزدیک دنیا کی قلعہ بندیاں ہیچ ہیں کیونکہ ان سے موت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

قزل ارسلان ایک بادشاہ جو ظہیر فاریابی کا ممدوح تھا۔ اس کا قلعہ اتنا بلند تھا جیسے کوہ الوند اور کوہ الوند بارہ کوس اونچا بتایا جاتا ہے (۲،۳) اس قلعہ پر کوئی دشمن حملہ آور نہیں ہو سکتا تھا ہر طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی کا محتاج نہ تھا راستے ایسے چکر دار تھے کہ کوئی اجنبی وہاں تک پہنچ نہ سکتا تھا (۴) وہ قلعہ باغ کی سرسبزی میں ایسے نظر آتا تھا جیسے کسی سبز طشتری میں انڈا رکھا ہوا ہو کیونکہ قلعہ بالکل سفید پتھروں سے بنا ہوا تھا (۵،۶،۷) بادشاہ کے پاس ایک سیاح آیا جو بڑا تجربہ کار ہنرمند حقیقت شناس تھا (۹) قلعے کو دیکھ کر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ قلعہ خوبصورت تو ہے پر مضبوط نہیں (۱۰،۱۱،۱۲) کیونکہ اگر یہ مضبوط ہوتا تو پہلے بادشاہوں کو موت سے بچا لیتا اور تیرے بعد اوروں کے قبضہ میں نہ جاتا۔ حالانکہ اس قلعے کے باوجود تجھے بھی موت آ جائے گی اور یہ تیرے بعد اوروں کے قبضہ میں چلا جائے گا جو تیری امیدوں اور آرمانوں سے کھیلیں گے۔ اپنے باپ ہی کو دیکھ لو حوادث زمانہ نے اس کو کس طرح پامال کیا۔

۱ چناں روزگارش بکنجے نشاند — کہ بر یک پشیزش تصرف نماند
اسے زمانے نے اسطرح کونے میں بٹھا دیا — کہ ایک پیسے پر بھی اس کا تصرف نہ رہا

۲ چوں نومید ماند از ہمہ چیز وکس — امیدش بفضل خدا ماند وبس
جب تمام چیزوں اور لوگوں سے نا امید ہوگیا — تو اس کی امید صرف خدا کے فضل پر رہ گئی

۳ بر مرد ہشیار دنیا خس است — کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است
ہشیار آدمی کے نزدیک دنیا کوڑے جیسی ہے — جو ہر گھڑی دوسرے شخص کی جگہ ہے

حکایت
کہانی

۵ چنیں گفت شوریدۂ در عجم — بکسریٰ کہ اے وارث ملک جم
ایران میں ایک مجذوب نے ایسے کہا — کسریٰ کو کہ اے ملک جمشید کے وارث

۶ اگر ملک بر جم بماندے وبخت — ترا چوں میسر شدے تاج وتخت
کہ اگر ملک اور نصیب جمشید کے پاس ہی رہتا — تجھے تاج وتخت کیسے حاصل ہوتے

۷ اگر گنج قاروں بدست آوری — نماند مگر آنچہ بخشی بری
اگر تو قارون کا خزانہ بھی حاصل کرلے — نہیں رہے گا مگر جو بخشش کرے گا لے جائیگا

حکایت
کہانی

۹ چوں الپ ارسلاں جاں بجاں بخش داد — پسر تاج شاہی بسر بر نہاد
جب الپ ارسلان نے جان عطا کرنیوالے کو جان دیدی — بیٹے نے تاج شاہی سر پر رکھا

۱۰ بتربت سپردندش از تاج گاہ — نہ جائے نشستن نہ آماج گاہ
اس کو تخت سے قبر کے سپرد کر دیا — جہاں نہ بیٹھنے کی جگہ نہ تیر اندازی کی

۱۔ چناں ایسے روزگارش زمانے نے اس کو بکنجے ایک کونے میں نشاند بٹھا دیا بر یکے پشیزش ایک پیسے پر اس کو تصرف استعمال نہ ماند نہ رہا

۲۔ نومید نا امید ماند رہ گیا ہمہ تمام کس انسان امیدش اس کی امید بفضل خدا خدا کی مہربانی پہ بس صرف

۳۔ مرد ہشیار عقلمند آدمی خس تنکا یا کوڑا کرکٹ ہر مدتے ہر گھڑی جائے دیگر کس دوسرے شخص کی جگہ

۴۔ چنیں ایسے گفت اس نے کہا شوریدۂ پریشان حواس والا

۶۔ در عجم ایران میں بکسریٰ کسریٰ ایران کے بادشاہوں کا لقب ہے جم جمشید کا مخفف ہے جو ایران کا ایک بادشاہ گزرا ہے۔

۷۔ بر جم جمشید کے پاس بماندے رہتا بخت نصیب ترا تجھکو چوں کیسے میسر حاصل شدے ہوتا

۸۔ گنج خزانہ قاروں موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ایک کنجوس مالدار بدست آوری ہاتھ میں لائے تو نماند نہیں رہے گا آنچہ جو کچھ کہ بخشی بخش دے تو بری لے جائے تو

۹۔ الپ ارسلان پیٹ بھرے شیر کو کہتے ہیں یہ ایک ایرانی بادشاہ کا نام ہے بجاں بخش جان بخشنے والے کو یعنی خدا کو داد دی اس نے پسر بیٹا بسر سر پر بر نہاد نہادا اس نے رکھا

۱۰۔ بتربت قبر کے سپردندش اس کو انھوں نے سپرد کر دیا نہ جائے نشستن نہ بیٹھنے کی جگہ آماجگاہ نشانہ بازی کی جگہ

تشریح: (۱) باپ بوڑھا ہونیکی وجہ سے یا بیٹے کے قبضہ کرلینے کی وجہ سے معطل ہوکر زندگی کے دن گن رہا تھا وہ اپنا گزارہ الاؤنس بھی بیٹے سے مانگ کر لینے پر مجبور تھا (۲) یعنی اس کی امیدیں اور آرزوئیں ایک ایک کرکے ختم ہوچکی تھیں اب اسے صرف خدا کی مہربانی پر بھروسہ رہ گیا تھا (۳) سعدیؒ کا مقولہ ہے کہ عقلمند کے نزدیک یہ دنیا کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ہے اور اتنی بے وفا ہے کہ ہر وقت کسی اور کی تاک میں رہتی ہے (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اپنے باپ دادوں کی موت کو یاد کرکے یہ یقین کرے کہ میں نے بھی ایک دن اسی طرح مرجانا اور مال ودولت چھوڑ جانا ہے (۶-۵) کسی مجذوب نے شاہ ایران کو نصیحت کی کہ جس طرح یہ ملک جمشید کو چھوڑ کر تیرے پاس آگیا ہے اسی طرح ایک دن تجھے بھی چھوڑ جائے گا (۷) اگر تو بے بہا خزانے بھی جمع کرلے تو تیرے ساتھ وہی جائے گا جو خدا کی راہ میں یا مخلوق کی بہتری میں صرف کرے گا باقی یہیں پڑا رہ جائے گا (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ دنیا کی مثال اس گویتے کی سی ہے جو ہر روز ایک نئے گھر میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے (۹) یعنی الپ ارسلان فوت ہوا تو اس کے بیٹے نے تاج وتخت سنبھالا۔ (۱۰) باپ کی میت کو تخت کی بجائے لیٹنے کے لئے تنگ سی قبر میسر ہوئی جس میں تیر اندازی کی گنجائش تو درکنار بیٹھنے کے لئے بھی جگہ نہ تھی۔

Scanned by CamScanner

۱ چنیں گفت دیوانۂ ہوشیار — چو دیدش پسر روزِ دیگر سوار
ایک ہوشیار دیوانے نے اس کو ایسے کہا — جب دوسرے دن اس کے بیٹے کو سوار دیکھا

۲ زہے ملک و دوراں سرِ در نشیب — پدر رفت و پائے پسر در رکیب
زوال پذیر زمانہ اور ملک کیا خوب ہے — کہ باپ گذرا ہی ہے اور بیٹے نے پاؤں رکاب میں ڈالا

۳ چنین ست گردیدنِ روزگار — سبک سیر و بدعہد و ناپایدار
زمانے کی گردش ایسے ہی ہے ! — تیز رفتار اور بدعہد کمزور ،

۴ چو دیرینہ روزے سر آورد عہد — جواں دولتے سر بر آرد ز مہد
جب کوئی بوڑھا اپنا زمانہ ختم کر لیتا ہے — تو جواں نصیب گود سے سر نکال لیتا ہے

۵ منہ بر جہاں دل کہ بیگانہ ایست — چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
جہاں سے دل نہ لگا کیونکہ یہ تو بیگانہ ہے — گویّے کی طرح ہر روز نئے گھر میں ہوتا ہے

۶ نہ لائق بود عیش با دلبرے — کہ ہر بامدادش بود شوہرے
ایسے دلبر سے عیش مناسب نہیں — جس کا ہر صبح نیا شوہر ہو

۷ نکوئی کن امسال چوں دِہ تراست — کہ سال دگر دیگرے دہ خداست
اس سال نیکی کرلے جب کہ دیہات تیرا ہے — کیونکہ آئندہ سال کوئی دوسرا دیہات کا مالک ہوگا

حکایت
کہانی

۹ شنیدم کہ از بادشاہان غور — گرفتے خر روستائی بزور
میں نے سنا کہ غور کے بادشاہوں میں سے ایک — دیہاتیوں کے گدھے زور سے پکڑ لیتا تھا

۱۰ خراں زیرِ بار گراں بے علف — بروزے دو مسکین شدندے تلف
گدھے بغیر چارہ کھائے بھاری بوجھ کے نیچے — مسکین دو دن میں ہلاک ہو جاتے

۱۔ چنیں ایسے گفت اس نے کہا چو دیدش جب اس نے اس کو دیکھا پسر بیٹا روزِ دیگر دوسرے دن
۲۔ زہے کیا ہی اچھا ہے دوراں زمانہ سر در نشیب سرپستی میں جانے والا مراد زوال پذیر پدر باپ رفت چلا گیا پائے پسر بیٹے کا پاؤں رکیب رکاب کا املا ہے
۳۔ گردیدن پھرنا روزگار زمانہ سبک سیر تیز چلنے والا بدعہد برے وعدے والا ناپایدار کمزور
۴۔ چوں جب دیرینہ روزے پرانے زمانے والا سر آورد آخر کو لے آیا عہد زمانہ جواں دولتے کوئی جوان نصیب والا سر بر آرد سر نکال لیتا ہے ز مہد گود یا پنگھوڑے سے
(۵) منہ مت رکھ ایست ہے مطرب گویا در خانہ ایک گھر میں ہے
۶۔ نہ لائق بود لائق نہ ہووے عیش زندگی با دلبرے ایسے دلبر کیسا تھ ہر بامدادش ہر صبح اس کو بود ہووے شوہرے ایک شوہر
۷۔ نکوئی نیکی کن کر امسال اس سال دِہ گاؤں تراست تیرا ہے سالِ دگر دوسرے سال دیگرے کوئی دوسرا دِہ خدا دیہات کا مالک
۹۔ شنیدم میں نے سنا بادشاہانِ غور غور کے بادشاہ افغانستان کا ایک شہر ہے ہندوستان کا غوری خاندان اسی کی طرف منسوب ہے گرفتے پکڑ لیتا خر روستائی دیہاتی کا گدھا
۱۰۔ خراں جمع گدھے زیرِ بار گراں بھاری بوجھ کے نیچے بے علف بغیر چارے کے بروزِ دو دو دنوں میں مسکین بے چارے شدندے ہو جاتے تلف ہلاک

تشریح : (۱، ۲) شہزادے کو شاہی گھوڑے پر سوار دیکھ کر مجذوب نے کہا کہ یہ حکومت کتنی بے مروت ہے ابھی باپ کو چلتا کیا ادھر بیٹے کے پاؤں بھی موت کے رکاب میں آگئے ہیں سر در نشیب سے مراد قبر اور فنا کی طرف جانے والا (۳) زمانے کا چلن ایسا ہی ہے کہ جلدی گذر جاتا ہے بدعہدی کرتا ہے اور پائدار نہیں ہے (۴) ادھر ایک بوڑھا مرتا ہے ادھر اس کا قائم مقام پیدا ہو جاتا ہے۔ (۵) یہ دنیا گوئیے کی طرح ہر روز نئے گھر میں جانا چاہتی ہے تو ایسی بے وفا سے دل کیا لگانا (۶) جو محبوب ایسا ہرجائی ہو کہ روزانہ شوہر تبدیل کرتا ہو اس کے ساتھ عیش و عشرت بے غیرتی ہے (۷) فی الحال تو تُو بادشاہ ہے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے خوب نیکی کرلے اگلے سال معلوم تیری جگہ کون بادشاہ ہو (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظلم قابلِ مذمت چیز ہے اور حق گوئی کا تقاضا ہے کہ ظالم کے منہ پر اس کی مذمت کر کے افضل الجہاد کا ثواب حاصل کرلے (۹) یعنی لوگوں کے جانور پکڑ کر ان سے بیگار لیتا تھا (۱۰) بیگار لینے کے بعد چونکہ دانے چارے کا انتظام نہیں کرتا تھا۔ اس لئے بیچارے گدھے بھوک اور سخت محنت کی وجہ سے ایک دو دن میں ہلاک ہو جاتے

Scanned by CamScanner

١ چوں منعم کند سفلہ را روزگار ٭ نہد بر دل تنگ درویش بار
جب زمانہ کمینے کو مالدار کر دے ٭ تو وہ درویش کے تنگ دل پر بوجھ ڈال دیتا ہے

٢ چوں بام بلندش بود خود پرست ٭ کند بول و خاشاک بر بام پست
جب خود پرست کا مکان اونچا ہو ٭ تو وہ کوڑا اور پیشاب نچلی چھت پہ کرتا ہے

٣ شنیدم کہ بارے بعزم شکار ٭ بروں رفت بیداد گر شہریار
میں نے سنا کہ ایک دفعہ شکار کے ارادے سے ٭ ظالم بادشاہ باہر چلا گیا

٤ پیاپے بدنبال صیدے براند ٭ شبش در گرفت از حشم دور ماند
ایک شکار کے پیچھے لگاتار گھوڑا دوڑایا ٭ تو اس کو رات نے آلیا اور نوکروں سے دور رہ گیا

٥ بہ تنہا ندانست روئی و رہے ٭ بینداخت ناکام شب در دہے
اکیلے کو راستے اور طرف کا پتہ نہ چلا ٭ ناچار ایک دیہات میں شب گزارنی کیلئے ڈیرا ڈال دیا

٦ خرے دید پوئندہ و کارگر ٭ توانا و زور آور و بار بر
اس نے ایک بھاگنے والا کام کا گدھا دیکھا ٭ طاقتور پُر زور اور بوجھ اٹھانے والا

٧ یکے مرد کرد استخوانے بدست ٭ چناں مے زدش کاستخوانے شکست
ایک کُرد کی شخص ہاتھ میں ہڈی لئے ہوئے ٭ اس کو ایسے مار رہا تھا جیسے ہڈی توڑ رہا ہو

٨ شہنشہ برآشفت و گفت اے جواں ٭ زحد رفت جورت بریں بے زباں
بادشاہ غصے میں آگیا اور کہنے لگا کہ اے جوان ٭ اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے گزر گیا

٩ چوں زور آوری خود نمائی مکن ٭ برافتادہ زور آزمائی مکن
اگر تو طاقت ور ہے تو خود نمائی نہ کر ٭ گرے ہوئے پر زور آزمائی مت کر

١٠ پسندش نیامد فرومایہ قول ٭ یکے بانگ بر بادشاہ زد بہول
اس کو گھٹیا بات پسند نہ آئی ٭ رعب سے بادشاہ کو ایک جھڑکی دی

١۔ چوں جب منعم مالدار کند کردے سفلہ کمینہ روزگار زمانہ نہد رکھتا ہے وہ دلِ تنگ درویش فقیر کا تنگدل بار بوجھ

٢۔ بامِ بلندش اس کا بلند مکان شِ ضمیر کا مرجع خود پرست ہے اور یہ اضمار قبل الذکر ہے بود ہو خود پرست خود بین مراد کمینہ کند کرتا ہے بول پیشاب خاشاک کوڑا بامِ پست نچلا مکان ٣۔ شنیدم میں نے سنا بارے ایک بار بعزمِ شکار شکار کے ارادے سے بروں رفت چلا گیا بیداد گر ظالم شہریار بادشاہ

٤۔ پیاپے لگاتار بدنبال صیدے ایک شکار کے پیچھے براند چلا یا یعنی گھوڑا شبش رات نے اس کو در گرفت آلیا یعنی رات پڑ گئی حشم نوکر چاکر دور ماند دُور رہ گیا

٥۔ بہ تنہا اکیلے نے ندانست اس نے نہ جانا روے طرف رہے کوئی راستہ بینداخت ڈال دیا ناکام مجبوراً شب رات در دہے ایک گاؤں میں

٦۔ خرے ایک گدھا دید دیکھا اس نے پوئندہ دوڑنے والا کارگر کام کرنے والا توانا طاقتور باربر بوجھ لے جانے والا

٧۔ یکے ایک مرد کرد کُرد قوم کا ایک مرد استخوانے ایک ہڈی بدست ہاتھ میں چناں ایسے مے زدش اس کو مارتا تھا کاستخوانے گویا کہ کوئی ہڈی شکست توڑ رہا ہے

٨۔ برآشفت غصہ میں آگیا گفت اس نے کہا زحد حد میں رفت گزر گیا جورت تیرا ظلم بریں اس پر

٩۔ زور آوری طاقت ور ہے تو خود نمائی اپنا آپ دکھانا یعنی مغروری مکن مت کر برافتادہ گرے ہوئے پر ١٠۔ پسندش اس کو پسند نیامد نہ آیا فرومایہ گھٹیا قول بات بانگ آواز زد ماری اس نے بہول رعب سے

تشریح (١) جب کمینہ آدمی مالدار اور صاحب اقتدار ہو جاتا ہے تو فقیروں اور ناداروں کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتا ہے (٢) کمینے لوگ دوسروں کو ذلیل سمجھتے ہوئے ان کی نیچی چھتوں پر پیشاب کیا کرتے ہیں (٣-٤) ظالم بادشاہ شکار کھیلنے کے لئے جنگل میں گیا اور گھوڑے کو تیز دوڑاتا ہوا لشکر سے بہت آگے نکل گیا جہاں اُسے رات پڑ گئی (٥) وہاں اسے راستہ سجھائی نہ دیا تو رات ایک گاؤں میں بسر کرنے کے لئے ڈیرہ ڈال دیا (٦-٧) اس نے دیکھا کہ ایک موٹا تازہ گدھا ہے جسے ایک کُرد بڑی ساری ہڈی سے مارتا چلا جا رہا ہے جیسے اس میں جان ہی نہ ہو۔ (٨-٩) بادشاہ کو دیکھ کر غصہ آگیا کہ یہ شخص بڑی بے رحمی سے اسے مار رہا ہے ناچار بول پڑا کہ جوان تو نے ظلم کی حد کر دی ہے اگر خدا نے تجھے طاقتور بنایا ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ بے زبانوں کو تباہ کرتا پھرے (١٠) اسے بادشاہ کی بات بُری لگی اور ڈانٹ کر کہنے لگا۔

۱ گرفتم نہ بے ہودہ ایں کار پیش — بر و چوں ندانی پس کار خویش
میں نے یہ کام بے فائدہ اختیار نہیں کیا — تو اگر نہیں جانتا تو اپنے کام کے پیچھے چلا جا

۲ بسا کس کہ پیش تو معذور نیست — چو وا بینی از مصلحت دور نیست
بہت لوگ تیرے نزدیک معذور نہیں ہیں — جب (ان کا معاملہ) کھول کر دیکھے تو مصلحت سے دور نہیں

۳ ملک را درشت آمد از وے خطاب — بگفتا بیا تا چہ بینی صواب
بادشاہ کو اس کا جواب ناگوار گزرا — اس نے کہا اچھا بتلا تو کیا مصلحت دیکھتا ہے

۴ کہ پندارم از عقل بیگانہ — نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
کیونکہ میں تو تجھے عقل سے کورا سمجھتا ہوں — تو مست نہیں بلکہ دیوانہ ہے

۵ بخندید کائے ترک ناداں خموش — مگر حال خضرت نیامد بگوش
وہ ہنس پڑا کہ اے نادان ترک چپ رہ — شاید حضرت خضر کا حال تیرے کانوں تک نہیں پہنچا

۶ نہ دیوانہ خواند کس ورا نہ مست — چرا کشتی ناتواناں شکست
اس کو نہ کسی نے دیوانہ کہا اور نہ مست — اس نے کیوں غریبوں کی کشتی توڑ دی تھی

۷ جہاں جوی گفت اے ستمگار مرد — چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد
بادشاہ نے کہا کہ اے ظالم مرد! — تو کیا جانے کہ خضر نے وہ کس واسطے کیا تھا

۸ دراں بحر مرد جفا پیشہ بود — کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
اس سمندر میں ایک ظالم شخص تھا — جس سے لوگوں کے دل غم کے سمندر بنے ہوئے تھے

۹ جزائر ز کردار او پر خروش — جہانے ز دستش چوں دریا بجوش
جزیرے اس کی کرتوتوں سے چیخ و پکار میں — جہان اس کے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں

۱۰ پس آں راز بہر مصالح شکست — کہ سالار ظالم نگیرد بدست
پس اس کو مصلحت کے واسطے توڑا تھا — تاکہ ظالم سردار نہ لے سکے

۱۔ گرفتم میں نے مانا ہے بے ہودہ بے سبب یا بے وجہ ایں کار یہ کام پیش سامنے برو تو جا چوں جب ندانی نہیں جانتا تو پس کار خویش اپنے کام کے پیچھے
۲۔ بسا کس بہت سے لوگ پیش تو تیرے سامنے نیست نہیں ہے وا بینی غور سے دیکھے تو مصلحت پوشیدہ خوب ہے
۳۔ ملک بادشاہ درشت سخت آمد آیا از وے اس سے خطاب گفتگو بگفتا اس نے کہا بیا آ یہاں بمعنی لا تا چہ تاکہ کیا بینی دیکھتا ہے تو صواب درست
۴۔ پندارم میں سمجھتا ہوں بیگانہ کورا ہے تو نہ مستی مست نہیں ہے تو کہ بلکہ دیوانہ دیوانہ ہے تو
۵۔ بخندید ہنس پڑا کائے کہ اے ترک ناداں نادان سپاہی مراد بادشاہ مگر شاید حال حضرت خضر علیہ السلام کا حال نیامد بگوش کے ساتھ لگتی ہے یعنی تیرے کان میں نیامد نہیں آیا۔
۶۔ خواند کہا اس نے کس اور اکسی نے اس کو چرا کیوں ناتواناں کمزور اور غریب شکست توڑی اس نے
۷۔ جہاں جوئے جہاں ڈھونڈنے والا یعنی بادشاہ گفت کہا ستمگارہ مرد ظالم مرد چہ دانی تو کیا جانے خضر سابقہ امتوں میں سے ایک ولی یا پیغمبر کا نام جن کا قصہ قرآن میں مذکور ہے آں وہ کام برائے چہ کس واسطے کرد کیا
۸۔ دراں بحر اس سمندر میں مرد جفا پیشہ ایک ظالم مرد بود تھا دلہا لوگوں کے دل ازو اس سے بحر اندیشہ فکروں کے سمندر
۹۔ جزائر جزیرے ز کردار او اس کے کردار سے پر خروش چیخ و پکار سے بھرے ہوئے جہانے ایک جہاں ز دستش اس کے ہاتھ سے چوں مثل بجوش جوش میں
۱۰۔ آں را اس کو بہر مصالح مصلحتوں کے واسطے شکست اس نے توڑا سالار ظالم ظالم سردار نگیرد نہ پکڑے بدست ہاتھ میں۔

تشریح: (۱۔ ۲) یعنی میں بلا وجہ اسے نہیں پیٹ رہا بلکہ اس میں بھی مصلحت ہے جس کا تجھے علم نہیں ایسے بہت سے لوگوں سے تیرا واسطہ پڑا ہوگا جن کا کوئی فعل تجھے بلا مصلحت اور بے ضرورت نظر آتا ہوگا حالانکہ غور سے دیکھنے کے بعد ان کی مصلحت کا تجھے بھی قائل ہونا پڑے گا۔ (۳) بادشاہ کو اس کی باتیں اچھی نہ لگیں تو کہنے لگا اچھا بتلا ان میں کون سی مصلحت پوشیدہ ہے (۴) یعنی مصلحت تو کیا ہوتی مجھے تو تم دیوانے نظر آتے ہو (۵۔ ۶) کرد نے کہا کہ اگر تجھے حضرت خضرؑ کا واقعہ معلوم ہوتا تو میرے کام کی مصلحت بھی تجھے سمجھ آجاتی۔ ان کو پرائی کشتی توڑنے کے باوجود کسی نے دیوانہ نہ کہا تو مجھے کیوں کہتے ہو (۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰) بادشاہ نے اب واقعہ خضرؑ کی مصلحت ظاہر کر کے کرد کو ملزم بنانے کی کوشش کی کہ خضرؑ نے تو یہ کام اس لئے کیا تھا کہ اس سمندر میں کوئی ظالم لوگوں کی کشتیاں بے گار میں پکڑتا تھا۔ پس اگر وہ کشتی عیب ناک نہ ہوتی تو اس کو بھی پکڑ لیا جاتا خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ کر اسے ظالم کی دستبرد سے بچا لیا۔

۱ شکستہ متاعے کہ در حرزِ تست
جو ٹوٹا ہوا سامان تیرے قبضہ میں ہے
ازاں بہ کہ در دست دشمن درست
اس سے بہتر ہے کہ دشمن کے ہاتھ میں درست ہو

۲ بخندید دہقانِ روشن ضمیر
روشن دل کسان ہنس پڑا
کہ پس حق بدستِ من است اے امیر
کہ اے امیر پھر تو حق میری طرف ہے

۳ نہ از جہل مے بشکنم پائے خر
میں گدھے کی ٹانگیں جہالت سے نہیں توڑ رہا
کہ از جورِ سلطانِ بے داد گر
بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم (کے خوف) سے

۴ خر ایں جائیگہ لنگ و تیمار کش
گدھا اس جگہ لنگڑا اور غمناک بہتر ہے
ازاں بہ کہ پیشِ ملک بار کش
اس سے کہ بادشاہ کے سامنے بوجھ کھینچنے والا ہو

۵ تو آں را نگوئی کہ کشتی گرفت
تو اس کو کچھ نہیں کہتا جس نے کشتی پکڑی
کہ چوں تا ابد نامِ زشتی گرفت
کہ قیامت تک کی بدنامی کیسے لے لی

۶ تفو بر چناں ملک و دولت کہ راند
ایسی حکومت اور دولت پر تف ہے جو اس نے کی
کہ شنعت بر او تا قیامت بماند
کہ اس پر قیامت تک کی ملامت رہ گئی

۷ ستمگر جفا بر تنِ خویش کرد
ظالم نے اپنے جسم پر ظلم کیا
نہ بر زیر دستانِ درویش کرد
نہ کہ درویش ماتحتوں پر

۸ کہ فردا دراں محفلِ نام و ننگ
جو کل اس نام و ننگ کی محفل میں
بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
چنگل سے اس کا گریبان اور داڑھی پکڑ لیں گے

۹ نہد بارِ اوزار بر گردنش
گناہوں کا بوجھ اس کی گردن پر رکھ دیں گے
نیارد سر از عار بر کردنش
شرم کی وجہ سے سر اونچا نہیں کر سکے گا

۱۰ گرفتم کہ خر بارش اکنوں کشد
میں نے مانا کہ گدھا تو آج اس کا بوجھ کھینچ لیگا
دراں روز بارِ خراں چوں کشد
لیکن وہ اس دن گدھوں کا بوجھ کیسے کھینچے گا

۱۔ شکستہ ٹوٹا ہوا متاعے کہ جو سامان کہ حرزِ تست تیری حفاظت ازآں اس سے بہ بہتر در دستِ دشمن دشمن کے ہاتھ میں درست ٹھیک ٹھاک
۲۔ بخندید وہ ہنسا دہقان کسان روشن ضمیر روشن دل پس پھر بدستِ من میرے ہاتھ میں است ہے
۳۔ جہل نادانی مے بشکنم توڑ رہا ہوں نہ اس کے اوپر لگ کر نہیں توڑتا ہوں میں پائے خر گدھے کے پاؤں جورِ سلطان بے داد گر ظالم بادشاہ کے ظلم سے
۴۔ خر گدھا ایں جائیگہ اس جگہ لنگ لنگڑا تیمار کش غم کھینچنے والا ازآں بہ اس سے بہتر ہے پیشِ ملک بادشاہ کے سامنے بار کش بوجھ کھینچنے والا۔
۵۔ تو آں را تو اس کو نگوئی نہیں کہتا کہ جس نے کہ گرفت پکڑی کہ چوں کہ کیسے تا ابد ہمیشہ تک کے لئے
۶۔ تفو تف ہے بر چناں ایسی پر ملک و دولت حکومت اور ملک کہ راند جو کہ اس نے چلائی شنعت ملامت بر او اس پر بماند رہ گئی
۷۔ ستمگر ظالم جفا ظلم بر تنِ خویش اپنے بدن پر کرد کیا اس نے بر زیر دستانِ درویش بیچارے ماتحتوں پر
۸۔ فردا کل کو یعنی قیامت کو دراں اس میں محفلِ نام و ننگ عزت اور ذلت کی محفل یعنی حساب و کتاب کے وقت بگیرد پکڑے گا ریشش اس کی داڑھی بچنگ چنگل سے
۹۔ نہد رکھ دے گا بارِ اوزار گناہوں کا بوجھ بر گردنش اس کی گردن پر نیارد نہیں طاقت رکھے گا از عار شرم سے بر کردنش اونچا کرنے کی
۱۰۔ گرفتم میں نے مانا خر گدھا بارش اس کا بوجھ اکنوں اب کشد کھینچ لے گا دراں روز اس دن میں بارِ خراں گدھوں کا بوجھ چوں کشد کیسے کھینچے گا

تشریح :- (۱) اپنے قبضے کی ٹوٹی ہوئی چیز اس چیز سالم سے بہتر ہے جس پر مخالف کا قبضہ ہو کیونکہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوئی صورت نہیں (۲،۳،۴) بادشاہ کی مصلحت بیانی سن کر کرد کو ہنسی آگئی اور کہنے لگا کہ پھر تو میں گدھے کو مارنے میں حق بجانب ہوں کیونکہ مجھے بھی ایک ظالم بادشاہ کیطرف سے گدھے کے پکڑے جانے کا خطرہ ہے اس لئے اسے زخمی کر رہا ہوں تاکہ اس کی دستبرد سے بچ جائے (۵) یعنی لعنت ملامت تو اس کو کرنی چاہیئے جو کشتیاں پکڑتا تھا کہ وہ کس لئے دائمی بدنامی مول لے رہا ہے (۶) ایسی حکومت کوئی قابلِ فخر چیز نہیں جس کی وجہ سے قیامت تک کی ملامتیں سہنی پڑیں (۷-۸) ظالم شخص بظاہر تو ظلم غریبوں اور بے چاروں پر کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ ظلم اس کی اپنی ذات پر ہوتا ہے کیونکہ کل بارگاہِ خداوندی میں مظلوم لوگ اس کا گریبان اور داڑھی پکڑ کر کھینچیں گے اور اس سے ظلم کا انتقام لیں گے۔ (۹-۱۰) یہی نہیں بلکہ مظلوم اپنے گناہوں کا بوجھ ظالم پر لاد دیں گے جس کی شرمندگی کی وجہ سے وہ سر نہیں اٹھا سکے گا گدھے تو جیسے کیسے اس کا بوجھ اٹھا ہی لیں گے لیکن روزِ قیامت جب گدھے اس کی گردن پر سوار ہوں گے تو یہ گدھوں کا بوجھ کیسے اٹھائے گا کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ میں تمہیں اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ تم میدان محشر میں اس طرح آؤ کہ تمہاری گردن پر اونٹ یا گھوڑا یا بکرا سوار ہو جس کو تم نے دنیا میں چرایا تھا یعنی جس قسم کا ظلم کیا ہوگا اسی طرح کا بدلہ چکانا ہوگا آج گدھوں پر ناجائز بوجھ لادتا ہے کل گدھے اس پر لاد دیں گے

۱	**گر انصاف پرسی بد اختر کس است** اگر تو انصاف کی بات پوچھے تو بدنصیب وہ شخص ہے	**که در راحتش رنج دیگر کس است** جس کی راحت میں دوسرے لوگوں کی تکلیف ہے
۲	**همیں پنج روزش تنعم بود،** اس کی عیش و عشرت فقط پانچ دن ہے	**که شادیش در رنج مردم بود،** لوگوں کی تکلیف میں جس کی خوشی ہو
۳	**اگر بر نخیزد به آں مرده دل،** وہ مردہ دل اگر اٹھ نہ سکے تو بہتر ہے	**که خسپند از و مردم آزرده دل** جس سے لوگ رنجیدہ دل سوتے ہیں
۴	**شه ایں جمله بشنید و چیزے نگفت** بادشاہ نے یہ ساری باتیں سنیں اور کچھ نہ کہا	**به بست اسپ و سر بر نمد زیں بخفت** گھوڑا باندھا اور زین کے نمدے پر سر رکھ کے سوگیا
۵	**همه شب ز بیداری اختر شمرد** ساری رات بیداری کیوجہ سے تارے گنتا رہا	**ز سودا و اندیشه خوابش نبرد** سوچ اور فکر کی وجہ سے اس کو نیند نہ آئی
۶	**چوں آواز مرغ سحر گوش کرد،** جب مرغِ سحر کی آواز کان میں آئی	**پریشانئ شب فراموش کرد،** تو اس نے رات کی پریشانی کو فراموش کر دیا
۷	**سواراں همه شب بزرگ تاختند** سواروں نے ساری رات جاسوس دوڑائے	**سحرگه پئے اسپ بشناختند** علی الصبح گھوڑے کی پیڑ شناخت کر لی
۸	**دراں عرصه بر اسپ دیدند شاه** اس میدان میں انہوں نے بادشاہ کو گھوڑے پر دیکھا	**پیاده دویدند یکسر سپاه،** تمام سپاہی پیدل دوڑ پڑے
۹	**بخدمت نهادند سر بر زمیں** تعظیم کے لئے انہوں نے سر زمین پر رکھ دیئے	**چو دریا شد از موج لشکر زمیں** لشکر کی موجوں سے زمین دریا کی شکل ہوگئی
۱۰	**بزرگاں نشستند و خواں خواستند** سردار بیٹھ گئے اور دسترخوان طلب کیا	**بخوردند و مجلس بیاراستند** کھایا پیا اور مجلس جمائی

۱۔ پرسی پوچھے بد اختر بدنصیب کس شخص است ہے راحتش اس کی راحت رنج دیگر دوسرے کا رنج

۲۔ همیں یہی پنج روزش پانچ دن اس کو تنعم عیش و عشرت بود ہوئے کہ جس کا کہ شادیش اس کی خوشی رنجِ مردم لوگوں کی تکلیف

۳۔ برنخیزد نہ اٹھ سکے آں وہ مردہ دل مرے دل والا خسپند سوتے ہوں از و اس سے مردم لوگ آزردہ دل رنجیدہ دل والے

۴۔ شہ بادشاہ ایں جملہ یہ سب کچھ بشنید سنا اس نے چیزے کوئی چیز نگفت نہ کہی اس نے بہ بست باندھ دیا اسپ گھوڑا بر نمدِ زیں زین کے نمدے پر بخفت سو گیا

۵۔ همہ شب ساری رات اختر شمرد ستارے گنا کئے سودا فکر اندیشہ سوچ خوابش نیند اس کو نبرد نہ لے گئی

۶۔ چوں جب مرغِ سحر صبح کا مرغ مراد عام مرغ اور اس کی بانگ گوش کرد اس کے کانوں میں آئی پریشانئ شب رات کی پریشانی فراموش کرد بھلا دی

۷۔ سواراں جمع همہ شب ساری رات بزرگ جاسوس تاختند دوڑائے انہوں نے سحرگہ صبح کے وقت پئے اسپ گھوڑے کی پیڑ بشناختند پہچان لی انھوں نے

۸۔ دراں عرصہ اس میدان میں بر اسپ گھوڑے پر دیدند دیکھا انھوں نے دویدند دوڑے وہ یکسر ایک دم یا سارے سپاہ لشکری

۹۔ بخدمت خدمت میں نہادند رکھا انہوں نے چو مثل شد ہوگیا از موجِ لشکر لشکر کی موجوں سے ۱۰۔ بزرگاں جمع نشستند بیٹھے وہ خواں دسترخوان خواستند طلب کیا انہوں نے بخوردند انہوں نے کھایا بیاراستند سجائی انہوں نے

تشریح: (۱) انصاف کی بات یہ ہے کہ آخرت کے لحاظ سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جو دوسروں کو تکلیف پہنچا کر خود راحت حاصل کرتا ہو (۲) ایسے شخص کی عیش و عشرت دنیا کے پانچ دنوں تک موقوف ہے پھر آخرت میں وہ دائمی تکلیف میں مبتلا رہے گا وماله فی الآخرة من خلاق (۳) جس سے لوگ تنگ دل سوتے ہوں وہ اگر سوتا سوتا موت کی آغوش میں چلا جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ اس کی موت سے مخلوق کو راحت ہوگی (۴) بادشاہ یہ تلخ باتیں سننے کے باوجود موقع کی نزاکت کیوجہ سے سب کچھ پی گیا اور اپنا سر زمین پر رکھ کے لیٹ گیا (۵) تفکرات کی وجہ سے بادشاہ کو نیند نہ آئی ستارے گننے سے یہی مراد ہے (۶) مرغ کی بانگ سن کر بادشاہ چونک پڑا اور وہ تفکرات دماغ سے نکل گئے (۷) اہلِ لشکر بادشاہ کی گمشدگی کیوجہ سے ساری رات متفکر رہے اور انہوں نے تلاش کے لئے ہر طرف ہرکارے دوڑائے ہوئے تھے (۸) صبح صبح جب وہ ہرکارے اس میدان میں آئے تو بادشاہ بھی سوار ہو کر چلنے کو تھا (۹) انہوں نے دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑے اور سوار ہونا بھی بھول گئے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے تعظیماً جھک گئے۔ (۱۰) اب جب بادشاہ کی طرف سے اطمینان ہوا تو سارے سردار اور فوجی کمانڈر جمع ہوئے اور بیٹے پوجا کے لئے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا

Scanned by CamScanner

۱ چو شور طرب در نہاد آمدش ۔ ز دہقان دوشینہ یاد آمدش
جب مستی کا جوش اس کی طبیعت میں آیا ۔ تو اسے رات والے گنوار کی یاد آئی

۲ بفرمود جستند و بستند سخت ۔ بخواری فگندند در پائے تخت
اس نے حکم دیا تو انھوں نے ڈھونڈ کر مضبوط باندھا ۔ ذلت کے ساتھ تخت کے پاؤں میں گرا دیا

۳ سیہ دل بر آہیخت شمشیر تیز ۔ ندانست بے چارہ روئے گریز
سیہ دل نے تیز تلوار سونت لی ۔ تو بے چارے کو بھاگنے کی صورت نظر نہ آئی

۴ شمرد آں دم از زندگی آخرش ۔ بگفت آنچہ گردید در خاطرش
اس نے جان لیا کہ وہ اس کی زندگی کا آخری دم ہے ۔ تو جو کچھ اس کے دل میں آیا کہہ ڈالا

۵ نہ بینی کہ کارد چو بر سر بود ۔ قلم را زبانش رواں تر بود
تو نہیں دیکھتا کہ جب چاقو سر پر ہو ۔ تو قلم کی زبان زیادہ تیز ہو جاتی ہے

۶ چو دانست کز خصم نتواں گریخت ۔ بنا باکی او تیر ترکش بریخت
جب اس نے جانا کہ دشمن سے بھاگنا ممکن نہیں ۔ تو بے باکی سے ترکش کے تیر چلا دیئے

۷ سر ناامیدی برآورد و گفت ۔ شب گور در دہ محالست خفت
ناامیدی کا سر اٹھایا اور کہا ۔ قبر کی رات بستی میں سونا محال ہے

۸ ز نامہربانی کہ در دور تست ۔ ہمہ عالم آوازۂ جور تست
جو بے رحمی تیرے دور میں ہے ۔ سارے جہاں میں تیرے ظلم کی شہرت ہے

۹ نہ من کردم از دست جورت نفیر ۔ کہ خلقے ز خلقے یکے کشتہ گیر
میں نے ہی تیرے ظلم کے ہاتھ سے فریاد نہیں کی ۔ بلکہ ساری مخلوق نے مخلوق میں سے ہر ایک کو مرا ہوا سمجھ لے

۱۰ عجب گر منت بر دل آمد درشت ۔ بکش گر توانی ہمہ خلق کشت
تعجب ہے میری ہی بات تیرے دل پر شاق گزری ۔ اگر مار سکتا ہے تو ساری خلقت کو مار ڈال

۱۔ چو جب شور طرب مستی کا شور یا جوش در نہاد طبیعت میں آیا آمدش آیا اس کے دہقاں گنوار دیہاتی دوشینہ گزشتہ رات والا

۲۔ بفرمود اس نے حکم دیا جستند انھوں نے ڈھونڈا بستند باندھا بخواری ذلت کے ساتھ فگندند ڈال دیا انھوں نے پائے تخت تخت کے نیچے

۳۔ بر آہیخت کھینچ لی اس نے شمشیر تیز تیز تلوار ندانست نہ جانا اس نے روئے گریز بھاگنے کی طرف

۴۔ شمرد گنا اس نے آں دم اس وقت آخرش اس کا آخری بگفت اس نے کہا آنچہ جو کچھ گردید گھوما خاطرش اس کا دل۔

۵۔ نہ بینی نہیں دیکھتا تو کارد چاقو بر سر سر پر بود ہووے قلم را قلم کی زبانش اس کی زبان رواں تر زیادہ تیز

۶۔ دانست جان لیا اس نے کز خصم کہ دشمن سے نتواں گریخت نہیں بھاگ سکتا بنا باکی بے خوفی سے تیر ترکش ترکش کا تیر بریخت چلایا اس نے

۷۔ برآورد نکالا یا اونچا کیا گفت اس نے کہا شب گور قبر کی رات در دہ دیہات میں محالست محال ہے خفت ماضی بعید بمعنی مصدر سونا

۸۔ ز نامہربانی بے رحمی سے کہ جو کہ در دور تست تیرے زمانہ میں ہے ہمہ عالم سارا جہان آوازہ شہرت جور تست تیرے ظلم کا ہے۔

۹۔ نہ من کردم میں نے ہی نہیں کی دست جورت ترا ظلم کا ہاتھ نفیر فریاد کہ خلقے بلکہ ایک مخلوق نے ز خلقے مخلوق میں سے یکے ایک کو کشتہ گیر مرا سمجھ لے ۱۰۔ عجب تعجب ہے کہ منت مجھ سے تجھ کو اس کی تا دل کے ساتھ لگتی ہے یعنی تیرے دل پر آمد آئی درشت سخت بکش مار ڈال گر توانی اگر تو طاقت رکھتا ہے ہمہ خلق کشت ساری خلقت کو مارنا

تشریح: (۱) کھاپی کر جب راگ رنگ شروع ہوا تو بادشاہ کو رات والے واقعات یاد آئے اور دیہاتی کی گستاخی خوب کھٹکی (۲) بادشاہ نے حکم دیا کہ اس گستاخ کو تلاش کرکے لاؤ چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی۔ اور بیچارے بے گناہ دیہاتی کی مشکیں کس کر تخت کے سامنے ڈال دیا گیا (۳-۴) سیہ دل بادشاہ نے گستاخی کا انتقام لینے کے لئے دیہاتی پر تلوار سونت لی دیہاتی نے دیکھا کہ موت تو اب آ ہی گئی ہے کیوں نہ بادشاہ کو کھری کھری سنا کر رعیت کے ناگفتہ بہ حالات سے آگاہ کر دیا جائے شاید وہ ظلم و ستم سے باز آ جائے اور مخلوق کا بھلا ہو جائے (۵) قلم کے سر پر جب چاقو چلایا جاتا ہے تو اس کی نوک باریک اور تیز ہو جاتی ہے اسی طرح تلوار دیکھ کر گنوار کی زبان تیز ہو گئی (۶) دشمنوں میں گھر کر جب کسی شخص کو یقین ہو جائے کہ اب فرار ناممکن ہے تو وہ ایک موہوم سی امید پر اپنی ترکس کے سارے تیر چلا دیتا ہے کہ شاید کسی طرف راستہ صاف ہو جائے اور وہ نکل سکے (۷-۸-۹-۱۰) بادشاہ کو مخاطب کرکے کہنے لگا کہ میرا یقین ہے جو رات قبر میں آنی لکھ دی گئی ہے۔ وہ گاؤں میں نہیں آ سکتی اس لئے مجھے موت کا کوئی خوف نہیں لہٰذا حق کہنے سے باز نہیں رہ سکتا تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیرا ظلم و ستم سارے عالم میں مشہور ہو چکا ہے مگر لوگ تیرے خوف کی وجہ سے تیرے سامنے نہیں کہہ سکتے۔ مگر میں نے تو زندگی سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اس لئے برملا کہتا ہوں تو یہ نہ سمجھنا کہ تیرے ظلم کا فریادی صرف میں ہی ہوں بلکہ ساری مخلوق تجھ سے نالاں ہے تو اگر مخلوق میں سے ایک کو مار بھی ڈالے گا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ فریاد کے لئے اور اٹھ کھڑے ہوں گے آخر تو کس کس کو مارے گا کیوں نہیں تو ہی اپنے ظلم سے باز آ جاتا تاکہ نہ ظلم رہے نہ فریاد۔

Scanned by CamScanner

۱ اگر سختت آمد نکوہش زمن — بانصاف بیخ نکوہش بکن

اگر میری تنقید تجھ کو گراں گزری ہے — تو انصاف کے ساتھ برائی کی جڑ نکال دے

۲ ترا چارہ از ظلم برگشتن است — نہ بیچارۂ بےگناہ کشتن است

تیرا علاج ظلم چھوڑ دینا ہے — نہ بےچارے بےگناہوں کو مارنا

۳ چو بیداد کردی توقع مدار — کہ نامت بہ نیکی رود در دیار

تو ظلم کرے تو یہ امید نہ رکھ — کہ تیرا نام نیکی سے دنیا میں پھیلے گا

۴ ندانم کہ چوں خسپدت دیدگان — نخفتہ ز دستت ستم دیدگان

میں نہیں جانتا کہ تیری آنکھیں کیسے سوتی ہیں — جب کہ تیرے ہاتھ سے ظلم اٹھائے ہوئے نہیں سو سکے

۵ بداں کے ستودہ شود پادشاہ — کہ خلقش ستاید در بارگاہ

اس سے بادشاہ کیسے قابل تعریف ہو جائے — کہ مخلوق دربار میں اس کی تعریف کرے

۶ چہ سود آفریں بر سر انجمن — پس چرخہ نفریں کناں مرد و زن

محفل میں آفریں کا کیا فائدہ — جب کہ پیٹھ پیچھے مرد و عورت لعنت کر رہے ہوں

۷ گرفت ایں سخن شاہ ظالم بگوش — ز سرمستئ غفلت آمد بہوش

ظالم بادشاہ نے یہ بات دھیان سے سنی — تو غفلت کی مستی سے ہوش میں آ گیا

۸ دراں دہ کہ طالع نمودش بہی — دہی را بجمشید فرماندہی

جس گاؤں میں نصیب نے اس کو بہتری دکھائی — اس کی حکومت اس دیہاتی کو بخش دی

۹ بیاموزی از عالماں عقل و خوی — نہ چنداں کہ از جاہل عیب جو

عقل و خلق تو عالموں سے اتنی نہیں سیکھ سکتا — جتنی عیب جو جاہل سے

۱۰ ز دشمن شنو سیرت خود کہ دوست — ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست

اپنے اوصاف دشمن سے سن کیونکہ دوست — کو جو کچھ تیری طرف سے نظر آئے گا اس کی نظر میں بھلا ہی لگے گا۔

۱۔ سختت سخت تجھ کو آمد آئی نکوہش بدگوئی زمن مجھ سے بانصاف انصاف سے بیخ نکوہش برائی کی جڑ بکن اکھیڑ دے

۲۔ ترا تجھکو چارہ علاج برگشتن پھر جانا کشتن مار ڈالنا۔

۳۔ چو جب بیداد ظلم کردی کیا تونے توقع امید مدار مت رکھ نامت تیرا نام بہ نیکی نیکی سے رود جائے گا در دیار ملکوں میں

۴۔ ندانم میں نہیں جانتا چوں کیسے خسپدت سوتی ہیں تیری اس کی ت دیدگان کے پیچھے لگی ہے نخفتہ نہیں سوئے ز دستت تیرے ہاتھ سے ستم دیدگان ظلم دیکھے ہوتے۔

۵۔ بداں اس کے ساتھ کے کہ ستودہ شود قابل تعریف ہو خلقش مخلوق اس کو ستاید تعریف کرے

۶۔ چہ کیا سود فائدہ آفریں شاباش برسر انجمن محفل میں پس چرخہ پیٹھ پیچھے نفریں کناں ملامت کرنے والے مرد و زن مرد اور عورتیں

۷۔ گرفت لے لی ایں سخن یہ بات بگوش کان میں زسرمستئ غفلت غفلت کی مستی سے آمد آیا وہ بہوش ہوش میں

۸۔ دراں دہ اس دیہات میں کہ طالع نصیب نمودش دکھائی اس کو بہی بہتری دہی دیہاتی بجمشید بخش دی فرماندہی حکمرانی

۹۔ بیاموزی سیکھے گا تو از عالماں عالموں سے خوی عادت اور اخلاق نہ چنداں کہ نہ اس قدر کہ جاہل عیب جو عیب ڈھونڈنے والا جاہل ۱۰۔ بشنو سن سیرت خود اپنے وصف ہر آنچہ از تو جو کچھ کہ تجھ سے آید آئے بچشمش اس کی نگاہوں میں نکوست اچھا ہے

تشریح: یعنی اگر میری تنقید تجھے ناگوار گزری ہے تو انصاف کی بات یہ ہے کہ تو اس خرابی کو دور کر دے جس کی وجہ سے تو زیر تنقید آیا ہے اور وہ ہے تیرا ظلم (۲) تنقید اور فریاد کرنے والے بے گناہوں کو قتل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اصل علاج یہ ہے کہ تو وہ ظلم ترک کر دے جس کی وجہ سے لوگ فریادی ہیں (۳) یعنی بدکار آدمی کو نیک نامی کی امید نہیں رکھنی چاہیے (۴) اتنے ظلم و ستم کے باوجود نہ معلوم تجھے نیند کیسے آتی ہے جبکہ تیرے مظلوم ساری رات آہ و زاری میں گزارتے ہیں (۵، ۶) تعریف وہ معتبر ہے جو تیرے پیٹھ پیچھے کی جائے، منہ پر خوشامدی لوگ جھوٹی تعریفیں بھی کر دیا کرتے ہیں (۷) یہ باتیں سن کر بادشاہ پر اپنی غلطی واضح ہو گئی تو اس نے گنوار کو حق بجانب قرار دے دیا (۸) چونکہ اس دیہاتی نے بادشاہ کو اپنے عیوب پر مطلع کر کے ظلم سے باز رہنے کا عہد کرایا تھا اس لئے اس گاؤں کا اسی کو نمبردار بنا دیا (۹) یعنی بسا اوقات برے جاہلوں سے ایسی نصیحت حاصل ہو جاتی ہے جو عالموں سے نہیں مل سکتی۔ (۱۰) اگر اپنی بدی اور نیکی کا صحیح اندازہ کرنا ہو تو اپنا کردار دوست سے نہیں دشمن سے پوچھو کیونکہ وہ جو کچھ کہے گا بے لاگ کہے گا۔ دوست تو تیری ناراضگی کے خوف سے تیرے واقعی عیوب پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

Scanned by CamScanner

۱ ستایش سرایاں نہ یار تواند — ملامت کناں دوستدار تواند
مدح سرائی کرنے والے تیرے یار نہیں ہیں — ملامت کرنے والے تیرے دوست ہیں

۲ ترش روئے بہتر کند سرزنش — کہ یاران خوش طبع شیریں منش
بدمزاج بہتر تنبیہ کرتا ہے — خوش طبع شیریں مزاج دوستوں سے

۳ ازیں بہ نصیحت نگوید کست — وگر عاقلی یک اشارت بست
تجھے اس سے بہتر نصیحت کوئی نہیں کرسکتا — اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہے

حکایت
کہانی

۵ چوں دور خلافت بماموں رسید — یکے ماہ پیکر کنیزک خرید
جب دورِ خلافت مامون تک پہنچا — تو اس نے ایک ماہ پیکر گڑیا سی کنیز خریدی

۶ بچہر آفتابے بہ تن گل بنے — بعقل خردمند بازی کنے
چہرے میں آفتاب جیسی بدن میں شاخ گلاب جیسی — عقلمندوں کی عقل سے کھیل جانے والی

۷ بخون عزیزاں فرو بردہ چنگ — سر انگشتہا کردہ عناب رنگ
دوستوں کے خون میں پنجے ڈبو کر — انگلیوں کے سرے عنابی کئے ہوئے

۸ برابروئے عابد فریبش خضاب — چو قوس قزح بود بر آفتاب
اس کی عابد فریب ابروؤں پر خضاب ایسے تھا — جیسے آفتاب پر قوس قزح

۹ شب خلوت آں لعبت حور زاد — مگر تن در آغوش ماموں نداد
خلوت کی رات اس حور زاد گڑیا نے — شاید اپنا جسم مامون کی آغوش میں نہ دیا

۱۰ گرفت آتش خشم در وے عظیم — سرش خواست کردن چو جوزا دونیم
اس کے دل میں غصے کی سخت آگ بھڑک اٹھی — اس کا سر جوزا کی طرح دو ٹکڑے کردینا چاہا

۱۔ ستایش سرایاں تعریف کرنے والے نہ یار تواند یار نہیں آند ہیں ملامت کناں ملامت کرنے والے دوستدار تو تیرے دوست
۲۔ ترش رو جس کے چہرے پر بل پڑے رہا کریں بدمزاج کند کرتا ہے سرزنش تنبیہ کہ یعنی از سے شیریں منش میٹھی طبیعت والا
۳۔ ازیں بہ اس سے بہتر نگوید نہیں کہے گا کست کوئی شخص تجھ کو عاقلی عقلمند ہے تو اشارت اشارہ بست تجھ کو کافی ہے۔
۴۔ ماموں بنوعباس کا ایک عظیم الشان خلیفہ رسید پہنچا یکے ایک ماہ پیکر چاند جیسے جسم والی کنیزک چھوٹی سی باندی خرید اس نے خریدی
۵۔ بچہر چہرے کے اعتبار سے آفتابے ایک آفتاب بہ تن بدن کے اعتبار سے گل بنے ایک گلاب کی شاخ خردمند عقلمند بازی کھیل جانے والی
۶۔ بخون عزیزاں دوستوں کے خون میں فرو بردہ ڈبوئے ہوئے چنگ پنجہ سر انگشتہا انگلیوں کے سرے کردہ کئے ہوئے۔
۷۔ عابد فریبش اس کی عابد کو فریب دینے والی خضاب سبز رنگ کا وسمہ چو مثل قوس قزح دھنک بود تھا بر آفتاب سورج پر
۸۔ شب خلوت تنہائی کی شب لعبت گڑیا حور زاد حور کی جنی ہوئی یعنی حور جیسی مگر شاید تن جسم ندا آغوش ماموں مامون کی آغوش میں نداد نہ دیا
۹۔ گرفت پکڑی آتش خشم غصہ کی آگ در وے اس میں عظیم یہ آتش کی صفت ہے یعنی بڑی آگ سرش اس کا سر خواست کردن کرنا چاہا چو جوزا جوزا کی طرح جوزا فرضی برج کا نام ہے جو جڑے ہوئے دو آدمیوں کی طرح ہے دونیم دو ٹکڑے۔

تشریح: (۱) جو لوگ سراسر تیری تعریف کرتے ہیں اور عیبوں کو چھپاتے ہیں گویا وہ عیوب تیری ذات میں باقی رکھنا چاہتے ہیں اس لئے وہ دوست نہیں دشمن ہیں دوست تو وہ ہیں جو تیرے عیبوں پر تجھے مطلع کر کے تجھ سے وہ عیب چھڑانے کی کوشش کریں (۲) بدمزاج آدمی لگی لپٹی رکھے بغیر تیری صحیح صورت تیرے سامنے پیش کریگا اور جہاں عیب دیکھے گا بے کھٹکے کہہ دے گا اس لئے وہ خوش طبع لوگوں سے کہیں بہتر واعظ ہے (۳) یعنی سعدی رح نے باتوں ہی باتوں میں جو نصیحتیں کردی ہیں ایک عقلمند آدمی کے لئے کافی وافی ہیں (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ تیرا بہترین دوست وہ ہے جو تیرے عیب تیرے منہ پر کہہ دے تاکہ تجھے ان کو چھوڑنے کی توفیق ہو (۵) مامون الرشید بادشاہ ہوا تو اس نے ایک حسین لونڈی خریدی (۶) یعنی وہ انتہائی خوبصورت تھی اسے آفتاب کہو تو بجا گلبن کہو تو ٹھیک بڑے بڑے عقلمندوں کو چکر دے دیتی تھی (۷) اپنے حسن جہاں سوز سے اس نے عشاق میں قتل و غارت مچائی ہوئی تھی گویا انگلیاں ان کے خون میں ڈبو کر رنگین کی ہوئی تھی (۸) اس کی ابروؤں کا خضابی رنگ عابدوں اور زاہدوں تک کو پھسلا دیتا تھا ایسے لگتا تھا جیسے سورج کے اوپر قوس قزح ہو (۹) یعنی جب وہ مامون کی خلوت گاہ میں داخل ہوئی تو اس نے مامون کو اپنے قریب نہ آنے دیا (۱۰) جب مامون نے دست درازی کی کوشش کی تو وہ پری کا پیکر اتنی غضبناک ہوئی کہ گویا اس کے سر کو پھاڑ کر جوزا کا ہمشکل کردے گی۔

Scanned by CamScanner

1	بگفتا سر اینک بشمشیر تیز کہنے لگا میرا سر حاضر ہے تیز تلوار سے	بیند از و با من مکن خفت و خیز اتار ڈال لیکن میرے ساتھ اٹھنے اور بیٹھنے کی کوشش مت کر
2	بگفت از کہ بر دل گزند آمدت اس نے کہا کس سے دل کو کس کی طرف سے تکلیف پہنچی ہے	چہ خصلت ز من ناپسند آمدت میری کونسی عادت تجھے ناپسند آئی ہے
3	بگفت ار کشی ور شگافی سرم اس نے کہا تو مجھے مار ڈال یا میرے سر کو پھاڑ دے	ز بوئے دہانت برنج اندرم میں تیرے منہ کی بدبو سے تکلیف میں ہوں
4	کشد تیر پیکار و تیغ ستم جنگ کا تیر اور ظلم کی تلوار مارتی تو ہے	بیک بار و بوئے دہاں دمبدم پر ایک دفعہ لیکن تیرے منہ کی بدبو بار بار
5	شنید ایں سخن سرورِ نیک بخت نیک بخت سردار نے یہ بات سنی !	بشورید و برخود بپیچید سخت تو پریشان ہوا اور سخت خود پر پیچ و تاب کھانے لگا
6	دلش گرچہ در حال ازو رنجہ شد فی الحال تو اس کا دل اگرچہ اس سے رنجیدہ ہوا	دوا کرد و خوشبوی چو غنچہ شد پھر دوا کی تو غنچے کی طرح خوشبو ہو گیا
7	پری چہرہ را ہمنشیں کرد و دوست اس نے پری چہرہ کو ہمنشیں اور دوست بنا لیا	کہ ایں عیب من گفت یار من اوست کہ اس نے میرا عیب بتلایا ہے تو میرا دوست یہی ہے
8	بنزد من آں کس نکوخواہ تست میرے نزدیک وہ شخص تیرا خیر خواہ ہے	کہ گوید فلاں خار در راہ تست جو کہے کہ تیری راہ میں فلاں کانٹا ہے
9	بگمراہ گفتن نکو مے روی گمراہ کو کہنا کہ تو ٹھیک چل رہا ہے	جفائے تمامست و جور قوی پوری جفا اور زبردست ظلم ہے
10	ہر آنگہ کہ عیبت نگویند پیش جبکہ تیرا عیب سامنے نہ کہیں	ہنر دانی از جاہلی عیب خویش تو جہالت کی وجہ سے اپنے عیب کو ہنر جان لیگا

١۔ بگفتا اس نے کہا سر اینک سر یہ ہے بشمشیر تیز تیز تلوار سے بیند از اتار ڈال با من میرے ساتھ مکن مت کر خفت و خیز ماضی بمعنی مصدر یعنی سونا اور اٹھنا مراد جماع

٢۔ از کہ کس سے گزند تکلیف آمدت آئی تجھ کو یہ تا دل کے ساتھ لگی ہے یعنی تیرا دل چہ کیا خصلت عادت ز من مجھ سے آمدت آئی تجھ کو

٣۔ ار کشی اگر تو مجھ کو مار ڈالے ور اور اگر شگافی پھاڑ ڈالے تو سرم میرا سر ز بوئے دہانت تیری گندہ دہنی سے برنج تکلیف میں اندرم ہوں میں

٤۔ کشد مارتی ہے تیر پیکار لڑائی کے تیر تیغ ستم ظلم کی تلوار بیک بار ایک ہی دفعہ بوئے دہان منہ کی بدبو دمبدم بار بار

٥۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات سرور سردار نیک بخت نیک نصیب بشورید پریشان ہوا برخود اپنے آپ پر بپیچید پیچ و تاب کھائے سخت بہت

٦۔ دلش اس کا دل در حال فی الحال ازو اس سے رنجیدہ شد تکلیف والا ہو گیا کرد کیا چو غنچہ غنچہ کی طرح

٧۔ پری چہرہ پری کے چہرے والی کرد کیا ایں اس نے عیب من میرے عیب گفت اس نے کہا یار من میرا یار اوست وہی ہے

٨۔ بنزد من میرے نزدیک آں کس وہ شخص نکوخواہ خیر خواہ تست تیرا ہے گوید کہے وہ خار کانٹا در راہ تست تیری راہ میں ہے ٩۔ بگمراہ گمراہ کو گفتن کہنا نکو ٹھیک مے روی جا رہا ہے تو جفائے تمامست پوری جفا ہے جور قوی زبردست ظلم

١٠۔ ہر آنگہ جس وقت کہ عیبت تیرے عیب نگویند نہ کہیں پیش سامنے دانی جانے تو از جاہلی جہالت سے عیب خویش اپنے عیب

تشریح: (١) یعنی سر لو دے دینا منظور ہے پر تیرے ساتھ اختلاط اور مجامعت منظور نہیں (٢) مامون نے پوچھا کہ میرے کس عزیز یا خادم کی طرف سے تجھے کوئی تکلیف پہنچی ہے یا خود میری کوئی عادت تجھے ناپسند ہے جس کی وجہ سے تو کبیدہ خاطر ہے (٣) اس نے کہا مجھے کسی سے نہیں تیری گندہ دہنی سے تکلیف ہوتی ہے میں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی خواہ مجھے مار ہی ڈالو (٤) یہ تکلیف تیروں اور تلواروں کی تکلیف سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو آدمی کو ایک ہی وار میں ختم کر دیتی ہے مگر یہ مجھے ہر گھڑی عذاب میں مبتلا رکھے گی (٥، ٦) اپنا یہ واقعی عیب سن کر مامون کچھ کہہ نہ سکا اگرچہ غصے سے بڑے پیچ و تاب کھائے اور دل کو صدمہ بھی پہنچا مگر اس نے تہیہ کر لیا کہ جس بیماری کی وجہ سے اس کو نفرت ہے میں اس کا علاج کروا کے ہی دم لوں گا۔ چنانچہ علاج کروایا تو بدبو خوشبو سے بدل گئی (٧) سعدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک تیرا حقیقی خیر خواہ وہ ہے جو تجھے برملا بتلا دے تیری فلاں عادت ناپسندیدہ ہے جو تیری راہ کی رکاوٹ بن سکتی ہے (٨) کسی گمراہ کو گمراہی سے آگاہ نہ کرنا بلکہ اس کی گمراہی پر الٹا شیری دلو دینا کہ شاباش ٹھیک ہے یہ اس پر سب سے بڑا ظلم ہے (١٠) جب دوست احباب تیرے عیوب تجھ پر ظاہر نہیں کریں گے تو تو سمجھے گا کہ میرے اندر عیب ہے ہی کوئی نہیں تو اس طرح تو عیب کو خوبی سمجھنے لگ جائے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ مگو شہد شیریں، شکر فائق ست
کہ مت کہہ کہ شہد میٹھا اور شکر سب سے بڑھ کر ہے
کسے را کہ سقمونیا لائق ست
جس کسی کو سقمونیا مناسب ہے!

۲ چہ خوش گفت یک روز دارو فروش
کیا خوب کہا ایک دن دوا فروش نے!
شفا بایدت داروئے تلخ نوش
کہ اگر تجھے شفا چاہیئے تو کڑوا دارو پی

۳ پر ویزن معرفت بیختہ
جو معرفت کی چھلنی سے چھنا ہوا
بشہد عبادت بر آمیختہ
عبادت کے شہد سے ملا ہوا ہو

حکایت
کہانی

۴ شنیدم کہ از نیک مردے فقیر
میں نے سنا کہ ایک فقیر نیک مرد سے
دل آزردہ شد بادشاہے کبیر
ایک بڑا بادشاہ ناراض ہو گیا،

۵ مگر بر زبانش حقے رفتہ بود
شاید اس کی زبان سے حق بات نکل گئی تھی
ز گردن کشی بروے آشفتہ بود
تکبّر کی وجہ سے اس پر ناراض تھا

۶ بزنداں فرستادش از بارگاہ
دربار سے اس کو قید خانے میں بھیج دیا
کہ زور آزمائیست بازوئے شاہ
کیونکہ بادشاہ کا بازو زور آور ہے

۷ ز یاراں یکے گفت اندر نہفت
دوستوں میں سے ایک نے رازداری سے کہا
مصالح نبود ایں سخن گفت
یہ بات کہنی مصلحت نہ تھی اس نے کہا

۸ رسانیدن امرِ حق طاعت ست
حق بات کا پہنچانا عبادت ہے
ز زنداں نترسم کہ یک ساعت ست
میں جیل سے نہیں ڈرتا کہ وہ تو ایک گھڑی کی ہے

۹ ہماں دم کہ در خفیہ ایں راز رفت
جس وقت کہ رازداری میں یہ بات ہو تی
حکایت بگوشِ ملک باز رفت
بادشاہ کے کانوں میں بھی بھنک پڑ گئی

۱۰

۱۔ مگو مت کہہ فائق برتر، بڑھ کر ست ہے کسے را کہ جس کو کہ سقمونیا ایک جلاب آور کڑوی دوا لائق مناسب ہے۔

۲۔ چہ کیا خوش گفت خوب کہا یک روز ایک دن دارو فروش دوا بیچنے والے نے شفا صحت بایدت تجھ کو چاہیئے داروئے تلخ کڑوی دوا، نوش پی

۳۔ پرویزن چھلنی معرفت خدا کی پہچان بیختہ چھنی ہوئی بشہد عبادت عبادت کے شہد سے برآمیختہ ملائی ہوئی۔

۴۔ شنیدم میں نے سنا نیک مردے فقیر نیک مرد فقیر دل آزردہ رنجیدہ دل شد ہو گیا بادشاہے ایک بادشاہ کبیر بڑا

۵۔ مگر شاید بر زبانیش اس کی زبان پر حقے کوئی حق بات رفتہ چل گئی گردن کش گردن کھینچنا مراد تکبر بروے اس پر آشفتہ برہم، ناراض

۶۔ بزنداں قید میں فرستادش بھیج دیا اس کو بارگاہ دربار زور آزمائیست طاقت ور ہے بازوئے شاہ بادشاہ کا بازو

۷۔ ز یاراں یاروں میں سے یکے ایک گفت کہا اندر نہفت پوشیدگی میں مصالح جمع مصلحت نبود نہ تھا سخن بات گفت کہنی بمعنی مصدر گفت اس نے کہا یعنی فقیر نے

۸۔ رسانیدن پہنچانا امر حق حق بات طاعت عبادت زنداں قید خانہ نترسم نہیں ڈرتا میں یک ساعت ایک گھڑی ۱۰۔ ہماں دم اسی وقت در خفیہ پوشیدگی میں ایں راز یہ راز رفت چلا بگوشِ ملک بادشاہ کے کان میں باز رفت نکل گئی

تشریح : (۱) یعنی جس کے مزاج پر صفرا کا غلبہ ہو اسے سقمونیا جیسی تلخ چیزوں سے فائدہ ہو سکتا ہے تو اسے یہ نہ کہہ کہ شہد بہت میٹھا ہوتا ہے وہ پیو یا یہ کہ شکر تجھے بہت مناسب ہے اس لئے کہ یہ چیزیں اس کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں اور پھر تیری تعریف کے مطابق یہ اسے میٹھی بھی نہیں لگیں گی کیونکہ صفرا سے جب منہ کا مزا بگڑ جاتا ہے تو میٹھی چیز بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے (۲-۳) یعنی کسی طبیب کی یہ بات بہترین ہے کہ جسے شفا چاہیئے وہ کڑوی دوا پیئے اس سے طبیبِ روحانی مراد ہے اور اگلے شعر میں اس دوا کے لوازمات کا ذکر ہے۔ غالباً کڑوی دوا تکلیفاتِ شرعیہ ہیں جن میں معرفتِ الٰہی اور عباداتِ نافلہ کی آمیزش ہو (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بادشاہوں کی ناراضگی کے خوف سے حق گوئی کا فریضہ ترک نہیں کرنا چاہیئے (۵) کوئی بادشاہ کسی حق بات پر فقیر سے ناراض ہو گیا۔ (۶) معلوم ہوتا ہے کہ فقیر نے بادشاہ کے سامنے برملا حق بات کہہ دی تھی جس کو اس نے اپنی توہین پر محمول کیا اور تکبّر کی وجہ سے ناراض ہو گیا۔ (۷) چونکہ بادشاہ کا حکم ہر حال نافذ ہوتا ہے فقیر اس کی مدافعت یا مقابلہ کیا کر سکتا تھا ناچار جیل میں چلا گیا۔ (۸) فقیر کے ایک دوست نے فقیر کو فہمائش اور خیر خواہی کے انداز میں کہا کہ بادشاہ کے سامنے یہ بات کہنا مناسب بھی نہیں تھا (۹) فقیر نے حق گوئی سے جواب دیا کہ امرِ حق کی تبلیغ واجب ہے اس لئے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے خواہ اس کی پاداش میں جیل جانا پڑے کیونکہ تکلیفیں تو آنی جانی ہیں اور حق کو چھپانے کی سزا ابدی اور دائمی ہوگی جس کو کوئی برداشت کر ہی نہیں سکتا (۱۰) فقیر اور اس کا دوست جب یہ بات آہستہ آہستہ کر رہے تھے کسی چغل خور نے یہ بات سن کر فوراً بادشاہ کو پہنچائی کہ فقیر تو اب بھی ایسی باتیں کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

١. بخندید وہ ہنسا کو کہ اوکہ اس نے ظن گمان بے ہودہ بے ہودہ برد لے گیا ندانَد نہیں جانتا خواہد یہ مرد کے اوپر لگ کر مرے گا دراں حبس اسی قید میں

٢. غلامے ایک لڑکا برد لے گیا بگفتا اس نے کہا خسرو بادشاہ کو بگو کہہ

٣. ہمیں یہی ساعتے ایک گھڑی بیش زیادہ نیست نہیں ہے خرمی خوشی پیش سامنے

٤. کنی کرے تو خرمم میں خوش ہوں سر بری سر لے جائے تو آید غمم غم میرے اس کی میم دراصل غم کے پیچھے لگتی ہے

٥. ترا تیرے پاس سپاہست لشکر ہے گنج خزانہ مرا مجھکو عیال افرادِ خاندان زیرِ کفالت حرمان محرومی

٦. بدر وازۂ مرگ موت کے دروازے سے چوں جب درشویم اندر ہو جائیں ہم بیک ہفتہ ایک ہفتہ میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ شویم ہو جائیں گے ہم

٧. منہ مت رکھ بریں اس پر دولتِ پنج روز پانچ دن کی دولت مراد چند روزہ تنِ خویشتن اپنا جسم را کو باتش آگ میں مسوز مت جلا

٨. پیش از تو تجھ سے پہلے بیش از تو تجھ سے زیادہ اندوختند انہوں نے جمع کیا بہ بیداد کردن ظلم کرنے سے سوختند جلایا انہوں نے

٩. چناں ایسے زی جی ذکرت تیرا ذکر بتحسین اچھائی سے کنند کریں وہ چو جب مردی تو مرا بر گور قبر پر لفریں ملامت۔

١٠. باید نہاد کے اوپر لگ کر رکھنا چاہئے۔ رسم بد بری رسم آئین قانون گویند کہیں گے برآں اس پر کیں کہ ایں جس نے کہ

١ بخندید کو ظن بے ہودہ برد — نداند کہ خواہد دراں حبس مرد
بادشاہ ہنس پڑا کہ اس نے بیہودہ خیال کیا ہے — وہ نہیں جانتا کہ اسی قید میں مرے گا

٢ غلامے بدرویش برد ایں پیام — بگفتا بخسرو بگو اے غلام
ایک لڑکے نے یہ پیغام درویش کو پہنچا دیا — تو اس نے کہا کہ لڑکے بادشاہ کو کہنا

٣ کہ دنیا ہمیں ساعتے بیش نیست — غم و خرمی پیش درویش نیست
کہ دنیا ایک گھڑی سے زیادہ ہے ہی نہیں — درویش کے سامنے خوشی اور غمی کوئی چیز نہیں ہے

٤ نہ گر دستگیری کنی خرمم — نہ گر سر بری در دل آید غمم
اگر تو دستگیری نہ کرے میں جب بھی خوش ہوں — اگر سر اتارے تو بھی میرے دل میں غم نہیں آئیگا

٥ ترا گر سپاہست و فرمان و گنج — مرا گر عیال ست حرمان و رنج
تیرے پاس اگر فوج حکم اور خزانہ ہے — میرے حصے میں عیال داری محرومی اور رنج ہے

٦ بدروازۂ مرگ چوں در شویم — بیک ہفتہ باہم برابر شویم
جب ہم موت کے دروازہ سے گزریں گے — تو ایک ہفتے میں ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں

٧ منہ دل بریں دولت پنج روز — تنِ خویشتن را باتش مسوز!
اس پانچ روز کی دولت پہ دل نہ رکھ — اپنے جسم کو آگ میں نہ جلا!

٨ نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند — بہ بیداد کردن جہاں سوختند
کیا تجھ سے پہلے اور دن نے تجھ سے زیادہ جمع نہیں کیا — ظلم کر کرکے جہان کو نہیں جلا یا

٩ چناں زی کہ ذکرت بتحسین کنند — چو مردی نہ بر گور لفریں کنند
زندگی ایسے گذار کہ تیرا ذکر تحسین سے کریں — جب تو مرے تو تیری قبر پر لعنتیں نہ کریں

١٠ نہ باید بہ رسم بد آئیں نہاد — کہ گویند لعنت براں کیں نہاد
بُری رسموں کا قانون نہیں بنانا چاہیئے — کہ کہیں گے اس پر لعنت ہو جس نے یہ بنایا

تشریح: (١) یعنی یہ اس کا خیالِ خام ہے کہ کچھ دنوں کے بعد رہائی ہو جائے گی رہائی تو درکنار اس کی تو موت بھی جیل خانہ میں آئے گی (٢-٣-٤) اس لڑکے نے بادشاہ کی یہ بات درویش کو پہنچا دی کہ بادشاہ تو جیل خانہ سے تیرا جنازہ ہی نکالنا چاہتا ہے درویش نے کہا اچھا میری یہ بات بادشاہ سے کہہ دینا کہ دنیا تو چند روزہ ہے اس کی غمی خوشی کا کوئی اعتبار نہیں تو اگر مجھے رہا نہ کرے میں جب بھی خوش ہوں اور اگر قتل کرا دے تو بھی مجھے غم نہ ہوگا۔ (٥-٦) تجھے خدا نے مالدار سپہ سالار اور بادشاہ بنایا ہے میں عیال دار محروم اور رنجیدہ ہوں مگر یہ فرق صرف زندگی تک محدود ہے جب ہمیں موت آئے گی اور قبر میں پہنچیں گے تو میں اور آپ برابر ہو جائیں گے کیونکہ مادی لحاظ سے نہ تیرے پاس کچھ ہوگا نہ میرے پاس (٧) اس لئے اس دولت پر نہ ریجھ جو تیرے پاس پانچ دن کی امانت ہے اور اس طرح اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنا (٨) یعنی دولت صرف تجھے ہی نہیں ملی تجھ سے پہلے کئی لوگ تجھ سے زیادہ مالدار ہو گذرے ہیں جنہوں نے تیری ہی طرح ظلم و ستم کر کے جہاں کو تباہ کیا۔ مگر اب ان کا نام و نشان نہیں (٩-١٠) اس لئے دولت کو خدا کی امانت سمجھتے ہوئے اسے اس طرح صرف کر کہ اس سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچے اور وہ تیری تعریف و تحسین کریں ورنہ تیری قبر پر لعنتیں پڑیں گی اور تیری بد آئینی کی وجہ سے ہر کوئی تجھے ملعون کہے گا۔

۱ وگر سر بر آید خداوند زور ‌‌‌ ‌نہ زیرش کند عاقبت خاک گور

اگر کوئی زور آور (سب) پر غالب آ جاتا ہے ‌ تو کیا قبر کی مٹی آخر کار زیر نہیں کر دیتی

۲ بفرمود دلتنگ درو از جفا ‌ کہ بیروں کنندش زبان از قفا

اس تنگ دل اور تنگ رو نے ظلم سے یہ حکم دیا ‌ کہ اس کی زبان گدی سے کھینچ ڈالیں

۳ چنیں گفت مرد حقائق شناس ‌ ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس

حقیقت شناس مرد نے ایسے کہا ‌ جو تو نے حکم دیا میں اس سے بھی ہراس نہیں رکھتا

۴ من از بے زبانی ندارم غمے ‌ کہ دانم کہ نا گفتہ داند ہمے

میں بے زبان ہو جانے کا بھی غم نہیں رکھتا ‌ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسے (خدا کو) بے کہے بھی علم ہے

۵ اگر بے نوائی برم در ستم ‌ گرم عاقبت خیر باشد چہ غم

اگر میں بے نوائی برداشت کروں یا ستم ‌ جو میری عاقبت اچھی ہو جائے تو کیا غم ہے

۶ عروسی بود نوبتِ ماتمت ‌ گرت نیک روزی بود خاتمت

تیرے ماتم کا وقت شادی ثابت ہوگا ‌ اگر تیرا خاتمہ بخیر ہو جائے!

حکایت

کہانی

۸ یکے مشت زن بخت روزی نداشت ‌ نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت

ایک مکہ باز کی قسمت میں روزی نہ تھی ‌ نہ اس کی شام کے اسباب مہیا نہ صبح کے

۹ زجور شکم گل کشیدے بپشت ‌ کہ روزی محالست خوردن بمشت

پیٹ کے ظلم سے پشت پر مٹی ڈھوتا ‌ کہ مکے سے روزی کھانا محال ہے

۱۰ مدام از پریشانئے روزگار ‌ دلش محنت آلود و تن سوگوار

روزگار کی پریشانی سے ہمیشہ ‌ اس کا دل مشقت زدہ اور جسم سوگوار

۱۔ سر بر آید غالب آ جائے خداوند زور زور والا زیرش اس کو زیر کند کرتا ہے عاقبت آخر کار خاک گور قبر کی مٹی

۲۔ بفرمود حکم دیا دلتنگ در رو تنگ دل اور تنگ رو از جفا ظلم سے بیروں باہر کنندش کر دیں اس کی از قفا گدی سے

۳۔ چنیں ایسے گفت کہا حقائق شناس حقیقتوں کو پہچاننے والا ازیں ہم اس سے بھی کہ گفتی جو کچھ تو نے کہا ندارم نہیں رکھتا میں ہراس خوف

۴۔ من میں از بے زبانی زبان نہ ہونے سے ندارم نہیں رکھتا میں غمے کوئی غم کہ دانم کیونکہ جانتا ہوں میں کہ ناگفتہ کہ بغیر کہے داند جانتا ہے وہ یعنی خدا جسے داند کے اوپر لگتا ہے۔

۵۔ بے نوائی بے سروسامانی برم لے جاؤں میں در ستم اور اگر ظلم گرم اگر میری عاقبت انجام خیر باشد اچھی ہو چہ غم کیا غم

۶۔ عروسی شادی بود ہوئے نوبتِ ماتمت تیرے ماتم کا وقت گرت اگر تیرا نیک روزی اچھے دن والا بود ہوئے خاتمت تیرا خاتمہ

۷۔۸ یکے ایک مشت زن مکہ باز یا پہلوان، بخت روزی روزی کا نصیب نداشت نہیں رکھتا تھا اسباب شامش اس کی شام کے اسباب مہیا حاصل چاشت صبح

۹۔ زجور شکم پیٹ کے ظلم سے گل مٹی کشیدے کھینچتا وہ بپشت پیٹھ پر محالست محال ہے خوردن کھانا بمشت مکے سے ۱۰۔ مدام ہمیشہ پریشانئ روزگار زمانے کی پریشانی سے دلش اس کا دل محنت آلود محنت سے پُر تن جسم سوگوار غمناک

تشریح: کوئی شخص کتنا ہی شہ زور کیوں نہ ہو قبر اس کے سارے کس بل نکال دیتی ہے (۲) بے حوصلہ اور ظالم بادشاہ نے یہ کھری کھری مگر تلخ و ترش باتیں سن کر حکم دے دیا کہ اس کی زبان گدی سے کھینچ دی جائے دلتنگ رو کی ترکیب میں دراصل عطف نہیں مگر چونکہ عطف سے معنی زیادہ صاف اور صحیح ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے تنگ کو اوپر معطوف کر کے معنی کئے ہیں جو میری دانست میں زیادہ صحیح ہیں (۳) درویش نے کہا کہ بادشاہ کا یہ حکم بھی مجھے ہراساں کر کے حق گوئی سے باز نہیں رکھ سکتا (۴) اگر میری زبان کھینچ بھی لی جائے تو کیا ہوگا خداوند تعالیٰ تو دل کی زبان بھی سن لیتے ہیں (۵) اگر میں فقر و فاقہ اور بے سروسامانی کی حالت میں گزر کر دوں مجھے کوئی غم نہیں جبکہ میری عاقبت بخیر ہو جائے کیونکہ جاودانی زندگی تو وہی ہے (۶) تو بھی اگر عدل و انصاف اختیار کر لے اور اس کی بدولت تیرا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو تیری موت کا دن لوگوں کے لئے ماتم اور تیرے لئے شادی کا دن ہوگا (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ خوشحالی اور تنگ دستی مآل کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ موت دونوں کو ایک سا کر دیتی ہے اس لئے تنگ دست کو چاہئے کہ تنگ دستی عارضی سمجھ کر صبر کرنا چاہئے (۸) کوئی مکہ باز پہلوان انتہائی غریب اور نادار تھا کہ صبح و شام کی روٹی بھی اسے ٹھیک سے میسر نہ آتی تھی (۹) محنت مزدوری کر کے پیٹ پال ڈگری ڈھوتا تسلہ اٹھاتا کیونکہ مکہ اور طاقت روٹی کا بدل تو نہیں مگر یہ اس زمانے کی بات ہے آج کل تو مکہ باز اپنے مکے اور طاقت سے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کما رہے ہیں جیسے محمد علی کلے۔ (۱۰) روزگار کی پریشانی سے وہ ہمیشہ غمگین رہتا تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ گہش جنگ با عالم خیرہ کش
کبھی اس کی جنگ بہادروں کو مارنے والے زمانے
گہ از بخت شوریدہ رویش ترش
سے کبھی شوریدہ بختی سے اس کا چہرہ ترش ہوتا

۲ گہ از دیدنِ عیش شیریں خلق
کبھی لوگوں کی خوش عیشی دیکھنے سے !
فرو مے شدے آب تلخش بحلق
تلخ پانی اس کے حلق سے اترجاتا

۳ گہ از کارِ آشفتہ بگریستے
کبھی بگڑے ہوئے کام سے رو پڑتا !
کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے
کہ کسی نے اس سے زیادہ سخت زندگی بھی دیکھی

۴ کساں شہد نوشند و مرغ و برہ
لوگ شہد پیتے مرغ اور بکرے کھاتے ہیں
مرا روئے ناں مے نہ بیند ترہ
میری روٹی کا چہرہ ساگ بھی نہیں دیکھتا

۵ گر انصاف پرسی نہ نیکوست ایں
اگر تو انصاف کی پوچھے تو یہ ٹھیک نہیں ہے
برہنہ من و گربہ را پوستیں
کہ میں تو ننگا اور بلیوں کو پوستین

۶ دریغ ار فلک شیوہٴ ساختے
افسوس آسمان اگر ایسا شیوہ اختیار کر لیتا
کہ گنجے بدستِ من انداختے
کہ کوئی خزانہ میرے ہاتھ لگا دیتا

۷ مگر روزگارے ہوس راندمے
شاید میں بھی کچھ دن ہوس رانی کر لیتا
زخود گردِ محنت بیفشاندمے
اپنے وجود سے محنت کی گرد جھاڑ لیتا

۸ شنیدم کہ روزے زمینے بکافت
میں نے سنا کہ ایک دن وہ کوئی زمین کھود
عظامے زنخدانِ پوسیدہ یافت
رہا تھا کہ بوسیدہ ٹھوڑی کی ہڈیاں پائیں

۹ بخاک اندرش عقد بگسیختہ
اس کا ہار مٹی میں ٹوٹا ہوا،
گہر ہائے دنداں فرو ریختہ
دانتوں کے موتی گرے ہوئے

۱۰ دہاں بے زباں پند مے گفت و راز
بے زبان منہ راز اور نصیحت کی بات کہہ رہا تھا
کہ اے خواجہ با بے مرادی بساز
کہ اے صاحب محرومی سے موافقت کرلے

۱۔ گہش کبھی اس کی عالم خیرہ کش بہادروں کو مارنے والا زمانہ گہ کبھی بخت شوریدہ پریشاں نصیب رویش اس کا چہرہ ترش کھٹا
۲۔ دیدن دیکھنا عیش زندگی شیریں میٹھی خلق مخلوق کبھی مخلوق کی بھی زندگی دیکھنے سے فرو مے شدے نیچے اُتر جاتا آبِ تلخش میٹھا پانی اس کا شین خلق کے آخر لگتی ہے یعنی اس کے حلق میں
۳۔ کارِ آشفتہ بگڑا ہوا کام بگریستے وہ روتا کس کوئی شخص دید دیکھا اس نے ازیں صعب تر اس سے زیادہ سخت زیستے کوئی زندگی
۴۔ کساں اچھے لوگ نوشند پیتے ہیں برہ بکری کا بچہ مرا میرا روئے ناں روٹی کا چہرہ مے نہ بیند نہیں دیکھتا ہے ترہ ساگ
۵۔ پرسی تو پوچھے نہ نیکوست اچھا نہیں ہے۔ ایں یہ برہنہ ننگا من میں گربہ بلی پوستین پشم دار کھال
۶۔ دریغ افسوس فلک آسمان شیوہ کوئی طریقہ ساختے بنالیتا گنجے کوئی خزانہ بدستِ من میرے ہاتھ انداختے ڈال دیتا۔
۷۔ مگر شاید روزگارے چند دن راندمے چلا لیتا میں زخود اپنے سے گردِ محنت محنت کی مٹی بیفشاندمے جھاڑ لیتا میں۔
۸۔ شنیدم میں نے سنا روزے ایک دن کافت کھودی اس نے عظامے کوئی ہڈیاں زنخدان ٹھوڑی کی بوسیدہ ہڈیاں یافت پائی اس نے۔
۹۔ بخاک مٹی میں اندرش اس کے اندر عقد ہار مراد یا ہنسلی ہے یا گردن کی ہڈیاں گہر ہائے موتی دنداں دانت فرو ریختہ گرائے ہوئے ۱۰۔ دہاں منہ بے زبان زبان کے بغیر پند نصیحت مے گفت کہہ رہا تھا و راز اور راز کی بات خواجہ صاحب یا سردار بے مرادی نامرادی یا محرومی بساز موافقت رہے

تشریح: (۱) کبھی زمانے کو گالیاں دیتا کہ بہادروں کی قدر نہیں کرتا کبھی اپنی بدنصیبی کا رونا روتا (۲) کبھی لوگوں کی عیش وعشرت دیکھ کر اس کے حلق سے پانی ایسے اٹک اٹک کے اترتا جیسے کڑوا ہو (۳) اپنے کاروبار کی خرابی سے بھی اس کو رونا آتا کہ مجھ سے زیادہ سخت اور مشکل زندگی کسی کی نہیں ہوگی (۴) لوگ تو گل شرے اڑاتے اور بکریاں کھاتے ہیں ہمیں ساگ بھی نہیں ملتا (۵) سچی بات تو یہ ہے کہ زمانہ بھی انصاف نہیں کرتا ہے کہ مجھے تو پہننے کو کپڑے نہیں ملتے لوگوں نے بلیوں کو پوستینیں پہنائی ہوئی ہیں (۶) آسمان کا کیا بگڑتا اگر وہ کوئی خزانہ میرے ہاتھ لگا دیتا (۷) تو میں بھی چند دن عیش کر کے دیکھ لیتا محنت مزدوری سے جان چھوٹ جاتی (۸) مٹی کھودتے ہوئے کوئی پرانی ہڈی برآمد ہوئی جو کسی انسانی کھوپڑی کی تھی۔ (۹) ٹھوڑی ٹوٹی پھوٹی ہوئی تھی سب جوڑ علیحدہ ہو چکے تھے اور دانت بھی جھڑ گئے تھے (۱۰) وہ منہ جس میں زبان بھی نہ تھی اپنی زبانِ حال سے کہہ رہا تھا۔ کہ جب انجام یہی ہونا ہے جو میرا ہو چکا ہے تو پھر دنیا میں محرومی اور بے سروسامانی ہی اچھی ہے اسی سے دل لگالو اور مالداری کی ہوس نہ کرو۔

۱ نہ اینست حالِ دہن زیرِ گل، | شکر خوردہ انگار یا خونِ دل،
مٹی کے نیچے منہ کی حالت کیا یہ نہیں ہے | شکر کھائے ہوئے سمجھ یا خونِ دل!

۲ غم از گردشِ روزگاراں مدار | کہ بے جا بگردد بسے روزگار
زمانے کی گردش سے غم نہ کر | کیونکہ زمانہ تو لبسا اوقات بے جا گھومتا ہے

۳ ہماں لحظہ کیں خاطرش روئے داد | غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
جب اس کے دل میں یہ بات آئی تو اسی وقت | غم نے اپنا سامان دل سے ایک طرف رکھ دیا

۴ کہ اے نفسِ بے رائے و تدبیر و ہُش | بکش بار تیمار و خود را مکش
کہ اے بے رائے بے تدبیر اور بے ہوش نفس | غم کا بوجھ اٹھا اور خودکشی نہ کر

۵ اگر بندہ بار بر سر برد، | وگر سر باوجِ فلک بر برد
اگر کوئی بندہ سر پر بوجھ ڈھوتا ہے | اور اگر کوئی آسمان کی بلندیوں پر سر لے جاتا ہے،

۶ دراں دم کہ حالش دگرگوں شود | بمرگ از سرش ہر دو بیروں شود
جس وقت کہ حالت تبدیل ہو گی | تو موت کے ساتھ دونوں سر سے نکل جائیں گی

۷ غم و شادمانی نماند ولیک | جزائے عمل ماند و نامِ نیک
غمی اور خوشی نہیں رہے گی لیکن | عمل کی جزا اور نیک نامی رہ جائے گی

۸ کرم پائے دارد نہ دیہیم و تخت | بدہ کز تو ایں ماند اے نیک بخت
بخشش پائیدار ہے نہ تاج و تخت | اے نیک بخت بخشش کر کہ تجھ سے یہ رہ جائے

۹ مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم | کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم
ملک مرتبے اور خادموں پر بھروسہ نہ کر | کیونکہ یہ تجھ سے پہلے بھی ہوئے ہیں اور تیرے بعد بھی ہوں گے

۱۰ زر افشاں چو دنیا بخواہی گذاشت | کہ سعدیؔ دُر افشاند چوں زر نداشت
سونا بانٹ دے جب دنیا چھوڑ جانی ہے | کیونکہ سعدیؒ موتی بکھیر رہا ہے اگر سونا نہیں رکھتا

۱۔ نہ اینست کیا یہ نہیں ہے دہن منہ زیرِ گل مٹی کے نیچے شکر خوردہ میٹھا کھائے ہوئے انگار تو شمار کر
۲۔ گردشِ روزگاراں زمانے کی گردش مدار مت رکھ بگردد گھومتا ہے بسے بہت دفعہ
۳۔ ہماں لحظہ اسی گھڑی کیں جب کہ اس نے خاطرش اس کا دل روئے داد ظاہر ہوئی از خاطرش اس کے دل سے رخت سامان یکسو ایک طرف نہاد رکھ دیا
۴۔ ہُش ہوش کا مخفف بکش کھینچ بار تیمار غم کا بوجھ خود را اپنے آپ کو مکش مت مار
۵۔ بار بوجھ بر سر سر پر برد لے جاتا ہے باوج فلک آسمان کی بلندی پر بر زائد
۶۔ دراں دم جس وقت میں حالش اس کی حالت دگرگوں دوسری طرح کی شود ہوگی بمرگ موت کے ساتھ از سرش اس کے سر سے ہر دو دونوں بیروں شود نکل جائیں گے
۷۔ شادمانی خوشی نماند نہیں رہے ولیک اور لیکن جزائے عمل عمل کی جزا ماند رہے گی نامِ نیک نیک نامی
۸۔ کرم بخشش پائے دارد پاؤں رکھتی ہے دیہیم تاج بدہ دے یا بخشش کر ز تو تاکہ تجھ سے ایں ماند یہ رہے نیک بخت نیک نصیب } ہو گی
۹۔ مکن مت کر تکیہ بھروسہ جاہ مرتبہ حشم نوکر چاکر پیش از تو تجھ سے پہلے بودست ہوئے ہیں بعد از تو تیرے بعد از تو تجھ سے ہم بھی
۱۰۔ زر سونا افشاں چھڑک چو جب بخواہی گذاشت چھوڑ جائے گا سعدی مصنفؒ دُر موتی افشاند اس نے بکھیرے نداشت نہیں رکھا اس نے

تشریح: میں خواہ میٹھے پکوان کھاتا رہا ناداری کی وجہ سے خونِ دل پیتا رہا مٹی نے اس کی تفصیل نہیں پوچھی بس حلیہ خراب کر کے رکھ دیا (۲) زمانے کی گردش کا کیا غم کرنا وہ تو اکثر کمینوں کو مالدار اور بادشاہوں کو فقیر کرتا رہتا ہے (۳-۴) ان باتوں کا اس کے دل میں آنا تھا کہ اسے نصیحت مل گئی کہ مجھے بھی زمانے کی گردش اور اپنی کم نصیبی کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے معاً سارے غم دُور ہو گئے اور دل کو سکون آگیا کہ جب ہر ایک کا انجام یہی ہے تو پھر ناداری کا غم کرنا فضول ہے (۵-۶) کوئی مزدوری کرتا ہو امرا ہو یا تاجِ شاہی پہنے ہو جب موت آتی ہے تو دونوں برابر ہو جاتے ہیں، (۷) مغموم کی غمی اور شادمان کی خوشی دونوں ختم ہو جائیں گی صرف عمل اور اس کی جزا ساتھ جائے گی اور نیک نامی بھی باقی رہے گی (۸) باقی رہنے والی وہ سخاوت اور بخشش ہے جو دنیا میں کر لی جائے یہ تاج و تخت تو خود مٹی کی خوراک ہیں (۹-۱۰) حکومت اور منصب بھروسے کے قابل نہیں کیونکہ یہ پہلے لوگوں کے پاس بھی تھے۔ مگر ان کے ساتھ دھوکہ کر کے ان کو آگے چلا دیا اور خود پیچھے رہ گئے، یہی معاملہ تمہارے ساتھ بھی ہوگا اس لئے بہتر ہے کہ سعدیؒ کی طرح سخاوت پر بھروسہ کیا جائے کہ اس کے پاس اگر سونا چاندی نہیں ہے تو وہ الفاظ کے موتی تو لٹا رہا ہے مگر تیرے پاس توحقیقۃً سونا چاندی ہے لہذا تو اسے تقسیم کر تاکہ تیری سخاوت اور نیک نامی زندہ رہے۔

Scanned by CamScanner

حکایت
کہانی

٢ حکایت کنند از جفا گسترے — کہ فرماندہی داشت بر کشورے
ایک ظالم کی حکایت کرتے ہیں — جو کسی ملک پر حکومت کرتا تھا

٣ در ایام او روز مردم چو شام — شب از بیم او خواب مردم حرام
اس کے زمانے میں لوگوں کے دن شام جیسے — رات کو اس کے ڈر سے لوگوں کی نیند حرام

۴ ہمہ روز نیکاں ازو در بلا — بشب دست پاکاں ازو بر دعا
سارا دن نیک لوگ اس کی وجہ سے مصیبت میں — رات کو پاک لوگوں کے ہاتھ اس کے خلاف دعا میں

۵ گروہے بر شیخ آں روزگار — ز دست ستمگر گریستند زار
ایک جماعت اس زمانے کے بزرگ کے پاس — ظالم کے ہاتھ زار و قطار روئے

۶ کہ اے پیر دانائے فرخندہ رائے — بگو ایں جواں را بترس از خدا
کہ اے مبارک رائے والے پیر دانا! — اس جوان کو کہو کہ خدا سے ڈرے

۷ بگفتا دریغ آیدم نام دوست — کہ ہر کس نہ درخورد پیغام اوست
فرمایا کہ اس کے سامنے دوست کا نام لیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے — کیونکہ ہر شخص اس کے پیغام کے لائق نہیں ہے

۸ کسے را کہ بینی ز حق بر کراں — منہ باوے اے خواجہ حق درمیاں
جو شخص حق سے ایک طرف ہو — اے صاحب اس کے (معاملہ) میں حق کو بیچ میں نہ لا

۹ حقت گفتم اے خسرو نیک رائے — تواں گفت حق پیش مرد خدا
اے نیک رائے بادشاہ میں نے تجھے حق ہی کہا ہے — کیونکہ حق اللہ والے کے سامنے ہی کہہ سکتے ہیں

١٠ بر مرد ناداں نریزم علوم — کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم
میں نادان آدمی کے سامنے علم نہیں بکھیرتا — کہ شوریلی زمین میں بیج ضائع کردوں

١۔ کنند کرتے ہیں جفا گسترے ایک ظالم فرماندہی حکمرانی داشت رکھتا تھا کشورے کوئی ملک
٢۔ ایام جمع یوم دن روز دن مردم لوگ چو مثل شب رات بیم خوف خواب مردم لوگوں کی نیند حرام مراد دغاشت
۴۔ ہمہ روز سارا دن نیکاں جمع از داس سے بلا مصیبت بشب رات کو دست پاکاں پاک لوگوں کے ہاتھ بر دعا دعا پر
۵۔ گروہے ایک جماعت بر پر شیخ آں روزگار اس وقت کا بزرگ ز دست ستمگر ظالم کے ہاتھ سے گریستند روئے وہ زار زار و قطار
۶۔ پیر دانا عقلمند بزرگ فرخندہ رائے مبارک رائے والے بگو کہہ ایں جواں را اس جوان کو بترس ڈر
۷۔ بگفتا اس نے فرمایا دریغ آیدم مجھے افسوس آتا ہے ہر کس ہر شخص درخورد لائق پیغام سندیسا اوست اس کا ہے
۸۔ کسے را کہ جس شخص کو کہ بینی دیکھے تو بر کراں کنارے پر منہ مت رکھ باوے اس کے ساتھ خواجہ صاحب حق درمیاں حق کو بیچ میں
۹۔ حقت گفتم میں نے تجھ کو حق کہا ہے خسرو نیک رائے نیک رائے والا بادشاہ تواں گفت کہہ سکتے ہیں پیش مرد خدا خدا والے آدمی کے سامنے
١٠۔ بر مرد ناداں نادان آدمی کے سامنے نریزم نہیں گراتا میں علوم جمع علم ضائع کنم ضائع کردوں میں تخم بیج شورہ بوم شوریلی زمین

تشریح: (١) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ظالم کو خدا کا واسطہ دینا نام خدا کی بے ادبی ہے اور جس کو خدا نے عدل و انصاف کی توفیق دی ہے اس کو مغرور ہونے کی بجائے اسے موہبتِ الٰہی سمجھنا چاہئے
(٢) کسی علاقے میں کوئی ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ (٣) دن شام کی طرح ہونے کا مطلب ہے کاروبار نہ ہونا یعنی دن کو کاروبار نہ کر سکتے تھے رات کو انہیں نیند نہ آتی تھی (۴) نیک لوگوں کا خاص طور پر دشمن تھا اس لئے پاک لوگ رات کو اس کے لئے بددعائیں کرتے (۵) ستائے ہوئے لوگ اس زمانے کے کسی بزرگ کے پاس گئے اور ظالم کے ظلم کی رو رو کر شکایت کی (۶) یعنی آپ اسے نصیحت کر سکتے ہیں تو خدا کے لئے ضرور کریئے اور اسے کہیئے کہ کچھ تو خدا سے ڈرے اور ظلم ترک کرے (۷) بزرگ نے کہا کہ ایسے ظالم شخص کے سامنے خدا کا نام لینا میں بے ادبی سمجھتا ہوں کیونکہ خدا کا نام بھی قدر دانوں کے سامنے لیا جاتا ہے (۸) جو حق کو مانتا ہی نہیں اسے حق کے واسطے دینے بے فائدہ ہیں (۹) اے بادشاہ تیرے سامنے حق کا اعلان میں اس لئے کر رہا ہوں کہ تو حق کا قدردان ہے اور توجہ سے سنتا ہے (١٠) میں بھی نصیحت کا بیج ایسی زمین میں ڈالتا ہوں جو قابلِ زراعت ہو ورنہ شوریلی اور کھور زدہ زمین میں تو بیج ہی ضائع ہو جاتا ہے گویا تیرے دل میں میری نصیحت کا بیج پھل پھول سکتا ہے اس لئے تجھے نصیحت کر رہا ہوں۔

۱ چو در وے نگیرد عدو داندم　　بر نجد بجان و بر نجاندم
جب اس میں اثر نہیں کرے گا تو مجھے دشمن جانے گا　　دل میں رنجیدہ ہوگا اور مجھے رنج پہنچائے گا

۲ ترا عادت اے بادشاہ حق رویست　　دلِ مرد حق گو ازیں جا قوی ست
اے بادشاہ حق پر چلنا تیری عادت ہے　　اسی وجہ سے حق گو آدمی کا دل مضبوط ہے

۳ نگیں خصلتے دارد اے نیک بخت　　کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت
اے نیک بخت نگینہ ایک خصلت رکھتا ہے　　کہ موم میں جمتا ہے نہ کہ سخت پتھر میں

۴ عجب نیست گر ظالم از من بجاں　　برنجد کہ دزدست و من پاسبان
کوئی تعجب نہیں اگر ظالم مجھ سے جان سے　　رنجیدہ ہو کیوں کہ وہ چور ہے اور میں چوکیدار

۵ تو ہم پاسبانی بانصاف و داد　　کہ حفظِ خدا پاسبان تو باد
تو بھی حق اور انصاف کے ساتھ پاسبان ہے　　خدا کی حفاظت تیری پاسبان ہو،

۶ ترا نیست منت ز روئے قیاس　　خداوند را فضل و منت سپاس
از روئے قیاس تیرا احسان نہیں ہے　　خداوند تعالیٰ کا فضل احسان اور شکریہ ہے

۷ کہ در کارِ خیرت بخدمت بداشت　　نہ چوں دیگرانت معطل گذاشت
جب کہ مجھے کارِ خیر میں خدمت کے لئے رکھ لیا　　دوسروں کی طرح بے کار نہیں چھوڑا

۸ ہمہ کس بمیداں کوشش در اند　　ولے گوئے بخشش نہ ہر کس برند
سبھی لوگ کوشش کے میدان میں ہیں　　لیکن بخشش کی گیند ہر شخص نہیں لے جا سکتا

۹ تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت　　خدا در تو خوئے بہشتی سرشت
تو نے کوشش سے بہشت حاصل نہیں کیا　　بلکہ خدا نے تیرے اندر بہشتی خصلت پیدا کی

۱۰ دلت روشن و وقت مجموع باد　　قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
تیرا دل روشن اور اوقات جمع ہوں،　　قدم ثابت اور مرتبہ بلند ہو۔

ا۔ چو جب در وے اس میں نگیرد نہیں اثر کرے گی عدو دشمن داندم مجھ کو جانے گا برنجد رنجیدہ ہوگا بجاں جان میں برنجاندم مجھ کو رنجیدہ کرے گا

۲۔ ترا تجھ کو حق روئیست حق پر چلنا ہے دلِ مردِ حق اللہ والے مرد کا دل ازیں جا اسی وجہ سے قوی ست مضبوط ہے

۳۔ نگیں نگینہ خصلتے ایک صفت دارد رکھتا ہے نیک بخت نیک نصیب گیرد اثر کرتا ہے سنگِ سخت سخت پتھر

۴۔ عجب نیست تعجب نہیں ہے از من مجھ سے بجاں دل سے برنجد رنجیدہ ہو دزدست وہ چور ہے من پاسبان میں پہرے دار

۵۔ تو ہم تو بھی پاسبانی پاسبان ہے تو بانصاف و داد عدل و انصاف کے ساتھ حفظِ خدا خدا کی حفاظت پاسبانِ تو تیری پاسبان باد ہو وے

۶۔ ترا تجھ کو نیست نہیں ہے منت احسان زروئے قیاس قیاس کے لحاظ سے خداوند را اللہ تعالیٰ کے لئے فضل مہربانی منت احسان سپاس شکریہ

۷۔ در کارِ خیرت کارِ خیر میں تجھکو بداشت رکھا اس نے چوں مثل دیگرانت دوسروں کی طرح تجھ کو معطل بیکار گذاشت چھوڑا اس نے

۸۔ ہمہ کس سبھی شخص بمیدان کوشش کوشش کے میدان میں در اند ہیں ولے لیکن گوئے بخشش بخشش کی گیند ہر کس ہر شخص برند لے جا سکتے ہیں

۹۔ نہ کردی نہ کیا تو نے بہشت جنت در تو تجھ میں خوئے بہشتی بہشتی عادت سرشت گوندھ دی اس نے ۱۰۔ دلت تیرا دل مجموع باد جمع ہو یعنی پریشانی نہ ہو پایہ مرتبہ مرفوع بلند

تشریح: (۱) یعنی نا اہل کو نصیحت کردں تو وہ متاثر نہ ہونے کی وجہ سے میرا دشمن بن جائے گا خود بھی رنجیدہ ہوگا اور مجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا (۲) حق گو اور نصیحت کنندہ لوگ تیرے سامنے برملا حق کا اظہار اس لئے کرتے ہیں کہ تو حق کو قبول کرلیتا ہے تو وہ بے خوفی سے کہہ گزرتے ہیں (۳) نگینہ موم میں اپنے نقش چھوڑتا ہے سخت پتھر میں نہیں اسی طرح نصیحت تیرے نرم وگداز دل میں اثر کرتی ہے پتھر دلوں میں نہیں (۴) ظالم لوگ میری طرف سے اس لئے رنجیدہ ہیں کہ وہ چور ہیں اور میں چوروں کا پکڑنے والا چوروں پولیس من سے رنجیدہ ہوتے ہی ہیں (۵) تجھے بھی خدا نے اپنی مخلوق کا پاسبان بنایا ہے تو اگر عدل والصاف سے ان کی پاسبانی کرے گا تو خدا کی حفاظت تیری پاسبان ہوگی (۶-۷) تو اگر مخلوق کی خدمت کرتا ہے تو اس پر تجھے مغرور ہونے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ یہ تو خدا کا احسان ہے کہ اس نے تجھے خدمت کے لئے قبول کرلیا ورنہ دوسرے لوگوں کی طرح وہ تجھے بھی دھتکار سکتا تھا (۸) کوشش ہر کوئی کرتا ہے لیکن کامیابی کسی کسی کو ہوتی ہے بخشش کی گیند لے جانے کا مطلب ہے بخشش کی بازی جیت لینا (۹) اگر خدا نے تیری طبیعت میں عدل و انصاف ودلیعت نہ کردیا ہوتا تو عادل و منصف ہونے کی حیثیت سے بہشتی نہ بن سکتا (۱۰) جملہ دعائیہ ہے کہ خدا کرے تیرا دل روشن ہو تجھے دل جمعی حاصل ہو ثابت قدم رہے اور مرتبہ بلند ہو۔

نمبر	مصرع اول	مصرع دوم
۱	حیاتت خوش و رفتنت بر صواب تیری زندگی اچھی ہو اور تیرا چال چلن درست	عبادت قبول و دعا مستجاب عبادت قبول ہو اور دعا منظور
	گفتار بات	
۳	ہمی تا برآید بتدبیر کار جب تک تدبیر سے کام نکل سکے	مدارائے دشمن بہ از کارزار دشمن کی مدارت جنگ سے بہتر ہے۔
۴	چوں نتواں عدو را بقوت شکست جب دشمن کو قوت سے نہ توڑ سکیں	بنعمت بباید در فتنہ بست تو مال و دولت سے فتنہ کا دروازہ بند کردینا چاہیے
۵	گر اندیشہ داری ز دشمن گزند اگر دشمن سے نقصان کا اندیشہ ہو	بتعویذ احساں زبانش ببند تو احسان کے تعویذ سے اسکی زبان بند کرلی چاہیے
۶	عدو را بجائے خسک زر بریز دشمن کے سامنے گوکھرو کی بجائے سونا بکھیر دے	کہ احسان کند کند دندان تیز کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کند کر دیتا ہے
۷	بتدبیر باید جہاں خورد و نوش تدبیر کے ساتھ جہان کو کھانا اور پینا چاہیے	چوں دستے نشاید گزید بدن بوس جب ہاتھ کو تو کاٹ نہ سکے تو چوم لے
۸	بتدبیر رستم درآید ببند تدبیر کے ساتھ وہ رستم بھی قید میں آجاتا ہے	کہ اسفندیارش نہ جست از کمند جس کی کمند سے اسفندیار نہ بچ سکا
۹	عدو را بفرصت تواں کند پوست فرصت میں دشمن کی کھال ادھیڑ سکتے ہیں	پس او را مراعت چناں کن کہ دوست پھر اس کی رعایت ایسے کر جیسے دوست کی
۱۰	حذر کن ز پیکار کمتر کسے گھٹیا آدمی کی لڑائی سے بھی بچ	کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے کیونکہ میں نے بسا اوقات قطرہ سے سیلاب دیکھا ہے

۱۔ حیاتت تیری زندگی رفتنت تیرا جانا مستجاب مقبول

۳۔ ہمی تا برآید جب تک کہ نکل سکتا ہے بتدبیر تدبیر کے ساتھ کار کام مدارائے نرمی کا معاملہ بہ بہتر کارزار لڑائی۔

۴۔ چوں جب نتواں اس نے شکست کے اوپر لگتا ہے یعنی نہیں توڑ سکتا عدو دشمن بقوت طاقت سے بنعمت مال سے بباید اس نے بست کے اوپر لگتا ہے اندیشہ داری فکر رکھتا ہے تو در دروازہ گزند نقصان بتعویذ احسان احسان کے تعویذ کے ساتھ زبانش اس کی زبان بہ بند بند کر دیے یعنی احسان کے ساتھ رام کرلے۔ (۵) خسک گوکھرو لوہے کے کانٹے زر سونا بریز بکھیر کند کرتا ہے کند دندانِ تیز تیز دانت

بباید خورد و نوش کے اوپر لگ کر کھانا چاہیے اور چومنا چاہیے چوں جب دستے کوئی ہاتھ نشاید گزیدن کاٹنا ممکن نہ ہو بوس چوم لے

۷۔ رستم ایران کا مشہور پہلوان درآید آجاتا ہے بہ بند بند میں کہ جو کہ اسفندیار گشتاسپ کا بیٹا جو بڑا پہلوان تھا ش کمند کا مضاف الیہ ہے یعنی اس کی کمند سے نہ جست نہ کودا۔

۸۔ عدو دشمن بفرصت فرصت کے وقت میں توان کند ادھیڑ سکتے ہیں پوست کھال پس پھر اورا اس کو مراعت مخفف مراعات یعنی رعایت چناں کن ایسے کر کہ جیسا کہ

۱۰۔ حذر کن پرہیز کر پیکار لڑائی کمتر کسے کم درجہ آدمی کی لڑائی دیدم میں نے دیکھا بسے بہت دفعہ

تشریح (۱) یہ بھی جملہ دعائیہ ہے رفتنت بر صواب کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تیرا مرنا نیکی پر ہو یعنی تیری زندگی اور موت اچھی ہو اور تیری عبادت اور دعا قبول ہو (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ حکومت سیاست اور تدبیر سے چلتی ہے جب تک نرمی سے کام نکل سکتا ہو سختی بالکل نہیں کرنی چاہیے اور جب سختی کی حاجت ہو نرمی سے کام نہیں لینا چاہیے (۳) یعنی جب تک ہو سکے جنگ سے بچنا ہی بہتر ہے دشمن کی مدارت سے اگر جنگ ٹلتی ہو تو ٹال دو (۴) دشمن کے مقابلہ کی طاقت اگر تمہارے پاس نہ ہو تو کچھ دے دلا کے دشمن کو واپس کر دو (۵) اگر تمہیں خطرہ ہو کہ دشمن کبھی تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ تو اس پہ احسان کرکے اسے رام کر لو (۶) خسک اور گوکھرو لوہے کے سہ رخے کانٹے ہوتے تھے جو دشمن کی راہ میں بچھا دیتے تھے۔ جس سے اس کی پیش قدمی رک جاتی تھی یعنی اگر پیسہ دیکر اسکی پیش قدمی کو روک سکتے ہو تو اسی طرح روک دو (۷) یعنی تدبیر کے ساتھ دنیا حاصل کرنی چاہیے کسی کا ہاتھ چبانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاؤ لیکن اگر کاٹ نہ سکو تو فوراً چوم لو وہ سمجھے گا کہ میری عزت اور آداب کے لئے اس نے ہاتھ پکڑا تھا۔ (۸) تدبیر ایسی طاقت ہے کہ اس سے بڑے سے بڑے پہلوان کو بھی زیر کر سکتے ہیں جیسا کہ شغاد نے کنویں خس پوش کر کے ان میں رستم کو گرا لیا تھا۔ اور اسی طرح اس لاثانی پہلوان کا کام تمام کر دیا تھا۔ اسفندیار کو رستم نے آنکھوں میں تیر مار کر آناً فاناً کمند میں پھنسایا اور لے بھاگا اسفندیار کو روئیں تن بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا جسم تانبے جیسا سخت تھا۔ تیر و تلوار اس پر کام نہیں کرتے تھے (۹) دشمن کو مغلوب کرنے کے بعد جب اس کی سرکشی ختم ہو جائے تو پھر اس سے دوستوں جیسا سلوک کرو انتقام برائے انتقام نہ اختیار کرو۔ (۱۰) دشمن خواہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو اس کے ساتھ لڑائی سے پرہیز کرو کیونکہ کبھی کبھی قطرے بھی سیلاب کی شکل اختیار کر جاتے ہیں یعنی وہ دوسرے دشمنوں کے ساتھ مل کر تیرے لئے خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ مزن تا توانی بر ابرو گرہ — کہ دشمن اگرچہ زبوں دوست بہ
جب تک ہو سکے ابرو پر شکن نہ ڈال — کیونکہ دشمن اگرچہ کمزور ہو دوست بہتر ہے

۲ بود دشمنش تازہ و دوست ریش — کسے کش بود دشمن از دوست بیش
اس کے دشمن تازہ دم اور دوست زخمی ہوں گے — جس کے دشمن دوستوں سے زیادہ ہوں

۳ مزن با سپاہے ز خود بیشتر — کہ نتواں زد انگشت با نیشتر
اپنے سے بڑی فوج پر حملہ نہ کر — کیونکہ نشتر پر انگلی نہیں ماری جا سکتی

۴ وگر زو توانا تری در نبرد — نہ مردی ست بر ناتواں زور کرد
اگر لڑائی میں تو اس سے زیادہ طاقتور ہے — پھر کمزور سے زور آزمائی کرنا بھی بہادری نہیں ہے

۵ اگر پیل زوری وگر شیر جنگ — بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
اگر تو ہاتھی کے زور اور شیر کے پنجے والا ہے — میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے،

۶ چو دست از ہمہ حیلتے در گسست — حلال ست بردن بشمشیر دست
اگر ہاتھ تمام حیلوں سے ٹوٹ جائے — پھر تلوار پر ہاتھ لے جانا حلال ہے

۷ اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ، — وگر جنگ جوید عناں بر مپیچ،
اگر دشمن صلح کا طلب گار ہو تو سر نہ پھیر — اور اگر وہ لڑنا چاہے تو باگ نہ موڑ،

۸ کہ گر وے بہ بندد در کارزار — ترا قدر و ہیبت شود یک ہزار
کہ اگر لڑائی کا دروازہ وہ بند کرے — تری قدر و ہیبت ہزار گنا ہو جائے گی

۹ ور او پائے جنگ آورد در رکاب — نخواہد بحشر از تو داور حساب،
اور اگر وہ جنگ کے پاؤں رکاب میں لے آئے — تو اللہ تعالےٰ محشر میں تجھ سے حساب نہیں مانگے گا

۱۰ تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست — کہ بر کینہ ور مہربانی خطا ست
تو بھی جنگ کیلئے طیار ہو جا جب فتنہ اٹھے — کیونکہ کینہ پرور پر مہربانی غلط ہے۔

۱۔ مزن مت مار تا توانی جب تک تو طاقت رکھے ابرو بھنویں گرہ شکن زبوں کمزور بہ بہتر
۲۔ بود ہووے دشمنش اس کے دشمن ریش زخمی کسے کش جس شخص کے کہ ش دوست کا مضاف الیہ یعنی اس کے دوست بیش زیادہ
۳۔ مزن مت مار سپاہے کہ جو فوج کہ بیشتر زیادہ نتواں زد نہیں مار سکتے انگشت انگلی با نیشتر نشتر پر
۴۔ زو اس سے توانا تری زیادہ طاقت ور ہے تو نبرد لڑائی نہ مردی ست بہادری نہیں ہے، ناتواں کمزور زور کرد زور کرنا
۵۔ پیل زوری ہاتھی کے زور والا شیر جنگ شیر کے چنگل والا بنزدیک من مرے نزدیک کہ بمعنی از سے
۶۔ چو جب دست ہاتھ ہمہ حیلتے تمام حیلے در گسست ٹوٹ گیا عاجز رہ گیا بردن لے جانا بشمشیر تلوار پر دست ہاتھ
۷۔ خواہد چاہے مپیچ مت پھیر جوید ڈھونڈے عناں باگ
۸۔ وے وہ بہ بندد بند کرے کارزار لڑائی ترا تیری شود ہو جاوے یک ہزار ایک ہزار گنا
۹۔ ور او اور اگر وہ پائے جنگ جنگ کے پاؤں آورد لے آوے نخواہد نہیں چاہے گا بحشر محشر میں داور اللہ تعالےٰ
۱۰۔ ہم بھی جنگ را جنگ کے لئے باش طیار ہو جا چوں جب فتنہ خواست فتنہ کھڑا ہوا کینہ ور کینے والا

تشریح: (۱) بلا وجہ دشمن کو اکڑ فوں نہ دکھاؤ بلکہ ہو سکے تو اس سے دوستی کرنے کی کوشش کرو (۲) جس کے دشمن زیادہ ہوں اس کے دوست ہمیشہ درماندہ ہوتے ہیں کیونکہ دشمن انھیں چین نہیں لینے دیتے اور خود زیادہ ہونے کی وجہ سے تازہ دم رہتے ہیں (۳) جس طرح نشتر پر انگلی ماریں تو نقصان یقینی ہے اسی طرح بڑی فوج سے ٹکرانا بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے (۴) دشمن اگر انتہائی کمزور ہے تو پھر اس پر چڑھ دوڑنا کونسی بہادری ہے (۵) خواہ تو کتنا ہی طاقتور ہو تجھے جنگ کی بجائے صلح کا راستہ اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے (۶) ہاں اگر جنگ کے بغیر کوئی چارہ ہی نہ رہے تو پھر بسم اللہ کرو اور منہ نہ موڑو (۷) دشمن کو صلح کی طرف مائل دیکھو تو فوراً صلح کر لو اور جنگ پر آمادہ نظر آئے تو پھر پیچھے نہ ہٹو (۸) اگر اس کے کہنے سے صلح کر لو گے تو بھی تمہارا ہی وقار بڑھے گا (۹) اور اگر وہ جنگ میں پہل کرے تو قیامت کا حساب کتاب اس کے ذمہ ہے تو پھر تمہیں سستی نہیں دکھانی چاہیے (۱۰) کوئی شخص فتنہ کھڑا کرنا چاہے تو فوراً اس کا سر کچل دو کیونکہ ایسے شخص پر مہربانی نامناسب ہے۔

۱ چوں باسفلہ گوئی بلطف و خوشی
جب کمینے آدمی سے تو ہنسی اور مہربانی سے بات کریگا
فزوں گرددش کبر و گردن کشی
تو اس کا تکبر اور سرکشی زیادہ ہو جائے گی،

۲ چو دشمن در آمد بعجز از درت
جب دشمن عاجز ہو کر تیرے دروازے پر آ جائے
بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
تو دل سے کینہ اور سر سے غصہ نکال دے

۳ چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن،
جب وہ امان چاہے تو کرم اختیار کر،
ببخشاؤ از مکرش اندیشہ کن
معاف کر دے مگر اس کے مکر سے محتاط رہ

۴ ز تدبیر پیرِ کہن بر مگرد
پرانے بوڑھوں کی تدبیر سے منحرف نہ ہو
کہ کارِ آزمودہ بود سالخورد
کیونکہ عمر رسیدہ آدمی تجربہ کار ہوتا ہے

۵ در آرند بنیادِ روئیں ز پاء،
کانسی کی دیوار کے پاؤں اکھیڑ دیتے ہیں
جواناں بشمشیر و پیراں براء
جوان تلوار سے اور بوڑھے رائے سے

۶ بیندیش در قلب ہیجا مفر
لڑائی کے دوران بھاگنے کی جگہ بھی سوچ رکھ
چہ دانی کہ زیناں کہ یابد ظفر
تو کیا جانے ان میں سے کون فتح پائے

۷ چو بینی کہ لشکر زہم پشت داد
جب تو دیکھے کہ سارے لشکر نے پیٹھ پھیر لی ہے
بہ تنہا مدہ جانِ شیریں بباد
تو تنہا شیریں جان ضائع نہ کر

۸ اگر بر کناری برفتن بکوش،
اگر تو کنارے پر ہے تو بھاگنے کی کوشش کر
وگر در میاں لبس دشمن بپوش
اور اگر بیچ میں ہے تو دشمن کا لباس پہن لے

۹ وگر خود ہزاری و دشمن دویست
اگر تیری فوج ایک ہزار ہے اور دشمن کی دو سو
چو شب شد در اقلیم دشمن مایست
جب رات ہو جائے تو دشمن ملک میں نہ ٹھہر

۱۰ شبِ تیرہ پنجہ سوار از کمین
اندھیری رات میں پنجاہ سوار گھات سے نکل کر
چو پانصد بشوکت بدرّد زمین
پانچ سو کی طرح ہیبت سے زمین پھاڑ دیتے ہیں

۱۔ چوں جب باسفلہ کمینہ کے ساتھ گوئی بات کرے تو بلطف مہربانی سے فزوں زیادہ گرددش ہو جاوے اس کی کبر ... گردن کشی سرکشی
۲۔ در آمد اندر آیا بعجز عاجزی سے از درت تیرے دروازے سے بدر کن باہر کر دے کین کینہ خشم غصہ از سرت اپنے سر سے
۳۔ زنہار امان خواہد چاہے وہ کرم بخشش پیشہ کن اختیار کر ببخشاء بخشش کر از مکرش اس کے مکر سے اندیشہ کن فکر کر احتیاط کر
۴۔ پیر کہن پرانا بڈھا بر مگرد مت پھر کار آزمودہ کام آزمائے ہوئے مراد تجربہ کار بود ہو وے سالخوردہ سال کھائے ہوئے یعنی لمبی عمر والا
۵۔ در آرند نکال دیتے ہیں بنیاد روئیں پیتل تانبا ز پا پاؤں سے جواناں جمع بشمشیر تلوار سے پیراں بوڑھے براء رائے کے ساتھ
۶۔ بیندیش سوچ قلب درمیان ہیجا لڑائی مفر بھاگنا چہ دانی کیا جانے تو کہ زیناں کہ ان میں سے کہ کون یابد پا دے ظفر کامیابی۔
۷۔ ... بینی دیکھے تو زہم آپس سے پشت داد پیٹھ دے دی مدہ مت دے بباد برباد شیریں میٹھی
۸۔ بر کناری کنارے پر ہے تو برفتن جانے میں کوش کوشش کر درمیاں بیچ میں لبس لباس بپوش پہن لے
۹۔ ہزاری ہزار ہے تو دویست دو سو ہے شب رات شد ہو گئی اقلیم دشمن دشمن کا ملک مایست مت ٹھہر ۱۰۔ شب تیرہ تاریک رات پنجہ پچاس کمین گھات کی جگہ پانصد پانچ سو بشوکت ہیبت سے بدرّد پھاڑ دیں

تشریح: (۱) کمینے آدمی کی تعظیم کریں تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ گھٹیا لوگ مجھ سے دب کر سلام کرتے ہیں لہذا وہ متکبر ہو جاتا ہے (۲) دشمن جب مجبور ہو کر تیری چوکھٹ پر آ گرے تو اس کو معاف کر دینا چاہیئے اور ناراضگی ختم کر دینی چاہیئے (۳) اگر کوئی دشمن تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو لیکن محتاط رہو کہ کبھی وہ خفیہ طور پر نقصان پہنچا دے (۴) بوڑھوں کا تجربہ جو کام کر سکتا ہے جوانوں کی طاقت وہ کام نہیں کرتی۔ اس لیئے ان کے مشورے کی قدر کرنی چاہیئے (۵) یعنی بڑی بڑی مہمات جوان تلوار سے اور بوڑھے تجربہ سے سر کرتے ہیں اس لئے بوڑھوں کی رائے کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ (۶) عین میدانِ جنگ میں لڑائی کی تدبیروں کے ساتھ ساتھ فرار کی راہیں بھی سوچ رکھنی چاہئیں ممکن ہے پانسہ تمہارے خلاف پلٹ جائے اور تمہیں بھاگنا پڑے (۷) یعنی جب سارا لشکر بھاگ جائے تو اکیلے لڑنے مرنے سے کوئی فائدہ نہیں پھر تم اپنی جان بچا کر مناسب موقع کے منتظر رہو (۸) اگر میدان کے ایک طرف ہو تو یونہی بھاگ جانا مناسب ہے لیکن اگر درمیان میں ہو تو پھر دشمن کا لباس پہن کر نکلنے کی کوشش کرو (۹-۱۰) دشمن کی تعداد کتنی ہی کم ہو مگر رات کے وقت اس کے ملک میں پڑاؤ کرنا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا ہے وہ گھاتوں سے واقف ہونے کی وجہ سے رات کو شبخون مار کر تمہیں تباہ کر دیں اور شبخون کے لئے زیادہ سپاہیوں کی ضرورت نہیں دو سو کی نفری پانچ سو کا کام کر جاتی ہے۔

١ چوں خواہی بریدن بہ شب راہ ہا — حذر کن نخست از کمین گاہ ہا
جب تو رات کو راستے طے کرنا چاہے — تو پہلے کمین گاہوں سے احتیاط کرے

٢ میانِ دو لشکر چو یک روزہ راہ — بماند بزن خیمہ بر جائے گاہ
دونوں فوجوں کے درمیان جب ایک روز کی راہ — رہ جائے تو اسی جگہ خیمہ لگا دے

٣ تو آسودہ بر لشکرِ ماندہ زن — کہ ناداں ستم کرد بر خویشتن
تو آرام سے تھکے ماندے لشکر پر حملہ کر — کیونکہ ناداں نے اپنے آپ پر ظلم کیا

٤ چو دشمن شکستی میفگن علم — کہ بازش نباید جراحت بہم
جب تو دشمن کو شکست دے چکے تو ان کا جھنڈا نہ گرا — تاکہ اس کا زخم پھر سے نہ بھر آئے

٥ بسے در قفائے ہزیمت مراں — نباید کہ دور افتی از یاوراں
شکست خوردہ لشکر کا زیادہ پیچھا نہ کر — مبادا مددگاروں سے دور جا پڑے

٦ ہوا بینی از گرد ہیجا چو میغ — بگیرند گردت بہ ژوبین و تیغ
لڑائی کی گرد کی وجہ سے تجھ کو فضا بادلوں کی طرح — نظر آئیگی تو وہ نیزوں اور تلواروں سے تجھ کو گھیر لیں گے

٧ بدنبالِ غارت نراند سپاہ — کہ خالی بماند پسِ پشتِ شاہ
فوج لوٹ کے پیچھے نہ پڑے — کیونکہ بادشاہ کی پشت خالی رہ جائے گی

٨ سپہ را نگہبانیِ شہریار — بہ از جنگ در حلقۂ کارزار
فوج کے لئے بادشاہ کی حفاظت — میدانِ جنگ میں لڑائی کرنے سے بہتر ہے

گفتار

بات

١٠ دلاور کہ بارے تہوّر نمود — بباید بمقدارش اندر فزود
جو بہادر کہ ایک مرتبہ بہادری دکھا دے — تو اس کا مرتبہ بڑھا دینا چاہیئے

١۔ چوں جب خواہی تو چاہے بریدن طے کرنا راہ ہا جمع راستے حذر کن پرہیز کر نخست پہلے کمین گاہ ہا گھات کی جگہیں

٢۔ میاں درمیان یک روزہ ایک دن کا بماند رہ جائے بزن لگا دے بر جائیگاہ اسی جگہ پر

٣۔ آسودہ آرام سے لشکر ماندہ تھکا ہوا لشکر زن حملہ کر ستم کرد ظلم کیا بر خویشتن اپنے آپ پر

٤۔ شکستی شکست دے دی تونے میفگن مت گرا علم جھنڈا بازش پھر اسکو نش جراحت گھاؤ جو لگتی ہے یعنی اس کا زخم نیاید نہ آوے بہم آپس میں یعنی بھر نہ آئے

٥۔ بسے زیادہ قفائے پیچھے ہزیمت شکست مراد شکست خوردہ فوج مراں گھوڑے نہ دوڑا نباید نہیں چاہیئے افتی پڑے تو یاوراں مددگار جمع

٦۔ ہوا فضا بینی دیکھے تو گرد ہیجا لڑائی کی گرد چو مثل میغ بادل بگیرند پکڑلیں گے گردت تیرے گرد بژ دبین نیزوں سے تیغ تلوار

٧۔ بدنبال غارت لوٹ کے پیچھے نراند نہ گھوڑے دوڑائے سپاہ فوج بماند رہ جائے گی پسِ پشت پیچھا شاہ بادشاہ

٨۔ سپہ فوج نگہبانی حفاظت شہریار بادشاہ بہ بہتر حلقۂ کارزار لڑائی کا میدان

١٠۔ دلاور بہادر بارے ایک بار تہور بہادری نمود دکھائی اس نے بباید چاہیئے بمقدارش اس کے مرتبے میں اندر زائد فزود زیادتی

تشریح (١) دشمن کے ملک میں اگر رات کو سفر کرنا ہو تو پہلے دشمن کے مورچوں کا نقشہ سوچ لو اور ان سے دور دور نکلنے کی کوشش کرو (٢-٣) تم مارچ کرتے ہوئے جب دشمن فوج سے ایک منزل دور رہ جاؤ تو وہیں پڑاؤ کر دو دشمن خود مجبور ہو کر وہ ایک منزل طے کر کے آئے گا تو تھک تھکا جائے گا پھر اس تھکے ہوئے لشکر پر تمہاری تازہ فوج کو حملہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو گی (٤) دشمن کو شکست ہو جانے کے بعد فوری طور پر ان کا جھنڈا نہ گراؤ جھنڈے کو گرتا دیکھ کر انہیں پھر جوش نہ آجائے (٥-٦) شکست خوردہ فوج کا زیادہ دور تک پیچھا نہ کرو مبادا تمہاری باقاعدہ فوج کو بہت دور سمجھ کر دشمن پلٹ کے نہ حملہ کر دے اور پھر تمہیں امداد بھی نہ پہنچ سکے تو ایسی حالت میں وہ تمہیں نیزوں اور تلواروں سے تہہ تیغ کر دیں گے (٧-٨) ساری فوج لوٹ مار میں مصروف نہ ہو کہ اس طرح بادشاہ غیر محفوظ ہو جائے گا اور بادشاہ کی حفاظت لڑائی سے بھی زیادہ ضروری ہے (٩) اس گفتار کا مقصد ہے کہ بہادر اور جاں نثار کی قدر دانی اور عزت افزائی کرنی چاہیئے اور فوج کی طیاری پر روپیہ پیسہ خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے (١٠) جو سپاہی کوئی بہادری کا کارنامہ سرانجام دے اسے ترقی دینی چاہیئے یا اس کی تنخواہ میں اضافہ کر دینا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ بار دگر دل نہد بر ہلاک — ندارد ز پیکار یاجوج باک
دوبارہ بھی جان دینے کا حوصلہ کرے گا — یاجوج کی لڑائی سے بھی خوف نہیں کھائیگا

۲ سپہ را در آسودگی خوش بدار — کہ در حالت سختی آید بکار
امن کے زمانہ میں فوج کو خوش رکھ — تاکہ جنگ کی حالت میں کام آوے

۳ کنوں دست مردان جنگی ببوس — نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس
اب جنگی بہادروں کا ہاتھ چوم — نہ جب وقت دشمن جنگ کا نقارہ بجادے

۴ سپاہی کہ کارش نہ باشد ببرگ — چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ
جو سپاہی کہ بے سروسامان ہو — جنگ کے دن مرنے پر دل کیوں رکھے گا

۵ نواحی ملک از کف بدسگال — بلشکر نگہ دار و لشکر بمال
ملک کی سرحدوں کی بدخواہ لوگوں سے — لشکر سے حفاظت کر اور لشکر کی مال سے

۶ ملک را بود بر عدو دست چیر — چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر
بادشاہ کا ہاتھ دشمن پر غالب ہوتا ہے — جب فوج آسودہ دل اور سیر ہو

۷ بہائے سر خویشتن مے خورد — نہ انصاف باشد کہ سختی برد
وہ اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے — تو انصاف نہیں ہے کہ سختی اٹھائے

۸ چو دارند گنج از سپاہی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
جب خزانہ سپاہی سے بچا رکھیں — تو اس کو تلوار کی طرف ہاتھ لیجانے سے دریغ ہوگا

۹ چہ مردی کند در صف کارزار — چو دستش تہی باشد و کارزار
جنگ کی صفوں میں کیا بہادری دکھائے گا — جب اس کا ہاتھ خالی ہو اور کام خراب

گفتار
بات

۱۔ بار دگر دوبارہ دل نہد دل رکھے گا یعنی حوصلہ کرے گا بر ہلاک ہلاکت پر یعنی جان دینے پر ندارد نہیں رکھے گا پیکار جنگ یاجوج ایک زبردست لڑاکی قوم جو قرب قیامت میں ظاہر ہوگی باک خوف

۲۔ سپہ لشکر را کو آسودگی آرام مراد امن کا زمانہ خوش بدار خوش رکھ حالت سختی سے مراد جنگ کی حالت آید آوے گا بکار کام میں

۳۔ کنوں اب دست ہاتھ مردانِ جنگی جنگی بہادر ببوس چوم نہ آنگہ نہ اس وقت فرو کوفت کوٹ دیا کوس نقارہ

۴۔ کارش اس کا کام باشد ہووے ببرگ سامان کے ساتھ چرا کیوں نہد رکھے گا ہیجا لڑائی بمرگ موت پر

۵۔ نواحی جمع ناحیہ طرف کف ہتھیلی بدسگال برائی سوچنے والا نگہ دار حفاظت کر بمال مال کے ساتھ

۶۔ بود ہووے عدو دشمن دست چیر غلبے کا ہاتھ چوں جب دل آسودہ آرام دل باشد ہو دیں سیر پیٹ بھرے ہوئے

۷۔ بہائے قیمت سر خویشتن اپنا سر مے خورد کھاتا ہے نہ باشد نہیں ہوگا برد لیجاوے

۸۔ دارند رکھیں وہ گنج خزانہ دریغ افسوس اور روک آیدش آوے گا اسکو دست بردن ہاتھ لے جانا بہ تیغ تلوار پر

۹۔ مردی کند بہادری دکھائے گا صفِ کارزار لڑائی کی صف میں دستش اس کا ہاتھ تہی خالی باشد ہووے کارزار لڑائی

تشریح: (۱) اس طرح جب دوبارہ جنگ کا موقع آئے گا تو وہ جان کی بازی لگا دے گا خواہ اسے یاجوج ماجوج سے لڑنا پڑے (۲) سپاہی کو امن
کے زمانے میں جتنا نوازا جائے جنگ کی صورت میں اتنی ہی جانبازی دکھاتا ہے (۳) حالتِ امن میں سپاہیوں پر نوازش کا موقع ہوتا ہے
نہ جب نقارۂ جنگ بجنے لگے (۴) جو سپاہی تنگدستی میں گزر اوقات کرتا ہوگا وہ سرگرمی اور جوش و خروش سے جنگ میں حصہ نہیں لے گا (۵) ملک کی حفاظت
طاقتور فوج سے ہوتی ہے اور فوج کی فراہمی روپئے پیسے سے اس لئے مال و زر کو فوج پر بے دریغ خرچ کرنا چاہیئے (۶) جو فوج خوشحال ہونے کی وجہ سے
اپنے بادشاہ کی خیر خواہ ہو اسے کوئی دشمن مغلوب نہیں کرسکتا بلکہ وہ فاتح ہوگی (۷) سپاہی کو جو تنخواہ ملتی ہے دراصل وہ اس کے سر کی قیمت ہے جو
بسا اوقات حالتِ جنگ میں اتر بھی جاتا ہے اس لئے سپاہی کو تنگی میں مبتلا کرنا نامناسب ہے (۸) جو بادشاہ اپنی فوج پر خرچ نہیں کرتا فوج اس
کے لئے کبھی جانبازی نہیں دکھاسکتی (۹) جو سپاہی فقر و فاقہ میں مبتلا رہتا ہو وہ میدانِ جنگ میں کیا کارنامہ دکھائے گا (۱۰) اس حکایت کا
مقصد ہے انتظامِ ملکی تجربہ کار لائق و ہشیار لوگوں کے سپرد کرنی چاہیئے۔

۱ بہ پیکارِ دشمن دلیراں فرست
دشمن کی جنگ میں دلیروں کو بھیج
ہژبراں بناوردِ شیراں فرست
شیروں سے لڑنے کے لئے ببر شیروں کو بھیج

۲ برائے جہاں دیدگاں کار کن
تجربہ کار لوگوں کی رائے پر عمل کر
کہ صید آزمودست گرگِ کہن
کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کھیلے ہوئے ہے

۳ مترس از جوانانِ شمشیر زن
تلوار کے دھنی جوانوں سے نہ ڈر
حذر کن زپیرانِ بسیار فن
فن کار بوڑھوں سے احتیاط کر

۴ جوانانِ پیل افگنِ شیر گیر
شیروں کو پکڑنے والے ہاتھیوں کو گرانے والے جوان
ندانند دستانِ روباہ پیر
بوڑھی لومڑی کے حیلے نہیں جانتے

۵ خردمند باشد جہاں دیدہ مرد
جہان دیدہ مرد عقل مند ہوتا ہے
کہ بسیار گرم آزمودست و سرد
کیونکہ بہت گرم و سرد آزمائے ہوئے ہوتا ہے

۶ جوانانِ شائستہ و بخت ور
لائق اور بانصیب جوانں نے،
زگفتارِ پیراں نہ پیچند سر
بوڑھوں کی بات سے سر نہیں پھیرتے

۷ گرت مملکت باید آراستہ
اگر تجھے ملک آراستہ چاہیے،
مدہ کارِ معظم بنوخاستہ،
اہم کام نوجوانوں کو نہ سونپ

۸ سپہ را مکن پیشرو جز کسے
فوج کا سالار ایسے شخص کے سوا نہ بنا
کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
جو کہ جنگوں میں اکثر رہا ہوا ہو

۹ نتابد سگِ صید رو از پلنگ
شکاری کتا چیتے سے منہ نہیں موڑتا
ز روبہ رمد شیرِ نادیدہ جنگ
جنگ نہ دیکھا ہوا شیر لومڑی سے بھاگ جاتا ہے

۱۰ چو پروردہ باشد پسر در شکار
جب لڑکا شکار بازی میں پلا ہو
نترسد چو پیش آیدش کارزار
تو نہیں ڈریگا جب اس کے سامنے جنگ آئے

۱۔ پیکار لڑائی دلیراں جمع بہادر فرست بھیج ہژبراں جمع شیر ببر ناورد لڑائی میں
۲۔ برائے جہاں دیدگاں جہاں دیکھے ہوؤں کی رائے پر کار کن عمل کر صید آزمودہ شکار کھیلے ہوئے گرگِ کہن پرانا بھیڑیا
۳۔ مترس مت ڈر شمشیر زن تلوار چلانے والا حذر پرہیز کن کر پیراں جمع بوڑھے بسیار فن بہت مکروں والے
۴۔ پیل افگن ہاتھی کو گرا دینے والے شیر گیر شیر کو پکڑ لینے والے ندانند نہیں جانتے دستان حیلہ روباہ پیر بوڑھی لومڑی
۵۔ خردمند عقل مند باشد ہووے جہاں دیدہ جہان کو دیکھا ہوا بسیار بہت آزمود آزمایا اس نے
۶۔ شائستہ لائق بخت ور نصیب والا گفتار بات پیراں بوڑھے پیچند پھیرتے ہیں۔
۷۔ گرت اگر تجھ کو مملکت ملک باید چاہیے آراستہ سجا ہوا مدہ مت دے کارِ معظم اہم کام بنوخاستہ نوجوان
۸۔ سپہ لشکر مکن مت کر پیشرو آگے چلنے والا امراد سپہ سالار جز کے سوا ایسے شخص کے جنگ ہا جنگیں بودہ باشد رہا ہو بسے بہت دفعہ
۹۔ نتابد نہیں منہ موڑتا سگِ صید شکاری کتا پلنگ چیتا ز روبہ لومڑی سے رمد بھاگ جاتا ہے نادیدہ جنگ جنگ نہ دیکھے ہوئے۔
۱۰۔ پروردہ پلا ہوا باشد ہووے پسر بیٹا در شکار شکار میں پیش سامنے آیدش آوے اس کے کارزار لڑائی

تشریح: (۱) دشمن کے مقابلے میں اس سے دگنی طاقت فراہم کرنی چاہیئے اس کی طرف سے اگر شیر آگے بڑھیں تو تمہاری طرف سے ببر شیروں کو ان کا استقبال کرنا چاہیئے (۲) معمر اور تجربہ کار بزرگوں کے مشورہ اور رائے پر عمل کرنے سے کامیابی حاصل ہوگی کیونکہ وہ ہر طرح کے حالات سے گزرے ہوئے ہوتے ہیں (۳) دشمن کے سپاہیوں سے اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں جتنا اس کے بوڑھے اور تجربہ کار جرنیلوں اور ان کے مشیروں سے ڈرنے کی ضرورت ہے (۴) بڑے بڑے شیر جوان لومڑی جیسے مکار بوڑھوں سے شکست کھا جاتے ہیں کیونکہ ان کو وہ داؤ فریب نہ کرتے ہیں نہ ان کو سمجھ سکتے ہیں (۵) جہاں دیدہ سیاح لازماً عقل مند ہوتا ہے کیونکہ اس کے تجربات وسیع اور معلومات وافر ہوتی ہیں (۶) سعادت مند نوجوان بزرگوں کے فرمان سے سرتابی نہیں کیا کرتے (۷) ملک کا انتظام جبھی صحیح رہ سکتا ہے جب اسے چلانے والے ہاتھ تجربہ کار ہوں اس لئے نوخیز جوانوں کے ہاتھ اہم امور نہیں دینے چاہیں (۸) سپہ سالاری کے لئے معمر اور تجربہ کار آدمی کی تلاش کر جس نے خود جنگوں کو دیکھا ہو اور اس فن کو سمجھتا ہو (۹) شکاری کتا چونکہ شکار کرتا رہتا ہے اس لئے وہ چیتے سے بھی نہیں ڈرتا لیکن کسی شیر نے اگر کبھی شکار نہ دیکھا ہو تو وہ لومڑی سے بھی بھاگ جائے گا (۱۰) جو بچے شکار کھیلتے رہتے ہوں ان کو اگر کبھی جنگ کا سامنا ہو جائے تو وہ بلا جھجک کود پڑیں گے

Scanned by CamScanner

۱ بکشتی و نخچیر و آماج و گوی — دلاور شود مرد پرخاش جوی

کشتی شکار نشانہ بازی اور گیند بلے سے — جنگ جو آدمی بہادر ہو جاتا ہے

۲ بگرمابہ پروردۂ عیش و ناز — برنجد چو بیند در جنگ باز

حمام عیش و عشرت اور نزاکت میں پلا ہوا — جب لڑائی کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے

۳ دو مردش نشانند بر پشت زین — بود کش زند کودکے بر زمین

جسے دو مرد اٹھا کر زین پر بٹھائیں — ممکن ہے کہ اسکو ایک چھوٹا بچہ زمین پر گرا دے

۴ یکے را کہ دیدی تو در جنگ پشت — بکش گر عدو در مصافش نکشت

جس کی تو نے جنگ میں پشت دیکھی — اس کو مار ڈال اگر دشمن نے میدان جنگ میں نہیں مارا

۵ مخنث بہ از مرد شمشیر زن — کہ روز وغا سر بتابد چو زن

اس تلوار باز مرد سے ہیجڑا بہتر ہے — جو لڑائی کے دن عورتوں کی طرح سر پھیرے

حکایت

۷ چہ خوش گفت گرگیں بفرزند خویش — چو قربان پیکار بربست و کیش

گرگین نے اپنے بیٹے سے کیا خوب کہا — جب اس نے جنگ کیلئے کماندان اور ترکش باندھا

۸ اگر چوں زنان جست خواہی گریز — مرو آب مردان جنگی مریز

اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہے — تو مت جا جنگی بہادروں کی عزت نہ گرا

۹ سوارے کہ بنمود در جنگ پشت — نہ خود را کہ نام آوراں را بکشت

جس سوار نے جنگ میں پشت دکھائی — اس نے خود کو نہیں بلکہ نام ور بہادروں کو مار ڈالا

۱۰ تہور نیاید مگر زاں دو یار — کہ افتند در حلقۂ کارزار

بہادری صرف ان دو یاروں سے ظاہر ہوتی ہے — جو جنگ کے حلقے میں پھنس جائیں

۱۔ نخچیر شکار آماج نشانہ گوی گیند دلاور بہادر شود ہو جاتا ہے پرخاش لڑائی پرخاش جو لڑائی ڈھونڈنے والا

۲۔ بگرمابہ حمام میں پروردہ پلا ہوا برنجد رنجیدہ ہوتا ہے چو جب بیند دیکھتا ہے در جنگ جنگ کا دروازہ باز کھلا

۳۔ مردش مرد اس کو نشانند بٹھاتے ہیں بر پر پشت زین زین کی پشت یعنی گھوڑے پر بود ہو سکتا ہے کش کہ اسکو زند دے مارے کودکے ایک بچہ

۴۔ یکے را کہ جس کسی کو کہ دیدی دیکھا تو نے پشت پیٹھ بکش مار ڈال عدو دشمن در مصافش لڑائی میں اس کو نکشت نہیں مارا

۵۔ مخنث ہیجڑا بہ بہتر شمشیر زن تلوار چلانے والا روز وغا لڑائی کے دن سر تابد سر پھیرے چو زن عورت کی طرح

۷۔ چہ کیا خوش گفت خوب کہا گرگین ایک ایرانی پہلوان کا نام بفرزند خویش اپنے بیٹے کو قربان کماندان پیکار جنگ بربست باندھی اس نے کیش ترکش

۸۔ چوں مثل زنان عورتیں جست خواہی گریز بھاگنا چاہے گا مرو مت جا آب پانی مراد عزت مردان جنگی جنگ کرنے والے بہادر مریز مت گرا

۹۔ سوارے جس سوار نے کہ بنمود دکھائی نام آوراں وہ جن کے نام بہادری میں مشہور ہیں، بکشت مار ڈالا

۱۰۔ تہور بہادری نیاید نہیں آتی زاں دو یار ان دو دوستوں سے افتند پڑ جائیں حلقۂ کارزار لڑائی کا حلقہ

تشریح: (۱) یعنی ایسی کھیلیں جن میں جسمانی کسرت بخوبی ہو انسان کے دل سے خوف وخطرہ نکال دیتی ہیں اور بہادری پیدا ہو جاتی ہے (۲) عیش و عشرت اور حماموں میں پلے ہوئے بچے۔ بزدل ہونیکی وجہ سے جنگ کا نام سن کر گھبرا جاتے ہیں (۳) زیادہ موٹا آدمی بھی جنگ کے قابل نہیں رہتا کیونکہ ذرا توازن بگڑنے سے وہ گر جاتا ہے (۴) جو شخص جنگ سے بھاگ آئے وہ قابل اعتماد نہیں رہتا نیز اس کو دیکھ کر دوسروں کے حوصلے پست ہوتے ہیں اس لئے اسے مار ڈالنا بہتر ہے (۵) جنگ ہیجڑوں کا کام نہیں وہ اگر بھاگ جائے تو کوئی جرم نہیں لیکن جو شخص مرد ہو کر بھاگتا ہے تو گویا وہ ہیجڑوں سے بھی بدتر ہے (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جب میدان جنگ میں اترو تو جان ہتھیلی پر رکھ کر اترو ورنہ ملک و قوم کی بدنامی کا سامان نہ کرو (۷) گرگین پہلوان کا بیٹا جب پہلی دفعہ مسلح ہو کر جنگ پہ جانے لگا تو باپ نے اس کو یہ نصیحت کی (۸-۹) یعنی اگر میدان جنگ سے بھاگنے کا ارادہ ہے تو جانے کی کوئی ضرورت نہیں اس طرح دوسرے بہادر تو بے عزتی سے بچ جائیں گے ہاں اگر ڈٹ کر لڑنا ہے تو بسم اللہ (۱۰) ایسے دو دوست انتہائی بہادری سے لڑتے ہیں۔

۱ دو ہم جنس وہم سفرہ وہم زبان — بکوشند در قلب ہیجا بجان

دو ہم جنس ہم پیالہ اور ہم زبان — لڑائی کے بیچ میں جی جان سے کوشش کرتے ہیں

۲ کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر — برادر بچنگال دشمن اسیر

کیونکہ اسے تیر کے سامنے سے ہٹ جانے میں شرم — آتی ہے۔ حالانکہ بھائی دشمن کے پنجے میں قید ہے

۳ چو بینی کہ یاراں نباشند یار — ہزیمت بجائے غنیمت شمار

جب تو دیکھے کہ دوست بھی مددگار نہیں — تو پسپائی کو مالِ غنیمت کا بدل سمجھ لے

گفتار
(بات)

۵ دو تن پرور اے شاہِ کہتر نواز — یکے اہلِ بازو دوم اہلِ راز

اے غریب نواز بادشاہ دو شخصوں کی پرورش کر — ایک بہادر دوسرے راز دار کی

۶ زنام آوراں گوئے دولت برند — کہ داناؤ شمشیر زن پرورند

نام آوروں میں سبقت لے جاتے ہیں — جو داناؤں اور تلوار بازوں کو پالتے ہیں

۷ ہر آں کو قلم را نورزید و تیغ — برو گر بمیرد مگو اے دریغ

جس نے قلم اور تلوار کی مشق نہ کی — وہ اگر مرجائے تو اس پر ہائے افسوس نہ کر

۸ قلم زن نگہدار و شمشیر زن — نہ مطرب کہ مردی نیاید ز زن

قلم کار اور تلوار باز کی نگہداشت کر — نہ گویئے کی کیونکہ عورت سے بہادری نہیں ہو سکتی

۹ نہ مردیست دشمن در اسبابِ جنگ — تو مدہوشِ ساقی و آوازِ چنگ

یہ بہادری نہیں کہ دشمن تو جنگ کی طیاری میں ہے — تو ساقی اور چنگ کی آواز میں مدہوش

۱۰ بسا اہلِ دولت بہ بازی نشست — کہ دولت برفتش ببازی ز دست

بہت سے دولت مند بازی لگانے بیٹھے — تو بازی میں دولت ان کے ہاتھ سے نکل گئی

۱۔ دو ہم جنس دو ایک جیسے ہم سفرہ ایک دستر خوان والے جو مل کر کھاتے پیتے ہوں ہم زبان جن کی بات ایک ہو بکوشند کوشش کرتے ہیں قلب ہیجا لڑائی کے درمیان بجان جان سے

۲۔ ننگ شرم آیدش آتی ہے اس کو رفتن چلے جانا از پیش تیر تیر کے سامنے سے برادر بھائی بچنگالِ دشمن دشمن کے پنجے میں اسیر قیدی

۳۔ چو جب بینی دیکھے تو نباشند نہیں ہیں یار مددگار ہزیمت شکست یا پسپائی بجائے غنیمت غنیمت کی جگہ شمار گن

۵۔ دو تن دو شخص پرور پال شاہِ کہتر نواز کم رتبہ لوگوں کو پالنے والے یکے ایک اہلِ بازو یعنی قوت والے دوم دوسرا اہلِ راز راز دار

۶۔ نام آوراں مشہور لوگ گوئے دولت دولت کی گیند برند لے جاویں دانا عقل مند شمشیر زن تلوار چلانے والا پرورند پالتے ہیں۔

۷۔ ہر آں کو جس نے کہ نورزید نہ اختیار کیا تیغ تلوار برو اس پر بمیرد مرجاوے مگو مت کہہ دریغ افسوس

۸۔ قلم زن قلم کار نگہدار حفاظت کر شمشیر زن تلوار باز مطرب گویا کہ کیونکہ مردی بہادری نیاید نہیں آسکتی ز زن عورت سے

۹۔ نہ مردیست بہادری نہیں ہے اسبابِ جنگ جنگ کا ساز و سامان مدہوش مست ساقی شراب پلانے والا چنگ ایک ساز جس کو پھونک مار کر بجاتے ہیں۔

۱۰۔ بسا بہت سے بہ بازی کھیل میں نشست بیٹھے برفتش چلی گئی اس اس کی شین دست کے ساتھ لگتی ہے یعنی اس کے ہاتھ سے

تشریح (۱) یک جان دو قالب قسم کے یار جانوں پر کھیل جاتے ہیں کیونکہ ایک کے بھاگنے کا مطلب دوسرے کو مروانا ہے اور وہ اس عار کو کبھی گوارا نہیں کر سکتے (۲-۳) جب دوست ہی جنگ میں ساتھ نہ دیں بلکہ بیوفائی کریں تو پسپا ہو کر جان بچا لینے کو غنیمت سمجھو (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ملک کی ترقی کے لئے صاحبِ سیف مجاہدوں اور صاحبِ قلم عالموں کی بہت زیادہ ضرورت ہے (۵) بادشاہوں کو زیادہ تر ان دو طبقوں کی پرورش کرنی چاہیئے سپاہی اور مشیر راز دار (۶) جو بادشاہ سپاہیوں اور داناؤں کی پرورش کرتے ہیں وہ دنیا میں مشہور ہو جاتے ہیں (۷) یعنی ایسا بے علم اور بے ہنر شخص جس نے قلم کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور تلوار کو چھو کر نہ دیکھا ہو وہ اگر مر جائے تو کوئی افسوس نہیں (۸) گویئے تو عورتوں جیسے ہوتے ہیں اس لئے ان کی پرورش کی کوئی ضرورت نہیں ان کی بجائے قلمکار اور شمشیر باز جوانوں کو نوازو جو بوقتِ ضرورت کام آئیں (۹) جب دشمن جنگ کی طیاریاں کر رہا ہو تو تجھے راگ رنگ زیب نہیں دیتے تجھے اس سے بھی زیادہ طیاری کرنی چاہیئے (۱۰) جو حکمران عیش و عشرت اور شطرنج بازی میں مشغول ہو جاتے ہیں بسا اوقات ان کی حکومت چھن جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

گفتار

بات

۲ نگویم ز جنگِ بد اندیش ترس ۔ در آوازۂ صلح ازو بیش ترس

میں نہیں کہتا کہ بدخواہ کی جنگ سے ڈر ۔ صلح کی پیش کش میں اس سے کہیں زیادہ ڈر

۳ بسا کس بروز آیتِ صلح خواند ۔ چو شب شد سپہ بر سرِ خفتہ راند

بہت سوں نے دن کو صلح کی آیت پڑھی ۔ رات ہوئی تو سوئے ہوؤں پر لشکر چڑھا دیا

۴ زرہ پوش خسپند مردانِ زناں ۔ کہ بستر بود خوابگاہِ زناں

مردوں کو پچھاڑنے والے زرہ پہن کر سوتے ہیں کہ بستر تو عورتوں کی خواب گاہ ہے

۵ بخیمہ درون مردِ شمشیر زن ۔ برہنہ نہ خسپد چو در خیمہ زن

تلوار باز آدمی خیمہ کے اندر ۔ عورتوں کی طرح ننگا ہو کر نہیں سوتا ،

۶ بباید نہاں جنگ را ساختن ۔ کہ دشمن نہاں آورد تاختن ،

خفیہ طور پر جنگ کے لئے طیار رہنا ۔ چاہیئے کیونکہ دشمن پوشیدہ حملہ کر سکتا ہے

۷ حذر کارِ مردانِ کار آگہ است ۔ یزک سدّ رویینِ لشکر گہ است

تجربہ کار مردوں کا کام احتیاط ہے ۔ پہرے دار پڑاؤ کے لئے دھات کی دیوار ہے

گفتار

بات

۹ میانِ دو بدخواہِ کوتاہ دست ۔ نہ فرزانگی باشد ایمن نشست

دو کمزور دشمنوں کے درمیان ۔ بے خوف ہو کر بیٹھنا عقل مندی نہیں ہے

۱۰ کہ گر ہر دو باہم سگالند راز ۔ شود دستِ کوتاہ ایشاں دراز

کہ اگر وہ دونوں ہم راز بن کر سوچنے لگیں ۔ تو ان کا چھوٹا ہاتھ بھی لمبا ہو جائے گا

۲۔ نگویم نہیں کہتا ہیں بداندیش برا سوچنے والا مراد دشمن ترس ڈر آوازۂ صلح صلح کی آواز یا پیغام ازو اس سے بیش زیادہ

۳۔ بسا کس بہت سے لوگ بروز دن میں آیتِ صلح صلح کی آیت خواند پڑھی اس نے شب رات شد ہو گئی سپہ لشکر بر سرِ خفتہ سوئے ہوؤں کے سر پر راند چلا دیا

۴۔ زرہ پوش زرہ پہن کر خسپند سوتے ہیں مردِ اوژناں مردوں کو گرانے والے بود ہووے خوابگاہِ زناں عورتوں کی خواب گاہ

۵۔ بخیمہ خیمہ میں درون زائد شمشیر زن تلوار باز برہنہ ننگا خسپد نہیں سوتا در خیمہ خیمہ میں زن عورت

۶۔ بباید چاہیئے نہاں پوشیدہ جنگ را جنگ کے لئے ساختن طیاری کرنا نہاں پوشیدہ آورد لا سکتا ہے تاختن دوڑنا۔ مراد پوشیدہ حملہ کر سکتا ہے۔

۷۔ حذر احتیاط کارِ مرداں مردوں کا کام کار آگاہ کام سے واقف یعنی تجربہ کار است ہے یزک پہرے دار سدّ دیوار رویین دھات لشکر گاہ پڑاؤ

۹۔ میان درمیان بدخواہ برا چاہنے والا مراد دشمن کوتاہ دست چھوٹے ہاتھ والا فرزانگی عقلمندی باشد ہووے ایمن بے خوف نشست بمعنی مصدر بیٹھنا

۱۰۔ ہر دو دونوں باہم آپس میں سگالند سوچ لیں شود ہو جاوے دستِ کوتاہ چھوٹا ہاتھ ایشاں ان کا دراز لمبا

تشریح: (۱) اس گفتا کا مقصد ہے کہ بتقاضائے احتیاط اپنے معاہد اور مصالح سے بھی ہشیار رہنا چاہیئے کیونکہ کسی کے دل کا کچھ پتہ نہیں کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے (۲) جتنا دشمن کی جنگ سے ڈرنا چاہیئے اس سے کہیں زیادہ اس کی صلح کی پیش کش سے ڈرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ممکن ہے صلح کرنے میں کوئی فریب ہو (۳) ایسا اکثر ہوتا ہے کہ بعض لوگ دن کو فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ جیسی آیتیں سنا کر صلح کرتے ہیں اور رات ہوتے ہی شبخون مار دیتے ہیں (۴) جنگجو مردوں کو چاہیئے کہ رات کو بھی مسلح ہو کر سوئیں تاکہ اچانک خطرے کے وقت مدافعت کر سکیں (۵) سپاہی خیمہ کے اندر بھی عورتوں کی طرح غیر مسلح ہو کر نہیں سوتا (۶) زمانۂ امن میں بھی چپکے چپکے فوجی طیاریاں کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے دشمن اچانک حملہ کر دے (۷) تجربہ کار لوگ ہمیشہ محتاط اور ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے طیار رہتے ہیں پڑاؤ کی حفاظت کے لئے پہرے دار آہنی دیوار کا کام دیتے ہیں (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ دشمن پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کے لئے دشمن کے دشمن سے دوستی کر لینی چاہیئے (۹-۱۰) جو شخص دو چھوٹے چھوٹے دشمنوں کے اندر گھرا ہوا ہو اسے مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیئے کہ یہ میرا کیا بگاڑ سکتا ہے کیونکہ اگر وہ آپس میں مل بیٹھے اور اکٹھے ہو کر تیرے اوپر حملہ آور ہو گئے تو یقیناً تجھے نقصان پہنچا ئیں گے۔ اس لئے نہایت چوکنا ہو کر رہنا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے را بہ نیرنگ مشغول دار — دگر را بر آور ز مغزش دمار
ایک کو حیلے بہانے میں مشغول رکھ — دوسرے کے مغز سے ہلاکت نکال دے

۲ اگر دشمنے پیش گیرد ستیز — بشمشیر تدبیر خونش بریز
اگر کوئی دشمن لڑائی اختیار کرے — تدبیر کی تلوار سے اس کا خون گرا دے

۳ برو دوستی گیر با دشمنش — کہ زنداں شود پیرہن بر تنش
جا کے اس کے دشمن سے دوستی کرے — کہ جامہ اس کے بدن پر قید بن جائیگا

۴ چو در لشکر دشمن افتد خلاف — تو بگذار شمشیر خود در غلاف
جب دشمن کے لشکر میں اختلاف پڑ جائے — تو اپنی تلوار نیام میں ڈال لے

۵ چو گرگاں پسندند بر ہم گزند — برآساید اندر میاں گوسپند
جب بھیڑیے ایک دوسرے کی ایذا پسند کریں — تو بکریاں ان کے درمیان آرام پاتی ہیں

۶ چو دشمن بدشمن شود مشتغل — تو با دوست بنشیں بآرام دل
جب دشمن دشمن کے ساتھ الجھ جائے — تو دوست کے ساتھ دل کے اطمینان سے بیٹھ

گفتار اندر ملاطفت دشمن از روئے عاقبت اندیشی
عاقبت اندیشی کے لحاظ سے دشمن کے ساتھ نرم معاملہ کرنے کا بیان

۸ چو شمشیر پیکار برداشتی — نگہدار پنہاں رہ آشتی
جب تو جنگ کی تلوار اٹھائے — پوشیدہ طور پر صلح کا راستہ محفوظ رکھ

۹ کہ کشور کشایان مغفر شگاف — نہاں صلح جویند و پیدا مصاف
کہ ملکوں کے فاتح خودوں کے پھاڑنے والے — پوشیدہ صلح جوئی کرتے ہیں اور ظاہر جنگ

۱۰ دل مرد میداں نہانی بجو — کہ باشد کہ در پایت افتد چو گو
پوشیدہ طور پر مرد میداں کی دل جوئی کر — ہو سکتا ہے کہ گیند کی طرح تیرے پاؤں میں آ پڑے

۱۔ نیرنگ حیلہ بہانہ جادو مشغول دار مشغول رکھ دگر را دوسرے کو بر آور نکال ز مغزش اس کے مغز سے دمار ہلاکت
۲۔ دشمنے کوئی دشمن پیش گیرد اختیار کرے ستیز لڑائی بشمشیر تدبیر تدبیر کی تلوار کے ساتھ خونش اس کا خون بریز گرا
۳۔ برو جا گیر پکڑ دشمنش اس کے دشمن کے ساتھ زنداں قید خانہ شود ہو جائیگا پیرہن لباس بر تنش اس کے بدن پر
۴۔ چوں جب افتد پڑ جائے خلاف اختلاف بگذار چھوڑ دے شمشیر خود اپنی تلوار در غلاف نیام میں
۵۔ گرگاں جمع بھیڑیے پسندند پسند کریں برہم ایک دوسرے پر گزند تکلیف برآساید آرام پاوے گوسپند بکری
۶۔ بدشمن دشمن کے ساتھ شود ہو جاوے مشتغل مشغول بنشیں بیٹھ بآرام دل دل کے آرام سے۔
۷۔ گفتار بات ملاطفت ایک دوسرے پر نرمی کرنا از روئے لحاظ سے عاقبت اندیشی انجام کو سوچنا۔
۸۔ شمشیر تلوار پیکار جنگ برداشتی اٹھائی تو نے نگہدار نگاہ رکھ پنہاں پوشیدہ رہ آشتی صلح کی راہ
۹۔ کشور کشایاں ملکوں کو فتح کرنے والے مغفر شگاف خودوں کو پھاڑنے والے نہاں پوشیدہ جویند ڈھونڈتے ہیں پیدا ظاہر مصاف جنگ
۱۰۔ مرد میداں میدان کا مرد مراد بہادر نہانی پوشیدگی میں بجو ڈھونڈ باشد ہو سکتا ہے در پایت تیرے پاؤں میں افتد پڑ جائے چو گو گیند کی طرح

تشریح: (۱) اس لئے ایک کے ساتھ بظاہر امن اور صلح صفائی کی باتیں کر کے اسے جنگ سے باز رکھو اور اتنے میں دوسرے کا کچومر نکال دو اس کے بعد اکیلے سے نبٹنا بالکل آسان ہو (۲،۳) اگر کوئی دشمن کمزور سمجھ کر خواہ مخواہ تیرے ساتھ بھڑنا چاہتا ہے تو اس کے دشمن کو اپنے ساتھ ملالے انشاء اللہ لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئے گی کیونکہ مطلق اس خبر کو سُن کر اس کے ہوش خراب اور حوصلے پست ہو جائیں گے (۴) دشمن کی فوج میں پھوٹ پڑ جائے تب بھی لڑائی کی نوبت نہیں آتی (۵) جس طرح بھیڑیے اگر آپس میں چیر پھاڑ کرنے لگ جائیں تو بکریوں کا خطرہ ٹل جاتا ہے (۶) ایسے ہی اگر تیرے دو دشمن آپس میں ٹکرا جائیں تو تجھے مطمئن ہو کر اپنے کاروبار میں لگ جانا چاہئے (۷) اس گفتار کا یہ مقصد ہے کہ عاقبت اندیشی کے لحاظ سے دشمن کیساتھ بھی "نپتا" نرمی اور دل جوئی کا معاملہ کرے (۷) اس حکایت میں یہ بیان کریں گے کہ دشمن اگر گڑ کھلا کر مرتا ہو تو اسے زہر دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (۸) جنگ کرتے ہوئے یہ تدبیر بھی سوچ رکھو کہ اگر دشمن صلح پر آمادہ ہو تو کن شرائط پر صلح کرنی چاہیئے اور کس طرح جنگ کو باوقار طریقہ سے ٹلایا جا سکتا ہے (۹) بڑے بڑے فاتح اور مشہور جنگ جو لڑائی کے دوران اپنی شرائط پر صلح کی بات چیت بھی چلاتے رہے ہیں (۱۰) اگر خفیہ خفیہ دشمن کی دلجوئی ہو سکے تو ممکن ہے کہ وہ صلح کے لئے تیرے دروازے پر آ گرے اور تیرا وقار بحال رہے۔

Scanned by CamScanner

۱ چو سالارے از دشمن افتد بجنگ
جب دشمن کا کوئی سالار ہاتھ چڑھ جائے
بکشتن درش کردہ باید درنگ
تو اس کے قتل کرنے میں دیر کرنی چاہئے

۲ کہ افتد کزیں سوئے ہم سرورے
کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس طرف سے بھی کوئی سردار
بماند گرفتار در چنبرے
کسی حلقے میں گرفتار ہو جائے

۳ وگر کشتی ایں بندئے ریش را
اگر تو نے اس زخمی قیدی کو مار ڈالا
نہ بینی دگر بندئے خویش را
تو پھر اپنے قیدی کو بھی زندہ نہیں دیکھ سکے گا

۴ نترسد کہ دوراں بندی کند
نہیں ڈرتا کہ زمانہ اس کو بھی قیدی بنا دے
کہ بر بندیاں زورمندی کند
جو کہ قیدیوں پر طاقت آزمائی کرتا ہے

۵ کسے بندیاں را بود دستگیر
قیدیوں کا وہی شخص دستگیر ہوتا ہے
کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
جو خود قیدی میں اسیر رہا ہو

۶ اگر سر نہد بر خطت سرورے
اگر کوئی سردار تیرے فرمان پر سر رکھ دے
چو نیکش بداری نہد دیگرے
اگر تو اسے خوش رکھے گا تو دوسرا بھی رکھ دیگا

۷ وگر خفیہ دہ دل بدست آوری
اگر تو خفیہ طور پر دس دل ہاتھ میں لے آوے
ازاں بہ کہ صد رہ شبخون بری
اس سے بہتر ہے کہ سو بار شبخون مارے

گفتار اندر حذر کردن از دشمنے کہ در طاعت آید
جو دشمن اطاعت میں آ جائے اس سے احتیاط برتنے کا بیان

۹ گرت خویش دشمن شود دوستدار
اگر دشمن کا رشتہ دار تیرا دوست بن جائے
ز تلبیس ایمن مشو زینہار
اس کے مکر و فریب سے ہرگز بے خوف نہ ہو

۱۰ کہ گردد درونش بکین تو ریش
کیونکہ اس کا دل تیرے کینے سے زخمی ہو گا
چو یاد آیدش مہر پیوند خویش
جب اسے اپنے رشتہ دار کی محبت یاد آئے گی

۱۔ سالارے کوئی سردار افتد پڑ جائے بجنگ چنگل میں بکشتن مارنے میں درش در زائد ش اس کے کردہ باید کرنی چاہئے درنگ دیر

۲۔ افتد اتفاق پڑ سکتا ہے زیں سوئے اس طرف سے ہم بھی سرورے کوئی سردار بماند رہ جائے در چنبرے حلقہ میں

۳۔ گکشتی مار ڈالا تو نے ایں اس بندئے ریش زخمی قیدی کو نہ بینی نہ دیکھے گا تو دگر پھر بندئے خویش اپنے قیدی کو

۴۔ نترسد نہیں ڈرتا دورانش زمانہ اس کو بندی کند قیدی کرے بر بندیاں قیدیوں پر زورمندی ظلم کند کرتا ہے

۵۔ کسے وہی شخص بندیاں قیدیوں کو بود ہووے دستگیر مددگار بودہ باشد رہا ہووے بہ بندی قید میں اسیر قیدی

۶۔ سر نہد سر رکھے خطت تیرا خط تیرا فرمان سرورے کوئی سردار چو جب نیکش اچھی طرح اس کو بداری رکھے تو نہد رکھے گا دیگرے دوسرا بھی

۷۔ خفیہ پوشیدہ دہ دل دس دل بدست آوری ہاتھ میں لاوے تو ازاں بہ اس سے بہتر صد رہ سو مرتبہ شبخون رات کو اچانک حملہ کرنا بری لے جاوے تو

۸۔ گفتار بات حذر کردن پرہیز کرنا دشمنے کہ جو دشمن کہ در طاعت اطاعت میں آید آوے

۹۔ گرت اگر تجھکو خویش دشمن دشمن کا رشتہ دار شود ہو جاوے دوستدار دوست تلبیس مکر و فریب ایمن بے خوف مشو مت بنو زینہار ہرگز

۱۰۔ گردد ہو دیگا درونش اس کا دل بکین تو تیرے کینے سے ریش زخمی چو جب یاد آیدش یاد آوے اس کو مہر محبت پیوند خویش اپنا رشتہ دار

تشریح: (۱) دشمن کا کوئی افسر اگر تمہارے ہاتھ قید ہو جائے تو اس کے مارنے میں جلد بازی نہ کرو کیونکہ ممکن ہے تمہارا بھی کوئی افسر ان کے ہاں قید ہو جائے تو باہم تبادلہ ہو سکے گا لیکن اگر تم نے اس کو فی الفور مار ڈالا تو پھر تبادلہ نہیں ہو سکے گا اور تمہارے قیدی کو لازماً مار ڈالیں گے (۴) قیدیوں کیساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے مبادا خود بھی کبھی قید ہونا پڑے (۵) جو شخص خود کبھی قید میں رہ چکا ہو اس کو قیدیوں کی مجبوری کا احساس ہوتا ہے اس لئے وہ قیدیوں سے اچھا سلوک کرتا ہے (۶) کوئی دشمن سردار اگر تیری پناہ میں آ جائے تو اس کے ساتھ فیاضی کا معاملہ کرو اس حسن سلوک کو دیکھ کر دوسرے سردار بھی مطیع ہو جائیں گے (۷) دلداری کر کے اگر دشمن سرداروں کو رام کیا جا سکے تو یہ شبخون مارنے سے بہت بہتر ہے (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ دشمن اگر مطیع فرمان ہو جائے تو بھی اس سے محتاط رہنا چاہئے (۹) (۱۰) دشمن کا رشتہ دار خونی تعلق کیوجہ سے تجھ سے زیادہ اس کا خیر خواہ ہوگا اس لئے وہ اگر تیرا دوست بھی بن جائے تو اس پر کلی اعتماد نہ کرنا (۱۰) اپنے رشتے کی محبت اسے تیرے ساتھ بیوفائی پر مجبور کر سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بداندیشش را لفظِ شیریں مبیں، — کہ ممکن بود زہر در انگبیں
دشمن کے میٹھے الفاظ کو نہ دیکھ — کہ ممکن ہے شہد میں زہر (چھپا) ہو

۲ کسے جاں ز آسیبِ دشمن ببرد — کہ مر دوستاں را بدشمن شمرد
وہی شخص دشمن کی تکلیف سے جان بچا سکے گا — جو دوستوں کو بھی دشمن خیال کرے گا

۳ نگہدارد آں شوخ در کیسہ دُر — کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر
وہی ہوشیار تھیلی میں موتی کو محفوظ رکھیگا — جو ساری مخلوق کو تھیلی چور سمجھے گا

۴ سپاہی کہ عاصی شود از امیر — ورا تا توانی بخدمت مگیر
جو سپاہی کسی امیر کا باغی ہو — جہاں تک ہو سکے اس کو ملازمت میں نہ لے

۵ ندانست سالارِ خود را سپاس — ترا ہم نداند، ز غدرش ہراس
اس نے اپنے سردار کا شکریہ نہیں جانا — تو تیرا بھی نہیں جانے گا اس کی غداری سے ڈر

۶ بسوگند و عہد استوارش مدار — نگہبان پنہاں برو بر گمار
اس کی قسم اور عہد کو مضبوط نہ سمجھ — پوشیدہ نگران اس پر مقرر کر!

۷ نوآموز را ریسماں کن دراز — نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز
ناتجربہ کار کی رسی ڈھیل کر دے — توڑ نہیں کہ اس کو دوبارہ نہیں دیکھ سکے گا

۸ چوں اقلیمِ دشمن بجنگ و حصار — بگیری بزندانیانش سپار
جب دشمن کا ملک جنگ اور محاصرے سے — تو فتح کر لے تو اس کے قیدیوں کو سپرد کر دے

۹ کہ بندی چو دنداں بخوں در برد — ز حلقوم بیداد گر خوں خورد
کہ قیدی جب دانت خون میں ڈبوتا ہے — تو ظالم کی شاہ رگ کا خون پی جاتا ہے

۱۰ چوں برکندی از دستِ دشمن دیار — رعیت بساماں ترازوے بدار
جب دشمن کے ہاتھ سے تو نے ملک چھین لیا — رعایا کو اس سے زیادہ آرام سے رکھ!

۱. بداندیش برا سوچنے والا مراد دشمن لفظ شیریں میٹھا لفظ مبیں مت دیکھ ممکن بود ہو سکتا ہے انگبیں شہد۔
۲. کسے وہی شخص آسیب دشمن دشمن کی تکلیف رسانی ببرد لے جائیگا مر خاص شمرد شمار کیا
۳. نگہدارد نگاہ رکھے گا شوخ ہوشیار کیسہ تھیلی دُر موتی کہ بیند جو کہ دیکھے گا ہمہ خلق تمام مخلوق کو کیسہ بر تھیلی چرانے والا
۴. عاصی نافرمان شود ہو جائے ورا اصل او را اسکو تا توانی جب تک تو طاقت رکھے بخدمت خدمت میں مگیر مت پکڑ
۵. ندانست نہیں جانا اس نے سالار خود اپنے سردار سپاس شکریہ ترا ہم تیرا بھی نداند نہیں جانے گا۔ غدرش اس کی غداری ہراس ڈر
۶. بسوگند قسم سے عہد وعدہ استوارش مضبوط اس کو مدار مت رکھ نگہبان پوشیدہ نگران برو اس پر گمار مقرر کر
۷. نوآموز نیا سیکھا ہوا ریسماں رسی کن کر دراز لمبی نہ بگسل نہ توڑ دیگر پھر نہ بینیش اصل نہ بینی اش نہیں دیکھے گا تو اس کو باز واپس
۸. اقلیم ملک بجنگ و حصار جنگ اور محاصرے سے بگیری لیوے تو بزندانیانش اس کے قیدیوں کو سپار سپرد کر دے
۹. بندی قیدی چو جب دنداں جمع دانت بخوں خون میں در برد لے جاتا ہے حلقوم شاہ رگ بیداد گر ظالم خورد کھا جاتا ہے۔
۱۰. برکندی چھین لیا تو نے دستِ دشمن دشمن کا ہاتھ دیار ملک رعیت باشندے بساماں تر زیادہ سامان کے ساتھ یعنی زیادہ آرام کے ساتھ ازوے اس سے بدار رکھ

تشریح: (۱) دشمن اگر میٹھی میٹھی باتیں کرے تو اس کو مخلص نہ سمجھ لینا ہو سکتا ہے وہ منافقت سے کام لے رہا ہو اور اس کے دل میں تیرے خلاف زہر بھرا ہو (۲) جو شخص دوستوں سے بھی اتنا محتاط رہتے جتنا دشمنوں سے رہنا چاہئیے اسے دشمن گزند نہیں پہنچا سکتا (۳) اپنی پونجی کو وہی شخص محفوظ رکھ سکتا ہے جو ہر کسی کو چور سمجھتے ہوئے اس سے مکمل محتاط ہے (۴-۵) جو سپاہی کسی اور امیر کا باغی ہو وہ تیرا بھی باغی ہو سکتا ہے اس لئے ایسے آدمی پر اعتبار نہیں کرنا چاہئیے جبکہ ایک پرانے محسن سے وہ بیوفائی کر چکا ہے تو تجھ سے کیا وفا کرے گا (۶) ایسے آدمی کو اگر ملازم رکھ بھی لو تو اس کی نگرانی مکمل ہونی چاہئیے اس کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (۷) ناتجربہ کار ملازم پر ایک دم سختی نہیں کرنی چاہئیے اس طرح وہ دل چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔
(۸-۹) جب کوئی ملک فتح کرو تو جیل خانے سے قیدیوں کو نکال کر ملک کا انتظام ان کے سپرد کر دو وہ اپنے قید کرنے والوں سے خود ہی نپٹ لیں گے (۱۰) مفتوحہ ملک کی رعایا کے ساتھ بہترین سلوک کرو تاکہ وہ اپنے پہلے آقاؤں کو بھول کر بھی یاد نہ کریں اور تمہاری خیر خواہ اور باوفا رہے

Scanned by CamScanner

۱ کہ گر باز کوبد در کارزار ، برآرند عام از دماغش دمار ،
کہ اگر وہ دوبارہ لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹائے ، تو عوام الناس ہی اس کے دماغ سے ہلاکت نکالتے ہیں

۲ دگر شہریاں را رسانی گزند ، در شہر بر روئے دشمن مبند
اگر تو شہری لوگوں کو تکلیف پہنچائے پھر ، شہر کے دروازے دشمن پہ بند نہ کر

۳ مگو دشمن تیغ زن بر در است ، کہ ہمباز دشمن بشہر اندر است
یہ نہ کہہ کہ تلوار باز دشمن دروازے پر ہے ، بلکہ دشمن کا حلیف شہر کے اندر ہے

۴ بتدبیر جنگ بداندیش کوش ، مصالح بیندیش و نیت بپوش
دشمن کی جنگ میں تدبیر سے کوشش کر ، مصلحتیں سوچ اور نیت چھپا

۵ منہ درمیاں راز با ہر کسے ، کہ جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے
ہر شخص کے سامنے راز نہ کھول ، کیونکہ میں نے بسا اوقات جاسوس ہمپیالہ دیکھے ہیں

۶ سکندر کہ با شرقیاں حرب داشت ، در خیمہ گویند در غرب داشت
سکندر جس کی اہل مشرق سے جنگ تھی ، کہتے ہیں خیمے کا دروازہ مغرب میں رکھا تھا

۷ چوں بہمن بزاولستاں خواست شد ، چپ آوازہ افگند و از راست شد
بہمن نے جب زاولستان پر حملہ کرنا چاہا ، بائیں طرف شہرت کر دی اور دائیں طرف چلا گیا

۸ اگر جز تو داند کہ عزم تو چیست ، براں رای و دانش بباید گریست
اگر تیرے ارادے کو تیرے سوا بھی کوئی جانتا ہے ، تو اس رائے اور سمجھ پر رونا چاہیئے

۹ کرم کن نہ پرخاش و کیں آوری ، کہ عالم بزیر نگیں آوری ،
بخشش کر نہ جنگ اور کینہ توزی ، تاکہ ساری دنیا زیر نگیں لے آئے

۱۰ چو کارے برآید بلطف و خوشی ، چہ حاجت بتندی و گردن کشی
جب کوئی کام مہربانی اور خوشی سے نکل سکتا ہو ، تو سختی اور سرکشی کی کیا ضرورت ہے

۱۔ باز کو بدر کھٹکھٹائے در کارزار لڑائی کا دروازہ برآرند نکالیں عام عامی لوگ دماغش اس کے دماغ دمار ہلاکت

۲۔ دگر اور اگر شہریاں شہر کے باشندے رسانی پہنچائے تو گزند تکلیف در شہر شہر کے دروازے بر روئے دشمن دشمن کے چہرے پر مبند مت بند کر

۳۔ مگو مت کہہ تیغ زن بر در است دروازے پر ہے ہمباز ساتھی بشہر شہر میں اندر داخل

۴۔ بتدبیر تدبیر کے ساتھ بداندیش دشمن کوش کوشش کر مصالح جمع مصلحت بیندیش سوچ بپوش چھپا

۵۔ منہ مت رکھ با ہر کسے ہر شخص کے ساتھ ہمکاسہ ہم پیالہ دیدم دیکھا میں نے بسے بہت دفعہ

۶۔ سکندر یونان کا مشہور بادشاہ جس نے اکثر مشرقی ممالک کو فتح کر لیا تھا۔ شرقیاں مشرق کے رہنے والے حرب لڑائی داشت رکھتا تھا در خیمہ خیمے کا دروازہ گویند کہتے ہیں غرب مغرب

۷۔ چوں جب بہمن ایران کا مشہور بادشاہ جس کا نام اردشیر ابن اسفندیار ہے زاولستان رستم کا وطن جو جیلان اور مازندران کے درمیان واقع ہے خواست شد جانا چاہا چپ بائیں طرف آوازہ شہرت افگند ڈال دی راست دائیں طرف شد چلا گیا۔

۸۔ جز تو تیرے سوا داند جانے عزم تو تیرا ارادہ چیست کیا ہے براں رای و دانش اس رائے اور دانش پر بباید گریست رونا چاہیئے

۹۔ کرم کن بخشش کر پرخاش لڑائی کیں آوری کینہ لانا عالم جہان زیر نگیں نگینہ کے نیچے یعنی حکم میں آوری لاوے تو

۱۰۔ کارے کوئی کام برآید نکل آوے بلطف و خوشی مہربانی اور خوشی سے چہ کیا بتندی سختی سے گردن کش سرکش اور متکبر

تشریح: (۱) اگر وہ دوبارہ لڑائی چھیڑنا چاہے گا تو عوام الناس اس کا ساتھ نہیں دیں گے (۲،۳) اگر شہری لوگ بادشاہ سے تنگ ہوں تو وہ خود دشمنی پر اتر آئے ہیں جبھی کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہوتا ہے تو شہری اس کے ساتھ مل کر دروازے اس کے لئے کھول دیتے ہیں تو گویا دشمن اندر ہی موجود ہوتا ہے (۴) جنگ طاقت سے زیادہ تدبیر اور منصوبہ بندی سے لڑی جاتی ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دل منصوبہ کسی پر ظاہر نہ ہو (۵) جب تک کسی پر کامل اعتماد نہ ہو راز کی بات اس کے سامنے نہیں کہنی چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ دوست کے بھیس میں جاسوس ہو (۶) سکندر اعظم کے اخفاء راز کا یہ عالم تھا کہ اگر مشرق پر حملہ آور ہونا ہوتا تو خیمے کا رخ مغرب میں رکھتا تھا تاکہ دیکھنے والے ادھر کا ارادہ سمجھیں (۷) اسی سلسلے میں بہمن کی یہ عادت تھی کہ اگر دائیں طرف جانا ہوتا تو مشہوری بائیں طرف کی کر دیتا (۸) تیرے ارادے صرف تجھی کو معلوم ہونے چاہئیں اگر کسی اور کو بھی علم ہو جائے تو یہ بے عقلی کی بات ہے (۹) رعایا کے ساتھ بخشش اور عطا کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے نہ کہ کینے اور انتقام کا اس سے تیرے زیر نگیں علاقوں میں اضافہ ہوگا (۱۰) یعنی رعایا سے جو کام نرم برتاؤ سے لیا جا سکتا ہے اس کے لئے خواہ مخواہ سختی کر کے بدنام نہیں ہونا چاہیئے

۱ **نخواہی کہ باشد دلت دردمند** / **دلِ دردمنداں برآور ز بند**
اگر تو نہیں چاہتا کہ تیرا دل دردمند ہو / تو دردمندوں کا دل قید سے نکال

۲ **ببازو توانا نباشد سپاہ** / **برو ہمت از ناتواناں بخواہ**
فوج بازوؤں کے ساتھ طاقتور نہیں ہوتی / جا کمزوروں سے دعا کی درخواست کر

۳ **دعائے ضعیفان امیدوار** / **ز بازوئے مردی بہ آید بکار**
کمزور امیدواروں کی دعا / طاقت کے بازوؤں سے بہتر کام آتی ہے

۴ **ہر آں کہ استعانت بدرویش برد** / **اگر با فریدوں زد از پیش برد**
جس نے درویش سے مدد حاصل کی / اگر فریدوں پر حملہ کیا تو کھدیڑ کر لے گیا

باب دوم در احسان

دوسرا باب احسان کے بیان میں

۶ **اگر ہوشمندی بمعنی گرای** / **کہ معنی ز صورت بماند بجای**
اگر تو ہوشمند ہے تو معنی کی طرف رغبت کر / کیونکہ معنی صورت سے زیادہ قائم رہتا ہے

۷ **کرا دانش و جود و تقویٰ نبود** / **بصورت درش ہیچ معنی نبود**
جس شخص کو سمجھ سخاوت اور تقویٰ نہیں ہے / اسکی صورت میں کوئی معنیٰ نہیں ہے

۸ **کسے خسپد آسودہ در زیرِ گل** / **کہ خسپند زو مردم آسودہ دل**
مٹی کے نیچے وہی شخص آرام سے سوتا ہے / جس سے لوگ آرام سے سوتے ہوں

۹ **غمِ خویش در زندگی خور کہ خویش** / **بمردہ نپردازد از حرصِ خویش**
اپنا غم زندگی میں کھالے کیونکہ رشتہ دار / اپنی حرص کیوجہ سے مرنے میں مشغول نہیں ہوتے

۱۰ **زر و نعمت اکنوں بدہ کاں تست** / **کہ بعد از تو بیروں ز فرمان تست**
سونا اور مال اب دے لے جبکہ وہ تیرا ہے / کیونکہ تیرے بعد تو تیرے حکم سے باہر ہوگا

۱۔ نخواہی نہیں چاہتا تو باشد ہووے دلت تیرا دل برآور نکال ز بند قید سے یا غم سے
۲۔ توانا طاقتور نباشد نہ ہووے سپاہ لشکر ہمت دعا ناتواناں جمع کمزور بخواہ چاہ
۳۔ دعائے ضعیفاں کمزوروں کی دعا امیدوار امید رکھنے والا زبازوئے مردی طاقت کے بازوؤں سے بہ بہتر آید آتا ہے بکار کام میں
۴۔ ہر آنکہ جس نے کہ استعانت مدد برد لے گیا فریدون ایران کا مشہور بادشاہ جو ضحاک کو قتل کر کے تخت نشین ہوا اور بڑے جاہ و جلال سے حکومت کی زد حملہ کیا از پیش برد سامنے سے لے گیا یعنی جیت گیا۔
۶۔ ہوشمندی ہوشمند ہے تو بمعنی معنی میں گرای رغبت کر بماند رہتا ہے بجای جگہ پر
۷۔ کرا جس کسی کو دانش سمجھ جود سخاوت تقویٰ پرہیزگاری نبود نہ تھی بصورت درش اسکی صورت میں، ہیچ کچھ
۸۔ کسے وہی شخص خسپد سوتا ہے آسودہ آرام سے زیرِ گل مٹی کے نیچے یعنی قبر میں خسپند سوویں وہ لوگ زو اس سے مردم لوگ آسودہ دل آرام والا دل
۹۔ غم خویش اپنا غم خور کھا خویش رشتہ دار بمردہ مردے میں نپردازد نہیں مشغول ہوتے حرصِ خویش اپنا حرص
۱۰۔ زر و نعمت نعمت اور سونا اکنوں اب بدہ دے دے کاں تست جبکہ وہ تیرا ہے بعد از تو تیرے بعد بیروں باہر ز فرمان تست تیرے فرمان سے ہے۔

تشریح: (۱) جو شخص دوسروں کے دل خوش رکھتا ہے اس کا اپنا دل بھی دردمند نہیں ہوتا (۲،۳) فتح مندی صرف فوجی قوت سے حاصل نہیں ہوتی اس کے لئے دعاؤں کی روحانی امداد کی بھی سخت ضرورت ہے بسا اوقات کمزوروں کی دعائیں وہ کام کر جاتی ہیں جو لشکر جرار نہیں کر سکتا (۴) جو شخص نیک لوگوں کی دعائیں لے کر حملہ آور ہوتا ہے اس کا دشمن کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو لیکن شکست اس کا مقدر ہو جاتی ہے (۶) ظاہر کی بجائے زیادہ تر حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کیونکہ صورت اتنی پائدار نہیں جتنے معنی (۷) دانش تقویٰ اور بخشش انسان کے لئے معنیٰ اور حقیقت کی حیثیت رکھتے ہیں جس کے پاس یہ نہ ہوں گی گویا وہ بے معنیٰ شخص ہے (۸) جس نے زندگی میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائی ہو وہ قبر میں آرام و راحت سے سوتا ہے (۹) آخرت کا توشہ ہر کسی کو اپنی زندگی میں طیار کر لینا چاہیئے مرنے کے بعد وارثوں کو اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ وہ مردوں کے لئے توشے طیار کریں (۱۰) آنکھ بند ہوتے ہی انسان کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے اس لئے زندگی ہی میں خیر خیرات کر لینی چاہئے بعد میں تو وہ مال دوسروں کا ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱
نخواہی کہ باشی پراگندہ دل
اگر تو نہیں چاہتا کہ پریشان دل ہو
پراگندگاں را ز خاطر مہل
تو پریشان لوگوں کو دل سے نہ اتار

۲
پریشاں کن امروز گنجینہ چست
خزانہ آج جلدی سے بانٹ دے
کہ فردا کلیدش نہ در دست تست
کیونکہ کل اس کی چابی تیرے ہاتھ نہیں ہوگی

۳
تو با خود ببر توشۂ خویشتن
تو اپنا توشہ اپنے ساتھ لے جا
کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن،
کیونکہ بیوی اور بیٹے کو شفقت نہیں آئیگی

۴
کسے گوئے دولت ز دنیا برد
وہی شخص دولت کی گیند لے جاتا ہے
کہ با خود نصیبے بعقبیٰ برد،
جو آخرت میں اپنا حصہ اپنے ساتھ لے جاتا

۵
بغمخوارگی جز سر انگشت من،
اپنی انگلی کے سوا غم خواری کے ساتھ
نخارد کسے در جہاں پشت من
کوئی شخص میری کمر نہیں کھجاتا،

۶
مکن بر کفِ دست نہ ہر چہ ہست
جو کچھ ہے ہتھیلی پر رکھ لے ایسا نہ کر
کہ فردا بدنداں بری پشت دست
کہ کل دانتوں سے ہاتھ کی پشت کاٹنی پڑے

۷
بپوشیدن ستر درویش کوش
درویش کا ستر چھپانے کی کوشش کر
کہ ستر خدایت بود پردہ پوش،
تاکہ خدا تعالیٰ تیرا پردہ پوش ہو

۸
مگرداں غریب از درت بے نصیب
مسافر کو دروازے سے محروم نہ لوٹا
مبادا کہ گردی بدر ہا غریب
خدا نہ کرے کہ تو بھی مسافر ہو کر دروازوں پہ جائے

۹
بزرگے رساند بمحتاج خیر
وہی بزرگ محتاج کو خیرات دیتا ہے
کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
جو کہ ڈرتا ہو کہ غیر کا محتاج ہو جائے

۱۰
بحالِ دلِ خستگاں در نگر
زخمی دلوں کے حالات دیکھ
کہ بارے دلِ خستہ باشی مگر
کہ شاید تو بھی کبھی زخمی دل ہو جائے

۱۔ نخواہی نہیں چاہتا تو باشی ہووے تو پراگندہ دل پریشان دل والا پراگندگاں جمع پریشان خاطر دل مہل مت چھوڑ

۲۔ پریشاں کن بکھیر دے امروز آج گنجینہ خزانہ چست جلدی فردا آنے والی کل کلیدش اس کی چابی دست ہاتھ تست تیرا ہے۔

۳۔ با خود اپنے ساتھ ببر لے جا توشۂ خویشتن اپنا توشہ نیاید نہیں آتی فرزند و زن بیٹا اور بیوی

۴۔ کسے وہی شخص گوئے دولت دولت کی گیند برد لے جائے گا با خود اپنے ساتھ نصیبے کوئی حصہ بعقبیٰ آخرت میں

۵۔ بغمخوارگی غم خواری کے ساتھ جز سوائے سر انگشت من میری انگلی کا سر نخارد نہیں کھجاتا کسے کوئی شخص پشت من میری کمر

۶۔ مکن مت کر کفِ دست ہتھیلی نہ رکھ لے ہر چہ ہست جو کچھ ہے فردا کل بدنداں دانتوں کے ساتھ بری کاٹے گا تو پشت دست ہاتھ کی پشت

۷۔ بپوشیدن چھپانا سترِ درویش درویش کا ستر کوش کوشش کر سترِ خدایت خدا تعالیٰ تیرا ستر پردہ پوش پردہ ڈھانپنے والا۔

۸۔ مگرداں مت پھیر غریب مسافر درت تیرا دروازہ بے نصیب محروم مبادا خدا نہ کرے گردی ہووے تو بدر ہا دروازوں پر

۹ بزرگے وہ بزرگ رساند پہنچاتا ہے بمحتاج محتاج کو خیر خیرات ترسد ڈرتا ہے گردد ہووے وہ بغیر غیر کا

۱۰۔ بحالِ دلِ خستگاں زخمیوں کے دلوں کی حالت کو نگر دیکھ بارے شاید کبھی دلِ خستہ زخمی دل باشی تو ہووے مگر شاید

تشریح: (۱) جو شخص پریشانی سے بچنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ دوسرے پریشانوں کو نہ بھولے (۲) موت کے بعد چونکہ ملکیت اور اختیار ختم ہو جاتا ہے اس لئے زندگی ہی میں خیر خیرات کر لینی چاہیئے (۳) زندگی میں خود خیر خیرات کر کے آگے جمع کرا لینی چاہیئے، بیٹے اور بیوی سے توقع رکھنا فضول ہے کہ وہ پیچھے بھیجتے رہیں گے کیونکہ اپنے ہی ہنگاموں سے فرصت نہیں ہوگی (۴) کامیاب وہ شخص ہے جو اپنی آخرت خود بنا کے لے گیا ہو (۵) انسان کے جسم پر جتنی ہمدردی اور پیار سے اسکی اپنی انگلی کھجا سکتی ہے اتنا کسی اور کی نہیں (۶) جو شخص مال و دولت جمع کر کر کے رکھتا رہے گا اور اسے فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرے گا اسے قیامت کو افسوس سے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے (۷) اگر درویشوں کی ستر پوشی کا اہتمام کیا جائے تو امید ہے اللہ تعالیٰ ہماری بھی ستر پوشی فرما دے (۸) اس خیال سے فقیروں کو دھتکارنا نہیں چاہیئے کہ خدانخواستہ خود فقیر ہونا پڑے تو کیا ہوگا (۹) محتاجوں کو خیرات ایسا ہی شخص دے سکتا ہے جسے اپنے محتاج ہو جانے کا خوف ہو (۱۰) زخمی دلوں کی خبر گیری کرو مبادا تم زخمی دل ہو گئے تو کوئی شخص تمہاری بھی خبر گیری کرے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ فرو ماندگاں را درونِ شاد کن — ز روزِ فرو ماندگی یاد کن
عاجزوں کا دل خوش کر — عاجزی کے دن کو یاد رکھ!

۲ نہ خواہندۂ بردرِ دیگراں — بشکرانہ خواہندہ از در مراں
تو دوسروں کے دروازوں پر سوال نہیں ہے — اس کے شکریہ میں سوالی کو دروازے سے نہ ہٹا

گفتار اندر نواختن یتیماں و رحمت بر حالِ ایشاں
یتیموں کو نوازنے اور ان کے حال پر رحم کرنے کا بیان

۴ پدر مردہ را سایہ بر سر فگن — غبارش بیفشاں و خارش بکن
یتیم کے سر پر سایہ ڈال، — اس کی گرد جھاڑ اور اس کا کانٹا نکال

۵ ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت — بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
تو کیا جانے کہ اسے کیا ہوا جو اتنا سخت عاجز آ گیا — درخت بغیر جڑ کے کبھی تازہ رہتا ہے

۶ چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش — مدہ بوسہ بر روئے فرزندِ خویش
جب کسی یتیم کو تو سر جھکائے ہوئے دیکھے — تو اپنے بیٹے کے منہ پر بوسہ نہ دے

۷ یتیم ار بگرید کہ نازش خرد — وگر خشم گیرد کہ بارش برد
یتیم اگر روئے تو کون اس کا ناز اٹھائے — اور اگر غصہ کرے تو کون اس کا بوجھ سہارے

۸ الا تا نہ گرید کہ عرشِ عظیم — بلرزد ہمے چوں بگرید یتیم
خبردار یتیم رونے نہ پائے کیونکہ عرش اعظم — لرز جاتا ہے جب یتیم رو دے

۹ برحمت بکن آبش از دیدہ پاک — بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک
محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے — شفقت کے ساتھ اس کے چہرے سے مٹی جھاڑ دے

۱۰ اگر سایۂ خود برفت از سرش — تو در سایۂ خویشتن پرورش
اگر اس کے سر سے اس کا سایہ چلا گیا — تو اپنے زیرِ سایہ اس کی پرورش کر

۱۔ فرو ماندگاں عاجز لوگ درون اندر، دل شاد کن خوش کر روز فرو ماندگی عاجزی کا دن یاد کن یاد کر

۲۔ خواہندۂ سوالی ہے تو در دیگراں دوسروں کا دروازہ بشکرانہ شکریے میں خواہندہ سوالی از در دروازے سے مراں مت چلا

۳۔ گفتار بات نواختن پالنا یتیماں جمع جن نابالغ بچوں کا باپ مر گیا ہو حالِ ایشاں ان کا حال۔

۴۔ پدر مردہ باپ مرا ہوا شخص یعنی یتیم فگن ڈال غبارش اس کی گرد بیفشاں جھاڑ خارش اس کا کانٹا بکن نکال

۵۔ ندانی تو نہیں جانتا چہ بودش کیا ہوا اسکو فرو ماندہ عاجز رہا ہوا بود ہووے بے بیخ بغیر جڑ کے ہرگز کبھی

۶۔ چوں جب بینی دیکھے تو، یتیمے کوئی یتیم سر افگندہ سر ڈالے ہوئے پیش سامنے مدہ مت دے بر روئے چہرے پر فرزندِ خویش اپنا لڑکا

۷۔ ار بگرید اگر روئے کہ کون نازش اس کا ناز خرد خریدے خشم گیرد غصہ پکڑے بارش اس کا بوجھ برد لے جاوے

۸۔ الا خبردار تا ہرگز نہ گرید نہ روئے عرشِ عظیم بڑا عرش یعنی عرشِ الٰہی بلرزد کانپ جاتا ہے چوں جب بگرید روئے

۹۔ بکن کر آبش اس کا پانی یعنی آنسو از دیدہ آنکھوں سے پاک صاف بشفقت مہربانی سے بیفشانش جھاڑ اس کے از چہرہ چہرہ سے

۱۰۔ سایۂ خود اپنا سایہ برفت چلا گیا از سرش اس کے سر سے خویشتن اپنا پرورش پال اس کو

تشریح: (۱) اپنے عاجزی کے دنوں کو یاد کر کے عاجزوں کا دل خوش کر دو (۲) خدا نے تجھے کسی کا محتاج اور سوالی نہیں بنایا تو اس شکرانے میں تجھے چاہیئے کہ سوالیوں کو کچھ نہ کچھ ضرور دے بالکل محروم نہ پھیر (۴) یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیر اس کا منہ دھلا اور تکلیف دور کر (۵) تجھے اس کی تکلیفوں کا کیا علم درخت کیطرح جس کی جڑ ہی کٹ گئی ہے (۶) یتیم نے جب غم سے سر جھکایا ہوا ہو تو اس کے سامنے اپنے بیٹوں کو پیار نہیں کرنا چاہیئے اس سے اس کا غم اور شدید ہو جاتا ہے (۷) یعنی یتیم اگر روئے تو اسے چپ کرانے والا کوئی نہیں اور اگر ناراض ہو تو اسے خوش کون کرے (۸) حدیث میں آتا ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو اس سے خدا کا عرش ہل جاتا ہے اس لئے یتیم کو رونے کا موقع نہیں دینا چاہیئے (۹) محبت سے اس کے آنسو پونچھ دو مہربانی سے اس کا چہرہ صاف کر دو (۱۰) یعنی اس کا باپ مر گیا ہے تو تجھے باپ کی طرح اس کی سرپرستی کرنی چاہیئے

۱ من آنگہ سر تاجور داشتم — کہ سر در کنار پدر داشتم
میرا سر اس وقت تاج والا تھا — جب میں باپ کی گود میں سر رکھتا تھا

۲ اگر بر وجودم نشستے مگس — پریشاں شدے خاطر چند کس
اگر میرے جسم پر کوئی مکھی بھی بیٹھ جاتی — تو کئی شخصوں کا دل پریشان ہو جاتا

۳ کنوں گر بزنداں برندم اسیر — نباشد کس از دوستانم نصیر
اب اگر مجھے گرفتار کرکے جیل خانہ میں بھی لے جائیں — تو میرے دوستوں میں سے کوئی مددگار نہیں ہو گا

۴ مرا باشد از درد طفلاں خبر — کہ در طفلی از سر برفتم پدر
بچوں کے درد کی مجھے ہی خبر ہو سکتی ہے — کیونکہ بچپن میں میرے سر سے باپ چلا گیا تھا

حکایت در ثمرۂ نیکو کاری

حکایت نیکی کے پھل کے بیان میں

۶ کسے دید در خواب صدر خجند — کہ خارے ز پائے یتیمے بکند
کسی نے خجند کے سردار کو خواب میں دیکھا — جس نے کسی یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا تھا

۷ ہمے گفت و در روضہ ہا مے چمید — کزاں خار بر من چہ گلہا دمید
باغوں میں ٹہل رہا تھا اور کہہ رہا تھا — کہ اس کانٹے کی بدولت مجھ پر کتنے پھول کھلے

۸ مشو تا توانی ز رحمت بری — کہ رحمت برندت چو رحمت بری
جب تک ہو سکے رحم سے خالی نہ ہو — کیونکہ تیرے اوپر بھی رحم جب کریں گے کہ تو رحم کریگا

۹ چو انعام کردی مشو خود پرست — کہ من سرورم دیگرے زیر دست
جب تو نے احسان کیا تو تکبر نہ بن — کہ میں سردار ہوں دوسرے ماتحت

۱۰ اگر تیغ دورانش انداختست — نہ شمشیر دوراں ہنوز آختست
اگر زمانے کی تلوار نے اس کو گرا دیا ہے — تو کیا زمانے کی تلوار ابھی کھنچی ہوئی نہیں ہے

۱۔ من میں آنگہ جس وقت سر تاجور تاج والا سر داشتم رکھتا تھا۔ کنار گود پدر باپ

۲۔ بر وجودم میرے جسم پر نشستے بیٹھ جاتی، مگس مکھی شدے ہو جاتا خاطر دل چند کس کچھ لوگ

۳۔ کنوں اب بزنداں جیل میں برندم لے جاویں مجھکو اسیر قیدی نباشد نہ ہووے کس کوئی شخص ز دوستانم میرے دوستوں میں سے نصیر مددگار

۴۔ مرا مجھکو باشد ہوگی طفلاں جمع بچے طفلی لڑکپن برفتم چلا گیا میرے سے پدر باپ

۵۔ ثمرہ پھل نیکو کاری نیکی

۶۔ کسے کوئی شخص دید اس نے دیکھا صدر خجند خجند کا سردار خجند خراسان کا ایک شہر خارے ایک کانٹا ز پائے یتیمے کسی یتیم کے پاؤں سے بکند نکالا اس نے

۷۔ ہمے گفت کہہ رہا تھا روضہ ہا جمع باغ مے چمید ٹہلتا تھا کزاں خار کہ اس کانٹے سے بر من مجھ پر چہ کیا گلہا جمع پھول دمید پھوٹے

۸۔ مشو مت ہو تا توانی جب تک تو طاقت رکھے ز رحمت رحم سے بری خالی برندت لے جائیں گے تجھ پر چو جب بری لے جائیگا تو

۹۔ انعام کردی احسان کیا تو نے مشو مت ہو خود پرست مغرور من میں سرورم میں سردار ہوں دیگرے دوسرے زیر دست ماتحت

۱۰۔ تیغ دورانش زمانے کی تلوار نے اس کو انداختست گرا دیا ہے نہ یہ آختست کے اوپر لگتا ہے یعنی نہیں کھنچی ہوئی ہے۔ شمشیر دوراں زمانے کی تلوار ہنوز ابھی۔

تشریح: (۱) یعنی جب میں باپ کی گود میں سر رکھ کے سویا کرتا تھا، درحقیقت میں اس وقت بادشاہ تھا (۲) میرے جسم پر مکھی بیٹھ جاتی تو ماں بھی اڑانے کی کوشش کرتی باپ بھی اڑانے کے لئے آجاتا بہن بھائی بھی اڑانے کے لئے دوڑ پڑتے سبھی پریشان ہو جاتے (۳) اب یہ حالت ہے کہ اگر گرفتار ہوکے جیل خانہ پہنچ جاؤں تو کوئی بھی مجھے چھڑانے کے لئے نہیں آئیگا (۴) چونکہ مجھے بچپن ہی میں باپ کی وفات کا صدمہ سہنا پڑا تھا اس لئے یتیموں کے غم اور پریشانی کا صحیح اندازہ مجھے ہی ہو سکتا ہے (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ معمولی سی نیکی کا پھل بھی ضائع نہیں ہوتا لیکن نیکوکار کو اس پر غرور نہ کرنا چاہیئے (۶، ۷) خجند کے نواب نے کسی یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا تھا جب وہ مرگیا تو کسی نے اسکو خواب میں دیکھا کہ باغوں میں ٹہل رہا ہے اور یوں خوشی کا اظہار کر رہا ہے کہ وہ کانٹا نکالنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے لئے کتنے پھول کھلا دیئے ہیں۔ (۸) آدمی کو چاہیئے کہ جتنا ہو سکے دوسروں پر رحم کرے نیکی کی کوشش کرے کیونکہ جتنا یہ رحم کرے گا اتنا ہی خدا کی طرف سے رحم دیکھے گا ارحموا ترحموا الحدیث (۹) کسی پر احسان کرو تو دل میں یہ خیال نہ لاؤ کہ یہ گھٹیا ادنیٰ محتاج ہے اور میں اعلیٰ اور بے نیاز ہوں (۱۰) کیوں کہ جس خدا نے تجھ کو امیر اور اسے غریب بنایا ہے وہ تجھ کو غریب اور اسے امیر بھی بنا سکتا ہے اس لئے خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے

Scanned by CamScanner

۱ چو بینی دُعا گوئے دولت ہزار — خداوند را شکرِ نعمت گزار
جب تو دیکھے کہ دولت کے دعا گو ہزاروں ہیں — تو اللہ کے انعام کا شکر ادا کر

۲ کہ چشم از تو دارند مردم بسے — نہ تو چشم داری بدست کسے
کہ بہت لوگ تجھ سے امید رکھتے ہیں — پر تو تو کسی کے ہاتھ کا امیدوار نہیں ہے

۳ کرم خواندہ ام سیرت سروراں — غلط گفتم اخلاق پیغمبراں
میں نے پڑھا ہے کہ سخاوت سرداروں کی سیرت ہے — میں غلط کہہ گیا بلکہ پیغمبروں کا اخلاق ہے

حکایت در اخلاق پیغمبراں ؑ
حکایت پیغمبروں کے اخلاق میں

۵ شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل — نیامد بمہماں سرائے خلیل ؑ
میں نے سنا کہ ایک ہفتہ تک کوئی مسافر — حضرت خلیل اللہ ؑ کے مہمان خانہ میں نہ آیا

۶ ز فرخندہ خوئی نہ خوردے پگاہ — مگر بے نوائے درآید ز راہ
مبارک عادت کی وجہ سے صبح صبح نہ کھاتے — شاید کوئی بے چارہ راستہ سے آجائے

۷ بروں رفت و ہر جانبے بنگرید — براطراف وادی نگہ کرد و دید
باہر گئے اور ہر طرف دیکھا — وادی کے کناروں پر نظر دوڑائی

۸ بہ تنہا یکے در بیاباں چو بید — سر و مویش از برف پیری سپید
ایک شخص جنگل میں بید کی طرح اکیلا — جس کا سر اور بال بڑھاپے کی برف سے سفید ہوچکے تھے

۹ بدلداریش مرحبائے بگفت — برسم کریماں صلائے بگفت
اس کی دلداری کے لئے خوش آمدید کہا — سخیوں کے دستور کیمطابق دعوت دی

۱۰ کہ اے چشمہائے مرا مردمک — یکے مردمی کن بنان و نمک
کہ اے میری آنکھوں کی پتلی — تھوڑی سی مہربانی کر کے روٹی نمک قبول فرمائیے!

۱. چو جب بینی تو دیکھے دعا گوئے دعا دینے والا شکرِ نعمت نعمت کا شکریہ گزار ادا کر
۲. چشم امید از تو تجھ سے دارند رکھتے ہیں مردم لوگ بسے بہت سارے چشم داری امید رکھتا ہے تو بدست کسے کسی کے ہاتھ سے
۳. کرم سخاوت خواندہ ام میں نے پڑھا ہے سیرت عادت سروراں جمع سردار غلط گفتم میں نے غلط کہا اخلاقِ پیغمبراں پیغمبروں کا اخلاق
۴. شنیدم میں نے سنا ابن السبیل مسافر نیامد نہیں آیا بمہماں سرائے مہمان خانہ میں خلیل لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام جو جدالانبیا اور خلیل اللہ ہیں۔
۵. فرخندہ خوئی مبارک عادت نہ خوردے آپ نہ کھاتے پگاہ صبح صبح مگر شاید بے نوائے کوئی بے چارہ درآید آجائے ز راہ راستہ سے
۶. بروں باہر رفت چلا گیا ہر جانبے ہر طرف بنگرید دیکھا براطرافِ وادی جنگل کی طرفوں میں نگہ کرد نظر کی و دید اور دیکھا
۷. بہ تنہا اکیلا یکے ایک شخص بیاباں جنگل چو بید بید کی طرح سر و مویش اس کا سر اور بال برفِ پیری بڑھاپے کی برف سپید سفید
۹. بدلداریش اس کی دلداری کے لیے مرحبائے خوش آمدید بگفت اس نے کہا برسم کریماں سخیوں کی عادت کے مطابق صلائے دعوت
۱۰. چشمہائے مرا میری آنکھوں کی مردمک پتلی یکے تھوڑی سی مردمی کن مہربانی کر بنان و نمک روٹی اور نمک کے ساتھ

تشریح: (۱،۲) یعنی جب لوگ تیرے مال و دولت کو دعائیں دیں تو تجھے خدا کی شکر گزاری کرنی چاہیئے کہ خدا نے تجھے دینے والا بنایا ہے لینے والا نہیں (۳) حاصل مطالعہ یہ ہے کہ سردار وہی ہوتا ہے جو سخی ہو بلکہ سخی تو عموماً پیغمبر ہوتے ہیں اس لئے سخاوت بہت اونچا اخلاق ہے (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ مہمان نوازی پیغمبروں کا اخلاق ہے اس لئے امتیوں کو بھی اپنانا چاہیئے (۵،۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عادت شریفہ تھی کہ جب تک کوئی مہمان آپ کے دسترخوان پر نہ آجاتا آپ کھانا نہ کھاتے ایک دفعہ مہمان نہ آنے کی وجہ سے سات دن بھوکے رہے (۷،۸) ساتویں دن بھی مہمان کی تلاش میں جنگل چلے گئے ہر طرف وادی میں دیکھنے لگے تو دور سے آپ کو ایک تنہا شخص نظر آیا جس کے بال بڑھاپے سے بالکل سفید ہو چکے تھے (۹،۱۰) اس کی دلداری کے لئے آپ نے مرحبا کہی اور کھانے کی دعوت دی کہ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرا نان و نمک قبول فرمائیے۔

Scanned by CamScanner

۱ نعم گفت و برجست و برداشت گام
اس نے کہا ہاں بھی اچھل پڑا اور قدم بڑھا دیے
کہ دانست خلقش علیہ السلام
کیونکہ وہ آپ جناب علیہ السلام کا اخلاق جان چکا تھا

۲ رقیبان مہماں سرائے خلیلؑ
حضرت خلیل کے مہمان خانہ کے محافظوں نے
بعزت نشاندند پیرِ ذلیل
ذلیل بوڑھے کو عزت سے بٹھایا

۳ بفرمود ترتیب کردند خواں،
آپ نے حکم دیا تو انہوں نے دسترخوان بچھا دیا
نشستند بر ہر طرف ہمگناں،
سب لوگ ہر طرف بیٹھ گئے

۴ چو بسم اللہ آغاز کردند جمع،
جب ساری جماعت نے بسم اللہ شروع کی
نیامد ز پیرش حدیثے بسمع
تو بوڑھے سے کوئی بات سننے میں نہ آئی

۵ چنیں گفتش اے پیرِ دیرینہ روز
ایسے فرمایا کہ اے لمبی عمر والے بوڑھے
چو پیراں نمے بینمت صدق و سوز
میں تیرے اندر بوڑھوں والا صدق و سوز نہیں دیکھتا

۶ نہ شرط ست وقتیکہ روزی خوری
جس وقت تو کھانا کھائے تو یہ ادب نہیں ہے
کہ نامِ خداوندِ روزی بری،
کہ روزی کے مالک کا نام لے

۷ بگفتا نہ گیرم طریقت بدست
اس نے کہا میں آپ کا طریقہ نہیں اختیار کر سکتا
کہ نشنیدم از پیرِ آذر پرست
کیونکہ میں نے بوڑھے آتش پرست سے نہیں سنا ہے

۸ بدانست پیغمبرِ نیک فال
نیک فال پیغمبر نے جان لیا
کہ گبرست پیرِ تبہ بودہ حال
کہ تباہ حال بوڑھا آتش پرست ہے

۹ بخواری براندش چو بیگانہ دید
جب اس کو بیگانہ دیکھا تو دھتکار دیا
کہ منکر بود پیشِ پاکاں پلید
کیونکہ پاک لوگوں کے پاس پلید برا ہوتا ہے

۱۰ سروش آمد از کردگارِ جلیل
خدائے بزرگ کی جانب سے وحی آئی
بہیبت ملامت کناں کائے خلیل
ڈانٹ کے ساتھ ملامت کرتے ہوئے کہ اے خلیلؑ

۱. نعم ہاں گفت اس نے کہا برجست کود پڑا برداشت اٹھائے اس نے گام قدم دانست جان لیا اس نے خلقش آپ کے اخلاق کو علیہ السلام ان پر سلام ہو

۲. رقیباں جمع نگران محافظ مہماں سرائے مہمان خانہ خلیل حضرت ابراہیمؑ بعزت عزت سے نشاندند بٹھایا انھوں نے پیر بوڑھا ذلیل بے عزت

۳. بفرمود حکم دیا ترتیب کردند بچھا دیا انہوں نے خواں دسترخوان نشستند بیٹھ گئے ہمگناں سبھی

۴. بسم اللہ اللہ کے نام سے آغاز شروع کردند کیا انھوں نے جمع جماعت نیامد نہ آئی ز پیرش بوڑھے سے اسکی شین سمع کے ساتھ لگی ہے یعنی اس کے کان میں حدیثے کوئی بات

۵. چنیں ایسے گفتش اس کو کہا پیر دیرینہ روز لمبی عمر والے بوڑھے چو پیراں بوڑھوں کیطرح نمے بینمت تجھکو نہیں دیکھتا ہوں میں صدق سچائی سوز جلن

۶. وقتیکہ جس وقت کہ روزی خوری کھانا کھائے تو نام خدا خدا کا نام بری لے جاوے تو

۷. بگفتا اس نے کہا نہ گیرم نہیں پکڑوں گا میں طریقت تیرا طریقہ بدست ہاتھ میں نشنیدم نہیں سنا میں نے پیر آذر پرست آتش پرست بوڑھے سے

۸. بدانست جان لیا گبرست آتش پرست ہے پیر تبہ بودہ حال تباہ حال والا بوڑھا

۹. بخواری ذلت کے ساتھ براندش ہنکا دیا اس کو چو جب بیگانہ غیر دید دیکھا منکر برا بود ہوئے پیش پاکاں پاکوں کے سامنے

۱۰. سروش فرشتہ یا وحی آمد آئی کردگار اللہ تعالیٰ جلیل بزرگ بہیبت ڈانٹ کے ساتھ ملامت کناں ملامت کرتے ہوئے کائے کہ اے

تشریح: (۱) اس نے بلا تکلف آپ کی دعوت قبول کر لی کیونکہ اس نے آپکی مہمان نوازی کی خبریں سن رکھی تھیں (۲) خدام نے عزت و تکریم سے بوڑھے مہمان کو بٹھایا (۳) آپکے ارشاد سے دسترخوان بچھ گیا اور آں جناب اور سارے خدام اور مہمان اس پر بیٹھ گئے (۴) سب نے بسم اللہ پڑھ کے کھانا شروع کیا مگر بوڑھا خاموش رہا (۵-۶) آپ نے بوڑھے سے فرمایا تیرا بغیر بسم اللہ کے کھانا شروع کرنا بچگانہ بات ہے بوڑھے اور بزرگ لوگ تو اللہ کا نام لئے بغیر کھانا نہیں کھاتے تقاضائے عمر کے مطابق تو اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے تھا (۷) اس نے کہا میں آپ کا طریقہ قبول نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بات میں نے اپنے آتش پرست پیر سے نہیں سنی ہے (۸) آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ بے نصیب مجوسی آتش پرست ہے (۹) آپ نے اسے دسترخوان سے اٹھا دیا کیونکہ نیکوں کے ساتھ ایسے پلید کا کوئی جوڑ نہ تھا (۱۰) آپ کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا اس لئے بطور تنبیہ فوراً وحی نازل ہوئی۔

۱ منش دادہ صد سالہ روزی و جاں — ترا نفرت آمد از وے یک زماں

میں نے اسے سو سال تک روزی اور جان دی — تجھے ایک گھڑی میں اس سے نفرت آ گئی

۲ گر او مے برد پیشِ آتش سجود — تو وا پس چرا مے بری دست جود

کہ اگر وہ آگ کے سامنے سجدہ کرتا ہے — تو تو سخاوت کا ہاتھ واپس کیوں کرتا ہے

۳ گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

بات ! اچھے اور بُرے لوگوں کیساتھ احسان کرنے کے بیان ہیں

۴ گرہ بر سر بندِ احساں مزن — کہ ایں زرق و شید ست و آں مکر و فن

احسان کے سر بند پہ گرہ نہ لگا — کہ یہ جھوٹ اور بناوٹ ہے اور وہ مکر اور فریب

۵ زیاں مے کند مردِ تفسیر داں — کہ علم و ادب مے فروشد بناں

وہ تفسیر کا جاننے والا نقصان کرتا ہے — جو روٹی کے بدلے علم و ادب بیچ دیتا ہے

۶ کجا عقل با شرع فتوےٰ دہد — کہ مردِ خرد دیں بدنیا دہد

عقل و شرع یہ فتویٰ کب دے سکتے ہیں — کہ عقل مند آدمی دنیا کے بدلے دین بیچ دیوے

۷ ولیکن تو بستاں کہ صاحب خرد — از ارزاں فروشاں برغبت خرد

لیکن تو لے کیونکہ عقل مند آدمی — سستا بیچنے والوں سے شوق سے خریدتا ہے

۸ حکایت عابد با شیاد شوخ دیدہ

بے شرم مکار کے ساتھ ایک عابد کی حکایت

۹ زباندانے آمد بصاحبدلے — کہ محکم فرو ماندہ ام در گلے

کسی صاحب دل کے پاس ایک ادیب آیا — کہ میں کیچڑ میں بری طرح پھنس گیا ہوں

۱۰ یکے سفلہ را دہ درم بر من است — کہ دانگے ازو بر دلم دہ من است

ایک کمینے کے دس درم میرے اوپر قرض ہیں — جن کا ایک ٹکا میرے دل پر دس من کا ہے

۱۔ منش میں نے اس کو دادہ دیا صد سالہ سو سال ترا تجھکو آمد آئی ازو اس سے یک زماں ایک گھڑی میں

۲۔ مے برد لے جاتا ہے پیشِ آتش آگ کے سامنے سجود سجدہ یا سجدے واپس پیچھے چرا کیوں مے بری لے جاتا ہے دستِ جود سخاوت کا ہاتھ

۳۔ گفتار بات احساں نیکی کرنا مردم لوگ نیک و بد اچھے اور بُرے

۴۔ گرہ گانٹھ سر بند مراد تھیلی یا کیسہ مزن مت مار ایں یہ زرق جھوٹ شید بناوٹ آں وہ مکر و فن مکر و فریب

۵۔ زیاں نقصان مے کند کرتا ہے تفسیر داں تفسیر جاننے والا مے فروشد بیچتا ہے بناں روٹی کے بدلے

۶۔ کجا کہاں عقل با شرع عقل شریعت سمیت فتوےٰ دہد فتویٰ دیتی ہے مردِ خرد عقلمند آدمی بدنیا دنیا کے بدلے دہد دیوے

۷۔ بستاں اصل میں بستاں تو لے صاحب خرد عقل والا ارزاں فروشاں سستا بیچنے والے برغبت شوق کے ساتھ خرد خریدتا ہے

۸۔ عابد عبادت کرنے والا شیاد مکار شوخ دیدہ بے شرم یا بے باک

۹۔ زباندانے کوئی زبان جاننے والا مرد ادیب آمد آیا بصاحبدلے کسی صاحبِ دل کے پاس محکم مضبوط فرو ماندہ عاجز یا پھنسا ہوا ام ہوں میں در گلے کیچڑ میں

۱۰۔ یکے ایک سفلہ کمینہ دہ دس درم ایک سکہ جو نقرئی چونی کے برابر ہوتا ہے بر من مجھ پر است ہے دانگے ایک دانگ جو ٹکے کے برابر ہوتا ہے ازو اس سے بر دلم میرے دل پر دہ من دس من۔

تشریح : (۱) یعنی میں اسے سو سال سے کھلا رہا ہوں مگر مجھے تو نفرت نہ آئی تو آج ہی کھلانے لگا تھا کہ نفرت سے دھتکار دیا (۲) آگ کو پوجنا اگرچہ بُرا ہے لیکن یہ تو اس کا فعل ہے سخاوت کرنا تو برا نہیں پھر تم نے کیوں اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ علم و ادب اور دین و ایمان دنیا کے بدلے نہیں بیچنے چاہئیں۔ (۴) یعنی نیک اور بد کی تمیز کئے بغیر سخاوت کرتے رہنا چاہیئے (۴) یعنی سوالی کے غیر مستحق ہونیکو بہانہ بنا کر احسان و بخشش کو بند نہ کرنا چاہیئے (۵) جو عالم روٹی کمانے کے لئے علم و فضل کو بیچتا ہے وہ بڑے خسارے میں ہے (۶) یعنی نہ تو عقل ہی اس کا حکم دیتی ہے اور نہ ہی شریعت میں اس کی اجازت کہ دنیا کے بدلے دین کو بیچا جائے (۷) یعنی اگر دنیا دے کر دین کچھ کو ملتا ہو تو دیر نہ کر فی الفور خرید لے ایسے خریدنا ٹھیک ہے اور بیچنا بُرا (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ نیک و بد کی تمیز کئے بغیر سلوک اور احسان کرنا چاہیئے اگر اس سے نفع نہیں ہوگا تو کم از کم شر سے بچت ضرور ہو جائے گی۔ (۹، ۱۰) کوئی ادیب کسی دل والے کے پاس آکر اپنا دکھڑا سنانے لگا کہ ایک کمینے آدمی کا میں مقروض ہوں دس درہم اس کے دینے ہیں مگر اس کے تقاضے کی سختی اور نامعقولی کی وجہ سے دس درہم میرے لئے دس من کے برابر ہیں

۱ ہمہ شب پریشاں ازو حالِ من — اس کی وجہ سے میری حالت ساری رات غیر رہتی ہے
ہمہ روز چوں سایہ دنبالِ من — سارا دن وہ سائے کی طرح میرے پیچھے لگا رہتا ہے

۲ بکرداز سخنہائے خاطر پریش — اس نے دل کو پریشان کرنے والی باتوں سے
درونِ دلم چوں درِ خانہ ریش — گھر کے دروازے کی طرح میرا دل زخمی کر دیا ہے

۳ خدایش مگر تاز مادر بزاد — شاید خدا نے جب سے اسے پیدا کیا ہے
جز آں دہ درم چیز دیگر نداد — ان دس درہموں کے سوا اسے کوئی دوسری چیز دی ہی نہیں

۴ ندانستہ از دفترِ دیں الف — اس نے دین کی کتاب سے الف تک نہیں جانا
نخواندہ بجز بابِ لاینصرف — غیر منصرف باب کے سوا کچھ نہیں پڑھا

۵ خور از کوہ یک روز سر بر نزد — سورج نے پہاڑ سے کسی دن سر نہیں نکالا
کہ آں قلتباں حلقہ بر در نزد — کہ اس دیوث نے دروازے پہ حلقہ نہ باندھا ہو

۶ در اندیشہ ام تا کدامم کریم — میں فکر میں ہوں کہ کون سا سخی
ازاں سنگدل دستگیرد بسیم — چاندی کے ساتھ اس سنگدل سے میری دستگیری کرے

۷ شنید ایں سخن پیر فرخ نہاد — مبارک طبع بزرگ نے یہ بات سنی
در ستے دو در آستینش نہاد — تو دو اشرفیاں اس کی آستین میں رکھ دیں

۸ زر افتاد در دست افسانہ گو — افسانہ گو کے ہاتھ میں سکہ پڑ گیا
بروں رفت ازاں جا چو خور تازہ رو — تو اس جگہ سے سورج کی طرح خوش خوش نکل گیا

۹ یکے گفت شیخ ایں ندانی کہ کیست — ایک نے کہا کہ شیخ آپ نہیں جانتے کہ یہ کون ہے
بر او گر بمیرد نباید گریست — یہ اگر مر بھی جائے تو اس پر رونا نہیں چاہیے

۱۰ گدائے کہ بر شیر نر زیں نہد — یہ ایسا فقیر ہے جو نر شیر پہ زین ڈال دیتا ہے
ابو زید را اسپ و فرزیں نہد — ابوزید کے سامنے اسپ اور فرزین رکھ دیتا ہے

۱. ہمہ سب شب رات ازو اس کی وجہ سے حالِ من میرا حال روز دن چوں مثل دنبالِ من میرے پیچھے

۲. بکرد کیا اس نے سخنہائے جمع باتیں خاطر پریش دل کو پریشان کرنے والی درونِ دلم میرے دل کا اندر ریش زخمی

۳. خدایش خدا نے اس کو مگر شاید تا جب سے مادر ماں سے بزاد پیدا کیا جز سوائے آں دہ درم وہ دس درہم چیز دیگر کوئی دوسری چیز نداد نہیں دی اس کو

۴. ندانستہ نہیں جانا اس نے دفترِ دیں دین کی کتاب یعنی قرآن الف پہلا حرف نخواندہ نہیں پڑھا اس نے بجز سوائے باب دروازہ لاینصرف نہیں پھرتا ہے وہ علم نحو کی اصطلاح میں ایسا لفظ جس پر کسرہ اور تنوین نہ آسکتی ہو اور وہ ایک حالت پر رہتا ہو۔

۵. خور سورج کوہ پہاڑ یک روز ایک دن بر نزد باہر نہیں نکالا آں وہ قلتباں دیوث حلقہ نزد حلقہ نہ مارا ہو در دروازہ

۶. اندیشہ سوچ ام ہوں میں کدامم کون مجھکو کریم سخی ازاں اس سے سنگدل پتھر دل والا دست ہاتھ گیرد پکڑے بسیم چاندی کے بدلے

۷. شنید سنی ایں سخن یہ بات پیر بوڑھا فرخ نہاد مبارک طبیعت والا درستے اشرفی آستینش اس کی آستین نہاد رکھ دی

۸. زر سونا افتاد پڑا دست ہاتھ افسانہ گو افسانہ کہنے والا بروں باہر رفت چلا گیا ازاں جا اس جگہ سے چو مثل خور سورج تازہ رو تازہ چہرے والا

۹. یکے ایک گفت اس نے کہا شیخ بزرگ ایں یہ ندانی نہیں جانتا تو کیست کون ہے بر او اس پر بمیرد مر جائے نباید گریست گریہ کرنا نہیں چاہیے۔ ۱۰. گدائے کہ جو فقیر کہ بر شیر نر زیں نہد زین کس لیتا ہے ابوزید مقامات کا ایک مزاحی کردار اور ایک مشہور شطرنج باز اسپ و فرزیں شطرنج کے دو مہرے نہد رکھتا ہے۔

تشریح: (۱) وہ تقاضا کرنے کے لئے سایہ کی طرح میرے ساتھ لگا رہتا ہے اس لئے دن اور رات برابر پریشان رہتا ہوں (۲) وہ اس کے کرخت تقاضے اور بے ڈھنگے مطالبے کی وجہ سے میرے دل میں دروازے کی طرح دراڑیں پڑ گئی ہیں (۳) وہ جو اتنا شدید تقاضا کرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیدا ہونے کے بعد اس نے صرف یہی دس درہم دیکھے ہیں۔ (۴) علم دین سے بالکل جاہل ہے اور تقاضا کرنے کے لئے آتا ہے تو واپس جانے کا نام ہی نہیں لیتا گویا کہ نحو کا کلمہ غیر منصرف جو پھرا نہیں کرتا (۵) سورج نکلتے ہی دروازے پر موجود ہوتا ہے اور دستک دینا شروع کر دیتا ہے (۶) میں کسی ایسے سخی کی تلاش میں ہوں جو اس کا قرض ادا کرنے کے لئے مجھے دس درہم دے دے تاکہ میری اس سے خلاصی ہو جائے (۷، ۸) اس بزرگ نے یہ کہانی سنتے ہی اسکو دو اشرفیاں دے ڈالیں وہ لیتے ہی ایسا گیا کہ پیچھا مڑ کے نہیں دیکھا (۹، ۱۰) کوئی شخص جو یہ تماشہ دیکھ رہا تھا بزرگ سے کہنے لگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ کیسا مجرم اور مکار شخص ہے یہ شیروں کو رام کر لیتا ہے اور ماہر شطرنج بازوں کو شکست دے دیتا ہے گویا اس نے جو کچھ کہا سب جھوٹ اور افسانہ تھا

۱ برآشفت عابد کہ خاموش باش — تو مردِ زباں نیستی گوش باش
عابد ناراض ہو گیا کہ چپ ہو جا — تو زبان کا مرد نہیں کان بن جا

۲ اگر راست بود آنچہ پنداشتم — ز خلق آبروئیش نگہداشتم
جو کچھ میں نے سمجھا اگر سچ تھا — تو مخلوق سے اس کی آبرو محفوظ کر لی

۳ اگر شوخ چشمی و سالوس کرد — الا تا نہ پنداری افسوس کرد
اگر اس نے بے حیائی اور مکاری کی ہے — خبردار تو ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ میں نے قابلِ افسوس حرکت کی

۴ کہ خود را نگہداشتم آبرو — ز دستِ چناں گربزِ یاوہ گو
کیونکہ میں نے اپنی آبرو کی حفاظت کی ہے — ایسے بکواسی مکار کے ہاتھ سے

۵ بد و نیک را بذل کن سیم و زر — کہ ایں کسبِ خیرست و آں دفعِ شر
برا اچھے برے کے لئے سونا چاندی خرچ کر — کیونکہ یہ خیر کی کمائی ہے اور وہ شرارت سے بچاؤ

۶ خنک آں کہ در صحبتِ عاقلاں — بیاموزد اخلاقِ صاحبدلاں
وہ شخص مبارک ہے جو عقلمندوں کی صحبت میں — اہلِ دل کے اخلاق سیکھتا ہے

۷ گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش — بعزت کنی پندِ سعدی بگوش
اگر تجھے عقل رائے تدبیر اور ہوش ہے — تو سعدی کی بات قدر سے سنے گا

۸ کہ اغلب دریں شیوہ دارد مقال — نہ در چشم و زلف و بناگوش و خال
کیونکہ وہ اکثر اسی صنف میں کلام کرتا ہے — نہ آنکھ زلف کان کی لو اور تل میں

حکایت پدرِ ممسک و فرزندِ جواں مرد

بخیل باپ اور سخی بیٹے کی حکایت

۱۰ یکے رفت و دنیا ازو یادگار — خلف بود صاحبدلے ہوشیار
ایک شخص مر گیا اور دنیا اس سے یادگار رہ گئی — اس کا وارث ایک اہلِ دل اور ہوشیار لڑکا تھا

۱. برآشفت ناراض ہوا عابد عبادت کرنے والا باش ہو جا مرد زبان زبان کا مرد یعنی اچھا بولنے والا نیستی نہیں ہے تو گوش کان باش ہو جا یعنی اچھی طرح سن

۲. راست صحیح بود تھا آنچہ جو کچھ کہ پنداشتم میں نے سمجھا آبروئیش اس کی آبرو نگہداشتم بچائی میں نے

۳. شوخ چشمی بےحیائی سالوس مکر و حیلہ کرد کیا اس نے الا خبردار تا ہرگز نہ پنداری نہ سمجھے تو افسوس کرد افسوس کیا اس میں صیغہ متکلم کو ضرورتِ شعری کی وجہ سے غائب سے تعبیر کیا ہے یعنی میں نے قابلِ افسوس کام کیا

۴. خود اپنا آپ نگہداشتم حفاظت کی میں نے آبرو عزت ز دست ہاتھ سے چناں ایسا گربز مکار یاوہ گو بیہودہ بکنے والا

۵. بد و نیک برا اور اچھا بذل کن خرچ کر سیم و زر سونا چاندی کہ اینکہ یہ اس کا اشارہ نیک کی طرف ہے کسبِ خیر خیر کی کمائی و آں اور وہ اس کا اشارہ بد کی طرف ہے دفعِ شر شر کا دفع کرنا

۶. خنک مبارک آں کہ جو شخص کہ صحبتِ عاقلاں عقلمندوں کی صحبت بیاموزد سیکھتا ہے اخلاقِ صاحبدلاں دل والوں کے اخلاق یعنی نیک لوگوں کے

۷. گرت اگر تجھ کو رایست رائے ہے بعزت عزت کے ساتھ کنی کرے تو پندِ سعدی سعدی کی نصیحت یعنی مصنف کی بگوش کان میں یعنی سنے تو

۸. اغلب زیادہ تر دریں شیوہ اسی طریقہ میں دارد رکھتا ہے مقال کلام چشم آنکھ بناگوش کان کی لو خال تل

۹. پدر باپ ممسک بخیل فرزند بیٹا جواں مرد مراد سخی

۱۰. یکے ایک رفت گیا یعنی مر گیا ازو اس سے یادگار جس کو دیکھ کر کوئی یاد آئے خلف پیچھے رہنے والا یعنی بیٹا بود تھا صاحبدلے ایک دل والا ہوشیار۔

تشریح: (۱، ۲، ۳، ۴) بزرگ اس شخص کا تبصرہ سن کر نہایت ناراض ہوا اور کہنے لگا تجھے بولنا تو آتا نہیں سننے کی کوشش کر جو کچھ اس نے کہا اگر سچ ہے تو میں نے مخلوق سے اس کی آبرو رکھ لی اور اگر جھوٹ ہے تو اس کی زبان سے میں نے اپنی آبرو بچا لی (۵) اچھے برے کی تمیز کئے بغیر لوگوں کی امداد کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اگر وہ اچھا ہے تو اس کو دینا کارِ خیر ہے اور اگر برا ہے تو اس کو دینا دفعِ شر ہے (۶) جو شخص عقلمندوں کی صحبت میں بیٹھ کر اچھے اخلاق سیکھے وہ بہت اچھا اور مبارک شخص ہے (۷، ۸) یعنی تیری عقلمندی اور ہوش کا تقاضا کہ تو سعدی کی باتوں کو غور سے سنے کیونکہ سعدی زیادہ تر اخلاقیات ہی میں کلام کرتا ہے غزل گوئی اور مجازی محبوبوں کی مدح سرائی اس کا شیوہ نہیں اس لئے اس کی باتوں کو غنیمت سمجھو اور قدر سے سن کر عمل کرو۔ دریں شیوہ سے اخلاقیات اور چشم و زلف سے غزل گوئی مراد ہے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جہاں تک ہو سکے مال و دولت میں سخاوت اختیار کرنی چاہئے اسے جوڑ جوڑ کر رکھنے سے وارثوں کو تو فائدہ ہوگا تجھے کچھ فائدہ نہیں (۱۰) ایک بخیل شخص مر گیا اور اپنے پیچھے سخی بیٹا یادگار چھوڑ گیا۔

۱۔ چوں مثل ممسکاں جمع بخیل دست ہاتھ بر زر سونے پر گرفت پکڑا آزادگاں جمع آزاد لوگ از و اس سے برگرفت اٹھا لیا

۲۔ نبودے نہ ہوتا درش اس کا دروازہ مہماں سرائے مہمان خانہ اندرش اس کے اندر

۳۔ خویش اپنا بیگانہ غیر خرسند خوش کرد کیا ہمچوں مثل پدر باپ سیم و زر سونا چاندی بند کرد جمع کیا

۴۔ ملامت کنے ایک ملامت کرنے والا گفتش اس کو کہا باد دست ہوا کے ہاتھ والا مراد فضول خرچ بیک رہ ایک ہی مرتبہ مکن مت کر ہر چہ جو کچھ ہست ہے۔

۵۔ بسالے سال بھر میں تواں یہ اندوختن کے اوپر لگ کر جمع کر سکتے ہیں خرمن کھلواڑہ بیک دم ایک دم مردی نہ بود انسانیت یا عقلمندی نہیں ہے سوختن جلا دینا

۶۔ تنگدستی ناداری نہ داری نہیں رکھتا تو شکیب صبر نگہدار نگہ رکھ فراخی خوش حالی حسیب حساب کا عالم

۸۔ بدختر بیٹی کو چہ خوش کیا خوب گفت کہا بانوئے دہ دیہاتی خاتون روز نوا خوشحالی کے دن برگ سختی تنگدستی کا سامان بنہ رکھ لے

۹۔ ہمہ سارا پر دار بھرا رکھ مشک و سبو مشک اور گھڑا پیوستہ ہمیشہ در دہ دیہات میں رواں جاری نیست نہیں ہے جو ندی یا نہر

۱۰۔ بدنیا دنیا کے بدلے تواں یافتن کے ساتھ لگ کر پا سکتے ہیں بزر سونے کے ساتھ پنجۂ دیو جن کا پنجہ برتافتن موڑنا

۱ نہ چوں ممسکاں دست بر زر گرفت
اس نے بخیلوں کی طرح سونے پر ہاتھ نہیں بھینچا
چوں آزادگاں دست از و برگرفت
بلکہ آزاد لوگوں کی طرح ہاتھ اس سے اٹھا لیا

۲ ز درویش خالی نبودے درش
اس کا دروازہ درویشوں سے خالی نہ ہوتا
مسافر بمہماں سرائے اندرش
اس کے مہمان خانے میں مسافر بھرے ہوتے

۳ دل خویش و بیگانہ خرسند کرد
اس نے اپنے اور بیگانے کا دل خوش کیا
نہ ہمچوں پدر سیم و زر بند کرد
باپ کی طرح سونے چاندی کو بند نہیں کیا

۴ ملامت کنے گفتش اے باد دست
ایک ملامت کرنے نے اس سے کہا کہ اے فضول خرچ
بیک رہ پریشاں مکن ہر چہ ہست
جو کچھ ہے اسے ایک ہی مرتبہ برباد نہ کر

۵ بسالے تواں خرمن اندوختن
سال بھر میں کھلواڑہ جمع ہوتا ہے
بیک دم نہ مردی بود سوختن
اسے ایک دم جلا دینا عقلمندی نہیں ہے

۶ چوں در تنگدستی نہ داری شکیب
جب تنگدستی میں صبر نہیں کر سکے گا
نگہدار وقت فراخی حسیب
تو فراخی کے وقت حساب ملحوظ رکھ

مثل
کہاوت

۸ بدختر چہ خوش گفت بانوئے دہ
دیہاتی خاتون نے بیٹی کو کیا خوب کہا
کہ روز نوا برگ سختی بنہ
کہ خوشحالی کے دن تنگدستی کا سامان رکھ لے

۹ ہمہ وقت پر دار مشک و سبو
مشک اور گھڑے کو ہر وقت بھرا رکھ
کہ پیوستہ در دہ رواں نیست جو
کیونکہ گاؤں میں ندی ہمیشہ نہیں بہتی

۱۰ بدنیا تواں آخرت یافتن
دنیا سے آخرت کما سکتے ہیں !
بزر پنجۂ دیو برتافتن ،
سونے سے دیو کا پنجہ موڑ سکتے ہیں

تشریح : (۱) وہ بخیلوں کی طرح خزانے کا سانپ نہیں بنا کنجوسی کی وجہ سے مٹھی نہیں بھینچی بلکہ سخی اور آزاد مردوں کی طرح لٹانا شروع کر دیا (۲) ہر وقت اس کے دروازے پر فقیر اور گھر میں مہمان ہوتے (۳) اس نے اپنوں اور بیگانوں سب کو خوش کر دیا باپ کی طرح سونے کو قید کر کے نہیں رکھا (۴) کسی ناصح نے اسے کہا کہ فضول خرچ اپنی پونجی یک دم نہیں لٹا دینی چاہیئے۔ (۵) جو کھلواڑہ سال بھر کی محنت سے طیار ہوتا ہے اسے ایک دم پھونک دینا کہاں کی عقلمندی ہے (۶) ناداری میں اگر صبر کرنے کی طاقت نہ ہو تو خوشحالی کے وقت سوچ سمجھ کے حساب سے خرچ کرنا چاہئے (۷) اس مثل کا مقصد ہے کہ روپیہ پیسہ انتہائی کفایت سے خرچ کرنا چاہئے اور حتی الوسع مستقبل کے لئے محفوظ رکھنا چاہیئے (۸) کسی دیہاتی عورت نے اپنی لڑکی کو نصیحت کی کہ خوشحالی میں تنگدستی کے خیال سے کچھ پس انداز کر لینا چاہئے (۹) چونکہ دیہاتوں میں ہر وقت نہر چالو نہیں رہتی اس لئے اپنے گھڑے اور مشکیں پر رکھنی چاہئیں مطلب یہ کہ خوشحالی کا دور ہمیشہ نہیں رہتا اس لئے کچھ جمع کر کے رکھنا چاہئے (۱۰) آخرت کمائی ہو تو وہ بھی دنیا میں سے کمائی جا سکتی ہے دولت ہو تو جنوں کے پنجے موڑے جا سکتے ہیں۔

۱ زدستِ تہی بر نیاید امید — بزر بر کنی چشمِ دیوِ سفید

خالی ہاتھ سے امید پوری نہیں ہو سکتی — سونے سے سفید دیو کی آنکھیں نکال جاسکتی ہیں

۲ اگر تنگ دستی مرو پیشِ یار — وگر سیم داری بیاؤ بیار

اگر تو تنگ دست ہے تو دوست کے پاس بھی نہ جا — اور اگر چاندی رکھتا ہے تو آ اور لا

۳ تہی دست در خوب رویاں مپیچ — کہ بے ہیچ مردم نیرزد بہیچ

خالی ہاتھ حسینوں کے چکر میں نہ پڑ — کیونکہ دولت کے بغیر آدمی کوئی قیمت نہیں رکھتا

۴ وگر ہر چہ داری بکف بر نہی — کفت وقتِ حاجت بماند تہی

اور اگر جو کچھ تیرے پاس ہے ہتھیلی پر سجا لے — تو حاجت کے وقت تیری ہتھیلی خالی رہ جائے گی

۵ گدایاں بسعی تو ہرگز قوی — نگردند و ترسم کہ لاغر شوی

فقیر تیری امداد سے مال دار — نہیں ہو سکتے، مجھے ڈر ہے کہ تو فقیر ہو جائیگا

باز آمدم بحکایتِ فرزندِ خلف

میں اچھے بیٹے کی حکایت کی طرف واپس آیا

۶ چو مناعِ خیر ایں حکایت بگفت — ز غیرت جواں مرد را رگ بخفت

جب نیکی سے روکنے والے نے یہ کہانی سنائی — تو غیرت کی وجہ سے جواں مرد کی رگ سو گئی

۷ پراگندہ دل گشت ازاں گفتگو — بر آشفت و گفت اے پراگندہ گو

اس گفتگو سے پریشان دل ہو گیا — غصے میں آگیا اور کہنے لگا کہ اے بے تکا کہنے والے

۸ مرا دستگاہے کہ پیرامن ست — پدر گفت میراثِ جدِّ من ست

میرے پاس جو سرمایہ ہے — باپ نے کہا تھا کہ میرے دادے کی وراثت ہے

۹ نہ ایشاں بخست نگہ داشتند — بحسرت بمردند و بگذاشتند

انہوں نے کنجوسی سے اس کو محفوظ نہیں کیا تھا — حسرت کے ساتھ مرگئے اور چھوڑ گئے

۱۔ زدستِ تہی خالی ہاتھ سے بر نیاید پوری نہیں ہوتی بزر سونے کے ساتھ برکنی تو نکال سکتا ہے چشم آنکھ دیوِ سفید سفید جن

۲۔ تنگ دستی اصل دست ای فقیر ہے تو مرو مت جا پیشِ یار یار کے سامنے سیم داری چاندی رکھتا ہے تو بیا آ بیار لا

۳۔ تہی دست خالی ہاتھ خوب رویاں حسین لوگ مپیچ مت لپٹ بے ہیچ کس کسی چیز کے بغیر یعنی مال کے بغیر مردم لوگ نیرزد نہیں برابر ہوتا بہیچ کسی چیز کے

۴۔ ہر چہ جو کچھ کہ داری رکھتا ہے تو بکف ہتھیلی پر بر نہی رکھ دے تو کفت تیری ہتھیلی وقتِ حاجت ضرورت کے وقت بماند رہ جائے گی تہی خالی

۵۔ گدایاں جمع فقیر بسعی تو تیری کوشش سے قوی مراد مالدار نگردند نہیں ہوویں گے ترسم میں ڈرتا ہوں لاغر تپلا مراد غریب شوی ہو جاوے تو

۶۔ باز آمدم واپس آیا میں بحکایتِ فرزندِ خلف اچھے بیٹے کی حکایت کی طرف

۷۔ چو جب مناع اسم مبالغہ بہت روکنے والا خیر نیکی بگفت کہی اس نے جواں مرد سخی جوان رگ بخفت رگ سو گئی گویا سکتہ ہو گیا۔

۸۔ پراگندہ دل پریشان دل گشت ہو گیا ازاں گفتگو اس گفتگو سے بر آشفت غصے میں آگیا گفت کہا پراگندہ گو بے سر و پا کہنے والے

۹۔ مرا مجھکو دستگاہے کچھ سرمایہ پیرامن ارد گرد یا حاصل ہے پدر باپ گفت کہا میراث جدِ من میرے دادا کی وراثت

۱۰۔ ایشاں وہ سب بخست کمینگی یا بخیلی سے نگہ داشتند نگہ رکھی انہوں نے بحسرت حسرت سے بمردند مر گئے بگذاشتند چھوڑ گئے۔

تشریح: (۱) نادار آدمی کی کوئی امید پوری نہیں ہوتی اور سونا ہو تو سفید دیو سے بھی لڑا جاسکتا ہے (۲) قلاش آدمی کو دوستی بھی نہیں بچتی جیب گرم ہو تو دوستوں کے پاس جانے کا مزہ ہے (۳) جو فقیر ہو کر حسینوں کے عشق میں مبتلا ہوتا ہے وہ اکثر ناکام رہتا ہے کیونکہ اسے محبوب منہ ہی نہیں لگاتا (۴) اگر آدمی سب کچھ لٹا دے تو ضرورت کے وقت خود محتاج ہو گا (۵) اگر تیری امداد سے فقیر مالدار ہو جاتے تو بھی ایک بات تھی جب یہ نہیں تو پھر سب کچھ لٹا کر خود کیوں غریب بنتے ہو (۶) نادان ناصح کی یہ باتیں سن کر سخی مرد کو سخت صدمہ ہوا۔ (۷، ۸) پریشان ہو کر غصے سے کہنے لگا (۹۔ ۱۰) میرے پاس جو کچھ جمع ہے بقول والد صاحب کے یہ دادا کی وراثت ہے تو پھر دادا کو تو کھانا اور برتنا نصیب نہ ہوا باپ دادا دونوں حسرت سے چھوڑ کر مر گئے ان کے دولت کیا کام آئی۔

۱ بدستم بیفتاد مالِ پدر ، — که بعد از من افتد بدستِ دگر

باپ کا جو مال میرے ہاتھ پڑا — میرے بعد کسی اور ہاتھ میں جائے گا

۲ ہماں بہ که امروز مردم خورند — که فردا پس از من بیغما برند

یہی بہتر ہے کہ آج لوگ کھا لیں — کیونکہ کل میرے بعد لوٹ میں لے جائیں گے

۳ خور و پوش و بخشای و راحت رساں — نگه مے چه داری ز بہر کساں ،

کھا، پہن، بخشش کر اور راحت پہنچا — لوگوں کے واسطے کیا جوڑ جوڑ کے رکھتا ہے

۴ برند از جہاں با خود اصحابِ رای — فرومایه ماند بحسرت بجای

اصحاب رائے جہاں سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں — کمینہ حسرت سے جگہ پر رہ جاتا ہے

۵ زر و نعمت اکنوں بدہ کان تست — که بعد از تو بیروں ز فرمانِ تست

سونا اور مال اب دے دے جبکہ وہ تیرا ہے — کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے

۶ بدنیا توانی که عقبیٰ خری ، — بخر جانِ من ورنہ حسرت خوری

دنیا کے ساتھ تو آخرت خرید سکتا ہے — خرید لے میری جان! ورنہ حسرت کھائے گا،

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسائیگاں

حکایت ہمسایوں کو راحت پہنچانے کے بیان میں

۸ بزارید وقتے زنے پیش شو — که دیگر مخر نانِ بقال کو

ایک عورت کسی وقت شوہر کے سامنے روئی — کہ محلے کے کنجڑے سے پھر آٹا نہ خرید!!

۹ ببازار گندم فروشاں گرای — که ایں جو فروش ست و گندم نما

گندم بیچنے والوں کے بازار میں جا — کیونکہ یہ تو گندم دکھا کر جو بیچنے والا ہے

۱۰ نہ از مشتری کز زحام مگس ، — بیک ہفتہ رویش ندیدست کس

گاہکوں سے نہیں بلکہ مکھیوں کی بھیڑ سے — ایک ہفتے تک اس کا چہرہ کسی نے نہیں دیکھا ہے

۱۔ بدستم میرے ہاتھ میں بیفتاد پڑ گیا مالِ پدر باپ کا مال بعد از من میرے بعد افتد پڑ جائے گا بدستِ دگر اور کے ہاتھ میں

۲۔ ہماں وہی بہ بہتر امروز آج مردم لوگ خورند کھا لیں فردا کل پس از من میرے بعد بیغما لوٹ میں برند لیجا دیں

۳۔ خور کھا پوش پہن بخشای بخشش کر راحت رساں آرام پہنچا نگه مے داری رکھتا ہے تو چه کیا ز بہر کساں لوگوں کے لئے

۴۔ برند لیجائیں گے با خود اپنے ساتھ اصحابِ رائے رائے والے لوگ فرومایه کمینہ ماند رہ جائے گا بجا جگہ پر

۵۔ زر سونا نعمت مال اکنوں اب بدہ دے دے کانِ تست جبکہ وہ تیرا ہے بعد از تو تیرے بعد بیروں باہر ز فرمانِ تست تیرے فرمان سے ہے

۶۔ بدنیا دنیا کے بدلے توانی تو طاقت رکھتا ہے عقبیٰ آخرت خری خرید ے تو بخر خرید لے جانِ من میری جان حسرت خوری حسرت کھاوے گا تو

۷۔ راحت رسانیدن آرام پہنچانا ہمسائیگاں ہمسایوں کو

۸۔ بزارید روئی وقتے ایک وقت زنے ایک عورت پیش شو شوہر کے سامنے دیگر دوبارہ مخر مت خریدنا نانِ بقال کو محلے کے کنجڑے یا بنئے کی روٹی

۹۔ گندم فروشاں گندم بیچنے والے گرای رغبت کر جو فروشاں جو بیچنے والے ست ہے گندم نما گندم دکھانے والا

۱۰۔ مشتری خریدار کز زحام مگس مکھیوں کے ہجوم سے بیک ہفتہ ایک ہفتہ تک رویش اس کا چہرہ ندیدست نہیں دیکھا ہے کس کسی شخص نے

تشریح: (۱) باپ کی کمائی جب مجھ کو ملی ہے تو میری کمائی کسی اور کو ملے گی (۲) تو یہ بہتر نہیں کہ میں خود ہی لوگوں کو کھلا دوں تاکہ انہیں لوٹنا نہ پڑے (۳) کھا پی کر عیش کر دیا صدقہ کرکے ثواب کماؤ، اگر جوڑ جوڑ کے رکھتے رہے تو دوسرے عیش اڑائیں گے (۴) سمجھدار آدمی صدقہ خیرات کرکے اس کا ثواب اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور بے سمجھ بخیل نہ یہاں کھاتا ہے نہ ساتھ لے جاتا ہے (۵) مال و دولت اب تیرے اختیار میں ہے اسے نیکی میں صرف کرلے، مرنے کے بعد تو اس پر تیرا حکم نہیں چل سکے گا (۶) آخرت دنیا ہی کے ساتھ خریدی جاسکتی ہے اس لئے میری جان خرید لے ورنہ افسوس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا (۷) ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا بیان، اس حکایت کا مقصد ہے کہ ہمسایہ اگر برا بھی ہو تو بھی اس سے سلوک و احسان کرنا چاہیئے (۸) کسی عورت نے اپنے شوہر کے پاس شکایت کی کہ جس دکاندار سے آٹا لاتے ہو آئندہ اس سے لانا چھوڑ دو (۹) جہاں گندم بکتی ہے وہاں سے خرید کر لایا کرو کیونکہ یہ تو دکھاتا گندم اور دیتا جو ہے (۱۰) آٹا ناقص ہونے کی وجہ سے مکھیاں اس پر اس قدر ٹوٹی پڑتی ہیں کہ ہفتوں تک مکھیوں کی کثرت کی وجہ سے دکاندار کا چہرہ نظر نہیں آتا۔

Scanned by CamScanner

۱ بدلداری آں مردِ صاحب نیاز | بزن گفت کائے روشنائی بساز

اس نیاز مند آدمی نے دلداری کے لئے | عورت سے کہا کہ اے گھر کی روشنی! مان بھی جا

۲ بامیدِ ما کلبہ آں جا گرفت | نہ مردی بود نفع زو وا گرفت

اس نے ہماری امید پر دکان وہاں بنائی ہے | اس سے نفع روک لینا شرافت نہیں ہے

۳ رہِ نیک مرداں آزادہ گیر | چو استادۂ دستِ افتادہ گیر

آزاد نیک مردوں کا راستہ اختیار کر | جب تو کھڑی ہے تو گری ہوئی کا ہاتھ پکڑ

۴ ببخشای کانانکہ مردِ حقند | خریدارِ دکانِ بے رونق اند

معاف کر دے کیونکہ جو اللہ والے لوگ ہیں | بے رونق دکان کے گاہک ہیں

۵ جواں مردا گر راست خواہی ولی ست | کرم پیشۂ شاہِ مرداں علی ست

اگر تو سچ پوچھے تو سخی مرد اللہ کا ولی ہے | سخاوت شاہِ مرداں حضرت علیؓ کا پیشہ ہے

حکایت

کہانی

۷ شنیدم کہ مردے براہِ حجاز | بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز

میں نے سنا کہ ایک مرد حجاز کے راستے میں | ہر قدم پہ دو رکعت نماز پڑھتا

۸ چناں گرم رو در طریقِ خدا | کہ خارِ مغیلاں نکندے زپا

خدا کی راہ میں ایسا تیز رو | کہ کیکر کے کانٹے بھی پاؤں سے نہ نکالتا

۹ باٰخر زوسواسِ خاطر پریش | پسند آمدش در نظر کارِ خویش

آخر کار دل کو پریشان کرنیوالے وسوسوں کی وجہ سے | اس کی نظر میں اپنا عمل پسند آیا،

۱۰ بہ تلبیسِ ابلیس در چاہ رفت | کہ نتواں ازیں خوبتر راہ رفت

شیطان کی تلبیس کی وجہ سے غرور میں آ گیا | کہ اس سے اچھا راستہ طے کرنا نا ممکن ہے

۱۔ بدلداری دلداری کے لئے آں وہ مردِ صاحب نیاز نیاز مند آدمی بزن آں عورت کو گفت کہا کائے اصل کہ اے روشنائی مراد گھر کی رونق بساز موافقت کر مان جا

۲۔ بامیدِ ما ہماری امید پر کلبہ جھونپڑی یا دکان آں جا وہاں گرفت بنائی اس نے نہ مردی بود انسانیت نہ ہو یا شرافت نہ ہو از و اس سے وا گرفتن ماضی بمعنی مصدر روک لینا

۳۔ آزادہ آزاد گیر پکڑ چو جب استادہ کھڑا ہے تو دستِ افتادہ گرے ہوئے کا ہاتھ گیر پکڑ

۴۔ ببخشای معاف کر دے بخش دے کانانکہ کیونکہ جو لوگ کہ مردِ حقند اللہ والے ہیں خریدارِ دکانِ بے رونق بے رونق دکان کے گاہک اند ہیں وہ

۵۔ جواں مرد سخی آدمی راست خواہی سچ چاہے تو ولیست ولی ہے کرم سخاوت شاہِ مرداں مردوں کے بادشاہ علی خلیفۂ چہارم دامادِ رسول امیر المومنین حضرت علیؓ جو خاتونِ جنتؓ کے شوہر اور حسنینؓ کے آبا ہیں

۷۔ شنیدم میں نے سنا مردے ایک مرد براہِ حجاز حجاز کی راہ میں بہر خطوہ ہر قدم پر کردے کرتا وہ

۸۔ چناں ایسا گرم رو تیز چلنے والا طریقِ خدا خدا کی راہ خارِ مغیلاں کیکر کے کانٹے

۹۔ باٰخر آخر کار وسواس جمع وسوسہ شیطانی خیال خاطر پریش دل کو پریشان کرنے والے پسند آمدش پسند آیا اس کو کارِ خویش اپنا عمل

۱۰۔ تلبیس دھوکا دینا ابلیس شیطان جاہ مرتبہ فخر رفت چلا گیا نتواں نہیں ممکن ازیں خوبتر اس سے بہتر راہ رفت راستہ چلنا

تشریح: شوہر نے غریب دکاندار کا دفاع کرتے ہوئے بیوی سے کہا کہ اے گھر کی رونق یہ ضد جانے دے (۲) یعنی اس غریب نے ہمیں لوگوں کی امید پر محلہ میں دکان بنائی ہے پھر یہ کیا شرافت ہے کہ ہمیں اس سے سودا لینا چھوڑ دیں (۳) اگر تم صاحب حیثیت ہو تو بے چارے غریبوں کی حتی الوسع امداد کرو ویسے نہیں کر سکتے تو ان سے سودا خرید کر ہی کرو (۴) اس دکاندار سے ناراضگی جانے دے اللہ والے لوگ تو بے رونق گھٹیا قسم کی دکانوں سے خریداری کیا کرتے ہیں تاکہ ان کی امداد ہو سکے (۵) سچی بات یہ ہے کہ سخی شخص اللہ کا ولی ہوتا ہے اور سخاوت تو حضرت علیؓ کا پیشہ ہے (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ کسی غریب کی دلداری کا ثواب نفلی نمازوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ (۷) کوئی شخص حج کرنے جا رہا تھا ہر قدم پہ دو رکعت نماز پڑھتا اور پھر آگے چلتا اس کا معمول تھا (۸) سفرِ حج میں وہ اتنا محو تھا کہ اسے پتہ تک نہ چلتا تھا کہ پاؤں میں کانٹے لگ رہے ہیں یا پاؤں زخمی ہو رہا ہے (۹، ۱۰) شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تیرے جیسا سفرِ حج کسی نے نہیں کیا تیرا سفر سب سے زیادہ بابرکت اور موجبِ ثواب ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ گرش رحمتِ حق نہ دریافتے — غرورش سر از جادہ برتافتے
اگر اسے حق تعالیٰ کی رحمت نہ آ لیتی — تو غرور اس کے سر کو راہ سے پھیر دیتا

۲ یکے ہاتف از غیب آواز داد — کہ اے نیک بخت مبارک نہاد
ایک غیبی فرشتہ نے آواز دی — کہ اے نیک بخت مبارک طبع

۳ مپندار گر طاعتے کردۂ — کہ نزلے بدیں حضرت آوردۂ
اگر تو نے کوئی عبادت کی ہے تو یہ نہ سمجھ — کہ اس بارگاہ میں کوئی تحفہ لے کر آیا ہے

۴ باحسانے آسودہ کردن دلے — بہ از الف رکعت بہر منزلے
احسان کرکے کسی دل کو آرام پہنچانا — ہر منزل پر ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے

حکایت
کہانی

۶ بسرہنگ سلطاں چنیں گفت زن — کہ خیز اے مبارک درِ رزق زن
بادشاہ کے سپاہی کو بیوی نے ایسے کہا — کہ اے بابرکت شخص اٹھ رزق کا دروازہ کھٹکھٹا

۷ برو تا زخوانت نصیبے دہند — کہ فرزندگانت بسختی درانند
جا تاکہ دسترخوان سے تجھ کو بھی حصہ دیویں — کیونکہ تیرے بچے بھوکے ہیں

۸ بگفتا بود مطبخ امروز سرد — کہ سلطاں بشب نیت روزہ کرد
اس نے کہا کہ آج مطبخ ٹھنڈا ہوگا — کیونکہ رات بادشاہ نے روزے کی نیت کر لی ہے

۹ زن از ناامیدی سر انداخت پیش — ہمے گفت باخود دل از فاقہ ریش
عورت نے ناامیدی سے سر آگے لٹکا لیا — اپنے آپ سے کہہ رہی تھی حالانکہ دل بھوک سے زخمی تھا

۱۰ کہ سلطاں ازیں روزہ آیا چہ خواست — کہ افطارِ او عیدِ طفلانِ ماست
بھلا بادشاہ نے اس روزے سے کیا چاہا — کیونکہ اس کا افطار تو ہمارے بچوں کی عید ہے

۱۔ گرش اس کو رحمتِ حق اللہ کی رحمت نہ دریافتے پا نہ لیتی یعنی غرورش غرور اس کو سر از جادہ سر راستے سے برتافتے پھیر دیتا

۲۔ یکے ہاتف ایک غیبی فرشتہ آواز داد آواز دی نیک بخت نیک نصیب مبارک طبع بابرکت طبیعت والا

۳۔ مپندار مت سمجھ طاعتے کوئی عبادت کردۂ کی ہے تو نے نزلے کوئی تحفہ یا مہماں بدیں حضرت اس درگاہ میں آوردۂ لایا ہے تو

۴۔ باحسانے احسان کے ساتھ آسودہ کردن آرام پہنچانا دلے کسی دل کو بہ بہتر الف ہزار بہر منزلے ہر منزل پر

۶۔ بسرہنگ سپاہی کو سلطاں بادشاہ چنیں ایسے گفت کہا زنی عورت خیز اٹھ مبارک بابرکت درِ رزق رزق کا دروازہ زن کھٹکھٹا

۷۔ برو جا تا تاکہ زخوانت دسترخوان سے تجھ کو نصیبے کوئی حصہ دہند دیویں وہ فرزندگانت تیرے بچے بسختی سختی میں درانند ہیں

۸۔ بگفتا اس نے کہا بود ہوگا مطبخ باورچی خانہ امروز آج سرد ٹھنڈا یعنی بند سلطاں بادشاہ بشب رات کو نیتِ روزہ روزہ کی نیت کرد کی اس نے

۹۔ زن عورت سر انداخت سر ڈال دیا پیش سامنے ہمے گفت کہہ رہی تھی باخود اپنے آپ سے دل از فاقہ ریش دل بھوک سے زخمی تھا

۱۰۔ سلطاں بادشاہ ازیں روزہ اس روزہ سے آیا بھلا چہ خواست کیا چاہا افطارِ او اس کا روزہ نہ رکھنا طفلانِ ما ہمارے بچے

تشریح: (۱) اگر اللہ پاک اس کی دستگیری نہ فرماتے تو فخر و غرور کی وجہ سے یقیناً وہ گمراہ ہو جاتا (۲۔۳) ایک غیبی آواز نے اسکی رہنمائی کی کہ اے نیک بخت اگر کوئی نیکی تجھ سے ہو ہی گئی ہے تو اسکی پہ غرہ نہ ہو کہ اس میں میرا کمال ہے اور میں کوئی بڑا تحفہ لے کر درگاہِ حق میں آیا ہوں (۴) کیونکہ کسی آزردہ دل کو آرام پہنچا دینا تیرے جیسی ہزاروں رکعتوں سے بہتر ہے (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ نفلی عبادت چھوڑنے سے اگر کسی غریب کا فائدہ ہوتا ہو تو چھوڑ دینی چاہیئے اور غریب کی دلداری کرنی چاہیئے (۶۔۷) سپاہی کی بیوی نے اس سے کہا کہ بیٹھے بیٹھے سے کام نہیں بنے گا اٹھ کے رزق کی تلاش کر دو بچے سب بھوکے ہیں شاہی لنگر خانے میں جاؤ تاکہ وہاں سے کچھ مل جائے تو بچوں کو کھلا دیں (۸) اس نے کہا کہ آج لنگر بند ہوگا کیونکہ بادشاہ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ (۹۔۱۰) بیوی کو یہ سن کر سخت صدمہ ہوا کہ بادشاہ کو کیا سوجھی کہ روزہ رکھ لیا بہ نسبت روزہ کے اسکی بے روزہ خوری کہیں بہتر تھی کیونکہ لنگر جاری ہوتا ہمارے بچوں اور تمام غریبوں کی عید ہو جاتی

١ خورندہ کہ خیرش برآید زدست — بہ از صائم الدہر دنیا پرست

جس بے روزہ کے ہاتھ سے کسی کو خیر حاصل ہو — وہ دنیا پرست دائمی روزے دار سے بہتر ہے

٢ مسلّم کسے رابود روزہ داشت — کہ درماندۂ را دہد نانِ چاشت

اس شخص کو روزہ رکھنا درست ہے — جو کسی فقیر کو دوپہر کی روٹی دے دیوے

٣ وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری — زخود بازگیری وہم خود خوری

ورنہ کیا ضرورت کہ تکلیف اٹھائیے تو — اپنے سے روک رکھے اور آپ ہی کھا لے

٤ خیالاتِ نادان خلوت نشیں — بہم برکند عاقبت کفر و دیں

نادان خلوت نشیں کے خیالات — آخر کار کفر و اسلام کو ملا جلا دیتے ہیں

٥ صفائیست در آب و آئینہ نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز

صفائی پانی میں بھی ہے اور شیشے میں بھی — لیکن صفائی صفائی کے لئے تمیز کی ضرورت ہے

حکایت کریم تنگ دست با سائل

ایک تنگ دست سخی کی فقیر کے ساتھ حکایت

٧ یکے را کرم بود وقوت نہ بود — کفافش بقدرِ مروت نہ بود

ایک شخص میں سخاوت تھی لیکن گنجائش نہ تھی — اس کی روزی مروت کے مطابق نہ تھی

٨ کہ سفلہ خداوندِ ہستی مباد — جواں مرد را تنگ دستی مباد

کمینہ آدمی ہستی والا نہ ہو — سخی شخص کو تنگ دستی نہ ہو

٩ کسے را کہ ہمت بلند اوفتد — مرادش کم اندر کمند اوفتد

جس شخص کی ہمت بلند واقع ہو — اس کی مراد کمند میں کم ہی پڑتی ہے

١٠ چو سیلاب ریزاں کہ بر کوہسار — نگیرد ہمے بر بلندی قرار

پہاڑوں کے گرتے ہوئے سیلاب کی طرح — بلندی پر قرار نہیں پکڑتا

١۔ خورندہ کھانے والا یعنی بے روزہ خیرش اس سے خیر برآید نکلے زدست ہاتھ سے بہ بہتر صائم الدہر سارے زمانے کا روزہ رکھنے والا یعنی عمر بھر کا دنیا پرست دنیا کو پوجنے والا یعنی دنیا کا حریص

٢۔ مسلّم درست کسے را اس شخص کو بود ہوئے روزہ داشت ماضی بمعنی مصدر روزہ رکھنا درماندہ عاجز، فقیر دہد دیوے نانِ چاشت صبح کا کھانا یا دوپہر کا

٣۔ وگرنہ ورنہ چہ حاجت کیا ضرورت زحمت بری تکلیف اٹھائے تو زخود اپنے سے روکے وہم خود اور خود ہی خوری کھائے

٤۔ خیالات نادان نادان کے خیالات خلوت نشین تنہائی میں بیٹھنے والا بہم برکند ایک دوسرے سے ملا دیتے ہیں عاقبت آخر کار کفر و دیں کفر اور اسلام

٥۔ صفائیست صفائی ہے آب پانی آئینہ منہ دیکھنے کا شیشہ نیز بھی صفا را صفائی کو بباید چاہیے تمیز پہچان

٦۔ کریم تنگ دست تنگ دست سخی سائل سوالی

٧۔ یکے را ایک شخص کو کرم سخاوت بود تھی قوت طاقت گنجائش نہ بود نہ تھی کفافش اس کی روزی بقدرِ مروت مروت کی مقدار

٨۔ سفلہ کمینہ یا بخیل خداوند ہستی ہستی والا یعنی مالدار مباد نہ ہووے جواں مرد سخی تنگ دستی ناداری

٩۔ کسے را کہ جس کو کہ اوفتد واقع ہو مرادش اس کی مراد اندر کمند کمند میں اوفتد پڑتی ہے یعنی کم ہی حاصل ہوتی ہے

١٠۔ ریزاں گرنے والا کوہسار پہاڑ نگیرد نہیں پکڑتا ہے ہمے سے پہلے لگتا ہے بر بلندی اونچائی پر

تشریح: (١) جس روزہ خور سے لوگوں کو خیرات مل جائے وہ خلقِ خدا کے حق میں صائم الدہر روزہ دار سے کہیں بڑھ کر ہے (٢) روزہ اس کو زیب دیتا ہے جو خود بھوکا رہ کے اوروں کو کھلائے (٣) اگر دوپہر کی بچائی ہوئی روٹی شام کو خود ہی کھا لیتا ہے تو یہ ایک بے فائدہ زحمت ہے (٤) جاہل صوفیوں کے غلط خیالات انہیں کفر و اسلام اور سنت و بدعت میں تمیز کے قابل نہیں رہنے دیتے وہ بدعت کو سنت اور کفر کو اسلام سمجھ کے عمل کرتے رہتے ہیں اس طرح اپنی عاقبت تباہ کر لیتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے من تزھد بغیر علم فقد مات کافراً او مجنوناً کسی نے ایک شعر میں اس کا ترجمہ خوب کیا ہے ؎ کسے کو زہد را بے علم گیرد ٭ شود دیوانہ یا کافر بمیرد (٥) پانی اور آئینہ دونوں میں صفائی ہوتی ہے لیکن یہ تمیز کرنا عالم ہی کا کام ہے کہ ان میں سے کس کا نفع محدود اور کس کا متعدی اور دور رس ہے اسی طرح روزہ تو ہر کوئی رکھ لیتا ہے لیکن نفلی روزہ کو موقع محل کے لحاظ سے مناسب یا غیر مناسب سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں یہی وجہ ہے کہ بادشاہ تو خود روزہ رکھ کر غریبوں بھوکا مارا۔

اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر خود قید ہو کر بھی کسی کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہو تو اس سے دریغ نہ کرنا چاہیے (٧) کوئی شخص طبیعت کا سخی تھا مگر سخاوت کرنے کے لئے اس کے پاس نہیں تھا (٨) خدا کرے بخیل مالدار نہ ہو اور سخی نادار نہ ہو (٩-١٠) جو شخص طبعاً سخی ہو وہ عموماً مالدار نہیں ہوتا اس کے حوصلے کے مطابق اسے دولت نہیں ملتی اور اگر ملتی ہے تو جیسے پہاڑ پر پانی نہیں ٹھہر سکتا اسی طرح اس کے پاس مال و دولت نہیں ٹھہرتا۔

Scanned by CamScanner

۱ نہ در خورد سرمایہ کردے کرم
پونجی کے مطابق سخاوت نہیں کرتا تھا
تنک مایہ بودے ازیں لاجرم
اسی وجہ سے لازماً تنگ دست رہتا

۲ برش تنگ دستے دو حرفے نبشت
ایک تنگ دست نے اس کی طرف دو لفظ لکھے
کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت
کہ اے نیک انجام مبارک طبع

۳ یکے دست گیرم بچندے درم
ذرا چند درہموں سے میری دستگیری کرنا
کہ چندست تا من بزنداں درم
کیونکہ چند دن سے میں قید میں ہوں

۴ بچشم اندرش قدر چیزے نبود
اس کی نگاہ میں کسی چیز کی تو کوئی قدر نہ تھی
ولیکن بدستش پشیزے نہ بود
لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی پیسہ نہ تھا

۵ بخصماں بندی فرستاد مرد
اس نے قیدی کے مدعیوں کے پاس ایک آدمی بھیجا
کہ اے نیک نامان آزاد مرد
کہ اے آزاد مرد کے نیک نام لوگو

۶ بدارید چندے کف از دامنش
تھوڑا اس کے دامن سے ہاتھ اٹھا لو
وگر مے گریزد ضماں بر منش
اگر بھاگ جائے تو میرے اوپر ضمانت ہے

۷ وزاں جا بزنداں درآمد کہ خیز
پھر وہاں سے قید خانہ میں آیا کہ اٹھ
وزیں شہر تا پائے داری گریز
تیرے پاؤں میں جتنی طاقت ہے اس شہر سے بھاگ

۸ چو گنجشک در باز دید از قفس
جب چڑیا نے پنجرے کا دروازہ کھلا دیکھا
قرارش نبود اندر و یک نفس
اسے ایک دم کے لئے اس میں قرار نہ رہا

۹ چو باد صبا زاں زمیں سیر کرد
باد صبا کی طرح اس زمین سے چلا گیا
نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد
ایسی چال جس کی گرد کو ہوا نہ پہنچ سکے

۱۰ گرفتند حالے جواں مرد را
انہوں نے فی الفور سخی شخص کو پکڑ لیا
کہ حاصل کنی سیم یا مرد را
کہ یا پیسے دو یا آدمی!

(۱) در خورد سرمایہ سرمائے کے مطابق کردے وہ کرتا کرم سخاوت تنک مایہ نادار بودے رہتا وہ ازیں اسی وجہ سے لاجرم لامحالہ لازماً
(۲) برش اس کے پاس تنگ دستے کسی محتاج نے دو حرفے دو لفظ نبشت لکھ دیئے
خوب فرجام نیک انجام فرخ سرشت مبارک طبیعت والا
(۳) یکے تھوڑا سا دست گیرم میرا ہاتھ پکڑ بچندے درم چند درہموں سے چندست چند دن ہوئے ہیں، تا من جب سے کہ میں بزنداں درم جیل میں ہوں۔
(۴) بچشم آنکھوں میں اندرش شین چشم کا مضاف الیہ اندر زائد قدر چیزے کسی چیز کا قدر نبود نہ تھی بدستش اس کے ہاتھ میں چیزے کوئی چیز
(۵) بخصماں مدعیوں یا قرض خواہوں کو بندی قیدی فرستاد بھیجا نیک ناماں نیک نام والے آزاد مرد مراد قیدی کے مدعی
(۶) بدارید رکھو تم یعنی اٹھاؤ چندے کچھ دن از دامنش اس کے دامن سے گر تیزد بھاگتا ہے ضماں ضمانت بر منش میرے اوپر اس کی
(۷) وزاں جا اور اس جگہ سے بزنداں جیل میں درآید آیا وہ خیز اٹھ وزیں شہر اور اس شہر سے تا پائے داری جہاں تک پاؤں رکھتا ہے گریز بھاگ
(۸) چو جب گنجشک چڑیا در باز دید دروازہ کھلا دیکھا از قفس پنجرے کا قرارش اس کو قرار نبود نہ تھا، اندر و اس کے اندر یک نفس ایک گھڑی
(۹) چو مثل باد صبا صبح کی ہوا زاں زمیں اس زمین سے سیر کرد چل دیا نہ سیرے کہ ایسی سیر نہیں کہ بادش ہوا اس کو رسیدے پہنچ سکے بگرد گرد کو (۱۰) گرفتند پکڑ لیا انہوں نے حالے اسی وقت جواں مرد سخی حاصل کنی ادا کرے سیم چاندی مرد را مرد کو یعنی قیدی کو جس کا ضامن تھا۔

تشریح: (۱) وہ چونکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر سخاوت کرتا تھا اس لئے ہمیشہ نادار رہتا تھا (۲، ۳) ایک دفعہ کسی قیدی نے اسے خط لکھا کہ میں نے کسی کے کچھ پیسے دینے تھے چونکہ ان کی ادائیگی نہ کر سکا اس لئے انھوں نے مجھے قید کرا دیا مہربانی فرما کر میری دستگیری کرو اور مطلوبہ پیسے دیکر مجھے رہائی دلاؤ (۴، ۵، ۶) اس کے دل میں روپے پیسے کی تو قدر نہ تھی اگر اس کے پاس ہوتے تو وہ ضرور دیتا مگر اتفاق ایسا پڑا کہ ایک پیسہ بھی اس کے پاس نہ تھا اس نے سوچا اسے رہائی دلانے کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ میں پیسوں کی ضمانت قبول کر لوں چنانچہ اس نے قرضخواہوں کو پیغام بھیجا کہ تمہاری رقم کا میں ذمہ دار ہوں تم اسے چھوڑ دو (۷، ۸، ۹، ۱۰) اس کے بعد وہ فوراً جیل خانہ گیا اور اسے کہا میں نے تیری ضمانت دے دی ہے تو فوراً اس ملک سے نکل جا وہ مجھے پکڑ لیں گے تو بلا سے میں قید ہو جاؤں گا چنانچہ اس نے جب دروازہ کھلا دیکھا تو سر پہ پیر رکھ کے ایسا بھاگا کہ پیچھے مڑ کے نہ دیکھا تیز رفتاری میں ہوا سے مقابلہ کر رہا تھا مدعیوں نے جب دیکھا کہ اصل قرض دار تو ملک چھوڑ گیا انہوں نے فوراً ضامن کو پکڑ لیا یا تو پیسے رکھ یا ہمارا قیدی لا دو۔

۱ چو بے چارگاں راہِ زنداں گرفت — کہ مرغ از قفس رفتہ نتواں گرفت

اس نے بیچاروں کی طرح جیل کی راہ لی — کیونکہ پنجرے سے اڑا ہوا پرندہ پکڑا نہیں جا سکتا

۲ شنیدم کہ در حبس چندے بماند — نہ رقعہ نبشت و نہ فریاد خواند

میں نے سنا کہ جب تک قید میں رہا — نہ کسی کو رقعہ لکھا ، نہ فریاد کی

۳ زماں نہاں نیا سود و شبہا نخفت — برو پارسائے گزر کرد و گفت

ایک عرصہ تک نہ اس نے آرام پایا نہ وہ راتوں کو سویا — ایک پارسا کا اس پر گزر ہوا اور کہا

۴ نہ پندارمت مالِ مردم خوری — چہ پیش آمدت کہ بزنداں دری

میں نہیں خیال کرتا کہ تو نے کسی کا مال کھایا ہو — کیا صورت پیش آئی کہ جیل میں ہو!

۵ بگفتا کہ ہاں اے مبارک نفس — نخوردم بحیلت گری مال کس

اس نے جواب دیا کہ ہاں اے مبارک ذات — میں نے حیلے بہانے سے کسی کا مال نہیں کھایا

۶ یکے ناتواں دیدم از بند ریش — خلاصش ندیدم بجز بند خویش

ایک کمزور آدمی کو میں نے قید سے زخمی دیکھا — اپنی قید کے سوا اس کی خلاصی نظر نہ آئی

۷ ندیدم بنزدیک دانش پسند — من آسودہ و دیگرے پا ببند

میں نے عقل کے نزدیک اس کو پسندیدہ نہ دیکھا — کہ خود تو آرام میں رہوں اور دوسرا قید میں

۸ بمُرد آخر و نیک نامی ببُرد — زہے زندگانی کہ نامش نہ مرد

آخر مرگیا اور نیک نامی لے گیا — کیا خوب زندگی ہے کہ اس کا نام نہ مرا

۹ تن زندہ دل خفتہ در زیرِ گل — بہ از عالمے زندۂ مردہ دل

زندہ دل کا مٹی کے نیچے سویا ہوا جسم — اس زندہ عالم سے بہتر ہے جو مردہ دل ہو

۱۰ دلِ زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک — تنِ زندہ دل گر بمیرد چہ باک

زندہ دل ہرگز نہیں مرتا ! — زندہ دل کا جسم اگر مر بھی جائے تو کیا حرج

۱۔ چو مثل بیچارگاں جمع عاجز راہ زنداں جیل کی راہ گرفت لی اس نے مرغ پرندہ از قفس رفتہ پنجرے سے نکلا ہوا نتواں گرفت نہیں پکڑا جا سکتا

۲۔ شنیدم میں نے سنا حبس قید چندے کچھ مدت بماند رہا رقعہ نبشت رقعہ لکھا یعنی سفارش کے لئے نہ فریاد خواند نہ فریاد کی

۳۔ زماں نہاں کئی زمانے نیا سود نہ آرام پایا شبہا کئی راتیں نخفت نہ سویا برو اس پہ پارسائے ایک پرہیزگار گزر کرد گزر کیا گفت اس نے کہا

۴۔ نہ پندارمت میں نہیں سمجھتا تجھکو مالِ مردم لوگوں کا مال خوری کھاتا ہے تو پیش آمدت سامنے آیا تیرے بزنداں دری قید میں ہے تو

۵۔ بگفتا اس نے کہا مبارک نفس مبارک ذات نخوردم نہیں کھایا میں نے بحیلت گری حیلہ گری سے مالِ کس کسی کا مال

۶۔ یکے ناتواں ایک کمزور دیدم دیکھا میں نے از بند قید سے ریش زخمی خلاصش اس کی رہائی ندیدم نہ دیکھی میں نے بجز سوائے بندِ خویش اپنی قید

۷۔ ندیدم نہیں دیکھا میں نے بنزدیک دانش عقل کے نزدیک پسند پسندیدہ من آسودہ میں آرام سے دیگرے دوسرا پائے بند گرفتار

۸۔ بمُرد مرگیا آخر آخرکار ببُرد لے گیا زہے کیا ہی خوب نامش اس کا نام نمرد نہیں مرا

۹۔ تن زندہ دل زندہ دل والے کا جسم خفتہ سویا ہوا زیرِ گل مٹی کے نیچے بہ بہتر از عالمے ایسے عالم سے زندۂ جو زندہ ہے مردہ دل دل مرا ہوا ہے

۱۰۔ دل زندہ زندہ دل نہ گردد نہیں ہوتا تن زندہ زندہ جسم گر بمیرد اگر مرجائے چہ باک کیا حرج

تشریح : (۱) وہ خاموشی سے جیل میں چلا گیا کیونکہ قیدی تو واپس نہ آ سکتا تھا (۲) جتنی مدت جیل میں رہا اس نے اپنے اصیل کی طرح رقعہ بازی نہیں کی اور نہ ہی کوئی چیخ و پکار بلکہ صبر و شکر کیا تھا بھگت لیا (۳، ۴) کافی عرصہ وہ بے خواب اور بے آرام رہا کوئی پرہیزگار آدمی اس کے پاس آیا تو اس نے کہا میرے خیال میں تم چور تو نہیں ہو اور نہ ہی غاصب آخر جیل میں کیسے آ گئے (۵، ۶) اس نے جواب دیا کہ بیشک میں نے ناجائز طور پر کسی کا مال نہیں کھایا لیکن ایک قیدی مجھ کو ایسا نظر آیا جس کی رہائی میری قید کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی اس لئے میں نے اس کو چھڑانے کے لئے خود قید قبول کر لی (۷) کیونکہ یہ بات مجھ کو پسند نہ آئی کہ میں تو آرام و راحت میں رہوں اور وہ قید اور مصیبت میں (۸) وہ سخی مرد جیل ہی میں مرگیا اور لوگوں کے لئے ہمدردی اور نیک نامی کی ایک مثال قائم کر گیا (۹) زندہ دل آدمی مر بھی جائے تو ایسے زندوں سے بہتر ہوتا ہے جو مردہ دل ہوں کیونکہ ان سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی سابقہ داد و دہش سے اب بھی لوگ مستفید ہو رہے ہیں (۱۰) زندہ دل آدمی اپنی نیک نامی کی وجہ سے درحقیقت مرا ہی نہیں کرتا۔ رہا اس کا جسم سو وہ مر بھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Scanned by CamScanner

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

مخلوق خدا کے ساتھ احسان کے معنی میں حکایت

٢ یکے در بیاباں سگِ تشنہ یافت | بروں از رمق در حیاتش نیافت

ایک شخص نے جنگل میں پیاسا کتا پایا | اس کی زندگی میں آخری سانس سے زیادہ کچھ نہ پایا

٣ کلہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش | چو حبل اندراں بستہ دستار خویش

اس نیک طبع نے ٹوپی کا ڈول بنایا | رسی کی طرح اس میں اپنی پگڑی باندھ لی

٤ بخدمت میاں بست و بازو کشاد | سگِ ناتواں را دمے آب داد

خدمت میں کمر باندھی اور بازو کھولے | کمزور کتے کو دم کے دم میں پانی پلا دیا

٥ خبر داد پیغمبر ؑ از حالِ مرد | کہ داور گناہانِ او عفو کرد

پیغمبر علیہ السلام نے اس مرد کے حال کی خبر دی | کہ اللہ پاک نے اس کے گناہ معاف کر دیئے

٦ الا گر جفا کاری اندیشہ کن | کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن

خبردار اگر تو ظالم ہے تو خوف کر! | بخشش اختیار کر اور وفا کی عادت بنا

٧ کسے با سگے نیکوئی گم نہ کرد | کجا گم کند خیر با نیک مرد

جس ذات نے کتے کے ساتھ نیکی ضائع نہیں کی | وہ نیک مرد سے کی ہوئی بھلائی کہاں ضائع کرے گا

٨ کرم کن چناں کت بر آید ز دست | جہاں باں درِ خیر بر کس نہ بست

سخاوت کر جیسی کہ تیرے ہاتھ سے ہو سکے | خدا تعالیٰ نے خیر کا دروازہ کسی پہ بند نہیں کیا

٩ گرت در بیاباں نباشد چہے | چراغے بنہ در زیارت گہے

اگر تجھ سے جنگل میں کوئی کنواں نہ کھد سکے | تو کسی زیارت گاہ میں کوئی چراغ ہی رکھ دے

١٠ بقنطار زر بخش کردن ز گنج | نہ چنداں کہ دینارے ز دست رنج

خزانے میں سے ڈھیر سا سونا خیرات کرنا | اتنا ثواب نہیں رکھتا جتنا کہ مشقت کے ہاتھ سے ایک دینار

١۔ حکایت کہانی معنی مضمون احسان نیکی خلق خدا خدا کی مخلوق

٢۔ یکے ایک بیاباں جنگل سگِ تشنہ پیاسا کتا بروں باہر یا زیادہ رمق زندگی کا آخری سانس حیاتش اس کی زندگی نیافت نہ پائی

٣۔ کلہ ٹوپی دلو ڈول کرد کیا آں پسندیدہ کیش اچھی طبیعت والا چو مثل حبل رسی اندراں اس میں بستہ باندھی دستارِ خویش اپنی پگڑی

٤۔ بخدمت خدمت کے لئے میاں بست کمر باندھی بازو کشاد بازو کھولے سگِ ناتواں کمزور کتا دمے فی الفور ایک دم آب داد پانی پلایا

٥۔ خبر داد خبر دی پیغمبر پیغام لانے والا مراد ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم داور انصاف کرنے والا یعنی خدا گناہان جمع عفو کرد معاف کر دیئے

٦۔ الا خبردار حرف تنبیہ جفا کاری ظالم ہے تو اندیشہ فکر کن کر کرم بخشش پیشہ گیر اختیار کر پیشہ کن عادت بنا

٧۔ کسے جو شخص باسگے ایک کتے کیساتھ نیکوئی نیکی نہ کرد نہ کی کجا کہاں گم کند گم کرے گا خیر نیکی یا خیرات

٨۔ کرم کن بخشش سخاوت کر چناں کت جیسی کہ تجھ سے اس کی تا دست کے ساتھ لگتی ہے یعنی تیرے ہاتھ سے بر آید آوے جہاں باں اللہ تعالیٰ درِ خیر نیکی کا دروازہ بر کس کسی پر دبست بند نہیں کیا

٩۔ گرت اگر تجھ کو بیاباں جنگل نباشد نہ ہووے چہے کوئی کنواں چراغے کوئی چراغ بنہ رکھ دے زیارت گہے کوئی زیارت گاہ یعنی بزرگ کا مزار

١٠۔ بقنطار ڈھیر سا زر سونا بخش کردن بخشنا دینا ز گنج خزانے سے نہ چنداں کہ اس قدر نہیں کہ دینارے ایک دینار دستِ رنج محنت کا ہاتھ

تشریح : (١) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کے بھی قدر داں ہیں چہ جائیکہ انسانوں کے ساتھ نیکی کی جائے اس کے اجر و ثواب کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ (٢) کسی کو جنگل میں پیاسا کتا ملا جو شدتِ پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو چکا تھا (٣) اس نے اپنی کلاہ کے ساتھ پگڑی باندھ کر ڈول رسی بنا لیا (٤) اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا (٥) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی عمل کی بدولت اس شخص کی مغفرت فرما دی (٦، ٧) اب ظالموں اور جفا کیشوں کو سوچنا چاہیئے کہ رحمتِ خدا کس طرح بخشش کے بہانے ڈھونڈتی ہے اور وہ کس طرح اس کو نظر انداز کرتے ہیں جو رحیم و کریم ذات کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشش کا پروانہ دے سکتی ہے وہ اشرف المخلوق انسان کے ساتھ نیکی اور ہمدردی کی وجہ سے کیوں نہ بخشے گی (٨) اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی بڑی نیکی کو بڑی قدر دانی سے قبول فرماتے ہیں اس لئے جتنی نیکی بھی ہو سکے اس سے دریغ نہ کرنا چاہیئے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ (٩) جو شخص اتنی حیثیت نہیں رکھتا کہ جنگل میں کنواں لگوائے تو وہ ضرورت کی جگہ میں چراغ ہی جلا کر رکھ دے تو بڑا ثواب پائے گا (١٠) مالدار آدمی کا ہزاروں روپیہ خرچ کرنا اتنا ثواب نہیں پاتا جتنا غریب اور محتاج کا محنت و مشقت سے کمایا ہوا ایک دینار پاجاتا ہے

Scanned by CamScanner

۱ بروہر کسے بارِ درخوردِ زور — گرانست پائے ملخ پیشِ مور
ہر شخص اپنے زور کے مطابق بوجھ اٹھاتا ہے — چیونٹی کے سامنے ٹڈی کا پاؤں بھی بوجھل ہے

۲ تو با خلق نیکی کن اے نیک بخت — کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت
اے نیک بخت تو مخلوق کے ساتھ نیکی کر — تاکہ خدا کل تجھ پہ سختی نہ کرے

۳ گر از پا در آید نماند اسیر — کہ افتادگاں را بود دستگیر
اگر پاؤں سے گر بھی پڑے تو قیدی نہیں رہے — گا جو شخص کہ گرے ہوؤں کا دستگیر ہو

۴ بآزار فرماں مدہ بر رہی — کہ باشد کہ افتد بفرماں دہی
نوکر کو تکلیف دہ حکم نہ کر — کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کبھی حکمرانی کو پہنچ جائے

۵ چو تمکین و جاہت بود بر دوام — مکن زور بر مردِ درویشِ عام
جب تیرا اقتدار اور مرتبہ مستحکم ہو — تو عامی درویش مرد پہ زور آوری نہ کر

۶ کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود — چو بیذق کہ ناگاہ فرزیں شود
کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ذی مرتبہ اور مقتدر ہو جائے — پیادے کی طرح جو اچانک وزیر ہو جاتا ہے

۷ نصیحت شنو مردمِ نیک بیں — نباشد در و ہیچ دل تخمِ کیں
نصیحت سننے والے نیک نظر انسان — میں کوئی دل کینے کا بیج نہیں بو سکتا

۸ خداوندِ خرمن زیاں مے کند — کہ بر خوشہ چیں سرگراں مے کند
کھلیان کا مالک نقصان کرتا ہے — جو سٹے چننے والوں پہ ناراض ہوتا ہے

۹ نترسد کہ نعمت بمسکیں دہد — وزاں بارِ غم بر دلِ ایں نہد
وہ نہیں ڈرتا کہ (اللہ پاک) مسکین کو دولت دے دے — اور اس کے غموں کا بوجھ اس کے دل پہ رکھ دے

۱۰ بسا زورمندا کہ افتاد سخت — بس افتادہ را یاوری کرد بخت
بہت سے زور آور سخت گر پڑے — بہت سے گرے ہوؤں کی نصیب نے مدد کی

۱۔ بَر دے جاتا ہے ہر کسے ہر شخص بار بوجھ درخورد لائق گرانست بھاری ہے پائے ملخ ٹڈی کا پاؤں پیش آگے مور چیونٹی کے آگے

۲۔ باخلق مخلوق کے ساتھ کن کر نیک بخت خوش نصیب فردا کل آئندہ، مراد قیامت نگیرد نہ پکڑے بر تو تیرے اوپر سخت سختی سے

۳۔ از پا پاؤں سے در آید گر جائے نماند نہیں رہے گا اسیر قیدی کہ جو کہ افتادگاں جمع گرے ہوئے یا عاجز بود ہووے دستگیر ہاتھ پکڑنے والا

۴۔ بآزار تکلیف کا فرماں حکم مدہ مت دے رہی نوکر یا مسافر کہ باشد کیونکہ ہوسکتا ہے افتد پہنچ جاوے بفرماں دہی حکمرانی کو

۵۔ چو جب تمکین قدرت جاہت تیرا مرتبہ بود ہووے بر دوام ہمیشگی پر مکن مت کر مردِ درویش عام عام درویش مرد پر

۶۔ افتد اتفاق پڑ سکتا ہے با جاہ و تمکین مرتبے اور اقتدار والا شود ہو جاوے چو مثل بیذق شطرنج کا ایک مہرہ جسے پیادہ بھی کہتے ہیں ناگاہ اچانک فرزیں ایک مہرہ جسے وزیر بھی کہتے ہیں

۷۔ نصیحت شنو اسم فاعل سماعی نصیحت سننے والا مردم نیک بیں نیک دیکھنے والا مرد نباشد نہیں بھیرتا در و اس میں ہیچ دل کوئی دل تخم کیں کینے کا بیج

۸۔ خداوند خرمن کھلواڑے کا مالک زیاں نقصان مے کند کرتا ہے خوشہ چیں سٹے چننے والا سرگراں بھاری سر مراد تکبر مے کند کرتا ہے

۹ نترسد نہیں ڈرتا نعمت مال بمسکیں مسکین کو دہد دے دیوے وزاں اور اس سے بارِ غم غم کا بوجھ بر دلِ ایں اس کے دل پر نہد رکھ دیوے ۱۰۔ بسا زورمندا کہ بہت سارے زور والے جو کہ افتاد سخت سخت گر پڑے بس افتادہ بہت سے گرے ہوئے یاوری مدد کرد کی بخت نصیب

تشریح : (۱) جیسے ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق بوجھ اٹھاتا ہے اسی طرح صدقہ بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ہوتا اور ثواب پاتا ہے انسان ایک من بوجھ بڑی آسانی سے اٹھا سکتا ہے مگر چیونٹی ٹڈی کی ٹانگ نہیں کھینچ سکتی۔

(۲) جو مخلوق خدا سے نیکی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے آخرت میں آسانی پیدا فرمائیں گے (۳) مخلوق کا ہمدرد اور نفع رساں اگر کسی گناہ کی وجہ سے پکڑا بھی گیا تو اس ہمدردی کی بدولت اس کی جلد رہائی ہو جائے گی (۴) نوکروں چاکروں کو زیادہ تکلیف اور مصیبت میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ کل وہ حکمران اور تم ماتحت بن جاؤ (۵-۶) جسکو خدا تعالیٰ نے مستحکم اقتدار اور مضبوط حکومت عطا کی ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ درویشوں پہ ظلم و ستم کرے بلکہ اسے تو اس خیال سے ان کی خدمت کرنی چاہئے کہ کل دنیا میں یا کل آخرت میں جب وہ صاحبِ اقتدار ہوں تو وہ تیرے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں شطرنج کی چالوں میں یہ بڑی کامیاب چال ہے کہ پیادہ چلتا چلتا وزیر بن کر بازی جیت جاتا ہے اسی طرح اچانک فقیر بھی بادشاہ بن جاتا ہے (۷) نصیحت پہ عمل پیرا اور نیک نظر انسان کے دل میں کینے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی اس کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہوتا ہے (۸-۹-۱۰) جو لوگ تمہاری گری پڑی اٹھا کر کھا لیتے اور گزارہ کرتے ہیں ان پر ناراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے مقام پر لے آئے اور تمہیں اس کی جگہ پہ پھر تمہیں اس کی لقمہ چینی کرنی پڑے ایسے عموماً ہوتا رہتا ہے کہ بادشاہ کبھی کبھی فقیر اور فقیر بادشاہ ہو جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

۱ دل زیر دستاں نباید شکست ، مبادا کہ روزے شود زیر دست

ماتحتوں کا دل نہیں توڑنا چاہیئے ، خدا نہ کرے کہ کسی دن خود ماتحت ہو جائے

حکایت

کہانی

۳ بنالید درویشے از ضعف حال ، بر تند روئے خداوند مال ،

ایک درویش حالات کی کمزوری سے رو پڑا ، ایک بدمزاج مالدار کے پاس

۴ نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ ، برو زد لبسر باری از طیرہ بانگ

سیہ دل نے اس کو دینار دیا نہ ٹکہ ! اس کے علاوہ اس کو غصے سے ڈانٹ دیا

۵ دل سائل از جور او خوں گرفت ، سر از غم برآورد و گفت اے شگفت

سوالی کا دل اس کے ظلم سے خون ہو گیا ، اس نے غم سے سر اٹھایا اور بولا تعجب ہے

۶ توانگر ترش روئے بارے چراست ، مگر مے نترسد ز تلخی خواست

مالدار بھلا ترش رو کیوں ہے ! شاید سوال کی تلخی سے نہیں ڈرتا

۷ بفرمود کوتاہ نظر تا غلام ، براندش بزاری و زجرِ تمام

کوتاہ نظر نے غلام کو حکم دیا ، اس نے اسے پوری ڈانٹ ڈپٹ اور ذلت سے نکال دیا

۸ بہ ناکردن شکر پروردگار ، شنیدم کہ برگشت از و روزگار

اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کرنے کی وجہ سے ، میں نے سنا کہ زمانہ اس سے برگشتہ ہو گیا

۹ بزرگیش سر در تباہی نہاد ، عطارد قلم در سیاہی نہاد

اس کی بڑائی نے سر تباہی میں رکھ دیا ، عطارد نے قلم سیاہی میں رکھ دیا

۱۰ شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر ، نہ بارش رہا کرد و نے بارگیر

بدبختی نے اسے لہسن کی طرح ننگا کر بٹھایا ، نہ اس کا سامان رہا نہ سامان اٹھانے والا

۱۔ زیر دستاں عاجز، ماتحت نباید شکست نہیں توڑنا چاہیئے مبادا آمت ہووے روزے کسی دن شود ہو جائے

۳۔ بنالید رو پڑا درویشے ایک درویش ضعفِ حال حالت کی کمزوری یعنی غریبی بر تند خوئے ایک بدمزاج کے پاس خداوندِ مال مالدار

۴۔ دینار ایک عربی سکہ دادش دیا اس کو سیہ دل سیہ دل والے نے دانگ ایک سکہ جو تقریباً ٹکے کے برابر ہوتا ہے برو اس پر زد ماری لبسر باری اس کے علاوہ اسکے طیرہ غصہ بانگ آواز (۵) سائل سوالی جور ا و اس کا ظلم ، خوں گرفت خون پکڑا برآورد نکالا گفت کہا شگفت تعجب

(۶) توانگر دولتمند ترش روئے کھنچے چہرے والا بارے بھلا چراست کیوں ہے مگر شاید مے نترسد نہیں ڈرتا تلخی ، خواست سوالی کی تلخی

(۷) بفرمود حکم دیا کوتاہ نظر تھوڑی نظر والے تا تاکہ براندش نکال دیا اس کو بزاری ذلت سے زجرِ تمام پوری طرح جھڑک

(۸) ناکردن نہ کرنا پروردگار اللہ تعالیٰ شنیدم میں نے سنا برگشت پھر گیا از و اس سے روزگار زمانہ

(۹) بزرگیش اس کی بڑائی در تباہی تباہی میں نہاد رکھا اس نے عطارد ایک ستارہ جسے آسمان کا منشی کہتے ہیں گویا وہ تقدیر کا لکھنے والا ہے

۱۰۔ شقاوت بدبختی برہنہ ننگا نشاندش بٹھایا اس کو چو مثل سیر لہسن بارش اس کا بوجھ رہا کرد چھوڑ دیا نے نہ بارگیر بوجھ اٹھانے والے

تشریح : حکمران کو چاہیئے کہ ماتحتوں کو تنگ نہ کرے اس خیال سے کہ مجھے خود اس کا یا کسی اور کا ماتحت اور محکوم ہونا پڑے (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ فقیروں اور سائلوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ خدائے قادر فقیر کو امیر اور اس امیر کو اس کے در کا سوالی بنا دیں (۲) کسی محتاج نے ایک متکبر مالدار کے پاس اپنی غریبی اور تنگدستی کا دکھڑا رویا اور اس سے امداد کی درخواست کی (۴) اس متکبر نے اسے روپیہ پیسہ تو کیا دینا تھا جھڑک کر نکال دیا (۵ ۔ ۶) اس بدسلوکی سے سائل کا دل ٹوٹ گیا غم زدہ ہو کر سوچنے لگا کہ اس متکبر نے بدسلوکی کا مظاہرہ شاید اس لئے کیا ہے کہ اسے سوالی کی ذلت کا پتہ نہیں اور نہ ہی یہ خیال ہے کہ شاید اسے کبھی سوء اتفاق سے خود سوالی بننا پڑے (۷) متکبر نے اپنے غلام سے کہہ کر فقیر کو دھکے دے کر نکلوا دیا (۸) چونکہ غرور کا سر بالآخر نیچا ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس ناشکری کی سزا میں اسکی قسمت پلٹ دی اس کی ہر چیز تباہ و برباد ہو گئی (۹) اس کی بڑائی اور سرداری سب ختم ہو گئی نصیب برگشتہ ہو گیا آسمان سے اس کی مفلوک الحالی کا حکم صادر ہو گیا (۱۰) ایسی بدبختی اس پر مسلط ہوئی کہ ساز و سامان سب لٹ گیا نوکر چاکر بھاگ گئے لہسن کی گٹھی کی طرح بدن بھی بالکل ننگا ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ فشاندش قضا بر سر از فاقہ خاک
بھوک نے اس کے سر پر فاقہ کی گرد جما دی
مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
شعبدہ باز کی طرح ہاتھ اور کیسہ خالی

۲ سراپائے حالش دگرگونہ گشت
اس کا حال سرتاپا تبدیل ہو گیا
بریں ماجرا مدتے برگذشت
اس صورتِ حال پر بھی ایک مدت گزر گئی

۳ غلامش بدست کریمے فتاد
اس کا غلام ایک سخی مرد کے ہاتھ لگ گیا
توانگر دل و دست و روشن نہاد
جو دل اور ہاتھ کا غنی اور روشن طبع تھا

۴ بدیدارِ مسکین آشفتہ حال
پریشان حال مسکین کو دیکھ کر
چناں شاد بودے کہ مسکیں بمال
ایسا خوش ہوتا کہ جیسے مسکین مال سے ہوتا ہے

۵ شبانگہ یکے بر درش لقمہ جست
رات کو ایک شخص نے اس کے دروازہ پہ کھانا مانگا
ز سختی کشیدن قدمہاش سست
سختی برداشت کرنے سے اس کے قدم سست ہوئے تھے

۶ بفرمود صاحب نظر بندہ را
اس صاحب نظر نے غلام کو حکم دیا
کہ خوشنود کن مردِ درماندہ را
کہ عاجز مرد کو خوش کر دے

۷ چوں نزدیک بردش ز خواں بہرہ
جب وہ دسترخوان سے حصہ اس کے قریب لے گیا
برآورد بے خویشتن نعرہ
تو بے خود ہو کر ایک نعرہ مارا

۸ چو نزدیک آمد بر خواجہ باز
جب وہ لوٹ کر آقا کے پاس آیا
عیاں کرد اشکش بدیباچہ راز
تو رخساروں پر اس کے آنسوؤں نے راز ظاہر کر دیا

۹ بپرسید سالار فرخندہ خوئے
مبارک طبع سردار نے پوچھا
کہ اشکت ز جورِ کہ آمد برو
کہ تیرے چہرے پر آنسو کس کے ظلم سے آئے ہیں

۱۰ بگفت اندرونم بشورید سخت
اس نے کہا میرا دل سخت بے چین ہو گیا
بر احوالِ ایں پیر شوریدہ بخت
اس بدنصیب بوڑھے کے حالات پر

۱۔ فشاندش چھڑک دی شین سر کے ساتھ لگتی ہے یعنی اس کا سر خاک تمثی مشعبد شعبدہ باز کیسہ تھیلی پاک خالی
۲۔ سراپائے حالش اس کے حال کا سراپا دگرگونہ تبدیل گشت ہو گیا بریں ماجرا اس قصے پر برگذشت گزر گیا
۳۔ غلامش اس کا غلام بدست کریمے ایک سخی مرد کے ہاتھ فتاد پڑ گیا توانگر دل و دست ہاتھ اور دل کا غنی روشن نہاد روشن طبیعت
۴۔ مسکین آشفتہ حال پریشان حال والا مسکین چناں شاد بودے کہ خوش ہوتا وہ کہ جیسا کہ بمال مال سے
۵۔ شبانگہ رات کے وقت بر درش اس کے دروازے پر لقمہ روٹی کا ٹکڑا جست مانگا ڈھونڈا سختی کشیدن سختی کھینچنا قدمہاش اس کے قدم سست کمزور
۶۔ بفرمود اس نے حکم دیا صاحب نظر نظر والا بندہ غلام خوشنود خوش کن کر مردِ درماندہ تھکا ہوا آدمی
۷۔ چوں جب بردش لے گیا اس کے ز خواں دسترخوان سے بہرہ کوئی حصہ برآورد نکالی بے خویشتن بے خود ہو کر نعرہ ایک نعرہ
۸۔ چو جب آمد آیا وہ بر خواجہ آقا کے پاس باز واپس عیاں کرد ظاہر کر دیا اشکش اس کے آنسوؤں نے بدیباچہ چہرے پہ
۹۔ بپرسید پوچھا سالارِ فرخندہ خو مبارک طبع سردار اشکت تیرے آنسو از جورِ کہ کس کے ظلم سے آمد آیا برو چہرے پر
۱۰۔ بگفت اس نے کہا اندرونم میرا دل بشورید پریشان ہو گیا احوال جمع حال ایں پیر شوریدہ بخت اس بدبخت بوڑھے پر

تشریح: (۱) تقدیر نے اس کو ایسا پلٹا دیا کہ فاقوں پہ فاقے ہونے لگے۔ جیب اور ہاتھ دونوں خالی ہو گئے (۲) اس کی حالت یکسر تبدیل ہو گئی امیری سے غریبی آ گئی اور اس حالت پہ بھی ایک عرصہ گزر گیا (۳) اس کا ایک غلام کسی کریم النفس انسان کے پاس ٹک گیا جو دل اور ہاتھ دونوں کا غنی تھا (۴) وہ آقا فقیر کو دیکھ کر اتنا خوش ہوتا تھا کہ فقیر مال کے ملنے سے (۵) رات کے وقت کسی فقیر نے اس کے دروازے پہ صدا لگائی جو مسلسل بھوک کی وجہ سے بڑا کمزور اور سست ہو رہا تھا (۶) فقیر کی آواز سن کے اس نے غلام کو حکم دیا کہ یہ جو کچھ بھی مانگتا ہے اسے دیکر خوش کر دو (۷، ۸) غلام روٹی لے کر اس کو دینے گیا جب قریب ہو کر دیکھا تو وہ اس کا سابقہ آقا تھا اس کو اس حالت میں دیکھ کر بے اختیار اس کی چیخ نکل گئی اور وہ روتا ہوا آقا کے پاس آیا (۹، ۱۰) آقا نے پوچھا رو کیوں رہے ہو کیا تمہیں کسی نے مارا ہے اس نے کہا یہ بات نہیں میں تو یوں رو رہا ہوں کہ اس بوڑھے فقیر کی بدبختی نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱۔ مملوک غلام وے اس کا بودم تھا میں اندر قدیم پہلے وقت میں خداوند املاک جائدادوں کا مالک اسباب جمع سامان سیم چاندی۔

۲۔ چو جب کوتاہ چھوٹا شد ہوگیا دستش اس کا ہاتھ عز و ناز عزت اور ناز کند کرتا ہے دستِ خواہش خواہش کا ہاتھ بدرہا دروازوں پہ دراز لمبا

۳۔ بخندید ہنس پڑا وہ گفت اس نے کہا پسر لڑکا جور ظلم نیست نہیں ہے ستم ظلم بر کس کسی پر گردشِ دور زمانے کی گردش

۴۔ نہ آں تنگ روزیست وہی تنگ روزی والا نہیں ہے بازرگاں سوداگر بردے لیجاتا تھا از کبر تکبر کی وجہ سے

۵۔ من آنم میں وہ ہوں آں روز زم اس روز مجھ کو از در دروازے سے براند چلا دیا بروزِ منش میرے دن پر اس کو دورِ گیتی زمانے کی گردش نشاند بٹھا دیا

۶۔ نگہ کرد نظر کی باز پھر سوئے من میری طرف فرو شست دھو ڈالی گردِ غم غم کی گرد روئے من میرا چہرہ

۷۔ ار اگر بحکمت حکمت سے ببندد بند کرتا ہے، درے ایک دروازہ کشاید کھول دیتا ہے بفضل مہربانی کرم بخشش دیگرے دوسرا

۸۔ بسا بہت سے مفلس غریب بے نوا بے سروسامان سیر شد رج گئے کارِ منعم مالدار کا کاروبار زبر زیر اوپر نیچے یعنی تہس نہس شد ہوگیا

۱۰۔ یکے ایک ذرا سیرت حالاتِ زندگی شنو سن نیک مردی نیک مرد ہے تو پاکیزہ رو پاک چلنے والا

۱ کہ مملوک وے بودم اندر قدیم ۔ خداوند املاک و اسباب و سیم
کہ میں پہلے وقت میں اس کا غلام تھا ۔ وہ جائداد سامان اور چاندی کا مالک تھا

۲ چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز ۔ کند دستِ خواہش بدرہا دراز
جب عزت اور ناز سے اس کا ہاتھ کوتاہ ہو گیا ۔ اب سوال کا ہاتھ دروازوں پر لمبا کرتا ہے

۳ بخندید و گفت اے پسر جور نیست ۔ ستم بر کس از گردشِ دور نیست
وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا اے لڑکے ظلم نہیں ۔ زمانے کی گردش کا کسی پر ظلم نہیں ہے

۴ نہ آں تنگ روزیست بازرگاں ۔ کہ بردے سر از کبر بر آسماں
وہی تنگ روزی والا سوداگر نہیں ہے ۔ جو تکبر کی وجہ سے سر آسمان پہ لے جاتا تھا

۵ من آنم کہ آں روزم از در براند ۔ بروزِ منش دورِ گیتی نشاند
میں وہی ہوں جسے اس روز دروازے سے دھتکار دیا تھا ۔ زمانے کی گردش نے اسے میرے اوقات میں بٹھا دیا

۶ نگہ کرد باز آسماں سوئے من ۔ فرو شست گردِ غم از روئے من
پھر آسمان نے میری طرف نظر کی ۔ غم کی گرد میرے چہرے سے دھو ڈالی

۷ خدا ار بحکمت ببندد درے ۔ کشاید بفضل و کرم دیگرے
خدا تعالیٰ حکمت سے ایک دروازہ بند کرتا ہے ۔ تو فضل و کرم سے دوسرا کھول دیتا ہے

۸ بسا مفلس بے نوا سیر شد ۔ بسا کارِ منعم زبر زیر شد
بہت سے بے نوا مفلس سیر ہو گئے ۔ بہت سے مالداروں کا کاروبار تہس نہس ہو گیا

حکایت
کہانی

۱۰ یکے سیرتِ نیک مرداں شنو ۔ اگر نیک مردی و پاکیزہ رو
ذرا نیک مردوں کی سیرت سن، ۔ اگر تو نیک مرد اور پاک چلن ہے

تشریح: (۱) کیونکہ یہ موجودہ فقیر دراصل میرا سابقہ آقا ہے جو پہلے دنوں میں بڑا صاحبِ جائداد اور مالکِ سیم و اسباب تھا (۲) اب اس عزت و ناز تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا تو در بہ در دستِ سوال دراز کرتا پھر رہا ہے (۳) یہ بات سن کر موجودہ آقا ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ اس پر کسی نے ظلم نہیں کیا یہ اس کا اپنا قصور ہے (۴، ۵) کیونکہ مالداری نے اس شخص کا دماغ ٹھکانے نہیں رہنے دیا تھا۔ یہ غرور کی وجہ سے فقیروں کو انسان ہی نہیں سمجھتا تھا گویا اپنے وقت کا پورا فرعون تھا قدرت نے انتقام لیا تو مالدار کو فقیر اور فقیر کو مالدار کر دیا اور سن میں ہی وہ فقیر ہوں جس کو اس نے دھکے دے کر نکلوا دیا تھا اور آج خدا نے مجھے اس کا قائم مقام بنا دیا ہے (۶) اللہ پاک میرے اوپر مہربان ہوا تو میرے تمام فکر و غم دور کر دیئے (۷) اللہ پاک نے ایک دروازہ بند کیا تو اپنی مہربانی سے کئی دوسرے دروازے کھول کر مجھے غنی کر دیا (۸) زمانے میں یہ انقلاب آتے ہی رہتے ہیں کتنے ہی مفلس و بے نوا دولتمند ہو گئے اور کتنے ہی دولت مند حادثاتِ زمانہ در بدر کی بھیک مانگنے لگے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اہل اللہ حقیر ترین مخلوق کی تکلیف و مصیبت بھی برداشت نہیں کرتے چہ جائیکہ کسی انسان کی (۱۰) اگر تو نیک طبع اور پاک چلن ہے تو ایک نیک مرد کی کہانی سن اور اس سے نصیحت حاصل کر۔

۱ کہ شبلی ز حانوت گندم فروش — بدہ برد انبانِ گندم بدوش
شبلی رحمۃ اللہ علیہ گندم فروش کی دکان سے — گندم کا پورا کاندھوں پر گاؤں لے گئے

۲ نگہ کرد مورے دراں غلہ دید — کہ سرگشتہ از ہر طرف مے دوید
نظر کی تو ایک چیونٹی غلے میں دیکھی — جو ہر طرف پریشان دوڑ رہی تھی

۳ ز رحمت بر و شب نیارست خفت — بماوائے خود بازش آورد و گفت
اس پر ترس کی وجہ سے وہ رات کو سو نہ سکے — اسے اپنے ٹھکانے پر واپس لائے اور کہا

۴ مروت نباشد کہ ایں مور ریش — پراگندہ گردانم از جائے خویش
مروت نہیں ہے کہ اس زخمی چیونٹی کو — اپنے مقام سے پریشان کروں

۵ درونِ پراگندگاں جمع دار — کہ جمعیت باشد از روزگار
پریشان لوگوں کے دل جمع رکھ — تاکہ تجھے بھی زمانے سے اطمینان حاصل ہو

۶ چہ خوش گفت فردوسیؒ پاک زاد — کہ رحمت براں تربت پاک باد
پاک نسل فردوسی نے کیا خوب کہا — اس پاک تربت پر رحمت نازل ہو

۷ میازار مورے کہ دانہ کش است — کہ جاں دارد و جانِ شیریں خوش است
اس چیونٹی کو نہ ستا جو دانہ کھینچنے والی ہے — کیونکہ وہ بھی جان دار ہے اور میٹھی جان خوب ہے

۸ سیاہ اندروں باشد و سنگدل — کہ خواہد کہ مورے شود تنگدل
وہ سیاہ باطن اور سنگدل ہوگا — جو چاہتا ہو کہ چیونٹی تنگدل ہو

۹ مزن بر سرِ ناتواں دستِ زور — کہ روزے بپایش درافتی چو مور
کمزور کے سر پر زور کا ہاتھ نہ مار — کہ کسی دن چیونٹی کی طرح اس کے پاؤں میں گر پڑیگا

۱۰ نبخشید بر حالِ پروانہ شمع — نگہ کن کہ چوں سوخت در پیش جمع
شمع نے پروانے کی حالت پر رحم نہ کیا — تو دیکھ لے ساری مجلس کے سامنے کیسے جل گئی

۱۔ شبلیؒ ایک صوفی کامل جو حضرت جُنید بغدادیؒ کے مرید مجاز تھے حانوت دکان گندم فروش گندم بیچنے والا بدہ دیہات میں برد لے گیا انبان چمڑے کا تھیلا بدوش کندھوں پہ

۲۔ نگہ کرد نظر کی مورے ایک چیونٹی دراں غلہ اس غلہ میں دید دیکھی سرگشتہ پریشان مے دوید دوڑتی تھی

۳۔ ز رحمت برو اس پر رحمت کی وجہ سے شب رات نیارست خفت سو نہ سکے بماوائے خود اپنا ٹھکانا بازش آورد اس کو واپس لائے گفت اس نے کہا

۴۔ مروت احسان نباشد نہیں ہوگا مور چیونٹی ریش زخمی پراگندہ پریشان گردانم کروں میں از جائے خویش اپنی جگہ سے

۵۔ درون پراگندگاں پریشان لوگوں کا دل جمع دار جمع رکھ جمعیت باشد تجھ کو جمعیت یعنی اطمینان ہوگا۔ روزگار زمانہ

۶۔ چہ خوش کیا خوب گفت کہا فردوسیؒ ایران کا بزرگ شاعر ہے جو شاہنامہ کا مصنف ہے اور محمود غزنویؒ کے زمانہ میں ہوا ہے پاک زاد پاک مقام کا پیدا شدہ یا پاک نسل سے تعلق رکھنے والا براں تربتِ پاک اس پاک قبر پہ باد ہووے

۷۔ میازار مت ستا مورے کہ جو چیونٹی کہ دانہ کش است دانہ کھینچنے والی ہے جاں دارد جان رکھتی ہے جانِ شیریں میٹھی جان خوش است خوب ہے

۸۔ سیاہ اندروں سیاہ باطن والا باشد ہوگا سنگدل پتھر دل خواہد چاہے مورے کوئی چیونٹی شود ہووے

۹۔ مزن مت مار ناتواں کمزور دست زور زور کے ہاتھ بپایش اس کے پاؤں میں درافتی گر پڑا تو چو مور چیونٹی کی طرح ۱۰۔ نبخشید نہیں بخشا بر حالِ پروانہ پروانے کی حالت پر نگہ کن نظر کر چوں کیسے سوخت جل گئی پیش جمع محفل کے سامنے

تشریح: (۱) حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ شہر سے گندم خرید کر سر پر اٹھائے ہوئے اپنے گاؤں لے آئے (۲۔۳۔۴) گھر آکے بوری کو کھولا تو اس میں سے ایک چیونٹی بھی نکل آئی جو پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دوڑنے بھاگنے لگی آپ کو اس پر بڑا رحم آیا اور خیال کیا یہ پریشان اس لئے ہے کہ اپنے گھر سے بے گھر ہو گئی اور اپنے عزیزوں سے بچھڑ گئی ہے اور یہ بات تو مروت کے خلاف ہے کہ اس کو بے گھر کرنے کا سبب میں بنوں (۵) ہو سکے تو پریشان لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کر داس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اطمینان کی دولت عطا کرے گا (۶۔۷) اس معنی میں ملک الشعراء فردوسیؒ نے خوب کہا ہے کہ دانہ کش چیونٹی کو بھی مت ستاؤ کیونکہ وہ بھی تمہاری طرح جاندار ہے اسے بھی ویسے ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے تمہیں (۸) جو شخص کسی چیونٹی کو ستاتا ہے وہ بد باطن اور سنگدل ہوتا ہے (۹) کسی کمزور آدمی پہ ظلم و ستم نہ کرو کیونکہ ممکن ہے کہ کسی دن انقلاب زمانہ سے تمہیں چیونٹی کی طرح اس کے پاؤں میں گرنا پڑے (۱۰) اگر شمع پروانے کو جلاتی ہے تو دیکھو اس کا انجام بھی کتنا برا ہوتا ہے بھری محفل میں تنہا جل جاتی ہے مگر کوئی اس کی آگ نہیں بجھاتا۔

Scanned by CamScanner

۱ گرفتم ز تو ناتواں تر بسے ست — تواناتر از تو ہم آخر کسے ست
میں نے مانا کر تجھ سے کمزور بہت ہیں — آخر تجھ سے طاقتور بھی تو کوئی ذات موجود ہے

گفتار اندر جواں مردی و ثمرۂ آں[2]

کہاوت سخاوت اور اس کے پھل کے بیان میں

۳ ببخش اے پسر کآدمی زادہ صید — باحساں تواں کرد وحشی بقید
اے لڑکے بخشش کر کیونکہ انسان کو شکار — احسان سے کیا جا سکتا ہے اور وحشی کو جال سے

۴ عدو را بہ الطاف گردن بہ بند — کہ نتواں بریدن بہ تیغ ایں کمند
مہربانیاں کر کے دشمن کی گردن باندھ لے — کیونکہ یہ کمند تلوار سے بھی نہیں کاٹی جا سکتی

۵ چو دشمن کرم بیند و لطف و جود — نیاید دگر خبث ازو در وجود
جب دشمن بخشش مہربانی اور سخاوت دیکھے گا — پھر اس سے اور خباثت ظاہر نہیں ہو گی

۶ مکن بد کہ بد بینی از یارِ نیک — نہ روید ز تخمِ بدی بارِ نیک
بدی نہ کر ورنہ نیک یار سے بھی بدی دیکھے گا — بدی کے بیج سے نیکی کا پھل نہیں اُگ سکتا

۷ چو با دوست دشوار گیری و تنگ — نخواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ
جب تو دوست کے ساتھ سختی اور تنگی اختیار کریگا — وہ تیری شکل وصورت بھی دیکھنی گوارا نہیں کریگا

۸ وگر خواجہ با دشمناں نیک خو ست — بسے بر نیاید کہ گردند دوست
اگر کوئی صاحب دشمنوں کے ساتھ خوش معاملہ ہے — تو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ وہ دوست بن جائیں گے

حکایت در معنیٰ[9] صید کردن دلہا باحسان

کہانی، احسان کے ساتھ دلوں کو شکار کرنے کے بیان میں

۱۰ برہ در یکے پیشم آمد جواں — بہ تگ در پیش گوسفندے رواں
راستے میں ایک جوان میرے سامنے آیا — جس کے پیچھے ایک بکری دوڑی جا رہی تھی

۱۔ گرفتم میں نے مانا ناتواں تر زیادہ کمزور بسے بہت ست بہت ہیں تواناتر زیادہ طاقتور ہم بھی کسے ست کوئی شخص ہے۔

۲۔ گفتار کہاوت جواں مردی سخاوت ثمرۂ آں اس کا پھل

۳۔ ببخش بخشش کر پسر لڑکا کآدمی زادہ کہ آدمی کا بچہ یعنی انسان صید شکار باحساں احسان کے ساتھ تواں کرد کر سکتے ہیں وحشی جنگلی جانور بقید رسی سے یا جال سے

۴۔ عدو دشمن بہ الطاف مہربانیوں سے بہ بند باندھ نتواں بریدن نہیں کاٹی جا سکتی بہ تیغ تلوار سے ایں یہ کمند پھندا

۵۔ کرم بیند بخشش دیکھے گا لطف مہربانی جود سخاوت نیاید نہیں آئے گا دگر پھر خبث خباثت ازو اس سے وجود موجود ہونا

۶۔ مکن مت کر بد بدی بد بینی برائی دیکھے گا تو یارِ نیک نیک یار نہ روید نہیں اُگتا تخمِ بدی بدی کا بیج بارِ نیک نیک پھل

۷۔ چو جب دشوار سختی گیری اختیار کرے تو تنگ تنگی نخواہد نہیں چاہے گا بیند دیکھے ترا تیرا نقش و رنگ مراد شکل وصورت

۸۔ خواجہ صاحب دشمناں جمع نیک خو اچھا برتاؤ کرنے والا بسے زیادہ وقت بر نیاید نہیں آئے گا گردند ہو جائیں گے

۹۔ معنیٰ مضمون صید کردن شکار کرنا دلہا جمع دلوں باحساں احسان کے ساتھ

۱۰۔ برہ راستہ میں در زائد پیشم میرے سامنے آمد آیا بہ تگ دوڑ کر در پیش اس کے پیچھے گوسفندے ایک بکری رواں چل رہی تھی۔

تشریح: (۱) یعنی اگر تو ظلم اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگ تجھ سے کمزور ہیں تو تجھے یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ کچھ لوگ تجھ سے طاقتور بھی ہیں اور نہیں تو اللہ کی ذات تو موجود ہے جس کی طاقتوں کی کوئی انتہا ہی نہیں (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جہاں تک ہو سکے احسان اور درگزر سے کام لینا چاہیئے۔ (۳۔۴) احسان ایک ایسا جال ہے جس میں دشمن بھی پھنسے بغیر نہیں رہ سکتا تو گویا کسی انسان کو رام کرنا ہو تو اس پر احسان کر دو اور جانور کو شکار کرنا ہو تو جال لگا دو انسان احسان سے اور جانور جال سے شکار ہو جاتا ہے (۵) اگر تو دشمن پر پے در پے مہربانیاں کرے گا تو وہ بالآخر ممنون اور متاثر ہو کر تیری آزار سے توبہ کر لے گا (۶) جو شخص کسی سے بدی کرتا ہے خود اس کے سامنے بھی بدی ہی آتی ہے حتیٰ کہ بدکار کے نیک ترین یار بھی اس سے بدی کرنے لگتے ہیں (۷) اگر تو اپنے دوستوں کے ساتھ سخت گیری سے پیش آئے گا تو وہ تیری صورت تک دیکھنے سے بیزار ہو جائیں گے (۸) اگر کوئی صاحب اپنے دشمنوں سے نیک سلوک اور اچھا معاملہ کرتا ہے تو بالآخر دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ احسان سے انسان غلام بے دام بن جاتا ہے (۱۰) سفر میں حضرت مصنفؒ کو ایک ایسا جوان ملا جو رسی سے ایک بکری کو کھینچے جا رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ بدو گفتم ایں ریسمانست و بند
میں نے اس سے کہا کر یہ رسی اور پٹے کی مہربانی ہے
کہ مے آرد اندر پیت گوسپند
جو تیرے پیچھے بکری کو کھینچے لا رہی ہے

۲ سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد
اس نے فی الفور پٹہ اور زنجیر اس کی گردن سے کھول لئے
چپ و راست پوئیدن آغاز کردن
اس نے دائیں بائیں بھاگنا شروع کیا

۳ برہ ہمچناں در پیش مے دوید
وہ راستے پر ویسے ہی اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہی تھی
کہ جو خوردہ بود از کف مرد خوید
کیونکہ اس آدمی کے ہاتھ سے اس نے جَو اور چارہ کھا رکھا تھا

۴ چو باز آمد از عیش و بازی بجا
جب وہ کھیل کود سے اپنی جگہ واپس آ گئی
مرا دید و گفت اے خداوند را
تو مجھ کو دیکھ کر کہنے لگا کہ اے صاحب رائے

۵ نہ ایں ریسماں مے برد با منش
یہ رسی نہیں ہے جو اس کو میرے ساتھ لیجا رہی ہے
کہ احساں کمندیست در گردنش
بلکہ اس کی گردن میں احسان کی کمند پڑی ہوئی ہے

۶ بلطفے کہ دیدست پیل دماں
مست ہاتھی نے جو مہربانی دیکھ رکھی ہے
نیارد ہمے حملہ بر پیل باں
وہ فیل بان پر حملہ نہیں کر سکتا،

۷ بداں را نوازش کن اے نیک مرد
اے نیک مرد بروں پر نوازش کر
کہ سگ پاس دارد چو نانِ تو خورد
کیونکہ کتا بھی لحاظ کرتا ہے جب تیری روٹی کھاتا ہے

۸ براں مرد کند است دندانِ یوز
چیتے کے دانت اس مرد پہ کند ہیں
کہ مالد زباں بر پنیرش دو روز
جس کے پنیر پر وہ دو دن زبان ملتا ہے

حکایت درویش با رُوباہ
ایک درویش کی حکایت لومڑی کے ساتھ!

۱۰ یکے روبہے دید بے دست و پا
ایک شخص نے ایک لنجی لولی لومڑی دیکھی
فرو ماند در صنع و لطف خدا
تو وہ اللہ کی قدرت اور مہربانی سمجھنے سے عاجز رہ گیا

۱۔ بدو اسکو گفتم میں نے کہا ایں یہ ریسمانست رسی ہے بند قید پٹہ مے آرد لا رہی ہے اندر پیت تیرے پیچھے گوسپند بکری

۲۔ سبک جلدی طوق پٹہ ازو اس سے باز کرد کھول لی چپ بائیں راست دائیں پوئیدن دوڑنا آغاز کرد شروع کیا

۳۔ برہ رستہ میں ہمچناں ویسے ہی یعنی بغیر رسی کے در پیش اس کے پیچھے مے دوید دوڑتی تھی خوردہ بود کھائے ہوئے تھی کفِ مرد مرد کا ہاتھ خوید جو کا سبز چارہ

۴۔ چو جب باز آید واپس آئی عیش و بازی کھیل کود بجا جگہ پر مرا مجھ کو دید دیکھا اس نے گفت کہا اس نے خداوندِ را رائے کے مالک

۵۔ ایں یہ ریسماں رسی مے برد لے جا رہی ہے با منش میرے ساتھ اس کو کہ بلکہ کمند یست ایک کمند ہے در گردنش اس کی گردن میں

۶۔ بلطفے کہ جو مہربانی کہ دیدست اس نے دیکھی ہے پیل دماں مست ہاتھی نیارد نہیں لا سکتا ہمے نیارد کے اوپر لگتا ہے پیل باں مہاوت ہاتھی والا

۷۔ بداں بروں نوازش کن مہربانی کر سگ کتا پاس دارد لحاظ رکھتا ہے چو جب نانِ تو تیری روٹی خورد کھاوے

۸۔ براں مرد اس مرد پہ کند است بیکار ہیں دندانِ یوز چیتے کے دانت مالد ملتا ہے پنیرش اس کا پنیر دو روز دو دن

۹۔ روباہ لومڑی یکے ایک شخص روبہے ایک لومڑی بے دست و پا بغیر ہاتھ پاؤں کے یعنی لنجی لولی فرو ماند عاجز رہ گیا صنع کاریگری یا قدرت لطفِ خدا خدا کی مہربانی

تشریح: (۱) میں نے کہا کر بکری تیرے پیچھے اس لئے چل رہی ہے کہ اس کی گردن میں رسی پڑی ہوئی ہے (۲-۳) میری یہ بات سنتے ہی اس نے بکری کا پٹہ اتار دیا بکری ادھر ادھر بھاگنے لگی لیکن اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی کیونکہ اس شخص کے ہاتھ سے اس نے چارہ کھایا ہوا تھا (۴) بکری ادھر ادھر پھر پھرا کے جب واپس اس کے پاس آ گئی تو طنزاً میری طرف دیکھ کر کہنے لگا (۵) تمہارا یہ خیال صحیح نہیں کہ بکری کو رسی کھینچ کر لا رہی ہے بلکہ اسے احسان کی کمند کھینچ رہی ہے جو میری طرف سے اس کے گردن میں پڑی ہوئی ہے (۶) اس وجہ سے مست ہاتھی اپنے مہاوت پر حملہ آور نہیں ہوتا کیونکہ اس نے بھی مہاوت کے ہاتھ سے نوازشیں دیکھی ہوتی ہیں (۷) کتے کا مالک اگر اس پر نوازش کرتا ہے تو کتا ہمیشہ کے لئے اس کا وفادار اور نگہبان بن جاتا ہے اسی طرح تو اگر کسی بدکار شخص پہ احسان کریگا تو وہ بھی تیرا وفادار اور احسان مند ہو جائے گا (۸) دیکھو چیتے کا مالک چند دن چیتے کو پنیر کھلاتا ہے تو چیتا ہمیشہ اس کا مطیع اور فرماں بردار ہو جاتا ہے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ انسان کو دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے کی بجائے خود غیروں کے لئے سہارا بننا چاہئے گویا احسان مند ہونے کی بجائے محسن بنے (۱۰) کسی شخص نے لنجی لولی لومڑی دیکھی بڑی حیرت ہوئی کہ خدا تعالیٰ بھی کیسی رنگا رنگ چیزیں بناتا ہے کہ اس کو ہاتھ پاؤں ہی نہیں دیتے ۔

۱ کہ چوں زندگانی بسر مے برد — بدیں دست و پا از کجا مے خورد
کہ زندگی کیسے بسر کرتی ہوگی — ان ہاتھ پاؤں کے ساتھ کہاں سے کھاتی ہوگی

۲ دریں بود درویش شوریدہ رنگ — کہ شیرے درآمد شغالے بچنگ
پریشان حال درویش اسی خیال میں تھا — کہ ایک شیر پنجے میں گیدڑ پکڑے ہوئے آگیا

۳ شغال نگوں بخت را شیر خورد — بماند آں چہ روباہ ازوسیر خورد
بدنصیب گیدڑ کو تو شیر نے کھا لیا — جو کچھ اس سے بچا لومڑی نے سیر ہوکر کھایا

۴ دگر روز باز اتفاق اوفتاد — کہ روزی رساں قوت روزش بداد
دوسرے دن پھر اتفاق پڑ گیا — کہ روزی رساں نے اسے روز کی خوراک پہنچا دی

۵ یقیں مرد را دیدہ بنیندہ کرد — شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد
یقین نے مرد کی آنکھیں کھول دیں — تو اس نے جا کر پیدا کرنے والے پر توکل کر لیا

۶ کزیں پس بکنجے نشینم چو مور — کہ روزی نخوردند پیلاں بزور
کہ اس کے بعد میں چیونٹی کی طرح کسی کونے میں بیٹھ جاؤں گا — کیونکہ ہاتھی زور کے بل پہ روزی نہیں کھاتے

۷ زنخداں فرو برد چندے بجیب — کہ بخشندہ روزی فرستد زغیب
کئی دن اس نے ٹھوڑی گریبان میں ڈالی — کہ بخشنے والا غیب سے روزی پہنچائے گا

۸ نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست — چو چنگش رگ و استخواں ماند و پوست
نہ بیگانے نے اس کا غم کھایا نہ دوست نے — ستار کی طرح اس کی رگیں، ہڈیاں اور کھال رہ گئی

۹ چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش — ز دیوار محرابش آمد بگوش
جب کمزوری کی وجہ سے اس کو صبر اور ہوش نہ رہی — محراب کی دیوار سے اس کے کان میں آواز آئی

۱۰ برو شیر درندہ باش اے دغل — میندار خود را چو روباہ شل
کہ او مکار جا پھاڑنے والا شیر بن — اپنے آپ کو لنجی لومڑی کی طرح نہ ڈال

۱۔ چوں کیسے بسر مے برد بسر کرتی ہے بدیں دست و پا ان ہاتھ پاؤں سے از کجا کہاں سے مے خورد کھاتی ہے
۲۔ دریں بود اسی خیال میں تھا شوریدہ رنگ اڑے رنگ والا یعنی پریشان شیرے ایک شیر درآمد آگیا شغالے ایک گیدڑ بچنگ پنجے میں
۳۔ شغالِ نگوں بخت بدنصیب گیدڑ شیر خورد شیر نے کھایا بماند رہ گیا آں چہ جو کچھ کہ روباہ لومڑی ازو سیر خورد پیٹ بھر کر کھایا
۴۔ دگر روز دوسرے دن باز پھر اتفاق اوفتاد اتفاق پڑ گیا روزی رساں روزی پہنچانے والا یعنی اللہ تعالیٰ قوت روزش اس کی روز کی خوراک بداد دی اس نے
۵۔ دیدہ آنکھ بنیندہ کرد دیکھنے والی کر دی شد چلا گیا تکیہ بھروسہ یا توکل آفرینندہ پیدا کرنے والا کرد کیا
۶۔ کزیں پس کہ اس کے بعد بکنجے ایک کونے میں نشینم بیٹھ جاؤں گا میں چو مور چیونٹی کی طرح نخوردند نہیں کھائی انہوں نے پیلاں جمع ہاتھی بزور زور کے بل پہ
۷۔ زنخداں ٹھوڑی فرو برد نیچے لے گیا چندے کچھ دن بجیب گریبان میں بخشندہ بخشنے والا روزی فرستد روزی بھیجے گا زغیب غیب سے
۸۔ بیگانہ غیر تیمار غم خوردش کھایا اس کا چو مثل چنگش چنگ یعنی ستار کی طرح اس کا استخواں ہڈی ماندہ رہ گئی پوست کھال
۹۔ چو جب صبرش صبر اس کو نماند نہ رہا ضعیفی کمزوری ز دیوار محرابش محراب کی دیوار سے اس کو آمد آئی بگوش کان میں ۱۰۔ برو جا شیر درندہ پھاڑنے والا شیر باش ہو جا دغل مکار میندار مت گرا خود را اپنے آپ کو چو مثل روباہ شل یعنی لومڑی

تشریح : (۱) یعنی ہاتھ پاؤں کے بغیر یہ کیسے گزارہ کرتی ہوگی اسے خوراک کیسے مہیا ہوتی ہوگی (۲، ۳) وہ ابھی انہی خیالوں میں گم تھا کہ اچانک ایک شیر آیا جس نے گیدڑ پکڑ رکھا تھا وہاں بیٹھ کے اس نے گیدڑ کھا لیا کچھ گوشت پوست اور ہڈیاں رہ گئیں جب وہ چلا گیا تو بچا کھچا لومڑی نے کھا لیا پھر اس کو سمجھ آئی کہ اگر اللہ نے اس کو درندہ پیدا کیا ہے تو اس کی خوراک کا انتظام کرنا نہیں بھولا (۴) اگلے دن بھی لومڑی کو اسی طرح روزی مل گئی اور اس شخص نے پھر رزاق کی رزق رسائی کا مشاہدہ کیا (۵، ۶) اس شخص کے دل میں آئی کہ جو ذات معذور لومڑی کو بلا ناغہ روزی پہنچاتی ہے وہ مجھ انسان کو کہاں فراموش کرے گی۔ کیوں نہ میں بھی توکل کر کے بیٹھ رہوں مقدر کا رزق تو بہرحال مل کر رہے گا جیسے کمزور چیونٹیوں کو بھی تو خوراک بہرحال ملتی ہے اور ہاتھی بھی طاقت کے بل پہ نہیں کھاتے ہیں بلکہ ہر چیز کو اپنا مقسوم ملتا ہے (۷، ۸) وہ گردن جھکا کے مراقبے کی صورت میں بیٹھ گیا اور انتظار کرتا رہا کہ کب اسکی روزی آتی ہے لیکن روزی تو کیا آنی تھی کسی اپنے یا بیگانے نے اسے پوچھا تک نہیں کہ میاں کیسے بیٹھے ہو (۹، ۱۰) جب اسے بھوک نے بالکل نڈھال کر دیا تو محراب سے اس کو ایک آواز سنائی دی غیب سے کوئی شخص کہہ رہا تھا کہ تو معذور لومڑی بن کے کیوں بیٹھتا ہے جا پھاڑنے اور شکار کرنے والا شیر بن۔

Scanned by CamScanner

۱ چناں سعی کن کز تو ماند چو شیر
ایسی کوشش کر کہ تجھ سے شیر کی طرح بچ رہے
چو روباہ چہ باشی بوا ماندہ سیر
لومڑی کی طرح بچے کھچے سے کیا سیر ہوگا

۲ چو شیراں کرا گردن فربہ ست
شیروں کی طرح جس کی گردن موٹی ہے
گر افتد چو روبہ سگ از وے بہ است
اگر وہ لومڑی کی طرح گر پڑے تو اس سے کتا بہتر ہے

۳ بچنگ آر و با دیگراں نوش کن
خود ہاتھ میں لا اور دوسروں کیساتھ مل کے کھا
نہ بر فضلۂ دیگراں گوش کن
دوسروں کے بچے کھچے پہ امید نہ رکھ

۴ بخور تا توانی ببازوئے خویش
جب تک ممکن ہو اپنے بازو کی کمائی کھا
کہ سعیت بود در ترازوئے خویش
تاکہ تیری کمائی تیرے اپنے ترازو میں رہے

۵ چو مرداں ببر رنج و راحت رساں
مردوں کی طرح تکلیف اٹھا اور راحت پہنچا
مخنث خورد رنج دست کساں
لوگوں کے ہاتھ کی محنت ہیجڑا کھاتا ہے

۶ برو دست گیر اے نصیحت پذیر
اے نصیحت پکڑنے والے جا کسی کی دستگیری کر
نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
اپنے آپ کو نہ گرا کہ میرا ہاتھ پکڑ

۷ خدا را بر آں بندہ بخشائش ست
اللہ کی بخششیں اس بندہ پر ہیں
کہ خلق از وجودش در آسائش ست
جس کے وجود سے مخلوق آرام میں ہے

۸ کرم ورزد آں سر کہ مغز درو ست
جس سر میں بھیجا ہو وہ بخشش اختیار کرتا ہے
کہ دوں ہمتانند بے مغز پوست
کیونکہ کم ہمت تو بے گری کی چھال ہیں

۹ کسے نیک بیند بہر دو سرا
وہ شخص دونوں جہان میں نیکی دیکھتا ہے
کہ نیکی رساند بخلق خدا
جو مخلوقِ خدا کو نیکی پہنچائے

حکایت عابد بخیل
بخیل عابد کی حکایت

۱۔ چناں ایسے سعی کوشش کن کر کز تو بھیا کہ تجھ سے ماند رہ جائے چو شیر شیر کی طرح چو روباہ لومڑی کی طرح چہ باشی کیا رہے گا بوا ماندہ بچے ہوئے کے ساتھ

۲۔ چو شیراں شیروں کی طرح کرا جس کی فربہ ست موٹی ہے گر افتد اگر گر پڑے چو روبہ لومڑی کیطرح سگ کتا از وے اس سے بہ ست بہتر ہے

۳۔ بچنگ آر پنجے میں لا با دیگراں دوسروں کے ساتھ نوش کن کھا بر فضلۂ دیگراں دوسروں کے بچے کھچے پر گوش کن کان رکھ لیعنی امید

۴۔ بخور کھا تا توانی جب تک طاقت رکھتا ہے تو ببازوئے خویش اپنے بازو کے ساتھ سعیت تیری کوشش بود ہووے ترازوئے خویش اپنا ترازو

۵۔ چو مرداں مردوں کی طرح ببر لے جا راحت رساں راحت پہنچا مخنث ہیجڑا خورد کھاتا ہے رنجِ دستِ کساں لوگوں کے ہاتھ کی محنت

۶۔ برو جا دست گیر دستگیری کر نصیحت پذیر نصیحت قبول کرنیوالے نہ خود را نہ اپنے آپ کو بیفگن گرا دستم بگیر میرا ہاتھ پکڑ

۷۔ خدا را خدا کی برآں بندہ اس بندے پر بخشائش بخششیں خلق مخلوق از وجودش اس کے وجود سے در آسائش آرام میں ست ہے

۸۔ کرم ورزد بخشش اختیار کرتا ہے مغز بھیجا درو ست جس کے اندر ہے دوں ہمتانند کم ہمت ہیں بے مغز بغیر گری کے پوست چھلکا

۹۔ کسے وہی شخص بیند دیکھتا ہے بہر دو سرا دونوں جہان میں رساند پہنچاوے بخلق خدا خدا کی مخلوق کو ۱۰۔ عابد بخیل کنجوس عبادت گزار

لغت و تشریح

۱۔ محنت مزدوری کر کے اتنا کما کہ تو خود بھی کھائے اور تیرے اہل و عیال بھی سیر ہوں اور دوست احباب بھی فائدہ اٹھائیں لومڑی کی طرح معذور بننے کا کیا فائدہ (۲، ۳) لیعنی جو شخص شیروں کی طرح طاقتور اور صحتمند ہو اگر کما کر نہ کھائے تو اس سے کتا بہتر ہے اس لئے تو کما کر لا اور دوسروں کو بھی کھلا کر لومڑی کی طرح غیر سے توقع نہ رکھ کیونکہ یہ تو شرفِ مردمی کے خلاف ہے (۴) انسان کو حتی الوسع اپنے ہاتھ کی کمائی پر گزارہ کرنا چاہیے دکر سعیت بود در ترازوئے خویش کا مطلب میرے لئے ناقابلِ فہم ہے (۵) مردوں کا کام ہے کہ محنت مشقت کر کے کماتے اور دوسروں کو کھلاتے ہیں اور ہیجڑے غیروں کی کمائی پر پلتے ہیں (۶) لیعنی اگر تیرے دل میں نصیحت قبول کرنے کا مادہ ہے تو دوسروں کے کام آ ہاتھ پاؤں توڑ کے نہ بیٹھ کہ دوسرے تیرا کام کریں (۷) جس شخص سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچے اس پر اللہ کی بخششیں ہوتی ہیں۔ (۸) سمجھدار آدمی سخاوت اور بخشش اختیار کرتا ہے بے ہمت کی مثال تو ایسے ہے جیسے بغیر گری کے کوئی خالی چھلکا ہو (۹) جو شخص مخلوقِ خدا سے نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نیکی اور اچھائی عطا کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

1 شنیدم کہ مردے ست پاکیزہ بوم — شناسا و رہ رو در اقصائے روم

میں نے سنا کہ ایک نیک طبع مرد ہے — عارف و سالک روم کی اطراف میں

2 من و چند سالوک صحرا نورد — برفتیم قاصد بدیدار مرد

میں اور چند سالک صحرا چھاننے والے — اس مرد کی زیارت کے ارادے سے چل پڑے

3 سر و چشم ہر یک ببوسید و دست — بتمکین و عزت نشاند و نشست

اس نے ہر ایک کا سر آنکھیں اور ہاتھ چومے — عزت اور تعظیم سے بٹھایا اور بیٹھا

4 زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت — ولے بے مروت چو بے بر درخت

اس کے پاس میں نے سونا کھیتی شاگرد اور سامان دیکھا — لیکن بے پھل درخت کی طرح بے مروت تھا

5 بلطف سخن گرم رو مرد بود — ولے دیگدانش قوی سرد بود

پر لطف باتوں کے لحاظ سے تو بڑا تیز رفتار مرد تھا — لیکن اس کا چولہا انتہائی سرد تھا

6 ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع — ز تسبیح و تہلیل و ما را ز جوع

اس کو ساری رات قرار اور نیند نہ آئی — سبحان اللہ اور الحمد للہ کی تسبیح سے اور ہمیں بھوک کی وجہ

7 سحر گہ میاں بست و در باز کرد — ہماں لطف دوشینہ آغاز کرد

صبح کو اس نے کمر باندھی اور دروازہ کھول دیا — وہی گزشتہ رات والی مہربانی شروع کر دی

8 یکے بذلہ شیرین و خوش طبع بود — کہ با ما مسافر دراں ربع بود

ایک لطیفہ گو میٹھا اور خوش طبع تھا — جو اس علاقے میں ہمارے ساتھ مسافر تھا

9 مرا بوسہ گفتہ بتصحیف دہ — کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ

اس نے کہا مجھے بوسہ تبدیل کر کے دے — کیونکہ درویش کے حق میں توشہ بوسے سے بہتر ہے

10 بخدمت منہ دست بر کفش من — مرا نان دہ و کفش بر سر زن

خدمت کے لئے ہاتھ میرے جوتے پہ نہ رکھ — مجھ کو روٹی دے اور جوتا میرے سر پہ مار لے

۱۔ شنیدم میں نے سنا مردے ست ایک مرد ہے پاکیزہ بوم پاک طبیعت والا شناسا جانکار رہ رو راستہ چلنے والا اقصائے روم روم کے دُور دراز کے علاقے
۲۔ من میں چند سالوک کئی سیاح یا مسافر صحرا نورد جنگل طے کرنے والے برفتیم گئے ہم قاصد ارادہ کرنے والا بدیدار مرد مرد کے دیدار کے لئے
۳۔ سر و چشم ہر یک ہر ایک کا سر اور آنکھیں ببوسید چومی اس نے دست ہاتھ تمکین تعظیم سے نشاند بٹھایا اس نے نشست بیٹھا وہ
۴۔ زرش دیدم اس کے پاس سونا دیکھا میں نے زرع کھیتی رخت سامان ولے لیکن بے مروت بے فیض بے بر بغیر پھل کے
۵۔ بلطف سخن باتوں کی لطافت میں گرم رو تیز چلنے والا بود تھا ولے لیکن دیگدانش اس کا چولہا قوی سرد بہت سرد
۶۔ ہمہ شب ساری رات نبودش نہیں تھا اس کو ہجوع نیند تسبیح سبحان اللہ کہنا تہلیل لا الٰہ الا اللہ پڑھنا ما را ہمکو ز جوع بھوک سے
۷۔ سحر گہ صبح کے وقت میاں بست کمر باندھی در باز کرد دروازہ کھول دیا ہماں وہی لطف دوشینہ رات والی مہربانی آغاز کرد شروع کیا
۸۔ یکے ایک بذلہ لطیفہ گو شیریں میٹھا خوش طبع ہنس مکھ طبیعت والا بود تھا با ما ہمارے ساتھ دراں ربع اس زمین میں یا اس علاقے میں
۹۔ مرا مجھکو گفتہ اس نے کہا بتصحیف تبدیل کرکے نقطے بدل کر دہ دے توشہ کھانا ۱۰۔ بخدمت خدمت کے لئے منہ مت رکھ دست ہاتھ بر کفش من میرے جوتوں پر مرا مجھکو نان روٹی دہ دے۔ کفش جوتا بر سر سر پہ زن مار

تشریح: (۱) ہمیں پتہ چلا کہ ملکِ روم میں کوئی ولی اللہ اور خدا رسیدہ آدمی ہے الا مجھے اور چند دوستوں کو اس مردِ خدا کی زیارت کا شوق ہوا اور ہم اس ارادے سے چل پڑے (۳) اس نے ہماری بڑی تعظیم کی ہاتھ پاؤں چومے اور عزت سے بٹھایا (۴) اس کا دینی اور دنیاوی اچھا بھلا کاروبار تھا لیکن وہ بخل کی وجہ سے سخت بے مروت تھا (۵) باتیں بہت پیاری اور بڑی دلنشیں کرتا تھا لیکن مہمانی کے لئے چولہا گرم نہیں کرتا تھا (۶) وہ ساری رات عبادت گزاری کی وجہ سے جاگتا رہا اور ہم بھوک کی وجہ سے (۷) صبح اس نے دروازہ کھولا تو زبانی طور پر پھر ہماری تعظیم و تکریم کرنے لگا لیکن کھانے کے لئے نہ پوچھا (۸-۹) میرے ساتھیوں میں ایک بذلہ سنج اور لطیفہ گو بھی تھا اس سے نہ رہا گیا کہنے لگا یہ جو بار بار ہمیں بوسے دیتے ہو ذرا اتنی تکلیف کرو کہ بوسہ کی ب کو ت سے اور سین کو شین سے بدل دو کیونکہ ہمیں بوسے کی نہیں توشے کی ضرورت ہے (۱۰) بار بار ہمارے جوتے سنبھالنے اور جھاڑنے کی بجائے ہمیں روٹی دے دو، پھر جوتے خواہ ہمارے سر پہ مار لو۔

۱ باایثار مردان سبق بردہ اند — نہ شب زندہ داران دل مردہ اند
مرد ایثار کی وجہ سے سبقت لے گئے ہیں — مردہ دل والے شب زندہ دار نہیں

۲ ہمے دیدم از پاسبان تتار — دل مردہ و چشم شب زندہ دار
تتاری پاسبانوں کو میں دیکھتا ہوں — ان کے دل مردہ اور آنکھیں شب زندہ دار ہیں

۳ کرامت جوانمردی و نان دہی ست — مقالات بیہودہ طبل تہیست
بزرگی سخاوت اور کھانا کھلانے میں ہے — بیہودہ مقالات خالی ڈھول ہیں

۴ قیامت کسے باشد اندر بہشت — کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت
قیامت کو وہی شخص بہشت میں ہوگا — جس نے معنی کی طلب کی اور دعوی چھوڑ دیا

۵ بمعنی تواں کرد دعوی درست — دم بے قدم تکیہ گاہے ست سست
حقیقت ہو تو دعوی کرنا درست ہے — بلا عمل دعوی ایک کمزور سہارا ہے

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وے

حکایت حاتم طائی اور اس کی سخاوت کا حال

۷ شنیدم در ایام حاتم کہ بود — بخیل اندرش بادپائے چو دود
میں نے سنا کہ حاتم کے زمانے میں — اس کے گھوڑوں میں دھوئیں کی طرح ایک تیز رفتار گھوڑا تھا

۸ صبا سرعتے رعد بانگ ادھمے — کہ بر برق بیشی گرفتے ہمے
صبا کی تیزی والا، بجلی کی گرج والا، مشکی رنگ والا — جو بجلی سے بھی آگے نکل جاتا تھا

۹ بتگ ژالہ مے ریخت بر کوہ و دشت — تو گفتی مگر ابر نیساں گزشت
دوڑ میں وہ جنگلوں اور پہاڑوں پر اولے برساتا تھا — تو کہے شاید ابر بہار گزرا ہے

۱۰ یکے سیل رفتار ہاموں نورد — کہ باد از پیش باز ماندے چو گرد
ایک سیلاب جیسا تیز جنگلوں کو چھان مارنے والا — کہ ہوا بھی اس کے پیچھے گرد کیطرح عاجز رہ جاتی

۱. باایثار قربانی کے ساتھ سبق سبقت بردہ اند لے گئے ہیں شب زندہ داران راتوں کو زندہ رکھنے والے یعنی رات بھر عبادت کرنے والے دل مردہ مرے ہوئے دل والے اند ہیں۔

۲. ہمے دیدم دیکھتا ہوں میں پاسبان محافظ تتار سابق خراسان موجودہ روس کا ایک علاقہ جہاں کے رہنے والوں کو تتاری کہتے ہیں چنگیز خاں اسی قوم سے تھا۔ دلِ مردہ دل مرا ہوا چشم آنکھ شب زندہ دار رات کو زندہ رکھنے والی

۳. کرامت بزرگی جوانمردی سخاوت نان دہی روٹی دینا ست ہے مقالاتِ بیہودہ فضول باتیں طبلِ تہیست خالی ڈھول ہیں

۴. کسے باشد وہی شخص ہوگا معنی حقیقت یا مضمون طلب کرد طلب کیا دعوی بہشت دعوی چھوڑ دیا

۵. بمعنی حقیقت کے ساتھ تواں کرد کر سکتے ہیں دم بے قدم دعوی بغیر عمل کے یا بغیر دلیل کے تکیہ گاہے ست تکیہ کی جگہ ہے سست کمزور

۶. حاتم طائی قبیلہ بنی طے کی طرف منسوب ایک شخص جو اپنے وقت کا بہت بڑا سخی تھا صفت حال جوانمردی سخاوت وے وہ

۷. شنیدم میں نے سنا ایام حاتم حاتم کا زمانہ بود تھا بخیل اندرش اس کے گھوڑوں میں بادپائے ہوا کے پاؤں والا یعنی تیز رفتار چو دود دھوئیں کیطرح

۸. صبا سرعتے باد صبا کی تیزی والا رعد بانگ بجلی کی گرج والا ادھمے سیاہ رنگ کا برق بجلی بیشی زیادتی اور سبقت گرفتے لے جاتا وہ ہمے گرفتے کے اوپر لگتا ہے ۹. تگ دوڑ میں ژالہ اولے مے ریخت گراتا تھا کوہ و دشت پہاڑ اور جنگل گفتی کہا تو نے مگر شاید ابر نیساں بہار کا بادل گزشت گزرا ہے ۱۰. یکے ایک سیل رفتا سیلاب کی رفتار والا ہاموں نورد جنگلوں کو طے کرنے والا باد ہوا از پیش اس کے پیچھے باز ماندے پیچھے رہ جاتا چو گرد گرد کیطرح

تشریح: (۱) راہ معرفت انہی لوگوں کو منزلِ مقصود ملی ہے جنہوں نے ایثار اور قربانی کو اپنا پیشہ بنا لیا ورنہ مردہ دل شب زندہ دار کچھ نہ پا سکے رہا جہاں تک شب زندہ داری کا تعلق ہے تو تاتاریوں کے چوکیدار ہمیشہ جاگتے رہتے ہیں لیکن ان کے دل خدا کی یاد سے غافل ہوتے ہیں (۳) بزرگی تو سخاوت اور لوگوں کو کھلانے پلانے کا نام ہے اگر خالی خولی باتیں ہیں تو وہ ڈھول کی آواز کیطرح جھوٹ ہے (۴، ۵) روزِ قیامت وہی لوگ بہشت کے حق دار ہوں گے جنہوں نے زبانی وعدے کرنے کی بجائے حقیقت اور عمل کو پیش کیا جس کے پاس حقیقت ہو اسکو دعوی بھی کسی قدر زیب دیتا ہے لیکن عمل کے بغیر دعوی ہی دعوی فضول چیز ہے (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ مہمان نوازی کے لئے اگر اپنی عزیز ترین متاع کو بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے (۷، ۸، ۹، ۱۰) حاتم کے اصطبل میں ایک گھوڑا تھا جو باد صبا کی طرح تیز چلتا تھا بجلی کی طرح گرجتا تھا مشکی رنگ کا تھا جب وہ دوڑتا تھا تو اس کے سموں سے پتھر اور سنگریزے اس طرح اڑ اڑ کے گرتے تھے جیسے اولہ باری ہو رہی ہو اور بہار کے بادل برس رہے ہوں سیلاب کیطرح تیز رفتاری سے جنگلوں کو طے کر لیتا تھا۔

Scanned by CamScanner

بگفتند مردان صاحب علوم، — سخنہائے حاتم بسلطان روم
اہل علم مردوں نے بیان کیں — سلطانِ روم کے سامنے حاتم کی باتیں

کہ ہمتائے او در کرم مرد نیست — چو اسپش بجولان و ناورد نیست
کہ سخاوت میں اس کی مثل کوئی مرد نہیں ہے — کاوا دینے اور لڑنے میں اس کے گھوڑے کی مثال نہیں

بیاباں نوردے چو کشتی بر آب — کہ بالائے سیرش نپرد غراب
جنگلوں کو ایسے طے کرتا ہے جیسی کشتی پانی پر — کہ اس کی رفتار سے زیادہ کوا نہیں اڑ سکتا

بدستورِ دانا چنیں گفت شاہ — کہ دعویٰ خجالت بود بے گواہ
بادشاہ نے عقلمند وزیر کو یوں کہا — کہ بلا دلیل دعویٰ شرمندگی کا حامل ہوتا ہے

من از حاتم آں اسپ تازی نژاد — بخواہم گر او مکرمت کرد و داد
میں حاتم سے وہ عربی گھوڑا — مانگوں گا اگر اس نے مہربانی کی اور دے دیا

بدانم کہ در وے شکوہِ مہیست — وگر رد کند بانگ طبل تہیست
تو سمجھ لوں گا کہ اس میں بزرگی کی شان ہے — اور اگر انکار کر دیا تو خالی ڈھول کی آواز ہے

رسولِ خردمند عالم بہ طے، — رواں کرد دہ مرد ہمراہِ وے
ایک ذی علم عقلمند قاصد قبیلہ طے کی طرف — روانہ کر دیا اور دس آدمی اس کے ہمراہ

زمیں مردہ و ابر گریاں بر او — صبا کردہ بارِ دگر جاں درو،
زمین مردہ تھی بادل اس پر رو رہا تھا — بادِ صبا نے دوبارہ اس میں جان ڈالی تھی

بمنزل گہِ حاتم آمد فرود — بر آسود چو تشنہ بر زندہ رود
حاتم کی قیام گاہ پر اتر پڑے — ایسے آرام پایا جیسے پیاسا زندہ رود ندی پر

سماطے بیفگند و اسپے بکشت — بدامن شکر داد و دستاں زر مشت
اس نے دسترخوان بچھایا اور گھوڑا ذبح کر دیا — ان کے دامن میں شکر ڈالی اور ہاتھ میں پیسے

۱۔ بگفتند انہوں نے کہا صاحب علوم علم والے سخنہائے حاتم حاتم کی باتیں بسلطانِ روم روم کے بادشاہ کو
۲۔ ہمتائے شریک یا مثل کرم سخاوت نیست نہیں ہے چو مثل اسپش اس کا گھوڑا بجولاں جنگ میں چکر لگانا گھومنا ناورد لڑائی نیست نہیں ہے
۳۔ بیاباں نوردے جنگل کو طے کرنے والا چو مثل بر آب پانی پر بالائے سیرش اس کی رفتار سے اوپر نپرد نہیں اڑ سکتا غراب کوا
۴۔ بدستورِ دانا عقلمند وزیر چنیں ایسے گفت کہا شاہ بادشاہ خجالت شرمندگی بود ہوتی بے گواہ بغیر گواہوں کے یا بلا دلیل
۵۔ من میں آں اسپ وہ گھوڑا تازی نژاد عربی نسل بخواہم مانگوں گا گر او اگر اس نے مکرمت کرد مہربانی کی داد دے دیا
۶۔ بدانم جان لوں گا در وے اس میں شکوہ مہیست بزرگی اور بڑائی کی شان ہے یا دبدبہ ہے رد کند انکار کر دے بانگ طبل تہیست خالی ڈھول کی آواز ہے
۷۔ رسولِ خردمند عقلمند قاصد بہ طے قبیلہ بنی طے کی طرف رواں کرد روانہ کر دیا دہ مرد دس آدمی ہمراہِ وے اس کے ہمراہ
۸۔ زمیں مردہ مری ہوئی زمین یعنی خشک ابر بادل گریاں رونے والا یعنی برسنے والا بر او اس پر صبا کردہ صبا نے کی ہوئی بارِ دگر دوبارہ جاں درو جان اس میں
۹۔ بمنزل گہِ حاتم حاتم کا پڑاؤ آمد فرود اترا آیا بر آسود آرام پایا چو تشنہ پیاسے کی طرح بر زندہ رود زندہ رود ندی پر یہ ایران کی ایک نہر کا نام ہے ۱۰۔ سماطے دسترخوان بیفگند بچھایا انھوں نے اسپے گھوڑا بکشت کاٹ ڈالا بدامن دامن میں شکر داد شکر ڈالی دستاں ان کے زر مشت سونا ہاتھ میں

تشریح : (۱) قاصدوں میں سے جو دانا لوگ تھے انھوں نے شاہِ روم کے سامنے حاتم کے حالات بیان کیے (۲) یعنی اس جیسا کوئی سخی نہیں اور اس کے گھوڑے جیسا کوئی گھوڑا نہیں (۳) گھوڑا جنگل میں ایسے ہموار چلتا ہے جیسے کشتی پانی پر اور اتنا تیز کہ کوا اس کا ساتھ نہیں دے سکتا (۴) بادشاہ نے کہا کہ وزیر یہ لوگ حاتم کی جو سخاوت اور اس کے گھوڑے کی جو اوصاف بیان کر رہے ہیں ان کے لئے واقعاتی دلیل ضروری ہے (۵-۶) آزمانے کے لئے حاتم سے وہی گھوڑا مانگ لیتے ہیں اگر وہ بے تکلف دے تو سمجھ لیں کہ واقعی بڑا آدمی اور بے نظیر سخی ہے اگر انکار کر دے تو پتہ چل جائے گا کہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں حقیقت کچھ نہیں (۷) اس کام کے لئے ایک سمجھدار قاصد دس دوسرے آدمیوں کے ساتھ قبیلہ بنی طے کی طرف روانہ کر دیئے (۸-۹-۱۰) جب یہ لوگ حاتم کے ڈیرے پر پہنچے، بارش ہو رہی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ان کو وہاں ایسا آرام مہیا کیا گیا جیسے پیاسے کو کسی نہر پر پہنچ کر آرام ملتا ہے حاتم نے فی الفور ایک گھوڑا ذبح کرا کے انکے دسترخوان کی زینت بنا دیا کھانے کے لئے شکر بھی دی اور جیب خرچ کے لئے روپئے پیسے بھی سب کو عطا کئے۔

۱ شب آں جا ببودند و روزِ دگر — بگفت آنچہ دانست صاحب خبر
رات بھر وہاں رہے اور دوسرے دن — خبردار قاصد نے جو معلوم تھا وہ کہہ دیا

۲ ہمے گفت و حاتم پریشاں چو مست — ز حسرت بدنداں ہمے کند دست
وہ کہہ رہا تھا اور حاتم دیوانے کیطرح پریشان تھا — حسرت کی وجہ سے دانتوں سے ہاتھ کاٹ رہا تھا

۳ کہ اے بہرہ ور موبدِ نیک نام — چرا پیشش ز بہیم نگفتی پیام
کہ اے بانصیب نیک نام حکیم! — مجھے یہ پیغام اس سے پہلے ہی کیوں نہ تبلا دیا

۴ من آں بادِ رفتارِ دلدل شتاب — ز بہرِ شما دوش کردم کباب
میں نے اسی ہوا کی رفتار والے دلدل کی دوڑ والے کو — کل رات تمہارے واسطے کباب کرا دیا تھا

۵ کہ دانستم از دستِ باران و سیل — نشاید شدن در چراگاہ خیل
کیونکہ میں جانتا تھا کہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے — گھوڑوں کی چراگاہ تک نہیں جایا جا سکتا

۶ بنوعِ دگر روئی و راہم نبود — جز ایں بر درِ بارگاہم نبود
اور کسی طرف میری روئی راہ نہ تھی — اس کے علاوہ میرے دروازہ پر کچھ نہ تھا

۷ مروت ندیدم در آئینِ خویش — کہ مہماں بخسپد دل از فاقہ ریش
میں نے اپنے اصول کے مطابق مروت نہ دیکھی — کہ مہماں فاقہ کیوجہ سے زخمی دل سوئے

۸ مرا نام باید در اقلیم فاش — دگر مرکبِ نامور گو مباش
مجھے تو دنیا میں ناموری چاہیئے — گو مشہور گھوڑا رہے یا نہ رہے

۹ کساں را درم داد و تشریف و اسپ — طبیعی ست اخلاق نیکو نہ کسب
ان لوگوں کو روپیہ پیسہ خلعت اور گھوڑے دیئے — نیک اخلاق طبعی ہیں نہ کہ کسبی

۱۰ خبر شد بروم از جواں مردِ طے — ہزار آفریں کرد بر طبعِ وے
بنی طے کے سخی کی روم میں خبر پہنچی — تو اس نے اس کی روح پر ہزار آفریں کہی

شب رات آں جا اس جگہ ببودند رہے وہ روزِ دگر دوسرے دن بگفت اس نے کہا آنچہ جو کچھ دانست جانا اس نے صاحب خبر۔ خبر رکھنے والے نے

۲۔ ہمے گفت وہ کہتا جا رہا تھا چو مست دیوانے کی طرح ز حسرت حسرت سے بدنداں دانتوں سے ہمے کند کاٹتا تھا وہ دست ہاتھ

۳۔ بہرہ ور نصیب والا موبدِ نیک نام نیک نام حکیم چرا کیوں پیشش ز بہیم اس سے پہلے مجھ کو نگفتی نہیں کہا تو نے

۴۔ من میں آں بادِ رفتار وہ ہوا کی رفتار والا دلدل شتاب دلدل کی طرح دوڑنے والا ز بہرِ شما تمہارے واسطے دوش کل رات کردم کیا میں نے

۵۔ دانستم جانا میں نے از دستِ باران و سیل سیلاب اور بارش کی وجہ سے نشاید شدن جایا نہیں جا سکتا در چراگاہ خیل گھوڑوں کی چراگاہ میں

۶۔ بنوعِ دگر دوسری قسم کا روئی و راہم مجھکو راستہ اور طرف نبود تھی جز ایں اس کے سوا بر درِ بارگاہم میری بارگاہ کے دروازہ پر

۷۔ مروت ندیدم مروت نہ دیکھی میں نے آئینِ خویش اپنا اصول بخسپد سوئے دل از فاقہ ریش دل بھوک سے زخمی

۸۔ مرا مجھکو نام باید نام چاہیئے در اقلیم ملک میں فاش مشہور دگر پھر مرکبِ نامور مشہور گھوڑا گو کہہ تو مباش نہ رہے

۹۔ کساں را لوگوں کو درم داد درہم دیئے تشریف عزت یا خلعت اسپ گھوڑا طبیعی ست طبعی ہے اخلاق نیکو خوش اخلاق نہ کسب نہ کہ کسبی ۱۰۔ خبر شد خبر ہوئی بروم روم میں از جواں مردِ طے کے سخی کی آفریں شاباش کرد کی اس نے بر طبعِ وے اس کی طبیعت پر۔

تشریح: (۱) انہوں نے جاتے ہی شاہِ روم کا پیغام نہیں پہنچایا بلکہ صبح کا انتظار کیا صبح ہوئی تو انہوں نے تبلایا کہ ہمیں شاہِ روم نے اس غرض سے بھیجا ہے۔ (۲۔۳) یہ لوگ گھوڑے کے متعلق پیغام کہہ رہے تھے اور حاتم سخت پریشان ہو رہا تھا حسرت اور افسوس اس کے چہرے پر نمایاں تھا کہنے لگا عقل مندو! تم نے آتے ہی مجھے بادشاہ کا پیغام کیوں نہ پہنچایا (۴۔۵۔۶) کیونکہ میں نے وہ دلدل صفت گھوڑا تمہاری مہمانی کے لئے رات ذبح کرا دیا کیونکہ موسم کی مخالفت کی وجہ سے چراگاہ تک اس وقت جانا ناممکن تھا اور ڈیرے پر اس گھوڑے کے سوا کوئی موجود نہ تھا ناچار میں نے اسی کو کاٹ کر کباب بنوا دیئے (۷۔۸) مہمانوں کو بھوکے سلانا میری مروت کے خلاف تھا کیونکہ اس سے میری ناموری میں فرق آتا ہے لہذا گھوڑا میری مروت اور ناموری پر قربان ہوگیا۔ (۹۔۱۰) ان لوگوں کو خلعت اور نقد انعام دے کر رخصت کر دیا سچ ہے خوش خلقی اور سخاوت جیسی صفتیں طبعی اور جبلی ہیں تکلف اور کسب سے یہ حاصل نہیں ہو سکتی جب یہ واقعہ شاہِ روم کے علم میں آیا تو وہ بے اختیار آفریں کہنے لگا۔

Scanned by CamScanner

١ ز حاتم بدیں نکتہ راضی مشو | ازیں نغز تر ماجرائے شنو
حاتم کے اس مختصر واقعے پر کفایت نہ کر | اس سے بھی زیادہ عجیب ماجرا سن!

حکایت در آزمودن پادشاہ یمن حاتم را با آزاد مردی

شاہ یمن کا حاتم کو سخاوت (میں) آزمانا!

٣ ندانم کہ گفت ایں حکایت بمن | کہ بود ست فرماندہے در یمن
معلوم نہیں یہ حکایت مجھے کس نے سنائی | کہ یمن میں ایک بادشاہ گزرا ہے

٤ ز نام آوراں گوئے دولت ربود | کہ در گنج بخشی نظیرے نہ بود
نام آوروں سے وہ دولت کی گیند جیت گیا تھا | کیونکہ خزانے لٹانے میں اسکی کوئی نظیر نہ تھی

٥ تواں گفت اورا سحاب کرم | کہ دستش چو باراں فشاندے درم
اسکو سخاوت کا بادل کہہ سکتے ہیں | کیونکہ اس کا ہاتھ بارش کیطرح درہم برساتا تھا

٦ کسے نام حاتم نبردے برش | کہ سودا نرفتے ازو در سرش
کوئی شخص اُس کے سامنے حاتم کا نام نہ لیتا | کہ اس سے اس کے سر میں غصّہ نہ بھر جاتا ہو

٧ کہ چند از مقالات آں باد سنج | کہ نے ملک دارد نہ فرماں نہ گنج
کہ اس مسکین کی باتیں کب تک کرو گے | جس کے پاس نہ ملک ہے نہ حکم نہ خزانہ

٨ شنیدم کہ جشن ملوکانہ ساخت | چو چنگ اندراں بزم خلقے نواخت
میں نے سنا اس نے بادشاہوں جیسا ایک جشن منایا | جس میں ستار کی طرح مخلوق کو نوازا،

٩ در ذکر حاتم کسے باز کرد | دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد
کسی نے حاتم کے ذکر کا دروازہ کھول دیا | دوسرے شخص نے تعریف کرنی شروع کر دی

١٠ حسد مرد را بر سر کینہ داشت | یکے را بخون خوردنش برگماشت
حسد نے مرد کو کینے پر اکسایا | ایک شخص کو اس کا خون گرانے پر مقرر کردیا

١۔ بدیں نکتہ اس نکتے کے ساتھ راضی مشو راضی مت ہو یعنی کفایت نہ کر ازیں اس سے نغز تر زیادہ عجیب ماجرا حکایت شنو سن
٢۔ آزمودہ آزمانا یمن جنوبی عرب کا ایک ملک جس کا دارالحکومت صنعا ہے آزاد مردی سخاوت
٣۔ ندانم میں نہیں جانتا کہ کس نے گفت کہی بمن مجھکو بودست ہو چکا ہے فرماندہے ایک حکمران
٤۔ نام آوراں مشہور لوگ گوئے دولت دولت کی گیند مراد سبقت ربود لے گیا گنج بخشی خزانہ بخشنا نظیرے کوئی مثال نہ بود نہ تھی
٥۔ تواں گفت کہہ سکتے ہیں اورا اس کو سحاب کرم سخاوت کا بادل دستش اس کا ہاتھ چو مثل باراں بارش فشاندے چھڑکتا تھا درم ایک سکہ جو چونی برابر ہوتا ہے
٦۔ کسے کوئی شخص نبردے نہ لے جاتا برش اس کے سامنے سودا غصّہ نرفتے نہ جاتا ازو اس سے در سرش اس کے سر میں
٧۔ چند کتنا مقالات باتیں آں وہ باد سنج ہوا کو تولنے والا مراد بے ہودہ اور فضول بے وقعت نے نہ دارد رکھتا ہے فرماں حکم گنج خزانہ
٨۔ شنیدم میں نے سنا جشن ملوکانہ بادشاہوں جیسا جشن ساخت بنایا اس نے چو مثل چنگ ستار اندراں اس میں بزم محفل خلقے مخلوق نواخت نوازا اس نے
٩۔ در ذکر حاتم حاتم کے ذکر کا دروازہ کسے کسی نے باز کرد کھول دیا دگر کس دوسرا شخص ثنا گفتن تعریف کہنی آغاز کرد شروع کی ١٠۔ حسد کسی کی نعمت یا خوبی چھن جانے کی تمنا کینہ دل کی مخفی دشمنی داشت رکھا اس نے یکے را ایک شخص کو بخون خوردنش اس کا خون کھانے پر یعنی قتل کرنے پر برگماشت مقرر کر دیا۔

تشریح: (١) حاتم کی سخاوت کے متعلق یہی ایک حکایت نہیں ہے بلکہ اس سے بھی عجیب عجیب حکائتیں میں تجھے سناتا ہوں (٢) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر مہمان کی دلجوئی کے لئے اگر اپنی جان سے بھی گزرنا پڑے تو اس سے بھی پس و پیش نہ کرے (٣) اس بارے میں یمن کے کسی بادشاہ کی ایک حکایت مجھے یاد ہے لیکن یہ یاد نہیں کہ مجھے کس نے سنائی ہے (٤) وہ بادشاہ بڑا مشہور سخی اور خلق پرور تھا (٥) کثرت جود و سخا کی وجہ سے اگر اس بادشاہ کو بخشش کے بادل سے تشبیہ دیں تو بالکل بجا ہے (٦) وہ سخاوت میں حاتم کو اپنا حریف سمجھتا تھا اس لئے اس کے سامنے اگر کوئی حاتم کا نام لے لیتا تو وہ غصّے سے بھر جاتا (٧) ناراض ہو کر کہتا کہ کس بے ہودہ آدمی کا نام لیتے ہو جس کے پاس مال و ملک ہی نہیں وہ سخاوت کیا کرے گا (٨) اس نے ایک بڑا جشن منعقد کیا جس میں لوگوں کو طرح طرح سے نوازا (٩) اس مجلس میں کسی نے حاتم کا ذکر چھیڑ دیا ایک اور نے اس کی تعریف کرنی شروع کر دی (١٠) بادشاہ کو حسد کی وجہ سے یہ برداشت نہ ہو سکا اس نے ایک جوان کو مقرر کر دیا کہ حاتم کا سر اتار کر لاؤ۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ تا ہست حاتم در ایام من، — نخواہد بہ نیکی شدن نام من،
کہ جب تک حاتم میرے زمانے میں موجود ہے — میرا نام نیکی میں مشہور نہیں ہو سکتا

۲ بلا جوئے راہ بنی طے گرفت — بکشتن جواں مرد را پئے گرفت
مصیبت کے متلاشی نے بنی طے کا راستہ اختیار کیا — سخی مرد کے قتل کے در پئے ہوا

۳ جوانے بہ رہ پیش باز آمدش — کز و بوئے انسے فراز آمدش
راستے میں ایک جوان اس کے سامنے آیا — جس سے اسکو محبت کی بو آئی،

۴ نکو روئی و دانا و شیریں زبان — بر خویش برد آں شبش مہماں
خوبصورت، عقلمند، شیریں زبان ہے — وہ اس کو اس رات اپنے پاس مہماں لے گیا

۵ کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود — بد اندیش را دل بہ نیکی بر بود
اس نے مہربانی کی غم کھایا اور معذرت چاہی — دشمن کا دل نیکی سے لوٹ لیا،

۶ نہادش سحر بوسہ بر دست و پا — کہ نزدیک ما چند روزے بپا،
صبح کو اس کے ہاتھ پاؤں پر بوسہ دیا — کہ چند دن ہمارے پاس قیام کر

۷ بگفتا نیارم شد ایدر مقیم، — کہ در پیش دارم مہمے عظیم،
اس نے کہا کہ میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا — کیونکہ ایک زبردست مہم میرے درپیش ہے

۸ بگفت ار نہی با من اندر میاں — چو یاران یک دل بکوشم بجاں
اس نے کہا کہ اگر تو وہ راز میرے درمیان رکھے — تو ہمدل یاروں کی طرح جان سے کوشش کروں

۹ بمن دار گفت اے جواں مرد گوش — کہ دانم جواں مرد را پردہ پوش
کہنے لگا جوانمردا میری طرف دھیان کر — کیونکہ میں جوانمرد کو پردہ دار سمجھتا ہوں

۱۰ دریں بوم حاتم شناسی مگر — کہ فرخندہ نام ست و نیکو سیر
اس ملک میں شاید تو حاتم کو جانتا ہو — جو مبارک نام اور نیک سیرت ہے

۱۔ تا ہست جب تک ہے ایام من میرا زمانہ نخواہد بہ شدن کے اوپر تک کر نہیں ہو سکتا بہ نیکی نیکی میں نام من میرا نام

۲۔ بلا جوئے مصیبت ڈھونڈنے والا راہ بنی طے قبیلہ بنی طے کا راستہ گرفت لیا اس نے بکشتن مار ڈالنا جوان مرد بہادر یا سخی را کو پئے گرفت پیچھے لگ گیا

۳۔ جوانے ایک جوان بہ رہ راستہ میں پیش سامنے باز آمدش آگے آیا

۴۔ کز جس سے بوئے انسے محبت کی بو فراز آمدش آئی اس کو

۵۔ نکو روئی خوبصورت دانا سمجھدار شیریں زبان میٹھی باتوں والا بر خویش اپنے پاس برد لے گیا آں شبش اس رات اس کو

۶۔ کرم کرد مہربانی کی غم خورد غم خواری کی پوزش نمود عذر خواہی کی بد اندیش برا سوچنے والا یعنی دشمن بہ نیکی نیکی کے ساتھ ربود لے گیا

۷۔ نہادش رکھا اس کے سحر صبح دست ہاتھ پا پاؤں نزدیک ما ہمارے نزدیک چند روزے کچھ دن بپا ٹھہر قیام کر

۸۔ بگفتا اس نے کہا نیارم شد نہیں ہو سکتا میں ایدر یہاں مقیم رہائشی در پیش سامنے دارم رکھتا ہوں میں مہمے بڑا مسئلہ عظیم بڑا

۹۔ بگفت اس نے کہا ار نہی اگر رکھے تو با من میرے ساتھ اندر میاں بیچ میں چو مثل یاران یک دل ایک دل والے یار بکوشم کوشش کروں میں بجاں جان سے

۱۰۔ بمن میری طرف دار رکھ گفت اس نے کہا گوش کان دانم میں جانتا ہوں جواں مرد بہادر پردہ پوش پردہ ڈھانپنے والا دریں بوم اس ملک میں شناسی جانتا ہے تو مگر شاید فرخندہ نام مبارک نام نیکو سیر اچھی سیرت والا

تشریح: (۱) یعنی جب تک حاتم زندہ ہے میری شہرت داغدار رہے گی اس لئے اس کا قتل ضروری ہے (۲) وہ شخص قبیلہ بنی طے کی طرف چل پڑا اور حاتم کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا (۳) اس کو راستے میں ایک ایسا جوان ملا جو بڑا خلیق اور ملنسار تھا (۴) خوبصورت اور خوش زبان تھا۔ وہ اسے بطور مہمان اپنے پاس لے گیا (۵) اس نے اس کی بڑی خاطر مدارات کی اور پھر معذرت بھی کی کہ تیرے حق کے مطابق خدمت نہ ہو سکی یہ تو اس کے اخلاق دیکھ کر گرویدہ ہو گیا (۶) صبح اس نے مزید قیام کرنے کی درخواست کی کہ کچھ دن اور ٹھہر کر خدمت کا موقع دو (۷) اس نے کہا میں چونکہ ایک بڑی مہم پر جا رہا ہوں اس لئے تیرے پاس زیادہ نہیں ٹھہر سکتا (۸) اس نے کہا کہ اگر تو مجھے اس راز سے آگاہ کر دے تو میں حتی الوسع تیری امداد کروں گا (۹) یہ کہنے لگا اچھا غور سے سن تیرے جیسے جوان مرد اور بہادر سے پردہ داری ہی کی توقع ہو سکتی ہے (۱۰) تو شاید حاتم کو جانتا ہی ہو گا جو بڑا مشہور شخص ہے۔

۱ سرش بادشاہِ یمن خواستست
یمن کے بادشاہ نے اس کا سر مانگا ہے
ندانم چہ کیں درمیاں خواستست
نہ معلوم کیسی دشمنی درمیان آ پڑی ہے

۲ گرم راہ نمائی بداں جا کہ اوست
اگر تو میری وہاں تک رہنمائی کرے جہاں وہ رہتا ہے
ہمیں چشم دارم ز لطف تو دوست
تو دوست تیری مہربانی سے یہی امید ہے

۳ بخندید برنا کہ حاتم منم
جوان ہنس پڑا کہ حاتم تو میں ہی ہوں
سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم
سر حاضر ہے تلوار کے ساتھ میرے جسم سے جدا کرلے

۴ نباید کہ چوں صبح گردد سفید
کیونکہ جب صبح روشن ہو جائیگی مبادا
گزندت رسد یا شوی نا امید
تجھے کوئی تکلیف پہنچے یا تو نا امید ہو جائے

۵ چوں حاتم بآزادگی سر نہاد
جب حاتم نے آزادی کے ساتھ سر رکھ دیا
جواں را بر آمد خروش از نہاد
جوان مرد کے دل سے چیخ نکل پڑی

۶ بخاک اندر افتاد و بر پائے جست
مٹی میں گر پڑا پھر پاؤں پہ کھڑا ہوا
گہش خاک بوسید و گہ پا و دست
کبھی اس کی زمین چومی کبھی ہاتھ پاؤں

۷ بینداخت شمشیر و ترکش نہاد
تلوار پھینک دی اور ترکش رکھ دیا
چو فرمانبراں دست بر کش نہاد
فرمانبرداروں کی طرح ہاتھ سینے پہ رکھ لئے

۸ کہ گر من گلے بر وجودت زنم
کہ اگر میں تیرے جسم پہ ایک پھول بھی ماروں
نہ مردم کہ در کیش مرداں زنم
تو میں مرد نہیں ہوں بلکہ مردوں کے آئین میں عورت ہوں

۹ دو چشمش ببوسید و در بر گرفت
اس کی دونوں آنکھیں چومیں اور بغل گیر ہوا
وزاں جا طریق یمن بر گرفت
اور وہاں سے یمن کی راہ لی

۱۰ ملک در میان دو ابروئے مرد
بادشاہ نے اس کی دونوں ابرؤں کے درمیان سے
بدانست حالے کہ کارے نکرد
فوراً پہچان لیا کہ اس سے کوئی کام نہیں کیا

۱۔ سرش اس کا سر خواستست چاہا ہے ندانم میں نہیں جانتا چہ کیں کونسا کینہ خواستست اٹھا ہے۔
۲۔ گرم اگر مجھکو راہ نمائی راستہ دکھائے تو بداں جا اس جگہ تک کہ اوست جہاں کہ وہ ہے ہمیں یہی چشم دارم امید رکھتا ہوں میں ز لطفِ تو تیری مہربانی سے
۳۔ بخندید ہنس پڑا برنا جوان منم میں ہوں سر اینک سر حاضر ہے سر یہ ہے کن کر بہ تیغ تلوار سے از تنم میرے جسم سے
۴۔ نباید نہیں چاہیئے چوں جب گردد ہو جائے سفید روشن گزندت تجھ کو تکلیف رسد پہنچے شوی ہو جاوے تو
۵۔ چوں جب با آزادگی آزادی سے نہاد رکھ دیا بر آمد نکل آئی خروش چیخ نہاد طبیعت یا دل
۶۔ بخاک مٹی میں افتاد گر پڑا بر پائے پاؤں پہ جست کودا گہش کبھی اس کی بوسید چومی گہ کبھی پا و دست ہاتھ پاؤں
۷۔ بینداخت ڈال دی شمشیر تلوار ترکش تیروں کی تھیلی نہاد رکھ دی چو مثل فرمانبراں فرمانبردار دست ہاتھ کش بغل یا سینہ
۸۔ من میں گلے ایک پھول بر وجودت تیرے وجود پر زنم ماروں میں نہ مردم میں انسان نہیں ہوں کہ بلکہ در کیش مرداں مردوں کے آئین میں زنم عورت ہوں میں
۹۔ دو چشمش اس کی دونوں آنکھیں بوسید چومی اس نے در بر بغل میں بر گرفت لے لیا وزاں جا اور اس جگہ سے طریق یمن یمن کا راستہ
۱۰۔ ملک بادشاہ دو ابروئے مرد مرد کے دونوں ابرو بدانست جان لیا حالے فی الحال کارے کوئی کام نکرد نہیں کیا

تشریح: (۱) مجھے یہ تو پتہ نہیں کہ دشمنی کی وجہ کیا ہے تاہم بادشاہِ یمن نے اس کا سر اتار لانے کا حکم دیا ہے (۲) مجھے تیری دوستی پر اعتماد ہے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس شخص کے ڈیرے تک میری رہنمائی فرمائیں گے (۳) وہ نوجوان خود ہی حاتم تھا نووارد کی بات سن کر ہنس پڑا کہ پھر دیر کیا ہے میں حاتم ہوں یہ میرا سر ہے اتار لو۔ (۴) صبح ہونے سے پہلے یہ کام کر گزرو کیونکہ پھر میرے عزیز و اقارب کے بیدار ہو جانے پر مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں (۵، ۶، ۷) یہ پیش کش کر کے جب حاتم نے سر جھکا دیا تو نووارد جوان کے دل پہ ایک چوٹ لگی کہ میں جس کے قتل کے درپے ہوں وہ اتنے اونچے اخلاق اور بلند کردار کا حامل ہے ایسے شخص کو قتل کرنا سخت ترین گناہ ہے وہ بدحواس ہو کے زمین پہ گر گیا اور شدتِ جذبات سے حاتم کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تلوار پھینک دی اور خادموں کی طرح ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا (۸) قتل کرنا تو بڑی بات ہے اس کے بعد اگر میں تجھے پھول بھی ماروں تو یہ بہادری نہیں ایک زنانہ فعل ہوگا (۹) بغل گیر ہو کر آنکھوں کو بوسہ دیا اور اس سے رخصت ہو کر یمن کی طرف چل پڑا (۱۰) یمن پہنچا تو بادشاہ نے دور سے دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص ناکام واپس آیا ہے۔

۱ بگفتش بیا تا چہ داری خبر، | چرا سر نہ بستی بفتراک در،

اس سے کہا آؤ کیا خبر لائے ہو ؟ | شکار داں سے اس کا سر کیوں نہیں باندھا

۲ مگر بر تو نام آورے حملہ کرد | نیاوردی از ضعف تاب نبرد

شاید اس نامور نے تجھ پر حملہ کر دیا | تو کمزوری کی وجہ سے جنگ کی تاب نہ لا سکا

۳ جواں مرد شاطر زمین بوسہ داد | ملک را ثنا گفت و تمکین نہاد

چالاک جواں مرد نے زمین کو بوسہ دیا | بادشاہ کی تعریف کی اور تعظیم بجا لایا

۴ بد و گفت کائے شاہ باداد و ہوش | ازیں در سخنہائے حاتم نیوش

اس نے کہا کہ اے منصف اور باہوش بادشاہ ! | اس قسم کی حاتم کی باتیں سن !

۵ کہ دریافتم حاتم نامجوی | ہنرمند و خوش منظر و خوب رو

میں نے مشہور و معروف حاتم کو پایا | ہنرمند خوش منظر خوب صورت

۶ جواں مرد و صاحب خرد دیدمش، | بمردانگی فوق خود دیدمش،

اسے میں نے جواں مرد اور عقلمند دیکھا | بہادری میں اپنے سے بڑھ کر پایا

۷ مرا بار لطفش دوتا کرد پشت | بشمشیر احسان و فضلم بکشت

اس کے لطف کی گراں باری نے میری کمر کو دوہرا | کر دیا مجھے احسان اور مہربانی کی تلوار سے مار ڈالا

۸ بگفت آنچہ دید از کرمہائے وے، | شہنشہ ثنا گفت بر آل طے

اس کی جو جو مہربانیاں دیکھی تھیں اس نے بیان کیں | بادشاہ کو بھی آل طے کی تعریف کہنی پڑی

۹ فرستادہ را داد مہر و درم | کہ مہرست بر نام حاتم کرم

قاصد کو اشرفیاں اور درم دیئے | کہ سخاوت کی تو حاتم کے نام پر مہر ہے

۱۰ مرا او را رسد گر گواہی دہند | کہ معنی و آوازہ اش ہمرہ اند

اگر لوگ گواہی دیتے ہیں تو اس کو حق پہنچتا ہے | کیونکہ اس کی حقیقت اور شہرت دونوں برابر ہیں

۱۔ بگفتش اس نے اس کو کہا بیا آ تا چہ داری تا کہ کیا رکھتا ہے تو چرا کیوں نہ بستی نہیں باندھا تو نے بفتراک فتراک سے یہ ایک رسی ہوتی ہے جو زین کے پچھلے حصے سے بندھی ہوتی ہے اس سے شکار باندھ کر لایا جاتا ہے در اندر

۲۔ مگر شاید بر تو تیرے اوپر نام آورے نام ور کرد کیا نیاوردی نہیں طاقت لا سکا از ضعف کمزوری کی وجہ سے تاب نبرد لڑائی کی تاب

۳۔ جواں مرد شاطر چالاک جواں مرد داد دیا ملک بادشاہ ثنا گفت تعریف کہی تمکین نہاد تعظیم کی

۴۔ بد و گفت اس سے کہا کائے شاہ کہ اے بادشاہ باداد و ہوش انصاف اور ہوش والے ازیں در اس قسم کی در بمعنی بنی نوع سخنہائے حاتم حاتم کی باتیں نیوش سن

۵۔ دریافتم میں نے پایا نامجوی نام ڈھونڈنے والا مراد مشہور خوش منظر خوبصورت خوب رو ایضاً

۶۔ جواں مرد بہادر یا سخی صاحب خرد عقلمند دیدمش دیکھا میں نے اس کو بمردانگی بہادری میں فوق خود اپنے سے زیادہ

۷۔ مرا مجھکو بار لطفش اس کی مہربانی کا بوجھ دوتا دوہری کرد کر دی پشت کمر بشمشیر احسان احسان کی تلوار فضلم اور مہربانی کی تلوار سے مجھ کو بکشت مار ڈالا اس نے

۸۔ بگفت اس نے کہا آنچہ دید جو کچھ دیکھا از کرمہائے وے اس کی مہربانیوں سے ثنا گفت تعریف کہی بر آل طے آل طے کی ۹۔ فرستادہ بھیجا ہوا آدمی داد دیا مہر و درم مہر اشرفی درہم سکہ چونی برابر مہرست مہر ہے بر نام حاتم حاتم کے نام پر کرم بخشش یا سخاوت ۱۰۔ مرا او را خاص اس کو رسد پہنچتا ہے گواہی دہند لوگ گواہی دیویں معنی و آوازہ حقیقت اور شہرت اش اس کی ہمرہ اند ساتھ ساتھ ہیں

تشریح: (۱) اسے کہا کہ نزدیک آ کر بتلاؤ کہ کیا گزری میں تمہارے فتراک پر حاتم کا سر بندھا ہوا نہیں دیکھتا (۲) ایسا لگتا ہے کہ حاتم بہت طاقتور تھا اور تم کمزوری کی وجہ سے تمہیں مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی (۳) قاصد نے پہلے تو تختگاہ کو بوسہ دیا بادشاہ کی تعریف توصیف کی (۴) پھر کہا کہ اے منصف اور ہوشمند بادشاہ حاتم کی باتیں سننے کے قابل ہیں ذرا دھیان سے سنو (۵، ۶) حاتم مشہور و معروف ہستی ہے بڑا باہنر خوش منظر اور خوبصورت ہے سخی اور عقلمند ہے بہادری میں مجھ سے کہیں بڑھ کر ہے (۷) اپنا قاتل ہونے کے باوجود اس نے میرے اوپر اتنے احسانات کئے اور اس قدر مہربانیاں فرمائیں کہ میری نگاہیں جھک گئیں میری کمر دوہری ہو گئی گویا اپنے احسانوں کی تلوار سے اس نے مجھے مار ڈالا اب میں اس کا قاتل نہیں اس کا مقتول تھا پھر میں اسے کیا قتل کرتا (۸) ازاں بعد اپنی سرگزشت اور حاتم کی بلند اخلاقی کے واقعات بیان کئے تو بادشاہ کو بھی تعریف کئے بغیر چارہ نہ رہا (۹) بادشاہ نے قاصد کو انعام و اکرام سے نوازا اور اعتراف کیا کہ سخاوت حاتم ہی کا حصہ ہے جو اس سے چھینا نہیں جا سکتا (۱۰) لوگ اگر اس کی سخاوت کے گن گاتے ہیں تو بالکل بجا ہے کیونکہ یہ صرف شہرت ہی شہرت نہیں بلکہ اٹل حقیقت ہے کہ حاتم سے بڑا کوئی سخی نہیں۔

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حاتم کی بیٹی کی حکایت

٢ شنیدم کہ طے در زمان رسولؐ — نہ کردند منشور ایمان قبول

میں نے سنا کہ بنو طے نے زمانۂ رسولؐ میں — ایمان کا پروانہ قبول نہ کیا

٣ فرستاد لشکر بشیر و نذیر — گرفتند ازیشاں گروہے اسیر

بشیر و نذیر (پیغمبرؐ) نے لشکر بھیجا — جس نے ان میں سے ایک جماعت کو گرفتار کرلیا

٤ بفرمود کشتن بشمشیر کیں — کہ ناپاک بودند و ناپاک دیں

غصے کی تلوار سے ان کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرما دیا — کیونکہ وہ بے باک تھے اور ناپاک دین والے

٥ زنے گفت من دختر حاتمم — بخواہند ازیں نامور حاکمم

ایک عورت نے کہا کہ میں حاتم کی بیٹی ہوں — اس نامور حاکم سے لوگ میری سفارش کریں

٦ کرم کن بجائے من اے محترم — کہ مولائے من بود ز اہل کرم

اے محترم میرے اوپر کرم فرما — کیونکہ میرا باپ اہل کرم میں سے تھا

٧ بفرمان پیغمبرؐ پاک رائے — کشادند زنجیرش از دست و پا

پاک رائے پیغمبرؐ کے حکم سے — لوگوں نے اس کے ہاتھ پاؤں سے زنجیریں کھول دیں

٨ دراں قوم باقی نہادند تیغ — کہ رانند سیلاب خوں بے دریغ

باقی لوگوں پر تلواریں سونت لیں — کیونکہ انہوں نے بھی بے دریغ خون بہایا تھا

٩ بزاری بشمشیر زن گفت زن — مرا نیز با جملہ گردن بزن

عورت نے گڑگڑا کے جلاد سے کہا — سب کے ساتھ میری بھی گردن مار دو

١٠ مروت نہ بینم رہائی ز بند — بہ تنہا و یارانم اندر کمند

میں قید سے رہائی کو مروت نہیں سمجھتی — جبکہ تنہا ہوں حالانکہ میرے دوست گرفتار ہیں

١۔ دختر بیٹی روزگار زمانہ پیغمبر اللہ کا پیغام لانے والا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر خدا کی رحمت ہو اور سلامتی

٢۔ شنیدم میں نے سنا کہ قبیلہ بنی طے در زمان رسول رسول اللہ کے زمانہ میں نہ کردند نہیں کیا انہوں نے منشور ایمان ایمان کا فرمان

٣۔ فرستاد بھیجا بشیر خوشخبری دینے والا نذیر ڈر سنانے والا گرفتند پکڑا انہوں نے گروہے ایک گروہ کو اسیر قیدی

٤۔ بفرمود حکم دیا کشتن مار ڈالنا بشمشیر کین کینے کی تلوار کے ساتھ ناپاک نہ ڈرنے والے بودند تھے وہ ناپاک دین گندے دین والے

٥۔ زنے گفت ایک عورت نے کہا دختر حاتم میں حاتم کی بیٹی ہوں۔ بخواہند سوال کریں ازیں اس سے نامور مشہور حاکم حاکم سے مجھ کو

٦۔ کرم کن کرم کر بجائے من میرے اوپر محترم عزت والا مولائے من میرا سردار یعنی باپ بود تھا وہ اہل کرم سخاوت والے

٧۔ بفرمان پیغمبر کے حکم سے پاک رائے پاک رائے والا کشادند کھول دی انہوں نے زنجیرش اس کی زنجیر از دست و پا ہاتھ پاؤں سے

٨۔ دراں قوم اس قوم میں نہادند رکھی انہوں نے تیغ تلوار رانند چلایا انہوں نے بے دریغ بغیر روک ٹوک یا بغیر افسوس کے

٩۔ بزاری رو کر بشمشیر زن تلوار چلانے والے کو گفت زن عورت نے کہا مرا نیز مجھکو بھی با جملہ سب کے ساتھ بزن مار دے ١٠۔ مروت مناسب نہ بینم نہیں دیکھتا میں ز بند قید سے بہ تنہا اکیلی یارانم میرے یار اندر کمند قید میں

تشریح: (٢) بنو طے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام قبول نہیں کیا تھا (٣) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے مجاہدین کا ایک لشکر بھیجا جس نے لڑائی کے بعد ان کی ایک جماعت کو گرفتار کرلیا بشیر و نذیر آں حضرت کے صفاتی نام ہیں (٤) چونکہ وہ لوگ اسلام کے بڑے سخت مخالف تھے اور انہوں نے مسلمانوں پر بڑے مظالم کئے تھے اس لئے آپؐ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیا (٥، ٦) ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میں حاتم کی بیٹی ہوں لوگوں کو چاہیئے کہ حضورؐ سے کہیں کہ اے محترم سردار میرے اوپر لطف و کرم فرما کیونکہ میرا باپ بھی بڑا صاحب جود و کرم تھا۔ اس کی نیک نامی کے طفیل مجھے معاف کر دیں (٧) آپ کے حکم سے اس عورت کی ہتھکڑیاں کھول کر اسے آزاد کر دیا گیا (٨، ٩، ١٠) باقی تمام لوگوں کے لئے قتل کا حکم بدستور تھا جب اس کی تعمیل ہونے لگی تو وہ عورت گڑگڑا کر کہنے لگی کہ اے جلاد مجھے بھی ان کے ساتھ ہی قتل کردے کیونکہ اپنے عزیزوں کے بعد جینے کا کوئی مزا نہیں اور یہ تو بڑی بے مروتی ہے کہ میں اکیلی آزاد ہو جاؤں اور دوست سارے تباہ ہو جائیں۔

Scanned by CamScanner

۱ ہمے گفت گریاں براخوان طے — بسمع رسولؐ آمد آواز وے
اپنے ہم قبیلہ بھائیوں پر روتی ہوئی یہ بات کہہ رہی تھی — رسول اللہ صلعم کے کان میں اس کی آواز پڑی

۲ ببخشید آں قوم و دیگر عطا — کہ ہرگز نہ کرد اصل و گوہر خطا
وہ قوم اسی کو بخش دی اور عطیات بھی دیئے — کیونکہ اصل اور جوہر ہرگز خطا نہیں کرتے

حکایت در آزاد مردیٔ حاتم و ذکر پادشاہِ اسلام
حاتم کی سخاوت اور بادشاہِ اسلام کا ذکر!

۴ زبنگاہ حاتم یکے پیر مرد — طلب دہ درم سنگ فانید کرد
ایک بوڑھے فقیر نے حاتم تیرے خیمہ سے — دس درہم کی مقدار شکر مانگی!

۵ ز راوی چنیں یاد دارم خبر — کہ پیشش فرستاد تنگ شکر
میں یہ بات راوی سے ایسے یاد رکھتا ہوں — کہ اس نے اس کے سامنے شکر کا بورا بھیج دیا

۶ زن از خیمہ گفت ایں چہ تدبیر بود — ہماں دہ درم حاجت پیر بود
خیمے میں سے عورت نے کہا یہ کیا عقلمندی تھی — بوڑھے کی ضرورت تو وہی دس درہم کی مقدار تھی

۷ شنید ایں سخن نامبردار طے — بخندید و گفت اے دل آرام حے
طے کے نامور نے یہ بات سنی — تو ہنس پڑا اور کہا کہ اے قبیلے کی محبوب

۸ گر او در خور حاجت خویش خواست — جوانمردیٔ آلِ حاتم کجاست
اگر اس نے اپنی ضرورت کے مطابق مانگا ہے — تو آلِ حاتم کی سخاوت کہاں ہے

۹ چو حاتم بآزاد مردی دگر — ز دوران گیتی نیامد مگر
سخاوت میں حاتم کی طرح کوئی اور — دنیا کی تاریخ میں نہیں آیا مگر

۱۰ ابوبکر سعد آنکہ دست نوال — نہد ہمتش بر دہان سوال
ابوبکر سعد جس کی ہمت بخشش کا ہاتھ — سوالی کے منہ پر رکھ دیتی ہے

۱۔ ہمے گفت وہ کہتی تھی گریاں روتے ہوئے براخوان طے طے کے بھائیوں پر بسمع رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں آمد آئی آواز وے اسکی آواز
۲۔ ببخشید اس کو بخش دی دیگر عطا اور بھی عطائیں دیں نہ کرد نہیں کیا اصل جڑ مراد آباؤ اجداد گوہر ذات موتی
۳۔ آزاد مردی سخاوت ذکر پادشاہِ اسلام اسلام کے پادشاہ کا ذکر
۴۔ بنگاہ مکان یکے ایک پیر مرد بوڑھا آدمی طلب سوال دہ درم دس درہم سنگ پتھر مراد مقدار فانید شکر کرد کیا
۵۔ راوی روایت کرنے والا چنیں ایسے یاد دارم یاد رکھتا ہوں میں پیشش اس کے سامنے فرستاد بھیجا تنگِ شکر شکر کا بورا
۶۔ زن عورت گفت کہا اس نے ایں چہ یہ کیا تدبیر انتظام مراد عقلمندی بود تھی ہماں وہی دہ درم دس درہم حاجتِ پیر بوڑھے کی ضرورت
۷۔ شنید سنی ایں یہ سخن بات نام بردار طے قبیلہ طے کا نامور بخندید ہنس پڑا گفت اس نے کہا دل آرام حے محلے کی محبوب عورت
۸۔ در خور مناسب حاجتِ خویش اپنی حاجت خواست مانگا اس نے جوانمردی سخاوت آلِ حاتم حاتم کا خاندان کجاست کہاں ہے
۹۔ چو حاتم حاتم کی مثل بآزاد مردی سخاوت میں دگر اور کوئی ز دوران گیتی زمانے کی گردش سے نیامد نہیں آیا

۱۰۔ ابوبکر سعد بادشاہ جس کی طرف منسوب ہو کر مصنفؒ سعدی بنا آنکہ جس نے کہ دستِ سوال بخشش کا ہاتھ نہد رکھتی ہے ہمتش اس کی ہمت دہانِ سوال سوال کا منہ

تشریح: (۱) وہ روتے ہوئے یہ بات کہہ رہی تھی کہ آں حضرتؐ کے کان مبارک میں یہ آواز پڑگئی (۲) آپؐ نے فرمایا جا تیرے طفیل تیری قوم کو بھی بخش دیا کیونکہ پاک نسل اپنا رنگ ضرور لاکر رہتی ہے گویا تیرے باپ نے موت کے بعد بھی جود و کرم کا مظاہرہ کرکے اپنی قوم کو نئی زندگی بخش دی (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ سخی کو چاہیئے کہ سوالی کی ضرورت کے مطابق نہیں بلکہ اپنے حوصلے اور شان کے مطابق عطا کرے (۴۔۵) کسی سوالی نے حاتم کے مکان پہ صدا دی کہ مجھے ایک تولہ (تقریباً) چینی عطا کرو، حاتم نے چینی کا بورا اٹھایا اور سوالی کے سپرد کر دیا (۶۔۷۔۸) بیوی نے اعتراض کیا کہ یہ کیا عقلمندی ہے کہ اس نے ایک تولہ چیز مانگی اور تم نے بوری بھر کے دے دی، حاتم نے عجیب جواب دیا کہ اس نے اپنی ضرورت کے مطابق مانگا اور میں نے اپنی جود و سخا اور اپنے حوصلے کے مطابق دیا (۹۔۱۰) حاتم جیسا سخی اس کے بعد پیدا نہیں سوائے ابوبکر بن سعدؒ کے جس کی بخششوں نے لوگوں کو سوال سے بے نیاز کر دیا۔ اس کو زبان ہلانے کی حاجت نہیں پڑتی کہ اس کی حاجت روا ہو جاتی ہے۔

۱	رعیت پناہا دلت شاد باد اے رعیت پناہ! تیرا دل خوش رہے	بسعیت مسلمانی آباد باد تیری کوشش سے مسلمانی آباد ہو
۲	سرافراز داد ایں خاک فرخندہ بوم مبارک زمین کی یہ مٹی سربلند ہو	زعدلت بر اقلیم یونان و روم تیرے عدل سے یونان و روم کے ملک پر
۳	چو حاتم کہ گر نیستے فر دے حاتم کی طرح کہ اگر اس کی شان و شوکت نہ ہوتی	نبردے کس اندر جہان نام طے کوئی شخص جہان میں طے کا نام نہ لیتا
۴	ثنا ماند ازاں نامور در کتاب اس نامور کی کتابوں میں تعریف رہ گئی	ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب تیری تعریف بھی رہے گی اور ثواب بھی
۵	کہ حاتم بداں نام و آوازہ خواست کیونکہ حاتم نے اس سے نام اور شہرت چاہی	ترا سعی و جہد از برائے خدا ست تیری جد و جہد خدا کے واسطے ہے
۶	تکلف بر مرد درویش نیست درویش مرد کے نزدیک تکلف نہیں ہے	وصیت ہمیں یک سخن بیش نیست اس ایک بات سے زیادہ وصیت نہیں ہے
۷	کہ چندانکہ جہدت بود خیر کن کہ جتنی تیری ہمت ہو نیکی کر	ز تو خیر ماند ز سعدی سخن تیری نیکی رہ جائے گی سعدی کا کلام!

حکایت در حلم بادشاہاں

حکایت بادشاہوں کی بردباری کے بیان میں

۹	یکے را خرے در گل افتادہ بود ایک شخص کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا تھا	ز سوداش خوں در دل افتادہ بود اس کے غصے سے دل میں خون پڑا ہوا تھا
۱۰	بیابان و باران و سرما و سیل جنگل، بارش، سردی اور سیلاب	فرو ہشتہ ظلمت بر آفاق ذیل تاریکی نے جہان پر دامن گرایا ہوا

۱۔ رعیت پناہا اے رعیت کی پناہ دلت تیرا دل شاد باد خوش ہو بسعیت تیری کوشش سے آباد باد آباد ہووے

۲۔ سرافراز سربلند کرے ایں خاک یہ مٹی۔ فرخندہ بوم مبارک زمین زعدلت تیرے عدل سے بر اقلیم یونان و روم روم و یونان کے ملک پر روم جسے آجکل اٹلی کہتے ہیں یہ بڑا قدیم التہذیب ملک ہے یونان روم کا پڑوسی ملک جس نے بڑے بڑے فلاسفر پیدا کئے

۳۔ چو حاتم حاتم کی طرح نیستے نہ ہوتا فر دے اس کا دبدبہ نبردے نہ لے جاتا کس کوئی شخص اندر جہاں جہان میں نام طے بنی طے کا نام

۴۔ ثنا تعریف ماند رہ گئی ازاں نامور اس نامور کی در کتاب کتاب میں ترا ہم تیری بھی ثنا ماند تعریف رہے گی ہم ثواب ثواب بھی

۵۔ بداں اصل بہ آں اس کے ساتھ آوازہ شہرت خواست چاہا ترا تیری سعی کوشش جہد کوشش از برائے واسطے ست ہے

۶۔ تکلف بناوٹ بر مرد درویش درویش آدمی کے پاس نیست نہیں ہے وصیت آخری نصیحت ہمیں یہی یک سخن ایک بات بیش زیادہ نیست نہیں ہے

۷۔ چندانکہ جتنا کہ جہدت تیری کوشش بود ہووے خیر کن نیکی کر زتو تجھ سے خیر ماند نیکی رہ جائے گی زسعدی سعدی سے سخن کلام

۸۔ حلم بادشاہاں بادشاہوں کا تحمل

۹۔ یکے را ایک کا خرے ایک گدھا در گل کیچڑ میں افتادہ بود پڑا ہوا تھا زسوداش اس کے غصے سے در دل دل میں

۱۰۔ بیابان جنگل باران بارش سرما سردی سیل سیلاب فروہشتہ گرائے ہوئے ظلمت تاریکی بر آفاق کنارے یا جہاں ذیل دامن

تشریح: (۱) اے بادشاہ چونکہ تیری وجہ سے رعیت محفوظ ہے اس لئے خدا تیرے دل کو خوش کرے اور دنیا میں مسلمانوں کا بول بالا ہو (۲) تیرے عدل و انصاف کی وجہ سے ملک اتنا سربلند ہو جائے کہ روم و یونان جیسی قدیم مملکتیں اس کے سامنے ہیچ نظر آئیں (۳-۴-۵) جود و سخا میں اگر حاتم کے کارنامے نہ ہوتے تو آج کوئی اس کا نام بھی نہ لیتا اس کی بخششوں نے اس کو کتابوں میں زندہ جاوید کر دیا ہے ہر کوئی اس کی تعریف پر مجبور ہے اسی طرح اے بادشاہ اگر تو بھی عدل و انصاف اور جود و سخا کے کارنامے سرانجام دے گا تو تیرا نام بھی زندہ ہوگا اور تجھے آخرت کا ثواب بھی ملے گا۔ کیونکہ حاتم تو صرف دنیا کی ناموری اور شہرت کے لئے خیر خیرات کرتا تھا مگر تیرا ہر کام خدا کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے حاتم ثواب کا مستحق نہیں مگر تو دنیا کی نیک نامی کے ساتھ ساتھ ثواب و نجات کا بھی حق دار ہے (۶-۷) تجھے زیادہ نصیحتوں کی ضرورت نہیں صرف یہی نصیحت کافی ہے کہ تجھ سے جتنی ہو سکے نیکی کیا کر، تیری نیکی دنیا میں یادگار رہے گی اور سعدیؒ کی جس کتاب میں تیری نیکیوں کا ذکر ہوگا اس کی وہ کتاب یادگار بن جائیگی (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ مصائب کی یورش سے گھبرا کر بادشاہ کی شان میں کوئی گستاخی بھی کر بیٹھے تو بادشاہ کو چاہیئے کہ اسے معذور قرار دیتے ہوئے درگزر کرے (۹-۱۰) کوئی شخص گدھے پر سامان لادے سفر کر رہا تھا کہ کیچڑ میں اس کا گدھا پھنس گیا جنگل کا ماحول اور بارش اور سردی کا موسم مزید برآں کہ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی ان تمام آفتوں نے اس کو بڑا پریشان کیا اس کے دل میں خون کھول رہا تھا

Scanned by CamScanner

۱ ہمہ شب دریں غصہ تا بامداد — سقط گفت و نفرین و دشنام داد

ساری رات اس غصہ میں صبح تک — بکواس اور لعنتیں بکتا رہا اور گالیاں دیتا رہا

۲ نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست — نہ سلطاں کہ آں بوم و برزان اوست

اس کی زبان سے نہ دشمن، چھوٹا نہ دوست — نہ ہی بادشاہ جس کا وہ جنگل اور ملک تھا

۳ قضا شاہ کشور یکے نامجوے — بہ نخچیر گہ بد بچوگان و گوئے

اتفاقاً ملک کا نامور بادشاہ — گیند بلے کے ساتھ شکارگاہ میں موجود تھا

۴ شنید آں سخنہائے دور از صواب — نہ صبر شنیدن نہ روئے جواب

اس نے وہ غلط باتیں سنیں، — جنکو سننے کی برداشت تھی نہ جواب کی قوت

۵ نگہ کرد سالار اقلیم و دید — کہ بر پشتہ ایں ماجرا می شنید

نظر کی تو ملک کے بادشاہ نے دیکھا — جو ٹیلے پر یہ قصہ سن رہا تھا

۶ ملک خشمگیں در حشم بنگریست — کہ سودائے ایں بر من از بہر چیست

بادشاہ نے ناراض ہو کر اپنے خدام کیطرف دیکھا — کہ اس کا غصہ میرے اوپر کس وجہ سے ہے

۷ یکے گفت شاہا بتیغش بزن — کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

ایک نے کہا کہ بادشاہ سلامت! اس کو تلوار سے مار ڈالو — جس نے نہ کسی کی بیٹی چھوڑی نہ بیوی

۸ نگہ کرد سلطان عالی محل — خودش در بلا دید و خر در وحل

عالی مقام بادشاہ نے نظر کی تو — خود اس کو مصیبت میں اور گدھے کو کیچڑ میں دیکھا

۹ بنجشید بر حال مسکین مرد — فرو خورد خشم سخنہائے سرد

مسکین مرد کے حال پر بخشش کر دی — نامناسب باتوں کے غصے کو نگل لیا

۱۰ زرش داد و اسپ و قبا پوستین — چہ نیکو بود مہر در وقت کین

اس کو سونا، گھوڑا، اور پوستین کی اچکن عطا کی — غصے کے وقت محبت کس قدر جچتی ہے

۱۔ ہمہ شب ساری رات دریں غصہ اس غصہ میں تا بامداد صبح تک سقط بے ہودہ باتیں گفت کہی اس نے نفرین لعنت دشنام گالی داد اس نے

۲۔ برست چھوٹا از زبانش اس کی زبان سے نہ سلطاں نہ بادشاہ آں بوم وہ ملک بر جنگل زان اوست اس کا ہے

۳۔ قضا تقدیر سے یا اتفاقاً شاہ کشور ملک کا بادشاہ یکے نامجوے ایک نام ڈھونڈنے والا بہ نخچیر گاہ شکارگاہ میں بد تھا بچوگان و گوئے گیند بلے کے ساتھ

۴۔ شنید سنی آں سخنہائے وہ باتیں دور از صواب درستی سے دور یعنی غلط شنیدن سننا روئے جواب جواب کی صورت

۵۔ نگہ کرد نظر کی سالار اقلیم ملک کا سردار دید دیکھا بر پشتہ ٹیلے پر ایں ماجرا یہ واقعہ می شنید سن رہا تھا

۶۔ ملک بادشاہ خشمگیں ناراض حشم نوکر چاکر بنگریست دیکھا سودائے ایں اس کا غصہ بر من مجھ پر از بہر واسطے چیست کیا ہے

۷۔ یکے گفت ایک نے کہا شاہا اے بادشاہ بتیغش تلوار کے ساتھ اس کو بزن مار نگذاشت نہیں چھوڑی کس را کسی کی دختر بیٹی زن عورت

۸۔ نگہ کرد نظر کی سلطان عالی محل عالی مقام بادشاہ خودش خود اس کو در بلا مصیبت میں دید دیکھا خر گدھا در وحل کیچڑ میں

۹۔ بنجشید بخش دیا بر حال مسکین مسکین کے حال پر فرو خورد کھا گیا خشم غصہ سخنہائے سرد ٹھنڈی یا نامناسب باتیں

۱۰۔ زرش سونا اس کو داد دیا اسپ گھوڑا قبا پوستین پوستین کی بنی ہوئی اچکن چہ نیکو کیا اچھا بود ہوتے مہر محبت وقت کین غصے کے وقت

تشریح: (۱) اس غصے میں ساری رات گالیاں بکتا رہا اور ہر کس و ناکس کو لعنتیں بھیجتا رہا (۲) دشمن دوست تو اس کی زبان سے کیا بچنے تھے، اس نے تو بادشاہ وقت کو بھی کھری کھری سنائیں (۳) اتفاقاً بادشاہ شکار کھیلنے شکارگاہ آیا ہوا تھا سب ساز و سامان بھی ساتھ تھا (۴) اس نے وہ بے ہودہ باتیں اور ناروا بکواس بگوش خود سنا تو پیچ و تاب کھا کر رہ گیا نہ صبر ہو سکے نہ جواب دے سکے (۵) بادشاہ جو ٹیلے پر کھڑا یہ ماجرا سن رہا تھا اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا (۶) ناراضگی کے ساتھ اپنے جوانوں کی طرف دیکھا کہ یہ شریف آدمی کو میرے ساتھ بھلا میرے اوپر کیوں خفا ہے (۷) ایک فوجی نے کہا کہ بادشاہ سلامت تلوار سے اس بدبخت کا کام پورا کر دو جس نے کسی کی بھی ماں بہن کو نہیں چھوڑا (۸) بلند مقام بادشاہ نے جو غور سے دیکھا تو بے چارہ مصیبت میں گھرا ہوا اور گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا تھا (۹۔ ۱۰) یہ دیکھ کر اس بیچارے کو معاف کر دیا اس کی تمام بکواس کو نظر انداز کر دیا اور اسے روپیہ پیسہ اور خلعت عطا کی واقعی محبت و شفقت تو وہ ہے جو غصے اور ناراضگی کے وقت کی جائے۔

۱ یکے گفت اے پیر بے عقل و ہوش — عجب رستی از قتل گفتا خموش

ایک نے کہا کہ اے بے عقل و بے ہوش بوڑھے — تو قتل ہونے سے عجیب بچا اس نے کہا خاموش

۲ اگر من بنالیدم از دردِ خویش — وے انعام فرمود در خورد خویش

اگر میں اپنے درد سے رویا ہوں — تو اس نے اپنی شان کے مناسب انعام فرمایا ہے

۳ بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی اَحْسِنْ اِلیٰ مَنْ اَسَا

بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے — اگر تو مرد ہے تو اس شخص سے نیکی کر جس نے برائی کی ہے

۱۔ یکے ایک گفت کہا پیرے بے عقل و ہوش بے عقل اور بے ہوش بوڑھے عجب عجیب رستی چھوٹا تو از قتل قتل ہونے سے گفتا اس نے کہا خموش خاموش ہو جا

۲۔ من میں بنالیدم رویا میں از دردِ خویش اپنے درد سے وے اس نے فرمود فرمایا درخورد خویش اپنی شان کے مطابق

۳۔ سہل آسان باشد ہووے جزا بدلہ مردی مرد ہے تو اَحْسِنْ نیکی کر اِلیٰ مَنْ اس شخص کی طرف اسَا جس نے برائی کی

حکایت توانگر سفلہ و درویش صاحبدل

کمینے مالدار اور صاحبِ دل درویش کی حکایت

۴۔ توانگر سفلہ کمینہ دولتمند صاحبدل دل والا مراد اہل اللہ

۵ شنیدم کہ مغرورے از کبر مست — در خانہ بر روئے سائل ببست

میں نے سنا کہ ایک مغرور تکبر سے بھرے ہوئے نے — سائل پر گھر کا دروازہ بند کر دیا

۶ بکنجے فرو ماندہ بنشست مرد — جگر گرم و آہ از تف سینہ سرد

مرد عاجز ہو کر ایک کونے میں بیٹھ گیا — جگر گرم اور سینے کی جلن سے آہ ٹھنڈی سے

۷ شنیدش یکے مردِ پوشیدہ چشم — بگفتا چہ در تابت آورد و خشم

ایک نابینے نے اس کے متعلق سنا — کہا تجھے کیا چیز گرمی اور غصے میں لائی ہے

۸ فرو گفت و بگریست بر خاک کو — جفائے کز اں شخصش آمد برو

اس نے محلے کی خاک پر روتے ہوئے بیان کی — جو جفا اس شخص کیطرف سے اسے پیش آئی تھی

۹ بگفت اے فلاں ترک آزار کن — یک امشب بنزد من افطار کن

اس نے کہا اے فلاں رنج ترک کر — ذرا آج رات میرے پاس کھانا کھا لے

۱۰ بخلق و فریبش گریباں کشید — بمنزل در آوردش و خواں کشید

خلق اور تدبیر سے اس کا گریبان کھینچا — گھر میں اسے لے آیا اور دسترخوان بچھایا

۵۔ شنیدم میں نے سنا مغرورے ایک مغرور شخص از کبر مست تکبر سے مست در خانہ گھر کا دروازہ بر روئے سائل سائل کے سامنے ببست بند کر دیا اس نے

۶۔ بکنجے کونے میں فرو ماندہ عاجز ہو کر نشست بیٹھ گیا تفِ سینہ سینے کی گرمی

۷۔ شنیدش سنا اس کو یکے ایک پوشیدہ چشم چھپی آنکھوں والا یعنی اندھا بگفتا اس نے کہا چہ کیا چیز در تابت گرمی میں تجھ کو آورد لے آئی و خشم اور غصہ

۸۔ فرو گفت اس نے کہا بگریست رو پڑا بر خاکِ کو گلی کی مٹی پر جفائے کز آں شخص جو ظلم کہ اس شخص سے آمد آیا برو سامنے

۹۔ بگفت اس نے کہا ترک آزار رنج کو ترک کر یک امشب آج ایک رات بنزد من میرے پاس افطار کن کھانا کھا لے

۱۰۔ بخلق و فریبش اخلاق اور تدبیر سے کشید کھینچا اس نے بمنزل گھر میں در آوردش لے آیا اس کو خواں کشید دسترخوان بچھایا

تشریح: (۱) کوئی شخص تعجب سے کہنے لگا یا تو قتل ہونے سے عجیب طرح بچا وہ بولا خاموش رہ (۲) میں اپنی ہمت کے مطابق رویا دھویا تو اس نے اپنی شان کے مطابق انعام و اکرام کیا (۳) بدی کا بدلہ بدی سے تو ہر کوئی دے لیتا ہے مزا تو جب ہے کہ تو بدی کا بدلہ نیکی سے دے جیسے حدیث میں اِتَّمَالاِحْسَانُ اَنْ تُحْسِنَ اِلیٰ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ سائل کی قدر کر دکیونکہ کبھی کبھی اس کی دعا اتنی تیر بہدف ہوتی ہے کہ اس سے ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے اور اس کو دھتکار کر انسان کسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو سکتا ہے (۵) ایک متکبر آدمی نے سوالی کو کچھ دیئے بغیر دروازہ بند کر لیا (۶) فقیر غمزدہ ہو کر وہیں ایک کونے میں بیٹھ گیا اور ٹھنڈی ہی آہیں بھرنے لگا (۷) ایک نابینے کو پتہ لگا تو اس نے آکر کہا بھئی تجھے کس نے ستایا ہے (۸) غم سے زمین پر لوٹتے اور روتے ہوئے اس نے سارا ماجرا سنایا کہ کس طرح میں نے صدا لگائی اور متکبر نے دروازہ بند کر لیا (۹) وہ کہنے لگا چلو اس قصے کو چھوڑو اور آج رات میرے پاس کھانا کھا لو (۱۰) خوش اخلاقی اور حسنِ تدبیر سے اس کو گھر لے آیا اور کھانے کے لئے دسترخوان بچھایا۔

۱ برآسود درویش روشن نہاد — بگفت ایزدت روشنائی دہاد

روشن طبع درویش نے آرام پایا — تو کہا اللہ تعالیٰ تجھے بینائی عطا کرے

۲ شب از نرگسش قطرہ چندے چکید — سحر دیدہ برکرد و دنیا بدید

رات کو اس کی آنکھ سے چند قطرے ٹپکے — صبح کو آنکھیں کھولیں تو دنیا دیکھ لی

۳ حکایت بشہر اندر افتاد و جوش — کہ بے دیدہ دیدہ برکرد دوش

شہر میں جوش اور حکایت پھیل گئی — کہ رات ایک اندھے کی آنکھیں روشن ہوگئیں

۴ شنید این سخن خواجۂ سنگدل — کہ برگشت درویش ازو تنگدل

سنگدل صاحب نے یہ بات سنی — جس سے درویش ناراض ہو کر لوٹ گیا تھا

۵ بگفتا حکایت کن اے نیک بخت — کہ چوں سہل شد بر تو این کار سخت

اس نے کہا اے نیک بخت بیان کر — کہ یہ سخت کام تجھ پر کیسے آسان ہو گیا

۶ کہ برکردت این شمع گیتی فروز — بگفت اے ستمگارہ آشفتہ روز

یہ دنیا کو روشن کرنیوالی تیری شمع کس نے روشن کر دی — اس نے کہا اے ظالم پریشان روزگار

۷ بروئے من این در کسے کرد باز — کہ کردی تو بر روئے او در فراز

میرے چہرے پر یہ دروازہ اس نے کھولا ہے — جس کے سامنے تو نے دروازہ بند کر دیا تھا

۸ اگر بوسہ بر خاکِ مرداں زنی — بمردی کہ پیش آیدت روشنی

اگر تو مردوں کی خاک کو بوسہ دے — مردمی کی قسم تجھ کو روشنی حاصل ہو جائے

۹ کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند — ہمانا کزیں توتیا غافل اند

جو لوگ دل کی آنکھوں کے اندھے ہیں — یقیناً وہ اس توتیا سے بے خبر ہیں

۱۰ چو برگشتہ دولت ملامت شنید — سر انگشت حسرت بدنداں گزید

جب پھرے نصیب والے نے ملامت سنی — تو حسرت کی انگلی دانتوں سے کاٹنے لگا

۱۔ برآسود آرام پایا روشن نہاد روشن دل بگفت اس نے کہا ایزدت اللہ تعالیٰ تجھکو دہاد دلوے
۲۔ شب رات نرگسش اس کی نرگس آنکھ قطرہ چندے چند قطرے یا قطرے کچھ دیر چکید ٹپکے سحر صبح دیدہ برکرد آنکھیں روشن کیں یا کھولیں دنیا بدید۔ دنیا دیکھ لی
۳۔ بشہر اندر شہر بھر میں افتاد پڑ گئی بے دیدہ اندھا دیدہ برکرد آنکھیں روشن ہوگئیں۔ دوش کل رات۔
۴۔ شنید سنی این سخن یہ بات خواجۂ سنگدل پتھر دل صاحب کہ برگشت جو کہ پھر گیا ازو اس سے تنگدل رنجیدہ
۵۔ بگفت اس نے کہا حکایت کن واقعہ بیان کر نیک بخت نیک نصیب چوں کیسے سہل شد آسان ہوگیا برتو تجھ پر این کار سخت یہ سخت کام
۶۔ کہ کس نے برکردت روشن کر دیں تیری این شمع گیتی فروز یہ دنیا روشن کرنیوالی شمع بگفت اس نے کہا ستمگارہ ظالم آشفتہ روز پریشان دلوں والے
۷۔ بروئے من میرے چہرے پر این در یہ دروازہ کسے اس شخص نے باز کرد کھول دیا کہ کردی جو کہ تو نے کیا بر روئے او اس کے چہرے پر در دروازہ فراز بند
۸۔ بر خاکِ مرداں مردوں کی خاک پر زنی مارے تو بمردی مردمی کی قسم پیش آیدت سامنے آوے تیرے
۹۔ کسانیکہ جو لوگ کہ پوشیدہ چشم دل دل کے اندھے اند ہیں ہمانا یقیناً کزیں کہ وہ اس سے توتیا سرمے کا ایک پتھر جو آنکھوں کی دوا ہے غافل اند بے خبر ہیں
۱۰۔ چو جب برگشتہ دولت پھرے نصیب والا ملامت شنید ملامت سنی سر انگشت حسرت حسرت کی انگلی بدنداں دانتوں سے گزید کاٹی اس نے

تشریح: (۱) جب اس درویش نے کھانا کھا لیا اور راحت و آرام پا لیا تو خوش ہو کر دعا دی کہ خدا تجھے بینا کر دے (۲) دعا مقبول ہوگئی رات کو آنکھوں سے ذرا پانی چلا صبح کو آنکھیں ٹھیک تھیں اور دنیا نظر آرہی تھی (۳) سارے شہر میں بڑے پرجوش طریقے سے یہ واقعہ پھیل گیا کہ ایک اندھا اس طرح سوانکھا ہوگیا (۴۔۵۔۶۔۷) یہ بات اس متکبر مالدار کو بھی پہنچی جس کے دروازہ بند کرنے سے فقیر کو صدمہ پہنچا تھا تو وہ بھی تحقیق حال کے لئے اس کے پاس آیا کہ بھئی سنا تیری آنکھیں کیسی روشن ہوگئیں کس نے تیری نگاہ ٹھیک کر دی وہ کہنے لگا اے ظالم آدمی سن میری آنکھیں اس کی دعا نے کھول دی ہیں جس کی صدا پر تو نے دروازہ بند کر دیا تھا (۸) اگر تو بزرگانِ کرام کی تعظیم بجا لائے ان کی خاکِ پا کو تبرک جانے تو یقیناً تجھے بھی دل کی روشنی حاصل ہوسکتی ہے (۹) خدا نے جن کے دل کی آنکھیں اندھی کر رکھی ہیں انکو اس کیمیا اثر دوا کا پتہ نہیں کہ بلا تفریق ہر انسان کی خدمت سے کتنے بڑے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں اور یہ کہ ان کی دعا سے کس طرح دل کی آنکھیں کھلتی ہیں (۱۰) یہ ملامت کی باتیں سن کر اس متکبر کو بڑا افسوس ہوا کہ کاش میں ہی اس فقیر کی خدمت کر لیتا تو معلوم مجھے کیا کیا برکات حاصل ہوتیں۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ شہبازِ من صیدِ دامِ تو شد — مرا بود دولت بنامِ تو شد

کہ میرا شہباز تیرے جال کا شکار ہو گیا — دولت میری تھی تیرے نام ہو گئی

۲ کسے چوں بدست آورد جرّہ باز — فرو بردہ چوں موش دنداں آز

وہ شخص کس طرح شہباز کو پکڑ سکتا ہے — جس نے چوہے کی طرح حرص میں دانت گاڑے ہوئے ہیں

حکایت اندر دلداریٔ خلقے تا برسند باہلِ دلے

حکایت مخلوق کی دلداری کے بیان میں تاکہ وہ کسی اہلِ دل تک پہنچ سکیں

۴ الا گر طلبگارِ اہلِ دلے — ز خدمت مکن یک زماں غافلے

اگر تو اہلِ دل کا طلبگار ہے تو خبردار — خدمت سے ایک گھڑی بھی غفلت نہ کرنا

۵ خورش دِہ بدرّاج و کبک و حمام — کہ یک روزت افتد ہمائے بدام

تیتر، چکور اور کبوتر سب کو دانہ ڈال — کہ کسی دن ہما بھی جال میں پڑ جائے گا

۶ چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی — امیدست ناگہ کہ صیدے کنی

جب تو ہر طرف نیازمندی کا تیر چلائے گا — امید ہے کہ اچانک شکار کر لے گا

۷ دُرے ہم بر آید ز چندیں صدف — ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

موتی بھی چند ایک سیپیوں سے نکلتا ہے — سو تیروں میں سے ایک نشانے پر بیٹھتا ہے

حکایت دریں معنی

اسی مضمون کی حکایت

۹ یکے را پسر گم شد از راحلہ — شبانگہ بگردید در قافلہ

سواری سے گر کر ایک شخص کا لڑکا گم ہو گیا — وہ رات کو قافلے میں گھومتا رہا

۱۰ ز ہر خیمہ پرسید و ہر سو شتافت — بتاریکی آں روشنائی بتافت

اس نے ہر خیمے سے پوچھا اور ہر طرف دوڑا — تاریکی میں وہ روشنائی چمک پڑی

ا۔ شہبازِ من میرا شاہین صیدِ دامِ تو تیرے جال کا شکار شد ہو گیا مرا بود میری تھی بنامِ تو تیرے نام شد ہو گئی

۲۔ کسے کوئی شخص چوں کیسے بدست ہاتھ میں آورد لائے جرہ باز باز کا بچہ فرو بردہ گاڑے ہوئے چوں موش چوہے کی طرح دنداں جمع باز حرص میں

۳۔ دلداری دل رکھنا اور اچھا سلوک کرنا خلقے مخلوق تا تاکہ برسند پہنچ جاویں باہلِ دلے کسی دل والے کو

۴۔ الا خبردار طلبگارِ اہلِ دلی اہلِ دل کا طلبگار ہے تو ز خدمت خدمت سے مکن مت کر یک زماں ایک گھڑی غافلی بے پرواہی

۵۔ خورش خوراک دِہ دے بدرّاج تیتر کو کبک چکور حمام کبوتر یک روزت ایک دن تیرے افتد پڑ جاوے ہمائے کوئی ہما۔ ایک فرضی پرندہ جس کا سایہ پڑنے سے آدمی بادشاہ بن جاتا ہے بدام جال میں

۶۔ چو جب ہر گوشہ ہر طرف تیر نیاز نیازمندی کے تیر افگنی ڈالے تو ناگہ اچانک صیدے کوئی شکار کنی کرے تو

۷۔ دُرے کوئی موتی ہم بھی بر آید نکلتا ہے ز چندیں کتنوں سے صدف سیپی ز صد چوبہ سو تیر میں سے آید آتا ہے یکے ایک بہ ہدف نشانے پر

۸۔ دریں اس میں معنی مضمون

۹۔ یکے را ایک کا پسر بیٹا گم شد گم ہو گیا راحلہ سواری شبانگہ رات کے وقت بگردید پھرا وہ

۱۰۔ ز ہر خیمہ ہر خیمے سے پرسید پوچھا اس نے ہر سو ہر طرف شتافت دوڑا وہ بتاریکی اندھیرے میں آں روشنائی وہ روشنائی یعنی بیٹا بتافت چمک پڑی

تشریح: (۱) یعنی وہ فقیر اصل تو میرے پاس آیا تھا مگر مقدر تیرے اچھے تھے جو اس کی خدمت کر کے دعائیں تو نے حاصل کر لیں اور میں محروم رہا شہباز سے مراد وہی فقیر ہے (۲) جو شخص حرص و ہوس کا بندہ ہو وہ عقابوں کو شکار نہیں کر سکتا یعنی خدمت کر کے قیمتی دعائیں حاصل نہیں کر سکتا (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اہلِ دل کی ملاقات ہر کس کی بلا تمیز خدمت سے میسر آتی ہے (۴) جو شخص بھی اہلِ دل اولیاء اللہ کا طالب ہو اسے خدمتِ خلق کو اپنا مشن بنا لینا چاہیئے خدمت کرتے کرتے اسے اولیا کی نیاز حاصل ہو جائے گی (۵) جو شخص ہما جیسے قیمتی پرندے کو شکار کرنا چاہتا ہو اسے ہر پرندے کو چوگا ڈالنا پڑے گا کوّے اور کبوتر بھی اس کا دانہ کھائیں گے تو ان کی دیکھا دیکھی کسی دن ہما بھی آ پھنسے گا (۶، ۷) جیسے سینکڑوں سیپیاں حاصل کریں تو ان میں سے چند ایک سے موتی نکلتے ہیں اور بیسیوں تیر چلائیں تو دو چار نشانے پر لگتے ہیں اسی طرح ہزاروں آدمیوں کی خدمت کریں تو چند اولیاء اللہ بھی انہیں میں سے مل جائیں گے جن کی دعاؤں سے تیرا بھی بیڑا پار ہو جائے گا (۸) اس حکایت کا مقصد بھی مثل سابق ہے (۹۔۱۰) کسی اونٹ والے مسافر کا بیٹا بے خبری میں اونٹ سے گر گیا اور گم ہو گیا وہ رات بھر اسے سارے قافلے میں تلاش کرتا پھرا ہر خیمے سے پتہ کیا ہر طرف بھاگ دوڑ کی تو اچانک اندھیرے میں وہ نورِ نظر مل ہی گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ چو آمد برِ مردمِ کارواں
جب قافلہ کے آدمیوں کے پاس آیا
شنیدم کہ مے گفت باسارواں
میں نے سنا کہ ساربان سے کہہ رہا تھا

۲ ندانی کہ چوں راہ بردم بدوست
تو نہیں جانتا میں دوست تک کیسے پہنچا،
ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست
جو بھی میرے سامنے آیا میں نے کہا وہی ہے

۳ مشائخ بجاں طالب ہر کسند
بزرگ لوگ دل سے ہر اک کو چاہتے ہیں
کہ باشد کہ وقتے بمردے رسند
کہ ممکن ہے کسی وقت کسی کامل مرد کو پا لیں

۴ برند از برائے دلے بارہا
ایک دل کے واسطے بہت سے بوجھ اٹھاتے ہیں
خورند از برائے گلے خارہا
ایک پھول کے واسطے بہت سے کانٹے برداشت کرتے ہیں

حکایت ہمدریں معنیٰ
اسی مضمون کی حکایت

۶ زتاجِ ملک زادۂ در مناخ
پڑاؤ میں ایک شہزادے کے تاج سے
شبے لعلے افتاد در سنگلاخ
رات کے وقت ایک موتی پتھریلی زمین میں گر پڑا

۷ پدر گفتش اندر شبِ تیرہ رنگ
باپ نے اس کو کہا کہ اندھیرے جیسی رات میں
چہ دانی کہ گوہر کدامست و سنگ
تو کیا جانے موتی کون سا ہے اور پتھر کون سا

۸ ہمہ سنگہا گوش دار اے پسر
بیٹے تمام پتھروں کو محفوظ کر لے!
کہ لعل از میانش نباشد بدر
کیونکہ موتی ان سے باہر نہیں ہو سکتا

۹ در اوباش پاکان شوریدہ رنگ
اڑے رنگ والے پاکباز لوگ اوباشوں کے اندر
ہماں جائے تاریک و لعل اند و سنگ
وہی تاریک جگہ اور لعل و پتھر (کی مثال) ہیں

۱۰ بعزت بکش بارِ ہر جاہلے
ہر جاہل کا بوجھ عزت سے اٹھا
کہ افتی بسر وقت بصاحبدلے
کہ ہو سکتا ہے آخر کار کسی دل والے کو پا لے

۱۔ چو جب آمد آیا وہ برِ مردم لوگوں کے پاس کارواں قافلہ شنیدم میں نے سنا مے گفت کہہ رہا تھا باساروان ایک اونٹ والے سے

۲۔ ندانی تو نہیں جانتا چوں، کیسے راہ بردم راستہ لے گیا میں بدوست دوست تک ہر آنکس جو بھی شخص پیش آمدم میرے سامنے آیا گفتم میں نے کہا اوست وہی ہے

۳۔ مشائخ جمع شیخ بزرگ بجاں جان سے طالب ہر کسند ہر شخص کے چاہنے والے ہیں کہ باشد ہو سکتا ہے وقتے کسی وقت بمردے کسی مردِ کامل کو دررسند پہنچ جائیں

۴۔ برند لیجاتے ہیں برائے دلے ایک دل کے واسطے بارہا بہت سے بوجھ خورند کھاتے ہیں برائے گلے ایک پھول کے واسطے خارہا بہت سے کانٹے

۵۔ ہمدریں اسی معنیٰ مضمون

۶۔ زتاجِ ملک زادۂ شہزادے کے تاج سے مناخ اونٹوں کا باڑہ یہاں پڑاؤ مراد ہے شبے ایک رات لعلے ایک موتی افتاد گر پڑا در سنگلاخ پتھریلی زمین

۷۔ پدر باپ گفتش اس کو کہا شبِ تیرہ رنگ اندھیرے جیسی کالی رات چہ دانی تو کیا جانے گوہر موتی کدامست کون ہے سنگ پتھر

۸۔ ہمہ سنگہا تمام پتھر گوش دار محفوظ رکھ پسر لڑکا لعل موتی از میانش ان میں سے نباشد نہیں ہوگا بدر باہر

۹۔ در اوباش بدمعاشوں میں پاکانِ شوریدہ رنگ اڑے رنگ والے پاک لوگ ہماں جائے وہی جگہ تاریک اندھیری لعل اند موتی ہیں سنگ پتھر

۱۰۔ بعزت عزت کیساتھ بکش کھینچ بارِ ہر جاہلے ہر جاہل کا بوجھ کہ افتی کہ جا پڑے گا تو بسر وقت آخر کار بصاحبدلے کسی دل والے کو

تشریح: (۱۔۲) جب وہ بیٹے کو لے کر آیا تو ایک دوسرے اونٹ والے کو کہنے لگا تجھے معلوم ہے میں نے گمشدہ بیٹا کیسے پایا بس جو بھی مجھے نظر آتا تھا میں سمجھتا تھا یہ میرا بیٹا ہے اس طرح ہر ایک کو باپ کی نظر سے دیکھا تو بالآخر بیٹا مل گیا اسی طرح اہل اللہ کو پانے کے لئے ہر ایک کو ولی سمجھو اور خدمت کرو (۳۔۴) اسی لئے بزرگ لوگ بلا تفریق ہر کسی سے محبت و شفقت کرتے ہیں تو کسی دن ان کو اپنے سے زیادہ مردِ کامل مل جاتا ہے تو اس سے مستفیض ہوتے ہیں ایک پاک صاف دل کو پانے کے لئے سینکڑوں کی دلداری کرنی پڑتی ہے اور ایک پھول حاصل کرنے کے لئے بیسیوں کانٹے سہنے پڑتے ہیں (۵) اس حکایت کا مقصد بھی مثلِ سابق ہے (۶) کسی پتھریلی زمین میں جہاں ہر طرف سنگریزے بکھرے پڑے تھے ایک شہزادے کے تاج کا موتی گر گیا اور پتھروں میں مل گیا (۷۔۸) اندھیری رات تھی بادشاہ نے شہزادے سے کہا کہ اس اندھیرے میں پتھروں سے موتی کو ممتاز نہیں کیا جا سکتا تم ایسا کرو سارے کنکر اور سنگریزے اکھٹے کر لو دن کی روشنی میں ان سے اپنا موتی نکال لینا کیونکہ موتی بہر حال انہی کے اندر ہے (۹) اسی طرح نیک لوگ اہل اللہ بھی اوباشوں میں ملے جلے رہتے ہیں ان کو پانے کے لئے بدمعاشوں اور بدکاروں کی بھی خدمت کرنی پڑتی ہے بالآخر وہ بھی مل جاتی ہے (۱۰) جاہلوں اور نادانوں کے ساتھ بھی عزت و اکرام سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اہل اللہ بھی سادگی کی وجہ سے انہی جیسے ہوتے ہیں ہو سکتا ہے انہیں میں کوئی ولی ہو اور تو اس کی توہین کر بیٹھے۔

Scanned by CamScanner

مصرع اول		مصرع دوم
کسے را کہ با دوستے سرخوشست جس شخص کو کسی دوست سے عشق ہے	۱	نہ بینی کہ چوں بارِ دشمن کش ست تو نہیں دیکھتا وہ کیسے دشمن کی تکلیف برداشت کرتا ہے
بدرد چو گل جامہ از دستِ خار پھول کی طرح کانٹوں کے ہاتھ سے کپڑے پھاڑ لیتا ہے	۲	کہ خوں در دل افتادہ خندد چو نار بلکہ دل میں خون پڑا ہونے کے باوجود وہ انار کی طرح ہنستا ہے
غمِ جملہ خور در ہوائے یکے ایک کی محبت میں سب کا غم کھا	۳	مراعاتِ صد کن برائے یکے ایک کے واسطے سو کی رعایت کر
گرت خاکپایانِ شوریدہ سر اگر دیوانے گرتے پڑتے لوگ	۴	حقیر و فقیر اند اندر نظر تیری نگاہ میں حقیر و فقیر ہیں
کسے را کہ نزدیکِ ظننت بد است جو شخص تیرے خیال میں برا ہے	۵	چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست تو کیا جانے کہ وہی صاحبِ ولایت ہو
درِ معرفت بر کسانیست باز معرفت کا دروازہ ان لوگوں پہ کھلا ہے	۶	کہ درہاست بر روئے ایشاں فراز جن کے سامنے لوگوں کے دروازے بند ہیں
بسا تلخ عیشان تلخی چشاں بہت سے تنگ روزی والے تلخی برداشت کرنے والے	۷	کہ آیند در حلہ دامن کشاں حلے پہنے ہوئے دامن کھینچتے ہوئے آئیں گے
ببوسی گرت عقل و تدبیر ہست اگر تجھے عقل اور تدبیر ہے تو چوم لے	۸	ملک زادہ را در نواخانہ دست شہزادے کے ہاتھ قید خانے میں
کہ روزے فرج یابد از شہر بند کیونکہ ایک دن وہ قید خانہ سے رہائی پاوے گا	۹	بلندیت بخشد چو گردد بلند تو تجھکو بلندی بخش دے گا جب وہ خود بلند ہو جائیگا
مسوزاں درختِ گل اندر خریف درخت میں پھول کے پودے کو مت جلا	۱۰	کہ در نو بہارت نماید طریف کیونکہ نئی بہار میں تجھے تروتازہ دکھائی دے گا

۱۔ کسے را کہ جس شخص کو کہ با دوستے دوست کے ساتھ سرخوشست تعلق ہے یا عشق ہے نہ بینی نہیں دیکھتا تو چوں کیسے بارِ دشمن دشمن کا بوجھ یعنی تکلیف کش بار کے ساتھ لگ کر بوجھ کھینچنے والا

۲۔ بدرد پھاڑتا ہے چو گل پھول کی طرح جامہ کپڑا از دستِ خار کانٹے کے ہاتھ سے در دل افتادہ دل میں پڑا ہو خندد ہنستا ہے چوں نار انار کی طرح

۳۔ غمِ جملہ سب کا غم خور کھا در ہوائے یکے ایک کی محبت میں مراعاتِ صد سو کی رعایت کن کر برائے یکے ایک کے واسطے

۴۔ گرت اس کی تا دوسرے مصرعے کی نظر کے ساتھ لگتی ہے یعنی اگر تیری نظر میں خاکپایانِ شوریدہ سر دیوانے گھٹیا لوگ اند ہیں

۵۔ کسے را کہ جس کسی کو کہ نزدیکِ ظننت تیرے خیال میں بد اوست وہ برا ہے چہ دانی تو کیا جانے صاحب ولایت ولایت والا خود اوست وہ خود ہے وہی ہے

۶۔ درِ معرفت معرفت کا دروازہ بر کسانیست ان لوگوں پر ہے باز کھلا درہاست دروازے ہیں بر روئے ایشاں ان کے چہروں پر فراز بند

۷۔ بسا بہت سے تلخ عیشاں تنگ روزی والے تلخی چشاں تلخی چکھنے والے آیند آویں گے وہ در حلہ حلوں میں دامن کشاں دامن کھینچتے ہوئے

۸۔ ببوسی چوم لے تو گرت اگر تجھکو ہست ہے ملک زادہ شہزادہ نواخانہ قید خانہ دست ہاتھ

۹۔ روزے ایک دن فرج یابد خلاصی پاوے گا شہر بند قید خانہ بلندیت بخشد بلندی تجھ کو بخشے گا چوں گردد جب ہووے گا ۱۰۔ مسوزاں مت جلا درختِ گل پھول کا پودا خریف خزاں پت جھڑ نوبہارت نئی بہار میں تجھ کو نماید دکھائی دے گا طریف تروتازہ

تشریح: (۱) یعنی عاشق لوگ اپنے رقیبوں اور مخالفوں کی طرف سے کیسی کیسی اذیتیں برداشت کرتے ہیں (۲) عاشق رقیبوں کے ہاتھ سے اپنے کپڑے ایسے پھاڑ لیتا ہے جیسے پھول کی پتیاں کانٹوں کے ستم سے کٹی پھٹی ہوتی ہیں، لیکن باوجود اس کے دل میں خون پڑا ہوتا ہے پھر بھی انار کی طرح ہنستا ہے جس کے اندر خونیں رنگ کے دانے ہوتے ہیں اور پودا پک کر کھل جاتا ہے (۳) یعنی محبوب کی وجہ اس کے تمام متعلقین کے ستم برداشت کر یا یہ کہ خدائے واحد کی رضا کے لئے سارے جہان کی مصیبتیں برداشت کر (۴-۵) یہ عین ممکن ہے تو جس شخص کی طرف سے بدگمان ہے وہی خدا کا ولی ہو اس لئے فقیروں اور درویشوں کو حقیر نہ سمجھا کر (۶) عام طور پہ عارفانِ حق ایسے سادہ وضع لوگ ہوتے ہیں جن کو کوئی شخص گھر بلانے یا ان کی صدا پر دروازہ کھولنے کے لئے طیار نہیں ہوتا (۷) بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جن کو دنیا میں کھانے کو روٹی اور تن ڈھانپنے کو کپڑا نہیں ملتا لیکن درجۂ ولایت پر فائز ہونیکی وجہ سے جنت میں قیمتی حلے پہنائے جائیں گے (۸-۹) بادشاہ نے کسی بات سے ناراض ہو کر اگر شہزادے کو قید رکھا ہو تو عقلمندی یہ ہے کہ جیل خانہ ہی میں اس سے مراسم استوار کر لو اور اس کی خاطر خدمت کر کے اس کے دل میں رسائی پیدا کر لو کیونکہ وہی قیدی کل کا بادشاہ ہے جب وہ تخت نشین ہوگا تو تیری خدمت کا صلہ ضرور دے اسی طرح آج کے باشرع فقیر کل جنت کے بادشاہ ہوں گے اس لئے ان کی دلجوئی اور خدمت بھی لازمی چیز ہے (۱۰) موسم پت جھڑ میں گلاب کے پودوں کی بے رونقی دیکھ کر انہیں جلانا نہ چاہیئے کیونکہ وہی موسم بہار میں تروتازہ ہو جاتے ہیں ایسے ہی اولیاء اللہ اگرچہ دنیا میں بے حیثیت ہیں مگر آخرت میں ان کا اعزاز و اکرام ہو گا۔

Scanned by CamScanner

حکایت پدرِ بخیل و فرزندِ لااُبالی

بخیل باپ اور بے پرواہ بیٹے کی حکایت

یکے زہرہ خرج کردن نداشت ۲ زرش بود و یارائے خوردن نداشت
ایک شخص خرچ کرنیکا حوصلہ نہیں رکھتا تھا — اس کے پاس پیسہ تو تھا پر کھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا

نخوردے کہ خاطر بیاسایدش ۳ ندادے کہ فردا بکار آیدش
نہ تو کھاتا کہ اس کا دل آرام پاتا — نہ ہی دیتا کہ کل کسکے کام آتا

شب و روز دربندِ زر بود و سیم ۴ زر و سیم دربندِ مردِ لئیم
رات دن سونے چاندی کی فکر میں رہتا — سونا اور چاندی کمینے آدمی کی قید میں رہتا

بدانست روزے پسر در کمیں ۵ کہ ممسک کجا کرد زر در زمیں
بیٹے نے ایک دن گھات میں سے پتہ چلا لیا — کہ بخیل نے زمین میں سونا کہاں دبایا ہے

ز خاکش بر آورد و برباد داد ۶ شنیدم کہ سنگے در آنجا نہاد
اس سے زمین میں سے نکال کر برباد کر دیا — میں نے سنا کہ وہاں ایک پتھر رکھ دیا

جواں مرد را زر بقائے نکرد ۷ بیک دستش آمد بدیگر بخورد
جوان کے پاس سونا ٹھہر نہ سکا — اس کے ایک ہاتھ آیا دوسرے سے کھا لیا

کزیں کم زنے بود ناپاک رو ۸ کلاہش ببازار و میزر گرو
وہ بدچلن ایسا بدبخت تھا — کہ اس کی ٹوپی اور لنگی بازار میں گروی رہتی تھی

نہادہ پدر چنگ در نائے خویش ۹ پسر چنگی و نائی آوردہ پیش
باپ نے اپنے گلے میں ستار رکھ لی — بیٹے نے ستار اور شہنائی نواز بلا لیا

پدر زار و گریاں ہمہ شب نخفت ۱۰ پسر بامداداں بخندید و گفت
باپ نے روتے ہوئے ساری رات نیند نہ کی — بیٹے نے صبح ہنس کر کہا

۱۔ پدرِ بخیل کنجوس باپ فرزند بیٹا لااُبالی بیں نہیں پرواہ کرنا۔ مراد بے پرواہ

۲۔ یکے ایک زہرہ خرچ کردن خرچ کرنے کا حوصلہ نداشت نہیں رکھتا تھا زرش اس کے پاس سونا بود تھا یارائے خوردن کھانے کی طاقت

۳۔ نخوردے نہ کھاتا خاطر دل بیاسایدش آرام پاتا اس کا ندادے نہ دیتا فردا کل یعنی قیامت بکار آیدش اس کے کام آتا

۴۔ شب و روز رات دن دربندِ زر سونے کی فکر میں بود تھا سیم چاندی زر و سیم سونا چاندی دربندِ مردِ لئیم کمینے آدمی کی قید میں

۵۔ بدانست جان لیا روزے ایک دن پسر بیٹا در کمیں گھات میں ممسک بخیل کجا کرد کہاں کیا زر سونا در زمیں زمین میں

۶۔ ز خاکش مٹی میں سے اس کو بر آورد نکال لیا برباد کر دیا شنیدم میں نے سنا سنگے ایک پتھر در آں جا اس جگہ نہاد رکھ دیا

۷۔ زر سونا بقائے نکرد ٹھہر نہ سکا بیک دستش اس کے ایک ہاتھ میں آمد آیا بدیگر دوسرے سے بخورد کھا لیا

۸۔ کزیں ایسا کم زنے فضول خرچ یا بدبخت کلاہش اس کی ٹوپی میزر چادر گرو گروی

۹۔ نہادہ رکھا پدر باپ چنگ ستار نائے خویش اپنا گلا پسر بیٹا چنگی ستار بجانے والا نائی بانسری آوردہ پیش بلا لیا

۱۰۔ پدر بیٹا زار و گریاں روتا ہوا ہمہ شب ساری رات نخفت نہ سویا پسر بیٹا بامداداں صبح سویرے بخندید ہنس پڑا و گفت اور کہا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مقصد ہے کہ بخیل شخص اپنی دولت سے خود تو فائدہ نہیں اٹھاتا لیکن اس کے وارث عیاشیاں کرتے اور گل شرے اڑاتے ہیں۔ (۲، ۳) کوئی بخیل شخص بڑا مالدار تھا لیکن کھانے پینے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا اور اسے یہ بھی توفیق نہ تھی کہ خیرات کر کے آخرت کا ذخیرہ بنا لیتا (۴) ہر وقت اسے مال جمع کرنے کی فکر ہوتی اور مال و زر اس کے قبضے میں قیدی کی طرح بے بس ہوتا جسے کبھی نکلنا نصیب نہ ہوتا (۵) فضول خرچ بیٹے نے چھپ کے دیکھ لیا کہ بخیل باپ روپیہ پیسہ کہاں دبا کے رکھتا ہے (۶) بیٹے نے سارا مال اس جگہ سے نکال لیا اور وہاں ایک پتھر دبا کر جگہ برابر کر دی (۷) چونکہ بے محنت کی کمائی تھی اس لئے نہایت بے دردی سے اڑا دی ادھر آئی اور ادھر گئی (۸) فضول خرچی کی وجہ سے وہ ہمیشہ مقروض رہتا اور اس کی مختلف چیزیں لوگوں کے پاس گروی رہتیں (۹) ستار گلے میں رکھنے کا مطلب ہے کہ رونے کی وجہ سے اس کے گلے سے ستار جیسی چیں چیں کی آواز نکلتی تھی۔ باپ نے جب مال کی جگہ پتھر دیکھا تو اسے اتنا صدمہ ہوا کہ ساری رات روتا رہا اور بیٹے کے ہاتھ چونکہ مفت کا مال لگا تھا اس نے گویئے اور سازندے بلا کر جشن کا اہتمام کر ڈالا (۱۰) جب باپ ساری رات روتا رہا تو بیٹے نے صبح اس پر یہ پھبتی کسی۔

Scanned by CamScanner

۱. زر از بہر خوردن بود اے پدر — ز بہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
اے باپ روپیہ پیسہ کھانے پینے کیلئے ہوتا ہے — رکھنے کے واسطے کیا پتھر اور کیا سونا!

۲. زر از سنگ خارا بروں آورند — کہ بخشند و پوشند و آساں خورند
سونا سخت پتھر سے نکالتے ہیں! — تاکہ بخشش کریں اور پہنیں اور آرام سے کھائیں

۳. زر اندر کفِ مردِ دنیا پرست — ہنوز اے برادر بسنگ اندر ست
دنیادار آدمی کے ہاتھ میں سونا — بھائی! ابھی پتھر کے اندر ہی ہے

۴. چوں در زندگانی بدی باعیال — گرت مرگ خواہند از ایشاں منال
اہل وعیال کے ساتھ جب تو زندگی میں برا ہے — تو اگر وہ تیری موت چاہیں تو ان کا شکوہ نہ کر

۵. چو چشمارو آنگہ خورند از تو سیر — کہ از بام پنجہ گزہ افتی بزیر
اس وقت تجھ سے سیر ہو کر کھائیں گے جب تو ڈراوے کی طرح — پچاس گزی چھت سے نیچے آ گرے گا

۶. بخیل توانگر بدینار و سیم — طلسمے ست بالائے گنجے مقیم
دولت مند بخیل سونے چاندی پر — خزانے پر بیٹھا ہوا ایک جادو ہے

۷. ازاں سالہا مے بماند زرش — کہ لرزد طلسمے چنیں بر سرش
اس کا سونا اسی وجہ سے سالوں تک رہ جاتا ہے — ایسا جادو اس کے سر پر ہل رہا ہے

۸. بسنگ اجل ناگہش بشکنند — باسودگی گنج قسمت کنند
اس کو اچانک موت کے پتھر سے توڑ دیں گے — خزانہ آرام سے تقسیم کریں گے

۹. پس از بردن و گرد کردن چو مور — بخور پیش ازاں کت خورد کرم گور
چیونٹی کی طرح لانے اور جمع کرنے کے بعد — اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھا جائیں

۱۰. سخنہائے سعدی مثال ست و پند — بکار آیدت گر شوی کاربند
سعدی کی باتیں مثال اور نصیحت ہیں! — اگر تو کاربند ہو جائے تو تیرے کام آئیں گی

۱۔ زر سونا از بہر واسطے خوردن کھانا بود ہووے پدر باپ ز بہر نہادن رکھنے کے واسطے چہ سنگ کیا پتھر چہ زر کیا سونا

۲۔ سنگ خارا سخت پتھر بروں باہر آورند لاتے ہیں کہ بخشند تاکہ بخشیں پوشند پہنیں خورند کھا دیں

۳۔ زر سونا کف ہاتھ مرد دنیا پرست دنیا دار آدمی ہنوز ابھی برادر بھائی بسنگ پتھر اندست میں ہے

۴۔ چوں جب در زندگانی زندگی میں بدی اصل بدا ای برا ہے تو باعیال اہل وعیال کے ساتھ گرت اس کی ت مرگ کے ساتھ لگتی ہے یعنی تیری موت خواہند چاہیں از ایشاں منال مت رو

۵۔ چوں مثل چشمارو ڈراوا پرندوں کو ڈرانے کے لئے جو شکل سی بنائی جاتی ہے آنگہ اس وقت خورند کھاویں گے از تو تجھ سے سیر پیٹ بھر کر بام چھت افتی گرے تو بزیر نیچے

۶۔ بخیل توانگر کنجوس دولت مند بدینار و سیم اشرفی اور چاندی پر طلسمے ست ایک جادو ہے بالائے گنجے خزانے کے اوپر مقیم ٹھہرا ہوا

۷۔ ازاں اس وجہ سے سالہا جمع سال بماند رہ جاتا ہے زرش اس کا سونا لرزد کانپتا ہے طلسمے ایک جادو چنیں ایسا بر سرش اس کے سر پر

۸۔ بسنگ اجل موت کے پتھر کے ساتھ ناگہش اچانک اس کو بشکنند توڑ دیں گے باسودگی آرام کے ساتھ گنج خزانہ قسمت کنند تقسیم کریں گے

۹۔ پس از بردن لے جانے کے بعد گرد کردن جمع کرنا بخور کھا پیش ازاں اس سے پہلے کت اس کی ت خورد کا مفعول ہے یعنی تجھ کو کھاوے کرم گور قبر کے کیڑے ۱۰۔ سخنہائے سعدی سعدی کی باتیں پند نصیحت بکار آیدت تیرے کام آویں گر شوی اگر ہو جائے تو کاربند عامل

تشریح: (۱) سونا تو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہوتا ہے اگر رکھا ہی رہنا ہے تو پھر سونا اور پتھر برابر ہے (۲) کانوں اور پتھروں سے سونا اس لئے نکالا جاتا ہے تاکہ اسے کھائیں پئیں اور بخشش کریں۔

(۳) دنیادار بخیل آدمی کے ہاتھ میں سونا ایسے ہی ہے جیسے ابھی پتھروں میں پڑا ہو نہ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا نہ اس سے (۴) اگر تو مالدار ہونے کے باوجود اپنے اہل وعیال کو تنگی میں مبتلا رکھتا ہے تو لازماً وہ تیری موت کی دعائیں مانگیں گے "تاکہ وہ بعد میں تیرے جمع کردہ مال کے مزے اڑائیں (۵) کھیتی کی حفاظت کے لئے جو ڈراوا بنایا جاتا ہے جب تک وہ کھڑا رہتا ہے پرندے اور جانور اس سے ڈرتے رہتے ہیں جب وہ گر جاتا ہے تو وہ بے خوف کھیتی پر لوٹ پڑتے ہیں اسی طرح جب تک تیری ذات موجود ہے خوف کی وجہ سے اہل وعیال تیرے مال کو حسبِ خواہش خرچ نہیں کر سکتے جب تو مر جائے گا تو وہ ساری کسریں چند دن میں نکال لیں گے (۶، ۷) بخیل کی مثال تو اس جادو کے سانپ کی ہے جو خزانے پر مقیم ہونے کے باوجود اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا نہ ہی دوسروں کو نفع اٹھانے کا موقع دیتا ہے اسی وجہ سے اس کا مال و زر ایک پائی کی کمی کے بغیر اس کی موت تک باقی رہتا ہے (۸) فرشتۂ موت اس طلسم کو توڑ دیتا ہے یعنی بخیل کی موت آجاتی ہے تو وارث مزے سے اس کا مال اڑاتے ہیں (۹) چیونٹی بڑا حریص جانور ہے جو اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ غلہ جمع کر کے رکھتا ہے تو چیونٹی کی طرح جمع کرنے کی بجائے اسے کھا پی لینا چاہیے ورنہ قبر میں خود تو کیڑوں کی خوراک بننا ہی ہے (۱۰) مصنف رح کہتے ہیں کہ میری نصیحت آمیز باتیں بڑی کارآمد ہیں جو ان پر عمل پیرا ہوگا اسے بڑا فائدہ ہوگا۔

۱ در یغست ازیں روئے بر تافتن — کزیں روئے دولت تواں یافتن

ان سے منہ پھیرنا افسوس سناک ہے — کیونکہ ان سے دولت کا منہ دیکھ سکتے ہیں

حکایت احسان اندک و ثمرۂ آں بے نہایت

حکایت تھوڑے سے احسان اور اس کے بیشمار پھل کے بیان میں

۳ جوانے بدانگے کرم کردہ بود — تمنائے پیرے بر آوردہ بود

ایک نوجوان نے ایک ٹکہ خیرات کیا تھا — ایک بوڑھے کی حاجت پوری کی تھی

۴ بجرمے گرفت آسمان ناگہش — فرستاد سلطان بکشتن گہش

اچانک آسمان نے اسے ایک جرم میں پکڑ لیا — بادشاہ نے اسے قتل گاہ میں بھیج دیا

۵ تماشا کناں بر در و کوئے و بام — تگاپوئے ترکان و جوش عوام

لوگ دروازوں گلیوں اور چھتوں پر تماشا دیکھتے تھے — سپاہیوں کی بھاگ دوڑ اور عوام کے جوش کا

۶ چوں دید اندر آشوب درویش پیر — جواں را بدست خلائق اسیر

بوڑھے درویش نے جب شور و غوغا کے بیچ — جوان کو مخلوقات کے ہاتھ گرفتار دیکھا

۷ دلش بر جواں مرد مسکین بخست — کہ بارے دل آوردہ بودش بدست

اس کا دل مسکین نوجوان پر زخمی ہو گیا — کیونکہ اس نے ایک دفعہ اس کی دلداری کی تھی

۸ برآورد زاری کہ سلطاں بمرد — جہاں ماند و خوئے پسندیدہ برد

اس نے چیخ ماری کہ بادشاہ مرگیا — جہاں رہ گیا وہ اچھی عادتیں ساتھ لے گیا

۹ بہم بر ہمے سود دست دریغ — شنیدند ترکان آہختہ تیغ

افسوس کا ہاتھ ایک دوسرے پر ملتا تھا — تلوار سونتے ہوئے سپاہیوں نے سنا

۱۰ بفریاد از ایشاں برآمد خروش — تپانچہ زناں بر سر و روئے و دوش

ان کی فریاد سے چیخ و پکار بلند ہوئی! — سر چہرے اور کاندھوں پر طمانچے مارتے ہوئے

(۱) دریغ ست افسوس ہے ازیں اس سے روئے منہ بر تافتن پھیرنا کزیں کہ اس سے روئے دولت دولت کا چہرہ تواں یافتن پا سکتے ہیں

(۲) احسانِ اندک تھوڑا سا احسان ثمرۂ آں اس کا پھل بے نہایت بے انتہا

(۳) جوانے ایک جوان بدانگے ایک ٹکے کو کرم کردہ خیرات کئے ہوئے بود تھا تمنائے پیرے ایک بوڑھے کی حاجت برآوردہ بود پوری کی تھی

(۴) بجرمے ایک جرم میں گرفت پکڑا ناگہش اچانک اس کو فرستاد بھیجا سلطان بادشاہ بکشتن گہش قتل گاہ میں اس کو

(۵) تماشا کناں تماشا کرتے ہوئے بر در و کوئے و بام چھت گلی اور دروازے پر تگاپوئے ترکان سپاہیوں کی بھاگ دوڑ جوشِ عوام عوام کا جوش

(۶) چوں جب دید دیکھا آشوب شور درویش پیر بوڑھا درویش بدست خلائق مخلوق کے ہاتھ میں اسیر قیدی

(۷) دلش اس کا دل بخست زخمی ہو گیا بارے ایک بار دل آوردہ بود دلداری کی تھی کے ساتھ لگی ہے یعنی اس کا دل بدست ہاتھ میں

(۸) برآورد زاری اس نے چیخ نکالی سلطان بمرد بادشاہ مرگیا ماند رہ گیا خوئے پسندیدہ اچھی عادتیں برد لے گیا

(۹) بہم ایک دوسرے پر زانو ہمے سود ملتا تھا دست دریغ افسوس کا ہاتھ شنیدند سنا انھوں نے ترکانِ آہختہ تیغ تلوار کھینچے ہوئے سپاہی

(۱۰) بفریاد از ایشاں ان کی فریاد سے برآمد خروش چیخیں نکلیں تپانچہ زناں طمانچے مارتے ہوئے رو چہرہ دوش کندھا

تشریح: (۱) ان نصائح اور اقوال سعدی سے اعراض کرنا بڑا افسوس ناک ہے کیونکہ ان پر عمل کرنے سے بڑی حد تک مالی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ احساں کا بدلہ بے نہایت احسان ہوجاتا ہے جیساکہ کلام پاک میں ہے **هل جزاء الاحسان الا الاحسان** (۳، ۴) کسی نوجوان کے پاس ایک ٹکہ تھا ایک بوڑھے فقیر نے ایک ٹکے کی صدا لگائی تو اس نے وہ ٹکہ فقیر کو دے دیا (۴) وہ نوجوان کسی جرم میں ماخوذ ہوا تو اسے قتل کا حکم ہوگیا (۵) جب اسے قتل کرنے لگے تو تماشائی لوگ چھتوں اور دروازوں پر کھڑے ہوگئے اہل شہر بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے تھے اور سپاہی بھی ادھر سے ادھر بھاگ دوڑ رہے تھے (۶، ۷) اس بوڑھے فقیر نے جب نوجوان کو مقتل میں کھڑا دیکھا تو اس کا دل بھر آیا کہ یہ وہی نوجوان تھا جس نے اس کی حاجت پوری کی تھی اس نے دل میں کہا جو کچھ ہو سو ہو پر اسے ضرور چھڑانا چاہیئے (۸، ۹، ۱۰) اس نے ایک دم چیخ ماری کہ لوگو! بادشاہ سلامت تو مر گئے اور ساتھ ہی افسوس سے ہاتھ ملنے لگا جب سپاہیوں نے یہ بات سنی تو وہ بھی رونے پیٹنے لگے

۱ پیادہ بسر تا در بارگاہ — دویدند و بر تخت دیدند شاہ
دربار تک سر کے بل پیدل! — دوڑے اور بادشاہ کو تخت پر دیکھا

۲ جواں از میاں رفت و بردند پیر — بگردن بر تخت سلطان اسیر
نوجوان درمیاں سے نکل گیا اور وہ بوڑھے کو لے گئے — گردن سے قید کرکے بادشاہ کے تخت کے پاس

۳ بہولش بپرسید و ہیبت نمود — کہ مرگ منت خواستن از چہ بود
ڈانٹ کر اس کو پوچھا اور رعب دکھایا — کہ تو نے میری موت کس لئے چاہی تھی

۴ چو نیکست خوئے من و راستی — بد مردم آخر چرا خواستی
جب میری عادت نیک اور ٹھیک ہے — تو نے لوگوں کی برائی آخر کیوں چاہی ہے

۵ برآورد پیر دل آور زباں — کہ حلقہ در گوش حکمت جہاں
بہادر بوڑھے نے زبان کھولی! — اے وہ بادشاہ جس کے حکم کا جہان حلقہ بگوش ہے

۶ بقول دروغے کہ سلطاں بمرد — نمردی و بیچارہ جاں ببرد
بادشاہ مر گیا کے جھوٹے قول کے ساتھ — تو تو نہیں مرا وہ بیچارہ جان بچا گیا

۷ ملک زیں حکایت چناں بر شگفت — کہ چیزش ببخشید و چیزے نگفت
بادشاہ اس واقعے سے ایسا خوش ہوا — کہ اسے کچھ بخشش کر دی اور کچھ نہ کہا

۸ وزیں جانب افتان و خیزاں جواں — ہمے رفت و بیچارہ ہر سو دوا
اور اس طرف جوان گرتا پڑتا — جا رہا تھا بیچارہ ہر طرف دوڑ بھاگ رہا تھا

۹ یکے گفت از چار سوئے قصاص — چہ کردی کہ آمد بجانت خلاص
ایک نے اس سے کہا کہ قصاص کے چوراہے سے — کیا کارروائی کرکے تیری جان کو خلاصی ملی

۱۰ بگوشش فرو گفت کاے ہوشمند — بجانے زدانگے رہیدم ز بند
اس کے کان میں کہا کہ اے ہوشمند — میری قیمتی جان ایک ٹکے کی وجہ سے قید سے چھوٹ گئی

۱۔ بسر سر کے بل یا تیز تا تک دربارگاہ دربار دویدند دوڑے وہ بر تخت تخت پہ دیدند انہوں نے دیکھا
۲۔ از میاں رفت درمیان سے نکل گیا بردند پیر بوڑھے کو لے گئے بگردن گردن سے پکڑ کر سلطان بادشاہ اسیر قیدی گرفتار
۳۔ بہولش رعب کے ساتھ اسکو بپرسید پوچھا نمود دکھائی مرگ منت میری موت اس کی خواستن کے ساتھ لگ کر برا چاہنا از چہ کس واسطے بود تھا
۴۔ چو جب نیکست نیک ہے خوئے من میری عادت راستی ٹھیک بد مردم لوگوں کی برائی چرا کیوں خواستی چاہا تو نے
۵۔ برآورد نکالا پیر دلاور بہادر بوڑھا حلقہ در گوش حکمت تیرے حکم کا حلقہ بگوش یعنی حکم کو ماننے والا
۶۔ بقول دروغے جھوٹی بات کے ساتھ سلطاں بمرد بادشاہ مر گیا نمردی تو نہیں مرا جاں ببرد جان لے گیا
۷۔ ملک بادشاہ زیں حکایت اس کہانی سے چناں ایسا بر شگفت خوش ہوا چیزش ببخشید کوئی چیز اس کو بخشی چیزے کوئی چیز نگفت نہ کہی
۸۔ وزیں جانب اور اس جانب سے افتاں و خیزاں پڑتا گرتا ہمے رفت جا رہا تھا ہر سو ہر طرف دواں دوڑتا ہوا
۹۔ یکے گفت ایک نے کہا از چار سوئے قصاص قصاص کے چوراہے سے چہ کردی تو نے کیا کیا آمد آئی بجانت تیری جان کو خلاص رہائی
۱۰۔ بگوشش اس کے کان میں فرو گفت آہستہ سے کہا کاے ہوشمند کہ اے عقل مند بجانے اسکی ی عظمت کے لئے ہے یعنی قیمتی جان زدانگے ایک دانگ کی وجہ سے رہیدم اسکی میم جانے کے ساتھ لگتی ہے یعنی میری جان چھوٹی ز بند قید سے۔

تشریح: (۱) بد حواس ہو کر دربار کی طرف پیدل ہی دوڑ پڑے وہاں پہنچ کے دیکھا تو بادشاہ تخت پر بیٹھا ہے پھر انہیں پتہ چلا کہ بوڑھے نے فراڈ کیا ہے (۲) واپس گئے تو نوجوان فرار ہو چکا تھا۔ انہوں نے بوڑھے کو پکڑ لیا اور بادشاہ کے پاس لے آئے (۳۔۴) بادشاہ نے اسے دھمکایا اور پوچھا میری موت مشہور کرنے سے تیرا کیا مطلب تھا میں لوگوں کے حق میں اچھا ہوں دوسرا میرے بعد پتہ نہیں کیسا آئے اور مخلوق سے کیا سلوک کرے پھر تو نے مخلوق کی برائی کیوں چاہی (۵۔۶) بوڑھے نے بادشاہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جو جھوٹ بولا ہے اس سے آپ کی تو موت نہ ہوئی پر اس غریب کو زندگی مل گئی جسے قتل کرنے لگے تھے (۷) بادشاہ کو یہ جواب اتنا پسند آیا کہ اسے سزا تو کیا دینا الٹا انعام و کرام سے نوازا (۸۔۹۔۱۰) دوسری طرف جوان بھاگا جا رہا تھا کسی نے اس سے پوچھا تجھے تو پھانسی لگ رہی تھی تو کیسے چھوٹ گیا اس نے رازداری سے کہا کہ ایک ٹکے کے بدلے میری جان چھوٹ گئی یعنی فقیر کو ٹکا دینے کی برکت سے مجھے خلاصی مل گئی کیونکہ وہی فقیر رہائی کا سبب بن گیا۔

۱ یکے تخم در خاک ازاں مے نہد — کہ روزِ فرو ماندگی بر دہد
ایک شخص مٹی میں بیج اس لئے ڈالتا ہے — تاکہ بیچارگی کے دن کام دیوے

۲ جوئے باز دارد بلائے درشت — عصائے ندیدی کہ عوجے شکست
ایک جو زبردست مصیبت کو ٹلا دیتا ہے — تونے نہیں دیکھا کہ ایک لاٹھی نے عوج کو ہلاک کردیا

۳ حدیثے درست آخر از مصطفےٰ ست — کہ بخشائش وخیر دفع بلا ست
آخر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث درست ہے — کہ بخشش اور خیر مصیبت کو دفع کرنے والی ہے

۴ عدو را نہ بینی دریں بقعہ پا — کہ بوبکرؒ سعد ست کشور کشا
اس علاقے میں تو دشمن کے قدم نہیں دیکھے گا — کیونکہ ابوبکرؒ سعد بادشاہ ہے

۵ بگیر اے جہانے بروئے تو شاد — جہانے کہ شادی بروئے تو باد
اے وہ بادشاہ جس کے چہرے سے دنیا خوش ہے — وہ جہان جس سے تیرے چہرے پہ خوشی آوے

۶ کس از کس بدورِ تو بارے نبرد — گلے در چمن جورِ خارے نبرد
تیرے زمانے میں کسی شخص نے کسی سے تکلیف نہیں اٹھائی — چمن میں پھول نے کانٹے کا ظلم نہیں اٹھایا

۷ تو ئی سایہ لطفِ حق بر زمین — پیمبر صفت رحمۃ العالمین
تو زمین پہ حق تعالیٰ کی مہربانی کا سایہ ہے — پیغمبر علیہ السلام کیطرح دونوں جہاں کیلئے رحمت ہے

۸ ترا قدر اگر کس نداند چہ غم — شبِ قدر را مے ندانند ہم
اگر کسی نے تیرا مرتبہ نہیں پہچانا تو کیا غم — شبِ قدر کی قدر بھی تو نہیں جانتے ہیں

حکایت در معنی۹ ثمرۂ نیکو کاری

نیکو کاری کے پھل کے معنی میں

۱۰ کسے دید صحرائے محشر بخواب — مِس تفتہ روئے زمین ز آفتاب
کسی شخص نے محشر کا میدان خواب میں دیکھا — روئے زمین آفتاب سے گرم تانبہ بنی ہوئی تھی

۱۔ یکے ایک تخم بیج خاک مٹی ازاں اس وجہ سے مے نہد رکھتا ہے روزِ فرو ماندگی عاجزی کے دن بر دہد پھل دلیوے۔

۲۔ جوئے ایک جو باز دارد روک دیتا ہے بلائے درشت سخت بلا کو عصائے ایک لاٹھی ندیدی نہیں دیکھی تونے عوجے بڑا عوج ایک لمبے قد اور لمبی عمر والا کافر جو نوح علیہ السلام کے زمانہ سے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک زندہ رہا، پھر موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مردار ہوا اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ طوفان نوح بمشکل اس کی کمر تک آیا تھا۔

۳۔ حدیثے درست صحیح حدیث مصطفےٰ لقب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخشائش مراد صدقہ دفعِ بلا مصیبت کو روکنے والا

۴۔ عدو دشمن نہ بینی نہیں دیکھتا تو دریں بقعہ اس زمین میں بقا باقی رہنا بوبکرؒ سعد مصنفؒ کا ممدوح بادشاہ کشور کشا ملک کو فتح کرنے والا

۵۔ بگیر لے لے جہانے بروئے تو ایک جہان تیرے چہرے سے شاد خوش جہانے ایسا جہان شادی بروئے تو خوشی تیرے چہرے پر باد ہووے

۶۔ کس کوئی شخص بدورِ تو تیرے زمانے میں بارے کوئی بوجھ یا تکلیف نبرد نہیں لے گیا گلے کوئی پھول در چمن باغ میں جورِ خارے کسی کانٹے کا ظلم

۷۔ تو ئی تو ہی ہے لطفِ حق اللہ تعالیٰ کی مہربانی پیمبر صفت پیغمبر کی طرح رحمۃ العالمین سارے جہانوں کی رحمت ۸۔ ترا تیرا قدر مرتبہ کس کوئی شخص نداند نہیں جانتا چہ غم کیا غم شبِ قدر رمضان المبارک کی ایک رات جو ثواب میں ہزار مہینے سے افضل ہے مے ندانند نہیں جانتے ہیں ہم بھی ۹۔ معنی مضمون ثمرۂ نیکو کاری نیکی کا پھل ۱۰۔ کسے کسی شخص دید دیکھا صحرائے محشر حشر کا میدان بخواب خواب میں مِس تفتہ گرم کیا ہوا تانبہ روئے زمین ساری زمین ز آفتاب سورج سے

تشریح: (۱) دانہ خاک میں اس لئے ملایا جاتا ہے کہ ضرورت اور بیچارگی کے دن کئی گنا زیادہ ہوکر واپس آئے (۲-۳) صدقے کا ایک جو مصیبت کو ٹلا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے الصدقۃ رد البلاء، اسی طرح ایک چھوٹی سی لاٹھی کے ذریعہ عوج بن عنق جیسا قوی ہیکل انسان ہلاک ہوجاتا ہے تو گویا معمولی صدقہ بھی نفع سے خالی نہیں (۴) جس ملک کا بادشاہ ابوبکر بن سعد جیسا ہے اس کے سامنے دشمن نہیں ٹھہر سکتا (۵) یعنی تیرے وجود سے سارے جہان کو خوشی حاصل ہے تو تجھے بھی اپنی خوشی کیلئے آخرت کا جہان حاصل کرنا چاہیئے (۶) تیرے زمانے میں کسی کو کسی کی طرف سے ذرہ برابر تکلیف نہیں پہنچی نہ کسی پھول کو کانٹوں نے ستایا ہے (۷) حدیث میں ہے السلطان ظل اللہ فی الارض لیکن جب وہ مسلمان اور عادل ہو لہذا اس کے مطابق تو خدا کا سایہ ہے اور جس طرح ہمارے پیغمبر رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح تیری برکتیں بھی یہاں وہاں دونوں جہانوں پہ محیط ہیں (۸) لوگ عموماً انمول اور بے بہا چیزوں کی جہالت کی وجہ سے قدر نہیں کرتے جیسے شب قدر کی قدر لوگوں کو معلوم نہیں پس اے بادشاہ اگر تیری بھی قدر شناسی نہیں ہوتی تو شب قدر کی طرح یہ تیری عظمت کی دلیل ہے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ تیری کسی چیز سے اگر غیر ارادی طور پر بھی کوئی خدا کا برگزیدہ بندہ مستفید ہوجائے تو تیری نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے (۱۰) کسی شخص نے خواب میں میدانِ محشر دیکھا جس میں زمین تانبے کی طرح تپی ہوئی تھی۔

۱ ہمے بر فلک شد ز مردم خروش | دماغ از تپش مے بر آمد بجوش
لوگوں کی چیخیں آسمانوں تک جاتی تھیں | اس کی تپش سے دماغ جوش کھاتا تھا

۲ یکے شخص ازیں جملہ در سایہ | بگردن براز خلد پیرایہ
ان تمام میں سے ایک شخص سائے میں تھا | جس کے گلے میں جنت کی پوشاک تھی

۳ بپرسید کاے مجلس آرائے مرد | کہ بود اندریں مجلست پائے مرد
اس سے پوچھا کہ اے رونق محفل انسان | اس مجلس میں تیرا مددگار کون ہوا

۴ رزے داشتم بر در خانہ گفت | بسایہ درش نیک مردے بخفت
اس نے کہا میرے دروازے پر ایک انگور کی بیل تھی | اس کے سائے میں ایک نیک آدمی سو گیا

۵ دریں وقت نومیدی آں مرد راست | گناہم ز دادار داور بخواست
اس نا امیدی کے وقت اس مخلص انسان نے | منصف خدا سے میرے گناہوں کی بخشش چاہی

۶ کہ یارب بریں بندہ بخشائشے | کزو دیدہ ام وقتے آسائشے
اے خدا اس بندے پر بخشش فرما | کیونکہ اس سے میں نے ایک وقت آرام دیکھا ہے

۷ چہ گفتم چوں حل کردم ایں راز را | بشارت خداوند شیراز را
میں نے جب اس راز کو حل کیا تو کیا خوب کہا | کہ شیراز کے بادشاہ کے لئے خوشخبری ہے

۸ کہ آفاق در سایہ ہمتش | مقیم اندر سفرہ نعمتش
کیونکہ سارا جہاں اس کی ہمت کے سائے میں | اور اس کی نعمتوں کے دسترخوان پر مقیم ہے

۹ درختیست مرد کرم بار دار | وزو بگذری ہیزم کوہسار
سخی آدمی ایک پھل دار درخت ہے | اس کے علاوہ پہاڑ کی لکڑی ہے

۱۰ حطب را اگر تیشہ بر پئے زنند | درخت برومند را کے زنند
اگر خشک لکڑی کی جڑوں میں کلہاڑا مارتے ہیں | تو پھل دار درختوں کو کب مارتے ہیں

۱۔ ہمے شد کے اوپر لگ کر جاتا تھا بر فلک آسمان پر مردم لوگ خروش شور تپش اس کی گرمی مے آمد آتا تھا بجوش جوش میں
۲۔ یکے ایک ازیں جملہ ان تمام میں سے بگردن گردن میں براز زائد خلد بہشت پیرایہ پوشاک
۳۔ بپرسید اس نے پوچھا مجلس آرائے اس مجلس کو سجانے والے کہ بود کون ہوا اندریں اس میں مجلست مجلس میں تیرا پائے مرد مددگار یا سہارا
۴۔ رزے ایک انگور کی بیل داشتم میں رکھتا تھا بر در خانہ گھر کے دروازے پر گفت کہا بسایہ درش اس کے سائے میں بخفت سو گیا
۵۔ دریں وقت اس وقت میں مرد راست سیدھا مرد گناہم میرا گناہ ز دادار دادار یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں جن کی اصل داد آر انصاف لانے والا دوسرے کی داد آور معنی انصاف کرنے والا خدا بخواست چاہا
۶۔ بریں بندہ اس بندے پر بخشائشے بخشش فرما کزو کیونکہ اس سے دیدہ ام میں نے دیکھا ہے آسائشے کچھ آرام
۷۔ چہ گفتم کیا خوب کہا میں نے چوں جب کردم کیا میں نے ایں راز را اس راز کو بشارت خوشخبری ہے خداوند شیراز شیراز کا مالک یعنی بادشاہ
۸۔ آفاق جمع افق کنارے جہاں ہمتش اس کی ہمت مقیم اند ٹھہرے ہوئے ہیں سفرہ نعمتش اس کی نعمت کے دسترخوان ۹۔ درختیست ایک درخت ہے مرد کرم سخی مرد بار دار پھل دینے والا وزو اور اس سے بگذری گزر لے تو ہیزم کوہسار پہاڑ کی خود رو خشک لکڑی ۱۰۔ حطب یا سن خشک درخت بر پئے پاؤں پر زنند ماریں وہ برومند پھل دار کے کب زنند مارتے ہیں

تشریح: (۱) اس کی وجہ سے لوگ چیخ و پکار کرتے تھے گرمی کی شدت سے دماغ ابل رہے تھے (۲) ان تمام سے الگ ایک شخص جنتی لباس پہنے ہوئے آرام سے سایہ میں لیٹا تھا (۳) خواب دیکھنے والے نے اس سے پوچھا کہ اے وہ شخص جو ساری محفل سے ممتاز ہے کون بابرکت ذات تیری خلاصی کا سبب بن گئی (۴ ۔ ۵ ۔ ۶) اس نے کہا میرے گھر کے سامنے ایک انگور کی بیل تھی جس کے سائے میں ایک درویش نے آرام کیا تھا آج اس درویش نے میری شفارش کر کے مجھے اس مصیبت سے رہائی دلائی اور اس راحت و آرام کا سبب بنا تو گویا وہ چیز جس کا آرام جو کہ بیل کی وجہ سے اس کو ملا تھا میرے لئے ابدی راحت کا ذریعہ بن گیا (۷ ۔ ۸) جب اتنا معمولی آرام جو کسی کو پہنچا دیا جائے اتنے بڑے مفاد کا سبب بن سکتا ہے تو پھر شاہ شیراز کے لئے بشارت ہے کیونکہ وہ تو سارے جہان کی راحت و آرام و انعام و اکرام کا سبب بن رہا ہے ۹ ۔ ۱۰) سخی آدمی پھل دار درخت کی طرح ہے جس سے لوگ ناز اٹھاتے ہیں کھاتے بھی ہیں اور اس کے سایہ میں آرام بھی کرتے ہیں بخیل کی مثال خود رو سوکھی لکڑی جھاڑی کی ہے جو سوائے جلانے کے اور کسی کام نہیں آتی سوکھی جھاڑی کو تو ہر کوئی کاٹتا ہے مگر پھل دار پودے کی سبھی حفاظت کرتے ہیں تو گویا سخی کا ہر کوئی قدر دان ہے اور بخیل سے سب بیزار۔

Scanned by CamScanner

۱ بسے پائدار اے درخت ہنر — کہ ہم میوہ داری وہم سایہ ور

ا۔ ہنر کے درخت تو بہت پائیدار ہو — کیونکہ میوہ دار بھی ہے اور سایہ ور بھی

گفتار اندر ہیبت ملوک و سیاست ملک

کہاوت بادشاہوں کی ہیبت اور ملک کی سیاست کے بیان میں

۲ بگفتیم در باب احسان بسے — ولیکن نہ شرطست با ہر کسے

ہم نے احسان کے بارے میں بہت کچھ کہا — لیکن ہر شخص کے ساتھ مناسب نہیں

۴ بخور مردم آزار را خون و مال — کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال

لوگوں کو ستانے والے کا خون اور مال کھا جا — کیونکہ شرارتی پرندے کے بال و پر اکھڑے بہتر ہیں

۵ کسے را کہ با خواجہ تست جنگ — بدستش چرا مے دہی چوب و سنگ

جس شخص کی تیرے صاحب کے ساتھ جنگ ہے — تو اس کے ہاتھ میں لکڑی پتھر کیوں دیتا ہے

۶ بر انداز بیخے کہ خار آورد — درختے بپرور کہ بار آورد

جو جڑ کانٹے اگائے اسے اکھاڑ دے — اس درخت کی پرورش کر جو پھل لادے

۷ کسے را بدہ پایۂ مہتراں — کہ بر کہتراں سر ندارد گراں

سرداروں کا مرتبہ اس شخص کو دے — جو چھوٹوں پہ سر گراں نہ رکھے

۸ مبخشائی بر ہر کجا ظالمیست — کہ رحمت بر و جور بر عالمیست

ظالم جہاں بھی ہے اسے معاف نہ کر — کیونکہ اس پہ رحم کرنا جہان پر ظلم ہے

۹ جہاں سوز را کشتہ بہتر چراغ — یکے بہ در آتش کہ خلقے بداغ

ظالم کا چراغ بجھا ہی بہتر ہے — ایک شخص آگ میں بہتر ہے مخلوق کے داغدار ہونے سے

۱۰ ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنی — بباز وے خود کارواں مے زنی

جب تو چور پہ رحم کرتا ہے — تو اپنے ہاتھوں سے قافلہ لوٹتا ہے

ا۔ لیے بہت پائیدار درخت، قائم رہ ہم بھی میوہ داری میوہ رکھتا ہے تو سایہ ور سایہ والا
۲۔ گفتار کہاوت ملوک جمع ملک بادشاہ
۳۔ بگفتیم ہم نے کہا در باب احسان احسان کے بارے میں بسے بہت نہ شرطست مناسب نہیں ہے با ہر کسے ہر شخص کے ساتھ
۴۔ بخور کھا لے مردم آزار لوگوں کو تکلیف پہنچانے والا مرغ بد برا پرندہ کندہ اکھیڑے ہوئے بہ بہتر پر و بال بال و پر
۵۔ کسے را کہ جو شخص کو کہ با خواجہ تست تیرے صاحب کے ساتھ بدستش اس کے ہاتھ چرا کیوں مے دہی دیتا ہے تو چوب لکڑی
۶۔ بر انداز اکھیڑ ڈال بیخے کہ جو جڑ کہ خار کانٹا آورد لاوے بپرور پال بار آورد پھل لائے
۷۔ کسے را اس شخص کو بدہ دے پایۂ مہتراں سرداروں کا رتبہ کہتراں چھوٹے لوگ ندارد گراں بھاری نہ رکھے یعنی بد دماغی نہ کرے
۸۔ مبخشا بخشش نہ کر ہر کجا جہاں کہیں ظالمیست کوئی ظالم ہے بر و اس پر جور ظلم بر عالمیست ایک جہان پر ہے۔
۹۔ جہاں سوز جہان کو جلانے والا کشتہ بجھا ہوا بہتر یکے بہ ایک بہتر ہے در آتش آگ میں کہ خلقے بداغ مخلوق کے داغی ہونے سے
۱۰۔ ہر آنکہ جس وقت بر دزد چور پر کنی تو کرے بباز وے خود اپنے ہاتھوں سے کارواں قافلہ مے زنی لوٹتا ہے تو

تشریح: (۱) جملہ دعائیہ ہے کہ اے بادشاہ تیری عمر دراز ہو تو پھل دار درخت کی طرح پھل دار بھی ہے اور سایہ دار بھی (۲) اس گفتار کا مقصد ہے کہ احسان و سلوک بھی بے محل نہیں کرنا چاہیے (۳) ہم نے احسان کرنے کی ترغیب تو بہت دلائی ہے پر احسان بھی اس شخص پر کرنا چاہیے جو اس کا مستحق ہو نہ کہ نااہل پر (۴) جو شخص لوگوں کو ستاتا ہے اس پر احسان تو کجا اس کا تو مال و جان بھی برباد کر دینا چاہیے کیونکہ خبیث پرندے کے پر نہ ہی ہوں تو بہتر ہے (۵) جو موذی تیرے آقا سے لڑتا ہو اس کو اسلحہ مہیا کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ یہی حال خلقت آزار اور خالق کے نافرمان کا ہے۔ (۶) جس درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو اس کو اکھاڑ دے اور پھل دار اور نفع مند درخت کی پرورش کر (۷) سرداری کا تاج اس شخص کے سر پر رکھو جو بد دماغ نہ ہو مخلوق خدا کو تنگ نہ کرتا ہو عوام الناس کو ذلیل نہ سمجھتا ہو (۸) ظالم آدمی کہیں بھی ہو اس کے ہاتھ توڑ دو تاکہ ظلم نہ کر سکے کیونکہ اس پر رحم کرو گے تو وہ مخلوق کو ستائے گا جس کا سبب تم ہو گے (۹) مخلوقات کو تنگ کرنے والے شخص کا چراغ بجھا دینا ہی بہتر ہے کیونکہ اگر اس کا چراغ روشن ہو گا تو وہ سارے لوگوں کے مکان جلائے گا اس لئے بہتر ہے کہ اسی کو جہنم رسید کر دو۔ تاکہ عوام الناس اس کے شر سے راحت پائیں (۱۰) جو شخص چوروں کی پاسداری کرتا ہے گویا وہ قافلے لوٹنے کا سبب بنتا ہے کیونکہ اگر یہ چوروں کو تحفظ نہ دیتا تو راہ زنی نہ کر سکتے۔

۱ جفا پیشگاں را بدہ سر بباد — ستم بر ستم پیشہ عدلست و داد

ظالموں کا سر برباد کر — ظالم کے اوپر ظلم عدل و انصاف ہے

گفتار در معنی احسان با کسے کہ سزاوار نباشد

ایسے شخص کے ساتھ احسان کرنے کے بیان میں جو احسان کے لائق نہ ہو کہاوت

۳ شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد — کہ زنبور در سقف اولانہ کرد

میں نے سنا کہ ایک مرد کو گھر کی فکر ہوئی — جب کہ بھڑوں نے اس کی چھت میں چھتہ لگا لیا

۴ زنش گفت زینان چہ خواہی مکن — کہ مسکین پریشاں شوند از وطن

اس کی بیوی نے کہا ان سے کیا چاہتا ہے مت اتار — کہ بیچارے اپنے وطن سے پریشان ہو جائیں گے

۵ بشد مرد ناداں بر کار خویش — گرفتند یک روز زن را بہ نیش

بیوقوف مرد اپنے کام پر چلا گیا — بھڑوں نے ایک دن عورت کو ڈنگوں میں پکڑ لیا

۶ بیامد ز دکان سوئے خانہ مرد — براں بے خرد زن بسے طیرہ کرد

مرد دکان سے گھر کی طرف آیا — اس بے عقل بیوی پر بہت غصے ہوا

۷ زن بے خرد بر در و بام و کوی — ہمے کرد فریاد و مے گفت شو

بے عقل عورت دروازے چھت اور گلی پر — شور کرتی تھی اور شوہر کہتا تھا

۸ مکن روئے بر مردم اے زن ترش — تو گفتی کہ زنبور مسکیں مکش

اے عورت تو لوگوں پر منہ نہ بنا — تو نے ہی کہا تھا کہ بے چارے بھڑوں کو نہ مار

۹ کسے با بداں نیکوئی چوں کند — بداں را تحمل بد افزوں کند

کوئی شخص بروں سے نیکی کیسے کرے — بروں سے تحمل کرنا برائی کو بڑھاتا ہے

۱۰ چوں اندر سرے بینی آزار خلق — بشمشیر تیزش بیازار حلق

جب کسی سر میں تو مخلوق کی تکلیف دیکھے — تو تیز تلوار سے اس کا حلق کاٹ دے

۱۔ جفا پیشگاں جمع جفا پیشہ ظالم لوگ بدہ دے سر بباد سر برباد کر ستم ظلم ستم پیشہ ظالم عدلست انصاف ہے داد انصاف

۲۔ گفتار کہاوت در معنی احسان احسان کے معنی میں با کسے کہ اس شخص کے ساتھ سزاوار لائق نباشد نہ ہووے

۳۔ شنیدم میں نے سنا مردے ایک مرد غم خانہ گھر کا غم خورد کھایا اس نے زنبور بھڑ در سقف اولانہ اس کی چھت میں لانہ چھتہ کرد بنا لیا

۴۔ زنش اس کی عورت گفت کہا زینان ان سے چہ خواہی تو کیا چاہتا ہے مکن مت کر شوند ہو ویں گے از وطن اپنے گھر سے

۵۔ بشد چلا گیا مرد ناداں بے وقوف بر کار خویش اپنے کام کے پیچھے گرفتند پکڑا انھوں نے یک روز ایک دن زن عورت بہ نیش ڈنگ سے

۶۔ بیامد آیا سوئے خانہ گھر کی طرف براں اس پر بے خرد بے عقل بسے بہت طیرہ غصہ کرد کیا

۷۔ زن بے خرد بے عقل عورت بر در و بام دروازے اور چھت پر کوی کوچہ ہمے کرد کرتی تھی مے گفت کہتا تھا شو شوہر

۸۔ مکن مت کر روئے بر مردم چہرہ لوگوں پر اے زن اے عورت ترش کھٹا گفتی تو نے کہا تھا زنبور مسکیں بیچارے بھڑ مکش مت مار

۹۔ کسے کوئی شخص با بداں بروں کے ساتھ نیکوئی نیکی چوں کیسے کند کرے بداں را بروں کو تحمل برداشت بد بدی افزوں زیادہ ۱۰۔ چوں جب اندر سرے کسی سر میں بینی دیکھے تو آزار خلق مخلوق کی تکلیف بشمشیر تیزش تیز تلوار سے شین حلق کے ساتھ لگ کر اس کے حلق کو بیازار ستا

تشریح : (۱) ظالموں کو تباہ و برباد کر دے کیونکہ ظالم کے اوپر ظلم عین انصاف ہے (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ نا اہل کے ساتھ احسان نامناسب ہے اور خلاف مصلحت ہے (۳) کسی کے گھر میں بھڑوں نے چھتہ بنانا شروع کیا تو مرد کو بڑی فکر ہوئی کہ یہ تو ہمیشہ تنگ کریں گے (۴) مرد نے چھتہ اتارنا چاہا تو اس کی بیوی نے کہا کہ ان بیچاروں کو کیوں پریشان کرتا ہے لگا رہنے دے (۵) مرد اپنے کاروبار میں چلا گیا تو بھڑوں نے عورت پر حملہ کر دیا اور اسے ڈنگ مار مار کے بے حال کر دیا (۶) جب آدمی دکان سے واپس آیا تو عورت کا حلیہ بگڑا دیکھ کر اس پر بہت ناراض ہوا (۷) بیوقوف عورت زہر اور درد کی وجہ سے بے تاب ہو کر ادھر ادھر بھاگتی اور چیخ و پکار کرتی تھی۔ مرد نے کہا (۸) اب لوگوں کو منہ بنا کے کیا دکھاتی ہے یہ سب تیری بیوقوفی کا نتیجہ ہے تو نے ہی کہا تھا بیچاروں کو کچھ نہ کہہ (۹) بدوں سے نیکی نہیں کی جا سکتی کیونکہ ان سے تحمل کا مطلب ان کی بدی کو ترقی دینا ہے (۱۰) جس سر میں لوگوں کی ایذا رسانی کے منصوبے ہوں اس کا گردن سے جدا کر دینا بہتر ہے۔

۱ سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند ۔۔۔ بفرمائی تا استخوانش دہند
کتا آخر کون ہے جس کیلئے دستر خوان بچھائیں ۔۔۔ کہہ دے اس کو ہڈی پھینک دیں

۲ چہ نیکو زدست ایں مثل پیر دہ ۔۔۔ ستور لگدزن گرانبار بہ
دیہاتی بوڑھے نے یہ مثال خوب بیان کی ہے ۔۔۔ دولتیاں مارنے والی سواری بھاری بوجھ والی بہتر ہے

۳ اگر نیک مردی نماید عسس ۔۔۔ نیارد بشب خفتن از دزد کس
اگر چوکیدار شرافت دکھاوے ۔۔۔ تو کوئی شخص چوروں کی وجہ سے رات کو سو نہ سکے

۴ نئے نیزہ در حلقۂ کارزار ۔۔۔ بقیمت تراز نیشکر صد ہزار
لڑائی کے میدان میں نیزے کی لکڑی ۔۔۔ قیمت میں گنے سے لاکھ گنا بڑھ کر ہے

۵ نہ ہر کس سزاوار باشد بمال ۔۔۔ یکے مال خواہد یکے گوشمال
ہر شخص مال کا سزاوار نہیں ہے ۔۔۔ ایک مال چاہتا ہے ایک سزا

۶ چو گربہ نوازی کبوتر برد ۔۔۔ چو فربہ کنی گرگ یوسفؑ درد
جب تو بلی کو پالے گا تو کبوتر لے جائیگی ۔۔۔ جب تو بھیڑیے کو موٹا کرے گا تو یوسفؑ کو پھاڑ ڈالے گا

۷ بنائے کہ محکم ندارد اساس ۔۔۔ بلندش مکن ور کنی زو ہراس
جس عمارت کی بنیاد مضبوط نہ ہو ۔۔۔ اس کو بلند نہ کر اور اگر کریگا تو اس سے ڈر رہ

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی
کہاوت پیش بینی اور انجام سوچنے کے بیان میں

۹ چہ خوش گفت بہرام صحرانشیں ۔۔۔ چو یکران توسن زدش بر زمین
صحرانشین بہرام نے کیا خوب کہا ۔۔۔ جب سرکش گھوڑے نے اسے زمین پر دے مارا

۱۰ دگر اسپے از گلہ باید گرفت ۔۔۔ کہ گر سرکشد باز شاید گرفت
گلے سے کوئی دوسرا گھوڑا لانا چاہیئے ۔۔۔ جو اگر سرکشی کرے تو تھاما جا سکے

۱۔ سگ کتا کہ باشد کون ہووے خوانش دستر خوان اس کے لیئے نہند رکھیں بفرمائی حکم دے تو تاکہ استخوانش ہڈی اس کو دہند دیویں

۲۔ چہ نیکو کیا خوب زدست بیان کی ہے ایں مثل یہ مثال پیر دہ دیہاتی بوڑھا ستور لگدزن دولتی مارنے والی سواری گرانبار بھاری بوجھ والی بہ بہتر

۳۔ نیک مردی شرافت نماید دکھاوے عسس چوکیدار نیارد نہ لاسکے بشب رات کو خفتن سونا از دزد چوروں سے کس کوئی شخص

۴۔ نئے نیزہ نیزے کی لکڑی حلقۂ کارزار لڑائی کا میدان بقیمت تر قیمت میں بڑھ کر نیشکر گنا صد ہزار ایک لاکھ

۵۔ ہر کس ہر شخص سزاوار لائق باشد ہووے بمال مال کے یکے ایک خواہد چاہتا ہے گوشمال گوشمالی یعنی کان ملنے کی سزا

۶۔ چو جب گربہ بلی نوازی پالے تو برد لے جائے گی فربہ موٹا کنی کرے تو گرگ بھیڑیا یوسفؑ مشہور پیغمبر جو حضرت یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ کے بیٹے اور نہایت حسین وجمیل تھے

۷۔ بنائے کہ جو عمارت کہ محکم مضبوط ندارد نہ رکھے اساس بنیاد بلندش اس کو بلند مکن مت کر ور کنی اور اگر کرے تو زو اس سے ہراس ڈر

۸۔ گفتار کہاوت پیش بینی پہلے دیکھ لینا عاقبت اندیشی آخر کو سوچ لینا

۹۔ چہ خوش کیا خوب گفت کہا بہرام ایران کا ایک بادشاہ جو شکار کے شوق میں جنگلوں میں پڑا رہتا تھا۔ صحرانشیں جنگل میں بیٹھنے والا یکران اونٹ جیسا سرخ گھوڑا توسن سرکش زدش مارا اس کو بر زمین زمین پر دگر دوسرا اسپے گھوڑا از گلہ گلے میں باید گرفت پکڑنا چاہیئے کہ تاکہ سرکشد سرکشی کرے باز شاید گرفت پھر پکڑ سکیں یا تھام سکیں۔

تشریح: (۱) کتا صفت انسان کو دستر خوان پر نہیں بٹھانا چاہیئے اسے تو کتے کی طرح دور سے ہڈی پھینک دینی چاہیئے (۲) دیہاتی بڈھے کی مثال بہت خوب ہے کہ جو گدھا دولتیاں چلاتا ہو تو اس کا علاج زیادہ بوجھ ڈالنا ہے (۳) اگر چوکیدار سختی نہ دکھائے تو چور تو دلیر ہو جائیں گے اور ان کی وجہ سے لوگوں کی نیندیں حرام ہو جائیں گی (۴) چیز کی قیمت موقع محل کے لحاظ سے پڑتی ہے میدان جنگ میں بانس کی اور شکر کی مل میں گنے کی قیمت زیادہ ہے (۵) ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کو انعام واکرام دیا جائے بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں بھوک اور مشقت دی جائے تو ان کی طبیعت راست ہوتی ہے (۶) کبوتر رکھنے ہوں تو بلی نہ پالو حسنِ یوسفؑ سے محظوظ ہونا ہو تو بھیڑیوں کی پرورش نہ کرو ورنہ اس کو پھاڑ کھائیں گے (۷) بنیاد کمزور ہو تو عمارت اونچی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہر وقت اس کے گرنے کا خطرہ رہے گا (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ نااہل کو شروع ہی سے نوازنے کی بجائے دھتکارنا چاہیئے۔ (۹-۱۰) جب سرکش گھوڑے نے بہرام کو گرا دیا تو اس نے کہا ایسا گھوڑا لاؤ جو بے قابو نہ ہو۔ سرکشی کرے بھی تو سنبھالا جا سکے۔

Scanned by CamScanner

۱ سر چشمہ شاید گرفتن بمیل — چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

شروع میں چشمہ سلائی سے بند کر سکتے ہیں — جب بھر جائے تو ہاتھی سے گزرنا نا ممکن ہے

۲ بہ بند اے پسر دجلہ در آب کاست — کہ سودے ندارد چو سیلاب خاست

اے لڑکے جب پانی کم ہے تو دجلے پر بند باندھ دے — جب سیلاب آگیا پھر کوئی فائدہ نہیں ہوگا

۳ چو گرگ خبیث آمد اندر کمند — بکش ورنہ دل بر کن از گوسفند

جب خبیث بھیڑیا جال میں آگیا — تو مار ڈال ورنہ بکریوں سے دل اٹھا لے

۴ از ابلیس ہرگز نیاید سجود — نہ از بد گہر نیکوئی در وجود

شیطان سے کبھی سجدہ نہیں ہو سکتا — نہ ہی بد ذات سے نیکی وجود میں آسکتی ہے

۵ بد اندیش را جائے و فرصت مدہ — عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ

دشمن کو جگہ اور مہلت نہ دے — دشمن کنوئیں میں اور جن بوتل میں ٹھیک ہے

۶ مگو شاید ایں مار کشتن بچوب — چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب

مت کہہ کہ یہ سانپ لکڑی سے مارنا چاہیے — جب وہ سر تیرے پتھر کے نیچے رکھتا ہے تو کوٹ دے

۷ قلمزن کہ بد کرد با زیردست — قلم بہتر او را بہ شمشیر دست

جس کلرک نے ماتحت سے برائی کی — اس کے ہاتھ تلوار سے قلم کرنا بہتر ہے

۸ مدبر کہ قانون بد مے نہد — ترا مے برد تا بآتش دہد

جو وزیر برا قانون بناتا ہے — تجھے آگ میں جھونکنے لے جاتا ہے

۹ مگو ملک را ایں مدبر بس است — مدبر مخوانش کہ مدبر کس است

مت کہہ کہ ملک کے لیے یہ وزیر ضروری ہے — اس کو وزیر نہ کہہ وہ تو بدبخت انسان ہے

۱۰ سعید آورد قول سعدی بجائے — کہ توفیر ملک است و تدبیر و رائے

نیک بخت سعدیؒ کی باتیں بجا لاتا ہے — کیونکہ وہ ملک کی ترقی انتظام اور رائے ہے

۱۔ سر چشمہ چشمے کا ابتدائی سوراخ شاید گرفتن ممکن ہے بند کرنا بمیل سلائی سے چو جب پر شد بھر گیا نشاید گذشتن نہیں ممکن گزرنا بہ پیل ہاتھی کے ساتھ

۲۔ بہ بند باندھ۔ اے پسر لڑکا دجلہ عراق عرب کا ایک دریا آب پانی کاست گھٹ گیا سودے کوئی فائدہ ندارد نہیں رکھتا چو جب سیلاب خواست سیلاب آگیا

۳۔ گرگ بھیڑیا خبیث خبیث آمد آیا اندر کمند جال میں بکش مار ڈال بر کن اٹھا لے گوسفند بکریاں

۴۔ ابلیس شیطان کا نام نیاید نہیں آسکتا سجود سجدہ بد گہر بد ذات نیکوئی نیکی در وجود وجود میں

۵۔ بد اندیش برا سوچنے والا جائے جگہ فرصت مہلت مدہ مت دے عدو دشمن چہ کنواں دیو جن شیشہ بوتل بہ بہتر

۶۔ مگو مت کہہ شاید چاہیے ایں مار یہ سانپ کشتن مارنا بچوب لکڑی سے چو جب زیر سنگ تو تیرے پتھر کے نیچے دارد رکھتا ہے بکوب کوٹ دے

۷۔ قلمزن قلم چلانے والا یعنی کلرک بد کرد برائی کی با زیر دست عاجز کے ساتھ یا ماتحت سے قلم بہتر کٹے بہتر او را اس کے شمشیر تلوار دست ہاتھ

۸۔ مدبر وزیر قانون بد برا قانون مے نہد رکھتا ہے ترا تجھکو مے برد لے جاتا ہے تا تاکہ بآتش آگ میں دہد دیوے ۹۔ مگو مت کہہ ملک را ملک کے لیے ایں مدبر یہ وزیر بس است کافی ہے مخوانش مت کہہ اس کو مدبر بدبخت کس است انسان ہے۔

۱۰۔ سعید نیک بخت آورد لاتا ہے قول سعدی سعدی کی بات بجائے بجا جگہ پر توفیر بڑھانا است ہے تدبیر انتظام

تشریح: (۱) چشمہ جب پھوٹنا شروع ہوتا ہے تو اتنی باریک دھار ہوتی ہے کہ اگر سلائی بھی اس میں کھڑی کر دیں تو چشمہ بند ہو جائے بعد میں جب وہ بھر جاتا ہے تو پانی اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ ہاتھی بھی اس میں ڈوب جائے (۲) اگر سیلاب سے نقصان ہوتا ہو تو جب دریا میں پانی کم ہو مثلاً موسم سرما میں تو اس پر بند باندھ لو ورنہ جب سیلاب آجائے گا تو پھر اس کے آگے بند کسی صورت نہیں باندھا جا سکتا (۳) اگر بھیڑیا قابو آگیا ہے تو اسے فی الفور مار دے اور اگر چھوڑ دیا تو پھر بکریوں کا خدا ہی حافظ ہے (۴) شیطان سے سجدے کی اور بد ذات سے نیکی کی توقع فضول ہے (۵) دشمن کو موقع اور مہلت دینا غلط ہے دشمن قید میں اور جن بوتل میں قابو رہتا ہے (۶) سانپ کا سر اگر پتھر کے نیچے آیا ہوا ہو تو پھر اسے اس واسطے نہ چھوڑ کہ اسے تو لکڑی لا کر ماریں گے جب وہ پتھر کے نیچے ہے تو کچل ڈال (۷) جو کلرک ساکنوں سے رشوت لیتا ہو اس کے ہاتھ کاٹ دینے ہی بہتر ہیں (۸) جو وزیر ظالمانہ قانون بناتا ہے وہ دراصل عوام کا بدخواہ اور دشمن ہے (۹) ایسے وزیر کو برقرار نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ فی الفور معطل کر دے کیونکہ وہ مدبر نہیں۔ مدبر اور بدبخت ہے (۱۰) نیک بخت آدمی سعدیؒ کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے کیونکہ ان میں ملک کی ترقی اور خوشحالی کی تدبیریں ہیں۔

Scanned by CamScanner

باب سوم در عشق

تیسرا باب عشق کے بیان میں

نمبر	مصرع اول	مصرع دوم
۲	خوشا وقت شوریدگان غمش، (اس کے غم کے دیوانوں کا خوش وقت ہے)	اگر ریش بینند وگر مرہمش (خواہ زخم دیکھیں یا اس کا مرہم)
۳	گدایانے از پادشاہی نفور، (وہ فقیر ہیں پر بادشاہی سے متنفر)	بامیدش اندر گدائی صبور، (اسی کی امید میں گدائی پر صابر)
۴	دمادم شراب الم درکشند (غم کی شراب پے در پے پیتے ہیں)	وگر تلخ بینند دم درکشند (اگر کڑوی لگے تو دم سادھ لیتے ہیں)
۵	بلائے خمارست در عیش مل (شراب کی عیش میں نشہ ٹوٹنے کی مصیبت ہے)	سلحدار خارست با شاخ گل (گلاب کی شاخ کیساتھ کانٹا محافظ ہے)
۶	نہ تلخست صبری کہ بر یاد اوست (وہ صبر کڑوا نہیں ہے جو اس کی یاد پر ہے)	کہ تلخی شکر باشد از دست دوست (کیونکہ دوست کے ہاتھ سے تلخی تو شکر ہوتی ہے)
۷	اسیرش نخواہد رہائی ز بند، (اس کا اسیر قید سے رہائی نہیں چاہتا)	شکارش نجوید خلاص از کمند (اس کا شکار جال سے خلاصی نہیں چاہتا)
۸	سلاطین عزلت گدایان حی (تنہائی کے بادشاہ ہیں محلے کے فقیر)	منازل شناسان گم کردہ پے (منزلوں کو پہچاننے والے ہیں نشانِ قدم کھوئے ہوئے)
۹	ملامت کشانند مستان یار (یار کے مست ملامت برداشت کرنیوالے ہیں)	سبکتر برد اشتر مست بار (مست اونٹ بوجھ سہولت سے لے جاتا ہے)
۱۰	بسر وقت شاں خلق کے رہ برند (ان کے مشاغل تک مخلوق کو کب راہ ملے)	کہ چوں آب حیواں بظلمت دراند (کیونکہ وہ آبِ حیات کی طرح تاریکی میں ہیں)

ا۔ باب دروازہ سوم تیسرا عشق شدید محبت
۲۔ خوشا وقت کیا اچھا وقت شوریدگان غمش اس کے غم کے دیوانے ریش زخم بینند دیکھیں وہ مرہمش اس کا مرہم
۳۔ گدایانے ایسے فقیر ہیں نفور نفرت کرنے والے بامیدش اس کی امید میں گدائی فقیری صبور بہت صبر کرنے والے
۴۔ دمادم پے در پے شراب الم غم کی شراب درکشند پیتے ہیں تلخ کڑوی بینند دیکھیں دم درکشند اندر کھینچ لیتے ہیں چپ ہو جاتے ہیں
۵۔ بلائے خمار بلا مصیبت خمار نشہ ٹوٹنے کی کیفیت عیش مل شراب کا عیش سلحدار اسلحہ والا محافظ خار کانٹا باشاخ گل گلاب کی شاخ کے ساتھ
۶۔ نہ تلخست کڑوا نہیں ہے صبری کہ جو صبر کہ بر یاد اوست اس کی یاد پر ہے تلخی کڑواہٹ شکر میٹھی باشد ہوتی ہے دست دوست دوست کا ہاتھ
۷۔ اسیرش اس کا قیدی نخواہد نہ چاہے گا زبند قید سے شکارش اس کا شکار خلاص چھٹکارا از کمند جال سے
۸۔ سلاطین جمع سلطان بادشاہ عزلت تنہائی گوشہ نشینی گدایان حی قبیلے کے فقیر منازل شناسان منزلوں کو پہچاننے والا گم کردہ پے اپنے قدم گم کئے ہوئے
۹۔ ملامت کشند ملامت کھینچنے والے ہیں مستان یار یار کے دیوانے سبکتر سہولت سے یا تیزی سے برد لے جاتا ہے اشتر مست متانہ ہوا اونٹ بار بوجھ
۱۰۔ بسر وقت شاں ان کے اوقات تک مراد مشاغل تک خلق مخلوق کے رہ برند راستہ لے جا سکیں چوں مثل آب حیواں آب حیات جس کا پینے والا لافانی ہوجاتا ہے کہتے ہیں حضرت خضر نے وہی پی رکھا ہے سکندر کو پلانے گئے تھے مگر تاریکی کی وجہ سے وہ مل ہی نہ سکا۔

تشریح: (۱) محبت خدا (۲) کا بیان (۲) عاشقان حق ہمیشہ خوش اور قضائے الٰہی پر راضی رہتے ہیں خوشحالی میں ہوں یا تنگدستی میں صحتمند ہوں یا مریض آن کی رضا بالقضا میں فرق نہیں آتا (۳) فقراء اباس میں ہونے کے باوجود مالداری اور بادشاہی سے نفرت کرتے ہیں اخروی انعامات کی امید پر دنیا کی فقیری پر صابر و شاکر ہیں (۴) ظاہری آنکھوں کے لحاظ سے چونکہ دیدار سے مجبور ہیں اس لئے دائماً غم کی شراب پیتے ہیں لیکن وہ اگر کڑوی لگے تو کسی پر ظاہر نہیں کرتے بلکہ منہ بند کر لیتے ہیں (۵) شراب الٰہی کا نشہ ہے تو بڑا مزیدار پر لطف لیکن جب کبھی مہجوری ہوتی ہے تو اس کی تکلیف بھی ناقابل برداشت ہوجاتی ہے مگر اس سے چارہ بھی نہیں کیونکہ جہاں خوشی ہوتی ہے وہاں غمی بھی لازمی چیز ہے جیسے پھول کی شاخ کے ساتھ کانٹے بھی ضرور ہوتے ہیں (۶) اس راہ میں مصائب تو بہت آتے ہیں لیکن ان سے تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ محبوب کے ہاتھ کی زہر بھی شراب سے زیادہ پرلطف ہوتی ہے (۷) عشق و محبت ایسی مزیدار چیزیں ہیں کہ جو ان میں گرفتار ہو جاتے ہیں وہ باوجود مصائب کے رہائی کا نام نہیں لیتے ان کا شکار خلاصی نہیں چاہتا (۸) عاشقانِ حق خلوت میں شاہانہ ٹھاٹھ رکھتے ہیں لیکن جلوت میں وہ فقیر نظر آتے ہیں وہ منزلِ معرفت کے شناسا ہوتے ہیں مگر اپنے پیچھے نشان نہیں چھوڑتے تاکہ نہ ان کو واپسی کا خیال آئے نہ کوئی دوسرا ان تک پہنچ سکے (۹) جو لوگ یار کے تصور میں مست ہوتے ہیں ان کو کسی ملامت گر کی لعن طعن کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی مستی چیز ہی ایسی ہے کہ اگر اونٹ بھی مستا جائے تو اس پر جتنا بھی بوجھ لاد دو وہ بے دریغ کھینچ لیتا ہے (۱۰) ان کی تنہائیوں کے اوقات اور اوقات کے مشاغل عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ تو چشمۂ آبِ حیات کی طرح ظلمات میں مستور ہیں اور ان کے

۱ چو بیت المقدس دروں پُر زتاب
بیت المقدس کی طرح اندر سے پُر انوار
رہا کردہ دیوارِ بیروں خراب
باہر کی دیوار خراب چھوڑی ہوئی

۲ چو پروانہ آتش بخود در زنند
پروانے کی طرح خود کو آگ میں جھونک دیتے ہیں
نہ چوں کرم پیلہ بخود در تنند
ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر نہیں تنتے

۳ دلا رام در بر دلا رام جو
محبوب بغل میں ہے محبوب کو ڈھونڈ رہے ہیں
لب از تشنگی خشک بر طرف جو
ہونٹ پیاس سے خشک ندی کے کنارے پر ہیں

۴ نگویم کہ بر آب قادر نیند
میں نہیں کہتا کہ وہ پانی پر قادر نہیں ہیں
کہ بر ساحلِ نیل مستسقی اند
بلکہ نیل کے ساحل پر استسقاء کے مریض ہیں

گفتار اندر ثبوت عشقِ حقیقی بدلیلِ مجازی

کہاوت عشق مجازی کی دلیل سے عشقِ حقیقی کے ثبوت میں

۶ ترا عشق ہمچوں خودے ز آب و گل
اپنے جیسے کیچڑ سے بنے ہوئے کے ساتھ تیرا عشق
رباید ہمے صبر و آرام دل
صبر اور دل کا آرام اڑا دیتا ہے

۷ بہ بیداریش فتنہ بر خد و خال
بیداری میں تو اس کے رخسار اور تل کا فریفتہ
بخواب اندرش پائے بندِ خیال
خواب میں اس کے خیال کا پابند

۸ بصدقش چناں سر نہی بر قدم
تو اس کے قدموں میں اتنا خلوص سے سر رکھتا ہے
کہ بینی جہاں با وجودش عدم
کہ اس کے وجود کے سامنے جہاں تجھے معدوم نظر آتا ہے

۹ چوں در چشمِ شاہد نیاید زرت
جب محبوب کی نگاہ میں تیرا سونا نہ جچے
زر و خاک یکساں نماید برت
تو سونا اور مٹی تجھے برابر نظر آتی ہے

۱۰ دگر باکست بر نیاید نفس
پھر کسی اور سے تیرا دل نہیں لگتا
کہ با او نماند دگر جائے کس
کیونکہ اس کے ساتھ کسی اور کی جگہ نہیں رہتی

۱۔ چو مثل بیت المقدس مقدس گھر یہ اردن کے ایک شہر کا نام جسکو عیسائی یہودی اور مسلمان یکساں مقدس سمجھتے ہیں یہودیوں کا مستقل اور مسلمانوں کا پہلا قبلہ اسی شہر میں ہے اور اسی میں مسجد اقصیٰ واقع ہے۔ دروں اندر پُر زتاب انوار سے بھرا ہوا رہا کردہ چھوڑے ہوئے دیوار بیروں خراب برباد

۲۔ چو مثل پروانہ پتنگا آتش آگ بخود اپنے آپ کو در زنند اندر ڈال لیتے ہیں کرم پیلہ ریشم کا کیڑا بخود اپنے اوپر تنند تنتے ہیں

۳۔ دل آرام دل کا آرام یعنی محبوب دل آرام جو محبوب کو ڈھونڈنے والے لب ہونٹ از تشنگی پیاس سے بر طرفِ جو ندی کے کنارے پر

۴۔ نگویم میں نہیں کہتا بر آب پانی پر قادر قدرت والے نیند نہیں ہیں ساحلِ نیل نیل کا کنارہ نیل مصر کا دریا جس کے کنارے قاہرہ شہر آباد ہے مستسقی پانی مانگنے والے مستسقی ایسے مریض کو کہتے ہیں جو بار بار پانی مانگے مگر اس کی پیاس نہ بجھے

۵۔ گفتار کہاوت ثبوت ثابت ہونا یہاں ثابت کرنا مراد ہے عشقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کا عشق بدلیلِ مجازی عشق مجازی کی وصل کے ساتھ مجازی مخلوق کا عشق

۶۔ ترا تیرا ہمچوں خودے اپنا جیسا آب و گل پانی اور مٹی مراد کیچڑ رباید اڑا لیتا ہے ہمے رباید کے اوپر لگتا ہے آرام دل دل کا آرام ۷۔ بہ بیداریش بیداری میں اس کا شیفتہ خد و خال کے ساتھ لگتا ہے اس کے خد و خال اسکا رخسار اور تل فتنہ دیوانہ بخواب نیند میں اندرش اس کے اندر اس کا شیفتہ خال کے ساتھ لگتا ہے یعنی اس کا خیال ۸۔ بصدقش سچائی کے ساتھ اس کا شیفتہ قدم کیساتھ لگتا ہے یعنی اس کے قدم چناں ایسے سر نہی سر رکھتا ہے تو بینی دیکھتا ہے تو با وجودش اس کے وجود کے سامنے عدم غیر موجود نہ ہونا ۹۔ چوں جب چشمِ شاہد محبوب کی آنکھ نیاید نہ آوے زرت تیرا سونا زر و خاک سونا اور مٹی نماید دکھائی دیوے برت تیرے نزدیک ۱۰۔ دگر پھر باکست کسی شخص کے ساتھ بر نیاید پورا نہیں ہو سکتا کہ با او کہ اس کے ساتھ نماند نہ رہے دگر جائے کس کسی اور کی جگہ

تشریح: (۱) بیت المقدس کی بیرونی دیواریں اور فصیل قدامت کی وجہ سے بالکل بے رونق اور غیر دیدہ زیب ہیں لیکن اندر جا کر دیکھو تو زیب و زینت اور انوار و تجلیات سے آنکھیں چندھیا جائیں اسی طرح عاشقانِ حق ظاہر سے بالکل بے وقار مگر باطن سے معرفت کے تاج دار ہیں (۲) شدتِ اخلاص کی وجہ سے پروانے کیطرح اپنے آپ کو فنا کرنے کے درپئے ہوتے ہیں ریاکار ریشم کے کیڑے کیطرح اپنی دولت کا پرچار نہیں کرتے جیسے وہ جو تار بناتا ہے اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے اور وہی اس کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے (۳-۴) حالانکہ وہ واصلِ حق ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اس کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں جیسے کوئی مستسقی کنارِ دریا پر بھی ہو تو اس کی پیاس نہیں بجھتی بلکہ وہ ہل من مزید کے نعرے لگاتا رہتا ہے اسی طرح وہ عین وصال میں اور زیادہ بے قرار ہو جاتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو جامِ وصل نہیں ملتا بلکہ جام چڑھا کر زیادہ بے باک ہو جاتے ہیں اور ان کی طلب بڑھ جاتی ہے جیسے مرضِ استسقاء کا مریض جتنا زیادہ پیتا ہے اتنی اس کی پیاس بڑھ جاتی ہے (۵) اس گفتار کا مقصد ہے کہ

(۶) انسان جب اپنے جیسے خاکی اور فانی انسان پر عاشق ہو کر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے اس کا راحت و آرام ختم ہو جاتا ہے (۷) مجازی عاشق بیدار ہو تو محبوب کے خد و خال اور سوئے تو اس کے خیال میں گم رہتا ہے (۸) اور محبوب اس کو قبول نہ کرے تو اپنا سارا مال و دولت اس کو مٹی کی طرح ہیچ نظر آتا ہے (۱۰) وہ دل و دماغ پر ایسا حاوی ہو جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کا تصور بھی نہیں آسکتا۔

Scanned by CamScanner

۱ تو گوئی بچشم اندرش منزلست
تو کہتا ہے کہ آنکھ میں اس کا ٹھکانا ہے
وگر چشم بر ہم نہی در دلست
اور اگر آنکھ بند کرے تو دل میں ہے

۲ نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شوی
نہ کسی کا ڈر کہ رسوا ہو جائے گا
نہ قوت کہ یکدم شکیبا شوی
نہ اتنی طاقت کہ دم بھر کے لئے صابر بن جائے

۳ گرت جاں بخواہد بکف بر نہی
اگر وہ تیری جان مانگے تو ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے
ورت تیغ بر سر نہد سر نہی
اگر وہ تلوار تیرے سر پر رکھے تو سر جھکا دیتا ہے

۴ چو عشقے کہ بنیاد او بر ہواست
جب وہ عشق جس کی بنیاد خواہش پر ہے
چنیں فتنہ انگیز فرمانرواست
ایسا فتنہ انگیز اور فرمانروا ہے

۵ عجب داری از سالکان طریق
تو سالکانِ طریقت سے تجھے کیوں تعجب ہے
کہ باشند در بحر معنی غریق
جو حقیقت کے سمندر میں ڈوبے ہوتے ہیں

۶ بسودائے جاناں زجاں مشتغل
معشوق کے خیال میں جان سے فارغ ہیں
بذکر حبیب از جہاں مشتغل
محبوب کے ذکر میں جہاں سے بے نیاز ہیں

۷ بیادِ حق از خلق بگریختہ
حق کی یاد میں مخلوق سے بھاگے ہوئے ہیں
چناں مست ساقی کہ مے ریختہ
ساقی کے ایسے مست ہیں کہ شراب گرائے ہوتے ہیں

۸ نشاید بدارو دوا کردشاں
ان کا علاج دوا کے ساتھ نہیں کرنا چاہیئے
کہ کس مطلع نیست بر دردشاں
کیونکہ کوئی شخص ان کے درد سے باخبر نہیں

۹ الست از ازل ہمچناں شاں بگوش
ازل کی صدائے الست اب بھی ان کے کان میں ہے
بفریاد قالوا بلیٰ در خروش
قالوا بلیٰ کی فریاد سے چیخ و پکار میں ہیں

۱۰ گروہے عملدار عزلت نشیں
ایک گروہ جو باعمل گوشہ نشین ہے
قدم ہائے خاکی دم آتشیں
ان کے قدم خاکی سانس آتشیں ہے

۱۔ گوئی کہے تو بچشم آنکھ میں اندرش اندر زائد ش منزل کے ساتھ لگ کر اس کا مقام ست ہے چشم آنکھ بر ہم نہی بند کرے تو در دلست دل میں ہے
۲۔ اندیشہ فکر یا ڈر از کس کسی کا شوی ہو وے یکدم ایک دم شکیبا صبر کرنے والا
۳۔ گرت اگر تیری بخواہد چاہے وہ بکف ہتھیلی پر بر نہی رکھ لیوے تو ورت اور اگر ت سر کے ساتھ لگ کر تیرے سر پر تیغ تلوار نہد رکھے وہ نہی رکھ دیوے تو
۴۔ چو جب عشقیکہ جو عشق کہ بنیاد او اس کی بنیاد بر ہواست خواہش پر ہے چنیں ایسا فتنہ انگیز فتنہ کھڑا کرنے والا فرمانرواست حکم دینے والا
۵۔ عجب داری تعجب رکھتا ہے تو سالکان طریق رستے کے چلنے والے مراد راہ حقیقت کے چلنے والے باشند ہوویں وہ بحرِ معنیٰ معنی کا سمندر غریق ڈوبنے والا
۶۔ بسودائے جاناں محبوب کے خیال میں مشتغل فارغ اعراض کرنے والا بذکر حبیب دوست کی یاد میں از جہاں جہان سے فارغ ہیں
۷۔ بیادِ حق اللہ کی یاد میں بگریختہ بھاگے ہوئے چناں ایسے مستِ ساقی ساقی کے مست مے ریختہ شراب گرائے ہوئے
۸۔ نشاید نہیں چاہیئے بدارو دوا کے ساتھ دوا کرد علاج کرنا شاں انکا کس کوئی شخص مطلع باخبر نیست نہیں ہے بر درد شاں ان کے درد پر ۹۔ الست اشارہ بقول خدا الست بربکم ازل دنیا کا شروع یا مخلوق کا شروع ہمچناں ویسے ہی شاں بگوش کے ساتھ لگ کر ان کے کان میں بفریاد قالوا بلیٰ قالو کہا انھوں نے بلیٰ کیوں خروش چیخ گروہے ایک گروہ عملدار کام کرنے والا عزلت نشیں تنہائی میں بیٹھنے والے قدم ہائے خاکی قدم خاک آلود دم آتشیں آگ والا سانس

تشریح: (۱) آنکھیں کھلی ہوں تو اسکی تصویر نظروں میں پھرتی ہے اور بند ہوں تو دل میں ٹھہر جاتی ہے (۲) اس کے تعلق کے بارے تجھے رسوائی کی کوئی پرواہ نہیں اس کی نظر بازی سے تو ایک منٹ کے لئے صبر نہیں کر سکتا (۳) اس کا اتنا فرمانبردار کہ وہ اگر سر بھی مانگ لے تو ہتھیلی پہ سجا کے پیش کردے تجھے قتل کرنے کے لئے سر پہ تلوار رکھے تو سر کو خود ہی جھکا دے (۴۔۵) جب خواہشِ نفس کا عشق اتنا فتنہ انگیز اور غالب و محکم ہے تو پھر عاشقانِ حقیقی اگر اپنے فنا فی اللہ ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں تو تجھے کیوں تعجب ہوتا ہے جبکہ وہ بحرِ حقیقت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۶) محبوبِ حقیقی کی لگن میں وہ جان کی پرواہ نہیں کرتے اور اس کے ذکر و فکر میں سارے جہاں سے بے نیاز ہیں (۷) حق تعالیٰ کی یاد نے انہیں مخلوق سے دور کر دیا ہے ساقی کے ہاتھ سے شرابِ محبت پیتے پیتے وہ اتنے مست ہو گئے ہیں انہیں اپنے آپ کی خبر نہیں رہی اور جام شراب چھلک چھلک گئے ہیں یعنی معرفت و محبت کے آثار تو وہ چھپا نہیں سکے بلکہ ان کی حرکات سے عیاں ہو رہے ہیں (۸) غم و الم نے ان کو ایسا نڈھال کر دیا ہے کہ لوگ انکو مریض سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ظاہری کوئی بیماری نہیں رکھتے تو ان کا علاج بھی ظاہری دواؤں سے نہیں ہو سکتا ان کی بیماری باطنی ہے جس سے لوگوں کو آگاہی نہیں اور وہ ہے بھی لاعلاج (۹) قلب و نظر کی صفائی کی وجہ سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا مقولہ الٰہی اب بھی ان کے کانوں میں گونج رہا ہے اور وہ اب تک بلیٰ بلیٰ پکار رہے رہے ہیں یعنی ان کو کسی وقت بھی وہ پیمان فراموش نہیں ہوتا بلکہ ہر دم مستحضر ہے (۱۰) خلوت نشین ہونے کے باوجود وہ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیتے

۱ بیک نعرہ کوہے زجا بر کنند — بیک نالہ ملکے بہم بر کنند

ایک نعرے کے ساتھ پہاڑ جگہ سے ہلا دیں — ایک نالے کے ساتھ جہاں کو تہس نہس کر دیں

۲ چو باد اند پنہان وچالاک پوئے — چو سنگ اند خاموش وتسبیح گوئے

ہوا کی طرح پوشیدہ ہیں اور تیز دوڑنے والے — پتھر کی طرح خاموش ہیں اور تسبیح پڑھنے والے

۳ سحر ہا بگریند چندانکہ آب — فرو شوید از دیدہ شاں کحل خواب

سحری کے وقتوں میں اتنا روتے ہیں کہ آنسو — انکی آنکھوں سے نیند کا سرمہ دھو ڈالتے ہیں

۴ فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند — سحر گہ خروشاں کہ واماندہ اند

گھوڑے کو مارے ہوئے کیونکہ رات بھر چلایا ہے — صبح کے وقت چیختے ہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں

۵ شب و روز در بحر سوداؤ سوز — ندانند ز آشفتگی شب ز روز

رات اور دن جنون اور سوز کے سمندر میں — پریشانی کی وجہ سے رات کو دن سے نہیں پہچانتے

۶ چناں فتنہ بر حسن صورت نگار — کہ با حسن صورت ندارند کار

صورت نگار کے حسن پہ ایسے فریفتہ ہیں — کہ صورت کے حسن سے کام نہیں رکھتے

۷ ندادند صاحب دلاں دل بپوست — وگر ابلہے داد بے مغز اوست

صاحبدلوں نے کھال کو دل نہیں دیا ہے — اگر کسی بے وقوف نے دیا ہے تو وہ بے مغز ہے

۸ مئے صرف وحدت کسے نوش کرد — کہ دنیاؤ عقبیٰ فراموش کرد

وحدت کی خالص شراب جس نے نوش کی ہے — دنیا اور آخرت فراموش کر دیئے ہیں

۹ حکایت گدا زادہ با بادشاہزادہ

ایک فقیر زادے کی شہزادے کیساتھ حکایت

۱۰ شنیدم کہ وقتے گدا زادہ — نظر داشت با بادشاہزادہ

میں نے سنا کہ کسی وقت کوئی فقیر زادہ — شہزادے پہ نظر رکھتا تھا

۱۔ بیک نعرہ ایک نعرے سے کوہے پہاڑ زجا جگہ سے بر کنند اکھیڑ دیں نالہ آہ ملکے ایک ملک بہم بر کنند برباد کر دیں۔

۲۔ چو باد مثل ہوا کی اند ہیں پنہاں پوشیدہ چالاک پو تیز دوڑنے والے مشک کستوری تسبیح گو تسبیح پڑھنے والے

۳۔ سحر ہا سحری کے اوقات بگریند روتے ہیں چندانکہ اتنا کہ آب پانی فرو شوید دھو ڈالتا ہے از دیدہ آنکھوں سے شاں ان کی کحل سرمہ خواب نیند

۴۔ فرس گھوڑا کشتہ مارا ہوا از بس بہت سی شب رات راندہ اند چلایا ہے انہوں نے سحر گہ صبح کے وقت خروشاں چیخنے والے واماندہ اند پیچھے رہ گئے ہیں۔

۵۔ شب دروز رات دن بحر سمندر سودا دیوانگی سوز جلن ندانند نہیں جانتے ز آشفتگی پریشانی کی وجہ سے

۶۔ چناں ایسے فتنہ فریفتہ صورت نگار صورت بنانے والا مراد اللہ تعالیٰ حسن صورت صورت کا حسن ندارند نہیں رکھتے کار کام

۷۔ ندادند نہیں دیا صاحب دلاں دل والے بپوست چمڑی کو ابلہے کوئی بیوقوف داد دیا بے مغز اوست وہ بے مغز ہے

۸۔ مئے شراب صرف وحدت توحید کی خالص شراب کسے جس نے نوش کرد پی لی عقبیٰ آخرت فراموش کرد بھلا دی ۹۔ گدا زادہ فقیر کا لڑکا بادشاہزادہ بادشاہ کا لڑکا ۱۰۔ شنیدم میں نے سنا وقتے کسی وقت گدا زادہ ایک فقیر کا لڑکا نظر داشت نظر رکھتا تھا یعنی عاشق تھا۔

تشریح : (۱) یہ ان کے عمل کی مثال ہے کہ اگر وہ نعرہ ماریں تو پہاڑ دل کو ہلا دیں کسی کے خلاف آہ کھینچیں تو اس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں اور کیوں نہ ہو خدا کی قدرتیں ان کے ہمراہ ہو جاتی ہیں حسب حدیث پاک اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ہاتھ پاؤں اور کان ناک بن جاتی ہے (۲) خلوت خانوں میں پوشیدہ ہونے کے باوجود راہ معرفت میں ہوا کی طرح تیز دوڑتے ہیں پتھر کی طرح خاموش دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کا انگ انگ تسبیح پڑھتا ہے (۳) سحری کے وقت اتنا روتے ہیں کہ آنسوؤں سے نیند کا سرمہ دھل جاتا ہے (۴) جسم کا گھوڑا ساری رات دوڑا دوڑا کے مار ڈالا ہے پھر بھی صبح کے وقت یہ سوچ کر چیختے ہیں کہ ہم سے حق عبادت ادا نہ ہوا (۵) جنون اور سوز عشق کے سمندر میں ان کے شب و روز گزرتے ہیں حیرت اور پریشانی کی وجہ سے ان کو پتہ نہیں چلتا کہ رات کب آئی اور دن کب گزرا (۶) وہ صورتیں پیدا کرنے والے خدا کے حسن پہ اتنے والہ و شیدا ہوتے ہیں کہ دنیا کے حسین ان کی نظروں میں جچتے ہی نہیں (۷) کوئی بھی صاحب دل حسین کھال کو دیکھ کر اس سے عشق نہیں کرتا اور اگر کوئی کرتا ہے تو وہ صاحب دل نہیں کوڑ مغز اور بیوقوف ہے۔ (۸) خالص توحید کی شراب جس خوش قسمت کو نصیب ہو جائے دنیا اور آخرت اس کی نظروں سے گر جاتی ہیں اس کا مقصود خدائے واحد کی رضا کے سوا کچھ نہیں رہتا اور خدا کی رضا ایسی چیز ہے کہ ہزاروں جنتیں اس پر قربان کی جا سکتی ہیں (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عاشق صادق محرومیوں اور ناکامیوں سے گھبرا کر عشق سے تائب نہیں ہوتا بلکہ یہ تو تجھے اونچا اڑانے کے لئے کے مصداق اس کا جذبہ اور ترقی پذیر ہو جاتا ہے (۱۰) کوئی فقیر کا بیٹا شہزادے پر عاشق ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ ہمے رفت و مے بخت سودائے خام — خیالش فرو برد دنداں بکام

وہ جا رہا ہوتا اور خام خیالیاں پکا رہا ہوتا — اس کا خیال مقصود میں دانت گاڑے رہتا

۲ زمیدانش خالی نبودے چو میل — ہمہ وقت پہلوئے اسپش چو پیل

میل کی طرح اس کے میدان سے خالی نہ ہوتا — ہر وقت پیل کی طرح اس کے گھوڑے کے پہلو میں رہتا

۳ دلش خوں شد و راز در دل بماند — ولے پایش از گریہ در گل بماند

اس کا دل خوں ہوگیا پر راز دل ہی میں رہا — لیکن رونے دھونے کی وجہ سے اس کے پاؤں کیچڑ میں پھنس گئے

۴ رقیباں خبر یافتندش ز درد — دگر بارہ گفتندش اینجا مگرد

رقیبوں نے اس کے درد کی خبر پا لی — اسے کہہ دیا کہ دوبارہ ادھر نہ آنا

۵ دمے رفت و یاد آمدش روئے دوست — دگر خیمہ زد بر سر کوئے دوست

تھوڑی دیر کو گیا پھر اسے دوست کا چہرہ یاد آگیا — تو دوست کے کوچہ کے سرے پر پھر خیمہ لگا لیا

۶ غلامے شکستش سر و دست و پا — کہ بارے نگفتیمت ایدر میا

ایک غلام نے اس کے ہاتھ پاؤں اور سر توڑ دیا — کہ تجھے ایک دفعہ نہیں کہا کہ ادھر مت آ

۷ دگر رفت و صبر و قرارش نبود — شکیبائی از روئے یارش نبود

پھر چلا گیا پر اسے صبر و قرار نہ تھا — یار کی صورت سے اس کو صبر نہ آتا تھا

۸ مگس وارش از پیش شکر بجور — براندندے و باز گشتے بفور

شکر کے اوپر کی مکھی کی طرح اس کو ظلم سے — بھگا دیتے اور وہ فی الفور واپس آجاتا

۹ کسے گفتش اے شوخ دیوانہ رنگ — عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ

کسی نے اس سے کہا کہ او پاگل بے حیا — تو لاٹھی پتھر پہ خوب صبر کر لیتا

۱۰ بگفت ایں جفا بر من از دست اوست — نہ شرط است نالیدن از دست دوست

اس نے کہا میرے اوپر یہ ظلم اس کے ہاتھ سے ہے — دوست کے ہاتھ سے رونا مناسب نہیں ہے

۱۔ ہمے رفت وہ جا رہا تھا۔ مے بخت پکا رہا تھا۔ سودائے خام کچا خیال خیالش اس کا خیال فرو برد گاڑ دیا دنداں جمع دانت بکام مقصد میں

۲۔ زمیدانش اس کے میدان سے نبودے نہ ہوتا چو میل سنگ میل کی طرح ہمہ وقت ہر وقت اسپش گھوڑا اس کا چو پیل پیل کی طرح پیل اور اسپ شطرنج کے دو مہرے ہیں

۳۔ دلش اس کا دل شد ہوگیا بماند رہ گیا ولے لیکن پایش اس کا پاؤں گریہ رونا در گل کیچڑ میں

۴۔ رقیباں جمع رقیب ایک معشوق کے دو عاشق ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہیں یہاں نگران مراد ہیں یافتندش خبر پالی ش ز درد کے ساتھ لگ کر اس کے درد سے دگر بارہ دوبارہ گفتندش اس کو کہا اینجا یہاں مگرد مت پھر

۵۔ دمے رفت ایک منٹ کے لئے گیا آمدش آیا اسکو روئے دوست دوست کا چہرہ دگر پھر زد لگا لیا بر سر کوئے دوست دوست کے کوچہ کے سر پہ

۶۔ غلامے ایک غلام شکستش توڑے اس کے سر دست و پا سر ہاتھ اور پاؤں بارے ایک بار نگفتیمت نہیں کہا ہم نے تجھ کو ایدر میا اس طرف مت آ

۷۔ دگر رفت پھر چلا گیا قرارش نبودے ش ساتھ لگ کر نہ رہا اس کو شکیبائی صبر از روئے یارش یار کے چہرے سے اس کو

۸۔ مگس وارش مکھی کی طرح اس کو از پیش شکر شکر کے اوپر سے بجور ظلم سے براندندے ہٹا دیتے باز گشتے واپس آجاتا بفور فوراً ۹۔ کسے کسی نے گفتش اس کو کہا شوخ دیوانہ رنگ دیوانوں جیسے بے حیا صبر داری صبر رکھتا ہے تو چوب لکڑی سنگ پتھر ۱۰۔ بگفت اس نے کہا ایں جفا یہ ظلم بر من مجھ پہ از دست اوست اس کے ہاتھوں ہے نہ شرط است مناسب نہیں ادب نہیں ہے نالیدن رونا از دست دوست دوست کے ہاتھ سے

تشریح: چلا پھرا اس سے ملاقات کے بے بنیاد منصوبے بناتا خیال ہی خیال میں وہ اس کے وصال کے مزے لوٹتا (۲) جس طرح میدان میں میل گڑا ہوتا ہے وہ بھی محبوب کے خیالی میدان میں اسی طرح کھڑا رہتا اور جیسے شطرنج کے پیل اور اسپ ساتھ ساتھ چلتے ہیں ایسے ہی وہ بھی محبوب کے ہمراہ چلتا (۳) غم والم کی وجہ سے اس کا دل خون ہوگیا پر اس نے اپنا راز کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا اس کے آنسو بہتے بہتے زمین کیچڑ کی طرح ہوگئی اور وہ اس میں دھنس گیا (۴) آخر رقیبوں اور شہزادے کے محافظوں کو پتہ لگ گیا کہ اسے کیا بیماری ہے انہوں نے ڈانٹ کر کہہ دیا کہ دوبارہ ادھر کا رخ نہ کرنا (۵) وہ چلا تو گیا پر اسے یار کی صورت کے بغیر صبر کہاں آسکتا تھا مجبور ہوکر پھر اس کوچہ میں آ بیٹھا (۶) کسی غلام نے جب اسے دوبارہ وہاں دیکھا تو مار مار کے اس کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے سر زخمی کر دیا کہ تجھے کہہ جو دیا ہے کہ ادھر نہ آ پھر آ دھمکا ہے (۷) وہ ایک بار پھر چلا گیا لیکن اسے یار کے بغیر صبر نہیں آتا تھا۔ اسلئے وہ پھر واپس آجاتا تھا (۸) جس طرح شکر سے مکھیاں اڑائیں تو وہ پھر فوراً بیٹھ جاتی ہیں اسی طرح اسے وہ مار بھگاتے وہ بلا توقف واپس آجاتا (۹-۱۰) کسی نے اس پر طعن کیا کہ تو بھی عجیب احمق اور بے حیا ہے ڈنڈے کھاتا ہے پر باز نہیں آتا پتھر سہتا ہے لیکن پھر لوٹ آتا ہے اس نے جواب دیا کہ دوست کی وجہ سے جو تکلیف اٹھانا پڑے وہ تکلیف نہیں راحت ہوتی ہے یہ ظلم تو یار کی طرف سے ہو رہا ہے میرے لئے تو یہ سعادت ہے اس لئے میں مار پیٹ کر یار کا شکوہ نہیں کرنا چاہتا۔

Scanned by CamScanner

۱ من اینک دم دوستی مے زنم — گر او دوست دارد وگر دشمنم
میں تو اب دوستی کا دم بھرتا ہوں — خواہ وہ مجھے دوست رکھے یا دشمن

۲ زمن صبر بے او توقع مدار — کہ با او ہم امکاں ندارد قرار
اس کے بغیر مجھ سے صبر کی توقع نہ رکھ — کہ اس کے باوجود بھی قرار کا امکان نہیں

۳ نہ نیروئے صبرم نہ جائے ستیز — نہ امکان بودن نہ پائے گریز
نہ مجھے صبر کی طاقت ہے نہ لڑائی کا موقع — نہ ٹھہرنے کا امکان نہ بھاگنے کے پاؤں

۴ مگو زیں در بارگاہ سر بتاب — وگر سر چو میخم کشد در طناب
یہ نہ کہہ کہ اس دربار سے سر پھیر لے — اگرچہ میرا سر میخ کی طرح رسی میں باندھ دے

۵ نہ پروانہ جاں دادہ در پائے دوست — بہ از زندہ در کنج تاریک اوست
دوست کے قدموں میں جان دینے والا پروانہ — اس زندہ سے بہتر ہے جو اس کے تاریک کونے میں پڑا ہے

۶ بگفت ار خوری زخم چوگان او — بگفتا بپایم در افتم چو گو
اس نے کہا اگر تو اس کے بلے کا زخم کھائے — اس نے کہا گیند کی طرح اس کے پاؤں میں گر جاؤں گا

۷ بگفتا سرت گر ببرد بہ تیغ — بگفت ایں قدر نبود از وے دریغ
اس نے کہا اگر وہ تلوار سے تیرا سر کاٹ لے — اس نے کہا اتنا بھی اس سے افسوس نہ ہوگا

۸ یکے را کہ معشوق باشد یکے — نیازارد از وے بہر اندکے
جس شخص کا کوئی ایک معشوق ہو — تو وہ اس سے ہر معمولی چیز پر ناراض نہیں ہوتا

۹ مرا خود ز سر نیست چنداں خبر — کہ تاج است بر تارکم یا تبر
مجھے تو سر کی بھی اتنی خبر نہیں — کہ میری مانگ پر تاج ہے یا کلہاڑا

۱۰ مکن با من ناشکیبا عتیب — کہ در عشق صورت نہ بندد شکیب
مجھ بے صبرے پر عتاب نہ کر — کیونکہ عشق میں صبر کی صورت نہیں بنتی

۱۔ من میں اینک اب مے زنم مارتا ہوں دارد رکھ دشمنم مجھکو دشمن
۲۔ زمن مجھ سے بے او اس کے بغیر توقع امید مدار مت رکھ با او اس کے ساتھ ہم بھی امکان ندارد امکان نہیں رکھتا،
۳۔ نیروئے طاقت نہ جائے ستیز نہ لڑنے کی جگہ امکان بودن ٹھہرنے کا امکان پائے گریز بھاگنے کے پاؤں
۴۔ مگو مت کہہ زیں در بارگاہ اس دربار سے سر بتاب سر پھیرلے وگر اگرچہ چو میخم میخ کیطرح مرا کشد کھینچے وہ طناب خیمے کی رسی
۵۔ جاں دادہ جان دیا ہوا در پائے دوست دوست کے پاؤں میں بہ بہتر کنج تاریک او اس کے تاریک کونے میں
۶۔ بگفت اس نے کہا ار خوری اگر کھائے تو زخم چوگان او اس کے بلے کا زخم بگفت اس نے کہا بپایم میں اس کے پاؤں میں در افتم گر پڑوں گا چو گو گیند کیطرح
۷۔ بگفت اس نے کہا سرت تیرا سر ببرد کاٹ لے بہ تیغ تلوار سے بگفت اس نے کہا ایں قدر اس قدر نبود نہیں ہوگا از وے اس سے دریغ افسوس
۸۔ یکے را ایک کا باشد ہووے نیازارد نہ ناراض ہووے از وے اس سے بہر اندکے ہر معمولی چیز سے
۹۔ مرا مجھکو ز سر سر کی نیست نہیں ہے چنداں اتنی تاج است تاج ہے بر تارکم میری چوٹی پر تبر کلہاڑا
۱۰۔ مکن مت کر با من میرے ساتھ ناشکیبا نہ صبر کرنے والا عتیب عتاب کا زمانہ غصہ نہ بندد نہیں باندھتا شکیب صبر

تشریح: (۱) میں نے دوستی کر ہی لی ہے مجھے اس سے کام نہیں کہ وہ بھی مجھے دوست رکھتا ہے یا نہیں (۲) مجھ سے یہ توقع نہ رکھو کہ میں اس کے بغیر صبر کر لوں گا بلکہ مجھے تو اس کے پاس ہونے بھی صبر نہیں آتا (۳) اس کی ملاقات کے بغیر صبر بھی نہیں آتا اور اسے مجبور کر کے ملاقات بھی نہیں کی جاسکتی اس کے دربار میں مجھے ٹھہرنے نہیں دیتے، چھوڑ کے چلے جانا میرے بس میں نہیں (۴) وہ اگر میرے سر کو ایسے کس دے جیسے طناب کی رسی کو کیلے کو باندھ رکھا ہوتا ہے تو بھی میں اس سے سر نہیں پھیروں گا (۵) جو پروانہ شمع کے قدموں میں جان دے دیتا ہے وہ اس محروم القسمت سے بہرحال بہتر ہے جو آگ سے ڈر کر تاریکیوں میں بھٹکتا پھرتا ہے (۶) وہ کہنے لگا کہ اگر اس نے تجھے بلے مار مار کے زخمی کر دیا پھر کیا کرے گا، بولا گیند کیطرح اس کے پاؤں میں گر جاؤں گا (۷) اس شخص نے کہا کہ اگر اس نے تلوار سے تیرا سر کاٹ دیا تو بولا مجھے ذرا بھی افسوس نہیں ہوگا (۸) جس شخص کا ایک ہی محبوب ہو وہ اس سے کسی صورت ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے چھوڑ کر کہاں جائے گا (۹) سر کٹنے سے مجھے کیا تکلیف ہو گی جب کہ مجھے یہی پتہ نہیں کہ میرے سر پہ کلہاڑا چل رہا ہے یا تاج رکھا ہوا ہے (۱۰) مجھے صبر کی تلقین نہ کرو کیونکہ عشق اور صبر دو جداگانہ چیزیں ہیں جو جمع نہیں ہو سکتیں

۱ چو یعقوبم ار دیدہ گردد سفید — نبرّم ز دیدار یوسف امید
یعقوب علیہ السلام کیطرح اگر میری آنکھیں سفید بھی ہوجائیں — تب بھی یوسف کے دیدار کی امید نہیں توڑوں گا

۲ رکابش ببوسید روزے جوان — برآشفت و برتافت ازوے عناں
ایک دن جوان نے اسکی رکاب چومی — تو اس نے ناراض ہوکر اس سے باگ موڑ لی

۳ بخندید و گفتا عناں بر مپیچ — کہ سلطاں عناں برنہ پیچد زہیچ
ہنس پڑا اور کہا باگ نہ پھیر — کیونکہ بادشاہ کسی سے باگ نہیں پھیرا کرتے

۴ مرا باوجودِ تو ہستی نماند — بیادِ توام خود پرستی نماند
تیرے وجود کے سامنے میری ہستی نہیں رہی — تیری یاد میں ہوں اپنی خبر نہیں رہی

۵ گرم جرم بینی مکن عیبِ من — توئی سر برآوردہ از جیبِ من
اگر تو جرم دیکھے تو میرا عیب نہ کر — کیونکہ میرے گریبان سے تونے ہی سر نکال رکھا ہے

۶ بداں زہرہ دستم زدم در رکاب — کہ خود را نیاوردم اندر حساب
اسی حوصلے پر میں نے رکاب پر ہاتھ مارا ہے — کہ اپنے آپ کو گنتی میں نہیں لایا

۷ نہادم قدم بر سرِ کامِ خویش — کشیدم قلم در سرِ نامِ خویش
اپنے مقصود کو میں نے پامال کردیا ہے — میں نے اپنے سرنامے پر قلم پھیر دی ہے

۸ مرا خود کشد تیرِ آں چشمِ مست — چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
مجھے تو اس مست آنکھ کا تیر ہی مارے جارہا ہے — تجھے کیا ضرورت کہ تلوار کو ہاتھ میں لے

۹ تو آتش بہ نئے درزن و درگزر — کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر
تو نرکل میں آگ لگادے اور نکل جا — تاکہ جنگل میں نہ خشک رہے نہ تر

۱۰ ## حکایت در معنیٔ فنائے اہل محبت
حکایت اہلِ محبت کے فنا کے بیان میں

۱۔ چو مثل یعقوبم اس کی میم دیدہ کے ساتھ تک کر میری آنکھیں یعقوب علیہ السلام مشہور پیغمبر جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے اور یوسف علیہ السلام کے والد تھے گردد ہوجاوے نبرّم نہ کاٹوں میں
۲۔ رکابش اس کی رکاب ببوسید چوم لی روزے ایک دن برآشفت ناراض ہوگیا برتافت پھیر لی ازوے اس سے عناں باگ
۳۔ بخندید ہنس پڑا گفتا اس نے کہا عناں باگ برمپیچ مت موڑ سلطاں بادشاہ برنہ پیچد نہیں پھیرتا ہے زہیچ کسی شخص سے
۴۔ مرا مجھ کو باوجودِ تو تیرے وجود کے ساتھ نماند نہیں رہی بیادِ توام میں تیری یاد میں ہوں۔ خود پرستی خودی
۵۔ گرم اگر میرا بینی دیکھے تو مکن مت کر عیبِ من میرا عیب توئی تو ہی ہے سر برآوردہ سر نکالے ہوئے از جیبِ من میرے گریبان سے
۶۔ بداں زہرہ اسی حوصلہ کیساتھ دستم زدم اپنا ہاتھ مارا میں نے در رکاب رکاب میں خود را اپنے آپ کو نیاوردم نہیں لایا میں اندر حساب حساب میں
۷۔ کشیدم میں نے کھینچ دیا در سرِ نامِ خویش اپنے سرنامے پر نہادم میں نے رکھا بر سرِ کامِ خویش اپنے کام کے سر پر
۸۔ مرا مجھ کو کشد مارتی ہے تیرِ آں چشمِ مست اس مست آنکھ کا تیر چہ کیا آری لاوے تو بشمشیر تلوار پر دست ہاتھ
۹۔ آتش آگ بہ نئے سر کنڈوں میں درزن لگادے درگزر گزر جا بیشہ جنگل ماند رہے ۱۰۔ یعنی مضمون فنائے اہلِ محبت اہلِ محبت کا فنا ہونا۔

تشریح: (۱) فراقِ یوسفؑ میں روتے روتے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں لیکن وہ اُن کے وصال سے مایوس نہیں ہوئے تھے (۱) اسی طرح میں بھی اپنے محبوب کی طرف سے مایوس نہیں ہوسکتا (۲) ایک دن دوست کی سواری آئی تو اس نے بڑھ کر اس کی رکاب چوم لی دوست اس جرأت سے غضبناک ہوگیا اور باگ دوسری طرف موڑ لی (۳) ہنس کے کہنے لگا شہزادے باگ نہ موڑ کیونکہ بادشاہ کسی کی طرف سے باگ نہیں موڑا کرتے (۴) میرا تو یہ حال ہے کہ مجھے تو ہی تو نظر آتا ہے میری ذات درمیان سے اٹھ گئی ہے (۵) مجھ سے اگر کوئی غلطی بھی ہوجائے تو مجھے مجرم نہ بنایا کیجئے کیونکہ میرے پیرہن میں میری ذات نہیں بلکہ آپ کا وجود ہے اس طرح تو جرم آپ پر عاید ہوجائے گا (۶) مجھے رکاب چومنے کا حوصلہ اسی وجہ سے تو ہوگیا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو نظر انداز کرکے یہ فرض کرلیا تھا کہ رکاب بھی آپ کی اور چوم بھی آپ ہی رہے ہیں (۷) میں نے اپنا نام و نشان مٹادیا ہے اور تیرے سوا اپنی اغراض و مقاصد کو پامال کردیا ہے (۸) میرے مارنے کے لئے تو آپ کی نگاہِ ناز ہی کافی ہے آپ تلوار چلانے کی زحمت کیوں کرتے ہو گویا جو کام گڑ کھلا کر ہوسکتا ہے اس کے لئے زہر خورانی کی ضرورت نہیں ہے (۹) تو نظر کی بجلیاں گراتا ہوا گزر جا میری ہستی اپنے آپ فنا ہوجائے گی کیونکہ یہ ایسی آگ ہے جو خشک و تر ہر چیز کو جلا کر خاک کردیتی ہے (۱۰) اس چیز کا بیان کہ محبت کرنیوالے اپنے آپ کو فنا کرچکے ہوتے ہیں۔

۱ شنیدم کہ بر لحن خنیا گرے — برقص اندر آمد پری پیکرے
میں نے سنا کہ ایک قوال کی آواز پر — ایک پری پیکر رقص میں آ گیا

۲ ز دلہائے شوریدہ پیرامنش — گرفت آتش شمع در دامنش
اس کے چوگرد دست دلوں کی وجہ سے — شمع کی آگ اس کے دامن میں لگ گئی

۳ پراگندہ خاطر شد و خشمناک — یکے گفتش از دوستداراں چہ باک
اس کا دل پریشان اور غضبناک ہو گیا — دوستوں میں سے ایک نے اسے کہا کیا مضائقہ ہے

۴ ترا آتش اے دوست دامن بسوخت — مرا خود بیک بار از خود بسوخت
دوست! آگ نے تیرا تو دامن ہی جلایا ہے — ایک بار میرے تن من کو جلا دیا تھا

۵ اگر یاری از خویشتن دم مزن — کہ شرکست با یار و با خویشتن
اگر تو عاشق ہے تو خودی کا دم نہ مار — کیونکہ یار کے سامنے خودی شرک ہے

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

حکایت اہل محبت کے مشاغل کے بیان میں

۶ چنیں دارم از پیر دانندہ یاد — کہ شوریدہ سر بصحرا نہاد
ایک دانا بوڑھے سے مجھے ایسے یاد ہے — کہ ایک دیوانہ جنگل کو نکل گیا

۸ پدر در فراقش نخورد و نخفت — پسر را ملامت بکردند و گفت
باپ نے اس کی جدائی میں نہ کھایا نہ سویا — لوگوں نے بیٹے کو ملامت کی تو اس نے کہا

۹ ازاں گہ کہ یارم کس خویش خواند — دگر با کسم آشنائی نماند
جب سے کہ یار نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے — پھر کسی اور سے میری آشنائی نہیں رہی

۱۰ بحقش کہ تا حق جمالم نمود — دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود
اس کے حق کی قسم جب سے حق نے مجھے جمال دکھایا ہے — پھر میں نے جو کچھ بھی دیکھا وہم نظر آیا

۱۔ شنیدم میں نے سنا لحن آواز خنیا گر سازندہ یا گویاں برقص رقص میں اندر زائد آمد آ گیا پری پیکرے ایک پری کے جسم والا یعنی حسین
۲۔ ز سے دل ہائے شوریدہ دست دلوں کی وجہ سے پیرامنش اس کے ارد گرد گرفت لگ گئی آتش شمع شمع کی آگ در دامنش اس کے دامن میں
۳۔ پراگندہ خاطر پریشان دل والا شد ہو گیا خشمناک غصے والا یکے ایک گفتش اس کو کہا از دوستداراں دوستوں میں سے چہ باک کیا ڈر
۴۔ ترا تجھ کو آتش آگ بسوخت جلایا مرا مجھ کو از خود اپنا آپ بسوخت جلا دیا
۵۔ یاری تو یار ہے یعنی عاشق ہے خویشتن خودی دم مزن دم نہ مار شرکست شرک ہے با یار یار کے ساتھ با خویشتن اپنے ساتھ ہونا
۶۔ معنی مضمون اشتغال مشغول ہونا اہل محبت محبت والے
۷۔ چنیں ایسے دارم رکھتا ہوں پیر دانندہ دانا پیر شوریدہ دیوانہ سر بصحرا سر جنگل کی طرف نہاد رکھا اس نے
۸۔ پدر باپ فراقش اس کی جدائی نخورد نہ کھایا نخفت نہ سویا پسر بیٹا کردند کی انھوں نے گفت اس نے کہا
۹۔ ازاں گہ جس وقت سے یارم یار نے مجھ کو کس خویش اپنا آدمی خواند کہا دگر پھر با کسم کسی کے ساتھ میری آشنائی دوستی نماند نہیں رہی ۱۰۔ بحقش اس کے حق کی قسم تا جب سے جمالم جمال مجھ کو نمود دکھایا دگر پھر ہر چہ جو کچھ دیدم میں نے دیکھا خیالم وہم مجھ کو نمود دکھائی دیا

تشریح: (۱) کسی قوال کی سرائی پر سوز تھی کہ ایک حسین اسے سن کر وجد میں آ گیا اور رقص کرنے لگا (۲) چونکہ سارا ماحول عاشقانہ تھا اس لئے ان کے سوز دروں نے حسین کو ایسا سوختہ جاں کر دیا جیسے شمع نے اس کے دامن کو جلا دیا ہو یا یہ کہ وارفتگی کی وجہ سے درحقیقت شمع کی آگ اس کے دامن میں لگ گئی (۳-۴) وہ آگ کی وجہ سے پریشان اور غضبناک ہو گیا تو عاشقوں میں سے ایک نے کہا کہ دامن جل گیا تو کیا مضائقہ ہے ایک بار میرا تو تن من بھی کچھ جل گیا تھا یعنی تیرے حسن کی آگ ہمیں ہر وقت جلاتی ہے ہم آہ نہیں کرتے شمع کی آگ نے تیرا دامن ذرا جلایا تو پریشان ہو گیا (۵) وہ شخص عاشق نہیں ہو سکتا جسے اپنے آپ کی خبر ہو کیونکہ یار کے بالمقابل اپنا احساس شریعت عشق میں شرک ہے (۶) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عاشقان حق سارے جہاں سے بے نیاز ہو کر اللہ کی رضا جوئی میں لگ جاتے ہیں مخلوق ان کے بارے میں جو کچھ بھی کہے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ان کی ظاہری حالت اگرچہ پرکشش نہیں ہوتی لیکن ان کا باطن نور علی نور ہوتا ہے۔ (۷) ایک بوڑھے نے یہ حکایت سنائی تھی کہ کوئی دیوانہ وحشت کی وجہ سے جنگل کی طرف بھاگ گیا (۸) باپ کو اس سے بڑی محبت تھی اس نے بیٹے کی جدائی میں کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور اس کی نیند اچاٹ ہو گئی، لوگوں نے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی تو اس نے کہا (۹) جب سے یار نے مجھے اپنا کہہ دیا ہے مجھے ماں باپ اور بہن بھائی کی کوئی خبر ہی نہیں رہی اس کے ساتھ ساتھ کسی اور سے آشنائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (۱۰) میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جب سے اس کا حسن دیکھا ہے اس کا ماسوا خواب و خیال نظر آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

نشد گم کہ رو از خلائق بتافت جس نے مخلوقات سے منہ پھیر لیا وہ گم نہیں ہوا	۱	کہ گم کردۂ خویش را باز یافت بلکہ اس نے اپنی کھوئی ہوئی شے کو پا لیا
پراگندگانند زیر فلک آسمان کے نیچے ایسے ایسے پراگندہ لوگ ہیں	۲	کہ ہم دد تواں خواندشاں ہم ملک کہ انہیں وحشی بھی کہہ سکتے ہیں فرشتے بھی
ز یاد ملک چوں ملک نارمند فرشتوں کی طرح خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے	۳	شب و روز چوں دد ز مردم رمند رات دن وحشی جانوروں کیطرح انسانوں سے بھاگتے ہیں
قوی بازوانند، کوتاہ دست قوی بازو والے ہیں اور چھوٹے ہاتھوں والے	۴	خردمند شیدا و ہشیار مست عقلمند عاشق ہیں اور ہشیار دیوانے
گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز کبھی تو کسی کونے میں آرام سے گدڑی سی رہے ہیں	۵	گہ آشفتہ در مجلسے خرقہ سوز کبھی مجلس میں پریشان ہو کر خرقہ جلا رہے ہیں
نہ سودائے خودشاں نہ پروائے کس نہ انہیں اپنا خیال نہ کسی کی پرواہ	۶	نہ در کنج توحیدشاں جائے کس نہ انکی توحید کے گوشے میں کسی کی جگہ
پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش پریشان عقل اور پراگندہ ہوش ہیں	۷	ز قول نصیحت گر آگندہ گوش نصیحت گر کی بات سے کان بند کئے ہوئے
بدریا نخواہد شدن بط غریق بطخ دریا میں غرق نہیں ہو سکتی	۸	سمندر چہ داند عذاب الحریق آگ کا کیڑا جلنے کا عذاب کیا جانے
تہیدست مردانِ پر حوصلہ خالی ہاتھ حوصلہ مند بہادر ہیں	۹	بیاباں نوردانِ بے قافلہ بلا قافلہ جنگل طے کرنے والے ہیں
ندارند چشم از خلائق پسند مخلوق سے پسندیدگی کی امید نہیں رکھتے	۱۰	کہ ایشاں پسندیدۂ حق بسند کیونکہ انکو حق تعالیٰ کی پسندیدگی کافی ہے

۱۔ نشد نہیں ہوا رو چہرہ خلائق جمع خلق تبافت پھیر لیا گم کردہ خویش اپنی کھوئی ہوئی چیز بازیافت پا لیا
۲۔ پراگندگانند بکھرے ہوئے لوگ زیر فلک آسمان کے نیچے ہم بھی دد جانور یا درندہ تواں خواند کہہ سکتے ہیں شاں انکو ملک فرشتہ
۳۔ ملک بادشاہ مراد اللہ تعالیٰ چوں مثل ملک فرشتہ نارمند آرام نہیں پاتے شب و روز رات اور دن چو دد مثل وحشی درندے کی ز مردم انسانوں سے رمند بھاگتے ہیں
۴۔ قوی بازوانند طاقتور بازوؤں والے ہیں کوتاہ دست چھوٹے ہاتھ والے خردمند عقلمند شیدا فریفتہ یا عاشق ہوشیار مست ہوش والے مست
۵۔ گہ آسودہ کبھی آرام پائے ہوئے در گوشہ کسی کونے میں خرقہ دوز گودڑی سینے والے آشفتہ پریشان مجلسے کوئی مجلس خرقہ سوز گودڑی جلانے والے
۶۔ سودائے خود اپنا خیال شاں انکو پروائے کس کسی کی پرواہ کنج توحید شاں انکی توحید کا کونہ جائے کس کسی کی جگہ
۷۔ پریشیدہ عقل پریشان عقل والے پراگندہ ہوش پریشان ہوش والے ز قول نصیحت گر نصیحت کرنے والے کی بات آگندہ گوش کان بند کئے ہوئے
۸۔ نخواہد شدن نہیں ہو سکتی بط بطخ غریق غرق ڈوبنے والی سمندر آگ کا کیڑا چہ داند کیا جانے عذاب الحریق جلنے کا عذاب ۹۔ تہیدست خالی ہاتھ مردانِ پر حوصلہ حوصلہ مند بہادر بیاباں نورداں بیابانوں کو طے کرنے والے بے قافلہ قافلہ کے بغیر ۱۰۔ ندارند نہیں رکھتے چشم امید از خلائق مخلوقات سے ایشاں یہ لوگ پسندیدۂ حق اللہ کے پسندیدہ بسند کافی ہیں

تشریح: (۱) جو شخص مخلوقات سے منہ موڑ کے گوشہ نشین ہو گیا تو اس نے کچھ کھونے کی بجائے اپنے بھلائے ہوئے معبودِ حقیقی کو پا لیا ہے۔ (۲-۳) عاشقانِ حق جو خلقت سے قطع تعلق کر کے خلوت نشین ہو گئے ہیں انسانوں سے دور رہنے کی وجہ سے وحشی اور ہر وقت ذکر و فکر اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہنے کی بنا پر فرشتے کہہ سکتے ہیں (۴) ان کے دعا کے ہاتھ خدا کی طرف لمبے ہیں سوال کے ہاتھ مخلوق کی طرف چھوٹے ہیں۔ عاشق و مست تو ہیں لیکن بے خبر اور مجذوب نہیں (۵) جب حالتِ صحو میں ہوتے ہیں تو نہایت اطمینان سے اپنے کاروبار کرتے ہیں اور جب حالتِ سکر و وجد ہو تو بر سرِ مجلس گودڑی جلا دیتے ہیں یعنی تکلفات ختم کر دیتے ہیں (۶) انہیں نہ اپنی ذات کی فکر ہوتی ہے نہ کسی اور کی پرواہ ان کے دلوں میں توحید اتنی راسخ ہوتی ہے کہ غیر خدا کا تصور بھی ان کے لئے محال ہے (۷) ظاہری لحاظ سے ان کی حالت بڑی پریشان ہوتی ہے اور کسی بھی نصیحت کنندہ کی نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا گویا وہ اس شعر پہ عامل ہوتے ہیں کہ سے
یہ سوچ سوچ کر دل لگایا ہے ناصح ؛ نئی بات کیا آپ فرما رہے ہیں (۸) عاشقانِ حق بحرِ توحید میں بطخ کی طرح تیرتے ہیں انکی حالت آگ کے کیڑے سمندر جیسی ہوتی ہے کہ سوز و سازِ عشق سے انکو چنداں تکلیف نہیں ہوتی (۹) بظاہر خالی ہاتھ ہونیکے باوجود بڑے حوصلہ مند ہوتے ہیں کہ مخلوق سے کوئی امید نہیں رکھتے۔ پر ہول جنگلوں کا سفر تن تنہا کر لیتے ہیں انہیں درندوں سے کوئی خوف نہیں آتا کیونکہ امرِ الٰہی سے درندے پرندے انکے تابع فرمان ہو جاتے ہیں (۱۰) وہ کوئی عمل مخلوق میں مقبول ہونے کے لئے نہیں کرتے کیونکہ انہیں دربارِ حق میں جو قبولیت حاصل ہوتی ہے وہ اس کو اپنے لئے کافی و وافی سمجھتے ہیں

Scanned by CamScanner

۱
عزیزان پوشیدہ از چشم خلق
مخلوق کی نگاہوں سے چھپے ہوئے معزز ہیں
نہ زنار داران پوشیدہ دلق
گودڑی پہن کر زنار باندھنے والے نہیں ہیں

۲
پر از میوہ و سایہ ور چوں رزند
انگور کی طرح میوے سے پر اور سایہ دار ہیں
نہ چوں ما سیہ کار و ازرق رزاند
ہماری طرح سیہ کار نیلی پوشش نہیں ہیں

۳
بخود سر فرو بردہ ہمچوں صدف
وہ سیپ کیطرح سر جھکائے ہوئے ہیں
نہ مانند دریا بر آوردہ کف
دریا کی مانند جھاگ نکالے ہوئے نہیں ہیں

۴
نہ مردم ہمیں استخوانند و پوست
انسان بس ہڈی اور کھال کا نام نہیں ہے
نہ ہر صورتے جان معنی در وست
ہر صورت میں معنیٰ کی جان نہیں ہوتی

۵
نہ سلطاں خریدار ہر بندہ ایست
بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہیں ہے،
نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست
نہ ہر گودڑی میں زندہ آدمی ہے

۶
اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے
اگر بادل کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا
چو خرمہرہ بازار ازو پر شدے
کوڑیوں کی طرح بازار ان سے بھر جاتا

۷
چو غازی بخود بر نہ بندند پائے
نٹوں کی طرح اپنے ساتھ مصنوعی ٹانگیں نہیں باندھتے
کہ محکم رود پائے چوبیں زجا
کیونکہ لکڑی کے پاؤں بری طرح پھسلتے ہیں

۸
حریفان خلوت سرائے الست
الست کی خلوت سرا کے ساتھی
بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
ایک گھونٹ کے ساتھ صور پھنکنے تک مست ہیں

۹
بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ
تلوار کے خوف سے مقصود سے دست بردار نہیں ہوتے
کہ پرہیز و عشق آبگینہ ست و سنگ
کیونکہ پرہیز اور عشق شیشے اور پتھر کا معاملہ ہے

حکایت در معنی غلبۂ وجد و سلطنت عشق،

حکایت بے خودی کے غلبے اور عشق کی حکومت کے بیان میں

۱۔ عزیزاں عزت والے پوشیدہ چھپے ہوئے چشم خلق مخلوق کی آنکھ زنار داران جلنیو باندھنے والے پوشیدہ دلق گودڑی پہننے والے

۲۔ پر از میوہ میوے سے بھرے ہوئے سایہ ور سایہ والے چو مثل رز انگور کی بیل اند ہیں چوں ما ہماری طرح سیہ کار سیہ کام والے ازرق رز نیلا رنگنے والے ہیں

۳۔ بخود اپنے آپ میں سر فرو بردہ سر جھکائے ہوئے ہمچوں مثل صدف سیپ مانند مثل برآوردہ نکالے ہوئے کف جھاگ

۴۔ مردم انسان ہمیں یہی استخواں ہڈی پوست کھال جانِ معنی حقیقت کی جان در وست اس میں ہے

۵۔ سلطان بادشاہ خریدار ہر بندہ ہر غلام کا خریدار ایست ہے در زیر ہر ژندہ ہر گودڑی کے نیچے زندہ ایست زندہ ہے

۶۔ ژالہ اولہ دُر موتی شدے ہو جاتا چو مثل خرمہرہ کوڑی ازو اس سے پر شدے بھر جاتا

۷۔ غازی نٹ بازیگر بخود اپنے اوپر نہ بندند نہیں باندھتے پائے پاؤں محکم مضبوط رود جاتا ہے پائے چوبیں لکڑی کا پاؤں زجا جگہ سے

۸۔ حریفاں ساتھی دوست خلوت سرائے الست الست کا خلوت خانہ بیک جرعہ ایک گھونٹ سے تا نفخۂ صور صور پھونکے جانے تک

۹۔ بہ تیغ تلوار سے از غرض مقصد سے بر نگیرند نہیں اٹھاتے چنگ چنگل ہاتھ آبگینہ کانچ سنگ پتھر ۱۰۔ معنی مضمون غلبۂ وجد شود کا غلبہ سلطنت عشق عشق کی حکومت

تشریح: (۱) مخلوق کی نگاہوں سے چھپے ہوئے ہوتے ہیں پر خدا کے ہاں انکی بڑی عزت ہوتی ہے وہ ایسے ریاکار نہیں ہوتے کہ اوپر گودڑی اور نیچے زنار پہن لیں (۲) ثمراتِ معرفت سے ان کی جھولیاں بھری ہوتی ہیں اور مخلوق کے لئے انکی توجہات اور دعاؤں کا سایہ انگور کی بیل کی طرح گھنا اور گہرا ہوتا ہے وہ ہماری طرح بدکار ہونیکے باوجود صوفیانہ لباس پہن کر ریاکاری نہیں کرتے (۳) اپنی کم مائیگی کے احساس سے ہمیشہ سر جھکائے اٹھتے ہیں حالانکہ وہ سیپ کیطرح موتیوں سے پُر ہوتے ہیں وہ دریا کی مانند ریاکاری نہیں کرتے کہ اندر تو خالی ہو پر جھاگ اڑا اڑا کے دوسروں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرے (۴) انسان ہڈیوں کے ڈھانچے کا نام نہیں دراصل انسان تو ایک باطنی چیز ہے جو ہر صورت کو حاصل نہیں ہوتی (۵) جس طرح بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہیں ہوتا بلکہ صرف جوہر قابل کو تلاش کرتا ہے اسی طرح ہر گودڑی کے اندر زندہ دل انسان نہیں ہوتا بلکہ مردہ دلوں کی بہتات ہے (۶) اگر تمام انسان دلی ہو جاتے تو کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہ ہوتی بلکہ کوڑیوں کی طرح دوسرے کی نگاہ میں ہر کوئی بے قیمت ہوتا (۷) اپنی بڑائی جتانے کے لئے عبادت و ریاضت کا کھلا مظاہرہ نہیں کرتے کیونکہ وہ ریاکاری ہے اور ریاکاری سے کئے ہوئے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں (۸) ان لوگوں کو روزِ ازل ہی سے ولایت کا درجہ حاصل ہے یہ اس محفلِ الست کے راز دار ہیں اور شرابِ معرفت کا جو گھونٹ انہوں نے پی رکھا ہے اس کے اثر سے ایسے مست و بے خود ہیں کہ قیامت سے پہلے ان کو ہوش نہیں آتا (۹) حصولِ وصالِ الٰہی کے لئے جو کاروائیاں اور اعمال وہ کرتے ہیں انہیں ان سے گردن پر تلوار رکھ کے بھی ہٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ عشق صادق یعنی جان بچانے کی مصلحت کوئی چیز نہیں مصلحتوں اور پرہیزوں کے شیشہ کو عشق کا پتھر توڑ دیتا ہے (۱۰) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عاشق کے نزدیک سب سے بڑی سعادت معشوق کے ہاتھ سے قتل اور فنا ہونا ہے

۱ یکے شاہدے در سمر قند داشت
ایک شخص سمر قند میں محبوب رکھتا تھا
کہ گفتی بجائے سمر قند داشت
تو کہے وہ باتوں کی بجائے شکر رکھتا تھا

۲ جمالے گرو بردہ از آفتاب
اس کا حسن سورج سے بازی لے گیا تھا
ز شوخیش بنیاد تقویٰ خراب
اس کی شوخی سے تقویٰ کی بنیادیں خراب تھیں

۳ تعالےٰ اللہ از حسن تا غایتے
بڑائی خدا کی، اس انتہا کا حسن تھا
کہ پنداری از رحمتست آیتے
کہ تو سمجھے وہ رحمتِ الٰہی کا نشان ہے

۴ ہمے رفتے و دیدہ ہا در پیش
وہ چلتا تو لوگوں کی نگاہیں اس کا تعاقب کرتیں
دل دوستاں کردہ جاں بر خیش
دوستوں کے دل اس پر جاں فدا کئے ہوئے

۵ نظر کرد ایں دوست در وے نہفت
اس دوست نے اس کی طرف نظر چرا کے دیکھا
نگہ کرد بارے بہ تندی و گفت
تو اس نے ایک بار گھور کے دیکھا اور کہا

۶ کہ اے خیرہ سر چند پوئی پیم
کہ او بے حیا کب تک میرے پیچھے دوڑے گا
ندانی کہ من مرغ دامت نیم
تو نہیں جانتا کہ میں تیرے جال کا پرندہ نہیں ہوں

۷ گرت بارِ دیگر بہ بینم بہ تیغ
اگر میں نے دوبارہ تجھ کو دیکھا تو تلوار سے
چو دشمن بہ برم سرت بے دریغ
دشمن کی طرح بے دریغ تیرا سر کاٹ دوں گا

۸ کسے گفتش اکنوں سرِ خویش گیر
کسی نے اس سے کہا کہ اب جا اپنا راستہ لے
ازیں سہل تر مطلبے پیش گیر
کوئی اس سے نرم مزاج معشوق تلاش کر

۹ نہ پندارم ایں کام حاصل کنی
میں نہیں سمجھتا کہ تو یہ مقصد حاصل کرلیگا
مبادا کہ جاں در سرِ دل کنی
مبادا دل کے خیال میں جان دے دے

۱۰ چوں مفتونِ صادق ملامت شنید
جب سچے عاشق نے ملامت سنی،
بدرد از دروں نالہ بر کشید
تو درد کے ساتھ دل سے آہ نکالی

۱۔ یکے ایک شخص شاہدے ایک محبوب سمر قند خراسان کا ایک شہر جواب روس میں ہے داشت رکھتا تھا۔ گفتی تو کہے سمر قصہ کی جگہ قند شکر
۲۔ جمالے ایسا حسن گرو بردہ بازی لے گیا آفتاب سورج زشوخیش اس کی شوخی سے تقویٰ پرہیزگاری خراب برباد
۳۔ تعالیٰ اللہ بلندی اللہ کے لیے ہے تا غایتے اس انتہا کا پنداری تو سمجھے از رحمتست رحمت کی ہے آیتے ایک نشانی
۴۔ ہمے رفت وہ جا رہا تھا دیدہ ہا آنکھیں درپیش اس کے پیچھے کردہ کیئے ہوئے برخیش برخے بدلے، قربان ش اس کا
۵۔ نظر کرد دیکھا ایں دوست اس دوست سے در وے نے اس میں نہفت چھپا کر نگہ کرد اس نے نگاہ کی بارے ایک بار بہ تندی تیزی سے گفت کہا اس سے
۶۔ خیرہ سر بے حیا چند پوئی کتنا دوڑے گا تو پیم میرے پیچھے ندانی تو نہیں جانتا من میں مرغِ دام تو تیرے جال کا پرندہ نیم نہیں ہوں میں
۷۔ گرت اگر تجھ کو بارِ دگر دوبارہ بہ بینم میں دیکھوں گا بہ تیغ تلوار سے چو دشمن مثل دشمن کے بہ برم کاٹ لوں گا سرت تیرا سر بے دریغ بے جھجک
۸۔ کسے کسی شخص گفتش اس کو کہا اکنوں اب سرِ خویش اپنا سر گیر پکڑ ازیں سہل تر اس سے نرم مزاج مطلبے کوئی مقصد مراد معشوق پیش گیر اختیار کر ۹۔ نہ پندارم میں نہیں سمجھتا ایں کام یہ مقصد کنی کرے تو مبادا ایسا نہ ہو سرِ دل دل کا خیال ۱۰۔ چوں جب مفتون صادق سچا عاشق شنید سنا از دروں اندر سے نالہ ایک آہ کشید کھینچی اس نے

تشریح: (۱) سمر قند میں کسی شخص کا معشوق تھا جس کی باتیں شہد و شکر جیسی میٹھی تھیں (۲) سورج سے زیادہ حسین ایسا شوخ و شنگ کہ اسے دیکھ کر متقیوں کا تقویٰ ڈول جائے (۳) اس کا حسن وجمال اس انتہا کا تھا کہ رحمتِ الٰہی کی نشانی معلوم ہوتی تھی (۴) جب وہ کہیں سے گزرتا تو لوگوں کی مشتاق نگاہیں اس کے پیچھے لگی رہتیں دوستوں کے دل اس پہ جاں نثاری کو خوش قسمتی خیال کرتے (۵-۶-۷) ایک دفعہ عاشق نے دزدیدہ نگاہی سے اس کو دیکھا تو وہ بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کمینے آدمی میرے جیسا حسین تیرے جیسے رذیل کو کبھی مل سکتا ہے جا اپنا کام کر اگر دوبارہ ایسی جرأت کی تو میں تلوار سے گردن اڑا دوں گا (۸-۹) کسی ہمدرد نے اس سے کہا میاں اس خبط کو چھوڑ کوئی اپنے جوڑ کا معشوق بنالے کیونکہ میرے خیال میں تجھے اس کا وصال کسی صورت بھی حاصل نہیں ہو سکتا، ہاں یہ ممکن ہے کہ تو اپنی جان گنوا بیٹھے۔ (۱۰) عاشق صادق نے اس کی ملامت سنی تو بس ایک آہ بھر کے رہ گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ بگذار تا زخم تیغ ہلاک — بغلطاندم لاشہ در خون و خاک

کہ چھوڑ تاکہ ہلاکت کی تلوار کا زخم — میری لاش کو خاک و خون میں لوٹا دے

۲ مگر پیش دشمن بگویند دوست — کہ این کشتۂ دست و شمشیر اوست

شاید لوگ دوست دشمن کو بتلا سکیں — کہ یہ اس کی تلوار اور ہاتھ کا مارا ہوا ہے

۳ نمے بینم از خاک کویش گریز — بہ بیداد گو آبرویم بریز

میں اس کے کوچہ کی مٹی سے بھاگنا مناسب نہیں سمجھتا — گو وہ ظلم سے میری آبرو گرا دے

۴ مرا توبہ فرمائی اے خودپرست — ترا توبہ زین گفتن اولیٰ ترست

اے خود پرست تو مجھے توبہ کے لئے کہتا ہے — اس کہنے سے تجھے توبہ کرنا زیادہ مناسب ہے

۵ ببخشائے بر من کہ ہرچہ او کند — وگر قصد خون است نیکو کند

مجھے معاف کر دہ جو کچھ بھی کرتا ہے — ٹھیک کرتا ہے اگرچہ جان کا قصد کرے

۶ بسوزاندم ہر شبے آتشش — سحر زندہ گردم بہ بوئے خوشش

مجھے ہر رات اسکی آگ جلا دیتی ہے — صبح کو اس کی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہوں

۷ اگر میرم امروز در کوئے دوست — قیامت زنم خیمہ پہلوئے اوست

اگر میں آج دوست کے کوچے میں مر جاؤں — قیامت کو اس کے پہلو میں خیمہ لگا لوں گا

۸ مدہ تا توانی درین جنگ پشت — کہ زندہ ست سعدی چو عشقش بکشت

جب تک ممکن ہو اس جنگ میں پشت نہ دے — کیونکہ سعدی جب زندہ ہوا ہے کہ عشق نے اسے مار ڈالا

حکایت فدا شدن اہل محبت و ہلاکت را غنیمت شمردن

حکایت اہل محبت کے فدا ہونے اور ہلاکت کو غنیمت شمار کرنے کے بیان میں

۱۰ یکے تشنہ مے گفت و جان مے سپرد — خنک نیک بختے کہ در آب مرد

ایک پیاسا شخص کہہ رہا تھا اور جان دے رہا تھا — کہ وہ نیک بخت بہت اچھا ہے جو پانی میں مر جائے

۱۔ بگزار چھوڑ تا تاکہ تیغ ہلاک ہلاکت کی تلوار بغلطاندم لوٹا دے مجھکو اس کی بیم لاشہ کے ساتھ تاکہ میری لاش خون دخاک خون اور مٹی

۲۔ مگر شاید پیش دشمن دشمن کے سامنے بگویند کہیں این یہ کشتۂ دستش اودست اس کے ہاتھ کا مارا ہوا ہے شمشیر تلوار

۳۔ نمے بینم نہیں دیکھتا ہوں میں خاک کویش اس کے کوچے کی مٹی بہ بیداد ظلم سے گو اگرچہ آبرویم میری آبرو ریز اصل بریزد گرا دے ضرورت شعری کی وجہ سے دال گرا دیا ہے۔

۴۔ مرا مجھکو فرمائی فرماتا ہے تو خودپرست اپنا خیال رکھنے والا زین گفتن اس کہنے سے اولیٰ ترست زیادہ بہتر ہے

۵۔ ببخشائے بخش دے معاف کر دے برمن مجھ پر ہرچہ جو کچھ اوکند وہ کرے دگر اگرچہ قصد خون خون کا ارادہ نیکو اچھا کند کرتا ہے

۶۔ بسوزاندم جلاتی ہے مجھکو ہر شبے ہر رات آتشش اس کی آگ سحر صبح گردم ہو جاتا ہوں میں بوئے خوشش اس کی خوشبو سے

۷۔ میرم مر جاؤں امروز آج کوئے دوست دوست کا کوچہ قیامت آخرت کا پہلا دن جب مردے زندہ کر کے کھڑے کئے جائیں گے زنم لگاؤں گا میں پہلوئے اودست اس کے پہلو میں

۸۔ مدہ مت دے تاتوانی جب تک تو طاقت رکھے درین جنگ اس جنگ میں پشت پیٹھ است ہے سعدی مصنف چو جب عشقش عشق نے اسکو بکشت مار ڈالا ۹۔ فدا شدن فدا ہونا اہل محبت محبت والے غنیمت شمردن غنیمت شمار کرنا ۱۰۔ یکے ایک شخص تشنہ پیاسا مے گفت کہتا تھا مے سپرد سپرد کرتا تھا خنک مبارک نیک بختے وہ نیک نصیب در آب پانی میں مرد مر گیا

تشریح: (۱-۲) پھر کہا کہ میرے ناصح تو یہ نصیحت کسی اور کو کرنا میں تو اس کے ہاتھ سے مرجانا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں اگر مجھے اسکی تلوار سے مرنا نصیب ہو جائے تو دوست دشمن یہ تو کہا کریں گے کہ یہ شخص عشق کا قتیل اور اپنے معشوق کا شہید ہے (۳) میں تو اس کے کوچے کو چھوڑ نہیں سکتا خواہ میرے اوپر کچھ ہی بیت جائے مجھے اپنی آبروریزی بھی گوارا ہے (۴) مجھے جو عشق سے توبہ کرنے کی نصیحت کر رہے ہو یہ بجائے خود ایک گناہ ہے تمہیں چاہیئے کہ اس سے توبہ کرو (۵) مجھے ایسی نصیحتوں سے معاف رکھو میرا محبوب میرے حق میں جو بھی فیصلہ کرے مجھے وہ منظور ہے خواہ میری جان لینے ہی کا فیصلہ کیوں نہ ہو (۶) اس کے لئے مرنا کوئی بات نہیں میں تو ہر رات اس کے عشق کی سوزش سے مرتا اور صبح اسکی خوشبو سے زندہ ہوتا ہوں (۷) وہ اگر مجھے اپنے ہاتھ سے یہاں مار ڈالے تو روز قیامت اسی کے کوچے سے میرا حشر ہوگا اور اسکے ساتھ ٹھکانا ملے گا (۸) عشق کی جنگ میں انسان کو ہار نہیں ماننی چاہیئے کیونکہ اس راہ میں تو مر جانا ہی حقیقی زندگی ہے جیسے سعدی کو عشق میں مر کر ہی زندگی ملی ہے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر عاشق کو محبوب کے تصور میں موت آجائے تو وہ موت بڑی مبارک اور اعلیٰ سعادت ہے (۱۰) کوئی پیاسا آدمی پیاس سے مرتے ہوئے یہ بات کہہ رہا تھا کہ پانی میں ڈوب کر مرنے والا بڑا خوش نصیب ہے

Scanned by CamScanner

۱ بدو گفت نابالغے کاے عجب — چو مُردی چہ سیراب و چہ خشک لب

ایک کم عقل نے اس سے کہا تعجب ہے — جب تو مر ہی رہا ہے تو کیا سیراب اور کیا پیاسا

۲ بگفتا نہ آخر دہاں تر کنم — کہ تا جانِ شیریں کنش در سرکنم

اس نے کہا میں آخر منہ بھی تر نہ کروں — تاکہ میٹھی جان اس کے خیال میں دے دوں

۳ فتد تشنہ در آبدانِ عمیق — کہ داند کہ سیراب میرد غریق

پیاسا آدمی گہرے حوض میں گر جاتا ہے — کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈوبنے والا سیراب ہو کر مرتا ہے

۴ اگر عاشقی دامنِ او بگیر — وگر گویدت جاں بدہ گو بگیر

اگر تو عاشق ہے تو اس کا دامن پکڑ لے — اور اگر وہ کہے کہ جان دے تو کہہ کر لے لے

۵ بہشت تن آسانی آنگاہ خوری — کہ بر دوزخِ نیستی بگذری

تو بہشت کا میوہ اس وقت کھا سکے گا — جب کہ نیستی کے دوزخ پر گزر جائے

۶ دلِ تخم کاراں بود بارکش — چو خرمن بر آید بخسپند خوش

تو بہشت کا میوہ اس وقت کھا سکے گا — جب کہ نیستی کے دوزخ پر گزر جائے

۷ دریں مجلس آنکس بکامے رسید — کہ در دورِ آخر بجامے رسید

اس مجلس میں وہی شخص مقصد کو پہنچا — جو آخری دور میں کسی جام تک پہنچ گیا

حکایت در صبر و ثباتِ روندگاں

حکایت سالکوں کے صبر و ثبات کے بیان میں

۹ چنیں نقل دارم ز مردانِ راہ — فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ

مجھے یہ بات سالکوں سے حاصل ہوئی ہے — جو مالدار فقیر بادشاہ قسم کے گدا ہیں

۱۰ کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد — درِ مسجدے دید و آواز داد

وہ صبح صبح بھیک مانگنے کے لئے گیا — ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور صدا لگائی

۱۔ بدو اصل میں با او اس سے گفت اس نے کہا کاے عجب کہ اے تعجب چو جب مردی تو مر گیا چہ کیا خشک لب پیاسا

۲۔ بگفتا اس نے کہا دہاں منہ تر کنم تر کروں میں تا تاکہ جانِ شیریں میٹھی جان کنش اس کی سیتی سر کے ساتھ نکلتی ہے یعنی اس کا خیال کنم کروں میں

۳۔ فتد گر پڑتا ہے تشنہ پیاسا آبداں پانی کا ذخیرہ یعنی حوض عمیق گہرا داند وہ جانتا ہے میرد مرتا ہے غریق ڈوبنے والا

۴۔ عاشقی تو عاشق ہے بگیر پکڑ گویدت تجھکو کہے وہ بدہ دے گو تو کہہ بگیر لے لے

۵۔ بہشت بمعنی پھل تن آسانی بدن کا آرام آنگہ اس وقت خوری کھاوے تو دوزخِ نیستی فنا کا دوزخ بگذری گزرے تو

۶۔ تخم کاراں بیج کاشت کرنے والے بود ہوتا ہے بارکش بوجھ کھینچنے والا چو جب خرمن کھلیان بر آید نکل آتا ہے بخسپند سوتے ہیں

۷۔ دریں مجلس اس مجلس میں آنکس وہ شخص بکامے مطلب کو رسید پہنچا کہ جو کہ در دورِ آخر آخری دور میں بجامے کسی پیالے کو رسید پہنچ گیا

۸۔ صبر مکروہات کو برداشت کر لینا ثبات ثابت قدم رہنا روندگاں جانے والے مراد سالکانِ راہ حقیقت

۹۔ چنیں ایسے نقل دارم میں نقل رکھتا ہوں ز مردانِ راہ راہِ طریقت کے مردوں سے فقیرانِ منعم مالدار فقیر گدایانِ شاہ بادشاہ فقیر ہیں ۱۰۔ بدریوزہ بھیک کے لئے شد گیا بامداد صبح صبح درے ایک دروازہ مسجدے ایک مسجد دید دیکھا اس نے آواز داد۔ آواز دی (اس نے صدا لگائی)

تشریح: (۱) کسی بچے یا کم عقل نے اس سے کہا کہ جب تو مر ہی رہا ہے تو پیاسا مر جائے گا تو کیا فرق پڑے گا (۲، ۳) اس نے جواب دیا کہ اگر میں پانی پی کر مروں تو اس کا یہ فائدہ تو ہوگا کہ میری موت پانی کے خیال میں آئے گی جو اس وقت میرے لئے ایک محبوب کا درجہ رکھتا ہے اور محبوب کے خیال میں مر جانا بڑی خوش نصیبی ہے یہی تو وجہ ہے کہ پیاسا آدمی شدتِ اشتیاق سے گہرے تالاب میں کود پڑتا ہے خواہ اس میں اس کی موت ہی آ جائے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تالاب کے اندر اگر مروں گا تو سیراب ہو کر تو مروں گا (۴) اگر تیرا عشق سچا ہے تو بس اسی کا ہو کر رہ جا حتی کہ وہ اگر سر مانگے تو دینے سے دریغ نہ کر (۵) از روئے قرآن پاک کوئی شخص اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتا جب تک کہ دوزخ کے اوپر سے عبور نہ کرلے اسی طرح کوئی شخص وصالِ الٰہی اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک کہ اپنی ذات کو اس کے لئے فنا نہیں کر دیتا۔ (۶) کھیتی پیدا کرنے کے لئے کاشتکار کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے لیکن جب غلہ آ جاتا ہے تو لمبی تان کے سوتا ہے (۷) محفلِ عشاق و رنداں میں جب جامِ شراب گردش کرتا ہے تو معشوق نے جن خامکاروں کو اپنے وصال سے محروم رکھنا ہوتا ہے ان کو شروع ہی میں تھوڑی بہت پلا کر رخصت کر دیا جاتا ہے پھر جب خواص الخاص رہ جاتے ہیں اور سرمستی بھی مدہوشی کی حد کو پہنچ جاتی ہے۔ تو آخری جام پی کر ایک دوسرے کی آغوش میں گر جاتے ہیں اور وصال کے مزے لوٹتے ہیں اس طرح وہ لوگ خوش نصیب ہوتے ہیں جن کو آخر تک مجلسِ محبوب میں رہنا اور آخری دور میں جام پینا نصیب ہوتا ہے یا مجلس سے مراد مجلسِ دنیا ہے اور جام سے مراد کلمۂ طیبہ ہے اور کام سے مراد نجات ہے تو دنیا میں نجات کا حق دار وہی شخص ہوگا جو آخری سانس تک کلمۂ طیبہ کے تقاضوں کو پورا کرتا رہا اور اسی حال میں اس کا وصال ہوگیا (۹) سالکانِ حق نے یہ بات بتلائی ہے جو بظاہر فقیر مگر بباطن مالدار ہوتے ہیں دیکھنے میں گدا اگر حقیقت میں معرفتِ الٰہی کے بادشاہ ہیں (۱۰) کوئی فقیر مانگنے کیلئے صبح صبح گیا تو پہلا مکان جو اسے نظر آیا وہ مسجد تھی اس نے وہیں صدا لگادی

۱ یکے گفتش ایں خانۂ خلق نیست — کہ چیزے دہندت بشوخی بایست
ایک نے اس سے کہا یہ مخلوق کا گھر نہیں ہے — جو تجھے کوئی چیز دیدیں شوخی کے ساتھ کھڑا رہ

۲ بپرسید ایں خانۂ کیست پس — کہ بخشایشش نیست برحالِ کس
اس نے پوچھا پھر یہ کس کا گھر ہے — جیسے کسی کے حال پہ بخشش نہیں ہے

۳ بگفتا خموش ایں چہ لفظ خطاست — خداوند خانہ خداوندِ ماست
اس نے کہا چپ رہ یہ کیا غلط بات ہے — گھر کا مالک تو ہم سب کا خدا ہے

۴ نگہ کرد قندیل و محراب دید — بسوز از جگر نعرۂ برکشید
اس نے نظر کی تو قندیل اور محراب دیکھی — جگر سوزی سے ایک نعرہ مارا

۵ کہ حیفست زیں جا فراتر شدن — دریغست محروم ازیں در شدن
کہ اس جگہ سے گزر جانا تو ظلم ہے — اس در سے محروم رہنا افسوس ناک ہے

۶ نرفتم بنومیدی از ہیچ کوئے — چرا از درِ حق روم زرد روئے
میں کسی کوچے سے ناامید نہیں گیا — حق تعالیٰ کے دروازے سے کیوں محروم جاؤں

۷ ہم آں جا کنم دستِ خواہش دراز — کہ دانم نگردم تہیدست باز
میں تو یہیں سوال کا ہاتھ پھیلاؤں گا — کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خالی ہاتھ نہیں پھروں گا

۸ شنیدم کہ سالے مجاور نشست — چو فریاد خواہاں برآورد دست
میں نے سنا کہ ایک سال تک مجاور بیٹھا — فریادیوں کیطرح ہاتھ اٹھائے ہوئے

۹ شبے پائے عمرش فروشد بگل — طپیدن گرفت از ضعیفش دل
ایک رات اس کی عمر کے پاؤں مٹی میں دھنس گئے — کمزوری کی وجہ سے اس کا دل تڑپنے لگا

۱۰ سحر برد شخصے چراغش ببر — رمق دید از وچوں چراغِ سحر
صبح کو ایک شخص اس کے سرہانے چراغ لے گیا — چراغِ سحر جتنی اس کی زندگی باقی دیکھی

۱۔ یکے ایک نے گفتش اس سے کہا ایں یہ خانۂ خلق مخلوق کا گھر نیست نہیں ہے چیزے کوئی چیز دہندت تجھکو دلویں بشوخی شوخی سے بایست مت ٹھہر
۲۔ بپرسید اس نے پوچھا ایں خانۂ کیست یہ کس کا گھر ہے پس پھر بخشایشش اس کی بخششیں نیست نہیں ہیں برحالِ کس کسی کی حالت پہ
۳۔ بگفتا اس نے کہا ایں چہ یہ کیا لفظِ خطا غلطی کی بات ست ہے خداوندِ خانہ گھر کا مالک خداوندِ ما ہمارا خدا
۴۔ نگہ کرد نظر کی دید دیکھی بسوز سوز کیساتھ نعرۂ ایک نعرہ برکشید کھینچا اس نے
۵۔ حیفست ظلم ہے زیں جا اس جگہ سے فراتر شدن آگے بڑھ جانا دریغست افسوس ہے ازیں در اس دروازے سے شدن چلے جانا
۶۔ نرفتم نہیں گیا میں بنومیدی ناامیدی سے از ہیچ کوئے کسی کوچے سے چرا کیوں از درِ حق اللہ کے دروازے سے روم جاؤں میں زرد رو شرمندہ یا محروم
۷۔ ہم آں جا اسی جگہ کنم کروں گا میں دستِ خواہش سوال کا ہاتھ دراز لمبا دانم میں جانتا ہوں نگردم نہیں ہوں گا میں تہیدست خالی ہاتھ باز واپس
۸۔ شنیدم میں نے سنا سالے ایک سال مجاور پڑوسی بن کر خادم بن کر نشست بیٹھا وہ چو مثل فریاد خواہاں فریادی لوگ برآورد نکالے اس نے دست ہاتھ ۹۔ شبے ایک رات پائے عمرش اس کی عمر کے پاؤں فروشد دھنس گئے بگل کیچڑ میں طپیدن تڑپنا گرفت شروع کیا از ضعیفش کمزوری کی وجہ سے ۱۰۔ سحر صبح سویرے شخصے ایک شخص برد لے گیا چراغش اس کی شمع ببر کے ساتھ لگ کر اس کے سر پر چراغ رمق زندگی کا آخری سانس دید دیکھا از و اس سے چوں مثل چراغِ سحر صبح کا چراغ

تشریح: کسی شخص نے دیکھا کہ فقیر تو مسجد کے دروازے پہ صدائیں دے رہا ہے تو اس نے کہا کہ یہاں ٹھہرنے اور صدا لگانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ کسی انسان کا مکان نہیں جو تجھے خیرات دے (۲) فقیر نے متعجب ہو کر اس شخص سے پوچھا پھر یہ کس کا مکان ہے جیسے کسی غریب پر رحم نہیں آتا اور نہ وہ بخشش کرتا ہے (۳) اس نے کہا فقیر زبان بند کر یہ کیا بکواس کرنے لگا اس گھر کا مالک تو خداوند کا نات ہے یعنی یہ خانۂ خدا ہے (۴) پھر فقیر نے غور سے دیکھا تو اسے محرابیں اور قندیلیں نظر آئیں اس نے متأثر ہو کر دردِ دل سے ایک نعرہ مارا (۵) جب یہ خدا کا گھر ہے جو سب کا رازق ہے تو پھر یہاں سے محروم جانا بڑے افسوس کی بات ہے (۶) جب میں کسی ادنیٰ انسان کے دروازے سے بھی محروم نہیں پھرا تو خالق و رازق کے دروازے سے محروم کیوں لوٹوں (۷) میں اپنا دستِ سوال اسی در پہ دراز کروں گا مجھے یقین ہے کہ یہاں کا سوالی خالی ہاتھ نہیں جاتا (۸) وہ مسجد میں بیٹھ گیا اور ایک سال تک جم کے بیٹھا رہا اور خدا کے سامنے روتا دھوتا اور فریاد کرتا رہا (۹) اسی حال میں مسجد ہی میں اس کی موت آگئی اور نزع شروع ہوگئی کمزور تو تھا ہی اس کا دل و جگر تڑپنے لگا (۱۰) علی الصباح کوئی شخص فقیر کو دیکھنے کے لئے چراغ لے کر آیا تو وہ چراغِ سحر کی طرح آخری سانس لے رہا تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ ہمیگفت غلغل کناں از فرح — وَمَن دَقَّ بابَ الکریمِ انفتح
وہ خوشی سے گنگناتا ہوا کہہ رہا تھا — جس نے بھی سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا کھل گیا

۲ طلبگار باید صبور و حمول — کہ نشنیدہ ام کیمیاگر ملول
طلبگار کو صابر اور بردبار ہونا چاہیئے — کیونکہ میں نے کسی کیمیاگر کو بد دل ہوتے نہیں سنا

۳ چہ زرہا بخاک سیہ در کند — کہ باشد کہ روزے مسے زر کند
کتنا سونا سیاہ مٹی کے اندر جھونک دیتا ہے — کہ ممکن ہے کسی دن تانبے کو سونا بنا لے

۴ زر از بہر چیزے خریدن نکوست — نخواہی خریدن بہ از ناز دوست
سونا کوئی چیز خریدنے کے واسطے بہتر ہے — لیکن تو دوست کے ناز سے بہتر کوئی چیز نہیں خرید سکتا

۵ گر از دلبرے دل بتنگ آیدت — دگر غمگسارے بچنگ آیدت
اگر کسی دلبر سے تیرا دل تنگ آ جائے — تو کوئی دوسرا غمگسار تیرے ہاتھ لگ جائے گا

۶ مبر تلخ عیشی ز روئے ترش — بآبے دگر آتشش باز کش
بد مزاج (محبوب) کی وجہ سے تلخ زندگی نہ گزار — کسی اور پانی سے اس کی آگ بجھا دے

۷ ولے گر بخوبی ندارد نظیر — بأندک دل آزار ترکش مگیر
لیکن اگر وہ حسن میں مثال نہ رکھتا ہو — تو تھوڑی سی دل آزاری کی وجہ سے اسکو ترک نہ کر

۸ تواں از کسے دل بپرداختن — کہ دانی کہ بے او تواں ساختن
ایسے شخص سے تو دل ہٹا سکتے ہیں — جس کے متعلق تو جانتا ہو کہ اسکے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے

حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجفا بر نگردد

اس معنی میں حکایت کہ سچا عاشق ظلم کی وجہ سے منہ نہیں پھیرتا

۱۰ شبے تا سحر صالحے زندہ داشت — سحر دستہائے دعا بر فراشت
ایک نیک آدمی نے صبح تک شب بیداری کی — سحری کے وقت دعا کے ہاتھ اٹھائے

۱۔ ہمیگفت کہتا تھا۔ غلغل کناں شور کرتے ہوئے فرح خوشی۔ وَمَن اور جس نے دَقَّ کوٹا باب دروازہ الکریم سخی انفتح کھل گیا
۲۔ طلبگار طلب کرنے والا باید چاہیئے صبور بہت زیادہ صبر کرنے والا حمول بہت زیادہ برداشت کرنے والا نشنیدہ ام میں نے نہیں سنا ہے کیمیاگر جعلی طور پر سونا چاندی بنانے والا ملول رنجیدہ
۳۔ چہ کتنے زرہا سونے بخاک سیہ سیاہ مٹی بار اکھ مراد آگ در زائد کند کرتا ہے باشد ہو سکتا ہے روزے ایک دن مسے کوئی تانبا زر سونا کند کرلے
۴۔ زر سونا از بہر واسطے چیزے خریدن کوئی چیز خریدنا نکوست اچھا ہے نخواہی تو نہیں خرید سکتا بہ بہتر از ناز دوست دوست کے ناز سے
۵۔ دلبرے ایک محبوب آیدت آجاوے تیرا دگر دوسرا غمگسار غم کھانے والا یعنی دوست بچنگ چنگل میں آیدت آجاوے تیرے
۶۔ مبر مت لے جا تلخ عیشی کڑوی زندگی روئے ترش ترش چہرہ یعنی بدمزاج بآبے دگر دوسرے پانی کے ساتھ یعنی اور محبوب کے ساتھ آتشش اس کی آگ باز کش بجھا دے
۷۔ ولے لیکن بخوبی حسن میں ندارد نہ رکھتا ہو نظیر مثال باندک دل آزار تھوڑی دل آزاری سے ترکش اس کا ترک مگیر مت پکڑ
۸۔ تواں بپرداختن اعراض کر سکتے ہیں از کسے ایسے شخص سے دانی تو جانتا ہو بے او اس کے بغیر تواں ساختن بنانا ممکن ہے یعنی گزارا
۹۔ معنی آنکہ اس چیز کا مضمون طالب صادق سچا عاشق بجفا ظلم سے برنگردد پھر نہیں جاتا ۱۰۔ شبے ایک رات تا سحر صبح تک صالحے ایک نیک آدمی زندہ داشت زندہ رکھی یعنی عبادت کی سحر صبح دستہائے دعا دعا کے ہاتھ برفراشت اٹھائے اس نے

تشریح: (۱) فقیر کے ہونٹوں پر نہایت دھیمی آواز میں یہ کلمات جاری تھے کہ جو شخص سخی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ لازماً اپنی مراد پالیتا ہے (۲،۳) یہ مقولہ سعدیؒ کا ہے کہ جو شخص کسی چیز کا طلبگار ہو اسے نہایت صابر اور بردبار ہونا چاہیئے جیسے یہ فقیر تھا دیکھو کیمیاگر کو بار بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے لیکن وہ امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا بلکہ تجربات میں لگا رہتا ہے۔ صرف امید پہ ڈھیروں سونا خاک کے سپرد کر دیتا ہے کہ کبھی تو وہ تانبے کا سونا بنانے میں کامیاب ہو جائے گا اور بالآخر ہو جاتا ہے (۴) روپے پیسے سے ویسے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے لیکن سب سے بہترین چیز جو قابل خرید ہے وہ التفات دوست ہے (۵) اگر کوئی محبوب محب کی دل آزاری سے کسی طرح باز نہیں آتا تو اسے چاہیئے کہ اس کو چھوڑ کر کوئی اور محبوب تلاش کر لے (۶) آتش دل کو کسی اور محبوب کے وصال سے فرو کر لے (۷، ۸) لیکن یہ تو جب ہے کہ کوئی دوسرا محبوب اس سے اچھا نہیں تو کم از کم اس جیسا مل سکتا ہو اگر موجودہ محبوب حسن و جمال میں بے مثال ہو دوسرا ویسا نہ مل سکتا ہو تو پھر اس کی جفاؤں پر صبر کرنا چاہیئے کسی معمولی بات پر اس سے قطع تعلق نہ کرے یعنی اللہ تعالیٰ تو لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہیں پھر ان کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے (۹) اس حکایت کا مقصد عنوان سے واضح ہے (۱۰) کوئی شب بیدار بزرگ ساری رات عبادت کرتا رہا اور صبح دعا کرنے لگا۔

۱ یکے ہاتف انداخت در گوش پیر — کہ بے حاصلی رو سر خویش گیر
ایک فرشتۂ غیبی نے بوڑھے کے کان میں کہا — کہ تو بے مراد ہے جا اپنا راستہ پکڑ

۲ بریں در دعائے تو مقبول نیست — بخواری برو یا بزاری بایست
اس دروازے پر تیری دعا قبول نہیں ہے — ذلت کے ساتھ چلا جا یا زاری کے ساتھ ٹھہر

۳ شبے دیگر از ذکر و طاعت نخفت — مریدے ز حالش خبر داشت گفت
دوسری رات بھی ذکر اور بندگی سے نہ سویا — ایک مرید نے اس کی حالت سے خبر پائی تو کہا

۴ چو دیدی کزاں روئے بستست در — بہ بے حاصلی سعی چندیں مبر
جب تو نے دیکھ لیا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے — تو نامرادی کے ساتھ اتنی کوشش نہ کر

۵ بدیباچہ بر اشک یاقوت فام — بحسرت ببارید و گفت اے غلام
رخساروں پہ یاقوتی رنگ کے آنسو — حسرت کے ساتھ بہائے اور کہا اے لڑکے

۶ مپندار گر وے عناں بر شکست — کہ من باز دارم ز فتراک دست
یہ مت سمجھ اگر اس نے باگ موڑ لی ہے — کہ میں شکار دان سے ہاتھ اٹھا لوں گا

۷ بنومیدی آنگاہ بگردیدمے — ازیں در کہ راہ دگر دیدمے
میں ناامیدی کے ساتھ اس وقت پھر سکتا تھا — اس دروازے سے جب کہ کوئی دوسری راہ دیکھتا

۸ چو خواہندہ محروم گشت از درے — چہ غم گر شناسد در دیگرے
جب سوالی ایک دروازے سے محروم ہو گیا — اگر دوسرا دروازہ جانتا ہے تو کیا غم ہے

۹ شنیدم کہ راہم دریں کوئے نیست — ولے ہیچ راہے دگر روئے نیست
میں نے سنا کہ میری راہ اس کوچے میں نہیں ہے — لیکن دوسری طرف بھی تو کوئی راہ نہیں ہے

۱۰ دریں بود سر بر زمین فدا — کہ گفتند در گوش جانش ندا
اسی حالت میں فداکاری کی زمین پہ سر تھا — کہ انہوں نے اس کے دل کے کان میں آواز دی

۱- یکے ایک ہاتف غیب سے آواز دینے والا انداخت ڈالی اس نے گوش پیر بوڑھے کا کان بے حاصلی بے حاصل ہے تو رو جا سر خویش اپنا سر گیر پکڑ
۲- بریں در اس دروازے پر دعائے تو تیری دعا مقبول نیست مقبول نہیں ہے بخواری ذلت کے ساتھ برو چلا جا بزاری عاجزی کے ساتھ بایست ٹھہرا
۳- شبے ایک رات دیگر دوسری ذکر و طاعت خدا کی یاد اور بندگی نخفت نہ سویا وہ مریدے ایک مرید ز حالش اس کے حال سے خبر داشت اطلاع پائی گفت اس نے کہا
۴- چو جب دیدی تو نے دیکھا کزاں روئے کہ اس طرف سے بستست بند ہے در دروازہ بے حاصلی بے فائدہ سعی چندیں اتنی کوشش مبر مت لے جا
۵- بدیباچہ رخساروں پر بر زائد اشک یاقوت فام یاقوتی رنگ کے آنسو بحسرت حسرت کے ساتھ ببارید برسائے اس نے گفت کہا اے غلام اے لڑکے
۶- مپندار مت سمجھ گر وے اگر اس نے عناں باگ بر شکست توڑ ڈالی یا موڑ لی من میں باز دارم روک لوں گا فتراک شکار دان دست ہاتھ
۷- بنومیدی ناامیدی کے ساتھ آنگاہ اسی وقت بگردیدمے میں پھر جاتا ازیں در اس دروازے سے راہ دگر دوسرا راستہ دیدمے میں دیکھتا
۸- چو جب خواہندہ سوالی محروم گشت محروم ہو گیا از درے ایک دروازے سے چہ غم کیا غم شناسد پہچانتا ہے درِ دیگرے دوسرا دروازہ ۹- شنیدم میں نے سنا راہم میری راہ دریں کوئے اس کوچے میں نیست نہیں ہے ولے لیکن ہیچ راہے کوئی راہ دگر روئے دوسری طرف نیست نہیں ہے ۱۰- دریں اسی خیال میں بود تھا بر زمین فدا فدائی کی زمین پر گفتند انہوں نے کہا یعنی فرشتوں نے در گوش جانش اس کی جان کے کان میں ندا آواز

تشریح: (۱) (۲) وہ دعا مانگ رہا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تیری دعا اور عبادت قبول نہیں ہے تیری مرضی دعا کر عبادت کر یا رہ یا چھوڑ چھاڑ کے یہاں سے چلا جا (۳-۴) وہ صابر و شاکر اگلی رات پھر عبادت میں مشغول ہو گیا اس کے ایک مرید نے کہا جو گزشتہ رات والی غیبی آواز سن چکا تھا کہ پیر صاحب جب یہ دروازہ آپ کے لئے کھل ہی نہیں سکتا تو پھر اتنی تکلیف اٹھانے کا کیا فائدہ چھوڑو کوئی اور دھندا کریں (۵) مرید کی یہ نامناسب بات سن کر وہ اتنا رویا کہ خون کے آنسو اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ بڑی حسرت سے کہنے لگا (۶-۷-۸-۹) اے لڑکے اگر اس نے باگ موڑ لی ہے یعنی خدا نے مجھے نظر انداز کر دیا ہے تو یہ نہ سمجھ کہ میں بھی اسے چھوڑ کر کسی اور دروازے پر چلا جاؤں گا۔ کیونکہ اس ذات کے لئے میرے جیسے لاکھوں عبادت گزار ہیں مگر میرے لئے کوئی اور خدا نہیں پھر میں اسے چھوڑ کر جاؤں تو کہاں جاؤں اگر سوالی کو دوسرے دروازے سے خیرات مل سکتی ہو تو اسے پہلا دروازہ چھوڑنے میں کیا دقت ہے مشکل تو یہ ہے کہ اس دروازے کے سوا کوئی دوسرا دروازہ بھی تو نہیں جہاں اس در کے محروموں کو بار مل سکے اور اس کے درماں کا علاج ہو سکتا ہو (۱۰) وہ زمین پر سر رکھے اسی طرح رو رہا تھا کہ اس کے کان میں پھر آواز آئی ۔

Scanned by CamScanner

قبولست گرچہ ہنر نیستت اگرچہ ہنر تو نہیں تاہم تیری دعا قبول ہے	۱	کہ جز ما پناہِ دگر نیستت کیونکہ تیرے واسطے ہمارے سوا کوئی جائے پناہ نہیں

حکایت
کہانی

یکے در نشاپور دانی چہ گفت تو جانتا ہے کہ نیشاپور میں ایک شخص نے کیا کہا	۳	چو فرزندش از فرضِ خفتن بخفت جبکہ اس کا بیٹا عشاء کی نماز سے سو گیا
توقع مدار اے پسر گر کسی اے لڑکے تو اگر انسان ہے تو یہ امید نہ رکھ	۴	کہ بے سعی ہرگز بجائے رسی کہ کبھی بھی بغیر کوشش کے کسی مرتبے کو پہنچ جائے گا
سمیلانِ جو بر نگیرد قدم جو کے ٹھٹھے مضبوط نہیں ہوتے	۵	وجودیست بے منفعت چو عدم وہ تو عدم کی طرح ایک بے فائدہ وجود ہے
طمع دار سود و بترس از زیاں نفع کی امید رکھ اور نقصان سے ڈرتا رہ	۶	کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں کیونکہ بیکار جینے والے بے نصیب ہوتے ہیں

حکایت در صبر بر جفائے آنکہ از و صبر نتواں کرد
اس شخص کی جفا پر صبر کرنے کا بیان جس سے صبر نہ کر سکتے ہوں

شکایت کند نوعروسِ جواں ایک نوجوان دلہن شکایت کرتی ہے	۸	بہ پیرے ز دامادِ نامہرباں باپ کے پاس ظالم داماد کی
کہ مپسند چندیں کہ با ایں پسر کہ اس کو اتنا پسند نہ کرو کیونکہ اس لڑکے کے ساتھ	۹	بتلخی رود روزگارم بسر میری زندگی تلخ کٹ رہی ہے
کسانیکہ با من دریں منزلند جو عورتیں اس مقام میں میرے ساتھ ہیں	۱۰	نہ بینیم کہ چوں من پریشاں دلند وہ تو میری طرح پریشان دل نظر نہیں آتیں

۱۔ قبولست قبول ہے نیستت نہیں ہے تجھ کو جز ما ہمارے سوا پناہِ دگر دوسری پناہ
۲۔ یکے ایک نشاپور خراسان موجودہ روس کا ایک شہر دانی تو جانتا ہے چہ گفت اس نے کیا کہا چو جب فرزندش اس کا بیٹا فرضِ خفتن سونے کا فرض یعنی عشاء کی نماز بخفت سو گیا
۳۔ توقع امید مدار نہ رکھ پسر لڑکا گر کسی اگر تو کوئی شخص ہے بے سعی بغیر کوشش کے بجائے کسی مرتبے کو رسی پہنچے گا تو
۴۔ سمیلانِ جو جو کے ٹھٹھے یا موڈھے برنگیرد نہیں پکڑتے وجودیست ایک وجود ہے بے منفعت بغیر نفع کے چو عدم عدم کی طرح
۵۔ طمع لالچ دار رکھ سود نفع بترس ڈر از زیاں نقصان سے بے بہرہ بے نصیب باشند ہوویں فارغ زیاں فارغ جینے والے
۶۔ جفائے آنکہ اس شخص کی جفا جو کہ از و اس سے نتواں کرد نہ کر سکتے ہوں
۷۔ شکایت کند شکایت کرتی ہے نوعروس نئی دلہن بہ پیرے ایک بوڑھے کے پاس زدامادِ نامہرباں ظالم داماد کی
مپسند مت پسند کر چندیں اتنا کہ با ایں پسر اس لڑکے کے ساتھ بتلخی تلخی سے رود جاتی ہے کٹ رہی ہے روزگارم میری زندگی بسر آخر کو
کسانیکہ جو لوگ کہ با من میرے ساتھ دریں منزلند اس منزل میں ہیں نہ بینیم میں نہیں دیکھتی
چوں من میری طرح پریشاں آں دلند پریشان دل والے ہیں

تشریح: (۱) یعنی اگرچہ تیری عبادت، دعا میں کوئی کمال نہیں تاہم اسے ہم اس لئے قبول کر لیتے ہیں کہ تیرے لئے ہمارے ماسوا کوئی جائے پناہ نہیں (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اونچا مقام اعلیٰ کارکردگی سے حاصل ہوتا ہے بیکاری اور سستی سے نہیں (۳-۴) نیشاپور میں ایک لڑکا عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو گیا تو اس کے باپ نے اسے نصیحت کی کہ بیٹا یہ امید نہ رکھنا کہ بلا جد وجہد اور سعی و عمل کے تمہیں کوئی مقام مل جائے گا (۵) سمیلان یا تو وہ خودرو گھاس ہے جو فصل کٹنے کے بعد اپنے آپ اگ آتی ہے اور چند دن بعد خود ہی مر جاتی ہے۔ یا کٹی ہوئی فصل کے موڈھ جو تھوڑے بہت پھوٹ آتے ہیں اور کچھ دن بعد مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں جیسے ان چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں اسی طرح جو انسان جد وجہد کر کے کوئی مقام حاصل نہ کرے اس کا وجود بھی بیکار ہے اور عدم کی طرح بے فائدہ ہے (۶) انسان کو نفع کی امید رکھتے ہوئے مصروفِ عمل ہونا چاہیئے ساتھ ہی ساتھ نقصان سے بھی ڈرتے رہنا چاہیئے بے کار اور نکمے آدمی کو بے نصیبی کے سوا کچھ نہیں ملتا (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جس محبوب کے بغیر گزارہ نہ ہو سکتا ہو اس کی ہر تکلیف کو راحت سمجھ کے برداشت کرنا چاہیئے
(۸-۹) ایک لڑکی کی شادی نئی نئی ہوئی تھی اس کا خا،

۱ زن و مرد باہم چناں دوستند
میاں بیوی آپس میں ایسے دوست ہیں
کہ گوئی دو مغز و یکے پوستند
کہ تو کہے دو مغز اور ایک چھلکا ہیں

۲ ندیدم دریں مدت از شوئے من
میں نے اتنی مدت میں اپنے شوہر کو نہیں دیکھا
کہ یک بارے بخندید در روئے من
کہ ایک بار بھی میرے سامنے ہنسا ہو

۳ شنید ایں سخن پیر فرخندہ فال
مبارک فال بوڑھے نے یہ بات سنی
سخنداں بود مرد دیرینہ سال
لمبی عمر والا آدمی سخن فہم ہوتا ہے

۴ جوابے چہ پیرانہ اش گفت خوش
اس نے کیا خوب بزرگانہ جواب دیا
کہ گر خوبرو ہست بارش بکش
کہ اگر وہ خوبصورت ہے تو اسکا بوجھ برداشت کر

۵ دریغ ست روی از کسے تافتن
ایسے شخص سے روگردانی افسوسناک ہے
کہ دیگر نشاید چنوں یافتن
جس کی طرح کا دوسرا نہ پا سکتے ہوں

۶ چرا سرکشی زانکہ گر سرکشد
تو اس سے کیوں سرکشی کرتی ہے جو اگر سرکشی پر آجائے
بحرف وجودت قلم در کشد
تو تیرے وجود کے حرف پر قلم کھینچ دے

۷ رضا دہ بفرمان حق بندہ وار
بندوں کی طرح حق تعالیٰ کے حکم پر راضی رہ
کہ چوں او نہ بینی خداوندگار
کیونکہ تو اس جیسا خداوند نہیں دیکھے گا

۱۔ زن و مرد عورت اور مرد باہم آپس میں چناں ایسے دوستند دوست ہیں گوئی تو کہے یکے ایک پوستند چھلکا میں
۲۔ ندیدم میں نے نہیں دیکھا دریں مدت اس مدت میں شوئے من میرا شوہر بارے ایک بار بخندید ہنسا ہو در روئے من میرے چہرے میں
۳۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات پیر فرخندہ فال مبارک فال والا بوڑھا سخنداں بات جاننے والا بود ہوتے مرد دیرینہ سال لمبی عمر والا آدمی
۴۔ جوابے ایک جواب چہ پیرانہ کیا بوڑھوں جیسا گفت اس نے کہا خوش اچھا خوبرو ہست خوب صورت ہے بارش اس کا بوجھ بکش کھینچ
۵۔ دریغ ست افسوس ہے روی از کسے ایسے شخص سے تافتن پھیرنا دیگر دوسرا نشاید یافتن نہ پا سکتے ہوں چناں ایسا
۶۔ چرا کیوں سرکشی سر کھینچتی ہے تو زانکہ اس شخص سے کہ سرکشد سر کھینچے
۷۔ بحرف وجودت تیرے وجود کے حرف پر در کشد کھینچ دیوے
۸۔ رضا دہ رضا مندی دے بفرمان حق اللہ کے فرمان پر بندہ وار غلام کی طرح چوں او اس جیسا نہ بینی نہیں دیکھے گا تو خداوندگار مالک خدا
۹۔ یکم روز ایک دن مرا بر بندۂ ایک غلام پر دل بسوخت دل جل گیا ہے گفت کہتا تھا وہ فرمانِ دہش اس کا آقا می فروخت بیچ رہا تھا ۱۰۔ ترا تجھکو از من بہ مجھ سے بہتر افتد پڑ جائے گا بسے بہت مرا مجھکو چوں تو تیرا جیسا دیگر دوسرا نیفتد نہیں واقع ہوگا نہیں ملے گا کسے کوئی شخص

حکایت

کہانی

۹ یکم روز بر بندۂ دل بسوخت
ایک دن ایک غلام پر میرا دل جل گیا
کہ می گفت و فرمان دہش می فروخت
جس کا مالک بیچ رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا

۱۰ ترا بندہ از من بہ افتد بسے
تجھے مجھ سے بہتر بہتیرے غلام مل جائیں گے
مرا چوں تو دیگر نیفتد کسے
لیکن مجھے تیرے جیسا آقا نہیں ملے گا

تشریح: (۱) عورت مرد کا تو ایسا گہرا تعلق ہے جیسے ایک چھلکے میں دو گریاں ہوں (۲) میں جب سے اس کے گھر میں گئی ہوں اس نے کبھی بھول کر کبھی میری طرف ہنس کے نہیں دیکھا (۳-۴) لڑکی کی یہ شکایت سن کر تجربہ کار بوڑھے نے عجیب جواب دیا کہ اگر اس کا حسن و جمال تجھے پسند ہے تو پھر اس کی طرف سے ہر تکلیف کو برداشت کر (۵) جس کی طرح کا دوسرا نہ مل سکتا ہو اس کو چھوڑنا عقلمندی نہیں (۶) بیوی کو خاوند کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اگر خاوند بھی نافرمانی پہ اتر آئے تو اسے طلاق دیکر فارغ کر سکتا ہے جس کا پھر کوئی علاج نہیں (۷) اسی طرح انسان کو خدا کی نافرمانی نہیں کرنی کیوں کہ وہ تو قادر علی الاطلاق ہے اگر تو اس کی نافرمانی کرے گا تو وہ تجھے دھتکار کر دوسری ہزاروں مخلوق سے اپنی فرمانبرداری کرائے گا۔ مگر تجھے دوسرا خدا نہیں مل سکے گا (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ خدا کو تو بندگی کرنے والوں کی کوئی کمی نہیں لیکن بندوں کو دوسرا خدا نہیں مل سکتا اس لئے انہیں خدا کا دروازہ نہیں چھوڑنا چاہیئے (۹-۱۰) کوئی آقا اپنے غلام کو فروخت کرنا چاہتا تھا مگر غلام کو اس آقا سے بچھڑنا سخت ناپسند تھا جب وہ بھاؤ کرنے لگا تو غلام نے رو کر کہا کہ آقا مجھے فروخت نہ کر کہ تمہیں تو میرے جیسے سینکڑوں غلام مل جائیں مگر مجھے تمہارے جیسا آقا نہیں مل سکے گا۔

Scanned by CamScanner

حکایت در معنی اختیار دردِ دوست بر درماں از قبلِ دوست

دوست کی طرف سے درد کو علاج پر ترجیح دینے کے بیان میں

٢ طبیبے پری چہرہ در مرو بود ، کہ در باغِ دل قامتش سرو بود
مرو شہر میں ایک حسین طبیب تھا — جس کا قد دل کے باغ میں سرو جیسا تھا

٣ نہ از دردِ دلہائے ریشش خبر ، نہ از چشمِ بیمارِ خویشش خبر
نہ اسے زخمی دلوں کے درد کی خبر تھی — نہ اپنی بیمار آنکھ کا علم تھا

٤ حکایت کند دردمندِ غریب ، کہ خوش بود چندے سرم با طبیب
ایک پردیسی بیمار بیان کرتا ہے — کہ میں طبیب کے ساتھ کچھ دن سرخوش رہا

٥ نمے خواستم تندرستی خویش ، کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش
میں اپنی تندرستی نہیں چاہتا تھا — کیونکہ پھر طبیب میرے پاس نہیں آئے گا

٦ بسا عقلِ زور آور چیرہ دست ، کہ سودائے عشقش کند زیر دست
بہت سی تیز اور غالب عقلیں ہیں — جنہیں عشق کے جنون نے مغلوب کر دیا

٧ چو سودا خرد را بمالید گوش ، نیاید دگر سر برآورد ہوش
جب عشق عقل کی گوشمالی کرتا ہے — تو ہوش پھر سر نہیں اٹھا سکتی

حکایت در معنی استیلائے عشق بر عقل

عقل پر عشق کے غلبہ پا لینے کے بیان میں

٩ یکے پنجۂ آہنیں راست کرد ، کہ با شیرِ زور آوری خواست کرد
ایک شخص نے آہنی پنجے کو درست کیا — کیونکہ اس نے شیر سے طاقت آزمائی کا ارادہ کیا

١٠ چو شیرش بسرپنجہ در خود کشید ، دگر زور در پنجۂ خود ندید
جب شیر نے اسے پنجے کے ساتھ اپنی طرف کھینچا — تو پھر اسے اپنے پنجے میں زور نظر نہ آیا

٢۔ طبیبے ایک طبیب۔ پری چہرہ پری کے چہرے والا مرو خراسان موجودہ روس کا ایک شہر بود تھا در باغ دل دل کے باغ میں قامتش اس کا قد سرو ایک سیدھا اور مخروطی درخت

٣۔ دردِ دلہا دلوں کا درد ریشش زخمی اس کا شین ضمیر کے ساتھ لگتا ہے یعنی اس کو خبر چشم بیمار خویشش اپنی بیمار آنکھ سے اس کو

٤۔ حکایت کند حکایت کرتا ہے دردمندِ غریب مسافر بیمار خوش بود خوش تھا چندے کچھ دن سرم میرا سر یا میرا خیال با طبیب حکیم کے ساتھ

٥۔ نمے خواستم میں نہیں چاہتا تھا تندرستی خویش اپنی تندرستی دیگر پھر نیاید نہیں آوے گا طبیبم اس کی میم پیش کے ساتھ لگ کر میرے سامنے

٦۔ بسا بہت سی عقل زور آور زور والی عقل یعنی تیز چیرہ دست اصل چیرہ دست غالب سودائے عشقش عشق کا جنون اس کو کند کرتا ہے زیر دست عاجز یا مغلوب

٧۔ چو جب سودا عشق خرد عقل بمالید ملا گوش کان نیاید برآورد نہیں لا سکے گا دگر پھر

٨۔ معنی مضمون استیلائے عشق کا غلبہ پا لینا

٩۔ یکے ایک شخص پنجۂ آہنیں فولادی پنجہ راست کرد سیدھا کیا زور آوری زور لانا مقابلہ کرنا خواست کرد کرنا چاہیے

١٠۔ چو جب شیرش شیر نے اس کو بسرپنجہ پنجے کے ساتھ در خود اپنی طرف کشید کھینچا دگر پھر پنجۂ خود اپنا پنجہ ندید نہ دیکھا

تشریح : (١) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر بیمار بن کر محبوب کا وصال میسر آتا ہو تو تندرستی کی تمنا نہیں کرنی چاہیے (٢۔٣) مرو کا رہنے والا ایک طبیب بڑا حسین و جمیل تھا۔ لوگ مریض ہو کر اس کے مطب میں آتے تھے مگر عاشق بن کر رہتے تھے۔ اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا تھا کہ کون اس کی محبت کی آگ میں جل رہا ہے اور نہ ہی اسے یہ علم تھا کہ اس کی حسین آنکھ کیسے کیسے فتنے جگاتی ہے۔ مریض اس کے تصور کو اپنے دل و دماغ میں ایسے پالتے تھے جیسے باغ میں سرو کی پرورش ہوتی ہے (٤۔٥) ایسا ہی ایک مریض بیان کرتا ہے کہ مجھے بھی اس سے عشق ہو گیا تو میں دعا کرتا تھا کہ یا اللہ مجھے صحت نہ دینا تاکہ میں اسی بہانے سے اس شفا خانہ میں پڑا رہوں اور اس کے دیدار سے محظوظ ہوتا رہوں۔

(٦۔٧) عقل خواہ کتنی ہی تیز اور زیرک ہو جب عشق ہو جائے تو عقل کو مغلوب ہونا پڑتا ہے جب عشق اپنے تقاضے پورے کرنے کے درپئے ہو جائے تو ہوش و خرد کو سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی (٨) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عشق کی مثال شیر کی سی ہے جس کے سامنے عاشق بے بس ہوتا ہے۔
(٩۔١٠) ایک شخص نے شیر سے لڑنے کے لئے لوہے کے دستانے ہاتھوں پر چڑھا لئے اور شیر کے مقابل آ گیا جب شیر نے اسے پنجہ سے پکڑ کر ذرا جھنجوڑا اور اسے اپنی طرف کھینچا تو اس کا پنجہ بیکار ہو گیا اور سارا زور دم توڑ گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے گفتش آخر چہ حسپی چو زن — بسر پنجۂ آہنینش بزن
ایک نے اس سے کہا آخر عورت کی طرح کیا سو رہا ہے — اسے اپنے آہنی پنجے سے مار!

۲ شنیدم کہ مسکیں دراں زیر گفت — نشاید بدیں پنجہ با شیر گفت
میں نے سنا کہ مسکین نیچے پڑا کہہ رہا تھا — اس پنجے سے شیر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا

۳ چو بر عقل دانا شود عشق چیر — ہماں پنجۂ آہنین ست و شیر
جب دانا کی عقل پر عشق غالب آجائے — وہی فولادی پنجے اور شیر والی مثال ہے

۴ چو عشق آمد از عقل دیگر مگو — کہ در دست چوگاں اسیر ست گو
جب عشق ہو جائے پھر عقل کی بات نہ کر — کیونکہ گیند تو بلے کے ہاتھ میں قیدی ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

عاشق کی نظر میں معشوق کی عزت کا بیان

۶ میان دو عم زادہ وصلت فتاد — دو خورشید سیمائے مہتر نژاد
دو چچا زادوں کی باہم شادی ہو گئی — دونوں سورج جیسے چہرے والے شریف النسل تھے

۷ یکے را بغایت خوش افتادہ بود — دگر نافر و سرکش افتادہ بود
ایک کو تو انتہائی خوشی واقع ہوئی تھی — دوسرا متنفر اور سرکش تھا

۸ یکے لطف و خلق پری وار داشت — یکے روئے در روئے دیوار داشت
ایک تو پری جیسا اخلاق اور مہربانی رکھتا تھا — دوسرا چہرہ دیوار کی طرف رکھتا تھا

۹ یکے خویشتن را بیاراستے — دگر مرگ خویش از خدا خواستے
ایک تو اپنے کو بناتا سنوارتا — دوسرا خدا سے اپنی موت چاہتا

۱۰ پسر را نشاندند پیران دہ — کہ مہرت برو نیست مہرش بدہ
بستی کے بوڑھوں نے لڑکے کو بٹھا لیا — کہ جب تجھے اس سے محبت نہیں تو طلاق دے

۱۔ یکے ایک گفتش کہا اسکو چہ حسپی کیا سوتا ہے تو چو زن مثل عورت کی بسر پنجۂ آہنینش اپنے فولادی پنجے سے اسکو بزن مار

۲۔ شنیدم میں نے سنا دراں زیر اس کے نیچے گفت کہا اس نے نشاید گفت کے ساتھ مل کر نہیں کوٹ سکتے یعنی نہیں مقابلہ کر سکتے، بدیں پنجہ اس پنجے سے

۳۔ چو جب عقل دانا سمجھ دار کی عقل شود ہو جاوے چیر غالب ہماں وہی پنجۂ آہنیں لوہے کا پنجہ ست ہے

۴۔ آمد آیا از عقل عقل کے متعلق دیگر پھر مجو مت ڈھونڈ در دست چوگان بلے کے ہاتھ اسیر قیدی ست ہے گو گیند

۵۔ معنی عزت محبوب محبوب کی عزت کے معنی میں نظر محب عاشق کی نظر

۶۔ میان درمیان دو عم زادہ دو چچا زاد وصلت شادی فتاد ہو گئی خورشید سیما سورج کی پیشانی والے مہتر نژاد سرداروں کی اولاد

۷۔ یکے را ایک کو بغایت انتہائی خوش خوشی افتادہ بود واقع ہوئی تھی دگر دوسرا نافر نفرت کرنے والا سرکش نافرمان افتادہ بود واقع ہوا تھا

۸۔ لطف مہربانی خلق اخلاق پری وار پری کی طرح داشت رکھتا تھا روئے چہرہ در روئے دیوار دیوار کی طرف

۹۔ خویشتن را اپنے آپ کو بیاراستے وہ سجاتا دگر دوسرا مرگ خویش اپنی بیماری خواستے چاہتا وہ ۱۰۔ پسر بیٹا نشاندند بٹھا لیا پیران دہ دیہات کے بوڑھے مہرت تجھکو مہر برو نیست اس پر نہیں ہے مہرش اس کا مہر بدہ دے دے

تشریح: (۱) ایک شخص نے اس کو غیرت دلائی کہ اب عورتوں کی طرح کیا لیٹا ہوا ہے اٹھ اور اپنے فولادی پنجے سے اس پر حملہ کر (۲) اس نے شیر کے نیچے پڑے پڑے کراہتے ہوئے جواب دیا کہ اس نقلی پنجے سے شیر کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا (۳) جب عشق عقل پر غالب آجائے تو عقل کی مثال نقلی پنجے کی اور عشق کی مثال شیر کی سی ہوتی ہے (۴) عشق ہو جانے کے بعد عقل بیکار ہو جاتی ہے جیسے گیند بلے کے سامنے بے بس ہوتی ہے اسی طرح عقل عشق کے سامنے (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ محبوب کا جور و ستم بھی محبوب ہوتا ہے اور محبت ایک ایسی انمول شئے ہے جس کی قیمت ساری دنیا بھی نہیں بن سکتی (۶) دو چچا زاد بہن بھائیوں کا باہم نکاح ہو گیا جو بڑے خوبصورت اور شریف النسل تھے (۷) لڑکی کو لڑکا اتنا پسند تھا کہ اس کا تعلق عشق کے درجے کو پہنچا ہوا تھا مگر لڑکے کو لڑکی پسند تھی اس لئے وہ نفرت کرتا تھا (۸) لڑکی پری کی طرح لڑکے کو لبھانے کی کوشش کرتی مگر لڑکا اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیتا (۹) لڑکی خوب بن سنور کے رہتی تاکہ خاوند کی نگاہوں میں آجائے لڑکا خدا سے دعا ئیں کرتا کہ الٰہی مجھے تو موت دیدے تاکہ میں اس سے چھوٹ جاؤں (۱۰) ان کی طبیعتوں کا یہ تضاد دیکھ کر بستی کے بڑے بوڑھوں نے یہی مناسب سمجھا کہ جب ان کا نبھا نہیں ہو سکتا تو لڑکی کو طلاق دلوا کر کسی اور جگہ بیاہ دیں چنانچہ پنچایت نے لڑکے سے کہا جب تو اپنی بیوی کو بسانا نہیں چاہتا تو اسے مہر دے کر رخصت کر دے یعنی اسے طلاق دے دے

۱ بخندید و گفتا بصد گوسفند — تغابن نباشد رہائی ز بند
وہ ہنس دیا اور کہنے لگا سو بکریاں دے کر بھی — قید سے چھوٹ جانا کوئی گھاٹے کا سودا نہیں

۲ بناخن پری چہرہ مے کند پوست — کہ ہرگز بدیں کے شکیبم ز دوست
پری جیسی لڑکی ناخنوں سے کھال نوچتی تھی — کہ اس کے بدلے میں دوست سے کب صبر کر سکتی ہوں

۳ کند ترکِ مہر و وفاؤ وصول — مرا زاں چہ گر رد کند یا قبول
وہ محبت وفا اور وصال کو ترک کرتا ہے تو کرے — مجھے اس سے کیا خواہ رد کرے یا قبول

۴ بیا ہم چنیں زندگانی کنم — جفا بینم و مہربانی کنم
آ اسی طرح زندگی بسر کر لوں — جفا دیکھتی اور مہربانی کرتی رہوں

۵ نہ صد گوسفندم کہ سی صد ہزار — نباید بنا دیدنِ روئے یار
سو ہی بکری نہیں بلکہ تین لاکھ بھی — نہیں چاہئیں دوست کا چہرہ نہ دیکھنے کے بدلے

۶ ترا ہر چہ مشغول دارد ز دوست — گر انصاف پرسی دلارامت اوست
جو چیز تجھے دوست سے دور رکھے — اگر تو انصاف کی پوچھے تو تیرا محبوب وہی ہے

۷ یکے پیش شوریدہ حالے نبشت — کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
ایک شخص نے کسی مجذوب کو لکھا — کہ تو دوزخ کی تمنا کرتا ہے یا بہشت کی

۸ بگفتا مپرس از من ایں ماجرا — پسندیدم آنچہ او پسندد مرا
اس نے کہا مجھ سے یہ قصہ نہ پوچھ — میں وہی پسند کرتا ہوں جو میرے لئے وہ پسند کرے

حکایت مجنوں و صدق محبت او با لیلیٰ

مجنوں اور اس کی لیلیٰ کیساتھ سچی محبت کا بیان

۱۰ بمجنوں کسے گفت کاے نیک پے — چہ بودت کہ دیگر نیائی بحے
کسی نے مجنوں سے کہا کہ اے نیک قدم — تجھے کیا ہوا کہ پھر قبیلے میں نہیں آتا

۱۔ بخندید وہ ہنس دیا گفتا اس نے کہا تغابن افسوس یا نقصان نباشد نہیں ہوگا بند قید
۲۔ پری چہرہ پری کے چہرہ والی مے کند نوچتی تھی پوست کھال بدیں اس کے بدلے کے کب شکیبم میں صبر کر سکتی ہوں
۳۔ کند کرتا ہے ترکِ مہر محبت کا چھوڑنا وصول وصال مرا مجھ کو زاں چہ اس سے کیا رد کند رد کر دے
۴۔ بیا آ ہم چنیں ایسے ہی کنم کروں میں جفا بینم ظلم دیکھوں کنم کروں میں کہ بلکہ
۵۔ صد سو گوسفند بکری کسی صد ہزار تین لاکھ نباید نہیں چاہیئے بنا دیدن نہ دیکھنے کے بدلے روئے یار یار کا چہرہ
۶۔ ترا تجھکو ہر چہ جو چیز مشغول دارد دور رکھے رکے انصاف پرسی انصاف کی بات پوچھے تو دلارامت تیرا دل آرام یعنی محبوب اوست وہی ہے
۷۔ یکے ایک پیش شوریدہ مجذوب کے سامنے نبشت لکھا اس نے تمنا کنی تمنا کرتا ہے تو
۸۔ بگفتا اس نے کہا مپرس مت پوچھ از من مجھ سے ایں ماجرا یہ قصہ پسندیدم میں نے پسند کر لیا آنچہ جو کچھ واصل او وہ پسندد پسند کرے مرا میرے لئے
۹۔ مجنوں دیوانہ مراد مشہور عاشق جس کا نام قیس تھا صدق محبت او اس کی محبت کی سچائی لیلیٰ مجنوں کی محبوبہ اصل معنی سیاہ
۱۰۔ بمجنوں مجنوں کو کسے کسی نے گفت کہا کاے کہ اے نیک قدم نیک قدموں والے چہ بودت تجھے کیا ہوا دیگر پھر نیائی نہیں آتا تو بحے قبیلہ یا محلہ میں

تشریح: (۱) یہ بات سن کر اسے بڑی خوشی ہوئی کہ اگر سو بکریاں دے کر اس کو بلا سے رہائی مل جائے تو کوئی ہرج نہیں (۲) لڑکی کا معاملہ اس کے برعکس تھا وہ رو رو کر کہہ رہی تھی کہ بکریاں لے کر میں کیا کروں گی جب کہ دوست سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جاؤں گی (۳) یعنی وہ اگر مہر و محبت ترک کر دے تو بھی مجھے کوئی شکایت نہیں صرف مجھے طلاق نہ دے (۴) تو ظلم و ستم کرتا رہ میں مہر و محبت سے پیش آتی رہوں گی۔ لیکن فارغ خطی نہ دے (۵) سو بکریاں ہیں، میں تو تین لاکھ لیکر بھی یار کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتی (۶) جو مال و دولت لے کر تو یار کی جدائی کو قبول کرے درحقیقت وہ مال ہی تیرا یار ہے اور اسی سے تجھکو محبت ہے (۷، ۸) کسی نے دیوانے سے پوچھا کہ تو دوزخ میں جانا چاہتا ہے یا بہشت میں؟ اس نے کہا یہ مجھ سے نہ پوچھو دوست میرے حق میں جو بھی فیصلہ کر دے مجھے وہی منظور ہے (۹) اس حکایت کا مقصد ہے کہ مجنوں کی محبت اتنی صادق تھی کہ نامہ و پیام اور محبوب کی کوچہ گردی سے بے نیاز تھی (۱۰) کسی نے مجنوں سے کہا کہ تم آج کل لیلیٰ کے کوچے میں نہیں آتے کیا وجہ ہے۔

۱ مگر در سرت شورِ لیلیٰ نماند — خیالت دگر گشت و میلے نماند
شاید تیرے سر میں لیلیٰ کا عشق نہیں رہا — تیرا خیال بدل گیا ہے اور رغبت نہیں رہی

۲ چوں بشنید بیچارہ بگریست زار — کہ اے خواجہ دستم ز دامن بدار
جب بیچارے نے سنا تو زار و قطار رو پڑا — کہ اے صاحب میرے دامن سے ہاتھ اٹھالے

۳ مرا خود دلِ دردمند ست خیز — تو نیزم نمک بر جراحت مریز
میرا تو اپنا دل دردمند ہے جا — تو بھی میرے زخم پر نمک نہ چھڑک

۴ نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود
دوری صبر کی دلیل نہیں ہے — کیونکہ بہت سی دوریاں ضروری ہوتی ہیں

۵ بگفت اے وفادارِ فرخندہ خو — پیامیکہ داری بلیلے بگو
اس نے کہا اے مبارک طبع وفادار — لیلیٰ کے نام کوئی پیغام ہو تو کہہ دے

۶ بگفتا مبر نامِ من پیش دوست — کہ حیف است ذکرِ من آنجا کہ اوست
اس نے کہا میرا نام دوست کے سامنے نہ لینا — کیونکہ جہاں وہ ہے وہاں میرا ذکر بھی بے ادبی ہے

حکایت سلطان محمود و صدقِ محبت او و سیرت ایاز

سلطان محمود اور اسکی سچی محبت اور ایاز کی سیرت کا بیان

۸ یکے فردہ بر شاہِ غزنین گرفت — کہ حسنے نہ دارد ایاز اے شگفت
ایک شخص نے غزنی کے بادشاہ پر نکتہ چینی کی — کہ تعجب کی بات ہے ایاز کوئی خاص حسن تو نہیں رکھتا

۹ گلے را کہ نے رنگ باشد نہ بو — غریب است سودائے بلبل برو
جس پھول کا نہ رنگ ہو نہ خوشبو — اس سے بلبل کا عشق عجیب ہے

۱۰ بمحمود گفت ایں حکایت کسے — بہ پیچید از اندیشہ بر خود بسے
کسی نے یہ بات سلطان محمود سے کہہ دی — اس نے غصے سے خود پر بہت پیچ و تاب کھایا

۱۔ مگر شاید در سرت تیرے سر میں شورِ لیلے لیلیٰ کا شور یعنی عشق نماند نہیں رہا خیالت تیرا خیال دگر گشت اور ہو گیا میلے رغبت نماند نہیں رہی

۲۔ چوں جب بشنید سنی یہ بات بگریست رو پڑا زار زار و قطار خواجہ صاحب دستم ز دامن اسکی میم دامن سے لگ کر ہاتھ میرے دامن سے بدار اٹھالے یعنی مجھے معاف رکھ ۳۔ مرا خود میرا اپنا دل دردمند ست دردمند دل ہے خیز تو اٹھ جا نیزم نیز بھی اسکی میم جراحت کے ساتھ لگ کر میرے زخموں پر مریز مت گرا

۴۔ دلیلِ صبوری صبر کی دلیل بود ہوئے بسیار بہت سی

۵۔ بگفت اس نے کہا وفادار وفا کرنے والا فرخندہ خو مبارک عادت والا پیامیکہ جو پیغام کہ داری تو رکھتا ہے بلیلے لیلیٰ کے لئے بگو کہہ دے

۶۔ بگفتا اس نے کہا مبر مت لے نامِ من میرا نام پیشِ دوست دوست کے سامنے حیف است افسوس ہے ذکرِ من میرا ذکر آنجا کہ وہاں کہ اوست وہ ہے۔

۷۔ سلطان بادشاہ محمود محمود بن سبکتگین بادشاہِ غزنی فاتح سومنات صدق محبت اور اسکی محبت کی سچائی سیرت حالاتِ زندگی ایاز محمود کا چہیتا غلام جو اس کا محبوب بھی تھا

۸۔ یکے ایک فردہ عیب بر شاہِ غزنیں غزنی کے بادشاہ پر گرفت پکڑا حسنے کوئی حسن ندارد نہیں رکھتا شگفت تعجب کی بات ہے ۹۔ گلے را کہ جس پھول کو کہ نے نہ باشد ہووے نہ بو نہ خوشبو غریب است عجیب ہے سودائے بلبل بلبل کا عشق بر او اس پر ۱۰۔ بمحمود محمود کو گفت کہی ایں حکایت یہ قصہ کسے کسی نے بہ پیچید پیچ کھائے اس نے از اندیشہ فکر سے یا غصہ سے بر خود اپنے اوپر بسے بہت

تشریح: (۱) ایسے لگتا ہے کہ تجھے لیلیٰ سے محبت نہیں رہی اور تیرے خیالات بدل گئے ہیں (۳-۲) وہ بے چارہ اس پھبتے ہوئے طنز کو سن کر تڑپ اٹھا کہ صاحب مجھے معاف کرو میرا تو دل پہلے ہی زخمی ہے آپ اور نمک پاشی نہ کرو (۴) دور رہنے سے یہ لازمی ثابت نہیں ہوتا کہ اسے محبت نہیں رہی بلکہ لبا اوقات مصلحتاً یا مجبوراً بھی دور رہنا پڑتا ہے (۵) وہ شخص کہنے لگا کہ اچھا لیلیٰ سے کوئی پیغام کہنا ہو تو کہہ دیں اسے پہنچا دوں گا (۶) اس نے کہا میرا نام دوست کے سامنے نہ لینا میں اس قابل کہاں ہوں کہ میرا ذکر اس بارگاہ میں ہو (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ محبوب کی نظرِ التفات سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز قیمتی نہیں اس لئے محبوب کے ماسوا کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے اور یہ کہ سچی محبت صورت سے زیادہ سیرت سے تعلق رکھتی ہے (۸) ایک شخص نے محمود غزنوی پر نکتہ چینی کی کہ ایاز کوئی ایسا حسین تو نہیں پھر پتہ نہیں محمود اس پہ کیوں مرتا ہے (۹) جس پھول کا نہ رنگ دلکش ہو نہ خوشبو ہی اچھی ہو اس پہ بلبل عاشق نہیں ہوا کرتی (۱۰) کسی نے جاکر محمود سے یہ بات کہہ دی وہ سن کر پیچ و تاب کھانے لگا۔

Scanned by CamScanner

کہ عشق من اے خواجہ بر خوئے اوست کہ اے صاحب میرا عشق تو اس کی عادات پر ہے	۱	نہ بر قد بالائے نیکوئے اوست اس کے خوبصورت دراز قد پر نہیں ہے
شنیدم کہ در تنگنائے شتر میں نے سنا کہ کسی گھاٹی میں اونٹ	۲	بیفتاد و بشکست صندوق در گر پڑا اور موتیوں کا صندوق ٹوٹ گیا
بیغما ملک آستین بر فشاند بادشاہ نے لوٹ لینے کا حکم دیا،	۳	وز انجا بتعجیل مرکب براند اور وہاں سے فی الفور گھوڑا بڑھا لیا
سواراں پئے در و مرجاں شدند سوار تو مونگے اور موتیوں کے درپے ہوگئے	۴	ز سلطان بیغما پریشاں شدند لوٹ کی وجہ سے بادشاہ سے بچھڑ گئے
نماند از وشاقان گردن فراز بلند گردن ملازموں میں سے کوئی نہ رہا	۵	کسے در قفائے ملک جز ایاز بادشاہ کے پیچھے سوائے ایاز کے
نگہ کرد کاے دلبر پیچ پیچ، بادشاہ نے دیکھا کہ اے پیچ دار زلفوں والے محبوب	۶	ز یغما چہ آوردہ گفت ہیچ تو لوٹ میں سے کیا لایا ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں
من اندر قفائے تو مے تاختم میں تو آپ کے پیچھے دوڑتا رہا	۷	ز خدمت بنعمت نپرداختم خدمت چھوڑ کر مال میں مشغول نہیں ہوا
گرت قربتے ہست در بارگاہ اگر دربار میں تجھے قرب حاصل ہے	۸	بخلعت مشو غافل از پادشاہ تو پوشاک میں لگ کر بادشاہ سے غافل نہ ہو
خلاف طریقت بود کاولیا یہ طریقت کے خلاف ہے کہ اولیاء اللہ	۹	تمنا کنند از خدا جز خدا خدا سے خدا کے ماسوا کی تمنا کریں
گر از دوست چشمت بر احسان اوست اگر تیری نگاہ دوست کے احسان پہ ہے	۱۰	تو در بند خویشی نہ در بند دوست پس تو اپنی فکر میں ہے دوست کی فکر میں نہیں

۱۔ عشق من میرا عشق خواجہ صاحب خوئے آو اسکی عادت ست ہے بر پہ قد بالائے نیکوئے خوبصورت بلند قامت اوست نیکوئے کا مضاف الیہ یعنی اس کے خوبصورت قد پہ ہے

۲۔ شنیدم میں نے سنا تنگنائے تنگ راستہ یا گھاٹی شتر اونٹ بیفتاد گر پڑا بشکست ٹوٹ گیا صندوق در موتیوں کا صندوق

۳۔ بیغما لوٹ کا ملک بادشاہ آستین بر فشاند آستین جھاڑ دی یعنی اجازت دے دی وزانجا اور اس جگہ سے بتعجیل جلدی سے مرکب سواری براند ہانک لیا

۴۔ پئے در و مرجان موتیوں اور مونگے کے پیچھے شدند ہو گئے ز سلطان بادشاہ سے بیغما لوٹ میں لگ کے پریشان شدند علیحدہ ہو گئے

۵۔ نماند نہ رہا وشاقان گردن فراز بلند گردن والے خادم یا ملازم کسے کوئی شخص قفائے ملک بادشاہ کے پیچھے جز ایاز سوائے ایاز کے

۶۔ نگہ کرد نگہ کی کاے کہ اے دلبر پیچ پیچ پیچ دار زلفوں والے محبوب ز یغما لوٹ سے چہ آوردہ کیا لایا ہے تو گفت اس نے کہا ہیچ یعنی کچھ نہیں

۷۔ من میں اندر قفائے تو تیرے پیچھے مے تاختم دوڑتا رہا ز خدمت خدمت سے بنعمت نعمت میں یا مال میں نپرداختم نہ مشغول ہوا میں

۸۔ گرت اگر تجھکو قربتے ہست تقرب ہے در بارگاہ دربار میں بخلعت پوشاک میں مشو مت ہو غافل بے خبر ۹۔ خلافِ طریقت راہِ تصوف کے خلاف بود ہووے کاولیا کہ اولیاء اللہ تمنا کنند تمنا کریں از خدا خدا سے جز خدا خدا کے ماسوا کی

۱۰۔ گراز دوست اگر دوست سے چشمت تیری آنکھ بر احسان اوست اس کے احسان پر ہے در بند خویشی اپنی ہی فکر میں ہے تو نہ در بندِ دوست دوست کی فکر میں نہیں

تشریح: (۱) کہ میرا عشق ایاز کی سیرت سے ہے صورت سے نہیں یعنی اس کی خوبیوں کی وجہ سے میں اس سے محبت کرتا ہوں (۲، ۳، ۴، ۵) شیخ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سلطان اپنے لاؤ لشکر اور مال خزانے سمیت کہیں سفر کر رہا تھا اچانک ایک اونٹ پاؤں پھسل کر گر گیا اور اس پہ لدا ہوا موتیوں کا صندوق ٹوٹ گیا موتی سارے زمین پر بکھر گئے بادشاہ نے ان کو اکٹھا کرنا شایانِ شان نہ سمجھا اور فرمایا اہل لشکر لوٹ لیں یہ حکم سنتے ہی بڑے بڑے سردار اور سپہ سالار اس لوٹ میں مشغول ہو گئے اور بادشاہ اکیلا چلتا رہا جس کے ساتھ ایاز کے سوا کوئی نہ تھا۔ (۶، ۷) تھوڑی دور جا کر بادشاہ نے پلٹ کے دیکھا تو مطلع صاف تھا اور وفادار ایاز ساتھ لگا ہوا تھا اس سے فرمایا بھئی تم کیا لوٹ کر لائے ہو اس نے کہا چونکہ آپ کی حفاظت کے لئے پیچھے پیچھے دوڑتا رہا اس لئے مجھے لوٹ کا موقع نہیں ملا (۸) مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ہے کہ اگر تجھے شاہی دربار میں تقرب حاصل ہے تو اس کی قدردانی یہ ہے کہ شاہ کو چھوڑ کر خلعتِ شاہ میں مشغول نہ ہونا (۹) راہ طریقت میں یہ چیز بالکل ناجائز ہے کہ سالک خدا سے اس کے ماسوا کی طلب کرے (۱۰) اگر دوست سے تیرا تعلق صرف اس لئے ہے تاکہ وہ تیرے اوپر احسان کرے تو یہ اس سے تعلق نہیں اپنی غرض سے ہے۔

۱ ترا تا دہن باشد از حرص باز
تیرا منہ جب تک حرص سے کھلا رہے گا
نیاید بگوشِ دل از غیب راز
دل کے کان میں غیب کا راز نہیں آ سکتا

۲ حقیقت سرائے ست آراستہ
حقیقت ایک سجا ہوا مکان ہے
ہوا و ہوس گرد برخاستہ
خواہش اور ہوس اڑتی گرد ہے

۳ نہ بینی کہ جائیکہ برخاست گرد
تو نہیں دیکھتا کہ جہاں گرد اڑتی ہو
نہ بیند نظر گرچہ بیناست مرد
نظر کام نہیں کرتی اگرچہ آدمی بینا ہو

حکایت در معنی قدم درست مرداں

نیک مردوں کی راست قدمی کا بیان

۵ قضا را من و پیرے از فاریاب
اتفاقاً میں اور ایک فاریاب کا بوڑھا
رسیدیم در خاکِ مغرب بآب
مغرب کے علاقہ میں ایک دریا پر پہنچے

۶ مرا یک درم بود و برداشتند
میرے پاس ایک درم تھا مجھے انہوں نے کشتی میں سوار کرا لیا
بکشتی و درویش بگذاشتند
اور درویش کو کشتی میں نہ چھوڑا

۷ سیاہاں براندند کشتی چو دود
ملاحوں نے کشتی دھوئیں کی طرح چلائی
کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود
کیونکہ وہ ناخدا خدا سے ڈرنے والا نہیں تھا

۸ مرا گریہ آمد ز تیمارِ جفت
مجھکو ساتھی کے غم سے رونا آ گیا
براں گریہ قہقہہ بخندید و گفت
وہ اس رونے پر قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا

۹ مخور غم برائے من اے پرخرد
اے عقل مند میرے واسطے غم نہ کھا
مرا آں کس آرد کہ کشتی برد
مجھے وہ ذات لائے گی جو کشتی لیجا رہی ہے

۱۰ بگسترد سجادہ بر روئے آب
اس نے پانی کے اوپر مصلےٰ بچھا لیا
خیالست پنداشتم یا کہ خواب
میں سمجھا خیال ہے یا خواب

۱۔ ترا تجھکو تا جب تک دہن منہ باشد ہووے باز کھلا نیاید نہیں آوے گی بگوشِ دل، دل کے کان میں از غیب غیب سے راز خفیہ بات

۲۔ سرائے ست ایک گھر ہے آراستہ سجا ہوا ہوا ہوس خواہش اور ہوس گرد دھواں برخاستہ اٹھی ہوئی

۳۔ نہ بینی تو نہیں دیکھتا جائیکہ جس جگہ کہ برخاست اٹھ گئی نہ بیند نظر نظر نہیں دیکھ سکتی درچہ اگرچہ بیناست بینا ہے

۴۔ معنی مضمون قدمِ درست سیدھا قدم مرداں جمع مرد یعنی مردانِ حق

۵۔ قضا اتفاق یا تقدیر من و پیرے میں اور ایک بوڑھا فاریاب خراسان موجودہ روس کا ایک شہر

۶۔ مرا میرا یک درم ایک درہم بود تھا برداشتند انھوں نے سوار کر لیا بکشتی کشتی میں بگذاشتند چھوڑ دیا انھوں نے

۷۔ سیاہاں جمع سیاہ کالے مراد ملاح کیونکہ وہ بھی کالے ہوتے ہیں براندند چلائی انھوں نے چوں مثل دود دھواں کہ کیونکہ آں وہ ناخدا اصل ناؤ خدا کشتی والا ناخدا ترس خدا سے نہ ڈرنے والا بود تھا

۸۔ مرا مجھکو گریہ رونا آمد آیا تیمار غم جفت ساتھی براں گریہ اس رونے پر قہقہہ بخندید اصل قہقہہ، کھلکھلا کر ہنس پڑا گفت اس نے کہا

۹۔ مخور مت کھا برائے من میرے واسطے پرخرد عقل والے مرا مجھکو آنکس وہ شخص آرد لاوے گا برد لے جاتا ہے

۱۰۔ بگسترد بچھا لیا سجادہ مصلے روئے آب پانی کے اوپر خیالست خیال ہے پنداشتم میں نے سمجھا خواب نیند

تشریح: (۱) زبان حرص و ہوا سے پاک ہو تو دل میں عالمِ غیب سے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں ورنہ کچھ نہیں (۲،۳) حقیقتِ ازلی کی مثال ایسے جیسے کوئی آراستہ پیراستہ مکان ہو مگر اس کو گرد و غبار نے ڈھانک رکھا ہو تو اس کے حسن سے کوئی شخص لطف اندوز نہیں ہو سکتا اسی طرح حرص و ہوا بھی گرد و غبار کا نام ہے جس کے ہوتے ہوئے حقیقتِ ازلی یعنی خدائے پاک کا دیدار ناممکن ہے۔ (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ عاشقانِ حق اور اولیاء اللہ براہِ راست خدا کی حفاظت اور دستگیری میں ہوتے ہیں اس لئے وہ ظاہری اسباب کے اتنے محتاج نہیں ہوتے (۵) حضرت مصنف رح اور ان کے ایک فاریابی دوست ملکِ شام میں کسی دریا کے کنارے پہنچے (۶) شیخ رح کے پاس چونکہ کرایہ کے لئے درہم تھا اس لئے کشتی والوں نے انہیں سوار کر لیا اور فاریابی دوست خالی ہاتھ تھا اسے چھوڑ دیا (۷) پھر ملاحوں نے لنگر اٹھایا اور کشتی کو ہوا کی طرح تیز چلایا چونکہ کشتی کا مالک بے رحم آدمی تھا اس لئے فقیر کا کوئی احساس نہ ہوا (۸،۹) جب کشتی چلنے لگی تو دوست کی جدائی کی وجہ سے میرا دل بھر آیا تو اس نے کہا دوست میرا غم نہ کھا مجھے وہ ذات لائے گی جس کی قدرت سے کشتیاں چلتی ہیں (۱۰) اس نے یہ کہہ کر اپنا مصلیٰ پانی پر بچھا لیا اور تیرنے لگا۔

۱ زبد ہوشیم دیدہ آں شب نخفت — نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
پریشانی کی وجہ سے اس رات میری آنکھ نہ لگی — صبح کو اس نے میری طرف دیکھا اور کہا

۲ عجب ماندی اے یار فرخندہ رای — ترا کشتی آورد و ما را خدا
اے بابرکت رائے والے یار تو تعجب میں رہ گیا — تجھے کشتی لائی اور ہمیں خدا

۳ مرا اہل صورت بدیں نگروند — کہ ابدال در آب و آتش روند
اہلِ ظاہر میری اس بات کا یقین نہیں کریں گے — کہ ابدال آگ اور پانی میں یکساں چل لیتے ہیں

۴ نہ طفلے کز آتش ندارد خبر — نگہدارد ش مادر مہرور
جو چھوٹا بچہ آگ کی خبر نہیں رکھتا — کیا مہربان ماں اس کی نگہ نہیں رکھتی

۵ پس آنانکہ در وجد مستغرق اند — چنیں داں کہ منظور عین الحق اند
پس جو لوگ کہ حال میں ڈوبے ہوئے ہیں — اسطرح سمجھ کہ حق تعالیٰ کے منظور نظر ہیں

۶ نگہ دارد از تاب آتش خلیلؑ — چو تابوت موسیٰؑ ز غرقاب نیل
آگ کی تپش سے خلیل علیہ السلام کی حفاظت کرتا ہے — جیسے موسیٰ علیہ السلام کے تابوت کی نیل میں غرق ہونے سے

۷ چو کودک بدست شناور برست — نترسد وگر دجلہ پہنا درست
جب بچہ تیراک کے ہاتھ میں ہے — تو نہیں ڈرتا اگرچہ دجلے کا پاٹ بہت ہے

۸ تو بر روئے دریا قدم چوں زنی — چو مرداں کہ بر خشک تردامنی
تو دریا کی سطح پر قدم کیسے رکھ سکتا ہے — مردوں کی طرح جبکہ خشکی پر تیرا دامن بھیگا ہوا ہے

گفتار اندر معنی فنائے موجودات با کبریائے باری عز اسمہ

باری تعالیٰ عز اسمہ کی کبریائی کے مقابلہ میں موجودات کے فنا ہونے کا بیان

۱۰ رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست — بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
عقل کا راستہ پیچ در پیچ ہونے کے سوا کچھ نہیں ہے — عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا کچھ نہیں ہے

۱- مدہوشیم بے ہوشی یا پریشانی اس کی سیم دیدہ کے ساتھ لگتی ہے یعنی میری آنکھیں آں شب اس رات نخفت نہیں سوئی بامداداں صبح بمن میری طرف نگہ کرد کی اس نے گفت کہا اس نے

۲- عجب ماندی تعجب میں رہا تو فرخندہ رای مبارک رائے والے یار ترا تجھکو آورد لائی مارا مجھکو

۳- مرا مجھکو اہل صورت اہل ظاہر بدیں اس پر نگروند نہیں یقین کریں گے ابدال اولیاء اللہ کا ایک طبقہ جو ستر کی تعداد میں ہمیشہ دنیا میں موجود رہتے ہیں آب پانی آتش آگ روند چلتے ہیں

۴- طفلے کہ جو بچہ کہ از آتش آگ سے ندارد نہیں رکھتا نگہدارد ش اس کی نگاہ رکھتی ہے مادر مہرور محبت کرنے والی ماں

۵- پس پھر آنانکہ جو لوگ کہ در وجد حال میں مستغرق ڈوبنے والے اند ہیں چنیں ایسے داں جان منظور عین الحق حق کی آنکھ کے منظور اند ہیں

۶- دارد رکھتا ہے تاب آتش آگ کی تپش خلیل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام چو مثل تابوت موسیٰ موسیٰ علیہ السلام کا وہ صندوق جس میں ڈال کر انہیں دریا میں بہا دیا گیا تھا زغرقاب نیل نیل میں غرق ہونے سے۔ نیل مصر کا ایک دریا جس کے کنارے قاہرہ آباد ہے

۷- چو جب کودک بچہ بدست شناور تیراک کے ہاتھ میں برست زائد ست ہے نترسد نہیں ڈرتا وگر اگرچہ دجلہ عراق کا ایک دریا جس کے کنارے بغداد آباد ہے پہنا در کھلے پاٹ والا ۸- بر روئے دریا دریا کی سطح پر چوں زنی کیسے رکھے چوں مرداں مثل مردوں کی تردامنی بھیگے دامن والا ہے ۹- گفتار کہاوت معنی مضمون فنائے موجودات موجودہ چیزوں کا فنا ہونا با کبریائے باری باری تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں عز اسمہ جس کا نام بابرکت ہے ۱۰- رہ عقل عقل کا راستہ جز سوائے پیچ بر پیچ بل دار نیست نہیں ہے بر عارفاں عارفان حق کے نزدیک جز خدا خدا کے سوائے ہیچ نیست کچھ نہیں ہے۔

تشریح: (۱) فکر اور پریشانی کی وجہ سے ساری رات مجھے نیند نہ آئی صبح کو وہ فقیر مجھے دیکھ کر کہنے لگا (۲) یار اس میں تعجب کی کیا بات ہے تو کشتی میں آگیا مجھے خدا لے آیا (۳) ظاہر بین لوگ میری اس بات کا یقین نہیں کریں گے کہ ابدال لوگ آگ میں گھس جاتے ہیں اور پانی میں تیر جاتے ہیں (۴) جیسا کہ چھوٹا بچہ جو چلنا نہیں جانتا اس کی ماں انگلی پکڑ کر اسے چلاتی ہے (۵) ایسے ہی جو لوگ بحر معرفت میں ڈوب چکے ہیں انہیں نظر خداوندی اپنے سامنے اور حفاظت میں رکھتی ہے (۶) جس خدا نے تابوتِ موسیٰؑ کو نیل میں غرق ہونے سے بچایا اسی نے آگ میں حضرت خلیل اللہ کی حفاظت کی (۷) اگر بچے کو کسی تیراک نے اٹھا رکھا ہو تو وہ دجلہ کی وسعت و گہرائی سے نہیں ڈرتا (۸) دریا کی سطح پر بے خوفی کے ساتھ قدم وہی رکھ سکتا ہے جس کو یقین ہو کہ ڈبونے والا پانی نہیں خدا ہے جب تیرا علم و یقین اتنا مضبوط نہیں پھر تو پانی میں کیا خشکی ہی میں ڈوب جائے گا۔ یعنی تیرے ڈوبنے کی وجہ پانی نہیں بے یقینی ہے۔ (۹) اس گفتار کا مقصد ہے کہ واجب الوجود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس کے ماسوا ہر چیز کا وجود ممکن اور عطائی ہے جس کا بقا مشیت خداوندی پر موقوف ہے یوں در حقیقت موجود صرف خدا کی ذات ہے باقی سب مجاز اور سراب ہے (۱۰) عقل و قیاس کی راہ سے خدا تک پہنچنے کی کوشش ایسے ہے جیسے کوئی شخص بھول بھلیوں میں پڑ کر راستہ کھو بیٹھے اس کی آسان [illegible]

۱ توان گفت ایں با حقائق شناس — یہ بات حقیقت شناس کو کہہ سکتے ہیں
ولے خردہ گیرند اہل قیاس — لیکن اہل قیاس تو عیب گیری کریں گے

۲ کہ پس آسمان و زمیں چیست اند — کہ پھر آسمان و زمین کیا ہیں
بنی آدم و دام و دد کیستند — انسان، پرندے اور درندے کون ہیں

۳ پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند — اے ہوشمند تو نے اچھی بات پوچھی ہے
بگویم گر آید جوابت پسند — میں جواب دیتا ہوں اگر تجھے پسند آئے

۴ کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک — کہ جنگل، دریا، پہاڑ اور آسمان،
پری، آدمی زاد و دیو و ملک — پری، انسان، جن اور فرشتے،

۵ ہمہ ہر چہ ہستند ازاں کمترند — جو کچھ بھی ہے سب اس سے کمتر ہیں
کہ با ہستیش نام ہستی برند — کہ اس کی ہستی کے ساتھ ہستی کا نام لیتے ہیں

۶ عظیم ست پیش تو دریا بموج — موجیں مارنے والا دریا تیرے سامنے بہت بڑا ہے
بلند ست گردون گرداں باوج — گھومنے والا آسمان اونچائی کی وجہ سے بلند ہے

۷ ولے اہل صورت کجا پے برند — لیکن اہل ظاہر کہاں پہنچ سکتے ہیں
کہ ارباب معنی بملکے درند — کیونکہ اہل باطن ایک ایسے ملک میں ہیں

۸ کہ گر آفتاب ست یک ذرہ نیست — جہاں اگر سورج ہے تو ایک ذرہ نہیں ہے
وگر ہفت دریاست یک قطرہ نیست — اور اگر سات دریا ہیں تو ایک قطرہ نہیں ہے

۹ چو سلطان عزت علم برکشد — جب عزت کا بادشاہ جھنڈا کھولے گا
جہاں سر بجیب عدم در برد — جہاں اپنا سر عدم کے گریبان میں لے جائیگا

حکایت دہقان در لشکر سلطان
شاہی لشکر میں ایک کسان کی حکایت

بہار بوستان شرح

۱۔ توان گفت کہہ سکتے ہیں ایں یہ حقائق شناس حقیقتوں کو پہچاننے والے ولے لیکن خردہ گیرند عیب پکڑیں گے اہل قیاس اہل ظاہر

۲۔ پس پھر چیستند کیا ہیں بنی آدم آدم کے بیٹے دام چوپائے دد درندے کیستند کون ہیں

۳۔ پسندیدہ اچھی پرسیدی پوچھی تو نے ہوشمند ہوش والے بگویم میں کہتا ہوں گر آید اگر آوے جوابت جواب تجھ کو

۴۔ ہامون جنگل کوہ پہاڑ فلک آسمان پری جن کی مادہ یا کوئی غیر مرئی حسین مخلوق آدمی زاد آدمی کا بیٹا دیو جن ملک فرشتہ

۵۔ ہمہ سب ہر چہ جو کچھ ہستند ہیں ازاں اس سے کمتر از بہت کم ہیں با ہستیش اس کی ہستی کے ساتھ نام ہستی ہستی کا نام برند لیتے ہیں

۶۔ عظیم بڑا ست ہے پیش تو تیرے سامنے بموج موج کے ساتھ موج کی وجہ سے گردون گرداں گھومنے والا آسمان باوج بلندی میں

۷۔ ولے لیکن اہل صورت اہل ظاہر کجا کہاں پے برند قدم لے جا سکتے ہیں یعنی پہنچ سکتے ہیں ارباب معنی معنی والے یعنی اہل باطن بملکے ایک ایسے ملک میں درند ہیں وہ

۸۔ آفتاب سورج ست ہے یک ذرہ ایک ذرہ نیست نہیں ہے ہفت دریا سات دریا

۹۔ چو جب سلطان عزت عزت کا بادشاہ یعنی خدا تعالیٰ علم جھنڈا برکشد کھولے گا بجیب عدم عدم کے گریبان میں بر دے جائیگا یعنی فنا ہو جائے گا ۱۰۔ دہقان کسان لشکر سلطان بادشاہ کا لشکر

تشریح: (۱) یعنی یہ بات کہ ہر طرف خدا ہی خدا ہے اور ہر چیز میں خدا ہے ظاہر بینوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا اس لئے وہ ضرور اعتراض کریں گے (۲) یعنی جب ہر چیز خدا ہی کا مظہر ہے تو پھر زمین و آسمان بنی آدم اور درندے پرندے تو کچھ نہ ہوئے (۳) یعنی معترض نے بہترین سوال اٹھایا ہے میں اس کا جواب دیتا ہوں خدا کرے اسے پسند آ جائے (۴۔۵) یعنی ان ساری چیزوں کا وجود ذاتی نہیں عطائی ہے اس نے ان کو وجود عطا کر دیا تو یہ موجود ہو گئیں اور اگر وہ نہ کرتا تو ناموجود ہوتیں۔ پس اصل وجود تو اسی ذات باری کا ہے۔ باقی ہر چیز کا وجود مجازی ہے تو گویا حقیقۃً وہی وہ ہے (۶) غیر عارف موجیں مارنے والے دریا اور گھومنے والے آسمان کو بہت بڑا سمجھتا ہے (۷) لیکن ارباب معنی یعنی اصحاب حقیقت و معرفت جس حال و مقام میں ہیں ظاہر بین اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے (۸) ان کے نزدیک آفتاب ایک ذرے اور سات سمندر ایک قطرے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے (۹) کیونکہ جب عزت و عظمت کا مالک خدا اپنا ظہور فرمائے گا تو اس کے سامنے تمام موجودات ہیچ اور فنا ہو جائے گی اور وہ برملا کہے گا لمن الملک الیوم جب کوئی جواب نہیں آئے گا تو خود ہی فرماتے گا للہ الواحد القہار (۱۰) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ مقرب بارگاہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل پر عظمت شاہی کا غلبہ اور اپنی ذلت و بے مائیگی کا یقین بیٹھا ہوتا ہے اس لئے وہ اپنی ذات کو کسی شمار میں نہیں لاتا۔

Scanned by CamScanner

۱ رئیسِ دہے با پسر در رہے — گزشتند بر قلب شاہنشہے
ایک راستے میں گاؤں کا نمبردار اپنے لڑکے کے ہمراہ — ایک بادشاہ کے لشکر پر گزرا،

۲ پسر چاؤشاں دید و تیغ و تبر — قباہائے اطلس کمرہائے زر
لڑکے نے نقیب اور تیغ و تبر دیکھے — اطلسی قبائیں اور زریں پٹیاں دیکھیں

۳ یلانِ کمان دار نخچیر زن — غلامانِ ترکش کش تیر زن
کمان دار شکاری پہلوان دیکھے — ترکش بردار تیر انداز غلام دیکھے

۴ یکے در برش پرنیانی قبا — یکے بر سرش خسروانی کلاہ،
ایک کی بغل میں پرنیانی قبا — ایک کے سر پر شاہی کلاہ!

۵ پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید — پدر را بغایت فرومایہ دید
جب لڑکے نے وہ تمام دبدبہ اور مرتبہ دیکھا، باپ کو انتہائی کمینہ خیال کیا

۶ کہ حالش بگردید و رنگش بریخت — ز ہیبت بہ پیغولۂ در گریخت
کیونکہ اس کی حالت بدل گئی اور رنگ اڑ گیا — ہیبت کی وجہ سے ایک کونے میں دوڑ گیا

۷ پسر گفت آخر بزرگِ دہی — بسرداری از سر بزرگاں مہی
بیٹے نے کہا آخر تو بھی گاؤں کا بڑا ہے — سرداری میں سرداروں سے بڑھ کر ہے

۸ چہ بودت کہ بریدی از جاں امید — بلرزیدی از بادشاہے چو بید
تجھے کیا ہوا کہ جان سے امید توڑ بیٹھا — ایک بادشاہ سے بید کی طرح لرز اٹھا

۹ بلے گفت سالار و فرماندہم — ولے عزتم ہست تا در دہم
(اس) نے کہا ہاں میں سردار اور حکمران تو ہوں — لیکن میری عزت اس وقت تک ہے جب تک دیہات میں ہوں

۱۰ بزرگاں ازاں دہشت آلودہ اند — کہ در بارگاہِ ملک بودہ اند
بزرگ لوگ اسی وجہ سے خوف زدہ رہتے ہیں — کہ شاہی دربار میں رہے ہوتے ہیں

۱۔ رئیس دہے دیہات کا سردار، با پسر بیٹے کے ساتھ، در رہے ایک راستہ میں، گزشتند گزرے، قلب لشکر کا درمیانی حصہ، شاہنشہے ایک بادشاہ
۲۔ پسر بیٹا، چاؤشاں نقیب جو راستہ بتاتے ہیں، دید دیکھا اس نے، تیغ تلوار، تبر کلہاڑی، قباہا قبائیں، اطلس سادہ ریشمی کپڑا، کمرہائے زر سونے کی پیٹیاں
۳۔ یلاں پہلوان، کمان دار کمان رکھنے والا، نخچیر زن شکار مارنے والا، ترکش کش تیر دان کھینچنے والا، تیر زن تیر مارنے والا
۴۔ یکے ایک، در برش اس کی بغل میں، پرنیانی ریشمی پھول دار کپڑا، قبا اچکن، بر سرش اس کے سر پر، خسروانی شاہی، کلاہ ٹوپی
۵۔ پسر بیٹا، کاں ہمہ جو کہ وہ سب، پایہ مرتبہ، دید دیکھا، پدر باپ، بغایت انتہائی، فرومایہ کمینہ یا کم رتبہ
۶۔ حالش اس کا حال، بگردید پھر گیا، رنگش اس کا رنگ، بریخت گر گیا اتر گیا، ز ہیبت دبدبے سے، پیغولہ مکان کا کونہ، درگریخت بھاگ گیا۔
۷۔ گفت اس نے کہا، بزرگ دہی گاؤں کا سردار ہے تو، سر بزرگاں بڑے سردار، مہی بڑا ہے تو
۸۔ چہ کیا، بودت ہوا تجھ کو، بریدی توڑ دی تو نے، بلرزیدی کانپ گیا ہے تو، از بادشاہے ایک بادشاہ سے، چو بید بید کی طرح
۹۔ بلے ہاں، گفت کہا، سالار سردار، فرماندہم حکم دینے والا ہوں میں، ولے لیکن، عزتم میری عزت، ہست ہے، تا جب تک، در دہم گاؤں میں ہوں میں
۱۰۔ بزرگاں جمع بزرگ، ازاں اس وجہ سے، دہشت آلودہ خوف زدہ، اند ہیں، بارگاہِ ملک بادشاہ کے دربار میں، بودہ اند رہے ہوئے ہیں۔

تشریح: (۱) کوئی دیہاتی سردار اپنے بیٹے کے ہمراہ شاہی لشکر کے پاس سے گزرا (۲) بیٹے نے سپاہی، نقیب، تیغ و تبر، اطلسی قبائیں اور زریں پٹکے دیکھے (۳) کمانیں اٹھائے ہوئے شکاری پہلوان اور تیر انداز غلام بھی اسے نظر آئے (۴) کسی کو دیکھا کہ ریشمی قبا پہنے ہوئے ہے اور کسی کے سر پر بادشاہی کلاہ ہے (۵) بیٹے نے یہ سارا کر و فر دیکھا تو اسے اپنا باپ انتہائی کم درجہ اور کمینہ نظر آیا (۶) خصوصاً اس وقت جب رعب داب اور دہشت کی وجہ سے باپ کی رنگت اڑ گئی اور وہ ڈر کر ایک کونے میں دبک گیا (۷، ۸) بیٹے سے نہ رہا گیا پوچھنے لگا ابا تو بھی آخر سردار ہے۔ بڑے بڑے سردار تجھے سلام کرتے ہیں پھر یہ خوف و دہشت کیوں ہے (۹) اس نے کہا بیٹے میں سردار تو ہوں پر دیہات میں میری ساری عزت و قعت گاؤں تک محدود ہے (۱۰) بزرگوں نے چونکہ شاہی درباروں کی عظمت دیکھی ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ خوف زدہ اور دہشت آلودہ رہتے ہیں پس عارفانِ حق بھی محرم رازِ الٰہی اور اس کی بارگاہ کے حاضر باش ہونے کی وجہ سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں کیونکہ ان پر عظمتِ خداوندی کا انکشاف ہو چکا ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱	**تو اے بے خبر ہمچناں در دہی** اے بے خبر تو تو ابھی گاؤں ہی میں ہے	**کہ بر خویشتن منصبے مے دہی** جو اپنے لئے کوئی مرتبہ تصور کرتا ہے
۲	**نگفتند حرفے زباں آوراں** زباندانوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی	**کہ سعدی نگوید مثالے براں** جس پر سعدی رح نے کوئی مثال نہ دی ہو

حکایت کرم شب تاب

جگنو کی حکایت

۴	**مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ** شاید تو نے دیکھا ہو کہ باغ اور سبزہ زار	**بتابد بشب کرمکے چوں چراغ** میں رات کو ایک چھوٹا سا کیڑا چراغ کی طرح چمکتا ہے
۵	**یکے گفتش اے کرمک شب فروز** ایک نے اس سے کہا کہ اے رات کو روشن کرنے والے کیڑے	**چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز** تجھے کیا ہے کہ دن کو باہر نہیں آتا
۶	**ببیں کاتشیں کرمک خاک زاد** دیکھ تو مٹی سے بنے ہوئے آتشی کیڑے نے	**جواب از سر روشنائی چہ داد** روشن خیالی سے کیا جواب دیا
۷	**کہ من روز و شب جز بصحرا نیم** کہ میں تو رات دن جنگل کے سوا نہیں ہوتا	**ولے پیش خورشید پیدا نیم** لیکن سورج کے سامنے نظر نہیں آتا

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہ

ایک سمجھدار آدمی کی اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہ کے ساتھ حکایت

۹	**ثنا گفت بر سعد زنگی کسے** کسی شخص سعد زنگی رح کی تعریف کی	**کہ بر تربتش باد رحمت بسے** خدا کرے اسکی قبر پر بیشمار رحمت ہو
۱۰	**درم داد و تشریف و بنواختش** اسکو درہم اور خلعت دی اور اس پر نوازش کی	**بمقدار خود منزلت ساختش** اپنی حیثیت کے مطابق اس کی قدر و منزلت کی

۱۔ ہمچناں ویسے ہی در دہی دیہات میں ہے تو بر خویشتن اپنے اوپر منصبے کوئی مرتبہ مے دہی دیتا ہے تو

۲۔ نگفتند نہیں کہا انھوں نے حرفے کوئی حرف زباں آوراں زبان لانے والے یعنی ادیب سعدی مصنف رح نگوید نہیں کہتا مثالے کوئی مثال براں اس پر

۳۔ کرم شب تاب رات کو چمکنے والا کیڑا

۴۔ مگر شاید دیدہ باشی دیکھا ہو تو نے راغ سبزہ زار بتابد چمکتا ہے بشب رات کو کرمکے ایک چھوٹا سا کیڑا چوں مثل

۵۔ یکے ایک گفتش اس نے کہا کرمک چھوٹا سا کیڑا شب فروز رات کو روشن کرنے چہ کیا بودت ہوا تجھے بیروں باہر نیائی نہیں آتا تو بروز دن کو

۶۔ ببیں دیکھ کاتشیں کہ آگ جیسا کرمک خاک زاد آگ سے پیدا ہونے والا چھوٹا سا کیڑا سر روشنائی روشنی کے خیال سے چہ داد کیا دیا

من میں روز و شب رات دن جز سوائے بصحرا جنگل کے نیم نہیں ہوں میں ولے لیکن پیش خورشید سورج کے سامنے پیدا ظاہر نیم نہیں ہوں میں

۷۔ دانشمند عقلمند با اتابک استاد یا اتالیق کو سعد بن زنگی رح کا ہم عصر اور ممدوح بادشاہ ایران غفر اللہ لہ اللہ اسکو بخشے

۸۔ ثنا تعریف گفت کہی کسے کسی شخص نے تربتش اس کی قبر باد ہووے بسے بہت

۹۔ درم داد درہم دیئے تشریف خلعت یا پوشاک بنواختش اس پر نوازش کی بمقدار خود اپنی حیثیت کے مطابق منزلت مرتبہ ساختش بنایا اس کا

تشریح: (۱) جو شخص اپنے آپ کو بھی کچھ سمجھتا ہے وہ گویا کنویں کا مینڈک ہے یا دیہاتی گنوار جس نے دربارِ شاہی کا مشاہدہ نہیں کیا (۲) ادیب لوگوں نے جو بات کبھی کہی ہے سعدی اس پر مثال دینے کی قدرت رکھتا ہے چنانچہ اس کی مثال یہ ہے (۳) اس حکایت کا مقصد ہے کہ ہر چیز اپنے مرکز کے سامنے کالعدم ہوتی ہے اس لئے ذرہ آفتاب کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور جگنو سورج کے سامنے معدوم ہے (۴) رات کے وقت باغوں اور سبزہ زاروں میں ایک چمک دار کیڑا نظر آتا ہے جسے جگنو کہتے ہیں (۵) اس سے کسی نے پوچھا کہ اے رات کے چراغ تو دن کو کیوں باہر نہیں نکلتا (۶، ۷) اس آتش صفت کیڑے نے روشن خیالی سے بڑا معقول جواب دیا کہ میں تو رات دن اسی جنگل میں ہوتا ہوں لیکن دن کو چونکہ سورج نکلا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کی بے پناہ روشنی کے سامنے میں بے حقیقت ہو جاتا ہوں اور نظر نہیں آ سکتا، ورنہ میں دن کو بھی یہیں ہوتا ہوں۔ (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جن لوگوں کے دل پر عظمتِ خداوندی آشکارا ہو جاتی ہے ان کے نزدیک ساری کائنات ہیچ اور موجود ایک طلسم بے معنی ہے (۹) کسی شخص نے سعد زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف و توصیف کی اور اس کے سامنے قصیدہ پڑھا (۱۰) اس نے اسے انعام و اکرام دیا خلعت عطا فرمائی اور خوب قدر و منزلت کی۔

Scanned by CamScanner

چوں اللہ وبس دید بر نقش زر
جب اس نے زریں کڑھائی پر اللہ وبس دیکھا
۱
بشورید و برکند خلعت زبر
شور مچانے لگا اور پوشاک اتار پھینکی

زسوزش چناں شعلہ در جاں گرفت
اس کی سوزش سے جان میں ایسی آگ لگی
۲
کہ برجست و راہ بیاباں گرفت
کہ اچھلا اور جنگل کا راستہ لیا

یکے گفتش از ہمنشینان دشت
جنگل کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا
۳
چہ دیدی کہ حالت دگرگونہ گشت
کہ تو نے کیا دیکھا کہ تیری حالت تبدیل ہو گئی

تو اول زمیں بوسہ دادی سہ جا
پہلے تو تو نے تین جگہ زمین کو بوسہ دیا
۴
نبایستے آخر زدن پشت پا
آخر کار لات مارنا مناسب نہ تھا

بخندید کاول زبیم و امید
ہنس پڑا کہ پہلے تو خوف اور امید سے
۵
ہمے لرزہ برتن فتادم چو بید
میرے جسم پر بید کی طرح لرزہ پڑ گیا

بآخر زتمکین اللہ وبس
آخر کو اللہ کافی کی عظمت سے
۶
نہ چیزم بہ چشم اندر آمد نہ کس
نہ کوئی چیز میری نظر میں جچی نہ کوئی انسان

حکایت مرد حق شناس
حق شناس مرد کی حکایت

بشہرے دراز شام غوغا فتاد
شام کے ایک شہر میں شور پڑ گیا
۸
گرفتند پیرے مبارک نہاد
کہ ایک مبارک طبع بزرگ کو گرفتار کر لیا

ہنوز آں حدیثم بگوش اندرست
اس کی وہ بات ابھی تک میرے کان میں ہے
۹
چو قیدش نہادند بر پاؤ دست
جب اس کے ہاتھ پاؤں میں بیڑی پہنائی

کہ گفت ار نہ سلطاں اشارت کند
کہ اگر بادشاہ اشارہ نہ کرے
۱۰
کرا زہرہ باشد کہ غارت کند
تو کس کا حوصلہ ہے کہ لوٹ مار کرے

۱۔ چوں جب لبس کافی ہے۔ دید دیکھا بر نقش زر سونے کے نقش پر بشورید شور مچانے لگا برکند نوچ دی خلعت پوشاک زبر بغل سے یا جسم سے
۲۔ سوزش جلن چناں ایسے گرفت لیا پکڑا برجست کود پڑا راہ بیاباں جنگل کا راستہ
۳۔ یکے ایک گفتش اس کو کہا ہمنشیناں پاس بیٹھنے والے دشت جنگل چہ دیدی کیا دیکھا تو نے دگرگونہ دوسری طرح کی گشت ہو گئی
۴۔ بوسہ دادی بوسہ دیا تو نے سہ جا تین جگہ نبایستے نہیں لائق تھا زدن مارنا پشت پا پاؤں کی ٹھوکر
۵۔ بخندید ہنس پڑا کاول کہ پہلے زبیم و امید خوف اور امید سے ہمے فتادم کے ساتھ لگ کر پڑ گیا تھا۔ برتن جسم پر فتادم کی میم تن کے ساتھ لگتی ہے میرے جسم پر چو بید بید کی طرح
۶۔ باآخر آخر کار زتمکین اللہ وبس اللہ کافی کی عظمت کی وجہ سے چیزم کی میم چشم کیساتھ لگ کر میری آنکھ میں آمد آیا نہ کس نہ آدمی
۷۔ مرد حق شناس حق پہچاننے والا آدمی
۸۔ بشہرے ایک شہر میں
دراز شام عرب کا ایک ملک جس کا دار الحکومت دمشق ہے غوغا شور فتاد پڑ گیا گرفتند پکڑا انہوں نے پیرے ایک بوڑھے کو مبارک نہاد مبارک طبیعت والا
۹۔ ہنوز ابھی آں حدیثم وہ بات مجھکو بگوش کان میں ست ہے چو جب قیدش اسکی شین پاؤ دست کے ساتھ لگ کر اس کے ہاتھ پاؤں پہ نہادند رکھی انہوں نے ۱۰۔ کہ گفت کسی نے کہا ار اگر سلطان بادشاہ اشارت اشارہ کند کرے کرا کس کو زہرہ حوصلہ باشد ہووے غارت لوٹ مار

تشریح: (۱) خلعت شاہی پہ اللہ وبس کا نقش کڑھا ہوا تھا جب اس شخص کی نظر اس پر پڑی تو اس لفظ کی عظمت کی وجہ سے ہوا اس کھو بیٹھا اور پوشاک اتار پھینکی (۲) عظمت الہی کا شعلہ اس کی جان میں ایسا بھڑکا کہ وہ بے خود ہو کر جنگل کی طرف نکل گیا (۳، ۴) جنگل میں ایک اور دیوانہ تھا۔ اس نے دریافت احوال کیا کہ تیری حالت کیوں بدل گئی تو وہی تو ہے جس نے پہلے شاہی آداب کے ماتحت کئی بار زمین بوسی کی پھر خلعت کو ٹھکرا کر بھاگ نکلنے کا مطلب کیا ہے (۵، ۶) وہ ہنس کر کہنے لگا کہ پہلے تو شاہی دبدبے اور انعام کی امید سے میں لرزنے لگا۔ آخر کار جب اللہ کافی کا فقرہ میری نظر پڑا تو خلعت کیا سارا جہان میری نظروں میں ہیچ ہو گیا کہ جب وہی کافی ہے تو پھر کسی اور سے طمع بے جا ہے (۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ محبوب کے ہاتھ کی زہر کو تریاق سمجھ کے کھا جانا چاہیئے کیونکہ جتنا وہ تیری ذات
(۷) اس حکایت کا مقصد ہے کہ محبوب کے ہاتھ کی زہر کو تریاق سمجھ کے کھا جانا چاہیئے کیونکہ جتنا وہ تیری ذات پر شفیق ہے اتنا تو خود نہیں ہو سکتا اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا حقیقی مسبب الاسباب خداوند تعالیٰ ہے اس لئے ہر حادثے کو اسی کی طرف منسوب کرنا چاہیئے (۸) ملک شام کے ایک شہر میں شور پڑ گیا کہ فلانے بزرگ کو گرفتار کر لیا ہے (۹) گرفتاری کے وقت اس بزرگ نے جو کلمات کہے وہ آج تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں (۱۰) سلطان سے مراد بادشاہ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ ہے گویا جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اشارۂ خداوندی سے آتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بباید چنیں دشمنے دوست داشت — کہ میدانمش دوست بر من گماشت
ایسے دشمن کو دوست سمجھنا چاہیے — جس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ دوست نے میرے اوپر مقرر کیا ہے

۲ اگر عزّ و جاہست وگر ذلّ و قید — من از حق شناسم نہ از عمرو زید
اگر عزت اور مرتبہ ہے یا ذلت اور قید ہے — میں حق تعالیٰ کیطرف سے سمجھتا ہوں عمرو زید کیطرف سے نہیں

۳ زعلت مدار اے خردمند بیم — چو داروئے تلخت فرستد حکیم
اے عقلمند بیماری کا خوف نہ رکھ — جب حکیم تجھے کڑوی دوا بھیج دے

۴ بخور ہرچہ آید ز دست حبیب — نہ بیمار داناتر است از طبیب
دوست کے ہاتھ سے جو کچھ ملے کھائے — بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہے

حکایت صاحب نظر پارسا

صاحب نظر پرہیزگار کی حکایت

۶ یکے را چو من دل بدست کسے — گرو بود و مے برد خواری بسے
ایک شخص کا دل میری طرح کسی کے ہاتھ میں — گروی تھا اور بہت ذلت اٹھاتا تھا

۷ پس از ہوشمندی و فرزانگی — بدف بر زدندش ز دیوانگی
فرزانگی اور عقلمندی کے بعد — دف کے ساتھ اس کی دیوانگی مشہور کر دی

۸ قفا خوردے از دست یاران خویش — چو مسمار پیشانی آوردہ پیش
اپنے دوستوں کے ہاتھ سے دھول کھاتا — میخ کی طرح پیشانی سامنے کیے ہوئے

۹ خیالش چناں بر سر آشوب کرد — کہ بام دماغش لگد کوب کرد
اس کے خیال نے سر پہ ایسے ہجوم کیا — کہ اس کے دماغ کی چھت پامال کر دی

۱۰ ز دشمن جفا بردے از بہر دوست — کہ تریاک اکبر بود زہر دوست
دوست کیخاطر دشمن کے ہاتھ سے ظلم اٹھاتا — کیونکہ دوست کی زہر سب سے بڑا تریاق ہے

۱. بباید چاہیے چنیں ایسا دوست داشت دوست رکھنا میدانمش جانتا ہوں میں اسکو برمن مجھ پر گماشت مقرر کیا

۲. عزّ و جاہست عزت اور مرتبہ ہے ذُلّ ذلت قید بر دی من میں از حق حق تعالیٰ کیطرف سے شناسم میں سمجھتا ہوں عمرو زید دو فرضی نام مراد مخلوق

۳. علت بیماری مدار مت رکھ خردمند عقلمند بیم خوف داروئے تلخ کڑوی دوا اسکا تَ فرستد کے ساتھ لگ کر تجھکو بھیجے حکیم طبیب

۴. بخور کھالے ہرچہ جو کچھ آید آوے ز دست حبیب دوست کے ہاتھ سے داناتر زیادہ جاننے والا طبیب حکیم

۵. صاحب نظر نظر والا مراد عارف پارسا پرہیزگار

۶. یکے ایک چو من میری طرح بدست کسے کسی کے ہاتھ میں گرو گروی بود تھا مے برد لے جاتا تھا اٹھاتا تھا خواری ذلت بسے بہت

۷. پس بعد فرزانگی عقلمندی بدف دف کے ساتھ بر زدند زدندش مارا اس کے متعلق

۸. قفا دھول خوردے کھاتا وہ دست یاران خویش اپنے یاروں کا ہاتھ چو مثل مسمار میخ آوردہ لائے ہوئے پیش سامنے

۹. خیالش اس کا خیال چناں ایسا آشوب کرد ہجوم کیا بام دماغش اس کے دماغ کی چھت لگد کوب پامال

۱۰. جفا ظلم بردے لے جاتا یا اٹھاتا از بہر واسطے تریاک زہر کی دوا اکبر بڑا بود ہووے زہر دوست دوست کی زہر

تشریح: (۱) تو جو مصیبت اس کے اشارہ سے آتی ہو اسے تو راحت سمجھنا چاہیے جیسے وہ دشمن دشمن نہیں جسے دوست نے دشمنی پہ مقرر کیا ہو (۲) عزت و مرتبہ اور ذلت و قید سب حق تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں عمرو زید اور دیگر مخلوق کیطرف انہیں منسوب کرنا غلط ہے (۳) حکیم اگر کڑوی دوا دیدے تو مریض کو اپنی مرض سے بے خوف ہو جانا چاہیے کیونکہ انشاء اللہ اسی میں شفا ہے (۴) بیمار طبیب سے زیادہ دانا نہیں ہوتا اس لئے دست حبیب سے جو کچھ ملے اسے بلاخطر کھالینا چاہیے (۵) (۱) حکایت کا مقصد ہے کہ جب محبوب مجازی کے لئے انسان اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے تو محبوب حقیقی یعنی خدائے پاک کے لئے تو بدرجۂ اولیٰ اپنی جان سے گذر جانا چاہیے (۶) کوئی شخص کسی ماہرو پہ عاشق تھا اور اس کے ہاتھ سے بے حساب جور و جفا برداشت کرتا تھا (۷) پہلے وہ بڑا عقلمند مشہور تھا۔ اب اسے لوگوں نے دیوانہ کہنا شروع کر دیا (۸) اس کے دوست یار اسے دھولیں مارتے مگر وہ میخ کی طرح اپنی پیشانی ان کے سامنے سے نہ ہٹاتا (۹) محبوب کے خیال نے اس پر ایسا غلبہ کیا کہ اس کا دماغ خرابی کے قریب پہنچ گیا (۱۰) دوست کیخاطر وہ دشمن کی جفا بھی برداشت کرتا کیونکہ دوست کے ہاتھ کا زہر سب سے بڑا تریاک ہے

۱ نبودش ز تشنیعِ یاراں خبر،
اس کو یاروں کے طعن تشنیع کی خبر نہ ہوتی
کہ غرقہ ندارد ز باراں خبر،
کیونکہ ڈوبنے والا بارش کی خبر نہیں رکھتا

۲ کرا پائے خاطر برآید بہ سنگ
جس کے دل کے پاؤں پتھر پر پڑ جائیں
نیندیشد از شیشۂ نام و ننگ
وہ نام و ننگ کے شیشے کی فکر نہیں کرتا

۳ شبے دیو خود را پری چہرہ ساخت
ایک رات شیطان پری جیسی شکل بنا کر
در آغوشِ آں مردِ برنا بتافت
اس جوان مرد کی آغوش میں جلوہ افروز ہو گیا

۴ سحر گہ مجالِ نمازش نبود،
صبح اسکو نماز کی فرصت نہ رہی
ز یاراں کس آگہ ز رازش نبود
یاروں میں سے کوئی بھی اس کے راز سے آگاہ نہ تھا

۵ بآبے فرو رفت نزدیکِ بام
گھر کے نزدیک ایک پانی میں اتر گیا
بروبستہ سرما درے از رخام
سردی نے جس کا دروازہ سنگِ مرمر سے بند کر دیا تھا

۶ نصیحت گرے لومش آغاز کرد
ایک نصیحت گر نے اسے ملامت شروع کی
کہ خود را بکشتی دریں آبِ سرد
کہ اپنے آپ کو اس ٹھنڈے پانی میں مار ڈالا

۷ ز برنائے منصف برآمد خروش
انصاف پسند جواں کی چیخ نکل گئی
کہ زنہار ازیں حرفِ منکر خموش
کہ خبردار اس بری بات سے خاموش رہ

۸ مرا پنج روز ایں پسر دل فریفت
میرے دل کو اس لڑکے نے پانچ دن فریفتہ کیا
ز مہرش چنانم کہ نتواں شکیفت
اس کی محبت سے یہ حال ہے کہ صبر نہیں کر سکتا

۹ نپرسید بارے بخلقِ خوشم،
مجھے اس نے ایک بار بھی خوش خلقی سے نہیں پوچھا
نگر تا چہ بارش بجاں مے کشم
دیکھ کہ اس کا بوجھ کس طرح جان سے کھینچ رہا ہوں

۱۰ پس آں را کہ شخصم ز خاک آفرید
پس جس ذات نے مجھے مٹی سے پیدا کیا
بقدرت درو جانِ پاک آفرید
قدرت کے ساتھ اس میں پاک جان پیدا کی

۱۔ نبودش نہیں تھا اس کو ز تشنیعِ یاراں یاروں کی طعن تشنیع سے یعنی برا بھلا کہنے سے غرقہ ڈوبا ہوا ندارد نہیں رکھتا باراں بارش

۲۔ کرا جس کے پائے خاطر دل کے پاؤں برآید پڑ جائیں بہ سنگ پتھر پر نیندیشد نہیں فکر کرتا نام و ننگ نام اور شرم

۳۔ شبے ایک رات دیو شیطان خود را اپنے آپ کو پری چہرہ پری جیسا چہرہ ساخت بنا لیا درِ آغوش بغل میں آں مردِ برنا اس جواں مرد بتافت چمک پڑا جلوہ افروز ہوا

۴۔ سحر گہ صبح کے وقت مجالِ نمازش نماز کی گنجائش اسکو نبود نہ تھی ز یاراں یاروں میں سے کس کوئی شخص آگہ خبردار ز رازش اس کے راز سے نبود نہ تھا

۵۔ بآبے ایک پانی میں فرو رفت نیچے اتر گیا نزدیکِ بام گھر کے نزدیک بر بستہ اس پر بستہ باندھا ہوا سرما سردی درے دروازہ رخام سنگ مرمر

۶۔ نصیحت گرے ایک نصیحت کرنے والا لومش ملامت اسکو آغاز کرد شروع کی خود را اپنے آپ کو بکشتی مار ڈالا تو نے دریں آبِ سرد اس ٹھنڈے پانی میں

۷۔ برنائے منصف انصاف پسند جوان برآمد نکلی خروش چیخ زنہار ہرگز ازیں حرفِ منکر اس بری بات سے خموش چپ رہ

۸۔ مرا مجھکو پنج روز پانچ دن ایں پسر یہ لڑکا دل فریفت دل فریفتہ کیا ز مہرش اس کی محبت سے چنانم میں ایسا ہوں نتواں شکیفت صبر نہیں کر سکتا ۹۔ نپرسید نہیں پوچھا بارے ایک بار بخلقِ خوشم خوش خلقی سے مجھکو نگر دیکھ تا چہ کس طرح بارش اس کا بوجھ بجاں دل سے مے کشم میں کھینچتا ہوں ۱۰۔ پس پھر آں را اسکو شخصم میری ذات ز خاک مٹی سے آفرید پیدا کی بقدرت قدرت سے درو اس میں جانِ پاک پاک جاں

تشریح: اسے یاروں کے لعن طعن کی کوئی خبر نہ ہوتی کیونکہ ڈوبنے والا شخص بارش کو محسوس نہیں کر سکتا (۲) سنگ سے مراد عشق ہے یعنی جسکو کسی سے عشق ہو جائے وہ پھر نام و ننگ کے متعلق سوچنے کے قابل نہیں رہتا (۳) شیطان اس کے محبوب کا بھروپ بدل کر رات کو اسے خواب میں نظر آیا اور اس کی آغوش میں سو گیا جس کی وجہ سے اسے احتلام ہو گیا (۴) صبح وہ جنبی ہو چکا تھا اور نماز پڑھنے کے قابل نہ تھا اس کے یاروں میں سے کسی کو علم نہ تھا کہ رات اس پہ کیا گزری (۵) وہ نہانے کے لئے گھر کے نزدیک ہی ایک ایسے تالاب میں اتر گیا جس کے اوپر برف جمی ہوئی تھی (۶) اسے یخ بستہ پانی میں نہاتے دیکھ کر ایک شخص نے ملامت کی کہ کیوں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے (۷) نصیحت گر کی نصیحت سن کر جوان کو غیرت آئی کہنے لگا میاں خاموش رہ (۸) اس محبوب نے چند روز میرے دل کو فریفتہ کیا تو میرا یہ حال ہو گیا کہ اب اس سے صبر نہیں کر سکتا (۹) لیکن اسے کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ کبھی خوش اخلاقی سے مجھے پوچھ ہی لے کہ صاحب کیا حال ہے مگر میں اس کے بارِ عشق کو برابر کھینچ رہا ہوں (۱۰) پس جس ذات نے مجھے مٹی سے پیدا کیا اور اپنی

۱ عجب داری گر بارِ امرش برم — کہ دائم باحسان و فضلش درم

اگر میں اس کے حکم کا بوجھ اٹھاتا ہوں تو تعجب کرتا ہے — جبکہ ہمیشہ اس کے فضل و احسان میں ہوں

۲ گفتار اندر سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آں

اہلِ دل کے گانا سننے اور اس کے حق و باطل کی تقریر کے بیان میں

۳ اگر مردِ عشقی کمِ خویش گیر — وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر

اگر تو عاشق ہے تو اپنے آپکو فنا کر دے — ورنہ عافیت کا راستہ اختیار کر

۴ مترس از محبت کہ خاکت کند — کہ باقی شوی گر ہلاکت کند

محبت سے خوف نہ کر کہ تجھے خاک کر دیگی — بلکہ تو باقی رہے گا اگر تجھے ہلاک کر دے

۵ نروید نبات از حبوب درست — مگر خاک بروے بگردد نخست

صحیح دانوں سے سبزہ نہیں اگتا — مگر جب پہلے اس پہ مٹی پڑ جائے

۶ ترا با حق آں آشنائی دہد — کہ از دستِ خویشت رہائی دہد

تجھکو حق تعالی سے وہ چیز آشنائی بخشے گی — جو تجھے اپنے ہاتھ سے رہائی دے دے

۷ کہ تا با خودی در خودت راہ نیست — وزیں نکتہ جز بے خود آگاہ نیست

کیونکہ جب تک تیرے اندر خودی ہے تجھے اندر کا راستہ نہیں ملے گا — اور اس نکتے سے بے خود کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہے

۸ نہ مطرب کہ آوازِ پائے ستور — سماع است گر عشق داری و شور

گویے ہی کی نہیں بلکہ چوپائے کے پاؤں کی آواز — بھی سماع ہے اگر تو عشق اور مستی رکھتا ہے

۹ مگس پیش شوریدہ دل پر نزد — کہ او چوں مگس دست بر سر نزد

مکھی نے کسی عاشق کے سامنے پر نہیں مارا — کہ اس نے مکھی کی طرح ہاتھ سر پہ نہ مارا ہو

۱۰ نہ بم داند آشفتہ ساماں نہ زیر — بآوازِ مرغے بنالد فقیر

دیوانہ زیر و بم نہیں جانتا — فقیر ایک پرندے کی آواز پہ رونے لگ جاتا ہے

۱۔ عجب داری تو تعجب رکھتا ہے بارِ امرش اس کے حکم کا بوجھ برم اٹھاتا ہوں دائم ہمیشہ باحسان و فضلش اس کے فضل و احسان میں درم ہوں میں
۲۔ گفتار بات سماع اہلِ دل دل والوں کے گانا سننے تقریر حق و باطل آں اس کے حق و باطل ہونے کو ثابت کرنا
۳۔ مردِ عشقی عشق والا مرد ہے تو کمِ خویش اپنے آپ کو گم کرنا گیر پکڑ اختیار کر رہِ عافیت آرام کا راستہ پیش گیر اختیار کر
۴۔ مترس مت ڈر خاکت تجھکو خاک کند کرے باقی شوی باقی رہنے والا ہو جاوے گر ہلاکت تجھکو ہلاک کند کرے
۵۔ نروید نہیں اگتا نبات سبزہ حبوب درست اچھے بیج مگر لیکن خاک بروے اس پہ مٹی بگردد ہو جاوے نخست پہلے
۶۔ ترا تجھکو با حق حق تعالی سے آں وہ چیز آشنائی دہد پہچان دلاوے از دستِ خویشت اپنے ہاتھ سے تجھکو دہد دیوے
۷۔ تا با خودی جبتک تو خودی والا ہے در خودت اپنے اندر تجھکو راہ نیست راستہ نہیں ہے وزیں اور اس سے جز بے خود بے خود کے سوا آگاہ نیست خبردار نہیں ہے
۸۔ مطرب گویا پائے ستور چوپائے کے پاؤں سماع است گانا ہے سننے کی چیز ہے عشق داری عشق رکھتا ہے تو شور مستی ۹۔ مگس مکھی پیش شوریدہ دل پریشان دل کے سامنے یعنی عاشق کے سامنے پر نزد پر نہیں مارا او وہ چوں مگس مکھی کیطرح دست ہاتھ بر سر سر پہ نزد نہ مارا ہو ۱۰۔ بم راگ کی اونچی آواز داند جانتا ہے آشفتہ ساماں پریشان حالت والا یعنی عاشق زیر راگ کی آہستہ آواز بآوازِ مرغے ایک پرندے کی آواز کے ساتھ بنالد رو پڑتا ہے

تشریح: (۱) اگر میں اس کے حکم کی تعمیل میں یہ ذرا سی تکلیف برداشت کرتا ہوں تو تجھے تعجب کیوں ہے جبکہ ہمیشہ اس کے فضل و احسان میں رہتا ہوں (۲) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اہلِ دل اور اربابِ معنی کو دنیا کی ہر چیز سے سماع کی لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان کی نگاہ سے کائنات کی ہر چیز میں اللہ ہی جلوہ گر ہے اور چیزیں اسکی صفات کا ظہور ہیں لہذا وہ سماع کے لئے گانے اور باجے کے محتاج نہیں ہوتے۔ (۳) محبت کی وجہ سے جو مصیبتیں آتی ہیں ان سے ڈرنا نہیں چاہیئے نہ ہی اس راہ کی شہادت سے ہچکچائے کیونکہ اس شہادت سے تو اس کا نام زندۂ جاوید ہو جائے گا (۵) محبوب کا وصال ہزاروں ناامیدیوں اور مایوسیوں کے بعد حاصل ہوتا ہے جیسے دانے کے اوپر مٹی پڑتی ہے تو اس سے سبزہ نکلتا ہے اور اگر ننگا پڑا ہے تو کچھ نہیں ہوتا (۶) جب تک انسان سے خودی نہیں نکلتی اسے خدا نہیں ملتا تو جو چیز خودی کو نکالے گویا وہ خدا سے ملانے والی ہے۔ (۷) خودی کی وجہ انسان کو اپنی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی اس نکتے کی قدر و قیمت کوئی بے خود ہی کر سکتا ہے (۸) طبیعت میں عشق اور دیوانگی ہو تو وجد میں آنے کے لئے گویے کی محتاجی نہیں رہتی بلکہ جانوروں کے پاؤں کی آہٹ بھی گیت معلوم ہوتی ہے اور اس سے وجد آجاتا ہے۔ (۹) عاشق اور دیوانہ مکھی کو پھڑپھڑاتے دیکھ کر خود بھی مضطرب ہو جاتا ہے اور مکھی کی طرح سر پر ہاتھ مارنے لگ جاتا ہے (۱۰) دیوانے کو سروں کے زیر و بم کا کوئی علم نہیں ہوتا اس کے سامنے تو پرندہ چہچہائے تو وہ متاثر ہو کر رونے لگ جاتا ہے

1 سراینده خود مے نگردد خموش — ولیکن نہ ہر وقت باز است گوش
گانے والا تو کسی وقت بھی خاموش نہیں ہوتا — لیکن ہر وقت کان کھلے ہوئے نہیں ہیں

2 چو شوریدگاں مے پرستی کنند — بر آواز دولاب مستی کنند
جب دیوانے مے نوشی کرتے ہیں — رہٹ کی آواز پر مست ہو جاتے ہیں

3 برقص اندر آیند دولاب وار — چو دولاب برخود بگریند زار
وہ خود رہٹ کی طرح رقص کرنے لگ جاتے ہیں — رہٹ کی طرح زار و قطار روتے ہیں

4 بہ تسلیم سر در گریباں برند — چو طاقت نماند گریباں درند
تسلیم کے طور پر سر گریبان میں ڈال لیتے ہیں — جب طاقت نہیں رہتی تو گریبان پھاڑ لیتے ہیں

5 بگویم سماع اے برادر کہ چیست — مگر مستمع را بدانم کہ کیست
برادر میں بتاتا ہوں کہ سماع کیا چیز ہے — مگر سننے والے کو معلوم کر لوں کہ کون ہے

6 گر از برج معنی بود طیر او — فرشتہ فرو ماند از سیر او
اگر اسکی روح حقیقت کے برج سے ہے — تو اسکی رفتار سے فرشتہ عاجز رہ جائے

7 وگر مرد لہوست و بازی ولاغ — قوی تر شود لہوش اندر دماغ
اگر کھیل کود اور تماشے کا بندہ ہے — تو اس کے دماغ میں لہو و لعب مضبوط ہو جائیگا

8 چہ مرد سماعست شہوت پرست — بآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست
شہوت پرست کیا مرد سماع ہے — اچھی آواز سے سویا ہوا اٹھ جاتا ہے مدہوش نہیں

9 پریشاں شود گل بباد سحر — نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر
پھول باد صبا سے بکھر جاتا ہے — نہ لکڑی کہ جسے کلہاڑے کے سوا کوئی چیز پھاڑ نہیں سکتی

10 جہاں پر سماع ست و مستی و شور — ولیکن چہ بیند در آئینہ کور
جہاں سماع مستی اور شور سے بھرا ہوا ہے — لیکن اندھا آئینے میں کیا دیکھے

(۱) سراینده گانے والا مے نگردد نہیں ہوتا باز است کھلا ہے گوش کان
(۲) شوریدگان دیوانے یا عاشق مے پرستی شراب نوشی کنند کرتے ہیں دولاب رہٹ مستی کنند مستی کرتے ہیں
(۳) برقص۔ رقص میں۔ آیند آتے ہیں۔ دولاب وار۔ رہٹ کی طرح۔ مثل برخود۔ اپنے اوپر بگریند۔ روتے ہیں زار۔ زار و قطار
(۴) بہ تسلیم سپردگی کے ساتھ برند لے جاتے ہیں چو جب نماند نہیں رہتی درند چاڑ دیتے ہیں
(۵) بگویم میں کہتا ہوں سماع گانا برادر بھائی چیست کیا ہے مستمع سننے والا بدانم جان لوں میں کیست کون ہے
(۶) برج معنی حقیقت کا برج بود ہوئے طیر او اسکی روح فرو ماند عاجز رہ جائے سیر او اس کی رفتار سے
(۷) مرد لہو کھیل کا مرد ست ہے بازی کھیل لاغ تماشا قوی تر طاقتور شود ہو جاوے لہوش اس کا کھیل
(۸) چہ کیا مرد سماعست گانے کا مرد ہے شہوت پرست شہوت کو پوجنے والا یعنی عیاش خفتہ سویا ہوا خیزد اٹھ جاتا ہے
(۹) پریشان شود پریشان ہو جاتا ہے یعنی بکھر جاتا ہے گل پھول باد سحر صبح کی ہوا کے ساتھ ہیزم خشک لکڑی یا بالن نشگافدش نہیں پھاڑ سکتا ہے اسکو جز تبر سوائے کلہاڑی کے
(۱۰) پر سماع سماع یعنی گانے سے بھرا ہوا چہ بیند کیا دیکھے کور اندھا

تشریح: (۱) قدرت کے گیت سارے عالم میں بکھرے ہوئے ہیں اور اس کے ساز ہر وقت بجتے رہتے ہیں لیکن سننے والے چونکہ ہر وقت متوجہ نہیں اس لئے ہر وقت وجد نہیں آتا (۲، ۳) مجذوب جب شراب معرفت پیتے ہیں تو انہیں رہٹ کی آواز پر بھی وجد آجاتا ہے اور رہٹ ہی کی طرح رقص کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جیسے رہٹ کے چلنے سے کنوئیں سے پانی نکلتا ہے اسی طرح ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہنے لگ جاتی ہے (۴) اپنی ذات کو خدا کے سپرد کر کے گریبان میں منہ ڈال کے بیٹھ جاتے ہیں اور جب ضبط کی طاقت نہیں رہتی تو گریبان پھاڑ کر دیوانے ہو جاتے ہیں (۵) سماع کی حقیقت اور اسکی حلت و حرمت تو بیان کرتا ہوں مگر پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ سماع کرنے والا شخص کس مقام کا آدمی ہے (۶) اگر سامع کی روح عالم معنی یعنی بارگاہ خداوندی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے تو سماع کی وجہ سے سلوک فی اللہ میں وہ اتنا تیز گام ہو جاتا ہے کہ فرشتے بھی اس کی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکتے بلکہ وہ بھی ایک مقام پر جا کر رک جاتے ہیں جیسے واقعہ معراج میں حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہیٰ پر ہی حضور علیہ السلام کا ساتھ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے (۷) اور اگر سامع ظاہر پرست ہے تو سماع کی وجہ سے اس کی شہوت بیدار ہوتی ہے اس لئے اس کے واسطے سماع حرام ہے (۸) شہوت پرست سامع کی مثال تو مست کی سی ہے جو خوش آوازی سے بیدار نہیں ہوتا اس کے برعکس سویا ہوا شخص مطلق آواز سے بیدار ہو جاتا ہے پس شہوت پرست قابل سماع نہ ہوا (۹) پھول تو باد صبا سے کھل جاتا ہے مگر خشک لکڑی کلہاڑوں کے بغیر پھاڑی نہیں جا سکتی عارفان حق اور ارباب معنی کی مثال پھول کی سی ہے جن کی روح سماع سے نشاط حاصل کرتی ہے اور شہوت پرست ظاہر دار کی مثال خشک لکڑی کی سی ہے جسے سماع سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا (۱۰) سارا جہان پر سماع ہے یعنی ہر چیز سے قدرت کے گیت پھوٹے پڑتے ہیں لیکن نااہلوں کو سنائی نہیں دیتے کیونکہ وہ تو اندھے ہیں اور اندھوں کو آئینے میں نظر نہیں آیا کرتا۔

۱ مکن عیب درویش حیران و مست — کہ غرقست ازاں می زند پا و دست
حیران اور مست درویش کا عیب نہ کر — چونکہ وہ ڈوب رہا ہے اس وجہ سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے

۲ نہ بینی شتر در حدائے عرب — کہ چونش برقص اندر آرد طرب
تو عرب کی حدی میں اونٹ کو نہیں دیکھتا — کہ اسے مستی کیسے رقص میں لے آتی ہے

۳ شتر را چو شور طرب در سر است — اگر آدمی را نباشد خرست
جب مستی کا شور اونٹ کے سر میں موجود ہے — اگر آدمی کو حاصل نہیں تو وہ گدھا ہے

حکایت
کہانی

۵ شکر لب جوانے نے آموختے — کہ دلہا در آتش چو نے سوختے
ایک شیریں لب جوان بانسری بجانا سیکھتا — کہ لوگوں کے دل اسکی آگ میں نے کی طرح جلتے

۶ پدر بارہا بانگ بروے زدے — بہ تندی و آتش در اں نے زدے
باپ نے بارہا اس کو جھڑکا — بڑی سختی سے اور اس کی بانسری کو آگ لگا دی

۷ شبے بر ادائے پسر گوش کرد — سماعش پریشان و مدہوش کرد
ایک رات اس نے بیٹے کی ادا پر کان لگایا — سماع نے اس کو پریشان اور مدہوش کر دیا

۸ ہمے گفت و بر چہرہ افگند خوے — کہ آتش بمن زد دریں بار نے
چہرے پر پسینہ بہاتے ہوئے کہہ رہا تھا — کہ اس دفعہ تو بانسری نے میرے اندر آگ لگا دی

۹ ندانی کہ شوریدہ حالان مست — چرا بر فشانند در رقص دست
تو نہیں جانتا کہ مست دیوانے — رقص میں ہاتھ کیوں مارتے ہیں

۱۰ کشاید درے بر دل از واردات — فشانند سر دست بر کائنات
دل پر واردات کا ایک دروازہ کھلتا ہے — تو کائنات سے ہاتھ جھاڑ دیتا ہے

۱۔ مکن مت کر غرقست ڈوبا ہوا ہے ازاں اس وجہ سے می زند مارتا ہے پا و دست ہاتھ پاؤں
۲۔ نہ بینی نہیں دیکھتا تو شتر اونٹ حدائے عرب عرب کی حدی میں حدی اونٹوں کو تیز دوڑانے والا گیت چونش کیسے اس کو برقص اندر رقص میں آر دلاتا ہے طرب شوق مستی شتر اونٹ چو جب شور طرب خوشی کا شور در سر است سر میں ہے نباشد نہ ہووے خرست گدھا ہے
۴۔ شکر لب میٹھے لبوں والا جوانے کوئی جوان نے بانسری آموختے سیکھتا تھا۔ دلہا جمع دل در آتش آگ میں چو نے مثل بانسری کے سوختے جلتے وہ
۵۔ پدر باپ بارہا کئی بار بروے اس پر بانگ آواز زدے مارتا بہ تندی تیزی سے آتش آگ در اں اس نے بانسری میں زدے لگاتا وہ
۶۔ شبے ایک رات ادائے پسر بیٹے کی ادا گوش کرد کان لگایا سماعش گانے نے اس کو مدہوش کرد بدمست کر دیا
۷۔ ہمے گفت وہ کہتا تھا افگند ڈالتا تھا خوے پسینہ آتش آگ بمن میرے اندر زد لگا دی دریں بار اس بار نے بانسری
۹۔ ندانی تو نہیں جانتا شوریدہ حالان مست مست دیوانے چرا کیوں بر فشانند جھاڑتے ہیں در رقص رقص میں دست ہاتھ
۱۰۔ کشاید کھلتا ہے درے ایک دروازہ واردات فیضان الہٰی جو عارف کے دل پر وارد ہوتا ہے فشانند جھاڑتا ہے سر دست ہاتھ بر کائنات کائنات کے اوپر

تشریح: (۱) کوئی مجذوب اگر وجد و حال میں ہے تو اس پر حرف گیری نہ کرو کیونکہ وہ بحر معرفت کا غریق ہے اور ڈوبنے والا ہاتھ پاؤں مارا ہی کرتا ہے (۲) عرب میں شتربان جب گیت گنگناتا ہے تو اونٹ مست ہو کر تیز چلنے لگ جاتا ہے یہی حال مجذوبوں کا ہے کہ وہ سماع سے راہ سلوک میں تیز ہو جاتے ہیں (۳) جب اونٹ جیسی بے شعور مخلوق سماع سے متاثر ہوتی ہے تو اگر آدمی متاثر نہ ہو تو وہ نرا گدھا ہے اونٹ جیسا بھی نہیں (۴) اس حکایت کا مقصد ہے کہ جب سرود و سماع کے ذریعے انسان کے دل پر واردات کا فیضان ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا ہے اور بے اختیار ہو کر رقص کرنے لگ جاتا ہے (۵) کوئی دلکش آواز والا نوجوان بانسری بجانا سیکھا کرتا تھا لوگ اس کی آواز کے سوز میں سر لگدے کیطرح جلتے رہتے تھے (۶) اس کے باپ کو یہ بیکار مشغلہ دیکھ کر غصہ آتا اور وہ اسے ڈانٹتا اور اس کی بانسری کو آگ لگا دیتا (۷) ایک رات باپ نے کہا سن کر دیکھیں یہ کیسا گاتا ہے کان لگاتے ہی اسے حال چڑھ گیا اور مدہوش ہو گیا (۸) وہ پسینہ پونچھتا ہوا کہہ رہا تھا میں ہمیشہ اسکی بانسری کو آگ لگایا کرتا تھا آج اسکی بانسری نے مجھے آگ لگا دی (۹، ۱۰) عاشقان حق اور دیوانگان الٰہی رقص کرتے ہوئے ہاتھ اس لیے جھاڑتے ہیں کہ ان کے دلوں پر واردات کے دروازے کھلتے ہیں تو کائنات ان کو حقیر نظر آتی ہے پس وہ لوگ کائنات پر ہاتھ جھاڑ دیتے ہیں کہ یہ بیکار چیز ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں

Scanned by CamScanner

۱ حلالش بود رقص بر یاد دوست
یادِ دوست میں اسکو رقص کرنا حلال ہے
کہ ہر آستینش جانے در وست
جس کی ہر آستین میں ایک قیمتی جان ہو

۲ گرفتم کہ خود چابکی در شنا
میں نے مانا کہ تو تیراکی میں ہوشیار ہے
برہنہ توانی زدن دست و پا
لیکن ننگا ہو کر ہی ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے

۳ بکن خرقۂ نام و ناموس و زرق
نام و ناموس اور مکر کی گودڑی کو پھاڑ ڈال
کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق
کیونکہ کپڑے پہنے ہوئے مرد بے بسی سے غرق ہو جاتا ہے

۴ تعلق حجاب ست و بے حاصلی
تعلقات حجاب اور محرومی ہیں
چو پیوند ہا بگسلی واصلی
جب پیوندوں کو توڑے گا تو واصل ہو جائیگا

حکایت
کہانی

۶ کسے گفت پروانہ را کلے حقیر
کسی نے پروانے سے کہا کہ اے حقیر
برو دوستی درخور خود بگیر
جا! کسی اپنے جیسے سے دوستی کر

۷ رہے رو کہ بینی طریق رجا
ایسی راہ چل جس میں تجھے امید نظر آئے
تو و مہر شمع از کجا تا کجا
تو اور شمع کی محبت، کہاں تو کہاں وہ

۸ سمندر نۂ گرد آتش مگرد
تو آگ کا کیڑا نہیں ہے تو آگ کے گرد نہ گھوم
کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
کیونکہ پہلے بہادری چاہیے پھر لڑائی

۹ ز خورشید پنہاں شود موش گور
چھچھوندر سورج سے چھپ جاتی ہے
کہ جہل ست با آہنیں پنجہ زور
کیونکہ فولادی پنجے والے کیساتھ زور آزمائی جہالت ہے

۱۰ یکے را کہ دانی کہ خصم تو اوست
جس کے متعلق تو جانتا ہے کہ تیرا دشمن ہے
نہ از عقل باشد گرفتن بدوست
اس کو دوست بنانا عقل کی بات نہیں ہے

۱۔ حلالش بود اس کو حلال ہووے رقص ناچ بریادِ دوست دوست کی یاد پر ہر آستینش اس کی ہر آستین جانے در وے اس میں ایک قیمتی جان ہے

۲۔ گرفتم میں نے مانا چابکی چالاک ہے تو در شنا تیراکی میں برہنہ ننگا توانی زدن مار سکتا ہے تو دست و پا ہاتھ پاؤں

۳۔ بکن پھاڑ ڈال۔ خرقہ گودڑی یا لباس فقیری ناموس عزت زرق مکر بود ہووے مرد با جامہ کپڑوں والا آدمی

۴۔ حجاب پردہ بے حاصلی بے نتیجہ یا محرومی چو جب پیوند ہا جوڑ بگسلی توڑ دے تو واصلی واصل ہے تو یعنی حق سے ملنے والا ہے تو

۶۔ کسے کسی شخص نے گفت کہا کاے حقیر کہ اے حقیر برو جا درخور خود اپنے مناسب بگیر پکڑ

۷۔ رہے رو ایسا راستہ چل بینی دیکھے تو طریق رجا امید کی راہ تو و مہر شمع تو اور شمع کی محبت از کجا کہاں سے تا کجا کہاں تک

۸۔ سمندر آگ کا کیڑا نۂ نہیں ہے تو گرد آتش آگ کے گرد مگرد مت پھر مردانگی بہادری باید چاہیے آنگہ اس وقت نبرد لڑائی

۹۔ ز خورشید سورج سے پنہاں پوشیدہ شود ہو جاتا ہے موش گور قبر کا چوہا یعنی چھچھوندر جہل ست نادانی ہے آہنیں پنجہ لوہے کے پنجے والا

۱۰۔ یکے را ایک کو دانی تو جانتا ہے خصم تو تیرا دشمن اوست وہ ہے از عقل عقل کی بات باشد ہووے گرفتن لینا بدوست دوستی میں

تشریح: ہر آستین میں جان ہونیکا مطلب ہے سراپا شوق ہونا رگ رگ کا مشتاقِ دیدار ہونا جس کا یہ حال ہوا سے یادِ دوست میں رقص کرنا جائز ہے (۲) کوئی شخص کتنا ہی تیراک ہو اگر کپڑے نہ اتارے تو غرق ہو جاتا ہے پس وصالِ حق کے لئے مخلوقات کے تعلق کو توڑنا ضروری ہے (۳) جب تک نام و ناموس اور مکر دریا کے کپڑے نہ اتارے جائیں غرق ہو جانے کا اندیشہ لاحق رہتا ہے اس لیئے ان چیزوں کو چھوڑنا ضروری ہے (۴) مخلوقات سے تعلق خالق کی راہ میں حجاب ہے ان فانی تعلقات کو چھوڑ دے تاکہ تجھے خالق کا وصال نصیب ہو (۵) اس حکایت کا مقصد ہے کہ معشوق کے جور و ستم سے گھبرا کر عاشق کو اس سے دستبردار نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کے ہاتھ سے مر جانے کو سعادت سمجھے (۶) کسی نے پروانے کو کہا کہ تیرا اور شمع کا کوئی جوڑ نہیں تجھے تو کسی اپنے جیسے بے ضرر معشوق سے عشق کرنا چاہیئے (۷) کہاں جلانے والی شمع اور کہاں تو حقیر پروانہ شمع کو چھوڑ کر ایسی راہ اختیار کر جس میں کوئی امید کی صورت ہو یہاں تو جلنے کے سوا کچھ نہیں (۸) شمع سے عشق تو آگ کے کیڑے کو سجتا ہے اور تو وہ نہیں اس لئے اس کے قریب نہ جا، جب مقابلے کی تاب نہیں تو لڑائی کیسی (۹) چھچھوندر اپنی کمزوری کے مدنظر سورج کے سامنے نہیں آتی۔ کمزور ہو کر پہلوانوں سے لڑنا تو بڑی جہالت ہے (۱۰) جس کی دشمنی کا یقین ہوا سے دوست سمجھ لینا یا دوست بنا لینا بڑی حماقت ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ ترا کس نگوید نکو مے کنی — کہ جاں در سر و کار او مے کنی
تجھے کوئی نہیں کہے گا کہ اچھا کر رہا ہے — جب کہ جان اس کے خیال میں برباد کر رہا ہے

۲ گدائے کہ از بادشاہ خواست دخت — قفا خورد و سودائے بیہودہ پخت
جس فقیر نے شہزادی کا رشتہ مانگا — دھول کھائی اور بیہودہ خیال پکایا

۳ کجا در حساب آورد چو تو دوست — کہ روئے ملوک و سلاطین درو ست
دوست تیرے جیسے کو حساب میں کہاں لائیگا — جبکہ بادشاہوں اور سلطانوں کے چہرے اسکی طرف لگے ہوئے ہیں

۴ مپندار کو در چناں مجلسے، — مدارا کند با تو چوں مفلسے
مت سمجھ کہ وہ ایسی مجلس میں — تیرے جیسے مفلس کیخاطرداری کریگا

۵ وگر با ہمہ خلق نرمی کند — تو بے چارہ ای بر تو گرمی کند
اگرچہ وہ ساری مخلوق سے نرمی کرے — تو بے چارہ ہے تیرے اوپر گرمی کریگا

۶ نگہ کن کہ پروانۂ سوزناک — چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک
دیکھ پرسوز پروانہ نے — کیا جواب دیا ہائے عجب اگر میں جلتا ہوں تو کیا پرواہ

۷ مرا چوں خلیل آتشے در دل ست — کہ پنداری ایں شعلہ بر من گل ست
خلیل علیہ السلام کیطرح میرے تو دل میں آگ ہے — تو سمجھ لے کہ یہ آگ میرے اوپر پھول ہے

۸ نہ دل دامن دلستاں مے کشد — کہ مہرش گریبان جاں مے کشد
دل معشوق کا دامن نہیں کھینچتا — بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے

۹ نہ خود را بر آتش بخود مے زنم — کہ زنجیر شوق ست در گردنم
میں اپنے آپ آگ میں نہیں گھستا — بلکہ شوق کی زنجیر میری گردن میں ہے

۱۰ مرا ہمچناں دور بودم کہ سوخت — نہ ایں دم کہ آتش بمن در فروخت
میں تو ابھی دور ہی تھا کہ اس نے جلا ڈالا — نہ اسوقت جب آگ میرے اندر بھڑک اٹھی

۱۔ ترا تجھکو کس کوئی شخص نگوید نہیں کہے گا نکو اچھا مے کنی کرتا ہے تو سر و کار او اس کے عشق کا خیال

۲۔ گدائے کہ جو فقیر کہ خواست چاہی دخت بیٹی قفا دھول خورد کھائی سودائے بے ہودہ بے ہودہ خیال پخت پکایا

۳۔ کجا کہاں آورد لائے چو تو تیرے جیسے کو روئے ملوک بادشاہوں کے چہرے سلاطین جمع سلطان بادشاہ درو ست اس میں ہیں

۴۔ مپندار مت سمجھ کو کہ او چناں مجلسے ایسی مجلس مدارا خاطرداری کند کرے گا با تو چوں مفلسے تیرے جیسے مفلس کیساتھ

۵۔ با ہمہ خلق ساری مخلوق کے ساتھ کند کرے گا تو بے چارہ ای تو بے چارہ ہے بر تو تیرے اوپر

۶۔ نگہ کن نگہ کر پروانہ سوزناک جلنے والا پروانہ چہ گفت کیا کہا بسوزم میں جل جاؤں چہ باک کیا ڈر

۷۔ مرا مجھکو چو خلیل حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح آتشے آگ در دل ست دل میں ہے پنداری تو سمجھے ایں شعلہ یہ شعلہ بر من مجھ پر گل ست پھول ہے

۸۔ دامن دلستاں محبوب کا دامن مے کشد کھینچتا ہے مہرش اس کی محبت

۹۔ خود را اپنے آپ کو بر آتش آگ پر بخود اپنے آپ زنم مارتا ہوں میں زنجیر شوق شوق کی زنجیر ست ہے در گردنم میری گردن میں مرا مجھکو ہمچناں ویسے ہی بودم تھا میں سوخت جلایا اس نے نہ ایں دم نہ اس وقت آتش آگ بمن میرے اندر در فروخت روشن ہوئی

تشریح: (۱) تیری اکسیر جاں نثاری کی وجہ سے تجھے کوئی بھی شاباش نہیں دے گا کیونکہ تیرا یہ کام احمقانہ ہے (۲) تیرے عشق کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فقیر شہزادی کا رشتہ مانگے جوتے کھانے کے سوا اسے کیا ملے گا (۳) جس حسین کی نظر توجہ کے بادشاہ خواستگار ہوں وہ تجھے کس شمار میں لائے گا (۴) جس کی بزم میں شاہ و وزیر شریک ہوں وہ تیری مدارات کرے فقط خام خیالی ہے (۵) ہو سکتا ہے وہ ذی مرتبہ لوگوں کی دلجوئی کرے مگر تیرے جیسے بے وقار کو تو لازماً دھتکار دے گا (۶) دیکھو آتش نفس پروانے نے کیا خوب جواب دیا کہ اگر میں جل کے خاک ہو جاؤں تو بھی کچھ پرواہ نہیں (۷) خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح میرے دل میں آتش عشق ہے تو یہ باہر کی آگ تو میرے لئے پھول کی حیثیت رکھتی ہے (۸) دل معشوق کا دامن تو نہیں کھینچ سکتا البتہ اس کی محبت جان کا گریبان تو کھینچ رہی ہے (۹) میں اپنے اختیار سے آگ میں نہیں کودتا بلکہ شوق کی زنجیر میری گردن کو کھینچ رہی ہے (۱۰) میں تو ابھی شمع سے دور تھا جب کر جل گیا جب اس کے اندر گرا ہوں تو آگ کا احساس تک نہیں ہوا۔

۱ نہ آں مے کند یار در شاہدی — کہ با او تواں گفتن از زاہدی
یار محبوبی میں وہ کچھ کر گزرتا ہے — جس کے باوجود پرہیزگاری کی بات نہیں کر سکتے

۲ کہ علیم کند در تولائے دوست — کہ من راضیم کشتہ در پائے دوست
دوست کی دوستی میں مجھے کون عیب لگا سکتا ہے — کیونکہ میں تو دوست کے پاؤں میں مرجانا بہتر سمجھتا ہوں

۳ مرا بر تلف حرص دانی چرا است — چو او ہست اگر من نباشم روا
تو جانتا ہے مجھے ہلاکت کی حرص کیوں ہے — کہ جب وہ موجود ہے تو میرا نہ ہونا مناسب ہے

۴ بسوزم کہ یار پسندیدہ اوست — کہ در وے سرایت کند سوز دوست
میں جلتا ہوں کیونکہ پسندیدہ عاشق وہ ہے — جس میں دوست کا سوز اثر کر جائے

۵ مرا چند گوئی کہ در خورد خویش — حریفے بدست آر ہمدرد خویش
مجھے تو کب تک کہے گا کہ اپنے مناسب — اپنا ہمدرد دوست تلاش کر!

۶ بداں ماند اندرز شوریدہ حال — کہ گوئی بکژدم گزیدہ منال
عاشق کو نصیحت کرنا ایسی بات ہے — جیسا کہ بچھو کے ڈسے ہوئے کو کہے کہ مت رو

۷ کسے را نصیحت مگو اے شگفت — کہ دانی کہ در وے نخواہد گرفت
ہائے تعجب اس شخص کو نصیحت نہ کر — جس کے متعلق تو جانتا ہے کہ اسمیں اثر نہیں کریگی

۸ ز کف رفتہ بیچارہ را لگام — نگویند کاہستہ راں اے غلام
جس بیچارے کے ہاتھ سے لگام چھوٹ گئی ہو — اسے نہیں کہتے کہ لڑکے آہستہ چلا

۹ چہ نغز آمد ایں نکتہ در سندباد — کہ عشق آتش ست اے پسر پند باد
سندباد میں یہ نکتہ کیسا عجیب آیا ہے — کہ اے لڑکے عشق آگ ہے اور نصیحت ہوا

۱۰ بباد آتش تیز برتر شود — پلنگ از زدن کینہ ور تر شود
ہوا کے ساتھ تیز آگ بھڑک اٹھتی ہے — چیتا مارنے سے زیادہ غضبناک ہو جاتا ہے

۱۔ نہ آں مے کند وہ نہیں کرتا شاہدی معشوقی یا انداز معشوقانہ کہ با او کہ اس کے باوجود تواں گفتن کہہ سکتے ہوں از زاہدی پرہیزگاری کے متعلق
۲۔ کہ کون علیم کند میرا عیب کرے تولائے دوست دوست کی محبت من راضیم میں راضی ہوں کشتہ مارا ہوا در پائے دوست دوست کے پاؤں میں
۳۔ مرا مجھکو بر تلف ہلاکت پہ دانی تو جانتا ہے چرا است کیوں ہے چو او ہست جب وہ ہے من نباشم میں نہ ہوؤں روا است جائز ہے
۴۔ بسوزم میں جلتا ہوں یار پسندیدہ اچھا عاشق اوست وہ ہے در وے اس میں سرایت کند اثر کر جائے سوز دوست دوست کی جلن
۵۔ مرا مجھکو چند گوئی کہاں تک کہے گا تو در خورد خویش اپنے لائق حریفے کوئی دوست بدست آر حاصل کر ہمدرد خویش اپنا ہمدرد
۶۔ بداں ماند اس کے مشابہ ہے اندرز شوریدہ حال شوریدہ حال والے کی نصیحت یعنی عاشق کی گوئی کہے تو بکژدم گزیدہ بچھو کے کاٹے ہوئے کو منال مت رو
۷۔ کسے را ایسے شخص کو مگو مت کہہ شگفت تعجب دانی تو جانتا ہے در وے اس میں نخواہد گرفت نہیں اثر کرے گی
۸۔ ز کف رفتہ ہاتھ سے چھٹی ہوئی بیچارہ بے چارے کے نگویند نہیں کہتے کاہستہ کہ آہستہ راں چلا چہ کیا نغز عجیب آمد آیا سندباد اخلاق کے موضوع پر حکیم ازرقی کی مشہور کتاب آتش ست آگ ہے پسر لڑکا پند نصیحت باد ہوا ۱۰۔ بباد ہوا کے ساتھ آتش تیز تیز آگ برتر زیادہ شود ہو جاتی ہے پلنگ چیتا از زدن مارنے سے کینہ ور تر زیادہ کینے والا

تشریح: (۱) یار کے معشوقانہ انداز اتنے دلنشین ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ترک و زہد کا حوصلہ نہیں ہوتا پرہیزگاری کا تو سوال ہی غلط ہے (۲) میری ہلاکت کے اندیشے سے میری حرف گیری اور ملامت کرنا غلط ہے کیونکہ میں تو اس کے پاؤں میں جان دینا سعادت سمجھتا ہوں (۳) مجھے موت پہ اصرار اس لئے ہے کہ جب میرا محبوب زندہ و پائندہ ہے تو میرے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا (۴) یار کا سوز و ساز جس شخص میں سرایت کر جائے وہ بہترین عاشق ہے اور میں اسی لئے جلتا ہوں (۵۔ ۶) مجھے یہ بات کب تک کہتے رہو گے کہ اپنے لائق محبوب اختیار کر عاشق کو ترکِ محبوب کی نصیحت ایسے ہی ہے جیسے بچھو کے ڈسے ہوئے کو کہنا کہ رو نہیں (۷) جس کے دل میں نصیحت اثر نہ کرتی ہو اسے نصیحت کرنی ہی نہیں چاہیئے (۸) جس کے ہاتھ سے لگام چھوٹ چکی ہو اسے یہ کہنا فضول ہے کہ ذرا آہستہ چلا (۹۔۱۰) حکیم ازرقی کی کتاب سندباد میں یہ عجیب نکتہ ذکر ہوا ہے کہ عشق تو آگ ہے اور عاشق کو نصیحت ہوا کی مثل ہے تو جیسے آگ ہوا سے بھڑکتی ہے ایسے ہی نصیحت و ملامت سے عشق ترقی پذیر ہوتا ہے اور جیسے مارنے سے چیتا غضبناک ہو جاتا ہے ایسے ہی لعن وطعن سے عاشق کا جذبہ بھڑک اٹھتا ہے۔

1 چو نیکت بدیدم بدی مے کنی — کہ رویم فرا چو خودے می کنی
میں نے جب تجھے اچھی طرح دیکھا تو تو برائی کر رہا ہے — جب کہ میرا چہرہ اپنے جیسے میں کر رہا ہے

2 ز خود بہترے جوئے فرصت شمار — کہ با چوں خودے گم کنی روزگار
اپنے سے بہتر تلاش کر اور غنیمت سمجھ — اس لیئے کہ اپنے جیسے کے ساتھ تو عمر برباد کر رہا ہے

3 پئے چو خوداں خود پرستاں روند — بکوئے خطرناک مستان روند
اپنے جیسوں کے پیچھے خود پرست جاتے ہیں — خطرناک کوچے میں مست جاتے ہیں

4 من اول کہ ایں کار سر داشتم — دل از سر بیک بار بر داشتم
میں نے جب یہ کام شروع کیا تو پہلے ہی سے — دل کو سر سے یک بارگی اٹھا لیا تھا

5 سر انداز در عاشقی صادق است — کہ بد زہرہ بر خویشتن عاشق است
سر کٹا دینے والا عاشقی میں سچا ہے — کیونکہ بے حوصلہ شخص تو اپنے آپ پر عاشق ہے

6 اجل ناگہے در کمینم کشد — ہماں بہ کہ آں نازنینم کشد
موت اچانک مجھے گھات میں مار ڈالے گی — تو یہی بہتر ہے کہ وہ نازنین مجھے مار ڈالے

7 چو بلشیک نبشتست بر سر ہلاک — بدستِ دل آرام خوشتر ہلاک
جب سر پر ہلاکت بالیقین لکھی ہوئی ہے — تو پھر دوست کے ہاتھ سے بہتر ہے

8 نہ روزے بہ بیچارگی جاں دہی — پس آں بہ کہ در پائے جاناں دہی
جب ایک دن بیچارگی کی حالت میں جان دینی ہے — تو اسے محبوب کے قدموں پر قربان کر دینا بہتر نہیں ہے

مخاطبہ شمع و پروانہ 9
شمع اور پروانے کی گفتگو

10 شبے یاد دارم کہ چشمم نخفت — شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت
مجھے یاد ہے کہ ایک رات میری آنکھ نہ لگی — میں نے سنا کہ پروانے نے شمع سے کہا

11 کہ من عاشقم گر بسوزم رواست — ترا گریہ و سوز بارے چراست
کہ میں تو عاشق ہوں اگر جلوں تو مناسب ہے — تیرا رونا اور جلنا آخر کیوں ہے

۱۔ چو جب نیکت بدیدم تجھے اچھی طرح دیکھا میں نے بدی مے کنی برائی کرتا ہے تو رویم میرا چہرہ مرا چوں خودے اپنے جیسے میں ہی کنی کرتا ہے تو

۲۔ ز خود بہترے اپنے سے بہتر جو ڈھونڈ فرصت شمار غنیمت شمار کر با چوں خودے اپنے جیسے کے ساتھ گم کنی گم کرے گا تو روزگار زندگی

۳۔ پئے چوں خوداں اپنے جیسوں کے پیچھے خود پرستاں اپنی پرستش کرنے والے روند جاتے ہیں بکوئے خطرناک خطرناک کوچے میں مستاں مست روند جاتے ہیں

۴۔ من اول میں نے پہلے کہ ایں کار جبکہ یہ کام سر داشتم شروع کیا میں نے دل از سر دل سر سے بیک بار ایک دم بر داشتم اٹھا لیا میں نے

۵۔ سر انداز سر کٹا دینے والا در عاشقی عاشقی میں صادق است سچا ہے بد زہرہ برے پتے والا یعنی بے حوصلہ بر خویشتن اپنے آپ پر عاشق است عاشق ہے

۶۔ اجل موت ناگہاں اچانک در کمینم گھات میں مجھکو کشد مار ڈالے گی ہماں بہ وہی بہتر ہے آں نازنینم وہ محبوب مجھ کو

۷۔ چو جب نبشتست لکھا ہوا ہے بر سر سر کے اوپر بدستِ دلآرام محبوب کے ہاتھ سے خوشتر بہت اچھا ہے

۸۔ نہ روزے کیا نہ ایک دن بہ بیچارگی عاجزی کیساتھ جاں دہی جان دیگا تو پس آں بہ پھر وہی بہتر ہے کہ در پائے جاناں کہ محبوب کے قدموں میں

۹۔ مخاطبہ گفتگو شمع موم بتی ۱۰۔ شبے ایک رات یاد دارم میں یاد رکھتا ہوں چشمم میری آنکھ نخفت نہ سوئی شنیدم میں نے سنا با شمع شمع کو گفت اس نے کہا ۱۱۔ من میں عاشقم میں عاشق ہوں بسوزم جلوں میں رواست جائز ہے ترا تجھ کو گریہ و سوز رونا اور جلنا بارے آخر چراست کیوں ہے

تشریح :۔ تیری یہ نصیحت کہ اپنے جیسے میں مشغول رہو۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ سراسر گناہ ہے (۲) اپنے جیسوں میں مشغول رہنا تو عمر ضائع کرنا ہے اسی لیئے خوب تر کی تلاش کرنی چاہیئے (۳) خود پرست اور دل ہمت تو اپنے جیسوں پر کفایت کر لیتے ہیں اور خوب تر کی تلاش کی مصیبت نہیں اٹھاتے یہ سعادت تو مستوں کو حاصل ہے کہ وہ خطرناک راہوں کے مسافر بنتے ہیں (۴) میں نے عشقبازی بعد میں شروع کی تھی اور سر سے دل پہلے اٹھا لیا تھا یعنی زندگی سے ہاتھ دھو لئے تھے (۵) سچا عاشق وہ ہے جسے سر دینے کا حوصلہ ہو جس میں یہ بات نہیں وہ تو اپنے آپ یا اپنی سلامتی پر عاشق ہے (۶) جب موت نے بہر حال آنا ہی آنا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اس محبوب کے ہاتھ سے نصیب ہو (۷) جب ہلاکت مقدر ہو چکی ہے تو بہترین ہلاکت وہ ہے جو محبوب کے ہاتھ سے ہو (۸) اس حکایت کا مقصد ہے کہ اگر عشق کرنا ہو تو پہلے قدم پر ہی جان سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں عشق میں راحت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب جسم و جان کا رشتہ ٹوٹ جائے (۹) ایک رات مجھے نیند نہیں آ رہی تھی میں نے سنا کہ پروانہ شمع سے کہہ رہا تھا (۱۰) کہ میں تو عاشق ہوں مجھے جلنا ہی چاہیئے تو معشوق ہو کر کیوں جل رہی ہے

Scanned by CamScanner

۱ بگفت اے ہوادار مسکین من
اس نے کہا اے میرے مسکین عاشق
برفت انگبین یار شیرین من
میرا شیریں یار شہد چلا گیا

۲ چو شیرینی از من بدر مے رود
جب شیرینی مجھ سے نکل جاتی ہے
چو فرہادم آتش بسر مے رود
تو فرہاد کی طرح آگ میرے سر کو لگتی ہے

۳ ہمے گفت و ہر لحظہ سیلاب درد
وہ کہہ رہی تھی اور ہر لحظہ درد کا سیلاب
فرومے دویدش بر رخسار زرد
اس کے زرد رخساروں پر بہہ رہا تھا

۴ کہ اے مدعی عشق کار تو نیست
کہ اے دعوے دار عشق تیرا کام نہیں ہے
کہ نہ صبر داری نہ یارائے ایست
جو نہ صبر رکھتا ہے نہ ٹھہرنے کی طاقت

۵ تو بگریزی از پیش یک شعلہ خام
اے کچے تو ایک شعلے کے سامنے سے بھاگ جاتا ہے
من استادہ ام تا بسوزم تمام
میں کھڑی ہوں یہاں تک کہ ساری جل جاؤں گی

۶ ترا آتش عشق اگر پر بسوخت
عشق نے اگر تیرے پر جلا دئے ہیں
مرا بیں کہ از پائے تا سر بسوخت
تو مجھے دیکھ کہ اس نے سر سے پاؤں تک جلا ڈالا ہے

۷ نرفتہ زشب ہمچناں بہرۂ
اس حالت میں رات کا کچھ حصہ بھی نہ گزرا تھا
کہ ناگہ بکشتش پری چہرۂ
کہ اچانک اسے ایک پری چہرہ نے بجھا دیا

۸ ہمے گفت و مے رفت دودش بسر
دھواں اس کے سر سے نکل رہا تھا اور وہ کہہ رہی تھی
ہمیں بود پایان عشق اے پسر
کہ اے لڑکے عشق کا انجام یہی ہوتا ہے

۹ اگر عاشقی خواہی آموختن
اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے
بکشتن فرج یابی از سوختن
تو مر کر جلنے سے رہائی پا سکتا ہے

۱۰ مکن گریہ بر گور مقتول دوست
دوست کے مقتول کی قبر پر رو نہیں
برو خرمی کن کہ مقبول اوست
جا خوشی منا کہ وہ اس کا مقبول ہے

۱۔ بگفت اس نے کہا ہوادار محبت رکھنے والے مسکین من میرے مسکین برفت چلا گیا انگبین شہد یار شیریں میرا شیریں یار

۲۔ چو جب از من مجھ سے بدر باہر مے رود نکل جاتی ہے چو مثل فرہادم فرہاد شاہ ایران خسرو کی بیوی شیریں کا مشہور عاشق اس کی میم بسر مے رود کے ساتھ لگ کر لے جاتی ہے میرے سر کو آتش آگ مے رود جاتی ہے۔

۳۔ ہمے گفت وہ کہہ رہی تھی ہر لحظہ ہر گھڑی سیلاب درد درد کا سیلاب فرومے دویدش دوڑ رہا تھا اس کے بر رخسار زرد پیلے رخساروں پر

۴۔ مدعی جھوٹا دعوے دار کار تو تیرا کام نیست نہیں ہے صبر داری صبر رکھتا ہے تو یارائے ایستت ٹھہرنے کی طاقت

۵۔ بگریزی تو بھاگ جاتا ہے از پیش سامنے سے یک شعلہ ایک شعلہ خام کچا من میں استادہ ام کھڑا ہوا ہوں تا یہاں تک کہ بسوزم جل جاؤں میں تمام سارا

۶۔ ترا تجھکو آتش عشق عشق کی آگ بسوخت جلایا مرا مجھ کو بیں دیکھ از پائے تا سر پاؤں سے سر تک بسوخت جلا دی

۷۔ نرفتہ نہیں گیا زشب رات سے ہمچناں ویسے ہی بہرۂ ایک حصہ ناگہ اچانک بکشتش اس کو بجھا دیا پری چہرۂ ایک پری جیسی شکل والی نے

۸۔ ہمے گفت وہ کہہ رہی تھی مے رفت جا رہی تھی دودش اس کا دھواں بسر سر سے ہمیں بود یہی ہوتا ہے پایان عشق عشق کا انجام پسر لڑکا
۹۔ عاشقی عشق کرنا خواہی آموختن تو سیکھنا چاہتا ہے بکشتن مرجانے سے فرج رہائی یابی پاوے تو سوختن جلانا ۱۰۔ مکن مت کر گریہ رونا گور مقتول دوست دوست کے قتل کئے ہوئے کی قبر برو جا خرمی خوشی کن کر کہ کیونکہ مقبول اوست وہ اس کا مقبول ہے

تشریح : (۱) اس نے کہا کہ تجھے پتہ نہیں میرا بھی ایک معشوق ہے اور وہ ہے شہد شیریں جو مجھ سے جدا ہو گیا میں اس کے فراق میں جل رہی ہوں (۲) وہ شیرینی مجھ سے نکلتی ہے تو فرہاد کی طرح میرا سر آگ پکڑتا ہے (۳) شمع یہ جواب دے رہی تھی اور اس کے رخساروں پہ آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا (۴) کہ اے جھوٹے مدعی عشق تیرا کام نہیں جسے نہ صبر آتا ہے اور نہ ٹھہرنے کی حاجت ہے۔ (۵) طنز کے ساتھ کہنے لگی کہ تو تو ایک شعلے کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور میں کھڑی کھڑی تمام جل جاتی ہوں تیرا عشق خام اور میرا کامل ہے (۶) آتش عشق نے تیرے تو پر ہی جلائے ہیں مجھے دیکھ سر سے پاؤں تک جل گئی ہوں (۷) رات پوری گزری نہ تھی کہ ایک حسینہ نے شمع بجھا دی (۸) اس کے سر سے دھواں نکل رہا تھا اور وہ حسرت سے کہہ رہی تھی کہ عشق کا انجام یہی ہوتا ہے یعنی نامرادی اور ناتمامی (۹) عاشقی سیکھنا چاہتے ہو تو سمجھ لو کہ سوز و ساز سے مر کر ہی چھٹکارا ہو سکتا ہے جیسے شمع بجھ کر جلنے سے بچ گئی (۱۰) جسے دوست کے ہاتھ سے موت آئی ہو اس کی قبر پہ رونا نہیں چاہیے بلکہ خوشی کرنی چاہیے کہ چونکہ یہ اس کا مقبول ہے اسی لئے اس کو اس کے ہاتھ سے موت نصیب ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

۱ اگر عاشقی سر مشو از مرض — چو سعدی فروشوی دست از غرض

اگر تو عاشق ہے تو مرض سے غسل صحت نہ کر — سعدی کی طرح غرض سے ہاتھ دھولے

۲ فدائی ندارد ز مقصود چنگ — وگر بر سرش تیر بارند و سنگ

عاشق معشوق کیطرف سے ہاتھ نہیں اٹھاتا — اگرچہ اس کے سر پر تیر اور پتھر برسیں

۳ بدریا مرو گفتمت زینہار — وگر مے روی تن بطوفاں سپار

میں نے تجھے کہا دریا میں ہرگز نہ اتر — اور اگر اترتا ہے تو جسم کو طوفان کے سپرد کردے

۱۔ عاشقی عاشق ہے تو۔ سر مشو سر مت دھو۔ مرض بیماری۔ چو مثل۔ سعدی مصنف۔ فروشوی دھو ڈال۔ دست ہاتھ۔ از غرض خواہش سے

۲۔ فدائی عاشق۔ ندارد نہیں رکھتا۔ نہیں اٹھاتا۔ ز مقصود مقصد سے۔ چنگ چنگل۔ وگر اگرچہ۔ بر سرش اس کے سر پر۔ تیر بارند تیر برسیں۔ سنگ پتھر

۳۔ مرو مت جا۔ گفتمت میں نے تجھے کہا۔ زینہار ہرگز۔ مے روی تو جاتا ہے۔ تن بدن۔ بطوفاں طوفان کے۔ سپار سپرد کردے

تشریح: اگر تو سچا عاشق ہے تو مرض عشق سے غسل صحت نہ کر یعنی عاشقی نہ چھوڑ بلکہ چھوڑنے کی چیز یہ ہے کہ خود غرضی چھوڑ دے جیسے سعدی نے چھوڑ رکھی ہے (۲) عاشق اپنے معشوق سے کبھی بھی ہاتھ نہیں اٹھا سکتا اگرچہ اسے سنگسار کر دیا جائے یا اسے تیروں سے چھلنی ہونا پڑے (۳) میری نصیحت یہ ہے کہ دریائے عشق میں نہ اتر اور اگر اترتا ہی ہے تو پھر اپنے آپ کو طوفان کے حوالے کر دے اور سلامتی کا خیال چھوڑ دے۔

باب چہارم در تواضع

چوتھا باب تواضع کے بیان میں۔

زخاک آفریدت خداوند پاک
خداوند پاک نے تجھے خاک سے پیدا کیا۔

۲ پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک
تو اے بندے خاک کی طرح عاجزی کر

حریص و جہاں سوز و سرکش مباش
لالچی، جہاں سوز اور سرکش نہ بن

۳ زخاک آفریدند آتش مباش
انہوں نے تجھے خاک سے بنایا ہے تو آگ نہ بن

چو گردن کشید آتش ہولناک
ہولناک آگ نے جب تکبر کیا۔

۴ بہ بے چارگی تن بنیداخت خاک
تو خاک نے عاجزی سے تن گرا دیا۔

چو ایں سرفرازی نمود آں کمی
جب اس نے تکبر دکھایا۔ اس نے عاجزی

۵ ازیں دیو کردند ازاں آدمی
تو اس سے شیطان بنا دیا۔ اس سے آدمی

حکایت دریں معنیٰ

اس مضمون کی اور حکایت

یکے قطرہ باراں زابرے چکید
بارش کا ایک قطرہ کسی بادل سے ٹپکا

۷ خجل شد چو پہنائے دریا بدید
دریا کی پہنائی کو دیکھ کر شرمندہ ہوگیا۔

کہ جائیکہ دریاست من کیستم
کہ جہاں دریا ہے۔ میں کون ہوں

۸ گر او ہست حقا کہ من نیتسم
اگر وہ ہے تو یقیناً میں نہیں ہوں

چو خود را بچشم حقارت بدید
اس نے جب اپنے آپکو حقارت کی نظر سے دیکھا

۹ صدف درکنارش بجاں پرورید
سیپ نے اسے گود میں لیکر جان سے پالا

سپہرش بجائے رسانید کار
آسمان نے اس کا کام اس مرتبہ کو پہنچایا

۱۰ کہ شد نامور لولوئے شاہوار
کہ وہ مشہور درشہوار بن گیا۔

۱۔ باب۔ دروازہ۔ چہارم۔ چوتھا۔ تواضع۔ عاجزی
۲۔ خاک۔ مٹی۔ آفریدت۔ تجھ کو پیدا کیا۔ خداوند پاک۔ اللہ تعالیٰ۔ پس۔ پھر۔ افتادگی۔ عاجزی۔ کن۔ کر۔ چوں۔ مثل۔ خاک۔ مٹی۔
۳۔ حریص۔ لالچی۔ جہاں سوز۔ جہاں کو جلانے والا۔ سرکش۔ سر کھینچنے والا۔ متکبر۔ مباش۔ مت ہو۔ زخاک مٹی سے۔ آفریدندت۔ انہوں نے تجھ کو پیدا کیا۔ آتش آگ۔ مباش۔ مت ہو۔
۴۔ چوں۔ جب۔ کشید کھینچی۔ آتش ہولناک خطرناک آگ۔ بے چارگی۔ عاجزی۔ تن۔ جسم۔ بنیداخت ڈال دیا۔ خاک۔ مٹی۔
۵۔ چوں۔ جب۔ ایں۔ یہ۔ سرفرازی۔ سربلندی تکبر۔ نمود۔ اس نے دکھائی۔ آں۔ وہ۔ کمی۔ عاجزی۔ ازیں۔ اس سے۔ دیو۔ شیطان۔ کردند۔ کیا۔ انہوں نے ازاں۔ اس سے۔
۶۔ دریں معنیٰ اسی معنی میں یا مضمون میں۔
۷۔ یکے۔ ایک قطرہ۔ باراں بارش کا قطرہ۔ زابرے۔ کسی بادل سے۔ چکید۔ ٹپکا۔ خجل۔ شرمندہ۔ شد۔ ہوا چو۔ جب۔ پہنائے دریا۔ دریا کی چوڑائی۔ بدید۔ دیکھی اس نے۔
۸۔ جائیکہ جس جگہ کہ۔ ست۔ ہے من۔ میں۔ کیستم کون ہوں۔ او ہست۔ وہ ہے۔ حقا۔ یقیناً۔ من۔ میں نیستم۔ نہیں ہوں میں۔
۹۔ چو۔ جب۔ خود را۔ اپنے آپکو۔ بچشم حقارت۔ حقارت کی نظر سے۔ بدید۔ اس نے دیکھا۔ صدف سیپ درکنارش۔ اپنی گود میں۔ بجاں جان کے ساتھ۔ پرورید۔ اس نے پالا سپہرش۔ آسمان نے اسکو بجائے اس جگہ تک رسانید پہنچایا۔ کار۔ کام۔ شد۔ ہوگیا۔ نامور مشہور لولوئے شاہوار۔ بادشاہوں کے لائق موتی۔

تشریح

اس باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ ہمیں عاجزی، انکساری، تواضع اور فروتنی کی ترغیب دیتے ہیں۔ ۲۔ چونکہ انسان کی اصل مٹی ہے اور مٹی پاؤں کے نیچے پامال رہتی ہے۔ اس لیئے انسان کو بھی پامال اور عاجز بننا چاہیئے تاکہ اصل کے ساتھ مطابقت باقی رہے۔ ۳۔ سرکشی اور جہاں سوزی آگ کا خاصہ ہے یہ باتیں شیطان میں ہوں تو مناسب ہیں۔ مگر انسان کے لیے یہ وصف نازیبا ہے اسے آتشی نہیں بننا چاہیئے۔ ۴۔ آگ کو جلائیں تو وہ اوپر کو اٹھتی ہے۔ اور مٹی کو چھوڑیں تو وہ نیچے کو گرتی ہے۔ اس لیئے آگ کی طبیعت کے مطابق اس سے شیطان بنا دیا اور مٹی کی طبیعت کے مناسب اس سے اشرف المخلوقات انسان پیدا کر دیا۔ ۶۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ تواضع سے آدمی کو عزت و رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ۷۔ بارش کے قطرے نے جب ناپیداکنار سمندر دیکھا تو اپنے حقیر سے وجود پہ شرمساری ہوئی۔ ۸۔ دل میں کہنے لگا کہ دریا کے سامنے میں کیا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وجود تو اسی کا ہے میں تو برائے نام ہوں۔ ۹، ۱۰۔ اس کی یہ کسرِ نفسی قدرت کو پسند آئی اسے سیپ کے پیٹ میں پہنچا کر اس سے درشاہوار بنا دیا۔

۱ بلندی بداں یافت کو پست شد — در نیستی کوفت تا ہست شد
اس وجہ سے بلندی پائی کہ وہ پست ہوگیا — نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ہست ہوگیا

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

مردانِ حق کا اپنے آپکو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا بیان.

۳ جوانے خردمند پاکیزہ بوم — ز دریا برآمد بدر بند روم
ایک شریف النسب عقلمند جوان — سمندر سے روم کی بندرگاہ میں آیا

۴ درو فضل دیدند و فقر و تمیز — نہادند رختش بجائے عزیز
لوگوں نے اس میں علم و فقر اور تمیز دیکھی — باعزت جگہ اس کا سامان رکھوا دیا.

۵ سرِ صالحاں گفت روزے بمرد — کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد
ایک دن نیکوں کے سردار نے مرد سے کہا — کہ مسجد کا کوڑا کرکٹ جھاڑ دے.

۶ ہماں کیں سخن مردِ رہرو شنید — بروں رفت و بازش کس آں جا ندید
مسافر شخص نے جیسے ہی بات سنی — باہر نکل گیا اور پھر اسے کسی نے وہاں نہ دیکھا

۷ براں حمل کردند یاران و پیر — کہ پروائے خدمت ندارد فقیر
بزرگ اور دوستوں نے اس پر محمول کیا — کہ فقیر خدمت کی پرواہ نہیں رکھتا

۸ دگر روز خادم گرفتش براہ — کہ ناخوب کردی برائے تباہ
اگلے دن خادم نے اسے راستے میں پکڑ لیا — کہ غلط رویے کی وجہ سے تونے برا کیا.

۹ ندانستی اے کودکِ خود پسند — کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند
اے خود پسند لڑکے تو نے نہیں جانا — کہ مرد خدمت ہی سے کوئی مقام پاتے ہیں

۱۰ گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز — کہ اے یار جاں پرور دل فروز
وہ سچائی اور سوز کی وجہ سے رونے لگا — کہ اے دل فروز جاں پرور یار.

۱. بداں. اس وجہ سے. یافت. پائی اس نے. کو. کہ وہ. پست شد. نیچا ہو گیا. در نیستی. نیستی کا دروازہ. کوفت. اس نے کوٹا تھا. یہاں تک کہ ہست شد. ہست ہوگیا.
۲. نظر مردان حق. اللہ والوں کی نظر. در خویشتن اپنے آپ میں. بحقارت. حقارت کے ساتھ.
۳. جوانے ایک جوان. خردمند. عقلمند. پاکیزہ. بوم. پاکیزہ اصل والا. برآمد. آیا. بدر بندِ روم روم کی بندرگاہ میں.
۴. درو. اس میں. فضل. علم. دیدند. انہوں نے دیکھا. فقر. درویشی. تمیز. پہچان. نہادند. رکھا انہوں نے. رختش. اس کا سامان. بجائے عزیز عزت کی جگہ.
۵. سرِ صالحاں. نیکوں کا سردار یعنی امام مسجد. گفت اس نے کہا. روزے. ایک دن. بمرد. مرد کو. خاشاک مسجد. مسجد کا کوڑا. بیفشاں. جھاڑ.
۶. ہماں کیں. اسی وقت جبکہ یہ. سخن. بات. مرد رہرو. مسافر مرد. شنید. اس نے سنا. بروں رفت. باہر چلا گیا. بازش. پھر اسکو. کس. کسی نے. آں جا. اس جگہ. ندید. نہ دیکھا
۷. براں. اس پر. حمل کردند. محمول کیا. یاراں. جمع یار. پیر. بزرگ. پروائے خدمت. خدمت کی ضرورت. ندارد. نہیں رکھتا. فقیر. درویش.
۸. دگر روز. دوسرے دن. گرفتش. اس کو پکڑ لیا براہ. راستے میں. ناخوب. برا. کردی. کیا تونے برائے غلط. غلط رائے کی وجہ سے. ۹. ندانستی. نہیں جانا تونے. کودک. بچہ. خود پسند. اپنے آپکو پسند کرنیوالا. مرداں. جمع مرد. بجائے کسی جگہ کو یا مرتبے کو. رسند. پہنچتے ہیں. (۱۰) گرستن. رونا. گرفت. شروع کیا. از سرِ صدق و سوز. سوز اور سچائی کے خیال سے. جاں پرور. جان کو پالنے والا دل فروز. دل کو روشن کرنیوالا.

تشریح

۱. اس نے جب پستی دکھائی تو قدرت نے اسے بلند مقام کر دیا. نیست بن کر ہست کا انعام پا گیا. ۲. اس حکائیت کا مطلب ہے کہ مردان حق اپنے آپکو ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں. ۳. کوئی شریف النسب اور عقلمند آدمی بحری سفر کر کے روم کی بندرگاہ پہ اترا. ۴. چونکہ وہ بڑا عالم و فاضل اور صاحب فقر و تمیز تھا. اس لیئے بڑے باعزت مقام میں ٹھہرایا گیا. ۵. ایک دن امام مسجد نے اسے کہہ دیا کہ ذرا مسجد میں جھاڑو دیدینا. ۶. یہ بات سنتے ہی وہ تو رفو چکر ہو گیا اور پھر نظر ہی نہ آیا. ۷. لوگوں نے کہا کہ فقیر آدمی بے نیاز ہوتا ہے. ۸. خادم مسجد کو وہ بازار میں مل گیا. تو اس نے کہا کہ تونے انتہائی ناروا حرکت کی ہے. جھاڑو دینے میں کیا حرج تھا. ۹. اگر بچپنا تیرے دماغ میں نہ ہوتا تو تجھے یہ بات سمجھ آجاتی کہ بزرگی اور بلند مقامی خدمت ہی سے حاصل ہوتی ہے. ۱۰. وہ یہ بات سن کر رونے لگا. اور کہا کہ اے یار

Scanned by CamScanner

۱	نہ گرد اندراں بقعہ دیدم نہ خاک میں نے اس مقام پر نہ گرد دیکھی نہ مٹی	من آلودہ بودم دراں جائے پاک اس پاک جگہ میں میں ہی آلودہ تھا۔
۲	گرفتم قدم لاجرم باز پس لامحالہ میں نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے۔	کہ پاکیزہ بہ مسجد از خاک و خس کیونکہ مسجد مٹی کوڑے سے پاک بہتر ہے
۳	بلندیت باید تواضع گزیں تجھے بلندی چاہیے تو تواضع اختیار کر	کہ ایں بام را نیست سلم جزایں کیونکہ اس کے سوا اس مکان کی کوئی سیڑھی نہیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ در تواضع
تواضع کے بارے میں سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ کی حکایت

۵	شنیدم کہ وقتے سحرگاہ عید میں نے سنا کہ ایک دفعہ عید کی صبح کو	زگرمابہ آمد بروں بایزید حضرت بایزیدؒ حمام سے نہا کر نکلے۔
۶	یکے طشت خاکسترش بے خبر کسی نے راکھ کی طشت بے خبری میں	فرو ریختند از سرائے بسر ایک مکان سے ان کے سر پر گرا دی
۷	ہمے گفت ژولیدہ دستار و موے وہ کہہ رہے تھے جبکہ انکی پگڑی اور بال الجھے ہوئے تھے	کف دست شکرانہ مالاں بروے شکرانے کا ہاتھ منہ پر ملتے ہوتے
۸	کہ اے نفس من در خور آتشم کہ اے نفس میں تو آگ کے لائق تھا	بخاکسترے روئے درہم کشم ذرا سی راکھ سے منہ کیوں بناؤں
۹	بزرگان نکردند در خود نگاہ بزرگوں نے اپنے آپ پر نگاہ نہیں کی	خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ خود بیں شخص سے خدا بینی کی توقع نہ رکھ
۱۰	بزرگی بناموس و گفتار نیست بزرگی عزت اور بات سے نہیں	بلندی بدعوی و پندار نیست بڑائی دعوے اور غرور سے نہیں ہے

۱۔ اندراں بقعہ۔ اس قطعہ میں دیدم۔ میں نے دیکھی۔ خاک۔ مٹی۔ من۔ میں۔ آلودہ۔ لتھڑا۔ بودم۔ تھا میں۔ دراں جائے۔ اس جگہ میں۔

۲۔ گرفتم لے لیتے ہیں نے۔ لاجرم۔ لازماً۔ باز پس واپس۔ بہ بہتر۔ خاک و خس۔ مٹی اور تنکے۔

۳۔ بلندیت۔ تجھ کو بلندی۔ باید۔ چاہیئے۔ تواضع عاجزی۔ گزیں۔ اختیار کر۔ ایں بام را۔ اس مکان کو نیست۔ نہیں ہے۔ سلم۔ سیڑھی جز ایں۔ اسکے سوا

۴۔ سلطان۔ بادشاہ۔ بایزید بسطامی۔ ایک ولی کامل کا نام جو بسطام کے رہنے والے تھے۔ قدس اللہ سرہ۔ اللہ اس کے باطن کو پاک کرے۔

۵۔ شنیدم۔ میں نے سنا۔ وقتے۔ ایک وقت سحرگاہ صبح کا وقت۔ گرمابہ حمام۔ آمد۔ آیا۔ بروں۔ باہر۔ بایزید۔ نام ولی۔

۶۔ یکے۔ ایک طشت خاکستر۔ راکھ کی تھالی۔ ش اس کے یہ سر کے ساتھ لگتی ہے۔ فرو ریختند۔ گرائی انہوں نے از سرائے۔ ایک مکان سے بسر۔ ش لگ کر اس کے سر پر۔

۷۔ ہمے گفت کہہ رہا تھا۔ ژولیدہ۔ بکھرا ہوا دستار پگڑی۔ موئے۔ بال۔ کف۔ دست۔ شکرانہ شکریئے کے ہاتھ کی ہتھیلی۔ مالاں۔ ملتے ہوئے بروے۔ چہرے پر۔

۸۔ من۔ میں۔ در خور آتشم۔ آگ کے لائق ہوں بخاکسترے۔ تھوڑی راکھ سے۔ روئے۔ چہرہ۔ درہم آپس میں۔ کشم۔ کھینچوں ہیں۔

۹۔ نکردند۔ نہیں کی انہوں نے۔ درخود۔ اپنے آپ میں۔ خدا بینی۔ خدا کو دیکھنا۔ خویشتن بیں اپنے آپ کو دیکھنے والا۔ مخواہ۔ مت چاہ۔ (۱۰) بزرگی۔ بڑائی بناموس عزت سے۔ گفتار بات۔ نیست۔ نہیں ہے۔ پندار غرور۔

تشریح

۱۔ مجھے مسجد میں گرد و غبار تو نظر نہ آیا البتہ اپنی ذات آلودہ اور پلید دکھائی دی۔ میں نے فوراً اپنے قدم باہر نکال لیے تاکہ مسجد میری پلیدی سے پاک ہو جائے۔ ۳۔ جس کو بلند مقامی کی ضرورت ہو وہ تواضع اختیار کرے۔ کیونکہ تواضع ہی بلند مقامی کی سیڑھی ہے۔ ۴۔

(۵۔۶) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عید کے دن صبح صبح حمام سے نہا کر نکلے اچانک اوپر سے کسی بے تمیز نے بن دیکھے راکھ کا تھال گرا دیا۔ (۷۔۸) آپ کی داڑھی اور پگڑی راکھ سے بھر گئی۔ لیکن آپ شکر گزاری کے ساتھ منہ پر ہاتھ ملتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ کہ اے نفس پلید تیرے اوپر تو آگ ڈالنی چاہیئے تھی تو اس راکھ سے منہ کیوں چڑھاتا ہے۔ ۹۔ بزرگ لوگ اپنے آپکو کوئی مقام نہیں دیا کرتے۔ اور جو خود بین ہو اسے خدا نظر نہیں آیا کرتا۔ ۱۰۔ اگر لوگ عزت کرتے ہوں یا خود بزرگی کا اعلان کرتا پھرے تو اس سے بزرگی حاصل نہیں ہو جاتی نہ ہی دعوے اور غرور سے بلندی ملتی ہے۔

۱ قیامت کسے بینی اندر بہشت
روز قیامت تو اسی کو بہشت میں دیکھے گا
کہ معنیٰ طلب کرد و دعویٰ بہشت
جس نے حقیقت طلب کی اور دعویٰ چھوڑ دیا

۲ تواضع سر رفعت افرازدت
تواضع تیری سربلندی کو زیادہ کریگی
تکبر بخاک اندر اندازدت
تکبر تجھے خاک کے اندر ملا دے گا

۳ بگردن فتد سرکش تندخوے
بدمزاج متکبر گردن کے بل گرے گا
بلندیت باید بلندی مجو
اگر تجھے بلندی چاہیئے تو بلندی نہ ڈھونڈ

گفتار در عجب و عاقبت آں و شکستگی و برکت آں

کہاوت، خود پسندی اور اسکے انجام اور عاجزی اور اسکی برکت کے بیان میں

۵ زمغرور دنیا رہ دیں مجو
دنیا کے مغرور سے دین کا راستہ نہ چاہ
خدا بینی از خویشتن بیں مجو
خود بین سے خدا بینی کی تلاش نہ کر

۶ گرت جاہ باید مکن چوں خساں
اگر تجھے مرتبہ چاہیئے تو کمینوں کی طرح
بچشم حقارت نگہ در کساں
حقارت کی آنکھ سے لوگوں میں نظر نہ کر

۷ گماں کے برد مردم ہوشمند
عقلمند آدمی کب گمان کر سکتا ہے
کہ در سر گرانیست قدر بلند
کہ بلند مرتبہ تکبر میں ہے!

۸ ازیں نامور تر محلے مجو
اس سے زیادہ نامور مقام نہ ڈھونڈ
کہ خوانند خلقت پسندیدہ خو
کہ لوگ تجھے پسندیدہ عادت کہیں

۹ نہ گر چوں توئی بر تو کبر آورد
یہ بات نہیں کہ اگر تیرے جیسا تجھ پر تکبر کرے
بزرگش نہ بینی بچشم خرد
تو عقل کی نگاہ سے تو اسکو بزرگ نہیں سمجھے گا۔

۱۰ تو نیز ار تکبر کنی ہمچناں
تو بھی اگر تکبر کرے تو ایسے ہی
نمائی کہ پیشت تکبر کناں
دکھائی دیگا جیسے تیرے سامنے متکبر

قیامت۔ حساب کتاب کا دن۔ کسے۔ اس شخص کو۔ بینی دیکھے گا تو۔ اندر بہشت۔ بہشت میں معنیٰ۔ حقیقت طلب کرد۔ طلب کی۔ اس نے۔ بہشت چھوڑ دیا۔
۲۔ تواضع۔ عاجزی۔ سر رفعت بلندی کا سر افرازد۔ بلند کرے تجھکو بخاک۔ مٹی میں۔ اندازدت۔ ڈالے تجھ کو
۳۔ بگردن۔ گردن کے بل۔ فتد۔ گر پڑتا ہے۔ سرکش متکبر۔ تندخو سخت طبع۔ بدمزاج۔ بلندیت۔ بلندی تجھکو۔ باید۔ چاہیئے۔ مجو۔ مت ڈھونڈ۔ یعنی لوگوں کے سامنے اسکا اظہار یا تقاضا نہ کر۔
۴۔ گفتار۔ بات۔ عجب خودپسندی۔ عاقبت آں اسکا انجام۔ شکستگی۔ عاجزی اور گراوٹ۔ برکت آں۔ اس کی برکت۔
۵۔ زمغرور دنیا۔ دنیا کا مغرور رہ دیں۔ دین کا راستہ مجو۔ مت ڈھونڈ۔ خدا بینی۔ خدا کو دیکھنا خویشتن بین اپنے آپکو دیکھنے والا۔
۶۔ گرت اگر تجھکو۔ جاہ۔ مرتبہ۔ باید چاہیئے۔ مکن مت کر۔ چوں خساں۔ کمینوں کی طرح۔ بچشم حقارت حقارت کی آنکھ سے۔ نگہ۔ نظر۔ در کساں۔ لوگوں میں
۷ گماں۔ خیال۔ کے۔ کب۔ برد۔ لے جاوے۔ مردم ہوشمند ہوش والا آدمی۔ در سر گرانیست۔ تکبر میں ہے قدر بلند۔ بلند مرتبہ۔
۸۔ ازیں نامور تر۔ اس سے زیادہ نام والا۔ محلے۔ مقام۔ مجو۔ مت ڈھونڈھ خوانند۔ کہیں لوگ خلقت۔ مخلوق۔ پسندیدہ خو۔ اچھی عادت والا۔
۹۔ نہ۔ نہیں۔ چوں توئی۔ تیرے جیسا۔ بر تو۔ تیرے اوپر۔ کبر آورد تکبر لاوے۔ بزرگش۔ اس کو بزرگ۔ نہ بینی نہ دیکھے تو۔ بچشم خرد۔ عقل کی آنکھ سے۔ ۱۰۔ نیز۔ بھی۔ ار۔ اگر۔ کنی۔ کرے تو ہمچناں ویسے ہی۔ نمائی دکھائی دیوے کہ۔ پیشت۔ جیسا کہ تیرے سامنے تکبر کناں متکبر۔ تکبر کرنیوالے۔

تشریح

۱۔ روز قیامت بہشت اس شخص کو ملے گی جس نے دعوے کی بجائے عمل پر زور دیا۔ اور اس میں جان پیدا کرنیکی کوشش کی ہو۔ ۲۔ تواضع سربلندی کو زیادہ کرتی ہے اور تکبر انسان کو خاک میں ملا دیتا ہے کیونکہ غرور کا سر نیچا ہو کے رہتا ہے۔ ۳۔ سرکش گھوڑا گردن کے بل گر جاتا ہے۔ اس لیے بلندی کی ضرورت ہو تو بلندی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ ۴۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ خودپسندی کا انجام برا ہوتا ہے۔ اور عاجزی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرتے ہیں۔ ۵۔ جو شخص دنیا میں مست ہو اس کے دین کا راستہ پوچھنا فضول ہے اور خود بین شخص سے خدا بینی کی توقع عبث ہے۔ ۶۔ یہ کمینے آدمی کا کام ہے کہ دوسرے لوگوں کو حقارت سے دیکھے۔ تجھے اگر مرتبہ درکار ہے تو اپنے سوا کسی کو حقیر نہ سمجھ ۷۔ عقلمند آدمی یہ باور ہی نہیں کر سکتا کہ تکبر سے بلند مقام حاصل ہوتا ہے ۸۔ اگر مخلوق تجھے خوش خلق اور نیک طبع کہتی ہے۔ تو تجھے اس سے زیادہ بلند مقامی کی ہوس نہیں کرنی چاہیئے۔ (۹ ۔ ۱۰) جو شخص تیرے جیسوں کو حقیر سمجھتا ہے دیکھنے والوں نے کبھی بھی بزرگ ماننے کے لیئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیا اندھیر ہے کہ تو دوسروں کو حقیر سمجھ کے اس کا متمنی ہے کہ لوگ تجھے بزرگ سمجھیں نہیں وہ بھی تجھے حقیر ہی سمجھیں گے۔

۱ چو استادہ در مقام بلند — برافتادہ گر ہوشمندی مخند
تو جب بلند مقام پر کھڑا ہے۔ — اگر ہوش مند ہے تو گرے ہوئے کی ہنسی نہ اڑا

۲ بسا ایستادہ درآمد ز پائے — کہ افتادگانش گرفتند جائے
بہت سے کھڑے ہوئے بھی گر پڑے ہیں۔ — کہ گرے ہوؤں نے اللہ کی جگہ لے لی

۳ گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک — تعنت مکن بر من عیبناک
میں نے مانا کہ تو خود عیب سے پاک ہے — تو مجھ عیب دار کی پردہ دری نہ کر

۴ یکے حلقۂ کعبہ دارد بدست — یکے در خراباتے افتادہ مست
ایک شخص کعبے کا حلقہ ہاتھ میں لیتے ہوئے ہے — ایک کسی شراب خانے میں مست پڑا ہوا ہے

۵ گر آں را بخواند کہ نگذاردش — ور ایں را براند کہ باز آردش
اگر وہ اسکو بلائے تو کون نہ آنے دے — اور اگر اس کو دھتکار دے تو کون اسے پھر لائے

۶ نہ مستظہرست ایں باعمال خویش — نہ آں را در توبہ بستست پیش
نہ تو یہ اپنے اعمال سے قوت یاب ہے — نہ اس کے سامنے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسٰی علیہ السلام و عابد ناپارسا

حضرت عیسٰی علیہ السلام اور گنہ گار عابد کی حکایت

۸ شنیدستم از راویان کلام — کہ در عہد عیسٰی علیہ السلام
میں کلام کے روایت کرنیوالوں سے یہ بات سنی ہے — کہ عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں۔

۹ یکے زندگانی تلف کردہ بود — بجہل و ضلالت سر آوردہ بود
ایک شخص زندگی برباد کئے ہوئے تھا — جہالت اور گمراہی کا سردار تھا

۱۰ دلیرے سیاہ نامۂ سخت دل — ز ناپاکی ابلیس از وے خجل
دلیر، گناہگار سخت دل — ناپاکی میں شیطان اس سے شرمندہ

۱۔ چو۔ جب۔ استادہ کھڑا ہے تو۔ مقام بلند۔ اونچی جگہ۔ برافتاد۔ گرے ہوئے پر۔ ہوشمندی۔ تو ہوش والا ہے۔ مخند مت ہنس۔
۲۔ بسا بہت سے۔ ایستادہ۔ کھڑا ہوا۔ درآمد گر پڑا۔ زپائے۔ پاؤں سے۔ افتادگانش۔ گرے ہوؤں نے ان کی۔ گرفتند۔ لے لی۔ جا۔ جگہ
۳۔ گرفتم۔ میں نے۔ مانا۔ ہستی۔ ہے تو از عیب۔ عیب سے۔ تعنت۔ دشمنی مراد۔ پردہ دری۔ مکن۔ مت کر من عیبناک۔ میں عیب دار
۴۔ یکے۔ ایک شخص حلقۂ کعبہ۔ کعبہ کا ہاتھ۔ دارد رکھتا ہے۔ بدست۔ ہاتھ میں۔ یکے۔ ایک۔ در خراباتے کسی شراب خانے میں۔ افتادہ پڑا ہوا۔
۵۔ آں را۔ اسکو۔ بخواند۔ بلائے۔ کہ۔ کون۔ نگذاردش نہیں چھوڑ یگا۔ اسکو۔ ور ایں را۔ اور اگر اسکو۔ براند۔ چلا دے۔ کہ کون باز آردش۔ اسے واپس لائے
۶۔ مستظہر۔ قوت حاصل کرنیوالا۔ ست۔ ہے۔ ایں یہ باعمال خویش۔ اپنے عملوں سے۔ آں را۔ اسکو۔ در توبہ توبہ کا دروازہ بستست۔ بند ہے۔ پیش۔ سامنے۔
۷۔ عیسٰی علیہ السلام، مشہور پیغمبر جو حضرت مریم کے بطن مبارک سے معجزۂ قدرت کے طور پیدا ہوئے تھے۔ اور ان کا باپ نہیں تھا۔ عابد۔ عبادت کرنیوالا۔ ناپارسا غیر پرہیز گار
۸۔ شنیدستم۔ میں نے سنا ہے۔ راویان کلام۔ بات کے نقل کرنیوالے عہد۔ زمانہ۔ عیسٰی علیہ السلام پیغمبر جن کی امت کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔
۹۔ یکے۔ ایک۔ تلف۔ برباد کردہ بود۔ کیئے ہوتے تھا۔ بجہل و ضلالت۔ جہالت اور گمراہی میں۔ سر آوردہ۔ انتہا کو پہنچا ہوا۔ (۱۰) دلیرے۔ نڈر۔ سیاہ نامہ۔ جس کا نامہ عمل سیاہ تھا۔ ابلیس۔ شیطان۔ از وے۔ اس سے خجل۔ شرمندہ۔

تشریح

۱۔ ٹھیک ٹھاک کھڑے ہونے کا شکر یہ ہے کہ گرے ہوؤں کا مذاق نہ اڑائے۔ ۲۔ کیونکہ ایسے بھی ہوتے دیکھا ہے کہ کھڑے تو گر گئے اور گرے ہوؤں کو خدا نے اٹھا کر انکی جگہ کھڑا کر دیا۔ (۳) اگر تو بے عیب بھی ہے۔ تب بھی میری پردہ دری تجھے مناسب نہیں کیونکہ مجھے تو اپنے عیب دار ہونیکا اعتراف ہے پھر پردہ دری کا کیا فائدہ (۴۔۵۔۶) دو شخص ہیں ایک غلاف کعبہ کو تھام کر محو دعا ہے۔ دوسرا شراب خانے میں دھت پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر، بے نیاز ہے۔ کہ کسی فخر کیوجہ سے کعبہ سے لپٹ کر دعا کرنیوالے کو دھتکار دے اور شراب خانہ کے مست کو ندامت و استغفار کی وجہ سے اپنے دروازہ پر بلالے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ نہ اس کے کام میں دخل دے سکتا ہے۔ اگر کعبہ میں دعا کنندہ ہے تو اس کی توفیق سے اور اگر شراب خانہ میں مست شراب ہے تو اس کی نظر اندازی سے وہ توفیق چھین لے۔ یا صرف نظر کو التفات میں بدل دے تو وہ بے نیاز ہے۔ (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ تکبر اور خود پسندی سے آدمی کی عاقبت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور عاجزی و انکساری سے آخرت سنور جاتی ہے۔ (۸۔۹۔۱۰) عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں کوئی شخص بڑا سخت گنہ گار تھا۔ اتنا کہ گمراہیوں میں وہ سردار اور پلیدی میں شیطان اس سے شرمسار تھا۔

۱
بسر بردہ ایام بے حاصلے
زندگی بے حاصل بسر کیئے ہوئے
نیاسودہ تا بودہ از وے دلے
جب سے پیدا ہوا اس سے کسی دل نے آرام نہ پایا تھا

۲
سرش خالی از عقل و پر ز احتشام
اس کا سر عقل سے خالی غرور سے بھرا ہوا
شکم فربہ از لقمہ ہائے حرام
حرام کے لقموں سے پیٹ موٹا تازہ

۳
بناراستی دامن آلودہ
جھوٹ سے آلودہ دامن
بناداشتی دودہ اندودہ
بے حیائی سے خاندان کو بدنام کیئے ہوئے

۴
نہ پائے چو بینندگاں راست رو
نہ بیناؤں کی طرح سیدھی راہ چلنے والے پاؤں
نہ گوشے چو مردم نصیحت شنو
نہ نصیحت سننے والے لوگوں کی طرح کے کان

۵
چو سال بد از وے خلائق نفور
خلقت خشک سال کیطرح اس سے نفرت کرتی
نمایاں بہم چوں مہ نو ز دور
سب کے سامنے نئے چاند کیطرح دور سے ظاہر

۶
ہوا و ہوس خرمنش سوختہ
خواہش اور ہوس نے اسکا کھلیان جلایا ہوا
جوئے نیک نامی نیندوختہ
جو برابر نیک نامی بھی حاصل نہ کئے ہوئے

۷
سیہ نامہ چنداں تنعم براند
گناہگار نے اس قدر عیاشیاں کیں
کہ در نامہ جائے نبشتن نماند
کہ اعمال نامے میں لکھنے کی جگہ نہ رہی

۸
گنہ گار خود رائے شہوت پرست
گنہ گار خود رائے شہوت پرست
بغفلت شب و روز مخمور و مست
رات دن غفلت میں مدہوش و مست

۹
شنیدم کہ عیسیٰؑ در آمد ز دشت
میں نے سنا کہ عیسیٰ علیہ السلام جنگل سے آئے
بمقصورہ عابدے برگذشت
ایک عابد کے حجرے پر گذر ہوا

۱۰
بزیر آمد از غرفہ خلوت نشین
خلوت نشین بالاخانے سے نیچے آیا
بپایش در افتاد سر بر زمین
سر زمین پر رکھ کے آپکے پاؤں پر گر گیا

۱. بسر بردہ. بسر کیئے ہوئے. ایام. جمع یوم. دن. بے حاصل. بے کار. نیاسودہ. نہ آرام پایا. تا بودہ. جبتک وہ رہا. از وے. اس سے. دلے. کسی دل
۲. سرش. اس کا سر. پر ز احتشام. تکبر سے بھرا ہوا. شکم. پیٹ. فربہ. موٹا. لقمہ ہائے حرام. حرام روزی.
۳. بناراستی. جھوٹ سے. دامن آلودہ. لتھڑے ہوئے دامن والا. بناداشتی. نہ رکھنے والی صفات سے. دودہ. خاندان. اندودہ. بدنام کئے ہوئے
۴. پائے. پاؤں. چوں. مثل. بینندگان. دیکھنے والا. راست رو. سیدھا چلنے والا. گوشے. کان. چو. مردم. لوگوں کی طرح. نصیحت شنو. نصیحت سننے والا
۵. چو. مثل. سال بد. برا سال. از وے. اس سے. خلائق. خلقت. نفور. نفرت کرنیوالا. نمایاں. ظاہر. بہم. آپس میں. چوں. مثل. مہ نو. نئے چاند کی طرح
۶. ہوا. خواہش. خرمنش. اس کا کھلواڑہ. سوختہ. جلایا ہوا. جوئے. ایک جو. نیندوختہ. نہ جمع کیئے ہوئے
۷. سیہ نامہ. جس کا نامۂ عمل سیاہ ہو. یعنی گنہ گار. چنداں. اتنی. تنعم. عیش و عشرت. براند. چلائی. در نامہ. اعمال نامہ میں. جائے نبشتن. لکھنے کی جگہ. نماند. نہ رہی
۸. خودرائی. اپنی رائے پر اڑنے والا. شہوت پرست. شہوت رانی کرنیوالا. شب و روز. رات اور دن. مخمور. نشہ والا.
۹. شنیدم. میں نے سنا. عیسیٰ. نام پیغمبر. در آمد. آیا. از دشت. جنگل. بمقصورہ. حجرے میں. عابدے. ایک عبادت گزار. درگذشت. گزرا. ۱۰. بزیر. نیچے. آمد. آیا. از غرفہ. بالاخانہ سے. خلوت نشین. تنہائی میں بیٹھنے والا. بپایش. اس کے پاؤں میں. درافتاد. گر پڑا. برزمین. زمین پر.

تشریح

اس کی زندگی بے فائدہ گذر رہی تھی. اور وہ لوگوں کی تکلیف اور دل شکنی کا سبب بنا ہوا تھا. ۲. بے عقل اور مغرور تھا. حرام کھا کھا کے سانڈھ کی طرح موٹا ہو رہا تھا. ۳. جھوٹ اور گمراہی کے سوا اس کے پاس کچھ نہ تھا اور وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے خاندان کی بدنامی کا سبب تھا. ۴. نہ پاؤں سے سیدھی راہ چلنے کا کام لیتا تھا نہ کانوں سے کار آمد اور مفید باتیں سنتا تھا. ۵. لوگ جیسے قحط سالی سے نفرت کرتے ہیں اسی طرح اس سے کرتے تھے. اور جیسے نیا چاند ایک دوسرے کو دکھایا جاتا ہے اسی طرح اس کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے. ۶. حرص و ہوا نے اس کے اعمال خراب کر رکھے تھے. اور نیک نامی کا ایک ذرہ بھی اس کے پاس نہ تھا. ۷. عیش و عشرت میں ڈوب کر اس نے اتنی بداعمالیاں کیں کہ اس کے اعمال نامہ میں لکھنے کی گنجائش نہ رہی. ۸. گنہ گار خود رائے شہوت پرست تھا. رات دن غفلت میں مدہوش رہتا تھا. ۹. ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگل سے آتے ہوئے ایک عبادت گزار کے حجرہ پہ قیام فرما ہوئے. ۱۰. عبادت گزار اپنے بالاخانہ سے نیچے آکر تعظیماً آپ کے قدموں میں گر پڑا.

۱ گنہ گار برگشتہ اختر ز دور
بدنصیب گنہ گار دور سے
چو پروانہ حیراں در ایشاں ز نور
انہیں حیران ہو کر دیکھ رہا تھا جیسے پروانہ نور کو

۲ تأمل بحسرت کناں شرمسار
حسرت کے ساتھ سوچتا ہوا شرمندہ
چوں درویش در دست سرمایہ دار
جیسے درویش سرمایہ دار کے ہاتھ میں

۳ خجل زیر لب عذر خواہاں بسوز
شرمندہ ہو کر سوز کے ساتھ زیر لب عذرخواہی کرتا
ز شبہائے در غفلت آوردہ روز
ان راتوں کو جو غفلت میں دن کر دی تھیں

۴ سرشک غم از دیدہ باراں چو میغ
غم کے آنسو بادل کی طرح آنکھوں سے برس رہے تھے
کہ عمرم بغفلت گذشت اے دریغ
کہ افسوس میری عمر غفلت میں گذر گئی

۵ برانداختم نقد عمر عزیز
عمر عزیز کی نقدی میں نے برباد کر دی
بدست از نکوئی نیاوردہ چیز
نیکی میں سے کوئی چیز حاصل نہ کی

۶ چوں من زندہ ہرگز مبادا کسے
میری طرح کوئی شخص ہرگز زندہ نہ رہے
کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
جس کی موت اس کی زندگی سے بہت بہتر ہے

۷ برست آنکہ در عہد طفلی بمرد
جو شخص بچپن میں مر گیا وہ تو چھوٹ گیا
کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
کہ بڑھاپے میں اسے شرمساری نہ ہوئی

۸ گناہم بہ بخش اے جہاں آفریں
اے جہاں کے پیدا کرنیوالے میرے گناہوں کو بخش
کہ گر با من آید فبئس القرین
کیونکہ اگر میرے ساتھ آئیں گے تو بُرے ساتھی ہونگے

۹ دریں گوشہ نالاں گنہ گار پیر
بوڑھا گنہ گار اس کونے میں رو رہا تھا
کہ فریاد حالم رس اے دستگیر
کہ اے دستگیر میری حالت کی فریاد رسی کر

۱۰ نگوں ماندہ از شرمساری سرش
شرمساری سے اس کا سر جھکا ہوا
رواں آب حسرت بشیب برش
حسرت کے آنسو بغل کے نیچے بہہ رہے تھے۔

۱۔ برگشتہ اختر۔ پھوٹے نصیب والا۔ چو پروانہ۔ پروانے کی طرح در ایشاں۔ ان میں۔ ز نور۔ نور کی وجہ سے
۲۔ تأمل کناں۔ غور کرتا ہوا۔ بحسرت۔ حسرت کے ساتھ شرمسار۔ شرمندہ۔ چوں درویش۔ درویش کی طرح دست سرمایہ دار۔ سرمایہ دار کا ہاتھ۔
۳۔ خجل۔ شرمندہ۔ زیر لب۔ آہستہ۔ عذرخواہاں۔ عذر چاہنے والا۔ بسوز۔ سوز کے ساتھ۔ زشبہا۔ راتوں کے متعلق۔ آوردہ روز۔ دن کیئے ہوتے۔
۴۔ سرشک غم۔ غم کے آنسو۔ از دیدہ باراں۔ آنکھ سے برسنے والے۔ چو میغ۔ بادل کی طرح۔ عمرم۔ میری عمر۔ گذشت۔ گذر گئی۔ دریغ۔ افسوس
۵۔ برانداختم۔ اکھیڑ دی۔ برباد کر دی۔ نقد عمر۔ عمر کی نقدی۔ عزیز۔ پیاری۔ بدست۔ ہاتھ میں۔ از نکوئی نیکی سے۔ نیاوردہ۔ نہ لایا ہوا۔
۶۔ چوں من۔ میری طرح۔ ہرگز مبادا۔ ہرگز نہ ہووئے کسے۔ کوئی شخص۔ مرگش۔ اس کی موت۔ بہ۔ بہتر بسے۔ بہت۔
۷۔ برست۔ چھوٹ گیا۔ آنکہ جو کہ۔ در عہد طفلی۔ بچپن کے زمانہ میں۔ بمرد۔ مر گیا۔ پیرانہ بڑھاپا۔ شرمساری۔ شرمندگی۔ نبرد۔ نہیں لے گیا۔
۸۔ گناہم۔ میرے گناہ۔ بہ بخش۔ بخش دے۔ جہاں آفریں۔ جہاں کے پیدا کرنے والے۔ با من۔ میرے ساتھ۔ آید۔ آوے۔ فبئس القرین تو برا ساتھی ہوگا۔
۹۔ دریں گوشہ۔ اس کونہ میں۔ نالاں۔ رونے والا پیر۔ بوڑھا۔ فریاد حالم۔ میرے حال کی فریاد۔ رس۔ پہنچ۔ دستگیر۔ ہاتھ پکڑنے والا۔ ۱۰۔ نگوں۔ اوندھا۔ ماندہ۔ رہا ہوا۔ سرش۔ اس کا سر۔ رواں۔ جاری۔ آب حسرت۔ حسرت کا پانی۔ یعنی آنسو بشیب برش۔ اس کی بغل کے نیچے۔

تشریح

۱۔ وہ بدکار و گنہ گار دور کھڑا ہوا ان دونوں کو ایسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے پروانہ حیران ہو کر روشنی کو دیکھتا ہے۔ ۲۔ جس طرح درویش سرمایہ دار کے پیسے والے ہاتھ کو حسرت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ اسی طرح وہ حسرت سے شرمندہ ہو کر ان کو دیکھ رہا تھا۔ ۳۔ وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے آہستہ آہستہ خدا سے عذرخواہی کر رہا تھا (۴-۵) وہ زار و قطار رو رہا تھا۔ کہ خدایا میری تو عمر برباد ہوگئی۔ اور میں نے نیکی نہ کمائی۔ (۶) جس کی زندگی میں بداعمالیوں کے سوا کچھ نہ ہو۔ اس کا مر جانا بہتر ہے۔ خدا کرے میرے جیسا کوئی نہ ہو۔ اس سے تو اچھا تھا میں بچپن ہی میں مر جاتا بڑھاپے میں شرمسار تو نہ ہوتی۔ ۷۔ ۸۔ خداوندا میرے گناہوں کو معاف فرما دے کیونکہ اگر یہ محشر میں میرے ساتھ ہوئے تو ان سے برا ساتھی اور کوئی نہیں کیونکہ یہ مجھے پکڑوائیں گے (۹۔ ۱۰) گنہ گار بوڑھا رو رو کے کہہ رہا تھا۔ کہ اے خدا اے دستگیر میری فریاد رسی کر شرمساری سے اس کا سر جھکا ہوا تھا اور آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر بغلوں کے نیچے تک بہہ رہے تھے۔

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۱	وزاں نیمہ عابد سرپر غرور اور اس طرف مغرور سر عابد نے	ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور فاسق پر دُور سے بھنویں سکیڑی ہوئی تھیں
۲	کہ ایں مدبر اندر پئے ما چراست کہ یہ بدبخت ہمارے پیچھے کیوں لگا ہوا ہے	نگوں بخت نادان چہ ہمجنس ماست بیوقوف اوندھے نصیب والا کیا ہمارا ہم جنس ہے
۳	بگردن بآتش در افتادہٗ گردن کے بل آگ میں گرا ہوا	بباد ہوا عمر بر دادہٗ خواہش کی ہوا میں عمر برباد کیے ہوئے
۴	چہ خیر آمد از نفس تر دامنش اس کی گنہگار ذات نے کیا نیکی کی ہے	کہ صحبت بود با مسیح و منش جو اسے میری اور حضرت مسیحؑ کی صحبت میسر ہو
۵	چہ بودے کہ زحمت ببردے ز پیش کیا اچھا ہوتا اگر یہ سامنے سے ہٹ جانے کی تکلیف کر لیتا	بدوزخ برفتے پس کار خویش اپنے کام کے پیچھے دوزخ میں چلا جاتا
۶	ہمے رنجم از طلعت ناخوشش اس کی نامبارک صورت سے میں ڈرتا ہوں	مبادا کہ در من فتد آتشش کہ مبادا اس کی آگ میرے دامن میں لگ جائے
۷	بمحشر کہ حاضر شود انجمن جب محشر کی مجلس لگے ! !	خدایا تو با او مکن حشر من تو خدایا اس کے ساتھ میرا حشر نہ کرنا
۸	دریں بد کہ وحی از جلیل الصفات وہ انہی خیالوں میں تھا کہ بزرگ صفت ذات کی وحی	در آمد بعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہ نازل ہوئی
۹	کہ گر عالمست آں و گر وے جہول کہ وہ خواہ عالم ہے اور وہ جاہل	مرا دعوت ہر دو آمد قبول میں نے دونوں کی دعا قبول کر لی
۱۰	تبہ کردہ ایام برگشتہ روز عمر برباد کیے ہوئے پھرے دنوں والا	بنالید بر من بزاری و سوز میرے سامنے عاجزی اور سوز کے ساتھ رو دیا

وزاں نیمہ اور اس طرف سے۔ عابد عبادت گزار۔ سر پر غرور غرور سے بھرا ہوا سر۔ ترش کردہ کھٹا کیے ہوئے۔ فاسق گنہ گار۔ ابرو بھنویں۔

۲۔ ایں مدبر یہ بدبخت۔ اندر پئے ما پیچھے ہمارے۔ چراست کیوں ہے۔ نگوں بخت اوندھے نصیب والا۔ چہ کیا۔ ہم جنس ماست ہمارا ہم جنس ہے۔

۳۔ بگردن گردن کے بل۔ بآتش آگ میں۔ در زائد، افتادہ گرا ہوا، بباد ہوا خواہش کی ہوا کے ساتھ۔ بر دادہ برباد کیے ہوئے۔

۴۔ چہ کیا۔ آمد آئی۔ نفس تر دامنش اس کا تر دامن والا نفس مراد گنہ گار۔ صحبت بود صحبت حاصل ہو۔ با مسیح و منش حضرت مسیح اور میرے ساتھ اس کو۔

۵۔ چہ بودے کیا اچھا ہوتا۔ زحمت تکلیف ببردے لے جاتا۔ ز پیش سامنے سے۔ برفتے چلا جاتا ہے۔ کار خویش اپنے کام کے پیچھے۔

۶۔ ہمے رنجم میں رنج ہوتا ہوں۔ از طلعت ناخوششش اس کے بدصورت چہرے سے۔ مبادا خدا نہ کرے۔ در من میرے اندر۔ فتد پڑ جائے۔ آتشش اس کی آگ۔

۷۔ بمحشر کہ محشر میں جبکہ، حاضر شود حاضر ہو جاوے۔ انجمن محفل۔ خدایا اے خدا۔ با او اس کے ساتھ۔ مکن مت کر۔ حشر من میرا حشر۔

۸۔ دریں بد اسی حال میں تھا، وحی حکم خداوندی۔ جلیل الصفات بزرگ صفتوں والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ در آمد آگئی۔ بعیسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰؑ کو۔

۹۔ عالمست عالم ہے۔ آں وہ۔ و گر وے اور اگر وہ۔ جہول بہت جاہل۔ مرا مجھ کو۔ دعوت ہر دو دونوں کی دعا۔ آمد آئی۔ ۱۰۔ تبہ کردہ تباہ کیے ہوئے۔ ایام جمع یوم دن۔ برگشتہ روز پھرے دنوں والا۔ بنالید رو پڑا۔ بر من میرے سامنے۔ بزاری عاجزی سے۔ سوز جلن۔

تشریح (۱-۲) دوسری طرف متکبر عابد گنہ گار کو دیکھ کر بگڑا کھڑا تھا۔ اس کی بھنویں تنی ہوئی تھیں کہ یہ بدبخت ہمارے قریب کیوں کھڑا ہے۔ یہ کوئی ہمارا ہم جنس ہے۔ جو نبیؑ اور ولی کا قرب چاہتا ہے۔

(۳) یہ تو جہنم کا ایندھن ہے جس نے خواہشات میں عمر برباد کر رکھی ہے۔

(۴) یعنی کون سا کارنامہ سر انجام دے کر آیا ہے جو میری اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ہم نشینی چاہتا ہے۔

(۵) بڑا اچھا ہوتا اگر یہ سامنے نہ آتا اور سیدھا جہنم میں چلا جاتا۔

(۶) اس کی منحوس صورت دیکھ کر تو مجھے ڈر لگتا ہے کبھی اس کی بداعمالیوں کی آگ مجھے نہ جلا ڈالے۔

(۷) جب محشر کی کچہری لگے تو خدایا اس کے ساتھ میرا حشر نہ کرنا۔

(۸) وہ انہی خیالات میں محو تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کی طرف سے وحی آگئی۔

(۹-۱۰) کہ یہ گنہ گار خواہ عالم ہے یا جاہل چونکہ وہ میرے دربار میں ندامت کے ساتھ گڑگڑا کے رو رہا ہے۔ اس لئے میں نے دونوں کی دعا قبول کر لی ہے۔

Scanned by CamScanner

بہ بیچارگی ہر کہ آمد برم
جو کوئی بے چارگی کے ساتھ میرے دروازے پر آ جائے
١ **نیند ازمش ز آستان کرم**
میں اسے بخشش کی چوکھٹ سے نہیں ہٹاتا۔

عفو کردم از وے عملہائے زشت
میں نے اس کی بداعمالیاں معاف کر دیں
٢ **در آرم بفضل خودش در بہشت**
اسے اپنی مہربانی سے بہشت میں لے جاؤں گا۔

وگر عار دارد عبادت پرست
اگر عبادت گذار کو شرم آتی ہے
٣ **کہ در خلد باوے بود ہم نشست**
کہ بہشت میں اس کے ساتھ ہم نشین ہو

بگو ننگ از وے در قیامت مدار
تو اس سے کہہ دو کہ قیامت میں اس سے شرم نہ کرے
٤ **کہ آں را بہ جنت برند ایں بنار**
کیونکہ اسے جنت میں اور اسے جہنم میں لے جائیں گے

کہ آں را جگر خون شد از سوز و درد
کہ اُس کا جگر سوز و درد کی وجہ سے خون ہو گیا ہے
٥ **گر ایں تکیہ بر طاعت خویش کرد**
اگر اس نے اپنی عبادت کا گھمنڈ کیا ہے

ندانست در بارگاہ غنی
اُسے معلوم نہیں ہے کہ بے نیاز غنی کی بارگاہ میں
٦ **کہ بے چارگی بہ ز کبر و منی**
بے چارگی تکبر اور خودی سے بہتر ہے

کرا جامہ پاک ست و سیرت پلید
جس کے کپڑے پاک اور سیرت پلید ہو
٧ **در دوزخش را نباید کلید**
اس کے دوزخ کے دروازے کو چابی کی ضرورت نہیں

بریں آستاں عجز و مسکینیت
اس دروازے پہ تیری عاجزی اور مسکینی
٨ **بہ از طاعت و خویشتن بینیت**
عبادت اور خود بینی سے بہتر ہے۔

چو خود را ز نیکاں شمردی بدی
جب تو اپنے آپ کو نیکوں میں شمار کرے تو بُرا ہے
٩ **نمے گنجد اندر خدائی خودی**
خدائی کے اندر خودی کی سماتی نہیں ہے

اگر مردی از مردی خود مگوی
اگر تو مرد ہے تو اپنی مردمی کی ڈینگیں مت مار
١٠ **نہ ہر شہسوارے بدر برد گوے**
کیونکہ ہر شہسوار گیند نہیں نکال لے جاتا

بے چارگی، عاجزی ہر کہ جو کوئی آمد آیا برم میرے پاس نیند ازمش میں اسے نہیں گراتا آستانِ کرم بخشش کی دہلیز

٢- عفو کردم معاف کر دیا میں نے از وے اس کے عملہائے زشت برے عمل در آرم لاؤں گا میں بفضلِ خودش اپنی مہربانی سے اس کو۔

٣- وگر اور اگر عار دارد شرم رکھتا ہے عبادت پرست عبادت گزار خلد جنت باوے اس کے ساتھ بود ہووے ہم نشست ہم نشین یکجا بیٹھنے والا

٤- بگو تو کہہ ننگ شرم از وے اس سے مدار مت رکھ آں را اس کو برند لے جائیں گے ایں را اس کو بنار جہنم میں۔

٥- آں را اسکا خون شد خون ہو گیا از سوز و درد سوز اور درد کی وجہ سے ایں اس نے بر طاعت خویش اپنی عبادت پر گھمنڈ کیا

٦- ندانست اس نے نہیں جانا در بارگاہ غنی بے نیاز کی بارگاہ میں بے چارگی عاجزی بہ بہتر کبر و منی تکبر اور خودی

٧- کرا جسکا۔ جامہ کپڑا پاک ست پاک ہے سیرت اخلاق در دوزخش اس کے دوزخ کے دروازہ را کو نباید نہیں چاہیے کلید چابی

٨- بریں آستاں اس دہلیز پر عجز و مسکینیت تیری عاجزی اور مسکینی بہ بہتر طاعت عبادت خویشتن بینیت تیری خود بینی

٩- چو خود را جب اپنے آپ کو ز نیکاں نیکوں میں سے شمردی شمار کیا تو نے بدی بد ہے نمے گنجد نہیں سماتی اندر خدائی خدائی کے اندر ١٠- مردی مرد ہے تو از مردی خود اپنی مردمی سے مگوئی مت کہہ بدر برد باہر لے گیا گوئی گیند۔

تشریح

١- بے چارگی اور عاجزی کے ساتھ جو کوئی بھی میرے دروازے پہ آ جاتا ہے میں اسے دھتکارتا نہیں بلکہ اس کا سوال پورا کر دیتا ہوں اور گنہ گار ایسے ہی آیا ہے

٢- میں نے اس کے گناہ معاف کر دیئے اب اپنی مہربانی سے اسے بہشت میں جگہ دوں گا۔

٣- عبادت پرست کو اگر جنت میں اس کا ہم نشین بننے سے عار آتی ہے تو اسے کہہ دو کوئی فکر نہ کرے ہم گنہ گار کو جنت میں اور متکبر عابد کو جہنم میں بھیج دیں گے

٤- کیونکہ گنہ گار تو ندامت اور شرمندگی سے اتنا رد دیا ہے کہ اس کا تو جگر خون ہو گیا ادھر متکبر عبادت گزار کو اپنی عبادت کا گھمنڈ ہے تو ہمارے ہاں جو قدر توبہ و ندامت کی ہے وہ ریاکاری کی عبادت کی نہیں ہے

٦- ہم بے نیاز ہیں، ہماری بارگاہ میں تکبر اور خودی کی بہ نسبت شکستگی اور عاجزی کی زیادہ قدر و قیمت ہے

٧- جس کا ظاہر تو پاک ہو مگر باطن ناپاک وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

٨- دربارِ خداوندی میں عبادت اور خود بینی کے مقابلہ میں، عاجزی اور مسکینی زیادہ پسند ہے

٩- جو شخص اپنے آپ کو نیک سمجھنے لگ جائے وہ بدکار ہوتا ہے کیونکہ یہ خودی ہے اور خدا کے دربار میں خودی کی کوئی گنجائش نہیں

١٠- مرد پُر حوصلہ ہوتا ہے اور وہ اپنی مردمی کی ڈینگیں نہیں مارا کرتا کیونکہ بسا اوقات بڑے بڑے مدعی میدان میں ہار جاتے ہیں اور گیند نہیں نکال سکتے

Scanned by CamScanner

۱ پیاز آمد آں بے ہنر جملہ پوست — کہ پنداشت چوں پستہ مغزے دروست
وہ بے ہنر پیاز کی طرح چھلکا ہی چھلکا ہے — جس نے سمجھا کہ اسمیں پستے کی طرح مغز ہی مغز ہے

۲ ازیں نوع طاعت نیاید بکار — برو عذر تقصیر طاعت بیار
اس قسم کی عبادت کام نہیں آتی۔ — جا اپنی عبادت کی کوتاہی کا عذر لا

۳ نخورد از عبادت بر آں بے خرد — کہ با حق نکو بود و با خلق بد
اس بے عقل نے عبادت کا پھل نہ کھایا — جو اللہ کے ساتھ نیک تھا اور مخلوق کے ساتھ

۴ سخن ماند از عاقلاں یادگار — ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
عقلمندوں کی باتیں یاد رہ جاتی ہیں — سعدی کی بس یہی بات یاد رکھ۔

۵ گنہ گار اندیشہ ناک از خدا — بہ از پارسائے عبادت نما
خدا سے ڈرنے والا گناہ گار — اس پارسا سے بہتر ہے جو ریا کاری سے عبادت کرتا ہے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

عقلمند درویش اور متکبر قاضی کی حکایت

۷ فقیہے کہن جامۂ تنگ دست — در ایوان قاضی بصف بر نشست
پھٹے پرانے کپڑوں والا ایک تنگ دست فقیہ — قاضی صاحب کے بنگلے میں صف پر بیٹھ گیا

۸ نگہ کرد قاضی درو تیز تیز — معرّف گرفت آستینش کہ خیز
قاضی نے اس کی طرف گھور کر دیکھا — تو دربان نے اسکی آستین پکڑی کہ اٹھ

۹ ندانی کہ برتر مقام تو نیست — فروتر نشین یا برو یا بایست
تو نہیں جانتا کہ اوپر تیرا مقام نہیں ہے — نیچے بیٹھ یا چلا جا یا کھڑا ہو جا

۱۰ بجائے بزرگاں دلیری مکن — چو سر پنجہ ات نیست شیری مکن
بزرگوں کی جگہ دلیری نہ دکھا — جب تیرے پنجہ میں طاقت نہیں ہے تو شیری نہ کر

۱۔ آمد آیا۔ آں وہ۔ جملہ سب۔ پوست چھلکا۔ کہ جس نے کہ۔ پنداشت سمجھا۔ چوں پستہ مثل پستے کی۔ مغزے کوئی مغز۔ دروست اس میں ہے۔

۲۔ ازیں نوع اس قسم کی۔ طاعت بندگی۔ نیاید نہیں آتی۔ بکار کام میں۔ برو جا۔ عذر تقصیر طاعت عبادت کی کوتاہی کا عذر۔ بیار لا۔

۳۔ نخورد نہیں کھایا۔ بر پھل۔ آں بے خرد اس بے عقل نے۔ با حق حق تعالے کے ساتھ۔ نکو بود اچھا تھا۔ با خلق مخلوق کے ساتھ بد برا۔

۴۔ سخن بات۔ ماند رہ جاتی ہے۔ از عاقلاں عقلمندوں سے۔ ہمیں یہی۔ یک سخن ایک بات۔ یاد دار یاد رکھ۔

۵۔ اندیشہ ناک ڈرنے والا۔ بہ بہتر ہے۔ پارسائے پارسا سے۔ عبادت نما عبادت دکھانے والا پارسا۔

دانشمند عقلمند۔ متکبر تکبر کرنے والا۔

۷۔ فقیہے ایک فقیہ۔ کہن جامہ پرانے کپڑوں والا۔ تنگ دست نادار۔ ایوان قاضی قاضی کا بنگلہ۔ بصف بر نشست صف پر بیٹھ گیا۔

۸۔ نگہ کرد نگاہ کی۔ درو اس میں۔ معرّف دربان۔ گرفت پکڑی۔ آستینش اسکی آستین۔ خیز اٹھ کھڑا ہو۔

۹۔ ندانی تو نہیں جانتا۔ برتر اونچا۔ مقام تو تیرا مقام۔ نیست نہیں ہے۔ فروتر نیچا۔ نشین بیٹھ۔ برو چلا جا۔ بایست کھڑا رہ۔

۱۰۔ بجائے بزرگاں بزرگوں کی جگہ۔ دلیری مکن گستاخی مت کر۔ چو جب۔ سر پنجہ ات تیرے پنجے کما زور۔ نیست نہیں ہے۔ شیری مکن بہادری نہ دکھا۔

تشریح

۱۔ جس کو یہ زعم ہو جائے کہ وہ پستے کی طرح پر مغز ہے وہ درحقیقت پیاز کی طرح بے مغز اور سراسر چھلکا ہوتا ہے یعنی اس میں کوئی کمال نہیں ہوتا۔

۲۔ جو عبادت دعوے اور فخر کے ساتھ پیش کی جائے وہ بے کار ہے اسکی بجائے تو عبادت کے متعلق عذر تقصیر کردیں تو زیادہ کارآمد ہو یعنی معافی مانگ لیں تو وہ بہتر ہے

۳۔ جو شخص حقوق خداوندی کو پورے کرے مگر حقوق العباد میں کوتاہی کرے اسکی عبادتیں سراسر بیکار ہیں کیونکہ حقوق الناس اسے بگڑوا دیں گے

۴۔ عقلمندوں کی یادگار ان کی قیمتی باتیں ہوتی ہیں لہٰذا تجھے بھی چاہیے کہ سعدی کی یہ بات یاد رکھے۔

۵۔ کہ جو گنہگار اپنی گنہگاری کی وجہ سے خدا سے ڈرتا ہو وہ اس متقی اور پرہیزگار سے ہزار درجہ اچھا ہے جو اپنی عبادت پہ ناز کی وجہ سے خدا سے بے خوف ہو

۶۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ کسی کی ظاہری حالت سے اس کے باطن کا اندازہ نہیں ہوسکتا بہت سے پھٹے پرانے کپڑوں والے علم و فضل کے شہسوار اور بہت سے جبے قبے والے علم سے کورے اور جاہل محض ہوتے ہیں۔

۷۔ کوئی عالم فاضل شخص جو فقیر اور مسافر تھا۔ قاضی صاحب کی عدالت میں اگلی صف پر جا بیٹھا غالباً یہ خود حضرت سعدی ہیں۔

۸۔ قاضی صاحب نے اس کو گستاخی خیال کرتے ہوئے گھور کے دیکھا اور دربان نے آکر اسے اٹھا دیا

۹۔ ڈانٹ کر کہنے لگا تجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ تیرا مقام نہیں۔ یا تو نیچے جا بیٹھ یا کھڑا رہ اور یا بالکل نکل جا

۱۰۔ یہ بزرگوں اور قبہ بند فقیہوں کی جگہ ہے تیرا یہاں بیٹھنا انتہائی گستاخی ہے کیونکہ علم و فضل کے بغیر یہ مقام نہیں مل سکتا۔

Scanned by CamScanner

۱ نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر — کرامت بجاہست و منزل بقدر
ہر شخص صدارت کے قابل نہیں ہوتا — عزت مرتبے کے مطابق ہے۔ اور مقام اندازے سے

۲ دگر رہ چہ حاجت بہ پند کس است — ہمیں شرمساری عقوبت بس است
دوبارہ کسی اور کی نصیحت کی تجھے کیا ضرورت — یہی شرمساری اور سزا کافی ہے

۳ بعزت ہر آنکو فروتر نشست — بخواری نیفتد ز بالا بہ پست
جو کوئی عزت سے نیچا بیٹھ گیا! — وہ ذلت کے ساتھ بلندی سے پستی میں نہیں گرتا

۴ چو آتش برآورد درویش دود — فروتر نشست از مقامے کہ بود
درویش نے آگ کی طرح دھواں نکالا — جس مقام پہ تھا اس سے نیچے بیٹھ گیا

۵ فقیہاں طریق جدل ساختند — لِمَ وَلَا نُسَلِّمْ در انداختند
فقیہوں نے مناظرہ کی راہ اختیار کی — کیوں، اور ہم نہیں مانتے کی طرح ڈالی،

۶ کشادند بر ہم در فتنہ باز — بلا و نعم کردہ گردن دراز
آپس میں فتنے کا دروازہ کھول دیا۔ — ہاں اور نہیں کے ساتھ گردنیں لمبی کر دیں

۷ تو گفتی خروسان شاطر بجنگ — فتادند در ہم بمنقار و چنگ
تو کہے کہ لڑائی میں چالاک مرغے — پنجوں اور چونچوں کے ساتھ ایک دوسرے میں گھس گئے

۸ یکے بے خود از خشمناکی چو مست — یکے بر زمین مے زند ہر دو دست
ایک مست کی طرح غصے سے بے خود — ایک زمین پر دونوں ہاتھ مار رہا ہے

۹ فتادند در عقدۂ پیچ پیچ — کہ در حل آں رہ نبردند ہیچ
ایک ایسی الجھی ہوئی گرہ میں پھنس گئے — جس کے حل کی کوئی راہ نہ پا سکے

۱۰ کہن جامہ در صف آخرین — بغرش در آمد چو شیر عریں
پھٹے کپڑوں والا سب سے آخری صف سے — جھاڑی کے شیر کی طرح غرایا۔

ہر کس ہر شخص سزاوار لائق باشد ہوئے بصدر صدارت سے کرامت عزت بجاہست مرتبے کے مطابق ہے۔ منزل مقام بقدر اندازے سے

۲- دگر رہ دوبارہ چہ حاجت کیا ضرورت بہ پند کس بہ کسی کی نصیحت کی ہمیں یہی عقوبت سزا بس است تجھے کافی ہے

۳- ہر آنکو جو شخص کہ وہ فروتر نیچا نشست بیٹھ گیا بخواری ذلت کے ساتھ نہیں پڑے گا ز بالا اوپر سے پست نیچے

۴- چو جوش آتش آگ برآورد نکالا دود دھواں فروتر نیچے نشست بیٹھ گیا از مقامیکہ جس مقام پہ کہ بود تھا

۵- فقیہاں دین کی سمجھ رکھنے والے عالم طریق راستہ جدل جھگڑا اور مناظرہ ساختند بنایا انہوں نے لِمَ کیوں لا نسلم ہم نہیں تسلیم کرتے۔ در انداختند ڈالا انہوں نے

۶- کشادند کھولا انہوں نے بر ہم ایک دوسرے پر در فتنہ فتنے کا دروازہ باز زائد۔ بلا نہیں کے ساتھ نعم اور ہاں کردہ کیا ہوا دراز لمبا

۷- گفتی تو نے کہا خروساں شاطر چالاک مرغے بجنگ میں فتادند پڑ گئے ہیں در ہم ایک دوسرے میں بمنقار و چنگ چونچ اور پنجے کے ساتھ

۸- یکے ایک از خشمناکی غصے سے چو مست مست کی طرح مے زند مار رہا ہے ہر دو دست دونوں ہاتھ

۹- فتادند پڑ گئے عقدہ پیچ پیچ الجھی ہوئی گرہ در حل آں اس کے حل میں رہ نبردند راستہ نہ لے گئے ہیچ کوئی ۱۰- کہن جامہ پرانے کپڑوں والا در صف آخرین آخری صف میں بغرش در آمد غراہٹ میں آیا - چوں مثل شیر عریں جھاڑی کا شیر۔

تشریح

۱- ہر شخص صدر نشینی کا اہل نہیں ہوتا علمی مرتبے اور مقام کے مطابق ہی عزت ہوتی ہے۔
۲- تیرے لئے اتنی سزا کافی ہے کہ تجھے سیٹ سے اٹھایا گیا اب کسی اور سے کہلوانے کی ضرورت نہیں۔
۳- جو شخص پہلے ہی نیچے بیٹھ جائے اسے کوئی نہیں اٹھاتا اور وہ بلندی سے گر کر پستی میں نہیں پڑتا
۴- درویش وہاں سے اٹھ گیا اور رنجیدہ ہو کر آتشناک آہیں بھرنے لگا۔
۵- بڑے بڑے فقیہہ آ کر براجماں ہو گئے اور کسی مسئلے میں مناظرہ کرنے لگے۔ کوئی کہتا کیوں اور کوئی کہتا ہم اسے نہیں مانتے
۶- انہوں نے خطرناک مسائل زیر بحث لا کر فتنے کے دروازے کھول دیئے کوئی انکار سے نہیں کہتا اور کوئی اقرار کے لئے ہاں کرتا
۷- ایسے لگتا تھا جیسے لڑاکے مرغے پنجوں اور چونچوں کے ساتھ ایک دوسرے میں گتھ گئے ہوں۔
۸- کوئی غصہ سے بے خود تھا اور کوئی زور زور سے زمین پہ ہاتھ مار رہا تھا۔
۹- وہ ایک ایسے لاینحل مسئلے میں کلام کر رہے تھے جس کا حل کسی کے پاس نہ تھا۔
۱۰- آخر کار پچھلی صف میں جوتوں میں بیٹھے ہوئے درویش سے نہ رہا گیا وہ بڑے طمطراق سے بولا جیسے جھاڑی سے شیر غراتا ہے

۱ **کہ برہاں قوی باید و معنوی** — **نہ رگہائے گردن بحجت قوی**
کہ مضبوط اور پر معنیٰ دلیل ہونی چاہیئے — نہ کہ دلیل میں گردن کی رگیں پھولی ہوئی ہوں

۲ **مرا نیز چوگان حرفست و گوی** — **بگفتند ار نیک دانی بگو**
میرے پاس بھی بات کا گیند بلا ہے۔ — انہوں نے کہا اگر خوب جانتا ہے تو کہہ

۳ **بکلک فصاحت بیانے کہ داشت** — **بدلہا چو نقش نگیں برنگاشت**
جو بیان کہ رکھتا تھا۔ فصاحت کے قلم سے — نقش نگیں کی طرح دلوں پر نقش کر دیا

۴ **سر از کوئے صورت بمعنی کشید** — **قلم بر سر حرف دعوی کشید**
سر کو ظاہر کے کوچے سے معنی میں لے گیا — دعوے کے حرف پر قلم پھیر دی

۵ **بگفتندش از ہر کنار آفریں** — **کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں**
لوگ ہر طرف سے آفریں پکار اٹھے — کہ تیری عقل و طبع پر ہزار آفریں ہو

۶ **سمند سخن تا بجائے براند** — **کہ قاضی چو خر در خلاب بماند**
اس بات کا گھوڑا یہاں تک دوڑایا — کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا

۷ **بروں آمد از طاق و دستار خویش** — **باکرام و لطفش فرستاد پیش**
اپنی محراب سے نکلا اور اپنی پگڑی — بطور اعزاز اور مہربانی اس کے سامنے پیش کر دی

۸ **کہ ہیہات قدر تو نشناختم** — **بشکر قدومت نہ پرداختم**
کہ افسوس میں نے تیری قدر نہ پہچانی — تیری آمد کے شکریے میں مشغول نہ ہوا

۹ **دریغ آمدم با چنیں مایۂ** — **کہ بینم ترا در چنیں پایۂ**
مجھے بڑا افسوس ہے کہ ایسی پونجی کے باوجود — تجھے اس مرتبے میں دیکھ رہا ہوں

۱۰ **معرف بدلداری آمد برش** — **کہ دستار قاضی نہد بر سرش**
درباں دلداری کے لیے اس کے پاس آیا۔ — تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پہ رکھے

برہان دلیل قوی باید مضبوط چاہیے معنوی پر معنیٰ نہ رگہائے گردن نہ گردن کی رگیں۔ بحجت دلیل کے ساتھ قوی مضبوط پھولی ہوئیں۔

۲۔ مرا مجھ کو نیز بھی چوگان حرفست بات کا بلا ہے و گوی اور گیند۔ بگفتند انہوں نے کہا ار نیک دانی اگر تو خوب جانتا ہے۔ بگو کہہ۔

۳۔ بکلک فصاحت، فصاحت کی قلم کے ساتھ بیانے کہ جو بیان کہ داشت وہ رکھتا تھا بدلہا دلوں میں چو نقش نگیں نگینے کے نقش کی طرح برنگاشت نقش کر دیا

۴۔ سر از کوئے صورت سر کو ظاہر کے کوچے سے بمعنی معنی میں یا حقیقت میں کشید کھینچ لے گیا بر سر حرف دعویٰ دعویٰ کے حرف کے سر پر کشید کھینچ دی۔

۵۔ بگفتندش اس کو کہا سب نے از ہر کنار ہر طرف سے آفریں شاباش کہ بر عقل و طبعت تیری عقل اور طبع پر ہزار آفریں ہزار شاباش

۶۔ سمند سخن بات کا گھوڑا تا بجائے اس جگہ تک براند چلایا اس نے چو خر گدھے کی طرح در خلاب کیچڑ میں بماند رہ گیا۔

۷۔ بروں باہر آیا از طاق محراب سے دستار خویش اپنی پگڑی باکرام و لطفش اعزاز اور مہربانی سے پیش کے ساتھ لگتی ہے یعنی اس کے سامنے فرستاد بھیج دی

۸۔ ہیہات افسوس قدر تو تیری قدر نشناختم نہ پہچانی میں نے بشکر قدومت تیری آمد کے شکریے میں نہ پرداختم نہ مشغول ہوا میں ۹۔ دریغ آمدم مجھے افسوس آیا با چنیں مایۂ ایسے بلند مرتبے کے ساتھ بینم دیکھوں میں ترا تجھکو در چنیں پایۂ ایسے حقیر مرتبے میں ۱۰ معرف درباں بدلداری دلداری کیلئے آمد آیا برش اس کے پاس کہ تاکہ دستار قاضی قاضی کی پگڑی نہد رکھے بر سرش اسکے سر پہ

تشریح ۱۔ کہ صاحب گردن کی رگیں پھلا لینے اور چہرہ لال سرخ کر لینے سے کوئی فائدہ نہیں یہ مسئلہ تو مضبوط اور پر معنی دلیل سے حل ہوگا۔ (۲) میں بھی نظر رکھتا ہوں اجازت ہو تو کچھ عرض کروں انہوں نے کہا بڑے شوق سے بشرطیکہ بات علم کی ہو (۳) اس نے جو زبان کھولی تو فصاحت اور خوش بیانی کے دریا بہا دیئے لوگوں کے دلوں پر اس مسئلے کا حل نگینے کی طرح نقش کر دیا (۴) اس نے بڑے بڑے مدعیوں کی زبانیں بند کر دیں اور مسئلے کا رخ ظاہر سے باطن اور مجاز سے حقیقت کی طرف پھیر دیا جس کی رسائی بمشکل ظاہری معنیٰ تک تھی وہ باطنی معنی پر حسن انطباق دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

۵۔ اب تو ہر طرف سے آفرین اور شاباش کی آوازیں آنے لگیں کہ تم نے بیان کا حق ادا کر دیا

۶۔ وہ بے تکان بولے جا رہا تھا۔ کہ قاضی صاحب حیرت و استعجاب میں ایسے ڈوب گئے جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے۔

۷۔ بالآخر قاضی صاحب نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور اعزاز و اعتراف کے طور پر اپنی پگڑی اتار کر اس کے سامنے پیش کر دی

۸۔ قاضی صاحب نے کہا ہم سے بڑی کوتاہی ہوئی جو تمہارے مرتبے کا اندازہ نہ کر سکے ہمیں چاہیئے تھا کہ آپ کی تشریف آوری کا شکریہ بجا لاتے

۹۔ ایسے علم و فضل کے باوجود آپ اس پھٹے پرانے لباس میں اچھے نہیں لگتے مجھے اس کا احساس ہے

۱۰۔ اب تو درباں بھی دوڑا آیا تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پہ سجائے اور اپنی گستاخی کی معذرت کرے

Scanned by CamScanner

۱	بدست و زباں منع کردش کہ دور اس کو ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہ	منہ بر سرم پلتے بند غرور میرے سر پر غرور کی بیڑی نہ رکھ۔
۲	کہ فردا شود بر کہن میزراں کیوں کہ کل پھٹی چادر والوں پہ	بدستار پنجہ گزم سرگراں پچاس گزی دستار کیوجہ سے میرا سر بھی گراں ہوجائیگا
۳	چو مولام خوانند و صدر کبیر جب مجھے مولانا اور صدر اعظم کہیں گے	نمایند مردم بچشمم حقیر تو مجھے بھی لوگ حقیر دکھائی دیں گے !
۴	تفاوت کند ہرگز آب زلال صاف ستھرے پانی میں کوئی فرق پڑ جاتا ہے	گرش کوزہ زریں بود یا سفال اگر کوزہ سنہری یا مٹی کا ہو
۵	خرد باید اندر سر مرد و مغز آدمی کے سر میں عقل اور مغز چاہیئے	نباید مرا چوں تو دستار نغز مجھے تیرے جیسی خوبصورت پگڑی نہیں چاہیئے
۶	کس از سر بزرگی نہ باشد بچیز کوئی شخص بڑے سر سے کوئی چیز نہیں بن جاتا	کدو سر بزرگست و بے مغز نیز کدو بڑا سر ہونے کے باوجود بے مغز ہے۔
۷	میفراز گردن بدستار و ریش پگڑی اور ڈاڑھی سے گردن نہ ابھار	کہ دستار پنبہ ست سبلت حشیش کیونکہ پگڑی تو روئی ہے اور تیری مونچھیں گھاس
۸	بصورت کسانیکہ مردم وشند جو لوگ صرف صورت کے لحاظ سے انسان دکھائی دیتے ہیں	چو صورت ہماں بہ کہ دم درکشند مورتی کی طرح۔ یہی بہتر ہے کہ دم سادھ لیں
۹	بقدر ہنر جست باید محل ہنر کے مطابق مقام ڈھونڈنا چاہیئے	بلندی و نحسی مکن چو زحل زحل ستارے کیطرح بلند اور منحوس نہ بن
۱۰	نئے بوریا را بلندی نکوست پٹ سن تنکے لیئے اونچائی مناسب ہے	کہ خاصیت نے شکر خود در وست کیونکہ گنے کی خصوصیت خود اس کی ذات میں موجود ہے

بدست ہاتھ سے منع کردش اسکو منع کیا منہ مت رکھ برسرم میرے سر پہ پاتے بند غرور غرور کی بیڑی

۲۔ فردا کل آئندہ شود ہو جائے گا۔ کہن میزراں پرانی چادر والے بدستار پنجہ گزم پچاس گز کی پگڑی کے ساتھ گزم کی میم اسر کے ساتھ لگتی ہے یعنی میرا سر گراں بھاری

۳۔ چو جب مولام مجھ کو آقا خوانند کہیں گے صدر کبیر بڑا صدر نمایند دکھائی دیں گے بچشم میری آنکھوں میں

۴۔ تفاوت فرق کند کرتا ہے آب زلال صاف اور ستھرا پانی گرش اس کی شین کوزہ کے ساتھ لگ کر اس کا کوزہ زریں سنہری بود ہووے سفال کچی مٹی کا

۵۔ خرد عقل باید چاہیئے۔ اندر سر کے اندر مغز بھیجا۔ نباید نہیں چاہیئے۔ مرا مجھکو چوں تو تیرے جیسی، دستار نغز خوبصورت پگڑی۔

۶۔ کس کوئی شخص سر بزرگی بڑا سر نباشد نہیں ہوتا بچیز کوئی چیز سر بزرگست بڑے سر والا ہے نیز بھی۔

۷۔ میفراز مت بلند کر بدستار و ریش داڑھی اور پگڑی سے دستار پگڑی پنبہ ست روئی ہے۔ سبلت تیری مونچھ حشیش گھاس،

۸۔ بصورت شکل میں کسانیکہ جو لوگ کہ مردم وشند انسان نظر آتے ہیں، چو صورت مثل مورتی کے ہماں بہ وہی بہتر ہے دم درکشند دم کھینچ لیں

۹۔ بقدر ہنر ہنر کے مطابق جست باید ڈھونڈنا چاہیئے محل مقام نحسی نحوست مکن مت کر چو مثل زحل ایک ستارہ جو باوجود بلند ہونے کے منحوس سمجھا جاتا ہے: ۱۰۔ نئے بوریا پٹ سن نکوست مناسب ہے۔ نے شکر گنا خود در وست خود اس کے اندر ہے،

تشریح ۱۔ اپنے منع کر دیا کہ خبردار میرے سر پہ یہ پگڑی نہ رکھنا جس میں غرور بھرا ہوا ہے کیونکہ قاضی نے اس پر غرور پگڑی کی وجہ سے مجھے صف سے اٹھا دیا تھا۔

۲۔۳۔ اگر میں نے یہ پچاس گزی پگڑی رکھ لی تو کل کو میں بھی دوسرے انسانوں کو اس طرح ذلیل سمجھنے لگوں گا۔ جیسے آج قاضی نے مجھے سمجھا جبکہ لوگ مجھے مولانا اور صدر صاحب کہیں تو میرا مزاج خواہ مخواہ بگڑ جائے گا اس لئے میں اس کے بغیر ہی بھلا۔

۴۔ پانی اگر ستھرا ہو تو پیتل کے کٹورے میں رکھیں یا مٹی کے برتن میں اس کی ذات میں کوئی فرق نہیں پڑے گا یعنی میں جو کچھ ہوں وہ پگڑی کے بغیر بھی ہوں،

۵۔ آدمی اگر عقلمند ہو تو وہ عزت کے لئے بڑی پگڑی کا محتاج نہیں،

۶۔ بڑے سر کی وجہ سے کوئی شخص بڑا نہیں بن جاتا جیسے کدو بڑا تو ہوتا ہے لیکن اندر سے کھوکھلا۔

۷۔ پگڑی کی وجہ سے گردن اکڑانے کی کیا تک پگڑی روئی کی تو ہے اور مونچھوں کی وجہ سے تکبر کیا مونچھیں بدن کی گھاس ہی تو ہیں پھر گھاس اور روئی میں کیا بڑائی

۸۔ جن لوگوں میں علم و فضل نہیں وہ صرف صورتاً انسان ہیں معنی میں نہیں تو ایسے لوگوں کو مورتیوں کی طرح خاموش رہنا چاہیئے

۹۔ جس کے پاس ہنر ہو اسے ویسے مقام کی توقع سجتی ہے صرف اونچی جگہ بیٹھ کر کوئی شخص اونچا اور نیچی جگہ بیٹھ کر نیچا نہیں ہو جاتا جیسے زحل ستارہ

۱۰۔ پٹ سن کے کانے کو بلندی کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس میں مٹھاس نہیں مگر گنا اپنی قدر و قیمت کے لئے اونچائی کا محتاج نہیں کیونکہ اسے سربلند کرنے کے لئے وہ مٹھاس کافی ہے جو اس کی ذات میں موجود ہے،

Scanned by CamScanner

۱ چہ خوش گفت خرمہرہ در گلے / چو برداشتش پر طمع جاہلے
مٹی میں پڑی ہوئی ایک کوڑی نے خوب کہا / جب اسے ایک لالچی جاہل نے اٹھایا

۲ مرا کس نہ خواہد خریدن بہ ہیچ / بدیوانگی در حریرم مپیچ
مجھے کوئی شخص کسی چیز کے بدلے نہیں خریدیگا / دیوانگی سے مجھے ریشم میں نہ لپیٹ،

۳ نہ منعم بمال از کسے بہتر ست / خر ار جل اطلس بپوشد خر ست
دولت مند مال کی بنا پر کسی سے بہتر نہیں ہے / گدھا اگر اطلسی جھول پہن لے تو بھی گدھا ہے

۴ بدیں شیوہ مرد سخن گوے چست / بآب سخن کینہ از دل بشست
بات کرنیوالے نے اس طریقے سے فی الفور / باتوں کے پانی سے دل سے کینہ دھو ڈالا

۵ دل آزردہ را سخت باشد سخن / چو خصمت بیفتاد سستی مکن
رنجیدہ دل کی بات سخت ہوتی ہے / جب نیزا دشمن گر پڑے تو سستی نہ کر

۶ چو دستت رسد مغز دشمن برار / کہ فرصت فروشوید از دل غبار
جب تیرا ہاتھ پہنچتا ہو دشمن کا بھیجا نکال دے / کیونکہ موقع دل کا غبار دھو ڈالتا ہے

۷ چناں ماند قاضی بدستش اسیر / کہ گفت اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ عَسِيرٌ
قاضی اس کے ہاتھ میں ایسے قید ہو گیا / کہ پکار اٹھا آج کا دن بڑا سخت ہے

۸ بدنداں گزید از تعجب بدین / بماندش دو دیدہ چوں فرقدین
تعجب کی وجہ سے اس نے دانتوں سے ہاتھ کاٹے / اس کی آنکھیں فرقدین کیطرح اس میں گڑ کے رہ گئیں

۹ وزاں جا جواں روئے ہمت بتافت / بروں رفت و بازش نشاں کس نیافت
اور وہاں سے جوان نے ارادے کا رخ پھیر لیا / باہر نکلا اور پھر اس کا نشان کسی نے نہ پایا

۱۰ غریو از بزرگان مجلس بخاست / کہ گوئی چنیں شوخ چشم از کجاست
بزرگان مجلس کا شور اٹھا / کہ بتلا ایسا گستاخ کہاں کا رہنے والا ہے

چہ خوش گفت۔ کیا خوب کہا خرمہرہ ایک کوڑی درگلے مٹی کے اندر پڑی ہوئی چو جب برداشتش اٹھایا اس کو پر طمع لالچی جاہلے ایک جاہل۔

۲۔ مرا مجھ کو کس کوئی شخص نہ خواہد خریدن نہیں خریدے گا بہ ہیچ کسی چیز میں بدیوانگی حماقت سے در حریرم ریشم میں مجھے مپیچ مت لپیٹ

۳۔ منعم مالدار از کسے کسی شخص سے خر گدھا، ار اگر جل اطلس اطلسی جھول بپوشد پہن لے خرست گدھا ہی ہے،

۴۔ بدیں شیوہ اس طریقے سے مرد سخن گو کی بات کرنے والے مرد نے چست جلدی بآب سخن باتوں کے پانی سے بشست دھو ڈالا

۵۔ دل آزردہ رنجیدہ دل باشد ہوتی ہے سخن بات، چو خصمت جب تیرا دشمن بیفتاد گر پڑا سستی مکن سستی مت کر۔

۶۔ چو جب دست رسد تیرا ہاتھ پہنچتا ہے مغز دشمن کا بھیجا بر آر نکال فرصت مہلت فروشوید دھو ڈالی ہے،

۷۔ چناں ماند ایسے رہ گیا بدستش اس کے ہاتھ میں اسیر قیدی کہ گفت کہ وہ پکار اٹھا اِنَّ بیشک ہٰذا یہ الیوم دن ہے عسیر مشکل

۸۔ بدنداں دانتوں سے گزید کاٹا اس نے بدین دلان ہاتھ بماندش رہ گئے اس کی دیدہ دیدہ کے ساتھ لگ کر اسکی آنکھیں در دو اس میں چوں مثل فرقدین دو ستارے جن کا رخ ہمیشہ جدی کی طرف ہوتا ہے گویا وہ اس کو دیکھتے رہتے ہیں۔ ۹۔ وزاں جا اور اس جگہ سے روئے ہمت ارادے کا چہرہ بتافت پھیر لیا بروں رفت باہر چلا گیا بازش پھر اس کو کس نیافت کسی نے نہ پایا

۱۰۔ غریو شور از بزرگان مجلس مجلس کے بڑوں سے بخاست اٹھا گوئی تو کہے چنیں ایسا شوخ چشم گستاخ از کجاست کہاں سے ہے

تشریح

۱۔ ایک کوڑی کیچڑ میں دبی ہوئی پڑی تھی ایک نادان کی نظر پڑ گئی تو اس نے قیمتی چیز سمجھ کر اسے اٹھایا کوڑی کہنے لگی،

۲۔ تجھے بے فائدہ اٹھاتے ہو مجھے کوئی شخص ایک پیسے پہ بھی نہیں خریدے گا۔ پھر ریشمی رومال میں کیا لپیٹتے ہو۔

۳۔ دولتمند مال کی وجہ سے بلند انسان نہیں ہو جاتا جیسے گدھے پر ریشمی جھول ڈال دیں تو وہ پھر بھی گدھا ہی رہے گا۔

۴۔ اس شعر میں سخن گو سے وہی مرد فقیر ہے یعنی سعدی جس نے اپنی باتوں کے آب زلال سے بد مقابل فقیہوں کے دل سے کینے کا گرد و غبار دھو ڈالا

۵۔ ۶۔ یعنی اب جبکہ خصم لاجواب ہو چکا تھا تو اسے فہمائش کرنے کا بہترین موقع تھا۔ جسے سعدی نے ضائع نہیں کیا بلکہ گرم لوہے پر چوٹیں لگا دیں اور دشمن کو پوری طرح لتاڑ کر علم کی برتری اور جہالت کی ذلت منوالی۔

۷۔ قاضی صاحب ایسے لاجواب اور مبہوت ہوئے کہ انہیں جان چھڑانی مشکل ہو گئی بے اختیار کہتے تھے کہ بھئی آج بری طرح پھنسے

۸۔ افسوس اور تعجب سے وہ اپنے ہاتھ کاٹتا تھا اور ششدر ہو کر نظر جمائے دیکھے جا رہا تھا۔ جیسے فرقدین ستارے برج جدی کو ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں۔

۹۔ سعدی اپنے علم و فضل کی دھاک بٹھا کر بغیر تعارف کرائے وہاں سے کھسک گیا پھر کسی کو تلاش کے باوجود نہ مل سکا

۱۰۔ بڑے بڑے قبہ بنا فقیہوں کے جب ہوش بحال ہوئے تو کہنے لگے یار یہ کون بلا تھی جو ایسی گستاخی اور زبان درازی کر گیا۔

Scanned by CamScanner

1 نقیب از پیش رفت ہر سو دوید
چوب دار ہر طرف اس کے پیچھے دوڑا
کہ مردے بدیں نعت و صورت کہ دید
کہ اس شکل و صورت کا کوئی آدمی کسی نے دیکھا ہے

2 یکے گفت ازیں نوع شیریں نفس
ایک نے کہا کہ اس قسم کا شیریں کلام
دریں شہر سعدی شناسیم و بس
اس شہر میں ہم تو صرف سعدی کو جانتے ہیں

3 براں صد ہزار آفریں کیں بگفت
اس پر لاکھ شاباش جس نے یہ کہا
حق تلخ بیں تا چہ شیریں بگفت
دیکھ کڑوا حق کتنی مٹھاس سے کہہ ڈالا

حکایت در توبہ کردن پادشاہزادۂ گنجہ

گنجہ کے ایک شہزادے کے توبہ کرنے کا بیان!

5 یکے پادشاہزادۂ گنجہ بود
گنجہ شہر کا ایک شہزادہ تھا
کہ نااہل و ناپاک و سرپنجہ بود
جو نااہل ناپاک اور زور آور تھا

6 بمسجد در آمد سرایان و مست
مدہوش اور گاتا ہوا مسجد میں آگھسا
مئے اندر سر و ساتگینے بدست
شراب سر میں اور صراحی ہاتھ میں

7 بمقصورہ در پارسائے مقیم
حجرے میں ایک پارسا مقیم تھا
زبان دل آویز و قلبے سلیم
جس کی زبان میٹھی اور دل صحیح تھا

8 تنے چند بر گفت او مجتمع
چند آدمی اس کے وعظ پر جمع تھے
چو عالم نباشی کم از مستمع
جب تو عالم نہیں تو کم از کم سننے والا تو ہو

9 چو بے عزتی پیشہ کرد آں حروں
جب اس سرکش نے (مسجد) کی بے عزتی اختیار کی
شدند آں عزیزاں خراب اندروں
تو وہ سارے دوست بد دل ہو گئے

10 چو منکر بود پادشاہ را قدم
جب بادشاہ کا اقدام برا ہو
کہ یارد زد از امر معروف دم
تو امر بالمعروف کا دم کون مارے،

نقیب چوب دار۔ از پیش اس کے پیچھے ہر سو ہر طرف دوید دوڑا۔ مردے ایک مرد بدیں نعت و صورت اس صفت اور شکل کا کہ دید کسی نے دیکھا۔

۲۔ یکے ایک گفت کہا ازیں نوع اس قسم کا شیریں نفس میٹھی ذات والا۔ دریں شہر اس شہر میں سعدی مصنف شناسیم ہم پہچانتے ہیں بس فقط

۳۔ براں اس پر صد ہزاراں لاکھوں آفریں شاباش کیں جس نے کہ یہ بگفت کہا، حق تلخ کڑوا حق بیں دیکھ تا چہ کتنا شیریں میٹھا بگفت کہدیا

۴۔ توبہ کردن توبہ کرنا پادشاہزادۂ گنجہ۔ گنجہ کے شہزادے کا گنجہ ایک شہر جو تبریز کے قریب واقع ہے اور نظامی گنجوی کا مسکن ہے

۵۔ یکے ایک پادشاہزادۂ گنجہ گنجہ کا ایک شہزادہ بود تھا۔ سرپنجہ زور آور۔

۶۔ بمسجد مسجد میں در آمد آیا۔ سرایاں گاتا ہوا، مست شراب میں مدہوش مئے شراب اندر سر و، سر میں ساتگینے صراحی بدست ہاتھ میں

۷۔ بمقصورہ حجرہ میں پارسائے ایک پرہیزگار مقیم رہنے والا زبان دل آویز دل سے لپٹ جانے والی زبان یعنی میٹھی قلبے سلیم سلامتی والا دل

۸۔ تنے چند کچھ آدمی بر گفت او اس کے وعظ پر مجتمع جمع تھے چو جب عالم نباشی تو عالم نہ ہو کم از مستمع سننے والے سے تو کم نہ ہو

۹۔ چو بے عزتی جب بے ادبی پیشہ کرد اختیار کی آں حروں اس سرکش نے شدند آں عزیزاں وہ دوست ہو گئے خراب اندروں بد دل یعنی کڑھنے لگے۔ کیونکہ کچھ تو کر سکتے نہ تھے ۱۰۔ چو جب منکر برا بود ہو وے قدم اقدام عمل کہ یارد زد کون مار سکے از امر معروف نیکی کے حکم کا

تشریح ا۔ انہوں نے آدمی دوڑا دیئے کہ پتہ کرکے آؤ وہ کون شخص تھا وہ نشانیاں تیلا کر بازار میں پوچھتے پھرتے تھے۔

۲۔ کسی نے ان کو تبلایا کہ ایسا شیریں گفتار اور صاحب علم و صفات سوائے سعدی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۳۔ یہ سعدی کی اپنے آپ کو دعا یا شاباش ہے کہ دیکھو بات کتنی کڑوی تھی اور میں نے کس میٹھے انداز میں کہہ ڈالی

۴۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ بادشاہوں کو نصیحت حکمت عملی سے کرنی چاہیئے انکساری اور خیر خواہی سے وہ بھی راہ راست پر آجاتے ہیں۔

۵۔ گنجہ شہر کا شہزادہ بڑا نالائق بد اخلاق اور منہ زور تھا۔

۶۔ وہ ایک دن شراب کے نشے میں مدہوش ہو کر گاتا بجاتا مسجد میں آگیا۔

۷۔ مسجد کے حجرے میں ایک صوفی صاحب رہتے تھے۔ جو بڑے پارسا اور صاحب وعظ و ارشاد تھے

۸۔ اس وقت لوگ ان کے مواعظ سے مستفید ہو رہے تھے اور مجلس جمی ہوئی تھی۔

۹-۱۰۔ شہزادہ جب اس بے حیائی اور ڈھٹائی کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو وہ اسے روکنے پر تو قادر نہیں تھے صرف دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گئے جب بادشاہ ہی برائی کا بانی ہو تو اسے کون نصیحت کرے اور امر بالمعروف کا فریضہ کیسے ادا ہو۔

Scanned by CamScanner

۱ تحکم کند سیر بر بوئے گل
لہسن کی بو پھول کی خوشبو پر غالب آجاتی ہے
فرو ماند آواز چنگ از دہل
ستار کی آواز ڈھول سے دب جاتی ہے۔

۲ گرت نہی منکر برآید ز دست
اگر تیرے ہاتھ برائی کی مخالفت ہو سکے
نہ شاید چو بیدست و پایاں نشست
تو لنجوں اور لنگڑوں کیطرح نہیں بیٹھنا چاہیئے

۳ وگر دست قوت نداری بگوے
اور اگر طاقت کا ہاتھ نہیں رکھتا تو زبان سے کہہ
کہ پاکیزہ گردد باندرز خوے
کیونکہ نصیحت سے بھی عادت ٹھیک ہوجاتی ہے

۴ چو دست و زبان را نماند مجال
جب ہاتھ اور زبان کو طاقت نہ رہے
بہمت نمایند مردی رجال
تو مرد دعا سے مردانگی دکھاتے ہیں،

۵ یکے پیش دانائے خلوت نشین
ایک شخص خلوت نشیں دانا کے سامنے
بنالید و بگریست سر بر زمین
سر زمین پر رکھ کے رو پڑا۔

۶ کہ یکبار آخر بریں رند مست
کہ ایک بار اور اس رند مست کیلئے
دعا کن کہ تا بے زبانیم و دست
دعا فرمائیں کیونکہ ہم تو بے زبان اور بے ہاتھ ہیں

۷ دم سوز ناک از دل باخبر
باخبر دل سے ایک سوز ناک آہ
قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر،
ستر تیغ و تبر سے زیادہ کارگر ہے

۸ برآورد مرد جہاندیدہ دست
جہاندیدہ آدمی نے ہاتھ اٹھاتے
چہ گفت اے خداوند بالا و پست
کیا کہا کہ اے بلندی اور پستی کے مالک

۹ خوش است ایں پسر وقتش از روزگار
یہ لڑکا زمانے سے خوش وقت ہے
خدایا ہمہ وقت او خوش بدار
خدا تو اس کے تمام اوقات خوش رکھ

۱۰ کسے گفتش اے قدوۂ راستی
کسی نے اس سے کہا کہ اے سچائی کے پیشوا
بدیں بد چرا نیکوئے خواستی
آپ نے اس بد کیلئے نیکی کیوں مانگی،

تحکم کند، غلبہ کرتا ہے، سیر، لہسن، بر بوئے گل پھول کی خوشبو پر، فرو ماند، عاجز رہ گئی، چنگ ستار، از دہل، ڈھول سے

۲- گرت اگر تجھ کو، نہی منکر برائی سے روکنا، بر آید، آسکے، ز دست ہاتھ سے، نہ شاید، نہ چاہیئے، چو مثل، بیدست و پایاں، بغیر ہاتھ پاؤں والے، نشست بیٹھا۔

۳- وگر، اور اگر، دست قوت، زور کا ہاتھ، نداری، تو نہیں رکھتا، بگو، کہہ، یعنی زبان سے روک، پاکیزہ گردد پاکیزہ ہوجائے، باندرز، ہمت سے، خو، عادت

۴- چو، جب، دست و زبان را، ہاتھ اور زبان کو نماند نہ رہے، مجال طاقت، بہمت، دعا کے ساتھ، نمایند دکھاتے ہیں۔ مردی مردانگی، رجال جمع مرد

۵- یکے ایک، پیش دانائے خلوت نشین تنہائی میں بیٹھنے والے دانا کے سامنے بنالید رویا، بگریست رو پڑا۔ بر زائد ہے سر بر زمین زمین کے اوپر

۷- دم سوز ناک، جلنے والا سانس، مراد آہ، دل باخبر خبر رکھنے والا دل، قوی تر زیادہ مضبوط، ہفتاد ستر تیغ تلوار، تبر کلہاڑی،

۸- بر آورد، نکالا مرد جہاندیدہ جہان دیکھے ہوئے مرد نے، دست، ہاتھ، چہ گفت کیا کہا، خداوند بالا و پست، بلندی اور پستی کے مالک

۹- خوش است، اچھا ہے، ایں پسر یہ لڑکا وقتش اس کا وقت، از روزگار، زمانے سے خدایا، اے خدا ہمہ وقت او اس کا تمام وقت خوش بدار، خوش رکھ

۱۰- کسے کسی نے، گفتش اس کو کہا، قدوۂ راستی سچائی کے پیشوا، بدیں بد اس بد کو، چرا کیوں نیکوئے، خواستی، اچھائی مانگی تو نے،

تشریح ۱- بادشاہ کے اخلاق رعایا پر اثر انداز ہوتے ہیں، کیونکہ الناس علیٰ دین ملوکہم اس لئے امر بالمعروف کرنے والوں کی آواز جس کی مثال ستار جیسی ہے بادشاہوں کے احکام کے سامنے جو ڈھول کی حیثیت رکھتے ہیں، دم توڑ جاتی ہے اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی،

۲- یہ امر بالمعروف کا پہلا درجہ ہے کہ جو شخص ہاتھ کی طاقت سے برائی کو روک سکتا ہو اس پہ فرض ہے کہ ہاتھ چلائے اور برائی کا دروازہ بند کر دے،

۳- یہ اس کا دوسرا درجہ ہے کہ جو ہاتھ سے نہیں روک سکتا وہ زبان سے منع کر کے اپنا فرض ادا کرے

۴- یہ اس کا تیسرا درجہ ہے کہ جو اپنی کمزوری کی وجہ سے زبان سے بھی نہ کہہ سکتا ہو، وہ دل سے برا سمجھے اور خدا کے سامنے اس کے خاتمہ کی دعا کرے

۵-۶- سامعین وعظ میں سے ایک شخص نے بزرگ سے رو رو کے عرض کیا کہ اے شیخ شہزادے کو ہم ہاتھ اور زبان سے منع تو نہیں کر سکتے آپ خدا کے سامنے ہی دعا کریں کہ وہ اسے ہدایت نصیب کرے اور مسجد کی حرمت کا پاس کرنے والا بنا دے،

۷- بسا اوقات دردمند دل کی دعا تیر و تبر سے زیادہ کام کر جاتی ہے اس لئے آپ دعا سے اس کا ازالہ فرمائیں

۸-۹- بزرگ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور کہا کہ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے یہ لڑکا جیسے اس وقت خوشحال ہے، تو اسے ہمیشہ خوشحال اور فارغ البال ہی رکھ،

۱۰- سامعین میں سے ایک بول پڑا کہ شیخ آپ نے اس بدکار کے لئے خوشحالی کی دعا کیوں کی ہے،

Scanned by CamScanner

۱ چہ بدعہد را نیک خواہی زدہر — چہ بدخواستن بر سرِ خلق شہر
بداوقات کے لیے نیکی چاہنا — شہری عوام کے لیے بدخواہی کے برابر ہے

۲ چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش — چو سِرِّ سخن در نیابی مجوش
ہوش مند صاحب نظر نے ایسے کہا۔ — جب بات کا راز نہیں جانتا تو جوش نہ دکھا

۳ بطامات مجلس نیارا ستم — ز داد آفریں توبہ اش خواستم
میں نے فضولیات سے مجلس نہیں سجا رکھی — خالق انصاف سے میں نے اس کی توبہ چاہی ہے

۴ کہ ہرگہ کہ باز آید از خوئے زشت — بعیشے رسد جاوداں در بہشت
کہ جب کبھی وہ اپنی بری عادت سے باز آجائیگا — بہشت میں عیش جاودانی کو پائے گا!

۵ ہمیں پنج روز ست عیشِ مُدام — بترک اندرش عیشہائے مدام
شراب کا عیش تو یہی پانچ دن ہے — اس کے چھوڑ دینے میں دائمی عیش ہے!

۶ حدیثے کہ مردِ سخن ساز گفت — یکے زاں میاں با ملک باز گفت
بات بنانے والے مرد نے جو بات کہی — ان میں سے ایک نے بادشاہ کو جا کہی

۷ ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ — بِبارید بر چہرہ سیل دریغ
بے خودی سے بادل کیطرح اس کی آنکھوں میں پانی آگیا — اس نے افسوس کا سیلاب چہرے پر بہا دیا

۸ بہ نیرانِ شوق اندرونش بسوخت — حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت
شوق کی آگ سے اس کا دل جل گیا — حیا نے آنکھیں اس کے پاؤں پر سی ڈالیں

۹ بر نیک محضر فرستاد کس — در توبہ کوباں کہ فریاد رس
نیک دل آدمی کے پاس اس نے کسی کو بھیجا — توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہ فریاد رسی کر

۱۰ قدم رنجہ فرمائی تا سر نہم — سرِ جہل و نا راستی بر نہم
آپ قدم رنجہ فرمائیں تا کہ میں سر جھکا دوں — نادانی اور بدچلنی کا خیال چھوڑ دوں

چہ کیا بدعہد بری اوقات والا نیک خواہی۔ نیکی چاہنا ہے تو زدہر زمانے سے چہ کیا بدخواستن برائی چاہنا۔ بر سرِ خلق شہر شہر کی مخلوق کے سر پر۔

۲۔ چنیں ایسے گفت اس نے کہا بینندۂ تیز ہوش تیز ہوش دیکھنے والا چو جب سِرّ سخن بات کا راز در نیابی نہیں پاتا تو مجوش جوش میں مت آ

۳۔ بطامات فضولیات سے نیارا ستم نہیں سجائی میں نے ز داد آفریں انصاف پیدا کرنے والے سے توبہ اش اس کی توبہ خواستم چاہی میں نے

۴۔ ہرگہ جس وقت باز آید باز آجائے از خوئے زشت اپنی بری عادت سے بعیشے رسد عیش کو پہنچے گا جاوداں ہمیشہ کا۔

۵۔ ہمیں یہی پنج روز ست پانچ دن ہے عیش مدام شراب کا عیش بترک اندرش اس کو چھوڑنے میں عیشہائے مدام ہمیشہ کا عیش۔

۶۔ حدیثے کہ جو بات کہ مردِ سخن ساز بات بنانے والے مرد نے گفت کہی یکے ایک زاں میاں ان کے درمیان سے با ملک بادشاہ کو باز گفت جا کہی

۷۔ ز وجد بے خودی سے آب پانی در چشمش اس کی آنکھوں میں آمد آیا چو میغ بادل کی طرح بِبارید برسایا سیل دریغ افسوس کا سیلاب

۸۔ نیرآن جمع نار آگ اندرونش اس کے اندر بسوخت جل گیا۔ حیا دیدہ حیا نے آنکھیں بر پشت پالیش اس کے پاؤں کی پشت پر بدوخت سی دیا۔

۹۔ بر نیک محضر نیک طبع کے پاس فرستاد کس کسی کو بھیجا در توبہ کوباں توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والا۔ فریاد رس فریاد کو پہنچ ۱۰۔ قدم رنجہ فرمائے یعنی تشریف لائے تا سر نہم تا کہ سر رکھوں میں سرِ جہل و ناراستی بدچلنی اور جہالت کا خیال بر نہم باہر نکالوں میں

تشریح۔

۱۔ بد اخلاق اور بد معاملہ شخص کے لئے اچھائی کی دعا کرنا اہل شہر کے لئے بدی کی دعا کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اسکی فرات ہی شہر والوں کے لئے مصیبت ہے۔

۲ ۳ ۴۔ صاحب بصیرت ہوشمند بزرگ نے جواب دیا کہ تجھے اس کا بھید معلوم نہیں ہیں تمہیں کو اس بات نہیں سنار ہا میں نے خدا سے اس کے لئے توبہ کی توفیق مانگی ہے جب یہ توبہ تائب ہو جائے گا تو اس کی ذات سے مخلوق کو نفع پہنچے گا۔ اور خود بھی آخرت کا عیش جاودانی پائیگا

۵۔ شراب کا نشہ تو اس دنیا سے وابستہ ہے جو چند روزہ ہے جو اسے چھوڑ دے اسے آخرت میں ہمیشہ کی عیش وعشرت نصیب ہوگی،

۶۔ بزرگ نے شہزادے کے متعلق جن نیک خیالات کا اظہار کیا کسی نے جاکر شہزادے کے گوش گزار کر دیں

۷ - ۸ - شہزادہ سن کر زار و قطار رونے لگا، کہ میرے جیسے سیہ کار کے متعلق ایک وقت کا شیخ ایسی توقعات اور نیک خیالات رکھتا ہے شوق کی آگ اس کے دل میں لگ گئی حیا کی وجہ سے آنکھیں زمین پر جم گئیں

۹ - ۱۰ - فی الفور ایک قاصد بھیجا کہ جاؤ بزرگ کو بلا کر لاؤ تا کہ وہ مجھے توبہ کرائے اور سیاہ خانہ کو مشرف فرمائے،

۱	دو رویہ ستادند بر در سپاہ دروازے پر سپاہی دو طرفہ کھڑے ہو گئے	سخن پرور آمد در ایوانِ شاہ نصیحت کنندہ شاہی محل میں آ گیا	
۲	شکر دید و عناب و شمع و شراب اس نے شکر عناب شمع اور شراب دیکھی	دہ از نعمت آباد و مردم خراب بستی نعمتوں سے آباد اور لوگ برباد دیکھے	
۳	یکے غائب از خود یکے نیم مست کوئی بے خود کوئی نیم مست	یکے شعر گویاں صراحی بدست کوئی صراحی ہاتھ میں لیے شعر گا رہا ہے	
۴	ز سوئے بر آوردہ مطرب خروش ایک طرف سے گویّے نے سر نکالی ہوئی	ز دیگر سو آوازِ ساقی کہ نوش دوسری طرف سے ساقی کی آواز کہ پیجیے	
۵	حریفاں خراب از مئے لعل رنگ سرخ رنگ کی شراب سے دوست بدمست	سرِ چنگی از خواب در بر چو چنگ نیند کی وجہ سے ستار نواز کا سر ستار کی طرح بغل میں	
۶	نبود از ندیمانِ گردن فراز اونچی گردن والے ندیموں میں سے	بجز نرگس آں جا کسے دیدہ باز وہاں نرگس کے سوا کسی کی آنکھیں کھلی نہ تھیں	
۷	دف و چنگ با یکدگر سازگار طبلہ و ستار ایک دوسرے سے ہم آہنگ تھے	بر آوردہ زیر از میاں نالہ زار ستار کی دھیمی آواز نے دف کی بھدی آواز کے اندر سے نکال	
۸	بفرمود در ہم شکستند خورد اس نے حکم دیا کہ توڑ کے چور چور کر دیں	مبدل شد آں عیشِ صافی بدُرد وہ صاف ستھرا عیش تلچھٹ سے بدل گیا	
۹	شکستند چنگ و گسستند رود انہوں نے ستار پھوڑ دی اور تار توڑ دیئے	بدر کرد گویندہ از سر سرود گویّے نے سر سے گانا نکال دیا	
۱۰	بمیخانہ در سنگ بر دَن زدند میخانے میں مٹکے پر پتھر دے مارے	کدو را نشاندند و گردن زدند کدو کو بٹھا کر اس کی گردن مار دی	

دو رویہ دو طرفہ ستادند کھڑے ہو گئے۔ بر در دروازے پر سپاہ لشکر سخن پرور بات پالنے والا آمد آیا در ایوانِ شاہ بادشاہ کے محل میں۔

۲۔ دید دیکھا اس نے دِہ گاؤں مراد محل شاہی مردم لوگ۔

۳۔ یکے ایک غائب از خود بے خود نیم مست آدھا بے ہوش، شعر گویاں شعر پڑھنے والا بدست ہاتھ میں،

۴۔ ز سوئے ایک طرف سے بر آوردہ نکالا ہوا، مطرب گویّا خروش چیخ۔ ز دیگر سو دوسری طرف سے نوش پی

۵۔ حریفاں جمع ساتھی خراب از مے شراب سے مست لعل رنگ سرخ رنگ کی سرِ چنگی ستار والے کا سر خواب نیند سے در بر بغل میں

۶۔ نبود نہیں تھا۔ ندیماں جمع ہم نشین گردن فراز اونچی گردن والا بجز نرگس نرگس کے سوا۔ آں جا وہاں کسے کوئی شخص دیدہ باز آنکھیں کھلی

۷۔ دف و چنگ طبلہ اور ستار با یکدگر ایک دوسرے کے ساتھ، ساز گار موافقت کرنے والا بر آوردہ نکالے ہوئے زیر دھیمی آواز از میاں درمیان سے نالہ موٹی آواز زار سُر

۸۔ بفرمود اس نے حکم دیا در ہم شکستند توڑ ڈالی خورد چھوٹی چھوٹی، مبدل شد بدل گیا آں عیشِ صافی۔ وہ صاف ستھرا عیش۔ بدرد تلچھٹ سے،

۹۔ شکستند توڑ ڈالی چنگ ستار گسستند توڑ ڈالی رود تار بدر کرد باہر کیا گویندہ گانے والا۔ از سر سر سے سرود گانا۔ ۱۰۔ میخانہ شراب خانہ، سنگ پتھر بردن مٹکے پر، زدند مارا انہوں نے کدو را، کدو کو نشاندند بٹھایا انہوں نے گردن زدند گردن مار دی۔

تشریح

۱۔ بزرگ کے استقبال کے لئے سڑک کے دو طرفہ فوجی دستے کھڑے کر دیئے اور بزرگ تشریف لے آیا

۲۔ اس نے آکر دیکھا تو محل شاہی کے عنوان ہی دوسرے ہیں شمع و شراب کی محفل جمی ہوئی ہے اور لوگ نشے میں بدمست ہیں۔

۳۔ کوئی بے خود ہے کوئی نیم مدہوش ہے کوئی صراحی بدست شعر گا رہا ہے

۴۔ ایک طرف گویّا سُر بلند کر رہا ہے دوسری طرف ساقی پکار رہا ہے کہ صاحب اور لیجیے،

۵۔ تمام شرکائے محفل نشے سے جھوم رہے ہیں، ستار بجانے والا اونگھ رہا ہے نیند کی وجہ سے اس کا سر ستار کی طرح بغل میں جھک گیا ہے۔

۶۔ ایک گل نرگس کی آنکھ کھلی ہوئی تھی باقی سب کے سب مدہوش ہو کر سو رہے تھے۔

۷۔ طبلے اور سارنگی کی ملی جلی آوازیں آ رہی تھیں سارنگی کی دھیمی آواز طبلے کی دھب دھب کے بیچ میں کبھی کبھی سنائی دیتی تھی

۸۔ شہزادے نے حکم دے دیا کہ گانے بجانے کے تمام ساز توڑ دیئے جائیں اور یہ بے حیائی کی محفل اجاڑ دی جائے

۹-۱۰۔ حکم کی دیر تھی خدام نے سارنگیاں پھوڑ دیں اور ان کی تاریں توڑ دیں۔ گویّوں کی آوازیں گلے ہی میں اٹک گئیں شراب کے مٹکوں کو بھی پتھر مار کر توڑ دیا تونبے کی گردن بھی مار دی گئی،

۱ رواں خمر و چنگ اوفتادہ نگوں
شراب بہہ گئی اور ستار اوندھی ہو گئی
تو گفتی شد ست از بط کشتہ خوں
تو کہے کہ ذبح کردہ بطخ کا خون ہے

۲ خم آبستن خمر نہ ماہہ بود
مٹکی نو ماہی شراب کی حاملہ تھی
دراں فتنہ دختر بینداخت زود
اس نے جلدی سے لڑکی جن دی،

۳ شکم تا بنافش دریدند مشک
مشک کا پیٹ اسکی ناف تک پھاڑ ڈالا
قدح را بروچشم خونیں پر اشک
پیالے کی خونیں آنکھیں آنسو سے اشکبار ہو گئیں،

۴ بفرمود تا سنگ صحن سرائے
اس نے حکم دیا تو گھر کے صحن کے پتھر
بکندند و کردند نو باز جائے
انہوں نے اکھیڑ کر اسکی جگہ نئے لگا دیئے

۵ کہ گلگونہ خمر یاقوت خام
کیونکہ یاقوتی رنگ کی شراب کا غازہ
بشستن نمے شد ز روئے رخام
دھو کر سنگ مرمر سے صاف نہیں کیا جاسکتا تھا

۶ عجب نیست بالوعہ گر شد خراب
چہ بچہ اگر مدہوش ہو گیا تو کوئی تعجب نہیں
کہ خورد اندراں روز چندیں شراب
کیونکہ آج اسی نے اسقدر شراب پی تھی

۷ دگر ہر کہ بربط گرفتے بکف
پھر جو کوئی بھی سرنگی ہاتھ میں لیتا
قفا خوردے از دست مردم چو دف
لوگوں کے ہاتھ سے طبلے کی طرح ڈھول کھاتا

۸ وگر فاسقے چنگ بردے بدوش
اگر کوئی بدکار ستار کندھے پہ رکھتا
بمالیدے اورا چو طنبور گوش
تو وہ طنبورے کیطرح اسکے کان اینٹھتا

۹ جوانے سر از کبر و پندار مست
جس جوان کا سر تکبر اور غرور سے بھرا ہوا تھا
چو پیراں بکنج عبادت نشست
وہ بوڑھوں کیطرح عبادت کے کرنے میں بیٹھ گیا

۱۰ پدر بارہا گفتہ بودش بہول
باپ نے اسے بارہا ڈانٹ کر کہا تھا
کہ پاکیزہ رو باش و شائستہ قول
کہ نیک چلن اور مہذب کلام ہو جا

رواں، جاری، خمر، شراب، چنگ، ستار، اوفتادہ پڑی ہوئی، نگوں اوندھی، گفتی۔ تونے کہا، شد ست ہوا ہے، از بط کشتہ، مری ہوئی بطخ
۲ خم، گھڑا، آبستن خمر، شراب کی حاملہ نہ ماہہ، نو ماہ کی بود تھی، دراں فتنہ، اس فتنے میں، دختر بیٹی، بینداخت، گرادی، زود، جلدی
۳ شکم، پیٹ، تا بنافش، اس کی ناف تک، دریدند پھاڑا انہوں نے، قدح پیالہ چشم خونیں خونی آنکھیں، پر اشک، آنسوؤں سے بھری ہوئی،
۴۔ بفرمود، حکم دیا، سنگ صحن سرا گھر کے صحن کے پتھر بکندند، اکھیڑ ڈالے، کردند، کر دیئے، نو نئے، باز پھر جائے جگہ پر،
۵۔ گلگونہ غازہ، خمر یاقوت خام یاقوتی رنگ کی شراب بشستن، دھونے سے، نمے شد نہیں اتر سکتی، ز روئے رخام، سنگ مرمر کے اوپر سے،
۶۔ عجب نیست، تعجب نہیں ہے، بالوعہ، چہ بچہ شد ہوگیا، خراب، مست، خورد، پی اندراں روز، اس دن میں، چندیں شراب اتنی شراب
۷۔ دگر ہر کہ پھر جو کوئی بربط گرفتے، سرنگی پکڑتا بکف ہاتھ میں قفا خوردے ڈھول کھاتا، از دست مردم لوگوں کے ہاتھ سے چو دف، طبلے کی طرح،
۸۔ وگر فاسقے، پھر کوئی بدکار چنگ بردے ستار لے جاتا بدوش، کندھے پر بمالیدے، ملتا اور اسکے، چو طنبور، طنبورے کی طرح، گوش کان
۹ جوانے، ایک جوان، سر از کبر و پندار، سر تکبر اور غرور سے، چو پیراں بوڑھوں کی طرح بکنج عبادت عبادت کے کونے میں نشست بیٹھ گیا ۱۰۔ پدر، باپ، بارہا بہت دفعہ، گفتہ بود، کہا تھا۔ بہول رعب سے، پاکیزہ رو نیک چلن، باش ہو جا، شائستہ قول، مہذب بات والا۔

تشریح
۱۔ سرخ شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے بطخ ذبح کرنے سے خون بہا کرتا ہے بطخ گویا سرنگی کو کہا ہے جس کے بیچ میں شراب بہہ رہی تھی
۲۔ نو نو مہینے کی بھری ہوئی شراب مٹکے ٹوٹنے سے ایک دم فرش پر بکھر گئی شاعرانہ زبان میں اس کو بچہ جننے سے تشبیہ دی ہے
۳۔ شراب کا مشکیزہ مکمل چیر دیا گیا جس پہ پیالے نوحہ کر رہے تھے کیونکہ اب پیالوں میں شراب کہاں سے بھر سکتی تھی۔
۴، ۵ شہزادے نے کہا صحن کا فرش بھی اتنا پلید ہو گیا ہے کہ دھونے سے پاک نہیں ہو سکتا اس کے پتھر اکھیڑ دو اور نئے اور پاک پتھر لگا دو۔
۶۔ ہاتھ دھونے کا چہ بچہ یا شراب کا حوضچہ ممکن ہے بدہضمی اور خمار کا شکار ہو گیا ہو، کیونکہ آج اس میں بے تحاشہ شراب بھر سکتی تھی
۷۔ اب کسی کو جرأت نہ تھی کہ سارنگی کو ہاتھ لگائے، اگر کوئی ایسی غلطی کر بیٹھتا تو اس کی پٹائی ہوتی۔
۸۔ کوئی بدکار اگر بھولے سے سارنگی کندھے سے لگا لیتا تو شہزادہ اس کی ایسی گوشمالی کرتا جیسے طنبورے کی کی جاتی ہے۔
۹۔ جو جوان کل تک تکبر اور غرور کا پتلا تھا، آج بفضل خدا پیران پارسا کی طرح گوشۂ عبادت میں بیٹھ گیا۔
۱۰۔ بادشاہ نے اسے ہر طرح فہمائش کی تھی ڈرایا دھمکایا بھی تھا، کہ بدچلنی چھوڑ دے اور راست روی اختیار کر۔

Scanned by CamScanner

۱ جفائے پدر بردو زندان وبند
باپ کی سختی اور قید وبند برداشت کی
چناں سود مندش نیامد کہ پند
جو ایسی مفید ثابت نہ ہوئی جیسی نصیحت

۲ گرش سخت گفتے سخنگوئے سہل
نرم بات کرنے والا اگر اسے سختی سے کہتا
کہ بیروں کن از سر جوانی وجہل
کہ سر سے جوانی وجہالت دور کردے

۳ خیال وغرورش براں داشتے
گھمنڈ اور غرور اسے اس بات پر آمادہ کرتا
کہ درویش را زندہ نگذاشتے
کہ درویش کو زندہ نہ چھوڑے

۴ سپر نفگند شیر غراں زجنگ
دھاڑنے والا شیر جنگ کی ڈھال نہیں گراتا
بیندیشد از تیغ براں چنگ
پنجے کی تیغ براں کے متعلق سوچتا ہے،

۵ بنرمی زدشمن تواں کرد دوست
نرمی سے دشمن کو دوست بنا سکتے ہیں
چو با دوست سختی کنی دشمن اوست
جب تو دوست سے سختی کریگا وہی دشمن ہو جائیگا

۶ چو سنداں کسے سخت روئی نکرد
اہرن کیطرح کسی نے سخت روئی نہیں کی
کہ خائیسک تادیب بر سر نخورد
کہ ادب کا ہتھوڑا سر پر نہ کھایا ہو

۷ بگفتن درشتی مکن با امیر
افسر کے ساتھ گفتگو میں سختی نہ کر
چو بینی کہ سختی کند سست گیر
جب تو دیکھے کہ سختی کرتا ہے تو نرم ہو جا

۸ باخلاق با ہر کہ بینی بساز
تجھے جو بھی نظر آئے اخلاق کیساتھ اس سے نباہ
اگر زیر دست ست وگر سرفراز
اگرچہ ماتحت ہے یا سر بلند

۹ کہ ایں گردن از نازکی برکشد
کیونکہ تکبر سے یہ گردن کھینچ لے گا
بگفتار خوش واں سر اندر کشد
اور وہ میٹھی بات سے فرمانبردار ہو جائیگا

۱۰ بشیریں زبانی تواں برد گوئے
شیریں بیان سے گیند لے جا سکتے ہیں
کہ پیوستہ تلخی برد تند خوئے
کیونکہ بدمزاج ہمیشہ تلخی اٹھاتا ہے،

جفائے پدر، باپ کی سختی، برد، لے جاتا، زندان وبند، قید اور بیڑی، چناں ایسی، سود مندش، فائدہ مند اس کو، نیامد، نہ آئی کہ پند، جیسی کہ نصیحت،

۲- گرش، اگر اسکو، سخت گفتے، سخت کہتا، سخنگوئے سہل، نرم بات کہنے والا۔ بیروں کن، باہر کردے از سر، سر سے، جوانی وجہل، جوانی اور نادانی۔

۳- غرورش، غرور اسکو، براں داشتے اس بات پر آمادہ کرتا۔ نگذاشتے، نہ چھوڑے،

۴- سپر ڈھال، نفگند، نہیں ڈالتا، شیر غراں دھاڑنے والا شیر، بیندیشد، سوچتا ہے، از تیغ براں چنگ پنجے کی کاٹنے والی تلوار سے

۵- بنرمی- نرمی سے، تواں کرد، کر سکتے ہیں، چو با دوست، جب دوست کے ساتھ، سختی کنی، تو سختی کرے، دشمن اوست، دشمن وہ ہے

۶- چو، مثل، سنداں، اہرن، کسے، کوئی شخص سخت روئی - ناراضگی نکرد، نہیں کی، خائیسک تادیب، ادب سکھانے کا ہتھوڑا، نخورد، نہ کھایا ہو

۷- بگفتن، بات کرنے میں، درشتی، سختی، مکن مت کر، با امیر، حاکم کے ساتھ، چو بینی جب تو دیکھے سختی کند، سختی کرتا ہے، سست گیر، نرمی برت

۸- باخلاق، اخلاق کے ساتھ با ہر کہ بینی جس کو بھی دیکھے تو اس کے ساتھ، بساز، موافقت کر زیر دست ماتحت، سرفراز، سربلند

۹- ایں، یہ مراد سربلند، از نازکی تکبر سے، برکشد کھینچتا ہے، بگفتار خوش، اچھی بات سے واں اور وہ سر اندر کشد، سر کو اندر کھینچے گا یعنی فرمانبردار ہو جائے گا۔ ۱۰- بشیریں زبانی میٹھی بات سے، تواں برد لے جا سکتے ہیں۔ گیند معنی بازی جیت سکتے ہیں، پیوستہ ہمیشہ، تلخی برد، تلخی لے جاتا ہے، تند خو، بدمزاج

تشریح،

۱- وہ باپ کی ساری سختیاں حتیٰ کہ قید وبند بھی برداشت کر گیا۔ مگر بے راہ روی نہ چھوڑی۔ آج جب توفیقِ خداوندی شاملِ حال ہوئی تو بزرگ کی ایک نصیحت نے اس کی دنیا بدل ڈالی

۲-۳- بزرگ بھی اگر باپ کی طرح ڈانٹ کر اسے فہمائش کرتا تو وہ اس کے بھی خون کا پیاسا ہو جاتا

۴- شیر پہ اگر حملہ کیا جائے، تو مدمقابل کتنا ہی طاقت ور ہو ہتھیار نہیں ڈالتا، بلکہ پنجہ مار کر اسے ہلاک کرنے کی سوچتا ہے،

۵- یہ نرمی ہی کی تاثیر ہے کہ اس سے دشمن کو دوست اور بد کو نیک بنایا جا سکتا ہے ورنہ سختی سے تو دوست بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

۶- اہرن کو دیکھو جب سخت روئی کا رویہ اختیار کرتی ہے تو اسے بڑے بڑے ہتھوڑوں کی ضربیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

۷- حاکم سے گفتگو کا موقع ہو تو نہایت نرمی اور سلیقے سے بات کرو وہ اگر سختی بھی کرے تو خود نرم رہو یہی مصلحت کا تقاضا ہے،

۸-۹- ماتحت ہو، یا افسر ہر ایک سے نرم خوئی کا معاملہ کرو سخت روئی سے افسر بگڑ جائے گا، اور شیریں گفتار سے ماتحت غلام ہو جائے گا۔

۱۰- شیریں بیانی سے بازی جیتی جا سکتی ہے، تند خو تو ہمیشہ سختیاں اور مخالفتیں برداشت کرتا ہے مگر کام نہیں نکال سکتا،

Scanned by CamScanner

۱ تو شیریں بیانی ز سعدی بگیر — ترش روے را گو بتلخی بمیر
تو شیریں زبانی سعدی سے سیکھ لے — ترش رو کو کہدے کہ تلخی میں مرجا

حکایت طواف عسل

شہد کی پھیری والے کی حکایت

۳ شکر خندہ انگبیں مے فروخت — کہ دلہا ز شیرینیش مے سوخت
ایک ہنس مکھ آدمی شہد بیچا کرتا تھا — جس کی مٹھاس سے لوگوں کے دل جلتے تھے

۴ بتانے میاں بستہ چوں نیشکر — بر او مشتری از مگس بیشتر
گنے کی طرح کمر بستہ محبوب — اس کے گاہک مکھیوں سے بھی زیادہ تھے،

۵ گر او زہر برداشتے فی المثل — بخوردندے از دست او چوں عسل
بالفرض اگر وہ زہر بھی اٹھا لاتا — تو اس کے ہاتھ سے شہد کیطرح کھا جاتے

۶ گرانے نظر کرد در کار او، — حسد برد بر روز بازار او
ایک بھدے شخص نے اس کے کاروبار کو دیکھا — تو اس کے بازار کی رونق پہ حسد کرنے لگا

۷ دگر روز شد گرد گیتی رواں — عسل بر سر و بر سرکہ بر ابرواں
دوسرے دن وہ بھی شہر کے گرد پھیری کرنے لگا — سر پر شہد ابرووں پر سرکہ

۸ بسے گرد فریاد خواں پیش و پس — کہ ننشست بر انگبینش مگس
وہ بولی کرتا ہوا آگے پیچھے بہت گھوما — لیکن اس کے شہد پر مکھی بھی نہ بیٹھی

۹ شبانگہ چو نقدش نیامد بدست — بدلتنگ روئی بکنجے نشست
جب اسے کچھ نقدی حاصل نہ ہوتی تو رات کو — منہ پھلا کر ایک کونے میں بیٹھ گیا،

۱۰ چوں عاصی ترش کردہ روی از وعید — چو ابروئے زندانیاں روز عید
جیسے دھمکی کیوجہ سے گنہ گار کا چہرہ چڑھا ہوا ہوتا ہے — جیسے عید کے دن قیدیوں کی ابروئیں،

۱۔ شیریں زبانی میٹھی بات کرنا، سعدیؒ مصنف، بگیر لے سیکھ لے، ترش روے را، ترش رو کو گو تو کہہ، تلخی بمیر، تلخی میں مرجا۔
طواف پھیری والا، عسل شہد
۳۔ شکر خندہ، مسکراہٹ، انگبیں شہد مے فروخت بیچتا تھا۔ دلہا جمع دل، از شیرینیش، اس کی شیرینی سے، مے سوخت جلتے تھے،
۴۔ بتانے، چند محبوب میاں بستہ کمر باندھے ہوئے چوں مثل، نیشکر، گنا، بر او اس پر، مشتری، خریدار مگس، مکھی، بیشتر، زیادہ
۵۔ گر اگر، او وہ، برداشتے، اٹھا لیتا، فی المثل مثال کے طور پہ، بخوردندے، کھا جاتے، از دست او، اس کے ہاتھ سے، چوں عسل مثل شہد کے
۶۔ گرانے ایک بھدا آدمی نظر کرد، نظر کی در کار او اس کے کام میں، حسد برد، حسد لے گیا، روز، دن مراد رونق روز بازار او اس کے بازار کی رونق۔
۷۔ دگر روز، دوسرے دن، شد ہو گیا گرد گیتی زمین یا بستی کے گرد، رواں، روانہ عسل شہد بر سر، سر پہ برابرواں، ابرووں پہ،
۸۔ بسے گرد، بہت گھوما۔ فریاد خواں چیختا ہوا پیش و پس آگے اور پیچھے، ننشست، نہ بیٹھی بر انگبینش اس کے شہد پہ
۹۔ شبانگہ، رات کے وقت، چو، جب نقدش نقدی اس کو، نیامد، نہ آئی، بدست ہاتھ میں، بدلتنگ روئی ایسی دل تنگی جس کا چہرے پہ اثر ہو، بکنجے ایک کونے میں نشست بیٹھ گیا، ۱۰۔ چوں عاصی گنہ گار کی طرح، ترش کردہ کھٹا کئے ہوئے روی چہرہ از وعید خدا کی دھمکی سے، چو مثل ابروئے زندانیاں قیدیوں کی ابروؤں کی طرح روز عید

تشریح:
۱۔ اگر خوش بیانی اور شیریں زبانی سیکھنی ہو تو سعدیؒ سے سیکھ لو ترش رو کے تیرے پاس کچھ نہیں اسے تلخی میں مرنے کے لئے چھوڑ دو
۲۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ خوش بیانی اور شیریں کلامی سے لوگوں کے دل خریدے جا سکتے ہیں اور سخت گوئی اور بدکلامی سے شہد بھی نہیں بیچا جا سکتا۔
۳۔ کوئی خوبصورت اور ہنس مکھ آدمی پھیری کر کے شہد بیچتا تھا۔ اس کا حسن لوگوں کے لئے مصیبت بنا ہوا تھا۔ لوگ اس کے اشتیاق میں جلتے رہتے تھے۔
۴۔ شہر کے حسین غلاموں کی طرح اس کے سامنے کمر بستہ ایسے لگتے جیسے گنے پر گرہ ہوتی ہیں اور وہ مکھیوں سے بھی زیادہ اس کے گاہک تھے۔
۵۔ وہ بیچتا تو شہد لیکن مقبولیت کی وجہ سے بالفرض اگر وہ زہر بھی بیچنے لگتا تو لوگ شہد سمجھ کر کھا جاتے اور ہاتھوں ہاتھ بک جاتا۔
۶۔ کسی بد صورت نے اس کی بکری اور گاہکی دیکھی تو برداشت نہ کر سکا دل میں مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔
۷۔ اگلے دن وہ بھی شہد لے کر پھیری کرنے لگا۔ سر پہ شہد رکھا ہوا تھا لیکن بھنویں ایسے بنی ہوئی تھیں جیسے ان پہ سرکہ ملا ہوا ہو۔
۸۔ سارا دن ذلیل و خوار ہوتا رہا۔ مگر ایک بھی شخص نے اس سے شہد نہ خریدا یہاں مکھی سے مراد گاہک ہے۔
۹۔ رات کو گھر واپس ہوا، تو بکری نہ ہونے کی وجہ سے غمگین اور دل شکستہ ایک کونے میں بیٹھ کر سوچنے لگا۔
۱۰۔ گنہ گاروں کے لئے قرآن میں جو دھمکیاں ذکر ہوئی ہیں انہیں پڑھ کر متعلقہ گناہگار جیسے منہ بناتا ہے ایسا ہی اس نے بنا رکھا تھا اور عید کے دن غصے کی وجہ سے جیسے قیدیوں کی بھنویں ہوتی ہیں ایسے ہی اس کی تھیں۔

Scanned by CamScanner

۱ زنے گفت بازی کناں شوئے را ۔ عسل تلخ باشد ترش روئے را
ایک عورت نے ہنستے ہوئے شوہر سے کہا ۔ ترش رو کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے

۲ حرامت بود نان آں کس چشید ۔ کہ چوں سفرہ ابرو بہم درکشید
اس شخص کی روٹی چکھنا تجھے حرام ہے ۔ جو دستر خوان کی طرح ابرو سکیڑے

۳ مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت ۔ کہ بدخوئے باشد نگونسار بخت
اے صاحب اپنے آپ پہ معاملہ سخت نہ کر ۔ کیونکہ بد مزاج کا نصیب اوندھا ہوتا ہے

۴ گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست ۔ چو سعدیؔ زبان خوشت نیز نیست
میں نے مانا کہ تیرے پاس سونے چاندی میں سے کوئی چیز نہیں ۔ تو کیا سعدیؔ جیسی میٹھی زبان بھی نہیں ہے

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

حکایت نیک مردوں کی عاجزی کے بیان میں

۶ شنیدم کہ فرزانۂ حق پرست ۔ گریباں گرفتش یکے رند مست
میں نے سنا کہ ایک حق پرست عقلمند آدمی کا ۔ ایک رند مست نے گریبان پکڑ لیا

۷ ازاں تیرہ دل مرد صافی دروں ۔ قفا خورد و سر برنکرد از سکوں
صاف باطن شخص نے اس سیاہ دل سے ۔ دھول کھائی پر سکون کی وجہ سے سر نہ اٹھایا

۸ یکے گفتش آخر نہ مردی تو نیز ۔ تحمل دریغست ازیں بے تمیز
ایک نے اس سے کہا آخر تو بھی مرد نہیں ہے ۔ ایسے بے تمیز سے تحمل افسوسناک ہے

۹ شنید ایں سخن مرد پاکیزہ خوئے ۔ بدو گفت زیں نوع با من مگوئے
پاکیزہ عادت مرد نے یہ بات سنی ۔ تو اس نے کہا میرے ساتھ اس قسم کی بات نہ کر

۱۰ درد مست ناداں گریبان مرد ۔ کہ با شیر جنگی سگالد نبرد
نادان مست ایسے بہادر کا گریبان پھاڑ دیتا ہے ۔ جو جنگی شیروں کے ساتھ لڑائی کا حوصلہ رکھتا ہو

۱۔ زنے، ایک عورت۔ گفت، کہا۔ بازی کناں، بازی کرتے ہوئے یعنی بطور مذاق۔ شوئے را، شوہر کو۔ عسل، شہد۔ تلخ، کڑوا۔ باشد، ہوتا ہے۔ ترش روئے، ترش رو کا۔
۲۔ حرامت بود، تجھ کو حرام ہے۔ نان آنکس، اس شخص کی روٹی۔ چشید، چکھنا۔ چوں سفرہ، دستر خوان کی طرح۔ بہم درکشید، سکیڑے ہوئے۔
۳۔ مکن، مت کر۔ خواجہ، صاحب۔ بر خویشتن، اپنے آپ پر۔ کار، کام۔ بدخوئے، بری عادت والا۔ باشد، ہوتا ہے۔ نگونسار بخت، الٹے نصیب والا۔
۴۔ گرفتم، میں نے مانا۔ سیم و زرت، تجھ کو سونا چاندی۔ نیست، نہیں ہے۔ چو سعدی، مثل سعدیؔ کے۔ زبان خوشت، تجھ کو اچھی زبان۔ نیز، بھی۔
۵۔ معنی، مضمون۔ تواضع، عاجزی۔
۶۔ شنیدم، میں نے سنا۔ فرزانہ، عقلمند۔ حق پرست، حق کو پوجنے والا۔ گرفتش، اس کا گریبان پکڑ لیا۔ یکے، ایک۔ رند مست، شرابی مدہوش۔
۷۔ ازاں تیرہ دل، اس سیاہ دل سے۔ صافی دروں، صاف دل والا۔ قفا خورد، دھول کھائی۔ سر برنکرد، سر اوپر نہ اٹھایا۔ از سکوں، سکون کی وجہ سے۔
۸۔ یکے گفت، ایک نے کہا۔ نہ مردی تو، مرد نہیں ہے۔ نیز، بھی۔ تحمل، برداشت۔ دریغست، افسوسناک ہے۔ ازیں بے تمیز، اس بے تمیز سے۔
۹۔ شنید، سنی اس نے۔ ایں سخن، یہ بات۔ پاکیزہ خو، پاک عادت والا۔ بدو، اس کو۔ گفت، کہا۔ زیں نوع، اس قسم کی۔ با من، میرے ساتھ۔ مگوئے، مت کہہ۔
۱۰۔ درد، پھاڑ دیتا ہے۔ مست ناداں، احمق مست۔ گریبان مرد، مرد کا گریبان۔ سگالد، سوچتا ہے۔ نبرد، لڑائی۔

تشریح

۱۔ کسی عورت نے مذاقاً اپنے شوہر کو کہا کہ بدمزاج آدمی کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے یعنی اس کا شہد اسی لئے نہیں بکتا۔
۲۔ غصے یا بخل کی وجہ سے جس کے چہرہ پر تیوریاں پڑی رہیں اس کا کھانا کھانا حرام سمجھو۔
۳۔ بدخو اور بدمزاج آدمی کے کام عموماً الجھے رہتے ہیں۔ اس لئے صاحب بدمزاجی چھوڑ دو تاکہ کام سہولت سے سرانجام ہوں۔
۴۔ اگر روپیہ پیسہ نہ ہو تو کوئی فکر نہیں، کیونکہ خوش کلامی پر کچھ بھی خرچ نہیں آتا اس لئے سعدی کی خوش بیانی اختیار کرو۔
۵۔ اس حکایت کا مطلب کہ نیک مرد ہمیشہ تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
۶۔ کسی شریف اور عقلمند آدمی سے کوئی بدمعاش الجھ پڑا اور اس کا گریبان پکڑ کے کھینچنے لگا۔
۷۔ شریف آدمی نے بدمعاش کی دھونسیں برداشت کرلیں، مگر اس کا جواب نہیں دیا۔
۸۔ ایک شخص نے اسے اکسایا کہ ایسی نامردی دکھا رہے ہو۔ اس بدتمیز کو جواب کیوں نہیں دیتے
۹۔ ۱۰۔ شریف انسان نے اس کا جواب دیا کہ بھئی ایسی بات مناسب نہیں یہ تو احمق آدمی کا کام ہے کہ شیروں اور سؤروں کے گریبان پکڑ لیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ **زہشیار عاقل نہ زیبد کہ دست**
عقلمند ہوشیار آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ
زند در گریبان نادان مست
نادان مست کے گریبان پر ہاتھ ڈالے

۲ **ہنرور چنیں زندگانی کند**
باہنر آدمی ایسے ہی زندگی گذارتا ہے،
جفا بیند و مہربانی کند
کہ ظلم سہتا ہے اور مہربانی کرتا ہے۔

حکایت در معنی عزت نفس مردان

حکایت مردوں کی عزت نفس کے بیان میں

۴ **سگے پائے صحرانشینے گزید**
ایک کتے نے کسی جنگلی کا پیر کاٹ کھایا
بخشمے کہ زہرش ز دنداں چکید
ایسے غصے سے کہ زہر اس کے دانتوں سے ٹپک رہا تھا

۵ **شب از درد بیچارہ خوابش نبرد**
بیچارے کو درد کیوجہ سے رات بھر نیند نہ آئی
بخیل اندرش دخترے بود خورد
اس کے کنبے میں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی

۶ **پدر را جفا کرد و تندی نمود**
اس نے باپ کو سخت سست کہا اور تیزی دکھائی
کہ آخر ترا نیز دنداں نہ بود
کہ کیا تیرے دانت نہیں تھے

۷ **پس از گریہ مرد پراگندہ روز**
رونے دھونے کے بعد پریشان دن والا مرد
بخندید کاے بابک دلفروز
ہنس پڑا کہ اے دل کو روشن کرنے والی

۸ **مرا گرچہ ہم سلطنت بود بیش**
اگرچہ مجھے بھی بے حد طاقت تھی
دریغ آمدم کام و دندان خویش
پر میں نے اپنے حلق اور دانتوں کو بچایا

۹ **محال ست گر تیغ بر سر خورم**
میں اگر تلوار بھی سر پہ کھاؤں تو بھی محال ہے
کہ دنداں بپائے سگ اندر برم
کہ دانت کتے کے پاؤں میں گاڑوں

۱۰ **سگاں را طبیعت بود بدرگی**
کتوں کی طبیعت میں تو کمینگی ہوتی ہے
ولیکن نیاید ز مردم سگی
لیکن انسان سے کتا پن نہیں ہو سکتا۔

ہشیار، عاقل، عقلمند ہشیار، نہ زیبد، نہیں زیب دیتا
دست، ہاتھ زند، مارے نادان مست، جاہل نشہ والا
۲۔ ہنرور، ہنرمند، چنیں ایسے کند، کرتا ہے،
جفا بیند ظلم سہتا ہے،
۳۔
۳۔ معنی مضمون عزت نفس، نفس کی عزت
۴۔ سگے، ایک کتا پائے صحرانشینے، ایک جنگل میں بیٹھنے والے کا پاؤں گزید کاٹ کھایا بخشمے کہ ایسے غصے کے ساتھ کہ زہرش، اسکی زہر ز دندان دانتوں سے چکید، ٹپک پڑا
۵۔ شب از درد، رات کو درد کی وجہ سے خوابش نبرد اس کو نیند نہ آئی۔ بخیل اندرش، اس کے کنبہ میں دخترے ایک لڑکی، بود تھی، خورد، چھوٹی،
۶۔ پدر، باپ، جفا کرد سختی کی، تندی نمود تیزی دکھائی۔ ترا تجھ کو، نیز بھی دنداں نبود دانت نہ تھے
۷۔ پس از گریہ، رونے کے بعد، مرد پراگندہ روز، پریشان دل والا، بخندید، ہنس پڑا، کاے، کہ اے بابک، باب یعنی باپ کی تصغیر چھوٹی بچی کے لئے بطور پیار کے استعمال ہوتا ہے دلفروز، دل کو روشن کرنیوالی
۸۔ مرا مجھ کو، ہم بھی سلطنت طاقت بود تھی بیش، بہت، دریغ آمدم مجھے نامناسب لگا کام حلق دنداں جمع دانت،
۹۔ محال ناممکن ست ہے تیغ تلوار بر سر خورم سر پہ کھاؤں، بپائے سگ، کتے کے پاؤں برم لے جاؤں میں
۱۰۔ سگاں را، کتوں کو، بود ہوتی ہے، بدرگی، بدذاتی کمینگی، نیاید نہیں آسکتی، ز مردم انسان سے سگی کتے کا کام

تشریح

۱۔ لیکن عقلمند اور سمجھدار کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی بے وقوف مستانے کا گریبان پکڑے
۲۔ ہنرمند صاحب حوصلہ ہوتا ہے لوگوں کے ظلم وستم برداشت کر لیتا ہے، لیکن مہربانی کی خو نہیں چھوڑتا
۳۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ شریف آدمی پلموں اور کتوں کی جفا تو برداشت کر لیتا ہے۔ مگر جواب دیکر اپنی شرافت پہ دھبا نہیں لگاتا
۴۔ ایک صحرائی کا پاؤں کتے نے کاٹ کھایا کتا ایسا خوفناک تھا کہ اس کے دانتوں سے زہر ٹپک رہا تھا۔
۵۔ وہ درد کی وجہ سے ساری رات بلبلاتا رہا اس کی چھوٹی سی بچی سے اس کی بے قراری دیکھی نہ گئی،
۶۔ بڑی درشتی کے ساتھ باپ کو کہنے لگی کہ جب کتے نے تجھے کاٹا تھا۔ تیرے دانتوں کو کیا ہو گیا تھا جواباً تو نے کیوں نہ لے کاٹا۔
۷۔ ننھی بچی کی یہ بات سن کر باپ کو ہنسی آگئی کہنے لگا بیٹیا۔
۸۔ میں اسے کاٹ تو سکتا تھا مگر میں نے اپنے دانتوں کو اس ناپاکی سے بچانا ہی مناسب سمجھا۔
۹۔ یہ تو ناممکن بات ہے کہ میں بھی کتے کی ٹانگ پہ کاٹوں خواہ میرے سر پہ تلواریں کیوں نہ برس جائیں۔
۱۰۔ انسان آخر انسان ہے وہ یہ کمینگی نہیں کر سکتا کہ کتے پن کا مظاہرہ کرے،

Scanned by CamScanner

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرمان

ایک نیک آقا اور نافرمان غلام کی حکایت

بزرگے ہنرمند آفاق بود — غلامش نکوہیدہ اخلاق بود

ایک بزرگ دنیا بھر کا ہنرمند تھا — پر اس کا غلام بد اخلاق تھا

ازیں خفرقے موئے بالیدۂ — بدے سرکہ در روئے مالیدۂ

ایسا بدصورت بڑھے ہوئے بالوں والا — ایسا بد کہ منہ پر سرکہ ملے رہتا

چوں ثعبانش آلودہ دنداں بزہر — گرو بردہ از زشت رویان شہر

اژدھے کی طرح اس کے دانت زہر بھرے — شہر کے بدصورتوں سے سبقت لے گیا

مدامش برو آب چشم سبل — دمیدے و بوئے پیاز از بغل

آشوب چشم کی وجہ سے ہمیشہ اس کے چہرے پہ پانی — بہتا رہتا اور بغل سے پیاز جیسی بدبو نکلتی

گرہ وقت پختن برابرو زدے — چو پختند باخواجہ زانو زدے

کھانا پکانے کے وقت ابروؤں پہ گرہ ڈالے رکھتا — جب پکالیتا تو آقا کے ساتھ ران ملا کے بیٹھ جاتا

دمادم بناں خوردنش ہم نفس — وگر مردے آبے ندادے بکس

روٹی کھانے میں مسلسل ساتھ رہتا — اگر کوئی مر بھی جاتا تو کسی کو ذرا پانی نہ دیتا

نہ گفت اندرو کار کردے نہ چوب — شب و روز ازو خانہ در کند و کوب

نہ بات اس میں اثر کرتی، نہ ڈنڈا — رات دن اس کی وجہ سے گھر درہم برہم رہتا

گہے خار و خس در رہ انداختے — گہے ماکیاں در چہ انداختے

کبھی کانٹے اور کوڑا رستے میں ڈال دیتا — کبھی مرغیاں کنوئیں میں پھینک دیتا

ز سیماش وحشت فراز آمدے — نرفتے بکارے کہ باز آمدے

اس کی پیشانی سے وحشت ٹپکتی — کسی کام کے لیے جاتا تو واپس نہ آتا

۱۔ خواجہ صاحب آقا نیکوکار نیک کام والا بندۂ نافرمان، نافرمان غلام بزرگے ایک بزرگ، ہنرمند آفاق جہان بھر کا ہنرمند بود تھا، غلامش اس کا غلام۔ نکوہیدہ اخلاق، برے اخلاق والا

۲۔ ازیں یعنی چنیں، ایسے خفرقے بدوضع، مکروہ تھے بالیدۂ بڑھے بالوں والا، در روئے منہ پہ مالیدۂ ملے ہوئے۔

۳۔ چوں ثعبانش اژدھے کی طرح۔ اس کی شین دنداں کے ساتھ لگ کر اس کے دانت آلودہ بزہر زہر سے بھرے ہوئے گرو بردہ بازی لے گیا ہوا، از زشت رویان شہر، شہر بھر کے بدصورتوں سے

۴۔ مدامش، ہمیشہ اس کے بر و چہرے پر، آب چشم سبل پڑوال والی آنکھوں کا پانی، دمیدے پھوٹتا رہتا۔

۵۔ وقت پختن پکانے کا وقت برابرو زدے ابروؤں پہ مار لینا، چو پختند جب پکا لیتے، باخواجہ مالک کے ساتھ زانو زدے گھٹنا ملا کر۔

۶۔ دمادم لگاتار، بناں خوردنش کھانا کھانے میں اسکے ساتھ ہمنفس ساتھی مردے مر بھی جاتا آبے نہ دادے ذرا پانی نہ دیتا بکس کسی کو

۷۔ گفت بات اندرو اسکے اندر کار کردے کام کرتی نہ چوب نہ ڈنڈا شب و روز، رات دن ازو خانہ اس کی وجہ سے گھر، کند و کوب، اکھاڑ پچھاڑ

۸۔ گہے کبھی خار و خس کانٹے اور تنکے در رہ راستہ میں، انداختے ڈال دیا، ماکیاں مرغیاں در چہ کنوئیں میں انداختے ڈالتا ۹۔ ز سیماش اس کی پیشانی سے وحشت فراز آمدے ظاہر ہوتی ہے نرفتے بکارے نہ جانے کس کام کو باز آمدے کہ واپس آتا ہو

تشریح: ۱۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنی بلا دوسرے کے سر نہیں ڈالنی چاہیئے، بلکہ جہاں تک ممکن ہو ثواب سمجھ کر اس کا تحمل کرے

۲۔ کوئی شخص بڑا ذی حب اور صاحب کمال تھا مگر اس کا غلام اتنا ہی بداخلاق اور بیکار واقع ہوا تھا۔

۳۔ اس کا حلیہ بگڑا ہوا تھا بال پراگندہ اور منتشر ہوتے ایسے لگتے جیسے منہ پہ سرکہ مل رکھا ہے۔

۴۔ اژدھے کی طرح اس کے دانت زہر آلود لگتے شہر بھر میں سب سے زیادہ بدصورت تھا

۵۔ اسکی آنکھوں میں پڑوال تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ پانی بہہ بہہ کر چہرہ آلودہ رہتا اور لبوں سے پیاز جیسی بدبو نکلتی

۶۔ کھانا پکانے کا عالم ہوتا تو اس کے ماتھے پہ بل پڑ جاتے اور جب پک جاتا تو کھانے کے لئے برابر آکر بیٹھ جاتا

۷۔ اس کی کھانے کی رفتار سب سے زیادہ تیز ہوتی بے صبری کی وجہ سے کسی کو پانی تک نہ دیتا تھا۔

۸۔ گھر میں ہمیشہ مار کٹائی ہوتی پر اس پہ کوئی چیز اثر نہ کرتی تھی

۹۔ احمق آدمی کوڑا رستے میں اور مرغیاں کنوئیں میں پھینک دیتا۔

۱۰۔ اس کی پیشانی سے نحوست ٹپکتی تھی کسی بھی کام کو جاتا تو واپس آنے کا نام ہی نہ لیتا

Scanned by CamScanner

۱ **کسے گفت ازیں بندۂ بد خصال**
کسی نے کہا اس بد خصلت غلام سے
بچہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال
تو کیا چاہتا ہے، ادب، ہنر یا جمال

۲ **نیرزد وجودے بدیں ناخوشی**
اس مصیبت کے ہوتے ہوئے اسکا وجود اس قابل نہیں
کہ جورش پسندی و بارش کشی
کہ تو اس کا ظلم سہے اور بوجھ برداشت کرے

۳ **منت بندۂ خوب نیکو سیر**
میں تجھے ایک نیک سیرت غلام
بدست آرم ایں را بہ نخاس بر
مہیا کردونگا تو اسے بردہ فروش کے سپرد کردے

۴ **وگر یک پشیز آورد سر مپیچ**
اگر ایک پیسہ بھی ملے تو انکار نہ کر
گرانست اگر راست خواہی بہ ہیچ
اگر سچ پوچھے تو مفت بھی مہنگا ہے،

۵ **شنید ایں سخن مرد نیکو نہاد**
نیک طبع مرد نے یہ بات سنی
بخندید کاے یار فرخ نژاد
تو ہنس کر کہنے لگا کہ اے مبارک ذات دوست

۶ **بدست ایں پسر طبع و خویش و لیک**
اس لڑکے کی طبیعت اور عادت اگرچہ بری ہے لیکن
مرا زو طبیعت شود خوئے نیک،
اس سے میری طبیعت نیک خو ہو جائے گی

۷ **چو زو کردہ باشم تحمل بسے**
جب اس سے میں نے اکثر تحمل کیا ہوگا
توانم جفا بردن از ہر کسے
تو ہر کسی کی جفا برداشت کر سکوں گا

۸ **مروت ندانم کہ بفروشمش**
میں یہ مروت نہیں سمجھتا کہ اسے بیچ دوں
بدیگر کسے عیب برگویمش
کسی اور کو اس کے عیب بتلاؤں

۹ **چوں من در بلایش تحمل کنم**
میرا اس کی مصیبت برداشت کرنا
بسے بہ بود گر تحول کنم
بہت بہتر ہے کہ اسے اور کے حوالے کردوں

۱۰ **چو خود را پسندی کسے را پسند**
جو اپنے لیئے پسند کرے وہی اور کیلئے پسند کر
تو در زحمتی دیگرے را مبند
جب تو خود تکلیف میں ہے تو کسی اور کو مبتلا نہ کر

۱۔ کسے کوئی شخص، گفت، کہا ازیں بندہ بد خصال اس بری عادت والے غلام سے بچہ خواہی تو کیا چاہتا ہے۔ جمال حسن

۲۔ نیرزد نہیں لائق ہے وجودے ایک وجود بدیں ناخوش اس مصیبت کے باوجود، جورش اس کا ظلم، پسندی تو پسند کرے بارش اسکا بوجھ کشی کھینچے تو،

۳۔ منت، میں تجھ کو بندہ خوب اچھا غلام نیکو سیر، اچھے کردار بدست آرم حاصل کردوں گا، ایں را اس کو بہ نخاس بردہ فروش کے پاس تو لے جا،

۴۔ یک پشیز ایک پیسہ آورد لائے سر مپیچ سر مت پھیر گرانست مہنگا ہے، راست خوری سچ پوچھے تو بہ ہیچ کسی بھی چیز کے بدلے یا کسی چیز کے بدلے،

۵۔ شنید، سنی ایں سخن، یہ بات، مرد نیکو نہاد نیک طبع مرد۔ بخندید ہنس پڑا کاے کہ اے یار فرخ نژاد، مبارک ذات والے یار

۶۔ بدست برا ہے، ایں پسر یہ لڑکا، طبع و خویش اسکی طبیعت اور عادت ولیک لیکن مرا مجھ کو، زو اس سے طبیعت شود طبیعت ہو جاتی ہے، خوئے نیک نیک عادت

۷۔ چو، جب، زو اس سے کردہ باشم کیا ہوگا میں نے تحمل برداشت بسے بہت توانم میں طاقت رکھوں گا جفا بردن ظلم برداشت کرنے کی از ہر کسے ہر شخص سے،

۸۔ مروت، شرافت ندانم نہیں جانتا میں بفروشمش کہ بیچوں اس کو بدیگر کسے کسی دوسرے آدمی کو برگویمش اس کے عیب کہوں میں ۹۔ چوں، جب من میں در بلایش اسکی مصیبت میں، تحمل، برداشت، کنم کروں میں بسے بہت بہ بہتر بود ہووے تحول حوالے کرنا کنم کروں میں ۱۰۔ چہ خود را، جو کچھ اپنے لئے پسندی پسند کرے تو کسے را کسی کے لیے، پسند، پسند کر، در زحمتی تکلیف میں ہے تو، دیگرے را کسی دوسرے کو مبند مت بند کر۔

تشریح

۱۔ کسی نے مالک کو کہا کہ اس ناہنجار غلام کا تجھے کیا پسند آیا ہے جس کے پاس نہ ادب ہے نہ ہنر نہ حسن و جمال

۲۔ اس کی وجہ سے جو تکلیفیں آپ کو اٹھانی پڑتی ہیں۔ ان کے پیش نظر اس کا وجود بالکل بے کار ہے

۳۔ یعنی اسے بکنے کے لئے بردہ فروش کے سپرد کردو میں تمہیں کوئی نیک سیرت غلام لا دوں گا۔

۴۔ اس کا ایک پیسہ بھی ملے تو بیچ دینا کیونکہ یہ تو مفت بھی مہنگا ہے،

۵۔۶۔ نیک طبع مرد نے ہنس کر جواب دیا کہ میرے یار بیشک یہ بد خو ہے لیکن اس کی بد خوئی سے میں نیک خو ہوتا جا رہا ہوں

۷۔ کیونکہ جب اس کی جفاؤں پر میں صبر کرتا ہوں گا۔ تو مجھے حلم و صبر کی عادت پڑ جائے گی پھر میں ہر کسی کے ظلم و جور پر تحمل کر سکوں گا۔

۸۔ اگر میں اس کو بیچوں تو اس کے عیوب گاہک کو بتلانے پڑیں گے اور یہ پردہ دری بھی مجھے گوارہ نہیں،

۹۔ کسی غیر کو مبتلا کرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ میں ہی اس کی مصیبت کا تحمل کرتا رہوں۔

۱۰۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو، جب مجھے اس کی عادات پسند نہیں ہیں، تو دوسرے کے سر کیوں ٹھونسوں۔

Scanned by CamScanner

۱ تحمل چو زہرت نماید نخست — ولے شہد گردد چو در طبع رست

تحمل پہلے تو تجھے زہر دکھائی دے گا — لیکن جب طبیعت میں رچ جاتے تو شہد ہو جائیگا،

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک بیمار مسافر کی کہانی

۳ کسے راہ معروف کرخی نجست — کہ نہاد معروفی از سر نخست

کسی شخص نے معروف کرخی کا راستہ نہیں ڈھونڈا — کہ اس نے پہلے ہی شہرت و دماغ سے نہ نکال دیا ہو

۴ شنیدم کہ مہمانش آمد یکے — ز بیماریش تا بمرگ اندکے

میں نے سنا کہ اس کا مہمان آیا، — جس کی بیماری سے موت تک تھوڑا سا فاصلہ تھا

۵ سرش موی و رویش صفا ریختہ — بموئیش جاں در تن آویختہ

اس کے سر سے بال اور چہرے سے رونق ختم ہو چکی تھی — ایک بال کے بقدر اسکے جسم میں جان اٹکی ہوئی تھی

۶ شب آنجا بیفگند و بالش نہاد — رواں دست در بانگ و نالش نہاد

اس نے رات وہاں پڑاؤ کیا اور تکیہ لگا لیا — فوراً ہی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔

۷ نہ خوابش گرفتے بشب یک نفس — نہ از دست فریاد او خواب کس

رات کو نہ اسے ایک گھڑی نیند آئی — نہ اس کی آہ و زاری کی وجہ سے کسی اور کو

۸ نہادے پریشان و طبع درشت — نمے مرد و خلقے بحجت بکشت

پریشان طبع اور سخت مزاج — خود تو نہیں مرتا تھا لیکن لوگوں کو حجت بازی سے مار ڈالا

۹ ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز — گرفتند از و خلق راہ گریز

اس کے سونے جاگنے اور رونے پیٹنے کی وجہ سے — لوگوں نے اس سے راہ فرار اختیار کی

۱۰ ز دیار مردم دراں بقعہ کس — ہماں ناتواں ماند و معروف بس

لوگوں کی آبادی سے اس علاقے میں — وہ بیمار اور صرف کرخی رہ گئے،

تحمل، برداشت چو زہرت زہر کی طرح تجھکو، نماید دکھائی دے گا نخست پہلے دے لیکن گردد ہو جائیگا چو جب، در طبع طبیعت میں، رست رچ بس گیا۔

۲۔ معروف کرخی ایک ولی کامل جو بغداد کے محلہ کرخ کے رہنے والے تھے، رنجور بیمار

۳۔ کسے کوئی شخص راہ معروف حضرت معروف کے گھر کا راستہ نجست نہیں ڈھونڈا نہاد نہ رکھی معروفی مشہوری اور بڑائی از سر سر سے نخست پہلے

۴۔ شنیدم میں نے سنا، مہمانش اسکا مہمان آمد آیا یکے ایک شخص ز بیماریش اس کی بیماری سے تا بمرگ موت تک، اندکے تھوڑی سی دیر۔

۵۔ سرش اس کا موی بال رویش اسکا چہرہ صفا رونق ریختہ گرائے ہوئے، بمویش ایک بال کی مقدار در تن بدن میں آویختہ لٹکی ہوئی۔

۶۔ شب رات آنجا وہاں، بیفگند ڈال دی بالش تکیہ، نہاد رکھ دیا رواں جلدی دست ہاتھ در بانگ نالش چیخنے اور رونے میں نہاد رکھا

۷۔ خوابش نیند اس کو گرفتے لے جاتی بشب رات کو یک نفس ایک گھڑی از دست فریاد او اس کے فریاد کے ہاتھوں سے خواب کس کسی کی نیند

۸۔ نہادے پریشان پریشان طبیعت طبع درشت سخت مزاج نمے مرد مرتا نہیں تھا۔ خلقے ایک مخلوق بحجت حجت بازی سے، بکشت مار ڈالا

۹۔ ز فریاد نالیدن رونے اور فریاد کرنے سے خفت و خیز سونا اور اٹھنا گرفتند پکڑی انہوں نے از و اس سے خلق مخلوق راہ گریز بھاگنے کا راستہ۔ ۱۰۔ دیار آباد کار، مردم لوگ دراں بقعہ اس علاقے میں ہماں ناتواں وہی بیمار، ماند رہ گیا معروف حضرت معروف کرخی بس صرف

تشریح

۱۔ شروع شروع میں تحمل کرنا بڑا دشوار ہوتا ہے لیکن جب اس کی عادت ہو جاتے تو پھر بہت مزا آتا ہے

۲۔ اس حکایت کا مطلب ہے کہ مہمان اور مریض کی تندخوی اور درشت گوئی کا برا نہیں منانا چاہیئے بلکہ اسکی سختی کو اپنے تحمل سے شکست دے

۳۔ حضرت معروف کرخی سے ملنے کے لئے جب بھی کوئی شخص گیا خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو حضرت اپنی بڑائی اور بزرگی کو ایک طرف رکھ کر اس کے ساتھ خادمانہ پیش آئے

۴۔ ایک قریب المرگ مریض حضرت کے ہاں مہمان ہو گیا۔

۵۔ اس کے سر کے بال جھڑ چکے تھے چہرہ بے رونق ہو گیا تھا بس معمولی سی جان اٹکی ہوئی تھی۔

۶۔ وہ رات کو وہاں آ ٹکا اور تکیے لگا کر لیٹ گیا۔

۷۔ ساری رات وہ نہ خود سویا نہ کسی کو سونے دیا۔

۸۔ بڑا تند مزاج اور سخت خو تھا، خود تو کیا مرتا حجت بازی کے ساتھ میزبانوں کا ناک میں دم کر دیا

۹۔ لوگ اس کی چیخ و پکار اور نامناسب حرکات سے تنگ آ کر وہاں سے بھاگنے لگے۔

۱۰۔ آس پاس کے سارے لوگ بھاگ گئے صرف حضرت معروف اور بیمار رہ گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ شنیدم کہ شبہا ز خدمت نہ خفت
میں نے سنا کہ اس کی خدمت کیوجہ سے کئی رات تک نہ سوئے
چو مرداں میاں بست و کرد آنچہ گفت
مردوں کیطرح کمر باندھ لی اور جو بھی اس نے کہا بجا لائے

۲ شبے بر سرش لشکر آورد خواب
ایک رات نیند کے لشکر نے اس کے سر پہ چڑھائی کر دی
کہ چند آورد مرد ناخفتہ تاب
کیونکہ مسلسل جاگا ہوا مرد کب تک تاب لاوے

۳ بیک دم کہ چشمانش خفتن گرفت
اس کی آنکھوں کو ایک سیکنڈ جو اونگھ آ گئی
مسافر پراگندہ گفتن گرفت
تو مسافر نے بکواس شروع کر دی

۴ کہ لعنت بریں نسلِ ناپاک باد
کہ اس ناپاک نسل پر لعنت ہو
کہ نام و ننگ و ناموس زرق اندو باد
جو کہ شہرت اور عزت کی بھوکی اور مکر و ریا کی پابند ہے

۵ پلید اعتقادان پاکیزہ پوش
پلید خیال والے سفید پوش ہیں
فریبندۂ پارسائی فروش
فریب کار بزرگی فروش ہیں۔

۶ چہ داند لت انبانے از خواب مست
نیند میں مست پیٹو آدمی کیا جانے
کہ بیچارہ دیدہ برہم نہ بست
کہ بیچارے نے آنکھ لگا کے نہیں دیکھی

۷ سخنہائے منکر معروف گفت
منکر باتیں حضرت معروفؒ کو کہیں
کہ یکدم چرا غافل از وے بخفت
کہ ایک سیکنڈ اس سے غافل کیوں سوئے

۸ فرو خورد شیخ ایں حدیث از کرم
شرافت کیوجہ سے شیخ ان باتوں کو پی گیا۔
شنیدند پوشیدگان حرم
جو گھر کی عورتوں نے سن لی تھیں

۹ یکے گفت معروف را در نہفت
ایک نے راز داری سے معروفؒ کو کہا
ندیدی کہ درویش نالاں چہ گفت
آپ نے سنا نہیں کہ روتے درویش نے کیا کہا

۱۰ بروزیں سپس گو سرِ خویش گیر
اس سے کہدو کہ اب اپنا راستہ لے اور چلتا بن
تعنت ببر جائے دیگر بمیر
مصیبت اٹھا کسی اور جگہ جا مر۔

شنیدم: میں نے سنا، شبہا - جمع بہت سی راتیں، نہ خفت، نہیں سویا - چو مرداں، مردوں کی طرح میاں بست کمر باندھی، کرد کیا آنچہ جو کچھ، گفت اس نے کہا
۲ شبے، ایک رات بر سرش، اس کے سر پہ، آورد - لایا، خواب نیند، چند آورد کتنی لاوے، مرد ناخفتہ، نہ سویا ہوا آدمی،
۳ - بیک دم، ایک گھڑی، چشمانش، اسکی آنکھیں، خفتن گرفت سونے لگیں، پراگندہ گفتن بیہودہ بکنا۔
۴ - لعنت خدا کی رحمت سے دوری، بریں نسل ناپاک اس ناپاک نسل پہ، باد ہو وے، نامند، نام کے خواہاں ناموس، عزت، زرق اندمکر کرنے والے ہیں، پابند ہوا
۵ - پلید اعتقادان، گندے اعتقاد والے پاکیزہ پوش اچھا لباس پہننے والے، فریبندہ فریب دینے والے پارسائی فروش، بزرگی بیچنے والے
۶ - چہ داند، کیا جانے، لت انبانے، پیٹ والا از خواب مست، نیند سے مست دیدہ آنکھ، برہم نہ بست ایک دوسرے پہ نہ باندھی یعنی آنکھ نہ لگائی
۷ - سخنہائے منکر، بری باتیں معروف حضرت معروف کو، گفت، کہی اس نے چرا کیوں، غافل از وے اس سے بے خبر، بخفت سویا
۸ - فرو خورد، دکھا گیا شیخ یعنی حضرت معروفؒ حدیث بات، از کرم شرافت کی بنا پہ شنیدند سن لی پوشیدگان حرم، گھر کی پردہ دار خواتین
۹ - یکے گفت ایک نے کہا معروف را حضرت معروفؒ کو در نہفت پوشیدگی میں، ندیدی تو نے نہیں دیکھا، درویش نالاں روتے ہوئے درویش نے، چہ گفت کیا کہا،
۱۰ - بروزیں سپس اس کے بعد گو کہہ دے سر خویش گیر اپنا سر پکڑ یعنی اپنی راہ لے، تعنت ببر تکلیف اٹھا جائے دیگر دوسری جگہ بمیر جا کے مر

تشریح

۱ - حضرت معروفؒ اس کی خدمت پہ کمربستہ ہو گئے، کئی رات تک بغیر سوئے اس کی خدمات بجا لاتے رہے
۲ - ۳ - مسلسل بے خوابی کی وجہ سے ایک دن انکو اونگھ آ گئی بس پھر کیا تھا بے تمیز بیمار نے جو منہ میں آیا بکنا شروع کر دیا
۴ - کہ لوگوں کے پیر بنے پھرتے ہیں حالانکہ ان کا ہر عمل مکر و ریا پہ مبنی ہے ایسے ناپاک لوگوں پہ خدا کی لعنت ہو
۵ - اپنی پلید اعتقادی کو صوفیانہ لباس میں چھپائے پھرتے ہیں ان کی بزرگانہ شکل تو محض لوگوں کو پھانسنے کے لئے ہے
۶ - پرخوری کی وجہ سے جو مست ہو کر سوئے اسے کیا پتہ کہ بھوکے بیمار کی رات کیسے گزری
۷ - اسی قسم کی ناگفتہ بہ باتیں حضرت معروفؒ کو کہیں صرف اس وجہ سے کہ آپ کو معمولی سی اونگھ کیوں آ گئی اس شعر میں معروف و منکر کا تقابل قابل داد ہے
۸ - حضرت معروف نے تو ان باتوں کا کوئی نوٹس نہ لیا لیکن اہل خانہ نے یہ باتیں سنیں تو ان سے نہ رہا گیا۔
۹ - ۱۰ - ایک عورت نے آہستہ سے کہا کہ کچھ سنا بھی کہ بیمار تمہیں کیا کیا کچھ کہہ گیا اسے کہو کہ یہاں سے دفع ہو جائے اور کسی دوسری جگہ جا مرے، ہمارا کھاتا ہے اور ہمیں ہی کوستا ہے۔ گھر کی بلی گھر کو میاؤں

Scanned by CamScanner

۱ نکوئی ورحمت بجائے خود ست ولے بابداں نیک مردی بدست
نیکی اور مہربانی اپنی جگہ درست ہے لیکن بدوں کے ساتھ شرافت خود بدی ہے

۲ سر سفلہ را گرد بالش منہ سر مردم آزار بر سنگ بہ
کمینے کے سر نیچے تکیہ نہ رکھ لوگوں کو ستانے والے کا سر پتھر سے بہتر ہے

۳ مکن بابداں نیکی اے نیک بخت کہ در شورہ ناداں نشاند درخت
ارے نیک بخت بدوں کے ساتھ نیکی نہ کر کیونکہ شور ملی زمین میں احمق ہی درخت لگاتا ہے

۴ نگویم مراعات مردم مکن کرم پیش نامردماں گم مکن
میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کی خاطر تواضع نہ کر نامردوں پر بخشش کر کے ضائع نہ کر

۵ باخلاق نرمی مکن با درشت کہ سگ را نمالند چوں گربہ پشت
تند خو کے ساتھ خوش خلقی کا معاملہ نہ کر کیونکہ بلی کیطرح کتے کی پشت نہیں سہلاتے

۶ گر انصاف پرسی سگ حق شناس بسیرت بہ از مردم ناسپاس
اگر انصاف کی پوچھے تو حق شناس کتا کردار میں ناشکرے انسان سے بہتر ہے

۷ ببرف آب رحمت مکن بر خسیس چو کردی مکافات بر یخ نویس
کمینے آدمی کو برفیلا پانی نہ دے اگر دیوے تو اس کا بدلہ برف پر لکھ دے

۸ ندیدم چنیں پیچ بر پیچ کس مکن ہیچ رحمت بریں ہیچ کس
میں نے ایسا الجھا ہوا آدمی نہیں دیکھا ہے اس کمینے پر کوئی مہربانی نہ کر

۹ بخندید و گفت اے دلارام جفت پریشاں مشو زیں پریشاں کہ گفت
انہوں نے ہنس کے فرمایا کہ اے محبوب بیوی اس نے جو بکواس کیا ہے تو اس سے پریشان نہ ہو

۱۰ گر از ناخوشی کرد بر من خروش مرا ناخوش از وے خوش آمد بگوش
اگر اس نے تکلیف کیوجہ سے ڈانٹ دیا ہے تو اس کی ناراضی میری کانوں کو بھلی لگی ہے

نکوئی ورحمت، نیکی اور رحمت بجائے خود ست اپنی جگہ ہے، ولے، لیکن، بابداں، بدوں کے ساتھ نیک مردی، شرافت بدست، بری ہے۔

۲۔ سر سفلہ، کمینے سر کے لئے گرد بالش، گول تکیہ، سر مردم آزار لوگوں کو ستانے والے کا سر بر سنگ پتھر پر، بہ بہتر ہے۔

۳۔ مکن، مت کر، بابداں بدوں کے ساتھ نیک بخت، خوش نصیب، در شورہ، شوریلی زمین میں، نشاند لگاتا ہے۔

۴۔ نگویم، میں نہیں کہتا، مراعات مردم، لوگوں کی خاطر، تواضع مکن مت کر، کرم بخشش پیش نامردماں، نااہل مردوں پہ، گم مکن ضائع مت کر

۵۔ باخلاق اخلاق کے ساتھ، مکن، مت کر، بادرشت سخت مزاج کے ساتھ، سگ، کتا، نمالند نہیں ملتے ہیں، چوں گربہ، بلی کی طرح۔

۶۔ پرسی تو پوچھے، سگ حق شناس، حق پہچاننے والا کتا، بسیرت، سیرت میں بہ، بہتر مردم ناسپاس ناشکرے لوگ۔

۷۔ ببرف آب، برف کا پانی، رحمت مکن مہربانی نہ کر۔ بر خسیس، کمینے پر چو کردی جب تونے کیا مکافات بدلہ بر یخ برف پہ نویس لکھ

۸۔ ندیدم، میں نے نہیں دیکھا چنیں، ایسا پیچ بر پیچ، سخت الجھا ہوا کس، کوئی شخص، مکن مت کر ہیچ رحمت کچھ بھی رحمت بریں ہیچ کس اس کمینے آدمی پر

۹۔ بخندید ہنس پڑا گفت کہا دلآرام محبوبہ جفت بیوی مشو، مت ہو، زیں پریشاں، ان پریشان باتوں سے کہ گفت، جو کہ اس نے کہیں ۱۰۔ ناخوشی تکلیف یا ناراضگی کرد کی بر من مجھ پر خروش ڈانٹ، مرا مجھ کو ناخوش از وے، اس کی ناراضگی، خوش آمد اچھی لگی، بگوش، کان میں

تشریح

۱۔ یہ مانا کہ نیکی اور مہربانی کار ثواب ہے لیکن بدوں کے ساتھ نیک سلوک بجائے خود بدی ہے

۲۔ کمینے کو تکیہ نہ دو اس کا سر تو پتھر پہ ٹکادو

۳۔ بدوں سے نیکی کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی احمق شوریلی زمین میں باغ لگائے

۴۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ لوگوں کی خاطر تواضع ترک کردو، کرو بھی لیکن اس کا اہل دیکھ کر نااہل کے ساتھ رو رعایت محض ضیاع ہے

۵۔ بدمزاج کے ساتھ خوش خلقی ایسے ہے جیسے پیار کے ساتھ کتے کی پشت سہلانا وہ اس کا مستحق کہاں ہے

۶۔ جو کتا مالک کا حق شناس ہو وہ اس انسان سے بہتر ہے جو اپنے محسن کا ناشکر گزار ہو۔

۷۔ کمینے آدمی کی برفیلے پانی سے تواضع بالکل لاحاصل ہے جیسے برف پہ لکھائی ضائع ہو جاتی ہے اسی طرح کمینے پر کیا ہوا احسان

۸۔ ایسا مخبوط الحواس آدمی کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ایسے شخص پہ ذرہ بھر رحم بھی نہیں کرنا چاہیئے،

۹۔ ۱۰۔ حضرت نے فرمایا کہ میری محبوب رفیقہ اس کی پراگندہ باتوں کا برا نہ مان وہ یہ تکلیف کی وجہ سے کہہ رہا ہے اس لئے مجھے اس کی ناراضگی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ معذور ہے،

Scanned by CamScanner

۱ جفائے چنیں کس بباید شنود | کہ نتواند از بے قراری غنود
ایسے آدمی کی جفا سن لینی چاہئیے | جو بے قراری کیوجہ سے سو نہ سکے

۲ چو خود را قوی حال بینی و خوش | بشکرانہ بار ضعیفاں بکش
جب تو اپنے آپکو طاقتور اور خوش دیکھے | اس کے شکرانے میں کمزوروں کا بوجھ برداشت کر

۳ اگر خود ہمیں صورتی چو طلسم | بمیری و اسمت بمیرد چو جسم
اگر تو جادو کیطرح صورت ہی صورت ہے | تو مرکے رہے گا اور جسم کیطرح تیرا نام بھی مرجائیگا

۴ وگر پروری درخت کرم | بر نیک نامی خوری لاجرم
اگر تو بخشش کے درخت کی پرورش کرے | تو لازمی طور پر نیک نامی کا پھل کھائے

۵ نہ بینی کہ در کرخ تربت بسے ست | بجز گور معروف معروف نیست
تو نہیں دیکھتا کہ کرخ میں قبریں تو بہت ہیں | لیکن حضرت معروفؒ کے سوا کسی کی قبر مشہور نہیں ہے

۶ بدولت کسانے سرافراختند | کہ تاج تکبر بینداختند
دولت کے بل پہ وہی لوگ سربلند ہوتے ہیں، | جو تکبر کا تاج اتار ڈالیں!

۷ تکبر کند مرد حشمت پرست | نداند کہ حشمت بحلم اندر ست
جاہ پسند آدمی تکبر کرتا ہے | حالانکہ نہیں جانتا کہ وجاہت تو حلم کے اندر ہے

حکایت در معنی سفاہت نااہلاں و تحمل نیک مرداں

نا اہلوں کی بیوقوفی اور نیک لوگوں کی بربادی کا بیان

۹ طمع برد شوخے بصاحب دلے | نبود آں زماں درمیاں حاصلے
ایک بے حیا کسی صاحب دل کے پاس سوال لے گیا | اس کی جیب میں اس وقت کچھ نہ تھا

۱۰ کمر بند و دستش تہی بود و پاک | کہ زر بر فشاندے بروئیش چو خاک
اس کی ہمیانی اور ہاتھ بالکل خالی تھے | کہ اس کے سامنے مٹی کیطرح سونا بکھیرتا

جفا، ظلم۔ چنیں کس، ایسا شخص۔ بباید شنود، سن لینی چاہیئے۔ نتواند غنود سے ملکر او نگھ نہیں سکتا۔ بے قراری، بے چینی۔

۲- چو، جب۔ خود را، اپنے آپ کو۔ قوی حال، طاقتور۔ بینی، دیکھے۔ تو بشکرانہ، شکریے میں۔ بار ضعیفاں کمزوروں کا بوجھ۔ بکش۔ کھینچ

۳- خود، آپ۔ ہمیں، یہی۔ صورتی، صورت ہے۔ چو، مثل۔ طلسم، جادو۔ بمیری تو مرجائے گا۔ اسمت تیرا نام۔ بمیرد، مرجائے گا۔ چو، مثل

۴- پروری، پرورش کرے تو درخت کرم، مہربانی کا درخت۔ بر نیک نامی، نیک نامی کا پھل۔ خوری کھاوے تو۔ لاجرم، ضرور

۵- نہ بینی تو نہیں دیکھتا، کرخ بغداد کا ایک محلہ تربت قبر بسے ست، بہت ہیں۔ بجز، سوائے گور معروف حضرت معروفؒ کی قبر معروف مشہور نیست نہیں ہے

۶- کسانے وہی لوگ، سرافراختند سربلند ہوئے ہیں تاج تکبر، تکبر کا تاج، بینداختند انہوں نے اتار دیا ہے

۷- تکبر، غرور، کند کرتا ہے حشمت پرست دبدبے کا چاہنے والا، نداند نہیں جانتا حشمت، دبدبہ، بحلم بردباری میں، ست ہے

۸- معنی، مضمون سفاہت ناآہلاں نا اہلوں کی بیوقوفی تحمل، بردباری نیک مرداں، شریف لوگ۔

۹- طمع، لالچ، برد، لے گیا شوخے ایک بے شرم، بصاحبدلے ایک دل والے کے پاس۔ نبود، نہیں تھا آں زماں اس وقت، درمیاں کمر بند میں، حاصلے، کوئی چیز یا پیسہ ۱۰- دستش، اس کا ہاتھ تہی خالی بود تھا، پاک، صاف، زر سونا۔ بر فشاندے بکھیرتا۔ بروئیش اس کے روبرو چو خاک، مٹی کی طرح۔

تشریح،

۱- یعنی جس شخص کو غم والم کی وجہ سے اونگھ بھی نہ آسکی ہو وہ اگر کسی کو سخت سست کہہ دے تو اسے برداشت کرنا چاہیئے

۲- تندرستی اور خوشحالی کے شکریئے میں کمزوروں اور رنجوروں کی خدمت کرنی چاہیئے

۳- اگر تو اپنے ہاتھ پاؤں سے کسی کی خدمت نہ بجالائے تو تیرے اور مٹی کی مورتی میں کوئی فرق نہیں تو ویسے ہی بے حقیقت ہے جیسے جادو بس جب وہ فنا ہو جاتا ہے تو تجھے بھی فنا ہونا پڑے گا، اور تیرا نام بھی باقی نہیں رہے گا۔ ۴- اور اگر خدمت اور بخشش کو اپنا شعار بنالے تو تجھے لازمی طور پہ نیک نامی حاصل ہوگی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۵- دیکھو کرخ نامی بستی میں ہزاروں قبریں ہیں لیکن شہرت اور نیک نامی حضرت معروفؒ کی قبر کے سوا کسی کو حاصل نہ ہوسکی کیونکہ ان کی طرح اور کوئی صاحب خدمت ہی نہیں ۶- دولت کی وجہ سے نیک نامی بھی انہی کو ملتی ہے جو تواضع اور عاجزی سے کام لیتے ہیں اور تکبر کو قریب نہیں آنے دیتے۔ ۷- آدمی جاہ وحشمت کی لالچ میں تکبر کرتا ہے حالانکہ یہ مقام تکبر میں نہیں تحمل اور بردباری میں ہے

۸- اس حکایت کا مطلب ہے کہ نا اہل لوگ کتنی ہی حماقت کا مظاہرہ کریں، نیک مرد تحمل اور بردباری کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے

۹- ۱۰- کسی اللہ والے سخاوت طبع آدمی کے پاس ایک بے باک اور ڈھیٹ سائل جا پہنچا اور سوال کیا ان دنوں نیک آدمی بالکل خالی ہاتھ تھا جس کی بنا پہ وہ اسکی حاجت پوری نہ کرسکا، ورنہ وہ بے دریغ لٹایا کرتا تھا۔

1 برون تاخت خواہندۂ خیرہ روئے ۔ نکوہیدن آغاز کردش بکوئے
بے شرم سوالی باہر نکلا ۔ تو گلی میں اس کی بدگوئی شروع کردی

2 کہ زنہار ازیں کژدمان خموش ۔ پلنگان درندۂ صوف پوش
کہ ان خاموش بچھوؤں سے (خدا کی) پناہ ۔ صوفیانہ لباس میں پھاڑ کھانے والے چیتے ہیں

3 کہ چوں گربہ زانو بدل برنہند ۔ وگر صیدے افتد چو سگ درجہند
جو بلی کیطرح دل پر گھٹنا رکھ لیتے ہیں ۔ اگر کوئی شکار آ پھنسے تو کتے کیطرح جھپٹتے ہیں

4 سوئے مسجد آوردہ دکان شید ۔ کہ در خانہ کمتر تواں یافت صید
مسجد میں مکر کی دوکان کھولے ہوئے ہیں ۔ کیونکہ گھر میں شکار کم ملتا ہے۔

5 رہ کارواں شیر مردان زنند ۔ ولے جامۂ مردم اینان کنند
قافلے پر ڈاکہ تو بہادر مارتے ہیں ۔ لیکن لوگوں کے کپڑے یہ چھینتے ہیں

6 سپید و سیاہ پارہ بردوختہ ۔ بسالوس و پنہاں زر اندوختہ
سفید اور سیاہ لیریں سی رکھی ہیں ۔ مکر کے ساتھ اور اندر سونا جمع کئے ہوئے ہیں

7 زہے جو فروشان گندم نمائے ۔ جہاں گرد و شب کوک و خرمن گدائے
کیا خوب گندم دکھا کے جو بیچنے والے ہیں ۔ دنیا گرد رات کو نام بنام دعائیں دینے والے کھلیان کے بھکاری

8 مبیں در عبادت کہ پیرند و سست ۔ کہ در رقص و حالت جوانند و چست
یہ نہ دیکھ کہ عبادت میں بوڑھے اور سست ہیں ۔ رقص اور حال کے وقت جوان اور چست ہیں

9 عصائے کلیم اند بسیار خوار ۔ پس آنگہ نمایند خود را نزار
موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کیطرح بہت کھانیوالے ہیں ۔ پھر اپنے آپکو کمزور بھی باور کراتے ہیں۔

10 نہ پرہیزگار و نہ دانشورند ۔ ہمیں بس کہ دنیا بدیں مے خورند
نہ تو پرہیزگار ہیں نہ دانشور ۔ یہی ہے کہ دین کے بدلے دنیا کھاتے ہیں

برون باہر تاخت دوڑا دہ خواہندۂ سوالی خیرہ روئے بے شرم نکوہیدن برا کہنا آغاز کردش شروع کیا۔ بکوئے کوچے میں

۲۔ زنہار پناہ ازیں کژدماں ان بچھوؤں سے پلنگاں درندہ پھاڑنے والے چیتے صوف پوش کمبل پوش

۳۔ چوں گربہ بلی کی طرح زانو گھٹنا بدل دل پر برنہند رکھ لیتے ہیں۔ صیدے کوئی شکار افتد آپڑے چو سگ کتے کی طرح برجہند کودتے ہیں۔

۴۔ سوئے مسجد مسجد کی طرف آوردہ لایا ہوا دکان شید مکر کی دکان در خانہ گھر میں کمتر بہت کم تواں یافت پاسکتے ہیں صید شکار

۵۔ رہ کارواں قافلے کا راستہ شیر مردان بہادر مرد زنند مارتے ہیں ولے لیکن جامہ مردم لوگوں کے کپڑے اینان یہ لوگ کنند اتارتے ہیں

۶۔ پارہ ٹکڑا بردوختہ سیئے ہوئے ہیں بسالوس مکاری کے ساتھ پنہاں پوشیدہ زر سونا اندوختہ جمع کئے ہوئے

۷۔ زہے کیا خوب جو فروشاں جو بیچنے والے گندم نما گندم دکھانے والے جہاں گرد جہاں میں گھومنے والے شب کوک رات کو نام بنام دعائیں کرنے والے خرمن گدا کھلواڑوں پر مانگنے والے

۸۔ مبیں مت دیکھ پیر اند بوڑھے ہیں در رقص ناچ میں جوانند جوان ہیں۔

۹۔ عصائے کلیم موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی بسیار خوار بہت کھانے والا پس آنگہ پھر اس وقت نمایند دکھائی دیتے ہیں نزار کمزور ۱۰۔ دانشور سمجھ دار ہمیں یہی بس کافی بدیں دین کے بدلے مے خورند کھاتے ہیں۔

تشریح

۱۔ سوالی وہاں سے ناکام لوٹا تو نکلتے ہی اس اللہ والے کو گلی کوچے میں بدنام کرنا شروع کردیا

۲۔ کہ یہ بزرگ نہیں یہ تو خاموش بچھو اور پھاڑنے والے چیتے ہیں صرف لباس صوفیانہ پہن لینے سے کیا ہوتا ہے

۳۔ یہ لوگ بلی کی طرح ہر وقت شکار کی گھات میں لگے رہتے ہیں بظاہر خاموش بیٹھے ہوتے ہیں جب شکار دیکھتا ہے تو کتے کی طرح چھلانگ لگا کر پھانس لیتے ہیں۔ ۴۔ انہوں نے مکر و دجل کی دکان مسجد میں کھول رکھی ہے کیونکہ گھر میں لوگ کم پھنستے ہیں

5 قافلے لوٹنا تو بہادروں کا کام ہے لیکن لوگوں کے کپڑے اتارنے سے یہ دریغ نہیں کرتے

۶۔ رنگ برنگے پیوند لگاکر مکر کی گودڑیاں پہن رکھی ہیں لیکن ان کے نیچے روپے پیسے اور سونا چاندی چھپا رکھا ہے

۷۔ گندم دکھا کر جو بیچتے ہیں یعنی بزرگانہ صورت میں شیطان ہیں سیر و سیاحت کے رسیا لوگوں کی جیبیں کاٹنے کیلئے راتوں کو چیخ چیخ کر انہیں نام بنام دعائیں دیتے ہیں

۸۔ عبادت کے وقت بوڑھے اور کمزور دکھائی دیتے ہیں لیکن رقص و وجد میں دیکھو تو نوجوانوں کو مات کردیتے ہیں۔

۹۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی نے تمام سانپ سپولیے نگل لئے تھے اسی طرح یہ بھی لوگوں کا مال ہڑپ کرتے اور پیٹ بھاتے ہیں مگر اپنی حرکات و سکنات سے پیری اور کمزوری کا تاثر دیتے ہیں۔

۱۰۔ پرہیزگاری کی ان میں نام کو نہیں دین بیچ کے دنیا کھا رہے ہیں۔

1 عبائے بلالانہ در بر کنند
بلالی عبا زیب تن کرتے ہیں
بدخل حبش جامۂ زن کنند
حبشے کی آمدن سے بیوی کا جوڑا بناتے ہیں

2 زسنت نہ بینی درایشاں اثر
تو ان میں سنت کا اثر نہیں دیکھے گا
مگر خوابِ پیشین و نانِ سحر
سوائے قیلولے اور سحری کے کھانے کے

3 نخواہم دریں باب ازیں بیش گفت
میں اس باب میں اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا
کہ شنعت بود سیرت خویش گفت
کیونکہ اپنی حالت بیان کرنا بدنامی ہے

4 فرو گفت ازیں شیوہ نادیدہ گوئے
بن دیکھے باتیں بنانیوالے نے اس قسم کی بہت سی باتیں کہیں
نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوئے
عیب جو کی آنکھ ہنر نہیں دیکھتی

5 یکے کردہ بے آبروئی بسے
جو اپنی بے آبروئی اکثر کر چکا ہو
چہ غم دارد از آبروئے کسے
وہ کسی کی آبرو کا کیا غم رکھے

6 مریدے بشیخ ایں سخن نقل کرد
ایک مرید نے شیخ کے پاس یہ بات نقل کردی
اگر راست پرسی نہ از عقل کرد
اگر تو سچ پوچھے تو اس نے عقل کا کام نہیں کیا

7 بدے در قفا عیب من گفت و خفت
میری غیر حاضری میں کسی بد نے میرے عیب کہے اور سو گیا
بتر زو قرینے کہ آورد و گفت
اس سے بدتر وہ دوست ہے جس نے آ کر وہ بیان کیے

8 یکے تیرے افگند و در رہ فتاد
ایک شخص نے تیر پھینکا جو راستے میں گر پڑا
وجودم نیازرد و رنجم نداد
اس نے میرے وجود کو نہیں ستایا اور دکھ نہیں دیا

9 تو برداشتی و آمدی سوئے من
تو اسے اٹھا کر میرے پاس لے آیا
ہمے در سپوزی بہ پہلوئے من
اور میرے پہلو میں چبھو رہا ہے

10 بخندید صاحب دل نیک خوئے
نیک طبع صاحبِ دل ہنس پڑا
کہ سہل است ازیں بیشتر گو بگوئے
کہ اس سے زیادہ کہنا بھی آسان ہے کہتا رہے

۱۔ عبائے بلالانہ حضرت بلال جیسی عبا در بر بغل میں کنند کرتے ہیں بدخل حبش حبشے کی آمدنی سے جامۂ زن عورت کا جوڑا
۲۔ نہ بینی نہیں دیکھے گا تو درایشاں ان میں مگر شاید خوابِ پیشین دوپہر کا سونا نانِ سحر سحری کا کھانا
۳۔ نخواہم میں نہیں چاہتا دریں باب اس باب میں ازیں بیش اس سے زیادہ گفت ماضی بمعنی مصدر کہنا شنعت برائی یا بدنامی بود ہووے سیرتِ خویش اپنی حالت
۴۔ فرو گفت کہہ ڈالیں ازیں شیوہ اس قسم کی نادیدہ گو بن دیکھے کہنے والا نہ بیند نہیں دیکھتی دیدۂ عیب جو عیب ڈھونڈنے والے کی آنکھ
۵۔ یکے ایک شخص کردہ کیے ہوئے بسے بہت چہ غم کیا غم دارد رکھے از آبروئے کسے کسی کی آبرو کا
۶۔ مریدے ایک مرید بشیخ شیخ کے پاس ایں سخن یہ بات نقل کرد نقل کی راست پرسی تو سچ پوچھے نہ از عقل کرد عقل کی بات نہیں کی
۷۔ بدے ایک بد آدمی در قفا پیٹھ پیچھے عیبِ من میرا عیب گفت کہا و خفت اور سو گیا بتر زو اس سے زیادہ بدتر قرینے کہ وہ دوست جو کہ آورد لایا گفت کہا
۸۔ یکے ایک تیرے افگند ایک تیر ڈالا در رہ راستہ میں فتاد گر پڑا وجودم نیازرد میرا وجود آزردہ نہیں کیا۔ رنج نداد مجھکو رنج نہیں دیا
۹۔ برداشتی تو نے اٹھایا آمدی تو آیا سوئے من میری طرف ہمے در سپوزی چبھوتا ہے تو بہ پہلوئے من میرے پہلو میں ۱۰۔ بخندید ہنس پڑا صاحب دل دل والا نیک خو نیک عادت والا سہل است آسان ہے ازیں بیشتر اس سے زیادہ گو امر بمعنی مصدر کہنا بگوئی تو کہہ۔

تشریح: (۱) خود تو حضرت بلال جیسی عبا پہن رکھی ہے مگر ان کی عورتوں کے پوشاکوں پر سارے حبشے کی آمدن صرف ہو جاتی ہے یعنی بلیش بہا ہوتے ہیں (۲) سنتوں کے قریب نہیں جاتے سوائے اس کے کہ دوپہر کو قیلولہ کر لیا اور سحری کے وقت کھانا کھا لیا یہ بھی اس لئے کہ باراحت اور پرمزہ ہیں (۳) اب میں یہ برائیاں کہاں تک گنواؤں درحقیقت ان کی برائی کرنا اپنی بدنامی کروانا ہے کیونکہ یہ ہمارے طبقے کیسا تھ ہمشکل ہیں (۴) عیب جو کی نظر چونکہ ہنر اور خوبی پر نہیں پڑا کرتی اس لئے اس نے برائیوں کی لمبی چوڑی فہرست بیان کر ڈالی (۵) بے عزت آدمی کسی شریف کی بے عزتی کی کوئی پرواہ نہیں کیا کرتا (۶) اس بزرگ کے ایک مرید نے فقیر کی یہ بکواس جا کر پیر صاحب کو سنا دی حضرت سعدیؒ کہتے ہیں اسے یہ مخبری کرنا زیبا نہ تھی (۷) پیٹھ پیچھے عیب کرنیوالا بھی برا ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ برا وہ ہے جو ان غیبوت کی باتوں کو حضور (ی) میں پیش کر کے بزرگوں کو بدظن کرتا ہے (۸-۹) اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے مجھے چھپ کر تیر مارا مگر وہ راستے میں گر پڑا ایک دوست اسے اٹھا کر لائے اور میرے پہلو میں چبھو دے یہ اٹھا کر لانے والا۔ اس تیر انداز سے زیادہ بدکار اور بدخواہ ہے کیونکہ اس کی سعی تو ناکام ہو گئی مگر اس نے کسر پوری کر دی (۱۰) بزرگ یہ بات سن کر ہنس پڑا اور فرمایا کہ اس نے تو کچھ بھی نہیں کہا اس سے زیادہ بھی کہا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ **ہنوز آنچہ گفت از بدم اندکیست** — **ازانہا کہ من دانم از صد یکیست**
اس نے جو میری برائیاں بیان کی ہیں ابھی کم ہیں — جتنی میں جانتا ہوں انکی سو میں سے ایک ہیں

۲ **ز روئے گماں بر من اینہا کہ بست** — **من از خود بیقیں مے شناسم کہ ہست**
میرے متعلق اس نے بطورِ گمان جو باتیں بیان کی ہیں — میں انہیں بالیقین جانتا ہوں کہ میرے اندر ہیں

۳ **وے امسال پیوست با ما وصال** — **کجا داندم عیب ہفتاد سال**
اس کا ہمارے ساتھ تعلق اسی سال ہوا ہے — وہ میرے ستر سال کے عیب کہاں جانتا ہے

۴ **بہ از من کس اندر جہاں عیبِ من** — **نداند بجز عالم الغیب من**
میرے عیب مجھ سے بہتر جہاں میں — کوئی نہیں جانتا سوائے میرے عالم الغیب خدا کے

۵ **ندیدم چنیں نیک پندار کس** — **کہ پنداشت عیبِ من اینست و بس**
میں نے ایسا نیک گمان کسی کو نہیں دیکھا — جو یہ سمجھتا ہے کہ میرے عیب بس یہی ہیں

۶ **بمحشر گواہِ گناہم گر اوست** — **ز دوزخ نترسم کہ حالم نکوست**
محشر میں میرے گناہوں کا گواہ اگر وہی ہے — تو میں دوزخ سے نہیں ڈرتا کہ میری حالت اچھی ہے

۷ **گرم عیب گوید بد اندیش من** — **بیا گو بہر نسخہ از پیش من**
اگر میرا کوئی بدخواہ عیب بیان کرے — تو اسے کہو کہ میرے پاس سے آ کر عیبوں کی کتاب لیجائے

۸ **کساں مردِ راہِ خدا بودہ اند** — **کہ برجاسِ تیرِ بلا بودہ اند**
وہی لوگ راہِ خدا کے مرد ہیں — جو مصیبت کے تیروں کا ہدف بنتے رہے ہوں

۹ **زبوں باش تا پوستینت درند** — **کہ صاحبدلاں بارِ شوخاں برند**
بے حس ہو جا تاکہ تیری کھال پھاڑ دیں — کیونکہ اہل دل بے شرموں کا بوجھ اٹھاتے ہی ہیں

۱۰ **گر از خاکِ مردم سبوئے کنند** — **بسنگش ملامت کناں بشکنند**
اگر انسانوں کی مٹی سے صراحی بنائیں — تو ملامت گر اسے پتھر مار کر توڑ دیں

۱۔ ہنوز ابھی آنچہ جو گفت اس نے کہا از بدم میری بدیوں میں سے اندکیست تھوڑا سا ہے ازانہا کہ ان میں سے جو کہ من دانم میں جانتا ہوں از صد یکے سو میں سے ایک
۲۔ ز روئے گماں گمان کی رو سے بر من مجھ پر اینہا کہ یہ سب جو کہ بست اس نے باندھیں من میں از خود اپنے آپ بالیقین یقین کے ساتھ مے شناسم پہچانتا ہوں میں ہست ہے
۳۔ وے وہ امسال اس سال پیوست با ما ہمارے ساتھ متعلق ہوا ہے وصال جوڑ کجا کہاں داندم جانتا ہے تیم عیب کے ساتھ لگ کر میرے عیب ہفتاد ستر
۴۔ بہ از من مجھ سے بہتر کس کوئی شخص عیبِ من میرے عیب نداند نہیں جانتا بجز سوائے عالم الغیب من میرا عالم الغیب یعنی خدا تعالیٰ
۵۔ ندیدم میں نے نہیں دیکھا چنیں ایسا نیک پندار اچھے گمان والا کس کوئی شخص پنداشت سمجھا اس نے عیبِ من میرے عیب اینست یہی ہیں بس صرف
۶۔ بمحشر حشر میں گواہِ گناہم میرے گناہوں کا گواہ گر اوست اگر وہ ہے نترسم میں نہیں ڈرتا حالم میری حالت نکوست اچھی ہے۔
۷۔ گرم اگر میرے گوید کہے بد اندیش من میرا بدخواہ بیا آ گو کہہ بہر لے جا نسخہ کتاب از پیشِ من میرے سامنے سے
۸۔ کساں لوگ مردِ راہِ خدا خدا کی راہ کے مرد بودہ اند ہوئے ہیں برجاس نشانہ تیرِ بلا مصیبت کے تیر بودہ اند رہے ہیں ۹۔ زبوں کمزور باش ہو جا تاکہ پوستینت تیری کھال درند پھاڑ دیں صاحب دلاں دل والے بارِ شوخاں بے شرموں کا بوجھ برند اٹھاتے ہیں ۱۰۔ خاکِ مردم انسانوں کی مٹی سے سبوئے مٹکا یا صراحی کنند بنا دیں بسنگش پتھر کے ساتھ اس کو ملامت کناں ملامت کرنے والے بشکنند توڑ ڈالیں۔

تشریح: (۱) اس نے میری برائی سو میں سے ایک بھی نہیں بیان کی کیونکہ میری برائیاں تو بے شمار ہیں (۲) اس نے میری برائیاں اپنے خیال و گمان سے بیان کی ہیں مگر میں یقیناً جانتا ہوں کہ میرے اندر اس سے بھی زیادہ برائیاں ہیں (۳) اسکی میری شناسائی چند روزہ ہے اس لئے میری برائیوں کے متعلق اس کی معلومات بھی محدود ہیں کل کا واقف میری ستر سالہ برائیوں کو کیا جانے (۴) میرے عیب مجھ سے زیادہ اگر کوئی جانتا ہے تو وہ میرا عالم الغیب خدا ہے (۵) فقیر تو میرے متعلق انتہائی حسنِ ظن رکھتا ہے جس کے خیال میں میری بدکاریاں صرف اتنی ہیں جتنی اس نے گنوائیں (۶) خدا کرے محشر میں میرے گناہوں کا گواہ یہی فقیر ہو تو بیڑا پار ہو جائے گا کیونکہ یہ میرے سارے گناہ جانتا ہی نہیں تو گواہی کیا دے گا (۷) میرا بدخواہ اگر میری گنہ گاریاں بیان کرنا چاہتا ہے تو اسے کہو مجھ سے آ کر میرے گناہوں کا چٹھا لے جائے (۸) مردانِ خدا اور نیکوکار ہمیشہ بلاؤں اور مصیبتوں میں زندگی گزارتے ہیں اس لئے انہیں عیب چینوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے (۹) مناسب یہ ہے کہ کسی کو جواب نہ دے بلکہ ایسا بے حس و حرکت ہو جا کہ لوگ تیری کھال تک اتار لے جائیں کیونکہ نیکوکار شرفاء بدکاروں کے ہاتھ سے یونہی تحمل کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے (۱۰) عیب گیری کی کیا بات ہے لوگ تو جب بھی نہیں چھوڑیں گے اگر کسی انسان کے جسم کی مٹی سے صراحی بنا لیں وہ تو ازروئے حسد اسے بھی پتھر مار کر توڑ دیں گے حالانکہ صراحی کیلئے اس سے اچھی مٹی مہیا ہو ہی نہیں سکتی۔

Scanned by CamScanner

حکایت در گستاخی درویشاں و حلم بادشاہاں

درویشوں کی گستاخی اور بادشاہوں کے تحمل کا بیان

۲ ملک صالح از پادشاہان شام ۔ برون آمدے صبحدم با غلام
شام کے بادشاہوں میں سے صالح نامی بادشاہ ۔ صبح سویرے اپنے غلام کے ساتھ باہر نکلتا

۳ بگشتے در اطراف بازار و کوئے ۔ برسم عرب نیمہ بربستہ رو
بازاروں اور کوچوں میں چاروں طرف گھومتا ۔ عربوں کے دستور کے مطابق آدھا منہ ڈھکے

۴ کہ صاحب نظر بود و درویش دوست ۔ ہر آنکس دو دارد ملک صالح اوست
کیونکہ صاحبِ نظر اور فقیر دوست تھا ۔ جس میں یہ دونوں باتیں ہوں وہی صالح بادشاہ ہے

۵ دو درویش در مسجدے خفتہ یافت ۔ پریشاں دل و خاطر آشفتہ یافت
دو فقیر اس نے سوتے مسجد میں پائے ۔ پریشان دل اور پراگندہ طبیعت دیکھے

۶ شب سرد شاں دیدہ نا بردہ خواب ۔ چو حربا تامل کناں ز آفتاب
ٹھنڈی رات میں ان کی آنکھ نہ لگی تھی ۔ گرگٹ کی طرح سورج کا انتظار کر رہے تھے

۷ یکے زاں دو میگفت با دیگرے ۔ کہ ہم روز محشر بود داورے
ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا ۔ کہ کیا حشر کے دن بھی کوئی انصاف کرنیوالا ہوگا یا نہیں

۸ گر ایں بادشاہان گردن فراز ۔ کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز
اگر یہ اونچی گردن والے بادشاہ ۔ جو مقصد و ناز کیساتھ عیش و عشرت میں ہیں

۹ در آیند با عاجزاں در بہشت ۔ من از گور سر برنگیرم ز خشت
ہم عاجزوں کے ساتھ بہشت میں آنے لگے ۔ میں تو قبر کی اینٹ سے سر نہیں اٹھاؤں گا

۱۰ بہشت بریں ملک و ماوائے ماست ۔ کہ بند غم امروز بر پائے ماست
بہشت بریں ہماری ملک اور ٹھکانا ہے ۔ کیونکہ غم کی بیڑیاں آج ہمارے پاؤں میں ہیں

۱۔ گستاخی بدزبانی حلم بادشاہاں بادشاہوں کی بردباری

۲۔ ملک بادشاہ صالح بادشاہ کا نام پادشاہانِ شام روم کے بادشاہ بروں باہر آمدے آیا کرتا صبحدم صبح کے وقت

۳۔ بگشتے گشت کرتا اطرافِ بازار و کو بازاروں اور کوچوں کی طرفوں میں برسمِ عرب عربوں کے رواج کے مطابق نیمہ آدھا بربستہ رو چہرہ چھپائے ہوئے

۴۔ صاحب نظر دل کی نظر والا بود تھا درویش دوست فقیروں کو دوست رکھنے والا ہر آنکس جو شخص کہ دارد رکھے ملکِ صالح صالح بادشاہ اوست وہ ہے

۵۔ در مسجدے ایک مسجد میں خفتہ یافت سوئے ہوئے پائے پریشاں دل پریشان دل والے خاطر آشفتہ پریشان طبیعت والے یافت پایا

۶۔ شبِ سرد ٹھنڈی رات شاں ضمیر دیدہ کا مضاف الیہ یعنی انکی آنکھ نا بردہ نہ لے گئی خواب نیند چو مثل حربا گرگٹ تامل کناں سوچنے والا ز آفتاب سورج سے

۷۔ یکے زاں دو ان دو میں سے ایک میگفت کہتا تھا با دیگرے دوسرے کو ہم بھی روزِ محشر حشر کے دن بود تھا ہوئے گا داورے کوئی انصاف کرنیوالا

۸۔ ایں بادشاہاں یہ بادشاہ گردن فراز اونچی گردن والے لہو و عیش کھیل اور عیش و عشرت اند ہیں با کام و ناز مقصد اور ناز کے ساتھ ۹۔ در آیند وہ آویں با عاجزاں عاجزوں کیساتھ در بہشت جنت میں من میں از گور قبر سے سر برنگیرم سر نہیں اٹھاؤں گا ز خشت اینٹ سے ۱۰۔ بہشت بریں اونچی بہشت ملک ملکیت ماوائی ما ہمارا ٹھکانا ست ہے بندِ غم غم کی بیڑی امروز آج بر پائے ماست ہمارے پاؤں پر ہے۔

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے بادشاہوں کو درویشوں کا عقیدت مند اور خدمت گزار ہونا چاہیئے اور درویشوں کی طرف سے کوئی گستاخی بھی ہو جائے تو اسے نظر انداز کر دیں اور درویشوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بادشاہوں کے ساتھ نرم گوئی اور نرم خوئی سے پیش آئیں۔ (۲) محمد صالح ملکِ شام کا بادشاہ تھا۔ جس کی عادت تھی کہ علی الصباح اپنے غلام کی معیت میں گشت کے لئے نکلتا تھا (۳) عربوں کے رواج کے مطابق منہ پر ڈھاٹا باندھ لیتا اور سارے بازاروں اور گلی کوچوں میں چکر لگاتا رہا (۴) وہ بڑا صاحبِ نظر اور فقیر دوست تھا حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں صفتیں جس بادشاہ میں بھی ہوں وہ صالح اور نیک بادشاہ ہے (۵) اثنائے گشت وہ ایک مسجد میں گیا جہاں دو درویش سوئے ہوئے پائے جو آزردہ دل اور پریشان خاطر تھے (۶) سخت سردی کی وجہ سے انھیں رات کو نیند نہیں آئی تھی وہ اس انتظار میں تھے کہ کب سورج نکلے تو ہم ذرا آرام پائیں جیسے گرگٹ سورج کو تاکتا ہے (۷، ۸، ۹) ان میں سے ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ یار دنیا تو بے انصافی سے بھری ہوئی ہے کیا محشر میں بھی انصاف ہوگا یا نہیں ملک صالح جیسے متکبر اور ظالم بادشاہ جو عیش و عشرت اور لہو و لعب میں مست رہتے ہیں اگر یہ بھی ہمارے ساتھ جنت میں جانے لگے تو میں قبر سے ہی نہیں اٹھوں گا (۱۰) بہشت بریں تو صرف ہمارا ہی حق ہے کیونکہ دنیا میں مصائب و تکالیف ہمیں برداشت کرتے ہیں اور غم و الم کی بیڑیوں میں ہمیں گرفتار ہیں

۱۔ ہمہ عمر تمام عمر زینان ان سے چہ دیدی کیا دیکھا تو نے نیز بھی زحمت تکلیف کشی کھینچے تو
۲۔ صالح بادشاہ آں جا وہاں بدیوار باغ باغ کی دیوار کے پاس در آید آجائے بکفشش جوتے کے ساتھ اس کا بدرم پھاڑ ڈالوں میں
۳۔ چوں جب ایں سخن یہ بات گفت کہی شنید سن لی دگر پھر بود دن ٹھہرنا آنجا وہاں مصالح جمع مصلحت بہتری ندید نہ دیکھا
۴۔ دمے تھوڑی دیر رفت گیا تا حتیٰ کہ چشمہ آفتاب سورج کی ٹکیا زچشم خلائق مخلوق کی آنکھوں سے فرو شست دھو ڈال خواب نیند
۵۔ رواں جلدی ہر دو کس را دونوں آدمیوں کو فرستاد بھیجا خواند بلایا بہیبت رعب کے ساتھ بحرمت عزت کے ساتھ نشاند بٹھایا
۶۔ برایشاں ان پر بیارید برسایا باران جود سخاوت کی بارش فرو شست دھو ڈال شاں وجود کے ساتھ لگ کر ان کے وجود سے گرد ذل ذلت کی گرد
۷۔ پس بعد رنج سرما سردی کی تکلیف باراں بارش سیل سیلاب نشستند بیٹھ گئے با نامداران خیل لشکر کے سرداروں کے ساتھ
۸۔ گدایان بے جامہ بغیر کپڑوں کے فقیر شب کردہ روز رات کو دن کئے ہوئے معطر کناں عطر کی خوشبو میں لبسانے والے جامہ کپڑا بر عود سوز عود جلانے والی انگیٹھی

۱ ہمہ عمر زیناں چہ دیدی خوشی
عمر بھر تو نے ان سے کیا خوشی دیکھی ہے
کہ در آخرت نیز زحمت کشی
جو آخرت میں بھی زحمت اٹھائے

۲ اگر صالح آں جا بدیوار باغ
اگر صالح وہاں باغ کی دیوار کے پاس
در آید بکفشش بدرم دماغ
بھی آ گیا تو میں جوتے سے اسکی کھوپڑی توڑ دوں گا

۳ چوں مرد ایں سخن گفت وصالح شنید
جب مرد نے یہ بات کہی اور صالح نے سن لی
دگر بودن آنجا مصالح ندید
پھر وہاں ٹھہرنا مصلحت نہ دیکھا

۴ دمے رفت تا چشمہ آفتاب
تھوڑی دیر کے لئے گیا حتیٰ کہ سورج کے چشمہ نے
زچشم خلائق فرو شست خواب
مخلوق کی آنکھوں سے نیند دھو ڈالی

۵ رواں ہر دو کس را فرستاد وخواند
فوراً کسی کو بھیجا اور دونوں کو بلا لیا
بہیبت نشست وبحرمت نشاند
خود ہیبت کے ساتھ بیٹھا اور عزت کیساتھ بٹھایا

۶ برایشاں بیارید باران جود
ان پر سخاوت کی بارش برسا دی
فرو شست شاں گرد ذل از وجود
ان کے وجود سے ذلت کی گرد دھو ڈالی

۷ پس از رنج سرما و باران وسیل
سردی بارش اور سیلاب کی تکلیف کے بعد
نشستند با نامداران خیل
وہ لشکر کے سرداروں کی معیت میں بیٹھ گئے

۸ گدایان بے جامہ شب کردہ روز
کپڑوں کے بغیر رات کو دن کئے ہوئے فقیر
معطر کناں جامہ بر عود سوز
اگر دان پر اپنے کپڑے مہکا رہے تھے

۹ یکے گفت از یناں ملک را نہاں
ان میں سے ایک نے چپکے سے بادشاہ کو کہا
کہ اے حلقہ در گوش حکمت جہاں
کہ اے وہ ہستی جس کے حکم کی دنیا حلقہ بگوش ہے

۱۰ پسندیدگاں در بزرگی رسند
پسندیدہ لوگ بزرگ مقام پر فائز ہوئے
زما بندگاں تا چہ آمد پسند
ہم غلاموں سے آپ کو کیا پسند آیا

۹۔ یکے ایک گفت کہا ازیناں ان میں سے ملک را بادشاہ کو نہاں پوشیدہ حلقہ در گوش حکمت تیرے حکم کا حلقہ بگوش۔ ۱۰۔ پسندیدگاں پسندیدہ لوگ در بزرگی بڑائی میں اونچے مقام میں رسند پہنچتے ہیں زما بندگاں ہم غلاموں سے تا تجھکو چہ آمد کیا آیا

تشریح: (۱) ساری عمر تمہیں ان بادشاہوں سے کوئی خوشی نصیب ہوئی ہے جو آخرت میں بھی انکی معیت کی زحمت اٹھاؤ (۲) اگر یہ صالح بہشت کی دیوار کے پاس بھی آیا تو میں جوتے مار مار کے اس کا سر پھوڑ دوں گا (۳) ملک صالح نے جب یہ بات سنی تو وہاں سے کھسک جانا ہی مناسب سمجھا (۴-۵) گھر جاکے سورج نکلنے کا انتظار کیا جب لوگ بیدار ہو گئے تو فوراً سپاہی بھیج کے ان دونوں فقیروں کو گرفتار کرا لیا اور دربار لگا کر بڑے رعب داب سے بیٹھ گیا اور ان کو بھی عزت سے بٹھا دیا (۷) وہ بیچارے کہاں تو سردی سے ٹھٹھر رہے تھے اور کہاں اب سپہ سالاران لشکر کے کندھوں سے کندھا ملائے بیٹھے تھے (۸) جو ننگے بدن راتیں گزارا کرتے تھے۔ اب اپنے جوڑے عنبر وعود کے ساتھ معطر کر رہے تھے (۹-۱۰) اس غیر متوقع نوازش کو دیکھ کر ایک فقیر بادشاہ سے کہنے لگا۔ بادشاہا سارا جہاں تیرا تابع فرمان ہے یہ اہل کار اور سپہ سالار تو اس مقام بلند کے مستحق تھے۔ مگر ہم فقیروں پر یہ ذرہ نوازی کیوں ہو رہی ہے۔

۱ شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت ۔ بخندید در روئے درویش و گفت
خوشی کی وجہ سے بادشاہ پھول کی طرح کھل پڑا ۔ ہنس پڑا اور درویش سے کہنے لگا

۲ من آں کس نیم کز غرور و حشم ۔ ز بیچارگاں روئے در ہم کشم
میں وہ شخص نہیں ہوں جو تکبر اور دبدبے کیوجہ سے ۔ مسکینوں کی طرف سے منہ پھیر لوں گا

۳ تو ہم با من از سر بنہ خوئے زشت ۔ کہ ناسازگاری کنی در بہشت
تو بھی میرے ساتھ بری عادت سر سے نکال دے ۔ کبھی بہشت میں جا کر بھی مخالفت کرے

۴ من امروز کردم در صلح باز ۔ تو فردا مکن در بر ویم فراز
میں نے آج صلح کا دروازہ کھول دیا ہے ۔ تو کل کو میرے سامنے بند نہ کرنا

۵ چنیں راہ گر مقبلی پیش گیر ۔ شرف بایدت دست درویش گیر
اگر تو بانصیب ہے تو ایسی راہ اختیار کر ۔ بزرگی چاہیئے تو درویش کی دستگیری کر

۶ بر از شاخ طوبیٰ کسے بر نداشت ۔ کہ امروز تخم ارادت نکاشت
اس شخص نے درختِ طوبیٰ کا پھل نہ پایا ۔ جس نے آج عقیدت کا بیج نہ بویا

۷ ترا کے بود چوں چراغ التہاب ۔ کہ از خود پری ہمچو قندیل از آب
تجھے چراغ کی طرح بھڑکنا کب نصیب ہو ۔ جو خودی سے بھرا ہوا ہے جیسے قندیل پانی سے

۸ وجودے دہد روشنائی بجمع ۔ کہ سوزیش در سینہ باشد چو شمع
وہی وجود محفل کو روشنی بخش سکتا ہے ۔ شمع کی طرح جس کے سینے میں سوزش ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بیناں
خود بینوں کی محرومی کے بیان میں

۱۰ یکے در نجوم اندکے دست داشت ۔ ولیک از تکبر سر مست داشت
ایک شخص نجوم میں تھوڑا سا درک رکھتا تھا ۔ لیکن تکبر سے سر مست رہتا تھا

۱۔ شہنشہ بادشاہ ز شادی خوشی سے چو گل پھول کی طرح بر شگفت کھل گیا بخندید ہنس پڑا در روئے درویش فقیر کے سامنے گفت کہا
۲۔ من آں کس میں وہ شخص نیم نہیں ہوں کز غرور و حشم جو کہ غرور اور دبدبے کی وجہ سے ز بیچارگاں بے چاروں سے روئے در ہم کشم چہرہ پھیر لوں
۳۔ تو ہم تو بھی با من میرے ساتھ از سر بنہ سر سے نکال دے خوئے زشت بری عادت یعنی دشمنی ناسازگاری ناموافقت کنی کرے تو در بہشت جنت میں
۴۔ من امروز میں نے آج کردم کر دیا در صلح صلح کا دروازہ باز کھلا تو فردا تو کل کو مکن مت کر در بر ویم میرے چہرے پر فراز بند
۵۔ چنیں راہ ایسا راستہ مقبلی نصیب والا ہے تو پیش گیر اختیار کر شرف بایدت تجھ کو بزرگی چاہیئے دستِ درویش درویش کا ہاتھ گیر پکڑ
۶۔ بر پھل از شاخِ طوبیٰ طوبیٰ کی شاخ طوبیٰ بہشت کا ایک درخت جس کی شاخیں ہر جنتی کے گھر میں پہنچی ہوئی ہوں گی کسے کوئی شخص بر نداشت نہ اٹھایا کہ امروز جس نے کہ آج تخمِ ارادت ارادتمندی کا بیج نکاشت نہ بویا ہو
۷۔ ترا تجھ کو کے بود کب ہووے چو چراغ دیئے کی طرح التہاب بھڑکنا یا روشنی کرنا از خود پری تو خودی سے بھرا ہوا ہے ہمچو مثل قندیل شیشے کا شمع دان ز آب پانی سے وجودے وہ وجود دہد دیتا ہے بجمع جماعت کو سوزیش اس کی سین سینہ کے ساتھ لگ کر اس کے سینے میں سوز ہو چو شمع شمع کی طرح ۹۔ محرومی بے نصیبی خویشتن بیناں اپنے آپ کو دیکھنے والے ۱۰۔ یکے ایک در نجوم علم نجوم میں اندکے تھوڑی سی دست داشت واقفیت رکھتا تھا ولیک لیکن از تکبر تکبر سے سر مست داشت سر کو مست رکھتا تھا

تشریح: (۱۔۲) بادشاہ ہنس پڑا اور درویش سے کہنے لگا مجھے تم ایسا مغرور اور بے رحم نہ سمجھو جو تکبر کی وجہ سے فقیروں کی طرف سے چہرہ پھیر لیتا ہے (۳۔۴) دیکھو میں نے تمہارے ساتھ مصالحت کر لی ہے تم بھی دشمنی ختم کر دو کبھی بہشت میں جا کر بھی انتقام لینے پہ تل جاؤ۔ صلح کا دروازہ جو میں نے آج کھول دیا اسے تم قیامت کے دن میرے اوپر بند نہ کرنا بلکہ مجھے بھی بہشت میں داخل ہونے دینا ہے (۵) مقولہ سعدیؒ ہے کہ اگر تو خوش نصیب اور صاحبِ اقبال ہے تو ملک صالح کا یہ اخلاق تو بھی اپنا لے اور درویشوں کی دستگیری کیا کر۔ (۶) جس شخص میں عقیدت اور نیازمندی نہ ہو وہ درختِ طوبیٰ کا پھل نہیں پا سکے گا (۷) قندیل کے شیشے کو پانی سے بھر دیں تو اس میں شمع روشن نہیں ہو سکتی اسی طرح جو شخص خودی سے بھرا ہوا ہو وہ چراغ کی طرح روشنی نہیں پھیلا سکتا بلکہ خود بھی روشن نہیں ہو سکتا (۸) دوسروں کو وہی مستفیض کر سکتا ہے جس کے سینے میں شمع کی طرح سوز و ساز ہو اور اس کا دماغ خودی سے خالی ہو (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ خود بین اور خود پسند آدمی علم سے محروم رہ جاتا ہے۔ (۱۰) کوئی شخص معمولی سا ستاروں کا علم رکھتا تھا لیکن کم علمی کے باوجود اپنے آپ کو افلاطون سے کم نہیں سمجھتا تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ سوئے کوشیار آمد از راہِ دور
دور دراز سے استاد کوشیار کے پاس آیا
دلے پر ارادت سرے پر غرور
دل میں عقیدت اور سر میں غرور بھرا ہوا تھا

۲ خردمند ازو دیدہ در دوختے
عقلمند نے اس سے آنکھیں بھیچ لیں
بکش حرفے خدمت نیاموختے
علم کا ایک حرف بھی اسے نہ سکھایا

۳ چو بے بہرہ عزم سفر کردہ باز
جب بے نصیب نے واپسی کا ارادہ کیا
بدو گفت دانائے گردن فراز
تو بلند گردن دانا نے اس سے کہا

۴ تو خود را گماں بردۂ پر خرد
تو نے اپنے آپ کو عقلمند سمجھ رکھا ہے
انائے کہ پر شد دگر چوں پُرد
جو برتن بھرا ہوا ہو دوبارہ کیسے بھرا جا سکے

۵ بہ دعوٰی تہی آئی تا پُر شوی
دعوے سے خالی ہو کر آ تاکہ دعلم سے بھر سکے
تو از خود پُری زاں تہی مے روی
تو خودی سے بھرا ہوا ہے جبھی خالی جا رہا ہے

۶ ز ہستی در آفاق سعدی صفت
جہاں میں سعدی کی طرح خودی سے
تہی گرد و باز آئی پر معرفت
خالی ہو جا تو معرفت سے بھر کر آئیگا

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آں
سپردگی اور اس کی حق شناسی کا بیان

۸ بخشم از ملک بندۂ سر بتافت
ایک غلام نے غصے کی وجہ سے بادشاہ سے سرتابی کی
بفرمود جستن کسش در نیافت
اس نے ڈھونڈنے کا حکم دیا لیکن وہ کسی کو نہ ملا

۹ چو باز آمد از راہ خشم و ستیز
جب وہ واپس آیا تو غصے اور لڑائی کی بنا پر
بشمشیر زن گفت خونش بریز
جلاد کو حکم دیا کہ اس کا خون گرا دے

۱۰ بخوں تشنہ جلادِ نامہرباں
خون کے پیاسے ظالم جلاد نے
بروں کرد چوں تشنہ دشنہ زباں
پیاسے کی طرح خنجر کی زبان نکال لی

۱۔ سوئے طرف کوشیار مشہور نجومی کا نام جس کی کنیت ابوالحسن ہے اور وہ بوعلی سینا کا استاد تھا آمد وہ آیا از راہِ دور دور کی راہ سے دلے پر ارادت عقیدت سے بھرا ہوا دل سرے پر غرور غرور سے بھرا ہوا سر
۲۔ خردمند از و عقلمند نے اس سے دیدہ آنکھیں دوختے سی لیں بکش ایک بھی اس کو حرفِ خدمت خدمت کا حرف یا علم کا حرف نیاموختے نہ سکھایا
۳۔ چوں جب بے بہرہ بے نصیب عزم سفر سفر کا ارادہ کردہ باز کیا واپسی کا بدو گفت اسکو کہا دانائے گردن فراز سر بلند دانا نے
۴۔ خود را اپنے آپ کو گماں بردۂ گمان لے گیا تو پر خرد عقلمند انائے کہ جو برتن کہ پر شد بھر گیا ہو دگر چوں دوبارہ کیسے پُرد بھرے
۵۔ ز دعوٰی دعوے سے تہی آ خالی ہو کہ آ تا تاکہ پُر شوی بھر جاوے تو تو از خود پُری تو خودی سے بھرا ہوا ہے زاں اس وجہ سے تہی خالی مے روی جا رہا ہے تو
۶۔ ز ہستی خودی سے در آفاق جہاں میں سعدی صفت سعدی کی طرح تہی گرد خالی ہو جا باز آئی واپس آئے گا تو پُر معرفت معرفت سے بھرا ہوا
۷۔ تسلیم سپرد کرنا حق شناسی اُن اس کی حق شناسی
۸۔ بخشم غصے کی وجہ سے از ملک بادشاہ سے بندہ ایک غلام سر بتافت سر پھیرا بفرمود اس نے حکم دیا جستن ڈھونڈنا کسش کسی نے اس کو در نیافت نہ پایا ۹۔ چو جب باز آمد واپس آیا از راہ خشم و ستیز غصے اور لڑائی کی رو سے بشمشیر زن تلوار مارنے والے یعنی جلاد کو گفت کہا خونش اس کا خون بریز گرا ۱۰۔ بخوں تشنہ خون کا پیاسا جلادِ نامہرباں بے رحم جلاد بروں کرد نکالی چوں تشنہ پیاسے کی طرح دشنہ زباں خنجر کی زبان

تشریح: (۱) وہ شخص علم نجوم کے مسلم استاذ کوشیار کے پاس آیا تاکہ اس سے مزید فیض حاصل کرے اس کے دل میں ارادت تو تھی مگر سر بھی غرور سے فارغ نہ تھا (۲) استاذ نے اس کی طرف نظر ہی نہ کی نہ اسے کوئی علم کی بات بتلائی (۳) جب وہ مایوس ہو کر واپس جانے لگا تو بلند مقام استاد نے کہا (۴) تو چونکہ اپنے آپ کو بڑا عالم و فاضل سمجھتا ہے اس لئے بے نصیب جا رہا ہے جو برتن پہلے ہی بھرا ہوا ہو اس میں مزید کوئی چیز نہیں سما سکتی (۵) یہ علم و فضل کے دعوے چھوڑ کر طالب بن کر آ پھر تجھے علم حاصل ہو گا۔ تو جو خودی سے بھرا ہوا ہے تیرے اندر علم کہاں سمائے (۶) اگر تو سعدی کی طرح خودی سے بالکل خالی ہو جائے تو پھر تیرے اوپر معرفت کے دروازے کھل جائیں گے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنے آقا سے تسلیم و رضا کا معاملہ کیا جائے تو وہ بھی بڑے سے بڑے جرم کو نظر انداز کر دیتا ہے (۸) ایک غلام اپنے بادشاہ سے کسی بات پر ناراض ہو کر بھاگ گیا بادشاہ نے اسے تلاش کروایا مگر وہ نہ مل سکا (۹) پھر جب وہ کبھی واپس آیا تو سابقہ ناراضی کی وجہ سے بادشاہ نے جلاد کو کہا کہ اسے قتل کر دے (۱۰) حکم شاہی پا کر ظالم جلاد نے ایسے تلوار نکالی لی جیسے پیاسے نے زبان نکال رکھی ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

۱ شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش — خدایا بحل کردمش خون خویش
میں نے سنا کہ اس نے زخمی تنگ دل سے کہا — کہ اے خدا میں نے اسے اپنا خون معاف کر دیا

۲ کہ پیوستہ در نعمت و ناز و کام — در اقبال او بودہ ام صبح و شام
کہ ہمیشہ نعمت ناز اور مقصد میں — اس کے اقبال کی وجہ سے میں صبح و شام رہا ہوں

۳ مبادا کہ فردا بخون منش — بگیرند و خرم شود دشمنش
مبادا کل اسے میرے خون میں — پکڑ لیں اور اس کے دشمن کو خوشی حاصل ہو

۴ ملک را چو گفت وے آمد بگوش — دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بادشاہ کو جب اس کی بات سنائی دی — پھر اس نے غصے کی دیگ کو جوش نہ آیا

۵ بسے بر سرش داد و بر دیدہ بوس — خداوند رایت شد و طبل و کوس
اس کے سر اور آنکھوں پر بیشمار بوسے دیئے — وہ جھنڈے طبل اور نقارے والا ہو گیا

۶ برفق از چناں سہمگیں جائیگاہ — رسانید دہرش بداں پائگاہ
ایسی خوفناک جگہ سے نرمی کے طفیل — زمانے نے اسے اس مقام پر پہنچا دیا

۷ غرض زیں حدیث آنکہ گفتار نرم — چو آبست بر آتش مرد گرم
اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نرم بات — گرم آدمی کی آگ پر پانی کی طرح ہے

۸ نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر — بپوشند خفتان صد تو حریر
تجھے معلوم نہیں کہ تیروں اور تلواروں کے میدان میں — سو تہے ریشم کے دستانے پہنتے ہیں

۹ تواضع کن اے دوست با خصم تند — کہ نرمی کند تیغ برندہ کند
اے دوست تیز دشمن کے ساتھ تواضع کر — کیونکہ نرمی کاٹنے والی تلوار کو کند کر دیتی ہے

۱۔ شنیدم میں نے سنا گفت کہا دل تنگ ریش زخمی دل خدایا اے خدا بحل کردمش حلال کر دیا میں نے اسکو خون خویش اپنا خون
۲۔ پیوستہ ہمیشہ کام مقصد در اقبال اس کے اقبال میں بودہ ام میں رہا ہوں
۳۔ مبادا مت ہووے فردا کل بخون منش میرے خون میں اسکو پکڑ لیویں خرم شود خوش ہو جاوے دشمنش اس کا دشمن
۴۔ ملک را بادشاہ کو چو جب گفت وے اس کی بات آمد بگوش کان میں آئی دگر پھر دیگ خشمش اس کے غصے کی دیگ نیاورد نہ لائی
۵۔ بسے بہت بر سرش اس کے سر پر داد دیا بر دیدہ آنکھوں پر بوس بمعنی بوسہ خداوند رایت جھنڈے کا مالک شد ہو گیا کوس نقارہ
۶۔ برفق نرمی کے ساتھ چناں سہمگیں ایسی خوفناک جائیگاہ جگہ رسانید پہنچایا دہرش زمانے اسکو بداں پائیگاہ اس مقام تک
۷۔ زیں حدیث اس بات سے آنکہ یہ ہے کہ گفتار نرم نرم بات چو آبست پانی کی طرح ہے بر آتش مرد گرم گرم مرد کی آگ پر
۸۔ نہ بینی تو نہیں دیکھتا معرض تیغ و تیر تیروں اور تلواروں کے میدان میں بپوشند پہنتے ہیں خفتان دستانہ صد تو سو تہوں والا
۹۔ تواضع کن عاجزی کر با خصم تند تیز دشمن کے ساتھ کند کرتی ہے تیغ برندہ کاٹنے والی تلوار

حکایت در عجز و نیاز مندی صالحاں
نیک لوگوں کی عاجزی اور نیاز مندی کا بیان

کند مٹھی ۱۰۔ عجز عاجزی نیاز مندی صالحاں نیک لوگوں کی نیاز مندی

تشریح: (۱) زندگی سے مایوس ہو کر اس نے جنابِ الٰہی میں عرض کی کہ خداوندا میں نے بادشاہ کو اپنا خون معاف کر دیا (۲) کیونکہ میں نے ہمیشہ اس کے انعام و اکرام پر زندگی گزاری ہے اور اسی کی دولت و اقبال میں میری صبحیں اور شامیں گزری ہیں (۳) میں نہیں چاہتا کل کو میرے خون کے دعوے میں اسکی گرفتاری ہو (۴) بادشاہ نے جب اس کی یہ باتیں سنیں تو اس کا سارا غصہ کافور ہو گیا (۵) اور جوشِ مسرت سے اس کو بوسے پہ بوسے دینے لگا اور پھر اسے کوئی اونچا منصب کر دیا جس کے لئے جھنڈا اور نقارہ لازم تھا (۶) یہ خوش بیانی اور نرم گفتاری کا اثر تھا کہ وہ اتنے خوفناک مقام سے بچ کر صاحبِ دولت و اقبال ہو گیا (۷) جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح نرم گفتاری غصے کو فرو کر دیتی ہے (۸، ۹) میدانِ جنگ میں تیروں اور تلواروں سے بچاؤ کے لئے ریشمی دستانے پہن لئے جاتے ہیں تو ریشم کی نرمی تلوار کی کاٹ کو ختم کر دیتی ہے اسی طرح تواضع اور نرمی سے دشمن کی عداوت ختم کی جا سکتی ہے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ نیک لوگ بارگاہِ خداوندی میں اسی وقت باریاب ہوتے ہیں جب وہ اپنے آپ کو اس کی دہلیز کا کتا بنا دیتے ہیں۔

۱ ز ویرانۂ عارف ژندہ پوش — یکے را نباح سگ آمد بگوش
گودڑی پوش عارف کے جھونپڑے میں — ایک شخص کے کان میں کتا بھونکنے کی آواز آئی

۲ بدل گفت آخر سگ اینجا چراست — در آمد کہ درویش صالح کجاست
دل میں کہنے لگا کہ یہاں کتا کس لئے ہے — اندر گیا کہ نیک درویش کہاں ہے

۳ نشان سگ از پیش و از پس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید
اسے آگے پیچھے کتے کا نشان نظر نہ آیا — وہاں سوائے عارف کے کسی کو نہ دیکھا

۴ خجل باز گردیدن آغاز کرد — کہ شرم آمدش بحث آں راز کرد
شرمندہ ہو کر واپس ہونے لگا — کیونکہ اس راز کو کریدتے اسے شرم آئی

۵ شنید از دروں عارف آواز پا — ہلا گفت بر در چہ پائی درائے
اندر سے عارف نے پاؤں کی آہٹ سنی — تو کہا دروازے پر کیا کھڑے ہو آجاؤ نا

۶ بہ پنداری اے دیدۂ روشنم — کز ایدر سگ آواز کرد ایں منم
اے میری روشن آنکھ تو جان لے — کہ ادھر سے جو کتا بھونکا ہے وہ میں ہی تھا

۷ چو دیدم کہ بیچارگی مے خرد — نہادم ز سر کبر و رائے و خرد
جب میں نے دیکھا کہ وہ عاجزی کا خریدار ہے — میں نے سر سے تکبر رائے اور عقل کو نکال دیا

۸ چو سگ بر درش بانگ کردم بسے — کہ مسکیں تر از سگ ندیدم کسے
میں اس کے دروازے پہ کتے کی طرح بہت چلایا — کیونکہ کتے سے زیادہ مسکین میں نے کسی کو نہیں دیکھا

۹ چو خواہی کہ در قدر والا رسی — ز شیب تواضع ببالا رسی
تو جو چاہے کہ بلند مقام حاصل کرے — تو تواضع کی پستی سے بلندی کو پہنچ جائیگا

۱۰ دریں حضرت آناں گرفتند صدر — کہ خود را فروتر نہادند قدر
اس درگاہ میں انھوں نے صدارت پائی — جنہوں نے اپنا مرتبہ کم تر رکھا

۱۔ ز ویرانۂ عارف ژندہ پوش گودڑی پوش عارف کے جھونپڑے سے یکے را ایک شخص کو نباح سگ کتے کا بھونکنا آمد بگوش آئی کان میں
۲۔ بدل گفت اس نے دل میں کہا سگ کتا اینجا یہاں چراست کیوں ہے در آمد اندر گیا درویش صالح نیک درویش کجاست کہاں ہے نشان سگ کتے کا نشان پیش و پس پیچھے اور آگے ندید نہ دیکھا بجز سوائے عارف خدا کو پہچاننے والا آں جا وہاں دگر کس دوسرا آدمی ندید نہ دیکھا خجل شرمندہ باز گردیدن واپس پھرنا آغاز کرد شروع کیا آمدش آئی اس کو بحث آں راز اس راز کا کریدنا کرد کرنا ماضی بمعنی مصدر
۵۔ شنید سنا ز دروں اندر سے عارف پہچاننے والا آواز پائے پاؤں کی آواز ہلا خبردار گفت کہا بردر دروازے پر چہ پائی کیا کھڑا ہے تو دراآ اندر آجا
۶۔ بہ پنداری جان لیوے تو دیدۂ روشنم اے میری روشن آنکھ کز ایدر جو کہ ادھر سے سگ کتا آواز کرد آواز نکالی ایں منم یہ میں ہوں
۷۔ چو دیدم جب میں نے دیکھا بیچارگی عاجزی مے خرد خریدتا ہے نہادم میں نے رکھ دیا کبر تکبر خرد عقل
۸۔ چو سگ کتے کی طرح بر درش اس کے دروازے پر بانگ کردم آواز کی میں نے بسے بہت مسکیں تر از سگ کتے سے زیادہ مسکین ندیدم نہیں دیکھا میں نے کسے کوئی شخص ۹۔ چو خواہی جب تو چاہے قدر والا بلند مقام رسی پہنچے تو ز شیب تواضع عاجزی کی پستی سے ببالا بلندی کو رسی پہنچے تو
۱۰۔ دریں حضرت اس درگاہ میں آناں وہ لوگ گرفتند پائی انہوں نے صدر صدارت خود را اپنے آپ کو فروتر نیچے نہادند رکھی انہوں نے قدر مرتبہ

تشریح: (۱) کوئی شخص کسی ویرانے میں سے گزر رہا تھا جہاں گدڑی پوش فقیر رہا کرتا تھا اچانک اسے فقیر کی جھونپڑی سے کتا بھونکنے کی آواز آئی۔ (۲) اسے حیرانی ہوئی کہ فقیر کے ہاں کتے کا کیا کام پھر وہ تحقیق حال کے لئے اندر چلا گیا کہ دیکھے درویش کس حال میں ہے (۳) وہاں کتے کا نام و نشان نہ تھا، صرف فقیر کی ذات تھی (۴) وہ شرمندہ ہو کر واپس ہونے لگا کیونکہ اس مغالطے یا راز کا کھولنا بھی مناسب نہ تھا (۵) درویش نے اس کے پاؤں کی آہٹ سن لی اور کہا دروازے پر کیوں کھڑے ہو اندر آجاؤ (۶) پھر خود ہی کہا نور چشم جو کتے کی آواز تو نے سنی تھی وہ میری ہی آواز تھی (۷، ۸) میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بیچارگی اور مسکینی کو پسند کرتے ہیں تو اپنے آپ کو اس کی درگاہ کا کتا بنا لیا اور کتے کی آواز میں اس کو پکارنا شروع کر دیا کیونکہ کتے سے زیادہ مسکنت کسی چیز میں نہیں (۹) اگر تجھے بھی بلند مقام کی آرزو ہے تو عاجزی اختیار کر بلندی پالے گا (۱۰) جو لوگ اپنے آپ کو عاجز بنا لیتے ہیں خدا کے ہاں ان کو صدارت کی کرسی ملتی ہے۔

۱ چو سیلاب آمد بہول و نہیب
جب سیلاب خوف اور ہیبت کیساتھ آیا
فتاد از بلندی بسر در نشیب
تو بلندی سے پستی میں سر کے بل گرا،

۲ چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد
شبنم جب مسکین اور حقیر ہو کر گری
نگر کافتابش بعیوق برد
تو دیکھ آفتاب اسے عیوق ستارے تک لے گیا

حکایت حاتم اصم رح وسیرت او در تواضع

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ اور تواضع میں انکی عادت کا بیان

۴ گروہے برانند ز اہل سخن
ادیبوں کا ایک گروہ اس خیال پر ہے
کہ حاتم اصم بود باور مکن
کہ یہ باور نہ کر کہ حاتم رح بہرے تھے

۵ برآمد طنین مگس بامداد
صبح صبح ایک مکھی کی بھنبھناہٹ سنی
کہ در چنبر عنکبوتے فتاد
جو کسی مکڑی کے جالے میں پھنس گئی تھی

۶ ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود
اس کی خاموشی اور کمزوری سب مکر تھی
مگس قند پنداشتش قید بود
مکھی نے اسے شکر سمجھا وہ بیڑی تھی

۷ نگہ کرد شیخ از سر اعتبار
شیخ نے عبرت کے لحاظ سے اسے دیکھا
کہ اے پائے بند طمع پائے دار
کہ اے طمع کے قیدی ٹھہر جا

۸ نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند
ہر جگہ شکر شہد اور قند نہیں ہوتی
کہ در گوشہ ہا دامیارست و بند
بہت سے گوشوں میں شکاری اور جال ہوتا ہے

۹ یکے گفت ازاں حلقۂ اہل رائے
اہل رائے کے اس حلقے میں سے ایک نے کہا
عجب دارم اے مرد راہ خدا
اے مرد راہ خدا مجھے تعجب ہے

۱۰ مگس را تو چوں فہم کردی خروش
مکھی کی آواز تو نے کیسے سمجھ لی
کہ ما را بدشواری آمد بگوش
جو ہمیں بھی دشواری سے سنائی دی

۱۔ چو جب آمد آیا بہول رعب کے ساتھ نہیب ہیبت فتاد گر پڑا بسر در نشیب سر نیچان میں
۲۔ چو شبنم شبنم کی طرح بیفتاد گر پڑا خرد چھوٹا نگر دیکھ کافتابش کہ آفتاب نے اس کو بعیوق عیوق ستارے تک برد لے گیا
۳۔ حاتم اصم خراسان کے ایک مشہور ولی اللہ رح جو کسی مصلحت کیوجہ سے ساری عمر بہرے بنے رہے سیرت او اسکی عادت تواضع عاجزی
۴۔ گروہے ایک گروہ برانند اس خیال پر ہیں ز اہل سخن بات والوں سے اصم بود بہرہ تھا باور مکن باور مت کر
۵۔ برآمد نکل آئی طنین مگس مکھی کی آواز بامداد صبح سویرے چنبر عنکبوتے ایک مکڑی کا جالا فتاد گر پڑا
۶۔ ہمہ تمام ضعف کمزوری خاموشیش اس کی خاموشی کید مکر بود تھا مگس مکھی قند شکر پنداشتش سمجھی اس کو قید بیڑی بود تھی
۷۔ نگہ کرد نظر کی شیخ یعنی حاتم از سر اعتبار عبرت کے لحاظ سے پائے بند طمع حرص کا قیدی پائے دار ٹھہر جا
۸۔ ہر جا ہر جگہ باشد ہووے قند شکر در گوشہ ہا کئی گوشوں میں دامیارست شکاری ہے بند قید یا جال
۹۔ یکے گفت ایک نے کہا ازاں حلقۂ اہل رائے اہل رائے کے اس حلقے سے عجب دارم میں تعجب رکھتا ہوں مرد راہ خدا خدا کی راہ کا مرد ۱۰۔ مگس مکھی چوں کیسے فہم کردی سمجھا تو نے خروش آواز مارا ہمکو بدشواری مشکل کے ساتھ آمد آئی بگوش کان میں

تشریح: (۱) دیکھو سیلاب جو دوڑتا اور شور مچاتا ہوا آتا ہے اسے کھڈوں اور کھائیوں میں سر کے بل گرنا پڑتا ہے یہی غرور کا انجام ہے (۲) اور شبنم کو دیکھو حقیر اور ذرہ بن کر گرتی ہے تو آفتاب کی حرارت اسے اٹھا کر ستاروں کی بلندیوں تک لے جاتی ہے (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنی اصلاح کے لئے اگر اپنے ساتھیوں کی زبان سے اپنے عیب سننے ہوں تو گونگا بہرا بھی بننا پڑے تو بن جائے (۴) ایک جماعت کا خیال ہے کہ حضرت حاتم رح درحقیقت بہرے نہ تھے۔ بلکہ وہ مصلحتاً بہرے بنے ہوئے تھے (۵) یہ ان کی دلیل ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے مکھی کی آواز سن لی جبکہ وہ مکڑی کے جالے میں پھنس گئی تھی (۶) مکڑی کی خاموشی اور بے حسی سب مکر اور فریب تھی اس کے جالے کو مکھی نے شکر سمجھا حالانکہ وہ اس کو قید کرنے والی بیڑی تھی (۷۔ ۸) شیخ حاتم رح نے مکھی کو مخاطب کر کے کہا کہ او لالچ کی غلام ہر جگہ شہد و شکر نہیں ہوتے کہیں کہیں شکاری اور جال بھی ہوتے ہیں (۹) ان کے مریدین میں سے ایک شخص نے بطور تعجب کہا (۱۰) کہ مکھی کی آواز تو ہمیں بھی بمشکل سنائی آپ نے بہرے ہو کر اسے کیسے سن اور سمجھ لیا۔

Scanned by CamScanner

۱. کاگاه جو کہ آگاہ گردی ہو گیا تو ببانگ مگس مکھی کی آواز سے نشاید نہیں چاہئے اصم بہرا خواندت تجھکو کہنا زیں سپس اس کے بعد
۲. تبسم کناں ہنستے ہوئے گفتش کہا اس کو تیز ہوش زیادہ ہوشیار اصم بہرا بہ بہتر گفتار باطل جھوٹی باتیں نیوش گفتار کے ساتھ لگ کر باتیں سننے والا
۳. کسانیکہ جو لوگ کہ بامن میرے ساتھ بخلوت تنہائی میں دراند ہیں مرا میرے عیب پوش عیب چھپانے والا ہنر گستر خوبی پھیلانے والا
۴. چو جب دارندم رکھیں گے مجھ سے اخلاق دوں کمینے اخلاق کنند کرے گی ہستیم خودی مجھ کو نخوت تکبر زبوں کمزور بے حال
۵. فرامے نمایم ظاہر دکھاتا ہوں میں مے نشنوم میں نہیں سنتا ہوں مگر کز تکلف مگر تاکہ تکلف سے مبرا بری شوم ہو جاؤں میں
۶. چو جب کالیوه بہرا دانندم مجھکو جانیں گے اہل نشست پاس بیٹھنے والے بگویند کہیں گے نیک و بدم میری نیکی بدی ہر چہ جو کچھ ہست ہے
۷. بدشنیدی برائی سننا نیاید نہیں آوے گی خوشم اچھی مجھکو کہ دار بد برا کردار دامن اندر کشم دامن کھینچ لوں گا یعنی چھوڑ دوں گا
۸. بحبل ستایش تعریف کی رسی سے فراچہ کنویں میں مشو مت ہو چو حاتم حاتم کی طرح اصم باش بہرا ہو جا غیبت برائی شنو سن
۹. سعادت نیک بختی نجست نہیں ڈھونڈی نیافت نہیں پائی زگفتار سعدی سعدی کی باتوں سے بتافت پھیر لی ۱۰. ازیں بہ اس سے بہتر نصیحت گرے کوئی نصیحت کرنے والا بایدت تجھکو چاہیے ندانم نہیں جانتا پس از وے اس کے بعد چہ پیش آیدت کیا پیش آوے تجھکو

۱ تو کاگاه گردی ببانگ مگس
توجو مکھی کی آواز سے آگاہ ہو گیا
نشاید اصم خواندت زیں سپس
اس کے بعد تجھے اصم (بہرا) نہیں کہنا چاہیے

۲ تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش
ہنستے ہوئے اس سے کہا کہ اے ہوشمند
اصم بہ کہ گفتار باطل نیوش
بہرا بہتر ہے یا جھوٹی باتیں سننے والا

۳ کسانیکہ با من بخلوت دراند
جو لوگ خلوت میں میرے ساتھ رہتے ہیں
مرا عیب پوش و ہنر گستر اند
میرے عیب چھپانے والے اور خوبیاں پھیلانے والے ہیں

۴ چو پوشیده دارندم اخلاق دوں
جب وہ میری بد اخلاقیوں کو چھپاتے رہیں گے
کنند ہستیم زیر و نخوت زبوں
تو خودی مجھے مغلوب اور تکبر تباہ کر دیگا

۵ فرامے نمایدکہ مے نشنوم
میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں سن نہیں رہا
مگر کز تکلف مبرا شوم
تاکہ تکلف سے بری ہو جاؤں

۶ چو کالیوه دانندم اہل نشست
جب اہل مجلس مجھے بہرا سمجھیں گے
بگویند نیک و بدم ہر چہ ہست
تو میری نیکی بدی جو کچھ ہے سامنے کہہ دیں گے

اگر بدشنیدن نیاید خوشم
اگر (اپنی) برائی سننا مجھے اچھا نہیں لگے گا
ز کردار بد دامن اندر کشم
تو میں بد کرداری سے دامن بچالوں گا

۸ بحبل ستایش فراچہ مشو
تعریف کی رسی سے کنوئیں میں نہ گر
چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
حاتم کیطرح بہرہ بن جا اور (اپنی) برائی سن

۹ سعادت نجست و سلامت نیافت
اس نے سعادت نہ ڈھونڈی اور سلامتی نہ پائی
کہ گردن زگفتار سعدی بتافت
جس نے سعدی کی باتوں سے گردن موڑ لی

۱۰ ازیں بہ نصیحت گرے بایدت
تجھے اس سے بھی بہتر نصیحت گر مطلوب ہے
ندانم پس از وے چہ پیش آیدت
میں نہیں جانتا تجھے اس کے بعد کیا پیش آئیگا

تشریح: (۱) آپ کو جب مکھی کی آواز معلوم ہو جاتی ہے تو پھر تمہیں اصم یعنی بہرا نہیں کہنا چاہئیے (۲) ہنس کر فرمایا کہ اے ہوشمند چغلی اور بکواس سننے والا اچھا ہے یا بہرا یعنی میں نے جھوٹ اور چغلی سے بچنے کیلئے خود کو بہرا بنا لیا ہے (۳) میری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ میری تعریف ہی کرتے ہیں کوئی میری خرابی اور غلطی نہیں بتلاتا (۴) اگر معاملہ اسی طرح رہے تو میں بھی اپنے آپکو بے عیب سمجھتے ہوئے خودی میں گرفتار ہو جاؤں (۵-۶) اسی لئے میں نے اپنے آپ کو بہرا بنا رکھا ہے تاکہ لوگ مجھے بہرا سمجھکر میری برائیاں منہ پر بیان کر دیں تو میں انکو ترک کر دوں۔ (۷) جب مجھے اپنی برائی سن کر تکلیف ہوگی تو میں لازماً اسے ترک کرنے والا بن جاؤں گا (۸) اپنی تعریف سن کر مغرور نہ ہو بلکہ حاتم کی طرح بہرا بن کر اپنی غیبت اور برائی سن پھر اسے محتاط ہو (۹) جو شخص سعدی کی نصیحتوں سے روگردانی کرے اسے سعادت اور سلامتی نہیں مل سکتی (۱۰) تجھے اس سے اچھی نصیحت کون کریگا۔ اگر اسی انتظار میں رہا تو نہ معلوم تیرا کیا حال ہو۔

حکایت زاہد و دزد

چور اور سادھ کی حقیقت

عزیزے در اقصائے تبریز بود
تبریز کے علاقے میں ایک معزز آدمی تھا
۱ کہ ہموارہ بیدار و شب خیز بود
جو ہمیشہ بیدار اور شب زندہ دار تھا

شبے دید جائے کہ دزدے کمند
ایک رات اس نے دیکھا کہ کسی چور نے ایک جگہ کمند
۲ بہ پیچید و بر طرف بامے فگند
لپیٹ کر ایک کوٹھے کی منڈیر پر پھینکی

کساں را خبر کرد و آشوب خاست
اس نے لوگوں کو خبر کر دی اور شور بلند ہوا
۳ ز ہر جانبے مرد با چوب خاست
لوگ ہر طرف سے لاٹھیاں لے کر پہنچ گئے

چو نامردم آوازِ مردم شنید
اس نامرد نے جب مردوں کی آواز سنی
۴ میانِ خطر جائے بودن نہ دید
تو خطرے کے درمیان ٹھہرنے کا موقع نہ دیکھا

نہیبے ازاں گیر و دار آمدش
اس پکڑ دھکڑ سے اسے خوف آیا
۵ گریزے بوقت اختیار آمدش
بر وقت بھاگ جانا اس نے مناسب سمجھا

ز رحمت دلِ پارسا موم شد
رحم کی وجہ سے پارسا کا دل موم ہو گیا
۶ کہ شب دزد بیچارہ محروم شد
کہ رات کا چور بیچارہ محروم ہو گیا

بتاریکی از وے فراز آمدش
اندھیرے میں اس سے آگے نکل آیا
۷ براہِ دگر پیش باز آمدش
دوسرے راستے سے اس کے سامنے آ گیا

کہ یارا مرو آشنائے توام
کہ یار جاؤ نہیں میں تیرا دوست ہوں
۸ بمردانگی خاک پائے توام
بہادری میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں

ندیدم بسر پنجگی چوں تو کس
میں نے طاقت میں تیرے جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا
۹ کہ جنگ آوری بر دو نوع ست بس
کیونکہ لڑائی بس دو قسم کی ہے

۱۰

۱۔ زاہد پرہیز گار۔ دزد چور

۲۔ عزیزے ایک عزت دار۔ اقصائے تبریز کی اطراف میں تبریز ایران کا ایک شہر جس کی طرف شمس الدین تبریزی منسوب ہیں۔ بود تھا ہموارہ ہمیشہ شب خیز رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والا

۳۔ شبے ایک رات دید اس نے دیکھا جائے ایک جگہ دزدے ایک چور بپیچید لپیٹی بر طرفِ بامے ایک کوٹھے کی منڈیر پر فگند پھینکی

۴۔ کساں را لوگوں کو کرد کر دی آشوب شور خاست اٹھا ز ہر جانبے ہر طرف سے با چوب لکڑی لے کر خاست اٹھا

۵۔ نامردم نامرد مردم لوگ شنید سنی میانِ خطر خطرے کے درمیان

۶۔ نہیبے خوف ازاں گیر و دار اس پکڑ دھکڑ سے آمدش اس کو آیا گریزے بھاگ جانا بوقت بر وقت اختیار پسند آمدش آیا اسکو

۷۔ ز رحمت رحم کی وجہ سے دلِ پارسا پرہیزگار کا دل موم شد موم ہو گیا شب دزد رات کا چور

۸۔ بتاریکی اندھیرے میں از وے اس سے فراز آگے آمدش آیا اس کے براہِ دگر دوسری راہ سے پیش باز واپس اس کے سامنے

۹۔ یارا اے یار مرو مت جا آشنائے توام تیرا دوست ہوں میں بمردانگی بہادری میں خاکِ پائے تو تیرے پاؤں کی مٹی ام ہوں میں

۱۰۔ ندیدم نہیں دیکھا میں نے بسر پنجگی طاقت میں چوں تو تیرے جیسا کس کوئی شخص جنگ آوری لڑائی بر دو نوع دو قسموں پہ ست ہے بس صرف

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ زاہد لوگ چوروں اور ڈاکوؤں کی محرومی کو بھی برداشت نہیں کرتے بلکہ اپنا گھر لٹوا کے انکی جھولی بھرتے ہیں (۲) تبریز کے علاقے میں کوئی زاہد و پارسا آدمی رہتا تھا۔ راتوں کو جاگ کر عبادت کرنا جس کا دائمی مشغلہ تھا (۳) ایک رات اس نے دیکھا کہ ایک چور نے کسی مکان پر کمند پھینکی ہے (۴) اس نے چور چور کا شور مچا دیا اور لوگ ہر طرف سے لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ (۵، ۶) کم حوصلہ چور نے جب لوگوں کی آوازیں سنیں تو خطرے کو بھانپ گیا اور پکڑے جانے کے خوف سے بھاگ جانے ہی میں عافیت سمجھی (۷) جب وہ ناکام ہو کر بھاگ گیا تو پارسا کا دل بھر آیا کہ بیچارے نے رات کو محنت بھی کی پھر بھی محروم رہا (۸۔ ۹۔ ۱۰) وہ بزرگ دوسرے راستے سے بھاگ کر چور سے آگے نکل گیا اور پھر پلٹ کر چور سے مخاطب ہو کر بھئی میں تیرا دوست ہوں۔ تیری بہادری نے میرا دل موہ لیا ہے۔ فی الحقیقت تو طاقت میں بے مثل ہے۔

۱۔ یکے ایک پیشِ خصم دشمن کے سامنے آمدن آنا مردوار مرد والے کی طرح دوم دوسرے بدر بردن باہر لے جانا از کارزار لڑائی کے میدان سے

۲۔ بدیں ہر دو ان دونوں کے ساتھ خصلت عادت غلام توام تیرا غلام ہوں میں چہ نامی تیرا کیا نام ہے مولائے نام تو تیرے نام کا غلام ام ہوں میں

۳۔ گرت اگر تیری باشد ہووے بحکم کرم بخشش کے لحاظ سے بجائے کہ جو جگہ کہ میدانمت میں جانتا ہوں تت تجھکو رہ برم رہبری کروں میں

۴۔ سرائیست ایک مکان ہے کوتاہ نیچا در بستہ دروازہ بند کیا ہوا نہ پندارم میں نہیں خیال کرتا آں جا وہاں خداوند رخت ساماں کا مالک

۵۔ کلوخے دو دو ڈھیلے بالائے ہم ایک دوسرے پر برنہیم رکھ لیں گے ہم یکے پائے ایک شخص کے پاؤں کو بر دوشِ دیگر دوسرے کے کندھے پر نہیم رکھ لیں گے

۶۔ بچنداں کہ جتنا کہ در دستت تیرے ہاتھ میں افتد پڑ جائے بساز بنالے یعنی غنیمت سمجھ ازاں بہ اس سے بہتر گردی لوٹے تو تہی دست خالی ہاتھ باز واپس

۷۔ بدلداری دلداری کے ساتھ چاپلوسی خوشامد فن مکر کشیدش اسکو کھینچا سوئے خانۂ خویشتن اپنے گھر کی طرف

۸۔ جواں مردِ شب رو رات کو چلنے والا نوجوان یعنی چور فرو داشت نیچے رکھا دوش کندھا بکتفش اس کے کندھے پر برآمد آیا یعنی چڑھا خداوندِ ہوش ہوش والا یعنی پارسا ۹۔ غلطاق کرتہ دستار پگڑی رختیکہ جو سامان کہ داشت اس نے رکھا زبالا اوپر سے بداماں او اس کے دامن میں در گذاشت چھوڑ دیا ۱۰۔ وزاں جا اور اس جگہ سے برآورد نکالا غوغا شور دزد چور یاری مدد مزد مزدوری

۱	یکے پیشِ خصم آمدن مردوار ایک تو دشمن کے سامنے مردانہ وار آنا	دوم جاں بدر بردن از کارزار دوسرے میدانِ جنگ سے جان بچاکر لے جانا
۲	بدیں ہر دو خصلت غلام توام ان دونوں صفتوں میں ہیں تیرا غلام ہوں	چہ نامی کہ مولائے نام توام کیا نام ہے میں تو تیرے نام کا بندہ ہوں
۳	گرت رائے باشد بحکم کرم از روئے کرم اگر آپ کی رائے ہو	بجائے کہ میدانمت رہ برم تو اس مکان تک تیری رہبری کروں جو مجھے معلوم ہے
۴	سرائیست کوتاہ و در بستہ سخت نیچا سا ایک مکان ہے جس کا دروازہ مضبوطی سے بند ہے	نہ پندارم آنجا خداوند رخت میرا خیال ہے کہ گھر کا مالک بھی نہیں ہے
۵	کلوخے دو بالائے ہم برنہیم دو اینٹیں ایک دوسرے پہ رکھ لیں گے	یکے پائے بر دوشِ دیگر نہیم ایک دوسرے کے کاندھوں پہ پاؤں رکھ دیگا
۶	بچنداں کہ در دستت افتد بساز جو کچھ تیرے ہاتھ لگے غنیمت سمجھ	ازاں بہ کہ گردی تہی دست باز خالی ہاتھ واپس جانے سے بہتر ہے
۷	بدلداری و چاپلوسی و فن دلداری چاپلوسی اور تدبیر کے ساتھ	کشیدش سوئے خانۂ خویشتن اسے اپنے گھر کی طرف کھینچ لے گیا
۸	جواں مردِ شب رو فرو داشت دوش چور جواں مرد نے کندھا دیا	بکتفش برآمد خداوند ہوش ہوشمند آدمی اس کے کاندھے پہ چڑھ گیا
۹	بغلطاق و دستار و رختیکہ داشت کرتہ پگڑی اور جو سامان بھی رکھتا تھا	زبالا بداماںِ او در گذاشت اوپر سے اس کی جھولی میں پھینک دیا
۱۰	وزاں جا برآورد غوغا کہ دزد پھر وہاں سے شور مچا دیا کہ چور چور	ثواب اے جواناں و یاری و مزد او جوانو! ثواب مدد اور مزدوری کا وقت ہے

تشریح: (۱۔۲) جنگ کی دو قسمیں ہیں جرأت کے ساتھ دو بدو مقابلہ کرنا ضرورت کے وقت جان بچاکر میدان سے نکل جانا ان دونوں قسموں میں میں تیرا لوہا مانتا ہوں اپنا نام تو بتلا میں تیرے نام کا غلام ہو گیا ہوں (۳۔۴) اگر تیری رائے ہو تو میں قسمت آزمانے کے لئے تجھے ایک مکان پر لے چلتا ہوں جس کی چھت نیچی ہے مگر دروازہ مقفل ہے میرا خیال ہے کہ صاحبِ خانہ کہیں باہر گیا ہوا ہے (۵۔۶) دو چار اینٹیں اوپر نیچے رکھ کر ہم میں سے ایک ان پر کھڑا ہو جائے دوسرا اس کے کندھوں پر چڑھ کر بآسانی چھت پہ پہنچ سکتا ہے پھر جو ہاتھ لگے وہ سمیٹ لینا بالکل خالی جانے سے بہتر ہے (۷) اس قسم کی خوشامدانہ باتیں کر کے اسے اپنے ہی مکان پہ لے آیا (۸۔۹) نیچے چور کھڑا ہو گیا بزرگ اس کے کندھوں پر چڑھ کے اندر کود گیا وہاں سے اپنا کرتہ اور پگڑی وغیرہ اس کے دامن میں پھینک دی (۱۰) اس کام سے فارغ ہو کر خود ہی شور مچا دیا کہ چور چور نوجوانو! میری مدد کرو اور ثواب کمانے کا موقع ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بدر جست زآشوب دزد دغل
شور کی وجہ سے مکار چور باہر کود گیا
دواں جامۂ پارسا در بغل
پارسا کے کپڑے بغل میں لئے دوڑا جا رہا تھا

۲ دل آسودہ شد مرد نیک اعتقاد
نیک اعتقاد آدمی کا دل مطمئن ہو گیا
کہ سرگشتۂ را برآمد مراد
کہ ایک پریشان شخص کی مراد پوری ہو گئی

۳ خبیثے کہ بر کس ترحم نہ کرد
جس خبیث نے کبھی کسی پر رحم نہیں کیا تھا
بہ بخشود بر وے دل نیک مرد
نیک مرد کے دل نے اس پر بخشش کی

۴ عجب نیست در سیرت بخرداں
عقلمندوں کی سیرت میں یہ تعجب کی بات نہیں
کہ نیکی کنند از کرم با بداں
کہ وہ از روئے کرم بدوں کے ساتھ نیکی کریں

۵ در اقبال نیکاں بداں مے زیند
نیکوں کے اقبال میں برے جیتے ہیں
وگرچہ بداں اہل نیکی نیند
اگرچہ بدکار نیکی کے اہل نہیں ہیں

حکایت در معنی جفائے دشمن از بہر دوست

دوست کے واسطے دشمن کا ظلم سہنے کا بیان

۷ یکے را چو سعدی دل سادہ بود
سعدی کی طرح ایک شخص کا دل بھولا بھالا تھا
کہ با سادہ روئے در افتادہ بود
جو کسی حسین کے چکر میں پڑ گیا تھا

۸ جفا بردے از دشمن سخت گوئے
سخت گو دشمن کا ظلم اٹھاتا
ز چوگان سختی بجستے چو گوئے
سختی کے بلے سے گیند کی طرح اچھلتا

۹ زکس چیں برابرو نیند اختے
کسی سے بھی ابرو پر بل نہ ڈالتا
نہ بازی بہ تندی نہ پرداختے
ہنسی مذاق سے تیزی میں نہ آتا

۱۰ یکے گفتش آخر ترا ننگ نیست
ایک نے اس سے کہا آخر تجھے شرم نہیں آتی
خبر زیں ہمہ سیلی و سنگ نیست
ان تمام تھپڑوں اور پتھروں کا احساس نہیں

۱۔ بدر باہر جست کود گیا زآشوب شور سے دزد دغل مکار چور دواں دوڑتا ہوا جامۂ پارسا پرہیزگار کے کپڑے
۲۔ آسودہ شد مطمئن ہو گیا نیک اعتقاد اچھے اعتقاد والا سرگشتہ را ایک پریشاں کو برآمد نکل آئی
۳۔ خبیثے کہ جو خبیث کہ بر کس کسی پر ترحم نکرد رحم نہیں کیا بہ بخشود بخشش کی بر وے اس پر دل نیک مرد نیک مرد کے دل نے
۴۔ عجب نیست تعجب نہیں سیرت بخرداں عقلمندوں کی عادت کنند کریں از کرم شرافت کی وجہ سے با بداں برے لوگوں کے ساتھ
۵۔ اقبال نیکاں نیکوں کا اقبال بداں برے لوگ مے زیند جیتے ہیں بداں برے اہل نیکی نیکی کے اہل نیند نہیں ہیں
۶۔ معنیٰ مضمون جفائے دشمن دشمن کا ظلم بہر دوست دوست کے واسطے
۷۔ یکے را ایک شخص کا چو سعدی سعدی کی طرح دل سادہ بھولا دل بود تھا روئے ایک خوبصورت در افتادہ پڑا ہوا بود تھا
۸۔ جفا ظلم بردے لے جاتا سخت گو سخت بات کہنے والا ز چوگان سختی سختی کے بلے سے یعنی مار پیٹ سے بجستے وہ کودتا چو گوئے گیند کی طرح
۹۔ زکس کسی شخص سے چیں بل بر ابرو ابرو پر نیند اختے وہ نہ ڈالتا نہ بازی ہنسی کھیل سے بہ تندی تیزی میں غصے میں نہ پرداختے نہ مشغول ہوتا ۱۰۔ یکے ایک گفتش اس کو کہا ترا تجھکو ننگ شرم نیست زیں ہمہ ان تمام سے سیلی تھپڑ سنگ پتھر نیست نہیں ہے

تشریح: (۱) چور نے شور سن کر بھاگنا شروع کیا بزرگ کے کپڑے بغل میں دبائے بھاگا جا رہا تھا (۲) اب بزرگ کو اطمینان ہو گیا کہ میرے دادیلا کرنے پر چونکہ وہ محروم ہوا تھا اب میری سعی سے اس کی تلافی ہو گئی (۳) جو خبیث کسی پر رحم کرنا جانتا ہی نہیں تھا درویش کے دل نے اسی پر رحم کھا کر اس کے داغ محرومی کو مٹا دیا (۴) نیک دل عقلمند لوگ اسی طرح بدکاروں سے حسن سلوک کرتے ہیں (۵) بدکار لوگ اگرچہ نیک سلوک کے اہل تو نہیں ہوتے تاہم وہ بھی نیکوں ہی کے زیر سایہ رہتے ہیں (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جس دل میں کسی کی سچی محبت ہوتی ہے اس میں کسی اور کا بغض و کینہ نہیں سما سکتا (۷) کوئی بھولا بھالا آدمی کسی حسین پر عاشق ہو گیا (۸) رقیب اور حریف اسے برا بھلا کہتے موقع ملنے پر مارنے سے بھی نہ چوکتے اسکی ایسے پٹائی کرتے جیسے بلا گیند کی کرتا ہے۔ (۹) وہ ہر ایک کا ظلم و جور خاموشی سے برداشت کر جاتا کسی بھی بات پہ وہ برافروختہ نہ ہوتا (۱۰) ایک شخص سے اس سے کہا کہ تو تو بڑا بے غیرت ہے تھپڑ کھاتا ہے پتھر سہتا ہے لیکن جواب تک نہیں دیتا۔

Scanned by CamScanner

۱ تن خویشتن شغبہ دوناں کنند | زدشمن تحمل زبوناں کنند

اپنے جسم کو ذلیل کمینے کرتے ہیں | دشمن کی برداشت کمزور کرتے ہیں

۲ نشاید زجاہل خطا در گذاشت | کہ گویند یارا و مردی نداشت

بے تمیز کی غلطی معاف نہیں کرنی چاہیئے | کیونکہ لوگ کہیں گے کہ طاقت اور حوصلہ نہیں رکھتا

۳ چہ خوش گفت شیدائے شوریدہ سر | جوابے کہ شاید بشتن بزر

سر پھرے عاشق نے کیا خوب کہا | ایسا جواب دیا جو سونے سے لکھنا چاہیئے

۴ دلم خانۂ مہر یارست و بس | ازاں مے نگنجد درو کین کس

میرا دل تو بس یار کی محبت کا ٹھکانہ ہے | اس واسطے اس میں کسی کا کینہ نہیں سماتا

حکایت

کہانی

۶ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوئے | چو بگذشت بر عارف جنگ جوئے

مبارک عادت بہلول نے کیا خوب کہا | جب لڑاکے عارف پر اس کا گذر ہوا

۷ گر ایں مدعی دوست بشناختے | بہ پیکار دشمن نپرداختے

اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا | تو دشمن کی لڑائی میں مشغول نہ ہوتا

۸ گر از ہستی حق خبر داشتے | ہمہ خلق را نیست پنداشتے

اگر یہ حق تعالیٰ کی ذات کو جان لیتا | تو تمام مخلوق کو نیست سمجھتا

حکایت لقمان حکیم و بالبغدادئے

ایک بغدادی شخص کیساتھ حکیم لقمان کا قصہ

۱۰ شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود | نہ تن پرور و نازک اندام بود

میں نے سنا کہ لقمان رنگ کا کالا تھا | تن پرست اور نازک اندام نہیں تھا

۱۔ تن خویشتن اپنا جسم شغبہ ذلیل پامال دوناں کمینے کنند کرتے ہیں تحمل برداشت زبوناں کمزور لوگ
۲۔ نشاید نہیں چاہیئے زجاہل بے تمیز سے در گذاشت معاف کرنا گویند کہیں گے یارا و مردی طاقت اور حوصلہ نداشت نہیں رکھتا
۳۔ چہ خوش کیا خوب گفت کہا شیدائے شوریدہ سر سر پھرا عاشق جوابے کہ ایسا جواب کہ شاید بشتن لکھنا چاہیئے بزر سونے کے ساتھ
۴۔ دلم میرا دل خانہ مہر یار یار کی محبت کا گھر ست ہے ازاں اس وجہ سے نگنجد نہیں سماتا درو اس میں کین کس کسی کا کینہ
۶۔ چہ خوش گفت کیا خوب کہا بہلول (رح) ایک ولی کامل جو مجذوب تھا اور اسے بہلول دانا کہتے تھے۔ فرخندہ خو مبارک عادت والا چو جب بگذشت گزرا عارف خدا کو پہچاننے والا جنگ جو لڑاکا
۷۔ ایں یہ مدعی دعوے دار بشناختے پہچان لیتا بپیکار دشمن دشمن کی لڑائی نپرداختے نہ مشغول ہوتا
۸۔ ہستی حق حق تعالیٰ کے وجود خبر داشتے وہ خبر رکھتا ہمہ خلق تمام مخلوق نیست عدم معدوم پنداشتے سمجھتا
۹۔ لقمان حکیم حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کا ایک نامور حکیم جس کی حکمت ضرب المثل ہے اور قرآن پاک میں اس کا ذکر اس کی مدح کے لئے کافی ہے ۱۰۔ شنیدم میں نے سنا لقمان نام حکیم سیہ فام سیاہ رنگ والا بود تھا تن پرور جسم کو پالنے والا نازک اندام تیلے اور شوخ جسم والا بود تھا

تشریح: (۱) کمینے لوگوں کا کام کر لینے آپ کو پامال اور ذلیل کر لیتے ہیں دشمن کی زیادتیاں کمزور کے سوا کوئی برداشت نہیں کرتا (۲) جاہلوں اور بے تمیزوں کے سامنے بھی اگر بردبار ہی بنا رہے تو لوگ کہیں گے کہ اس میں ہمت ہی نہیں جو ان کا جواب دینا (۳) اس دیوانے نے عجیب جواب دیا جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے (۴) کہ دل میں ایک ہی چیز سما سکتی ہے محبت یا کینہ جب محبت ہی نے دل میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو کسی کا کینہ کہاں سمائے گا (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ خدا شناس آدمی کے پاس مخلوق کی طرف متوجہ ہونے کا وقت نہیں ہوتا اس لئے وہ کسی سے نہیں لڑتا (۶) حضرت بہلول دانا نے ایک عارف خدا کو دیکھا جو کسی سے لڑ جھگڑ رہا تھا آپ نے فرمایا (۷) کہ خدا شناسی کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے حقیقت نہیں ورنہ خدا کی پہچان ہوتی تو دشمن سے لڑائی کا موقع ہی کہاں پاتا (۸) جس کو خدا کے وجود مسعود کا یقین ہو جائے ساری دنیا اس کی نظروں میں ہیچ اور باطل محض ہو جاتی ہے (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کسی مغالطے کی وجہ سے آدمی مبتلائے مصیبت ہو جائے تو بعد میں انتقام لینے کی بجائے اس سے عبرت حاصل کرنے کی کوشش کرے (۱۰) حضرت لقمان علیہ السلام رنگ کے کالے اور بھدے اور موٹے نقوش کے مالک تھے

Scanned by CamScanner

۱ یکے بندۂ خویش پنداشتش ، بہ بغداد در کارِ گل داشتش ،
ایک شخص نے انہیں اپنا غلام سمجھ کر ، بغداد میں مٹی گارے کے کام میں لگا دیا

۲ بسالے سرائے بپرداختش ، کس از بندۂ خواجہ نشناختش ،
ایک سال تک اس کے مکان میں لگا رہا ، کسی کو پتہ نہ چلا کہ یہ غلام نہیں آقا ہے

۳ چو پیشش آمد بندۂ رفتہ باز ، زلقمانش آمد نہیبے فراز
جب اس کا بھاگا ہوا غلام لوٹ آیا ، تو لقمان علیہ السلام کی طرف سے اسکو خوف آیا

۴ بپایش درفتاد و پوزش نمود ، بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود
آپ کے پاؤں میں گر پڑا اور عذر خواہی کی ، حضرت لقمان ہنس پڑے کہ معذرت کا کیا فائدہ

۵ بسالے زجورت جگر خوں کنم ، بیک ساعت از دل بدر چوں کنم
سال بھر تیرے ظلم سے جگر خون کروں ، ایک دم دل سے کیسے نکال دوں

۶ ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد ، کہ سود تو مارا زیانے نکرد
تاہم اے نیک مرد میں بخشش دیتا ہوں ، کہ تیرے نفع نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا

۷ تو آباد کردی شبستانِ خویش ، مرا حکمت و معرفت گشت بیش
تو نے اپنا مکان آباد کر لیا ، میری حکمت و معرفت زیادہ ہو گئی

۸ غلامے ست در رختم اے نیک بخت ، کہ فرمایمش وقتہا کارِ سخت
اے نیک بخت میرے مال میں بھی ایک غلام ہے ، جسے میں کبھی کبھی مشکل کام بتلا دیتا ہوں

۹ دگر رہ نیازارمش سخت دل ، چو یاد آمدم سختی کارِ گل
میں اس کے دل کو پھر زیادہ نہیں ستاؤں گا ، جب مجھے مٹی کے کام کی مشقت یاد آ گئی

۱۰ ہر آنکس کہ جورِ بزرگاں نبرد ، نسوزد دلش بر ضعیفاں خرد
جو شخص بڑوں کا ظلم نہیں اٹھاتا ، اس کا دل چھوٹے کمزوروں پر نہیں جلتا

۱۔ یکے ایک بندۂ خویش اپنا غلام پنداشتش سمجھا اس کو سمجھا بغداد ایک شہر جو عراق کا دار الحکومت ہے اور دجلہ کے کنارے پر آباد ہے کارِ گل مٹی کا کام داشتش رکھا اس کو

۲۔ بسالے ایک سال تک سرائے گھر پرداختش اس میں مشغول رہا کس کوئی شخص بندہ غلام خواجہ مالک نشناختش نہ پہچانا اس کو

۳۔ چو پیشش آمدش سامنے آیا اس کے بندۂ رفتہ بھاگا ہوا غلام باز واپس زلقمانش اس کو لقمان سے آمد آیا نہیبے خوف فراز

۴۔ بپایش اس کے پاؤں میں درفتاد گر پڑا پوزش معذرت نمود پیش کی بخندید ہنس پڑا چہ سود کیا فائدہ

۵۔ بسالے ایک سال تک زجورت تیرے ظلم سے خوں کنم خون کروں میں بیک ساعت ایک دم میں بدر باہر چوں کنم کیسے کردوں میں

۶۔ ولے لیکن ہم بھی ببخشایم بخش دیتا ہوں میں سودِ تو تیرا نفع مارا ہمارا زیانے کوئی نقصان نکرد نہ کیا

۷۔ کردی کیا تو نے شبستانِ خویش اپنی رات گزارنے کی جگہ یعنی گھر مرا مجھکو معرفت پہچان گشت ہو گئی بیش زیادہ

۸۔ غلامے ایک غلام ست ہے رختم میرا سامان نیک بخت نیک نصیب فرمایمش حکم دیتا ہوں میں اسکو وقتہا کئی دفعہ کارِ سخت سخت کام

۹۔ دگر رہ دوبارہ نیازارمش نہیں ستاؤں گا میں اسکو چو جب یاد آمدم یاد آئیگی مجھکو سختی کارِ گل مٹی کے کام کی مشقت ۱۰۔ ہر آنکس جو شخص کہ جورِ بزرگاں بڑوں کا ظلم نبرد نہیں لے گیا نسوزد نہیں جلتا دلش اس کا دل ضعیفاں خورد چھوٹے کمزور

تشریح : (۱) ایک بغدادی شخص کا غلام بھاگ گیا تھا حضرت لقمانؑ کے نقش اس کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ اس نے مغالطے میں انکو پکڑ کے مٹی ڈھونے پر لگا دیا (۲) سال بھر اس کے مکان کی تعمیر میں لگے رہے کسی کو پتہ نہ چلا کہ یہ غلام نہیں بلکہ آزاد اور صاحب حکمت لقمانؑ ہے (۳) اچانک بھاگا ہوا غلام واپس آگیا تو اس بغدادی کو اس بات کا خطرہ ہوا کہ کبھی لقمانؑ دعویٰ دائر نہ کر دیں کہ اس نے مجھے حبسِ بے جا میں رکھ کے مجھ سے بیگار لی ہے یا یہ ڈر لگا کہ اس شریف آدمی سے بیگار لینے پر خدا نہ ناراض ہو گیا ہو (۴، ۵) اس لئے معافی مانگنے کی خاطر وہ آپ کے پاؤں پڑ گیا۔ حضرت لقمانؑ نے ہنس کر فرمایا معافی مانگ لینے سے میری سال بھر کی مشقت کی تلافی نہیں ہو سکتی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سال بھر کی مشقت تیرے معافی مانگنے سے فراموش کر دوں (۶) تاہم میں اس لئے معاف کر دیتا ہوں کہ تیرے فائدے کے باوجود میرا کوئی نقصان نہیں ہوا (۷) تیرا گھر تعمیر ہو گیا میری حکمت و معرفت زیادہ ہو گئی (۸) میں بھی ایک غلام کا مالک ہوں جسے کبھی کبھی سخت اور پر مشقت کام کا حکم دے دیا کرتا ہوں۔ (۹) اب میں اس کی دل آزاری نہیں کروں گا کیونکہ مجھے یہ محنت و مشقت یاد ہو گی کہ اس میں کیسی تکلیف ہوتی ہے (۱۰) اپنے سے چھوٹوں اور کمزوروں کی تکلیف کا احساس اسی شخص کو ہوتا ہے جس نے بڑوں کے سخت احکامات کی تعمیل کر رکھی ہو

Scanned by CamScanner

۱ چنیں گفت بہرام شہ با وزیر / کہ دشخوار از باز زیردستاں مگیر
ایک مرتبہ بہرام شاہ نے اپنے وزیروں سے کہا / کہ کبھی ماتحتوں پر سختی نہ کر

۲ گر از حاکماں سخت آید سخن / تو بر زیردستاں درشتی مکن
اگر حاکموں کی طرف سے تجھے سخت بات پہنچے / تو ماتحتوں پر سختی نہ کر

حکایت جنید بغدادی وسیرت او در تواضع

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور تواضع میں انکی سیرت کا بیان

۴ شنیدم کہ بر دشت صنعا جنیدؒ / سگے دیدہ برکندہ دندان صید
میں نے سنا کہ صنعا کے جنگل میں حضرت جنیدؒ نے / ایک کتا دیکھا جس کے شکاری دانت نکالے ہوئے تھے

۵ ز نیروئے سرپنجۂ شیر گیر / فرو ماندہ عاجز چو روباہ پیر
شیر کو پکڑنے والے پنجے کی طاقت سے / بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز رہ گیا تھا

۶ پس از غرم و آہو گرفتن بپے / لگد خوردہ از گوسپندان حے
دوڑ کر ہرن اور پہاڑی بکرے پکڑنے کے بعد / قبیلے کی بکریوں سے دولتے کھا رہا تھا

۷ چو مسکین و بے طاقتش دید و ریش / بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
جب اس کو مسکین بے طاقت اور زخمی دیکھا / تو اسے اپنے توشے کا نصف دے دیا

۸ شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست / کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست
میں نے سنا کہ آپ خون روتے ہوئے کہہ رہے تھے / کون جانے ہم دونوں میں سے بہتر کون ہے

۹ بظاہر من امروز زیں بہترم / دگر تا چہ راند قضا بر سرم
آج بظاہر میں تو اس سے بہتر ہوں / پھر دیکھئے تقدیر میرے سر پہ کیا لا ڈالے

۱۰ گرم پائے ایماں نہ لغزد ز جائے / بسر بر نہم تاج عفو خدائے
اگر میرے ایمان کا پاؤں جگہ سے نہ پھسلے / تو خدا کی مغفرت کا تاج سر پہ رکھوں گا

۱۱ دگر کسوت معرفت در برم / نماند بہ بسیار ازیں کمترم
اور اگر معرفت کی پوشاک میرے جسم پر / نہ رہے تو میں بدرجہا اس سے گھٹیا ہوں

(۱) چنیں اس طرح گفت کہا بہرام ایران کا بادشاہ دشخوار دشوار، سختی زیردستاں ماتحت ملازم نوکر وزیر مگیر مت پکڑ نہ کر

(۲) حاکماں جمع حاکم سخت تجھ کو سخت آید آوے سخن بات زیردستاں جمع ماتحت درشتی سختی مکن مت کر

(۳) جنید بغدادی بغداد کے رہنے والے ایک ولی کامل سیرت اور انکی عادت تواضع عاجزی

(۴) شنیدم میں نے سنا دشت صنعا صنعا کا جنگل صنعا ایک شہر جو یمن کا دارالحکومت ہے سگے ایک کتا دید دیکھا اس نے برکندہ اکھیڑے ہوئے دندانِ صید شکار والے دانت

(۵) نیروئے طاقت سرپنجہ پنجہ شیر گیر شیر کو پکڑنے والا فرو ماندہ عاجز رہ گیا چو مثل روباہِ پیر بوڑھی لومڑی

(۶) پس پیچھے غرم پہاڑی بکرا آہو ہرن گرفتن پکڑنا بپے پیچھے بھاگ کر لگد دولتی خوردہ کھائے ہوئے گوسپنداں بکریاں حے محلہ

(۷) بے طاقتش اسکو بے طاقت دید دیکھا ریش زخمی بدو داد اسکو دیا یک نیمہ آدھا زادِ خویش اپنا توشہ

(۸) شنیدم میں نے سنا مے گفت کہتا تھا مے گریست روتا تھا کہ کون داند جانے ز ما ہر دو ہم دونوں میں سے کیست کون ہے

(۹) من میں امروز آج زیں اس سے بہترم بہتر ہوں دگر پھر تا چہ راند دیکھئے کیا لے آئے قضا تقدیر برسرم میرے سر پہ

(۱۰) گرم اگر میرا پائے ایماں ایمان کا پاؤں نہ لغزد نہ پھسلے ز جائے جگہ سے بسر سر پر برنہم رکھوں میں عفو خدا خدا کی معافی (۱۱) دگر اور اگر کسوت معرفت معرفت الٰہی کی پوشاک در برم میرے جسم پہ نماند نہ رہے بسیار بہت ازیں اس سے کمترم گھٹیا ہوں میں

تشریح: (۱) اگر حاکموں کی ڈانٹ ڈپٹ تجھے ناگوار گزرتی ہے تو تو بھی ماتحتوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کر (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر آدمی کا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو وہ کتوں سے بہتر ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس کا خاتمہ خراب ہو جائے تو کتے اس سے بہت اچھے ہیں (۴) حضرت جنیدؒ نے صنعا کے جنگل میں ایک شکاری کتے کو دیکھا جس کے دانت اکھڑے ہوئے تھے یا کسی نے اکھاڑ دیئے تھے (۵) کسی زمانے میں وہ مضبوط پنجے کا مالک ہوگا مگر اب تو بوڑھی لومڑی کی طرح سخت عاجز تھا (۶) وہ پہاڑی بکروں اور ہرنوں کا شکار کرنے کے بعد اب اس حالت کو پہنچ گیا تھا کہ محلے کی بکریاں اسے دولتیاں مارتی تھیں (۷) اسے مسکین اور ناچار دیکھتے ہوئے آپ نے اپنا آدھا توشہ اسے ڈال دیا (۸) حضرت جنید خون کے آنسو روتے ہوئے کہہ رہے تھے معلوم نہیں خدا کے نزدیک یہ کتا بہتر ہے یا میں (۹) بظاہر تو بحیثیت انسان میں ہی بہتر دکھائی دیتا ہوں لیکن انجام خدا جانے دیکھو تقدیر کیا فیصلہ کرتی ہے (۱۰) اگر آخری وقت میں کلمہ نصیب ہو جائے اور ایمان کی دولت ساتھ چلی جائے تو پھر تو خدا کے ہاں سے مغفرت کی امید ہے (۱۱) اگر خدانخواستہ مغفرت نہ ہو سکی تو پھر یقیناً کتا بدرجہا مجھ سے بہتر ہے۔

۱ کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد — مر او را بدوزخ نخواہند برد

کیونکہ کتے کو اس تمام بدنامی کے باوجود جب مرے گا — تو اسے دوزخ میں ہرگز نہیں لیجائیں گے

۲ رہ اینست سعدیؔ کہ مردانِ راہ — بعزت نکردند در خود نگاہ

سعدیؔ! راستہ یہی ہے کہ مردانِ راہِ خدا — اپنے آپ میں عزت کی نگاہ نہیں کرتے

۳ ازیں بر ملائک شرف داشتند — کہ خود را بہ از سگ نپنداشتند

اسی وجہ سے ملائک پہ شرف رکھتے ہیں — کہ اپنے آپ کو کتے سے بہتر نہیں سمجھتے

حکایت پارسا و بربط زن

۴ پرہیزگار اور بربط نواز کی حقیقت

۵ یکے بربطے در بغل داشت مست — بشب در سر پارسائے شکست

ایک مست شخص بغل میں بربط لیے ہوئے تھا — رات کو اس نے ایک پارسا کے سر پر توڑ ڈالی

۶ چو روز آمد آں نیک مرد حلیم — بر سنگدل برد یکمشت سیم

جب دن ہوا تو وہ بردبار نیک مرد — سنگ دل کے پاس ایک مٹھی بھر چاندی لے گیا

۷ کہ دوشینہ مغرور بودی و مست — ترا و مرا بربط و سر شکست

کہ کل رات تو مغرور اور مست تھا — تیری بربط اور میرا سر ٹوٹ گیا

۸ مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم — ترا بہ نخواہد شد الا بہ سیم

میرا وہ زخم ٹھیک ہوگیا اور خطرہ ٹل گیا — تیری بربط پیسے کے سوا ٹھیک نہیں ہوسکتی

۹ ازیں دوستانِ خدا بر سرند — کہ از خلق بسیار بر سر خورند

خدا کے دوست اسی وجہ سے سربلند ہیں — کہ مخلوق کی طرف سے اکثر سر پہ کھاتے ہیں

حکایت در معنی صبر مرداں بر جفائے نااہلاں

۱۰ نااہلوں کی جفا پہ شریفوں کے صبر کا بیان

۱۔ اگر کیونکہ سگ کتا با ہمہ زشت نامی تمام بدنامی کے باوجود مر او را خاص اسکو نخواہند برد نہیں لے جائیں گے

۲۔ رہ اینست راستہ یہی ہے سعدیؔ مصنف مردانِ راہِ خدا راہ خدا کے مرد بعزت عزت کے ساتھ نکردند نہیں کی انھوں نے در خود اپنے آپ میں

۳۔ ازیں اسی وجہ سے بر ملائک فرشتوں پر شرف بزرگی داشتند رکھی انھوں نے خود را اپنے آپ کو بہ بہتر از سگ کتے سے نپنداشتند نہیں سمجھا انھوں نے

۴۔ پارسا پرہیزگار بربط زن بربط بجانے والا

۵۔ یکے ایک بربطے ایک بربط داشت رکھتا تھا بشب رات کو در سرِ پارسائے ایک پرہیزگار کے سر میں شکست توڑ دی

۶۔ چو مثل روز دن آمد آیا آں وہ حلیم بردبار بر سنگدل پتھر دل کے پاس برد لے گیا یکمشت ایک مٹھی سیم چاندی

۷۔ دوشینہ کل رات مغرور بودی مست تھا تو ترا و مرا تیرا اور میرا بربط ایک ساز سر شکست سر ٹوٹ گیا

۸۔ مرا میرا بہ بہتر شد ہوگیا آں وہ برخاست اٹھ گیا بیم خطرہ ترا تیرا بہ بہتر نخواہد شد نہیں ہووے گا الا مگر بہ سیم چاندی سے

۹۔ ازیں اسی وجہ سے دوستانِ خدا خدا کے دوست بر سرند سر پہ ہیں سردار ہیں از خلق مخلوق سے بر سر سر پہ خورند کھاتے ہیں ۱۰۔ یعنی مضمون صبرِ مرداں مردوں کا صبر کرنا جفائے نااہلاں نااہلوں کا ظلم

تشریح : کیونکہ کتا کتنا ہی برا کیوں نہ ہو۔ لیکن اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اسے جہنم میں ہرگز نہیں جانا پڑے گا (۲) اے سعدیؔ مردانِ راہِ خدا اپنے آپ کو معزز نہیں سمجھا کرتے (۳) اولیاء اللہ فرشتوں سے زیادہ معزز اس لئے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو کتے سے بھی بدتر سمجھتے ہیں (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اہل اللہ کو چاہیئے کہ جاہلوں کی جفا برداشت کریں اور ان کی دل جوئی کرکے انکی ہدایت کا سامان کریں (۵) رات کے وقت ایک شرابی نشے میں مست بربط پکڑے جارہا تھا۔ کسی پارسا سے جھگڑا ہوگیا اس کے سر پر مار کے بربط توڑ ڈالی (۶) صبح کو وہ پرہیزگار کچھ پیسے نذر کرنے کے لئے اس سنگ دل بدمعاش کے پاس گیا (۷) کہنے لگا رات کو مدہوشی میں تو نے بربط میرے سر پہ ماری جس سے تیری بربط اور میرا سر ٹوٹ گیا (۸) میرا زخم تو ٹھیک ہوگیا ہے مگر تیری بربط پیسے لگے بغیر ٹھیک نہیں ہوسکتی اس لئے یہ تھوڑے سے پیسے تیری نذر ہیں۔ (۹) دوستانِ خدا کو اسی وجہ سے سربلندی اور سرداری ملتی ہے کہ وہ مخلوق خدا کی طرف سے بےشمار تکلیفیں اپنے سر پہ برداشت کرتے ہیں (۱۰) اس کا مطلب ہے کہ مردانِ حق نامردوں اور نااہلوں کی جفا کو صبر اور حوصلے سے برداشت کرتے ہیں اور ان کی ہدایت کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعاگو رہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ شنیدم کہ در خاکِ وخش از مہان
میں نے سنا کہ وخش کے علاقہ میں سرداروں میں سے
یکے بود در کنجِ خلوت نہاں
ایک شخص تنہائی کے گوشے میں چھپا ہوا تھا

۲ مجرّد بمعنیٰ نہ عارف بدلق
حقیقت میں آزاد نہ کہ گودڑی کا فقیر
کہ بیروں کند دستِ حاجت بخلق
جو سوال کا ہاتھ مخلوق کے سامنے پھیلائے

۳ سعادت کشادہ درے سوئے او
نیک بختی نے اس کی طرف دروازہ کھولا ہوا
دراز دیگراں بستہ بر روئے او
دوسروں کے دروازے اس کے سامنے بند کیے ہوئے

۴ زباں آورے بے خرد سعی کرد
ایک بے عقل زبان دراز نے شوخی
ز شوخی بہ بدگفتنِ نیک مرد
کے ساتھ نیک مرد کو برا کہنے کی کوشش کی

۵ کہ زنہار ازیں مکر و دستان ریو
کہ اس مکر حیلے اور فریب سے پناہ
بجائے سلیماں نشستن چو دیو
جنوں کی طرح سلیمان علیہ السلام کی جگہ بیٹھنا

۶ دما دم بشویند چو گربہ روئے
بلی کی طرح مسلسل منہ دھوتے ہیں
طمع کردہ در صید موشانِ کوئے
محلے کے چوہوں کے شکار میں طمع کرکے

۷ ریاضت کش از بہرِ نام و غرور
نام و غرور کے واسطے ریاضت کرنے والے
کہ طبلِ تہی را رود بانگ دور
کیونکہ خالی ڈھول کی آواز دور جاتی ہے

۸ ہمے گفت و خلقے برو انجمن
وہ کہہ رہا تھا اور مخلوق اس پر جمع تھی
بر ایشاں تفرّج کناں مرد و زن
مرد عورتیں اس پر ٹھٹھہ کر رہے تھے

۹ شنیدم کہ بگریست دانائے وخش
میں نے سنا کہ وخش کے دانا نے رو کر دعا کی
کہ یارب مر ایں شخص را توبہ بخش
کہ یارب اس شخص کو توبہ کی توفیق دے

۱۰ دگر راست گفت اے خداوند پاک
اور اگر اس نے سچ کہا ہے تو اے خدائے پاک
مرا توبہ دہ تا نہ گردم ہلاک
مجھے توبہ عطا کر تاکہ میں ہلاک نہ ہوں

۱۔ شنیدم میں نے سنا خاکِ وخش وخش کا علاقہ ترکستان کا ایک شہر مہان جمع بزرگ سردار یکے ایک بود تھا کنج کونہ خلوت تنہائی نہاں پوشیدہ
۲۔ مجرد آزاد بمعنی بحقیقت میں عارف بدلق گودڑی پہن کر عارف بننے والا بیروں باہر کند کرتا ہے دستِ حاجت سوال کا ہاتھ بخلق مخلوق کے سامنے
۳۔ سعادت کشادہ نیک بختی نے کھولا ہوا درے ایک دروازہ سوئے او اسکی طرف دراز دیگراں دوسروں کے دروازے بستہ بند کئے ہوئے بر روئے او اس کے چہرے پر
۴۔ زباں آورے ایک زبان دراز بے خرد بے عقل سعی کرد کوشش کی بہ بدگفتن برا کہنے کی
۵۔ زنہار پناہ ازیں مکر و دستان و ریو اس مکر حیلے اور فریب سے بجائے سلیمان سلیمان کی جگہ مشہور پیغمبرؑ جو جنوں پر حاکم تھے۔ نشستن بیٹھنا چو دیو جنوں کی طرح
۶۔ دمادم لگاتار بشویند دھوتے ہیں چو گربہ بلی کی طرح روئے چہرہ طمع کردہ طمع کیے ہوئے صید موشانِ کوئی محلے کے چوہوں کا شکار
۷۔ ریاضت کش محنت برداشت کرنے والے از بہر واسطے طبلِ تہی خالی ڈھول رود جاتی ہے بانگ آواز
۸۔ ہمے گفت کہتا تھا خلقے ایک مخلوق برو اسپر انجمن جمع بر ایشاں ان پہ تفرج کناں ٹھٹھہ کرنے والے زن عورت ۹۔ شنیدم میں نے سنا بگریست رویا دانائے وخش وخش کا دانا مرا ایں شخص خاص اس شخص کو توبہ بخش توبہ کی توفیق دے
۱۰۔ راست گفت سچ کہا اس نے خداوند پاک پاک خدا مرا مجھکو دہ عطا کر تا تاکہ نہ گردم نہ ہوؤں میں ہلاک تباہ

تشریح: (۱) وخش کے علاقے میں کوئی سردار تھا جو عبادت و ریاضت کے لئے گوشہ گیر ہو گیا تھا (۲) وہ حقیقت میں مردِ آزاد تھا صرف گودڑی پہن کر فقیر بنا ہوا نہیں تھا جو مخلوق سے مانگتا پھرتا ہو (۳) فیضانِ الٰہی کے دروازے اس پر کھل گئے تھے اور دوسرے تمام دروازے اس نے اپنے اوپر بند کر لئے تھے (۴) ایک بدزبان شخص نے بیحیائی سے ان پر الزام تراشی کی کوشش کی تاکہ انھیں بدنام کرے۔ (۵) کہنے لگا کہ اسکی درویشی اور فقیری سے خدا بچائے یہ سب مکر و فریب ہے گویا تختِ سلیمانؑ پر جن نے قبضہ کیا ہوا ہے (۶) وضو میں ان کا بار بار منہ دھونا ایسے ہے جیسے محلے کے چوہے کھا کر بلی منہ سنوارا کرتی ہے (۷) عبادت و ریاضت سب نام و نمود اور کبر و غرور کے لئے ہے یہ شخص مشہور اس لئے ہے کہ ڈھول اندر سے خالی ہے یعنی حقیقتِ فقر اسکو حاصل نہیں (۸) وہ یہ بکواس کر رہا تھا اور تماش بین لوگ مزے لے لے کر سن رہے تھے مرد اور عورتیں اس گروہِ صوفیا کا مذاق اڑا رہی تھیں (۹) یہ باتیں سن کے وہ درویش رو پڑا اور خدا سے عرض کرنے لگا کہ مولائے کریم تو اگر یہ غلط کہتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق عطا فرما (۱۰) اور اگر صحیح کہتا ہے تو مجھے توبہ کی ہمت دے تاکہ بری عاقبت تباہ نہ ہو

۱ پسند آمد از عیب جوئے خودم — کہ معلوم من کرد خوئے بدم
مجھے اپنے عیب جو کی یہ بات پسند آئی — کہ اس نے میری برائیاں مجھے معلوم کرا دیں

۲ گرآنی کہ دشمنت گوید مرنج — وگر نیستی گو برو باد سنج
تو اگر ویسا ہے جیسا دشمن کہتا ہے تو رنج نہ کر — اور اگر نہیں ہے تو کہہ دے جا ہوا ناپ

۳ وگر ابلہے مشک را گندہ گفت — تو مجموع شو کو پراگندہ گفت
اگر کسی بیوقوف نے کستوری کو گندی کہہ دیا — تو خاطر جمع رہ کہ اس لئے تو بکواس کیا ہے

۴ وگر مے رود در پیاز ایں سخن — چنین ست گو گندہ مغزی مکن
اگر پیاز کے بارے میں یہ گفتگو ہو — تو کہہ دے ہاں ایسے ہی ہے جا مغز گندہ نہ کر

۵ نہ آئینِ عقل ست و رای و خرد — کہ دانا فریب مشعبد خورد
عقل و خرد اور رائے کا یہ قانون نہیں ہے — کہ عقل مند ہو کر بہروپئے سے دھوکا کھا جائے

۶ پس کارِ خویش آنکہ عاقل نشست — زبانِ بد اندیش بر خود بہ بست
جو شخص سمجھ داری سے اپنے کام میں مشغول ہو — اس نے بدخواہ کی زبان اپنے اوپر بند کر لی

۷ تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد بنقص تو گفتن مجال
تو نیک چلن ہو جا تاکہ بدخواہ — تیرا عیب بیان کرنے کی گنجائش نہ پائے

۸ چو دشوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستاں درشتی مکن
جب تجھے دشمن کی بات ناگوار گزرتی ہے — تو خود بھی ماتحتوں پر سختی نہ کیا کر

۹ جز آنکس ندانم نکو گوئے من — کہ روشن کند بر من آہوئے من
میں اس شخص کے سوا کسی کو اپنا خیر خواہ نہیں سمجھتا — جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کر دے

حکایت امیر المومنین علیؓ و سیرت او در تواضع

امیر المومنین حضرت علےؓ اور تواضع میں انکی سیرت کا بیان

۱۔ پسند آمد پسند آئی عیب جوئے خودم اپنے عیب ڈھونڈنے والے سے معلوم من کرد اس نے مجھے معلوم کرائی خوئے بدم میری بری عادت

۲۔ گرآنی اگر تو وہ ہے دشمنت دشمن تجھ کو گوید کہتا ہے مرنج رنج نہ کر نیستی نہیں ہے تو گو کہہ دے باد سنج ہوا تول یعنی چلتا بن

۳۔ ابلہے کوئی بیوقوف مشک کستوری گفت کہا مجموع دل جمع شو رہ کو اس نے پراگندہ بکواس گفت کہا

۴۔ مے رود چلتی ہے ایں سخن یہ بات چنیں ست ایسے ہی ہے گو کہہ گندہ مغزی مکن سر نہ کھپا یا سر خراب نہ کر یعنی پیاز کے بارے میں تو بدبو مسلم ہے اس کا اعلان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فضول سر کھپا رہا ہے

۵۔ آئین قانون ست ہے خرد عقل دانا سمجھ دار مشعبد شعبدہ باز خورد کھاتا ہے

۶۔ پس کارِ خویش اپنے کام کے پیچھے آنکہ جو شخص کہ عاقل سمجھ دار ہو کر نشست بیٹھ گیا بد اندیش برا سوچنے والا بر خود اپنے اوپر بر بست باندھ لی

۷۔ نیکو روش نیک چلن باش ہو جا بدسگال برائی سوچنے والا نیابد نہیں پائے گا بنقصِ تو تیرے عیب میں گفتن کہنا مجال طاقت

۸۔ چو جب دشوارت سخت تجھکو آید آوے سخن بات زیر دستاں ماتحت لوگ درشتی سختی مکن مت کر ۹۔ جز آنکس سوائے اس شخص کے ندانم میں نہیں جانتا نکو گوئے من مجھ کو اچھا کہنے والا کند کرے بر من مجھ پر آہوئے من میرا عیب ۱۰۔ امیر المومنین ایمان داروں کا سردار علیؓ خلیفہ رابع داماد رسول زوج بتول والد حسنین رضی اللہ عنہم سیرت اس کی عادت تواضع عاجزی

تشریح: (۱) میرے عیب جو کی یہ بات مجھے انتہائی پسند ہے کہ اسنے میری برائیوں سے مجھے مطلع کر دیا (۲) تیرے متعلق دشمن نے جیسے بیان کیا اگر تو ویسا ہی ہے تو رنج ہونے کی بات نہیں اس عیب کو دور کر دے اور اگر ویسا نہیں تو اسے بکواس کرتا رہنے دے (۳) کوئی بیوقوف اگر کستوری کی برائی کرتا ہے تو فکر کی بات نہیں ہر کوئی سمجھ لے گا کہ بکواس کر رہا ہے (۴) اس کے برعکس اگر کوئی پیاز کی برائی کرتا ہے تو اسے کہو کہ کیوں سر کھاتا ہے کون نہیں جانتا کہ پیاز گندہ ہی ہوتا ہے (۵) عقلمندی یہ ہے کہ شعبدہ باز اور بہروپئے کے فریب میں نہ آئے (۶) جسے صرف اپنے کام ہی سے مطلب ہو اور غیر کی طرف متوجہ ہونیکی فرصت نہ ہو اس کے حرف گیروں کی زبانیں اپنے آپ بند ہو جاتی ہیں۔ (۷) آدمی اگر نیک چلن ہو جائے تو دشمن اسکی عیب گیری کیسے کرے گا (۸) جب حریف کی سخت گیری تجھے ناپسند ہے تو خود بھی اپنے ماتحتوں پر سختی نہ کیا کر ورنہ وہ بھی تجھے ناپسند کریں گے (۹) درحقیقت میرا خیر خواہ اور تعریف کنندہ وہ ہے جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ حق اور سچ خواہ اپنے ماتحتوں ہی سے مل جائے اسے شکر گزاری سے قبول کرنا چاہئے اپنی بڑائی کے زعم میں اس سے محروم ہو جانا دانشمندی نہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے مشکلے برد پیشِ علیؓ — مگر مشکلش را کند منجلی
کوئی شخص حضرت علیؓ کے پاس ایک مشکل لے گیا — کہ شاید وہ اس کی مشکل حل کر دیں

۲ امیرِ عدو بند کشور کشائے — جوابش بگفت از سرِ علم و رائے
دشمن کو قید اور ملکوں کو فتح کرنے والے امیر نے — علم و عقل کی رو سے اسے جواب دیا

۳ شنیدم کہ شخصے دراں انجمن — بگفتا چنیں نیست یا بوالحسنؓ
میں نے سنا کہ اسی مجلس میں ایک شخص نے — کہا اے ابو الحسنؓ ایسے نہیں ہے

۴ نرنجید از و حیدرؓ نامجو — بگفت ار تو دانی ازیں بہ بگو
نامور حیدرؓ اس سے رنجیدہ نہ ہوا — فرمایا اگر تو اس سے بہتر جانتا ہے تو بتلا

۵ بگفت آں چہ دانست و پاکیزہ گفت — بگل چشمۂ خور نشاید نہفت
جو اسے معلوم تھا اس نے کہا اور خوب کہا — سورج کی ٹکیہ مٹی میں نہیں چھپائی جا سکتی

۶ پسندید از و شاہِ مرداں جواب — کہ من بر خطا بودم او بر صواب
شاہِ مرداں کو اس کا جواب پسند آیا — کہ میں غلطی پر تھا اور وہ درستی پر

۷ بہ از من سخن گفت و دانا یکیست — کہ بالاتر از علمِ او علم نیست
اس نے مجھ سے بہتر بات کہی ہے اور دانا تو ایک ہی ہے — جس کے علم سے بڑھ کر کسی کا علم نہیں ہے

۸ گر امروز بودے خداوندِ جاہ — نکردے خود از کبر در وے نگاہ
اگر کوئی آج کا ذی مرتبہ آدمی ہوتا — تکبر کی وجہ سے اس میں نگاہ ہی نہ کرتا

۹ بدر کردے از بارگاہ حاجبش — فرو کوفتندے بناواجبش
دربان اسے بارگاہ سے نکال دیتا — ناحق اس کو مارتے پیٹتے

۱۰ کہ من بعد بے آبروئی مکن — ادب نیست پیش از بزرگاں سخن
کہ اس کے بعد گستاخی نہ کرنا — بزرگوں کے سامنے بات کرنا ادب نہیں ہے

۱۔ یکے ایک شخص مشکلے کوئی مشکل برد لے گیا پیش علی حضرت علیؓ کے سامنے مگر شاید مشکلش اس کی مشکل کند کر دیوے منجلی روشن مراد حل

۲۔ عدو بند دشمن کو بند کرنے والا کشور کشائے ملک کو فتح کرنے والا جوابش اس کو جواب بگفت دیا از سرِ علم و رائے علم اور رائے کے لحاظ سے

۳۔ شنیدم میں نے سنا شخصے ایک شخص دراں انجمن اس مجلس میں بگفتا اس نے کہا چنیں ایسے نیست نہیں ہے بوالحسن اے حسن کے باپ یعنی حضرت علیؓ

۴۔ نرنجید رنجیدہ نہ ہوا از و اس سے حیدر نامجو نام ڈھونڈنے والا حیدر یہ علیؓ کا لقب ہے۔ بگفت کہا ار تو دانی اگر تو جانتا ہے ازیں بہ اس سے بہتر بگو تو کہہ

۵۔ بگفت اس نے کہا آنچہ جو کچھ دانست جانا پاکیزہ گفت خوب کہا بگل مٹی میں چشمۂ خور سورج کا چشمہ یا ٹکیہ نشاید نہفت نہیں چھپا سکتے یعنی حق چھپایا نہیں جا سکتا

۶۔ پسندید پسند کیا از و اس سے شاہِ مرداں مردوں کے بادشاہ یعنی علیؓ من میں بر خطا غلطی پر بودم تھا او وہ بر صواب درستی پر

۷۔ بہ از من مجھ سے بہتر سخن بات دانا سمجھ دار یکیست ایک ہی ہے یعنی خدا بالاتر زیادہ اونچا از علمِ او اس کے علم سے نیست نہیں ہے ۸۔ امروز آج بودے ہوتا خداوند جاہ مرتبے کا مالک نکردے نہ کرتا از کبر تکبر کی وجہ سے
در وے اس میں ۹۔ بدر کردے باہر کر دیتا از بارگاہ دربار سے حاجبش دربان اسکو فرو کوفتندے مارتے پیٹتے بناواجبش ناجائز طور پر
اس کو ۱۰۔ من بعد اس کے بعد بے آبروئی گستاخی مکن مت کر نیست نہیں ہے پیش از بزرگاں بزرگوں کے سامنے سخن بات

تشریح: (۱) کوئی شخص ایک مشکل مسئلہ حل کرانے کے لئے حضرت علیؓ کے پاس گیا تا کہ اس کی علمی مشکل حل ہو جائے (۲) فتح مند حضرت علیؓ نے علم و حکمت سے جواب دیا (۳) شرکائے مجلس میں سے ایک شخص نے ٹوک دیا کہ اے ابوالحسنؓ آپ نے جواب صحیح نہیں دیا۔ (۴) یہ سن کر حضرت علیؓ کو کوئی صدمہ ہوا نہ غصہ آیا فقط یہ فرمایا کہ اگر تجھے صحیح جواب آتا ہے تو بتلا دے (۵) اسے جو معلوم تھا اس نے بتلا دیا اور حقیقت یہ ہے کہ جواب بہت خوب دیا ہم اس حق کو چھپا نہیں سکتے (۶) حضرت علی نے بھی اس کا جواب پسند فرمایا اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا (۷) کہ اس نے مجھ سے بہتر بات کہی ہے نہ بھولنے والی ذات تو ایک ہی ہے جس کا علم سب سے بالا ہے یعنی خدا تعالیٰ (۸) آج کل کا کوئی منصب دار ہوتا تو تکبر کی وجہ سے اس شخص کو تو بولنے نہ دیتا یا اس کی بات کو رد کر دیتا (۹) بلکہ اس کا دربان اسے دربار ہی سے نکلوا دیتا اور مار پیٹ کے رخصت کرتا (۱۰) یعنی آئندہ ایسی گستاخی نہ کرنا کہ بزرگوں کے سامنے بولنے لگ جائے۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے را کہ پندار در سر بود ‏ میندار ہرگز کہ حق مے شنود
جس کے سر میں غرور ہو ‏ ہرگز نہ سمجھ کہ وہ حق کو سن لے گا

۲ زعلمش ملال آید از وعظ ننگ ‏ شقائق بباراں نروید زسنگ
علم سے اس کو ملال آتا ہے وعظ سے شرم ‏ بارش سے گل لالہ پتھر پہ نہیں اگ سکتا

۳ نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار ‏ بروید گل و بشگفد نوبہار
تو نہیں دیکھتا کہ گری پڑی ذلیل مٹی سے ‏ پھول اگتے ہیں اور بہار کھلتی ہے

۴ مریز اے حکیم آستینہائے دُر ‏ کجا بینی از خویشتن خواجہ پر
اے حکیم موتیوں کی آستین نہ بکھیر ‏ جہاں صاحب کو تو خودی سے بھرا دیکھے

۵ بچشم کساں در نیاید کسے ‏ کہ از خود بزرگی نماید بسے
وہ شخص لوگوں کی نظر میں نہیں جچتا ‏ جو اکثر اپنی بزرگی کی نمائش کرتا ہو

۶ مگو تا بگویند شکرت ہزار ‏ چو خود گفتی از کس توقع مدار
خود نہ کہہ تاکہ ہزاروں تیرا شکر ادا کریں ‏ جب خود ہی کہنے لگے تو کسی سے توقع نہ رکھ

۱۔ یکے را جس کو کہ پندار غرور در سر سر میں بود ہووے میندار مت سمجھ حق مے شنود حق کو سنے گا

۲۔ زعلمش علم سے اس کو آمد آتا ہے وعظ نصیحت ننگ شرم شقائق جمع گل لالہ بباراں بارش سے نروید نہیں اگتا زسنگ پتھر سے

۳۔ نہ بینی نہیں دیکھتا از خاک مٹی سے افتادہ پڑی ہوئی خوار ذلیل بروید اگتا ہے گل پھول بشگفد کھلتا ہے نوبہار نئی بہار

۴۔ مریز مت گرا حکیم حکمت والا آستین ہا آستینیں در موتی کجا جہاں بینی دیکھے تو از خویشتن خودی سے خواجہ صاحب پُر بھرا ہوا

۵۔ بچشم کساں لوگوں کی نگاہ میں در نیاید نہیں آتا کسے وہ شخص از خود اپنے آپ نماید دکھاتا ہو بسے بہت

۶۔ مگو مت کہہ تا تاکہ بگویند کہیں شکرت تیرا شکر چو خود گفتی جب تو خود کہنے لگا از کس کسی سے توقع امید مدار مت رکھ

۷۔ امیر المومنین مومنین کے سردار عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی خسر رسول جانشین صدیق پیکر عدل و انصاف والد عبد اللہ بن عمر رضہ

۸۔ گدائے ایک فقیر شنیدم میں نے سنا تنگ جا تنگ جگہ نہادش رکھ دیا اس کے عمر رضہ نام خلیفہ ثانی پائے پاؤں برپشت پائے پاؤں کی پشت پر ۹۔ ندانست نہ جانا کوست کہ وہ ہے کہ کیونکہ رنجیدہ رنج والا نداند نہیں جانتا یعنی دوست دشمن کی تمیز نہیں کرسکتا ۱۰۔ برو آشفت بگڑ گیا غصے ہو گیا بر آپ پر کوری اندھا ہے تو مگر شاید بدو گفت اسکو کہا سالار عادل انصاف پسند سردار

حکایت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت

۸ گدائے شنیدم کہ در تنگ جائے ‏ نہادش عمر رض پائے بر پشت پائے
میں نے سنا کہ ایک تنگ جگہ میں ‏ حضرت عمر نے ایک فقیر کے پاؤں پر پاؤں رکھ دیا

۹ ندانست درویش بیچارہ کوست ‏ کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست
بیچارے درویش کو پتہ نہ چلا کہ وہ ہیں ‏ کیونکہ رنجیدہ آدمی دوست دشمن کو نہیں پہچانتا

۱۰ برو آشفت بروے کہ کوری مگر ‏ بدو گفت سالار عادل عمر رض
ان پہ بگڑ گیا کہ شاید تو اندھا ہے ‏ عادل سردار عمر رض نے اس سے فرمایا

تشریح: (۱) مغرور آدمی حق بات سننا پسند نہیں کرتا (۲) علم کی بات سے وہ تنگدل ہو جاتا ہے اور وعظ ونصیحت سے اسے شرم آتی ہے اس کی مثال پتھر کی سی ہے جس پہ بارش سے پھول نہیں اگ سکتے (۳) مشاہدہ کی بات ہے کہ ذلیل وخوار مٹی سے پھول اگتے ہیں بہاریں پیدا ہوتی ہیں مگر پتھر سے کچھ بھی نہیں (۴) خودبین آدمی کے سامنے شعر وادب کا ذکر کر کے اسے ضائع کرنا ہے (۵) جو خود بڑا بننے کی کوشش کرے وہ لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے (۶) جو اپنی تعریف آپ کرنے لگے اس کی تعریف کوئی نہیں کرتا اور جو لوگوں سے کروانا چاہے اسے خود خاموش رہنا چاہیئے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو خواہ وہ عالم وقت کیوں نہ ہو اسے چاہیئے کہ اس کا اعتراف اور صاحب حق سے معذرت کرلے (۸) کسی تنگ راستے میں حضرت عمر رضہ ایک فقیر کے پاس سے گزرنے لگے تو اس کے پاؤں پہ پاؤں آگیا (۹-۱۰) فقیر آپ کو پہچان نہ سکا کہ امیر المومنین ہیں اور رنجیدہ آدمی کو دوست دشمن کی تمیز نہیں رہتی غصے میں آکر کہنے لگا کہ شاید تو اندھا ہے جو میرا پیر نظر نہ آیا اور اوپر پیر دھر دیا حضرت عمر رضہ نے فرمایا

۱ نکورم ولیکن خطا رفت کار — ندانستم از من گنہ در گزار
میں اندھا تو نہیں لیکن کام غلط ہو گیا — مجھے پتہ نہیں چلا غلطی معاف کر دے

۲ چہ منصف بزرگاں دیں بودہ اند — کہ با زیر دستاں چنیں بودہ اند
بزرگانِ دین کتنے منصف ہوئے ہیں — کہ ماتحتوں کے ساتھ بھی ایسے رہے ہیں

۳ فروتر بود ہوشمندِ گزیں — نہد شاخِ پر میوہ سر بر زمیں
پسندیدہ ہوشمند عاجزی پسند ہوتا ہے — میوے سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر رکھ دیتی ہے

۴ بنازند فردا تواضع کناں — نگوں از خجالت سرِ سرکشاں
تواضع کرنے والے کل کو ناز کریں گے — متکبروں کا سر شرمندگی سے جھک جائیگا

۵ اگر مے بترسی ز روزِ شمار — ازاں کز تو ترسد خطا در گزار
اگر تو روزِ حساب سے ڈرتا ہے — تو جو تجھ سے ڈرتا ہو اس کی خطا معاف کر دے

۶ مکن چیرہ بر زیر دستاں ستم — کہ دستیست بالائے دست توہم
او غالب ماتحتوں پر ظلم نہ کر — کہ تیرے ہاتھ سے بھی اونچا ایک ہاتھ ہے

حکایت

کہانی

۸ یکے خوب کردار خوشخوئے بود — کہ بد سیرتاں را نکوگوئے بود
ایک شخص نیک چلن خوش اخلاق تھا — جو بروں کو بھی اچھا کہا کرتا تھا

۹ بخوابش کسے دید چو در گزشت — کہ بارے حکایت کن از سرگزشت
جب وہ گزر گیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا — کہ ذرا اپنی آپ بیتی تو سنا

۱۰ دہانے بخندہ چو گل باز کرد — چو بلبل بصوتِ خوش آغاز کرد
ہنستے ہوئے پھول کی طرح منہ کھول لیا — بلبل کی طرح خوش آوازی سے شروع کیا

۱۔ نکورم میں اندھا نہیں ہوں خطا رفت غلطی ہو گئی کار کام ندانستم میں نے نہیں جانا از من مجھ سے در گزار معاف کر
۲۔ چہ کتنے منصف انصاف کرنے والے بودہ اند ہوئے ہیں بازیر دستاں ماتحتوں پر چنیں ایسے بودہ اند رہے ہیں
۳۔ فروتر عاجز بود ہوئے گزیں پسندیدہ نہد رکھتی ہے شاخِ پر میوہ میوے سے بھری ہوئی شاخ سر بر زمیں سر زمین پر
۴۔ بنازند ناز کریں گے فردا کل کو یعنی قیامت کو تواضع کناں عاجزی کرنے والے نگوں جھکا ہوا خجالت شرمندگی سر سرکشاں متکبروں کا سر
۵۔ مے بترسی تو ڈرتا ہے روزِ شمار حساب کا دن ازاں کز تو اس سے جو کہ تجھ سے ترسد ڈرتا ہے خطا غلطی در گزار معاف کر
۶۔ مکن مت کر چیرہ غالب اس سے پہلے حرفِ ندا محذوف ہے یعنی اے غالب زیر دستاں ماتحت ستم ظلم دستیست ایک ہاتھ ہے بالائے دست تو تیرے ہاتھ کے اوپر ہم بھی
۸۔ یکے ایک خوب کردار اچھے چلن والا خوشخوئے خوش اخلاق بود تھا بد سیرتاں بری عادت والے نکوگوئے اچھا کہنے والا
۹۔ بخوابش خواب میں اسکو کسے دید کسی نے دیکھا چو جب در گزشت گزر گیا بارے ایک بار ذرا حکایت کن بیان کر سرگزشت جو سر پہ گزری ۱۰۔ دہانے منہ بخندہ ہنسی سے چو گل پھول کی طرح باز کرد کھول لیا چو مثل بصوت خوش اچھی آواز سے آغاز کرد شروع کیا

تشریح: (۱) بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں لیکن غلطی ہو گئی چل معاف کر دے (۲) مقولۂ سعدی کہ حضراتِ بزرگان کس انتہا کے انصاف پسند تھے جو امیر ہو کر اپنے ماتحتوں سے معافی مانگتے تھے (۳) ہر ہوشمند آدمی عاجزی کو پسند کرتا ہے کیونکہ جس شاخ کو میوہ لگا ہوا ہو وہ اکڑا نہیں کرتی بلکہ جھک جاتی ہے (۴) کل بروزِ قیامت عاجز و متواضع لوگ نازواندازمیں ہوں گے اور متکبر و سرکش کو ندامت کی وجہ سے سر جھکانا پڑے گا (۵) جس شخص کو روزِ حساب کا ڈر ہو اسے اپنے سے ڈرنے والے کو معاف کرنا چاہیئے تاکہ خداتعالیٰ اسے معاف کرے (۶) اے غالب اور زبردست اپنے ماتحتوں اور عاجزوں پہ ظلم نہ کر کیونکہ ایک ذات تجھ سے بھی زیادہ زبردست اور غالب ہے اس سے ڈر کے رہ (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو دوسروں سے نرم خوئی کا معاملہ کرتا ہے کارکنانِ قضاؤقدر اس سے بھی ایسا ہی نرمی اور مہربانی کا رویہ اختیار کرتے ہیں (۸) ایک صالح اور خوش خلق آدمی ہر اچھے برے کی تعریف کیا کرتا تھا۔ کسی کی برائی اس کی زبان پر نہیں آتی تھی (۹) وہ شخص فوت ہو گیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا سنا بھئی کیسے گزری (۱۰) وہ پھول کی طرح ہنس کر اور بلبل کی طرح خوش آوازی سے کہنے لگا۔

Scanned by CamScanner

۱ نگفتند با من بسختی بسے — کہ من سخت نگرفتمے بر کسے
انھوں نے میرے ساتھ زیادہ سختی سے بات نہیں کی — کیونکہ میں بھی کسی پر سخت گیری نہیں کیا کرتا تھا

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ وشکستگیٔ او

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اور انکی عاجزی کا بیان

۲ چنیں یاد دارم کہ سقائے نیل — نکرد آب بر مصر سالے سبیل
میں نے سنا کہ نیل کے سقے نے — ایک سال مصر کو پانی نہ دیا

۳ گروہے سوئے کوہساراں شدند — بزاری طلبگار باراں شدند
لوگ پہاڑوں کی طرف نکل گئے — عاجزی کے ساتھ بارش کے طلبگار ہوئے

۵ گرستند واز گریہ جوئے رواں — نیامد مگر گریۂ آسماں
وہ اتنا روئے کہ رونے سے ندی بہہ پڑی — مگر آسمان کو رونا نہ آیا

۶ بذی النون خبر برد زاں شاں کسے — کہ بر خلق رنجست و سختی بسے
ان میں سے کوئی حضرت ذوالنون کے پاس خبر لے گیا — کہ مخلوق پر بڑی سختی اور تکلیف ہے

۷ فرو ماندگاں را دعائے بکن — کہ مقبول را رد نہ باشد سخن
عاجزوں کے لئے کوئی دعا کر — کیونکہ مقبول شخص کی بات رد نہیں ہوتی

۸ شنیدم کہ ذی النون بمدین گریخت — بسے بر نیامد کہ باراں بریخت
میں نے سنا کہ ذوالنون مدین کو بھاگ گئے — زیادہ وقت نہ گزرا کہ بارش برس پڑی

۹ خبر شد بمدین پس از روز بیست — کہ ابر سیاہ دل برایشاں گریست
بیس دن کے بعد مدین میں خبر پہنچی — کہ سیاہ دل بادل ان پہ رو پڑا

۱۰ سبک عزم باز آمدن کرد پیر — کہ پر شد ز سیل بہاراں غدیر
بزرگ نے فی الفور واپسی کا ارادہ کر لیا — کیونکہ بہار کے سیلاب سے تالاب بھر چکے تھے

۱۔ نگفتند انھوں نے نہیں کہا با من میرے ساتھ بسختی سختی سے بسے بہت
من میں نگرفتمے نہیں پکڑتا تھا بر کسے کسی پر
۲۔ ذوالنون مصری مصر کے رہنے والے ایک ولی کامل جو مالک بن انس کے شاگرد و مرید تھے شکستگی او اس کی عاجزی
۳۔ چنیں ایسے یاد دارم یاد رکھتا ہوں میں سقائے نیل نیل کا سقہ یعنی دریائے نیل نکرد نہیں کیا بر مصر مصر پر مصر افریقہ کا شمالی مشرقی ملک سالے ایک سال سبیل پانی کا حوض مراد بخشش
۴۔ گروہے ایک گروہ سوئے کوہساراں پہاڑوں کی طرف شدند گئے بزاری عاجزی کیساتھ طلبگار باراں بارش کے طالب شدند ہوئے
۵۔ گرستند روئے وہ از گریہ رونے سے جوئے رواں ندی جاری نیامد نہ آیا گریہ آسمان آسمان کو رونا یعنی بارش نہ ہوئی
۶۔ بذی النون حضرت ذی النون کو برد لے گیا از ایشاں ان میں سے کسے کوئی بر خلق مخلوق پر
۷۔ فرو ماندگاں عاجز رہے ہوئے بکن کر مقبول خدا کا قبول کیا ہوا رد نہ باشد رد نہیں ہوتی سخن بات
۸۔ شنیدم میں نے سنا بمدین مدین کو گریخت بھاگ گیا بسے بہت وقت بر نیامد نہیں گزرا باراں بارش بریخت برس گئی

۹۔ شد ہو گئی پس از روز بیست بیس دن کے بعد ابر سیاہ دل کالے دل والا بادل برایشاں ان پر گریست رو دیا یعنی بارش برسا دی
۱۰۔ سبک جلدی عزم باز آمدن واپس آنے کا ارادہ کرد کیا پیر بوڑھے نے پر شد بھر گئے سیل بہاراں موسم بہار کے سیلاب سے غدیر تالاب

تشریح: (۱) حساب لینے والوں نے میرے ساتھ سختی سے بات نہیں کی کیونکہ میں بھی کسی پر سخت گیری نہیں کیا کرتا تھا (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ گنہگار سمجھے بلکہ جانوروں سے بھی فروتر جانے (۳) ایک خشک سال میں دریائے نیل کا پانی بھی سوکھ گیا۔ نیل کو سقے سے تشبیہ دی ہے کیونکہ وہ بھی مصر کو سیراب کرتا ہے (۴) لوگ طلب باراں اور نماز استسقاء کے لئے پہاڑوں پر جاکر مصروف دعا و نماز ہوئے (۵) خدا کے سامنے وہ اتنا روئے کہ آنسوؤں کی ندیاں بہہ پڑیں پر سنگ دل کو رونا نہ آیا اور بارش نہ ہوئی (۶) کوئی شخص وقت کے ولی کامل حضرت ذوالنونؒ کے پاس گیا کہ حضرت مخلوق خدا بڑی پریشان اور سختی میں مبتلا ہے (۷) آپ خدا کے مقبول بندے ہیں لوگوں کے لئے دعا کریں امید ہے آپ کی دعا رد نہیں ہوگی (۸) حضرت ذوالنونؒ اس شخص کی یہ بات سنتے ہی مصر سے بھاگ کر مدین چلے گئے اور انکے چلے جانے کے فوراً بعد بارش برسنے لگی (۹) بیس دن بعد مدین میں اطلاع آئی کہ مصر میں بارش ہو گئی ہے اور خوب ہوئی ہے (۱۰) یہ خوش خبری سن کر آپ فوراً عازم مصر ہو گئے کیونکہ خشک سالی ختم ہو گئی تھی اور برسات سے تالاب اور جھیلیں بھر گئی تھیں۔

۱ بپرسید از و عارفے در نہفت — چہ حکمت دریں رفتنت بود گفت
ایک عارف نے تنہائی میں اس سے پوچھا — تیرے اس جانے میں کیا حکمت تھی اس نے کہا

۲ شنیدم کہ بر مرغ و مور و دداں — شود تنگ روزی بفعلِ بداں
میں نے سنا ہے پرندوں چیونٹیوں اور درندوں پر — بدوں کے فعل سے روزی تنگ ہو جاتی ہے

۳ دریں کشور اندیشہ کردم بسے — پریشاں تر از خود ندیدم کسے
میں نے بہت غور کیا اس ملک میں — اپنے سے زیادہ گنہ گار کسی کو نہ دیکھا

۴ برفتم مبادا کہ از شرِ من — بہ بندد درِ خیر بر انجمن
میں چلا گیا کہ مبادا میری کرتوت سے — خیر کا دروازہ سب پر بند ہو جائے

۵ توانگہ شوی پیشِ مردم عزیز — کہ مر خویشتن را نگیری بچیز
لوگوں کے نزدیک تو اس وقت عزیز ہوگا — جب اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے گا

۶ بزرگے کہ خود را بخُردی شمرد — بدنیا و عقبیٰ بزرگی ببرد
جس بزرگ نے اپنے آپ کو حقیر سمجھا — دنیا اور آخرت میں بزرگی لے گیا

۷ ازیں خاکداں بندۂ پاک شد — کہ در پائے کمتر کسے خاک شد
اس دنیا میں وہی بندہ پاک ہوا — جو کسی گھٹیا آدمی کے پاؤں کی خاک ہو گیا

۸ الا اے کہ بر خاکِ ما بگذری — بخاکِ عزیزاں کہ یاد آوری
اے وہ شخص جو ہماری قبر پر گزرے — عزیزوں کی مٹی کی قسم کہ یاد کر لینا

۹ کہ گر خاک شد سعدی اورا چہ غم — کہ در زندگی خاک بودست ہم
سعدی اگر مٹی ہو گیا تو اسے کیا غم — کیونکہ وہ تو زندگی ہی میں مٹی بنا رہا

۱۰ بہ بیچارگی تن فرا خاک داد — وگر گردِ عالم برآمد چو باد
اس نے بیچارگی کیساتھ جسم مٹی کے نیچے دبا دیا — اگرچہ جہان کے گرد ہوا کی طرح گھوما

۱۔ بپرسید پوچھا از و اس سے عارفے ایک عارف نے در نہفت پوشیدگی میں چہ حکمت کیا حکمت دریں رفتنت اس جانے میں بود تھی گفت کہا

۲۔ شنیدم میں نے سنا مرغ پرندہ مور چیونٹی دداں درندے شود ہوتی ہے بفعلِ بداں بدکاروں کے کرتوت سے

۳۔ دریں کشور اس ملک میں اندیشہ کردم سوچا میں نے بسے بہت پریشاں تر زیادہ پریشانی یعنی زیادہ گنہ گار از خود اپنے سے ندیدم نہیں دیکھا میں نے کسے کسی کو

۴۔ برفتم چلا گیا میں مبادا مت ہووے از شرِ من میرے شر سے بہ بندد بند ہو جاوے درِ خیر خیر کا دروازہ بر انجمن جماعت پر

۵۔ آنگہ شوی تو اس وقت ہووے پیشِ مردم لوگوں کے نزدیک عزیز عزت والا مر خویشتن خاص اپنے آپ نگیری نہ سمجھے بچیز کوئی چیز

۶۔ بزرگے کہ جو بزرگ کہ خود را اپنے آپ کو بخردے چھوٹا شمرد شمار کیا عقبیٰ آخرت ببرد لے گیا

۷۔ ازیں خاکداں اس خاکداں سے یعنی دنیا سے بندۂ وہ بندہ پاک شد پاک ہوا کہ جو کہ در پائے پاؤں میں کمتر کسے گھٹیا تر آدمی کے پاؤں میں خاک شد مٹی ہو گیا

۸۔ الا خبردار اے کہ اے وہ شخص کہ بر خاکِ ما ہماری خاک پر بگذری گزر کرے تو بخاکِ عزیزاں عزت داروں کی مٹی کی قسم یاد آوری یاد کرے تو ۹۔ خاک شد مٹی ہو گیا سعدی مصنف اورا اس کو چہ غم کیا غم خاک بودست مٹی ہو چکا ہے ہم بھی ۱۰۔ بہ بیچارگی عاجزی سے تن جسم فرا خاک مٹی کے نیچے داد دے دیا گرد عالم جہان کے گرد برآمد نکل آیا چو باد ہوا کی طرح

تشریح: ایک دوست نے ان سے پوچھا مصر سے آپ کے بھاگ جانے میں کیا حکمت تھی ذرا ہمیں بھی بتلا دو (۲) انھوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے جب انسان بدکاری کرتے ہیں تو انکی نحوست سے درندوں پرندوں کی روزی بھی بند ہو جاتی ہے (۳-۴) اور مصر میں مجھ سے زیادہ گنہ گار کوئی نہ تھا۔ اس لئے مصر سے میں نکل گیا کہ بارش کی بندش میری وجہ سے نہ ہو اور میرے گناہوں کی سزا بے زبان مخلوق کو کیوں ملے ۵۔ جو شخص لوگوں کی نظروں میں معزز ہونا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو ہیچ سمجھے (۶) انہی بزرگوں کو دونوں جہان میں بڑائی نصیب ہوتی ہے جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ (۷) دنیا میں وہی شخص پاک صاف ہوتا ہے جو اپنے آپ کو ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے سامنے بھی پامال کر دے (۸) ہماری قبر کے پاس سے گزرنے والے تجھے فوت شدہ دوستوں کی قسم ہمیں بھی اپنی دعا میں یاد کرنا یا دوستانِ خدا کی قسم ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا (۹) سعدی اگر مر کر مٹی میں مل جائے تو اسے کوئی غم نہیں کیونکہ وہ تو زندگی میں بھی خاکسار رہا (۱۰) وہ اپنے علم و فضل اور شعر و ادب کی وجہ سے اگرچہ شہرۂ آفاق تھا لیکن بے چارگی کے ساتھ مٹی کے نیچے دفن ہو گیا

Scanned by CamScanner

۱ بسے بر نیاید کہ خاکش خورد
زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مٹی اسکو کھا جائیگی
دگر بارہ بادش بعالم برد
ہوا اس کو دوبارہ جہاں میں لے جائیگی

۲ نگر تا گلستانِ معنی شگفت
دیکھ جب سے حقیقت کا باغ کھلا ہے
بر او ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت
اس پر کسی بلبل نے ایسی خوش نوائی نہیں کی

۳ عجب گر بمیرد چنیں بلبلے
تعجب ہے اگر ایسی بلبل مر جائے
کہ بر استخوانش نروید گلے
تو اس کی ہڈیوں پر کوئی پھول نہ اُگے

باب پنجم در رضا و تسلیم

پانچواں باب تسلیم و رضا کے بیان میں

۵ شبے زیتِ فکرت ہمے سوختم
ایک رات میں فکر کا تیل جلا رہا تھا
چراغِ بلاغت برافروختم
بلاغت کا چراغ روشن کیے ہوئے تھا

۶ پراگندہ گوئے حدیثم شنید
ایک بے ہودہ گو نے میرا کلام سنا
جز احسنت گفتن طریقے ندید
احسنت کہنے کے سوا چارہ نہ دیکھا

۷ ہم از خبث نوعے درو درج کرد
تاہم ایک قسم کی خباثت اس میں شامل کر دی
کہ ناچار فریاد خیزد ز درد
کیونکہ درد سے لاچار ہو کہ فریاد نکلتی ہی ہے

۸ کہ فکرش بلیغ است و رایش بلند
کہ اس کا فکر تو بلیغ ہے اور رائے بھی بلند ہے
دریں شیوۂ زہد و طامات و پند
لیکن اس ترکِ دنیا قصے کہانیوں اور وعظ و نصیحت میں

۹ نہ در خشت و گوپال و گرزِ گراں
نہ نیزے گوپال اور بھاری گرز کے بارے میں
کہ ایں شیوہ ختم ست بر دیگراں
کیونکہ یہ شعبہ دوسروں پہ ختم ہے

۱۰ نداند کہ ما را سرِ جنگ نیست
وہ نہیں جانتا کہ ہمارا جنگ کا ارادہ نہیں
وگرنہ مجالِ سخن تنگ نیست
ورنہ بات کا میدان تنگ نہیں ہے

۱۔ بسے بہت زیادہ وقت برنیاید نہیں گزرے گا خاکش مٹی اس کو خورد کھا جائے گی دگر بارہ دوبارہ بادش ہوا اسکو بعالم جہان میں برد لے جائے گی
۲۔ نگر دیکھ تا جب سے گلستانِ معنی حقیقت یا باطن کا باغ شگفت کھلا بر او اس پر ہیچ بلبل کوئی بلبل چنیں ایسا خوش اچھا نگفت نہیں کہا
۳۔ عجب تعجب ہے بمیرد مر جائے چنیں بلبلے ایسا بلبل بر استخوانش اس کی ہڈیوں پر نروید نہ اُگے گلے کوئی پھول
۴۔ پنجم پانچواں رضا راضی ہونا تسلیم مان لینا
۵۔ شبے ایک رات زیتِ فکرت فکر کا تیل ہمے سوختم میں جلاتا تھا بلاغت موقع محل کے مطابق بات کرنا برافروختم میں نے روشن کی
۶۔ پراگندہ گوئے بے ہودہ کہنے والا حدیثم میری بات شنید سنی جز سوائے احسنت اچھا کہا تو نے گفتن کہنا طریقے کوئی راستہ ندید نہ دیکھا
۷۔ ہم بھی از خبث خباثت میں سے نوعے ایک قسم درو اس میں درج کرد داخل کر دی خیزد اٹھتی ہے
۸۔ فکرش اس کا فکر بلیغ است بلیغ ہے یعنی انتہا کو پہنچا ہوا رایش اس کی رائے
دریں شیوۂ زہد اسی پرہیزگاری کے طریقے میں طامات بزرگوں کی کہانیاں پند نصیحت ۹۔ خشت چھوٹا نیزہ گوپال گرز یا ہتھیار گران بھاری
ایں شیوہ یہ طریقہ بر دیگراں دوسروں پہ ۱۰۔ نداند نہیں جانتا ما را ہمیں سرِ جنگ جنگ کا ارادہ نیست نہیں ہے مجالِ سخن بات کی طاقت

تشریح: (۱) وہ عنقریب مٹی ہو کر مٹی میں مل جائے گا پھر ہوا اسکی مٹی کو اڑاتی ہوئی آبادیوں میں لے جائے گی (۲) یعنی جب سے گلشنِ دنیا تیار ہوا ہے سعدیؒ جیسا خوش نوا بلبل اسے میسر نہیں ہوا (۳) اس بلبل کے مرنے کے بعد اگر اسکی قبر پہ کوئی پھول نہ اگے تو بڑی تعجب کی بات ہے یعنی ضرور اُگے گا (۴) اس باب میں قضاء و قدر کے منصوبوں پہ تسلیم و رضا کا اظہار کرنے کا بیان ہے (۵) یعنی میں ایک رات شعر گوئی میں مشغول تھا (۶) کسی یاوہ گو شاعر نے میرا کلام سنا تو اسے بے اختیار داد دینا پڑی (۷، ۸) رقابت کی وجہ سے ذرا تنقید بھی کر ڈالی کہ ہاں خیال تو بہت بلند ہے لیکن وعظ و نصیحت اور اخلاق و کردار کے سوا یہ کسی اور موضوع پر طبع آزمائی نہیں کر سکتا یعنی واقعات جنگ کو نظم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا (۹) نیزوں کی ہلاکت خیزی اور گرزوں کی تباہ کاری پر اظہارِ خیال نہیں کر سکتا اس میدان کے شہسوار دوسرے لوگ ہیں۔ (۱۰) یعنی ہم اس موضوع پر طبع آزمائی کو ضیاعِ وقت سمجھتے ہیں ورنہ کوئی دوسرا ہم سے بازی نہیں لے جا سکتا۔

۱ توانم کہ تیغ زبان برکشم — جہان سخن را قلم درکشم

میں یہ طاقت رکھتا ہوں کہ زبان کی تلوار کھینچوں — تو دنیائے شعر پر قلم پھیر دوں

۲ بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم — سر خصم را سنگ بالش کنیم

آ تاکہ اسی رستے میں دوڑ لگائیں — دشمن کے سر کے لئے پتھر کا تکیہ بنائیں

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

تقدیر الٰہی کو مان لینے اور صبر و رضا کے بیان میں گفتار

۴ سعادت بہ بخشایش داور است — نہ در چنگ بازوئے زور آور است

نیک بختی اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے — طاقتور بازو کے پنجے میں نہیں

۵ چو دولت نہ بخشد سپہر بلند — نیاید بمردانگی در کمند

جب بلند آسمان دولت نہ دیوے — تو بہادری سے کمند میں نہیں آسکتی

۶ نہ سختی رسید از ضعیفی بمور — نہ شیراں بہ سرپنجہ خوردند و زور

نہ تو چیونٹی کو کمزوری کی وجہ سے سختی پیش آئی — نہ ہی شیر پنجے اور طاقت کے بل پر کھاتے ہیں

۷ چو نتواں بر افلاک دست آختن — ضرور است با گردشش ساختن

جب آسمانوں پر دست درازی نہیں کر سکتے — تو ان کی گردش سے موافقت کرنا ضروری ہے

۸ گرت زندگانی نبشت ست دیر — نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر

اگر تیری زندگی لمبی لکھی ہوئی ہے — نہ سانپ تجھے ڈس سکتا ہے نہ تلوار اور شیر

۹ وگر در حیاتت نہ ماندست بہر — چنانت کشد نوشدارو کہ زہر

اور اگر زندگی میں تیرا حصہ نہیں رہا ہے — تو دوا تجھے زہر کی طرح مار ڈالے گی

۱۰ نہ رستم چو پایان روزی بخورد — شغاد از نہادش برآورد گرد

جب رستم نے اپنی روزی کا آخری دانہ کھا لیا — تو شغاد نے اس کی ہستی کی گرد نہیں اڑا دی

۱۔ توانم میں طاقت رکھتا ہوں تیغ زبان زبان کی تلوار برکشم کھینچوں میں جہانِ سخن بات کا جہان درکشم کھینچ دوں

۲۔ بیا آ تاکہ دریں شیوہ اسی طریقے میں چالش چال دوڑ کنیم کریں ہم سر خصم دشمن کا سر سنگ پتھر بالش سرہانا تکیہ کنیم کریں ہم

۳۔ گفتار کہاوت صبر و رضا صبر کرنا اور راضی رہنا تسلیم مان لینا بحکمِ قضا تقدیر کے حکم کو

۴۔ سعادت نیک بختی بخشایش داور اللہ کی بخشش سے چنگِ بازوئے زور آور طاقتور بازو کا چنگل

۵۔ چو جب نہ بخشد نہ بخشے سپہر بلند اونچا آسمان نیاید نہیں آتی بمردانگی بہادری سے درکمند کمند میں

۶۔ رسید پہنچی ضعیفی کمزوری بمور چیونٹی کو بہ سرپنجہ پنجے سے خوردند کھایا انھوں نے

۷۔ چو جب نتواں نہیں طاقت رکھتے افلاک جمع فلک آسمان دست آختن ہاتھ کھینچنا باگردشش اس کی گردش سے ساختن بنا کے رکھنا

۸۔ گرت اگر تیری نبشت ست لکھی ہے دیر لمبی مارت سانپ تجھکو گزاید کاٹے شمشیر تلوار

۹۔ حیاتت تیری زندگی نہ ماندست نہیں رہا ہے بہر حصہ چنانت تجھکو ایسا کشد مارے گا نوشدارو پینے کی دوا کہ زہر جیسا کہ زہر ۱۰۔ رستم ایران کا مشہور پہلوان اور سپہ سالار جو زال بن سام کا بیٹا تھا اور جسے اس کے سوتیلے بھائی شغاد نے کنوئیں میں گرا کر ہلاک کر دیا تھا چو جب پایانِ روزی روزی کا آخری کا حصہ بخورد کھا لیں شغاد رستم کا سوتیلا بھائی نہادش اس کی طبیعت برآورد نکال دی۔

تشریح: (۱) میں اگر جنگ کے موضوع پر کلام کروں تو لوگوں کی زبانوں کو سکتہ ہو جائے اور سب میرے سامنے عاجز آ جائیں (۲) دشمن پر اس کی غلط فہمی واضح کرنے کے لئے ہم اسی موضوع پر کہتے ہیں تاکہ اس کی بے چینی میں اضافہ ہو اور سکون ختم ہو جائے پتھر کے تکیے سے یہی بے چینی مراد ہے (۳) اس گفتار کا مطلب ہے کہ جب انسان قضا و قدر کے فیصلوں کو رد یا تبدیل نہیں کر سکتا تو پھر بہتر یہی ہے کہ ان پر تسلیم و رضا کا اظہار کرے (۴) نیک بختی خدا کی عطا سے ملتی ہے کوئی شخص اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں کر سکتا (۵) اگر خداوند تعالیٰ دولت و حکومت نہ دے تو کوئی شخص اپنی ہمت و طاقت سے نہیں پا سکتا (۶) اگر اپنی ہمت پر موقوف ہوتا تو چیونٹیاں کمزوری کی وجہ سے مر جاتیں اور شیروں کے سوا کسی کو روزی نہ ملتی (۷) جب اپنے مقصد کو بدلنا انسان کے ہاتھ میں نہیں تو مناسب یہی ہے کہ رضا بقضا ہو جائے (۸) تقدیر میں اگر لمبی عمر لکھی ہوئی ہے تو سانپ بچھو، تلوار اور شیر اسے ہلاک نہیں کر سکتے (۹) اگر مقدر میں عمر ختم ہو چکی ہے تو انسان شربت بھی پیئے تو وہ زہر کی طرح لگ جائیگا (۱۰) مشہور پہلوان رستم کی جب قضا آئی تو شغاد جیسے بے مایہ شخص نے اسے ہلاک کر دیا۔

Scanned by CamScanner

حکایت شاطر سپاہانی

چالاک اصفہانی کی کہانی

۲ مرا در سپاہاں یکے یار بود
اصفہان میں میرا ایک یار تھا
کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
جو لڑاکا بے باک اور عیار تھا

۳ مدامش بخوں دست و خنجر خضاب
اس کا ہاتھ اور خنجر ہمیشہ خون آلودہ رہتے تھے
بر آتش دل خصم ازو چوں کباب
دشمن کا دل اس کی وجہ سے کباب کیطرح آگ پر رہتا

۴ ندیدمش روزے کہ ترکش نہ بست
میں نے کسی دن نہیں دیکھا کہ اس نے ترکش نہ باندھا ہو
ز پولادِ پیکانش آتش نہ جست
اس کے تیروں کے فولاد سے آگ نہ جھڑی ہو

۵ دلاور بسر پنجہ و گاؤ زور
قوت میں بہادر اور قدرتی زور آور
ز ہولش بشیراں در افتادہ شور
اس کے خوف سے شیروں میں غل مچا ہوا

۶ بدعوے چناں ناوک انداختے
دعوے کے ساتھ ایسا تیر مارتا
کہ عدو را بہر یک یک انداختے
کہ ہر تیر کے ساتھ ایک ایک دشمن کو گرا دیتا

۷ چناں خار در گل ندیدم کہ رفت
میں نے اس طرح کانٹا بھی پھول میں کھبتا نہیں دیکھا
کہ پیکان او در سپرہائے جفت
جیسے اس کا تیر دوہری ڈھالوں میں

۸ نزد تارک جنگجوئے بخشت
اس نے کسی بہادر کے خود پر نیزہ نہیں مارا
کہ خود و سرش را نہ درہم سرشت
کہ اس کے خود اور سر کو سی کے نہ رکھ دیا ہو

۹ چو گنجشک روز ملخ در نبرد
لڑائی میں ایسے ہوتا جیسے چڑیاں مکڑی کے دن
بکشتن چہ گنجشک پیشش چہ مرد
قتل کرنے میں چڑیاں اور مرد اس کے سامنے برابر تھے

۱۰ گرش بر فریدوں بدے تاختن
اگر وہ فریدوں پر حملہ کرتا
امانش ندادے بہ تیغ آختن
تو اسے تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا

۱۔ شاطر چالاک سپاہانی اصل اصفہانی ایران کے ایک شہر کی طرف منسوب
۲۔ مرا میرا در سپاہاں اصفہان ایران کا دارالحکومت یکے ایک بود تھا جنگ آور لڑاکا شوخ و عیار بے باک اور چالاک
۳۔ مدامش ہمیشہ اس کا بخوں دست خون میں ہاتھ خضاب رنگین بر آتش آگ پر دل خصم دشمن کا دل ازو اس سے چوں مثل
۴۔ ندیدمش نہیں دیکھا میں نے اسکو روزے کسی دن ترکش تیروں کی تھیلی نہ بست نہ باندھی ہو پولاد پیکانش اس کے تیر کا فولاد آتش آگ نہ جست نہ کودی ہو
۵۔ دلاور بہادر بسر پنجہ طاقت میں گاؤ زور بغیر ورزش کے زور آور ز ہولش اس کے خوف سے بشیراں شیروں میں در افتادہ پڑا ہوا
۶۔ بدعوی دعوے سے چناں ایسا ناوک تیر انداختے ڈالتا عدو را دشمن کو بہر یک ہر تیر سے یک ایک دشمن انداختے گرا دیتا
۷۔ چناں خار ایسا کانٹا گل پھول ندیدم نہیں دیکھا میں نے کہ رفت کہ گیا ہو پیکاں او اس کا تیر سپرہا ڈھالیں جفت دوہری یہ ڈھال کی صفت ہے
۸۔ نزد نہیں مارا تارک چوٹی یا کھوپڑی بخشت چھوٹے نیزے سے خود و سرش اس کا سر اور خود درہم آپس میں سرشت گوندھ دیا
۹۔ چو مثل گنجشک چڑیا روز ملخ مکڑی کے دن در نبرد لڑائی میں بکشتن مار ڈالنے میں چہ کیا پیشش اس کے سامنے چہ کیا ۱۰۔ گرش اگر اسکو فریدوں ایران کا مشہور بادشاہ جس نے ضحاک کو قتل کر کے تخت حاصل کیا تھا بدے اصل بودے ہوتا تاختن حملہ کرنا امانش اس کو امان ندادے نہ دیتا تیغ آختن تلوار کھینچنا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ تقدیر کے سامنے تدبیر نہیں چلتی اور جب قضا وارد ہوتی ہے تو زور سے اس کو روکا نہیں جا سکتا (۲) اصفہان کا کوئی فوجی حضرت مصنف کا دوست تھا جو بڑا جنگجو اور تیز و طرار تھا (۳) اس کے ہاتھ ہمیشہ خون آلود رہتے اور اس کے دشمن بدلہ لینے کے لئے اکثر پیچ و تاب کھاتے (۴) ہمیشہ مسلح رہتا تیر کمان باندھ کر رکھتا اور اس کے تیروں سے آگ جھڑتی رہتی۔ (۵) ایسا زور آور اور بہادر تھا کہ شیر بھی اس سے لرزاں و ترساں رہتے تھے (۶) دعوے سے تیر اندازی کرتا تو ہر تیر سے ایک دشمن مار گراتا (۷) اس کا تیر دوہری ڈھالوں میں ایسی آسانی سے گزر جاتا کہ کانٹا بھی پھول میں اس طرح نہیں گزرتا (۸) وہ مقابل کی کھوپڑی پہ نیزہ مارتا تو اس کے خود اور سر کو سی ڈالتا (۹) ٹڈی دل کے وقت جس طرح چڑیاں مکڑیوں کا شکار کرتی ہیں وہ اسی طرح مردوں کا شکار کرتا تھا (۱۰) اگر فریدوں جیسے بہادر سے بھی اس کا مقابلہ ہو جاتا تو اسے تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا۔

۱	پلنگانش از زورِ سرپنجہ زیر اس کے پنجے کی طاقت کے سامنے چیتے زیر تھے	فرو بردہ چنگال در مغزِ شیر وہ شیر کے بھیجے میں چنگل گاڑے ہوئے تھا
۲	گرفتے کمربند جنگ آزمائے وہ مدمقابل کی پیٹی پکڑ لیتا	وگر کوہ بودے بکندے زجائے اگر وہ پہاڑ بھی ہوتا تو جگہ سے اکھیڑ دیتا
۳	زرہ پوش را گر تبر زیں زدے زرہ پوش کو اگر کٹار مارتا	گزر کردے از مرد و بر زیں زدے تو مرد سے گزر کر زین پر جا لگتی
۴	نہ در مردی اورا نہ در مردمی اس جیسا بہادری میں نہ شرافت میں	دوم در جہاں کس شنید آدمی کوئی دوسرا شخص جہان میں نہیں سنا
۵	مرا یکدم از دست نگذاشتے مجھے دم بھر کے لئے بھی ہاتھ سے نہ چھوڑتا	کہ با راست طبعاں سرے داشتے کیونکہ نیک طبعوں کے ساتھ رغبت رکھتا تھا
۶	سفر ناگہم زاں زمیں در ربود مجھے سفر نے اچانک اس زمین سے نکال دیا	کہ عیشم دراں بقعہ روزی نبود کیونکہ میری زندگی اس خطے میں مقدر نہ تھی
۷	قضا نقل کرد از عراقم بشام تقدیر نے مجھے عراق سے شام کیطرف منتقل کر دیا	خوش آمد دراں خاک پاکم مقام اس خاکِ پاک میں قیام مجھے بھا گیا
۸	دگر پر شد از شام پیمانہ ام پھر شام سے میرا پیمانہ لبریز ہو گیا	کشید آرزومندی خانہ ام گھر کی یاد نے مجھے کھینچ لیا
۹	قضا را چناں اتفاق اوفتاد تقدیراً ایسا اتفاق ہوا	کہ بازم گزر در عراق اوفتاد کہ پھر عراق سے میرا گزر ہوا
۱۰	شبے سر فرو شد باندیشہ ام ایک رات میں سوچ میں ڈوبا ہوا تھا	بدل برگذشت آں ہنر پیشہ ام کہ اس ہنرمند کا دل میں خیال آیا

۱۔ پلنگانش اسکی شین سرپنجہ کے ساتھ لگ کر چیتے اس کے پنجے سے زیر عاجز فرو بردہ گاڑے ہوئے چنگال پنجہ در مغزِ شیر شیر کے مغز میں
۲۔ گرفتے پکڑ لیتا جنگ آزما جنگ آزمانے والا یعنی مدمقابل کوہ پہاڑ بودے ہوتا وہ بکندے اکھیڑ ڈالتا زجائے جگہ سے
۳۔ زرہ پوش زرہ پہننے والا بر زیں کٹار زدے مارنا کرتے کرتی وہ بر زیں زین کے اوپر زدے مارتا
۴۔ مردی بہادری اورا اسکو مردمی انسانیت دوم دوسرا کس کوئی شخص شنید سنا اس نے
۵۔ مرا مجھکو یکدم ایک گھڑی از دست ہاتھ سے نگذاشتے راست طبعاں سیدھی طبیعت والے سرے خیال داشتے رکھتا وہ
۶۔ ناگہم اچانک مجھکو زاں زمیں اس زمین سے در ربود لے گیا عیشم میری زندگی دراں بقعہ اس خطے میں روزی مقدر نبود نہ تھی
۷۔ قضا تقدیر کرد کیا از عراقم عراق سے مجھکو بشام شام میں عراق ایک ملک جس کا دارالحکومت بغداد ہے شام ایک ملک جس کا دارالحکومت دمشق ہے خوش آمد اچھا لگا دراں خاک پاکم اس پاک مٹی میں مقام ٹھکانا
۸۔ دگر پھر پر شد بھر گیا پیمانہ ام میرا پیمانہ کشید کھینچا آرزومندی خانہ ام گھر کی یاد نے مجھکو ۹۔ قضا تقدیر چناں ایسا اوفتاد پڑا بازم پھر میرا ۱۰۔ شبے ایک رات سر فرو شد سر جھک گیا باندیشہ سوچ میں بدل دل میں برگذشت گزر گیا ہنر پیشہ ہنرمند ام میرے

تشریح: (۱) شیر اور چیتے اسکے سامنے عاجز تھے گویا شیروں کے بھیجے میں اس نے ہاتھ ڈال رکھا تھا (۲) مدمقابل اگر پہاڑ جیسا مضبوط بھی ہوتا تو اسے پیٹی سے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیتا (۳) زرہ بکتر پہنے ہوئے دشمن کو اگر کٹار مارتا تو اسکے جسم میں سے گزر کر گھوڑے کی زین پر جا لگتی (۴) شریف اور بہادر ایسا کہ جہاں میں اسکی مثال نہ تھی (۵) مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا کیونکہ وہ طبعاً نیکی پسند اور نیکوکار لوگوں کا خواہاں تھا (۶) مجھے اچانک وہاں سے سفر کرنا پڑا کیونکہ وہاں میرا دانہ پانی باقی نہ رہا تھا (۷) میں عراق سے شام میں آ گیا اور وہ سرزمین مجھے بہت پسند آئی (۸) پھر کچھ مدت بعد مجھے وطن کی یاد نے ستایا تو میں عازم وطن ہو گیا (۹) ایک بار پھر مجھے عراق سے گزرنا پڑا (۱۰) میں ایک رات کو سوچ دبچار کر رہا تھا کہ وہی دوست مجھے یاد آ گیا۔

۱ نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد
نمک نے میرا پرانا زخم تازہ کر دیا
کہ بودم نمک خوردہ از دست مرد
کیونکہ اس مرد کے ہاتھ سے نمک کھائے ہوئے تھا

۲ بدیدار وے در سپاہاں شدم
اس کی زیارت کے لئے میں اصفہان گیا
بمہرش طلبگار و خواہاں شدم
محبت سے اس کا طلبگار اور خواہاں ہوا

۳ جوان دیدم از گردش دہر پیر
گردش زمانہ سے میں نے جوان کو بوڑھا پایا
خدنگش کماں ارغوانش زریر
اس کا تیر کمان جیسا اور گلابی رنگ زرد گھاس جیسا ہو گیا تھا

۴ چو کوہ سپیدش سر از برف موئے
بالوں کی برف کی وجہ سے اسکا سر کوہ سفید کیطرح تھا
رواں آبش از برف پیری برو
بڑھاپے کی برف سے پانی اس کے چہرے پر رواں تھا

۵ فلک دست قوت برو یافتہ
آسمان کے ہاتھ نے اس پر قابو پا لیا
سر دست مردیش برتافتہ
اسکی بہادری کا پنجہ مروڑ ڈالا

۶ بدر کردہ گیتی غرور از سرش
زمانے نے اس کے سر سے غرور نکال دیا تھا
سر ناتوانی بزانو برش
کمزوری کا سر اس کے گھٹنوں پر جھکا ہوا تھا

۷ بدو گفتم اے سرور شیر گیر
میں نے اس سے کہا اے شیر پکڑنے والے سردار
چہ فرسودہ کردت چو روباہ پیر
تجھے بوڑھی لومڑی کیطرح کس چیز نے لاغر کر دیا

۸ بخندید کز روز جنگ تتر
وہ ہنس پڑا کہ تاتاریوں کی جنگ کے دن سے
بدر کردم آں جنگجوئی ز سر
میں نے وہ جنگجوئی سر سے نکال دی

۹ زمیں دیدم از نیزہ چوں نیستاں
میں نے دیکھا زمین نیزوں کی کثرت سے سرکنڈوں کا جنگل بن گئی تھی
گرفتہ علمہا چو آتش دراں
جھنڈے اس میں ایسے گڑھے تھے جیسے جنگل میں آگ

۱۰ برانگیختم گرد ہیجا چو دود
میں نے لڑائی کی دھول دھوئیں کیطرح اڑائی
چو دولت نباشد تہور چہ سود
نصیب ہار جائے تو بہادری کا کیا فائدہ

۱۔ ریش دیرینہ پرانا زخم ام میرا کرد کیا بودم تھا میں نمک خوردہ نمک کھائے ہوئے دست مرد مرد کا ہاتھ

۲۔ بدیدار وے اس کے دیدار کے لئے سپاہاں اصل اصفہان ایران کا ایک شہر جو وہاں کا دار الحکومت تھا۔ شدم گیا میں بمہرش محبت کی وجہ سے اس کا طلبگار طلب کرنے والا خواہاں چاہنے والا شدم ہوا میں

۳۔ دیدم میں نے دیکھا گردش دہر زمانے کا چکر پیر بوڑھا خدنگش اس کا تیر ارغوانش اس کا گلابی رنگ زریر ایک پیلے رنگ کی گھاس

۴۔ چو مثل کوہ سپید سفید پہاڑ سرش سر کا مضاف الیہ ہے یعنی اس کا سر برف مو بالوں کی برف رواں جاری آب پانی اش برو کے ساتھ لگ کر اس کے چہرے پر برف پیری بڑھاپے کی برف۔

۵۔ فلک آسمان دست قوت زور کا ہاتھ برو اس پر یافتہ پا لیا سر دست مردیش اس کی بہادری کا پنجہ برتافتہ موڑ دیا۔

۶۔ بدر کردہ باہر کئے ہوئے گیتی جہان از سرش اس کے سر سے سر ناتوانی کمزوری کا سر بزانو گھٹنے پر برش اس کے اوپر

۷۔ بدو اس سے گفتم میں نے کہا سرور سردار شیر گیر شیر پکڑنے والا چہ کیا چیز فرسودہ کردت گھسا دیا تجھکو چو مثل روباہ پیر بوڑھی لومڑی

۸۔ بخندید ہنس پڑا کز روز جنگ تتر تاتاریوں کی جنگ کے دن سے تتر یا تاتار صحرائے منگولیا کی رہنے والی ایک جنگجو قوم جس کا قائد چنگیز خان تھا بدر باہر کردم کیا میں نے جنگجوئی لڑائی ۹۔ دیدم دیکھا میں نے چو مثل نیستان سرکنڈوں کا جنگل گرفتہ گڑا ہوا علمہا جمع علم جھنڈے چو آتش آگ کیطرح دراں اس میں ۱۰۔ برانگیختم اٹھائی میں نے گرد ہیجا لڑائی کی گرد چو دود مثل دھوئیں کی چو جب دولت اقبال نہ باشد نہ ہووے تہور بہادری حوصلہ نہ باشد نہ ہووے چہ سود کیا فائدہ

تشریح: (۱) نمک زخم میں گھس کر اسے تازہ اور گہرا کر دیتا ہے سعدی کہتے ہیں کہ چونکہ میں نے اس شخص کا نمک کھایا ہوا تھا۔ اس لئے اس کی یاد کے زخم تازہ ہو گئے (۲) میں اس سے ملنے کے لئے اصفہان گیا اور بڑی محبت سے اس کی تلاش شروع کی (۳) میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ جو کہ ڈیل جوان تھا اب گردش زمانہ سے بوڑھا ہو چکا تھا اس کی کمر جھک کے کمان بن گئی تھی اور اس کا گلابی رنگ زریر گھاس کی طرح پیلا پڑ گیا تھا (۴) سر کے بال ایسے سفید ہو گئے جیسے برف باری سے پہاڑ سفید ہو جاتے ہیں اور جیسے برف پگھلنے سے پانی جاری ہو جاتا ہے اس طرح اسکی آنکھوں سے کمزوری کی وجہ سے پانی نکل کر چہرے پر بہہ رہا تھا (۵) قدرت نے اس پر قابو پا کے اس کی بہادری کا نام و نشان مٹا دیا تھا (۶) زمانے نے اسکو ٹپخا کہ غرور اس کے سر سے نکل گیا اب کمزوری کی وجہ سے سر زانو پہ دھرا رہتا ہے (۷) میں نے کہا کہ سردار تم تو شیروں کو پکڑ لیا کرتے تھے اب بوڑھی لومڑی کی طرح کمزور کیوں ہو گئے ہو (۸) وہ ہنس کے کہنے لگا جب سے تاتاریوں سے جنگ ہوئی ہے ہماری بہادری اور جنگجوئی خاک میں مل گئی ہے (۹) کثرت کی وجہ سے ان کے نیزوں کا جنگل نظر آتا تھا اور اس میں سرخ جھنڈے ایسے لگتے تھے جیسے جنگل کو آگ لگی ہوئی ہو (۱۰) میں بڑی بہادری سے لڑا پر جب قسمت ہی ساتھ نہ دے تو حوصلہ کیا کر سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱	من آنم کہ چوں حملہ آوردمے میں وہ ہوں کہ جب حملہ کرتا تھا	بہ رمح از کف انگشتری بردمے نیزے کے ساتھ ہاتھ سے انگوٹھی اٹھا لیتا تھا
۲	ولے چوں نکرد اخترم یاوری لیکن جب ستارے نے میری مدد نہ کی	گرفتند گردم چوں انگشتری تو انہوں نے انگوٹھی کی طرح مجھے گھیر لیا
۳	غنیمت شمردم طریق گریز میں نے بھاگنے کا راستہ غنیمت سمجھا	کہ ناداں کند باقضا پنجہ تیز کیونکہ تقدیر سے لڑنے کی طیاری ناداں ہی کرتا ہے
۴	چہ یاری کند مغفر و جوشنم خود اور زرہ میری کیا مدد کرتے	چو یاری نکرد اختر روشنم جب روشن ستارے نے میری مدد نہ کی
۵	کلید ظفر چوں نباشد بدست کامیابی کی چابی جب ہاتھ میں نہ ہو	بہ بازو در فتح نتواں شکست تو بازو کے ساتھ فتح کا دروازہ نہیں توڑا جا سکتا
۶	گروہے پلنگ افگن پیل زور چیتوں کو گرانے والا ہاتھی کے زور والا ایک گروہ تھا	در آہن سر مرد و سم ستور مردوں کے سر اور گھوڑوں کے سم لوہے میں چھپے ہوئے تھے
۷	ہماں دم کہ دیدیم گرد سپاہ جبھی ہم نے لشکر کی گرد دیکھی	زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ تو زرہ کا کرتا اور خود کی ٹوپی بنا لی
۸	چو ابر اسپ تازی برانگیختم میں نے عربی گھوڑے کو بادل کی طرح ابھارا	چو باراں پلالک فرو ریختیم جوہر دار تلوار بارش کی طرح برسائی
۹	دو لشکر بہم بر زدند از کمیں دو لشکر گھات سے نکل کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے	تو گفتی زدند آسماں بر زمیں گویا انہوں نے آسمان کو زمین پر دے مارا
۱۰	ز باریدن تیر ہمچو تگرگ اولوں کی طرح تیر برسنے کی وجہ سے	بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ ہر جانب موت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا

۱۔ من میں آنم وہ ہوں میں چوں کہ جب آوردمے لاتا میں بہ رمح نیزے کے ساتھ کف ہتھیلی انگشتری انگوٹھی بردمے لے جاتا ہوں

۲۔ ولے لیکن چوں جب نکرد نہ کی اخترم میرا ستارہ یاوری مدد گرفتند پکڑا انہوں نے گردم میرا گرد چوں مثل

۳۔ شمردم شمار کیا میں نے طریق گریز بھاگنے کا راستہ کند کرتا ہے باقضا تقدیر کے ساتھ

۴۔ چہ کیا یاری مدد کند کرے مغفر خود جوشن زرہ نکرد نہ کی اختر روشنم روشن ستارے نے میری

۵۔ کلید ظفر کامیابی کی چابی چوں نباشد نہ ہوئے بدست ہاتھ میں در فتح فتح کا دروازہ نتواں شکست نہیں توڑ سکتے

۶۔ گروہے ایک گروہ پلنگ چیتا پلنگ افگن چیتے کو گرانے والا پیل زور ہاتھی کے زور والا آہن لوہا سر مرد مرد کا سر سم ستور گھوڑے کے سم

۷۔ ہماں دم اسی وقت دیدیم ہم نے دیکھی گرد سپاہ لشکر کی گرد زرہ لوہے کا کرتہ جامہ کرتا کردیم کیا ہم نے مغفر لوہے کی ٹوپی کلاہ ٹوپی

۸۔ چو جب اسپ تازی عربی گھوڑا برانگیختم ابھارا میں نے باراں بارش پلالک بڑھیا لوہے کی تلوار فرو ریختیم گرائی میں نے

۹۔ بہم آپس میں بر زدند حملہ کیا کمیں گھات گفتی تو نے کہا زدند مارا انہوں نے ۱۰۔ باریدن تیر تیروں کی بارش ہمچو مثل تگرگ اولا بہر گوشہ ہر طرف میں برخاست اٹھا طوفان مرگ موت کا طوفان

تشریح: (۱) میں جب حملہ کرتا تھا تو نیزے کے ساتھ ہاتھ سے انگوٹھی نکال لیا کرتا تھا (۲) جب قسمت نے ساتھ نہ دیا تو انھوں نے مجھے ایسے گھیر لیا جیسے انگوٹھی نے انگلی کو گھیر رکھا ہوتا ہے (۳) میں نے پھر بھاگ جانے ہی کو غنیمت سمجھا کیونکہ تقدیر سے لڑائی سراسر نادانی ہے (۴) جس کو قسمت نہ بچائے اس کو خود اور زرہیں نہیں بچا سکتیں (۵) فتح مقدر نہ ہو تو بازو کچھ نہیں کر سکتے (۶) پھر تاتاریوں کی صفت ہے کہ وہ بڑے شاہ زور تھے انہوں نے خود بھی زرہیں پہن رکھی تھیں اور گھوڑوں کے سموں پر بھی لوہا چڑھا ہوا تھا (۷) جب اس لشکر کی دھول نظر آئی تو ہم نے بھی زرہیں پہن لیں اور خود سر پہ رکھ لیے (۸) میں اپنے گھوڑے کو اس طرح بڑھاتا تھا جیسے ایک دم بادل چڑھ آتا ہے اور میری تلوار بارش کی طرح برس رہی تھی (۹) جب دونوں لشکر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے تو ایسے لگتا تھا جیسے آسمان زمین پہ ٹوٹ پڑا ہو (۱۰) تیر اولوں کی طرح برس رہے تھے جس سے موت کا طوفان برپا ہو گیا۔

۱ بصید ہژبران پرخاش ساز
لڑاکا شیروں کے شکار کے لئے
کمند اژدہائے دہن کردہ باز
کمندوں کے اژدہوں نے منہ کھولے ہوئے تھے

۲ زمیں آسماں شد زگرد کبود
نیلی گرد سے زمین آسمان بن گئی
چو انجم درو برق شمشیر وخود
تلواروں اور خودوں کی چمک اس میں ستاروں کی طرح تھی

۳ سواران دشمن چو دریافتیم
جب دشمن کے سواروں کو ہم نے پا لیا
پیادہ سپر در سپر بافتیم
تو پیدل ہو کر ڈھال ڈھالوں میں بن دی

۴ چہ زور آورد پنجۂ جہد مرد
مرد کی طاقت کا پنجہ کیا زور دکھائے
چو بازوئے توفیق یاری نہ کرد
جب توفیق کے بازو مدد نہ کریں!

۵ نہ شمشیر کند آوراں کند بود
بہادروں کی تلواریں کند نہیں تھیں
کہ کیں آوری زاختر تند بود
بلکہ مخالف ستارے کی کینہ وری تھی

۶ کس از لشکر ما زہیجا بروں
ہمارے لشکر میں سے کوئی بھی لڑائی سے باہر
نیامد جز آغشتہ خفتاں بخوں
نہیں آیا مگر اس حالت میں کہ دستانے خون آلود تھے

۷ کساں را نہ شد ناوک اندر حریر
ان لوگوں کا تیر ریشم میں نہ گھسا
کہ گفتم بدوزند سنداں بہ تیر
جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ اہرن کو توڑ دیں گے

۸ چو صد دانہ مجموع در خوشہ
ہم سو دانوں کی طرح ایک سٹے میں جمع تھے
فتادیم ہر دانہ در گوشہ
پھر ایک ایک دانہ ہو کر کونوں میں جا گرے

۹ بنامردی از ہم بدادیم دست
ہم نے نامردی کے ساتھ ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ
چو ماہی کہ با جوشن افتد بشست
دیا جیسے مچھلی زرہ دار ہوتے ہوئے کانٹے میں پھنس

۱۰ چو طالع زما روئے برپیچ بود
جب نصیب نے ہم سے منہ پھیرا ہوا تھا
سپر پیش تیر قضا ہیچ بود
تو تقدیر کے تیر کے سامنے ڈھال ہیچ تھی

۱۔ بصید ہژبراں شیروں کے شکار میں پرخاش ساز لڑائی ڈھونڈنے والے کمند اژدہا اژدہوں جیسی کمندیں دہن منہ کردہ باز کھولے ہوئے

۲۔ شد ہو گئی گرد کبود نیلے رنگ کی گرد چو انجم مثل ستاروں کی درو اس میں برق شمشیر وخود خودوں اور تلواروں کی چمک

۳۔ چوں جب دریافتیم پائے ہم نے سپر در سپر ڈھال ڈھال میں بافتیم بن دی ہم نے

۴۔ چہ کیا آورد لائے جہد مرد مرد کی کوشش بازوئے توفیق خدا کی توفیق کے بازو یاری نکرد مدد نہ کی

۵۔ کند آوراں بہادر یا پہلوان بود تھی کہ بلکہ کیں آوری کینہ لانا یا دشمنی کرنا اختر تند مخالف ستارہ

۶۔ کس کوئی شخص از لشکر ما ہمارے لشکر سے زہیجا میدانِ جنگ سے بروں باہر نیامد نہ آیا جز سوائے آغشتہ بھرے ہوئے خفتان دستانے بخوں خون میں

۷۔ کساں را ان لوگوں کے نہ شد نہ ہوئے ناوک تیر اندر حریر ریشم میں گفتم میں نے کہا بدوزند سی دیں گے سنداں اہرن

۸۔ چو مثل صد دانہ سو دانہ مجموع جمع در خوشہ ایک سٹے میں فتادیم پڑ گئے ہم در گوشۂ ایک گوشے میں

۹۔ از ہم ایک دوسرے سے بدادیم چھوڑ دیا ہم نے دست ہاتھ چو ماہی مچھلی کی طرح با جوشن ڈھال کے باوجود افتد پڑی ہے بشست ڈوری میں ۱۰۔ چو طالع جب نصیب زما ہم سے روئے چہرہ بر پیچ پھیرے ہوئے بود تھا سپر ڈھال پیش تیر قضا تقدیر کے تیر کے سامنے ہیچ بیکار

تشریح: (۱) جنگجو شیروں کو پکڑنے کے لئے اژدہوں جیسی کمندیں کام میں لائی جا رہی تھیں (۲) نیلے رنگ کا گرد وغبار آسمان کی طرح سچھا گیا تھا اس میں تلواریں ایسے چمک رہی تھیں جیسے ستارے ہوں (۳) دشمن کے سواروں کا مقابلہ ہم نے اس طرح کیا کہ پیادہ ہو کر ڈھالیں انکی ڈھالوں سے بھڑا دیں (۴) توفیق خداوندی شامل حال نہ ہو تو انسانی کوشش بار آور نہیں ہو سکتی۔ (۵) ہمارے بہادروں کی تلواریں کند نہیں تھیں اصل بات یہ ہے ہمارا ستارہ ہی گردش میں تھا (۶) ہم اس قدر ڈٹ کر لڑے کہ جو بھی جوان میدانِ جنگ سے باہر آتا تھا زخمی اور خون میں لتھڑا ہوا ہوتا تھا (۷) بڑے بڑے شہ زور جو تیر مار کر اہرن میں سوراخ کر دیتے تھے بدنصیبی کی وجہ سے ان کا تیر ریشم کو نہ چھید سکا (۸) ہماری صف بندی اتنی اعلیٰ تھی کہ ایک سٹے کی دانوں کی طرح مجتمع تھے پھر ایسے منتشر ہوئے کہ کہیں کے کہیں جا پڑے (۹) ہم پر ایسی بزدلی چھائی کہ ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ گئے اور مچھلی کی طرح کانٹے میں پھنس گئے حالانکہ اس پر چانٹے بھی ہوتے ہیں گویا ساز و سامان کی افراط کے باوجود ہم موت کا شکار ہو گئے۔ (۱۰) ہماری ڈھال قضا کے تیروں کے سامنے کام نہ دے سکی کیونکہ نصیب ہی پھرا ہوا تھا

حکایت
کہانی

٢ یکے آہنی پنجہ در اردبیل — ہمے بگزرانید بیلک ز بیل
اردبیل میں فولادی پنجے والا ایک شخص — بیلچے میں سے تیر گزار دیتا تھا

٣ نمد پوشے آمد بجنگش فراز — جوانے جہاں سوز پیکار ساز
جنگ میں ایک کمبل پوش اس کے سامنے آیا — جو جہان کو جلانے والا ایک لڑاکا جوان تھا

٤ بپرخاش جستن چو بہرام گور — کمندے بکتفش براز خام گور
جنگ جوئی میں بہرام گور کی طرح — اس کے کاندھے پہ گورخر کے چمڑے کی کمند ہوتی

٥ بہ پنجاہ تیر خدنگش بزد — کہ یک چوبہ بیروں نہ رفت از نمد
اس نے خدنگ کے پچاس تیر اس پر چلائے — پر ایک بھی تیر نمدے میں سے نہ گزرا

٦ دلاور درآمد چو دستان گرد — بخم کمندش درآورد و برد
وہ بہادر دستان پہلوان کی طرح آیا — اسے کمند کے حلقے میں پھنسا کر لے گیا

٧ بلشکر گہش بر در خیمہ دست — چو دزدان خونی بگردن بہ بست
لشکر گاہ میں خیمہ کے دروازہ پر اس کے ہاتھ — خونی چوروں کی طرح گردن سے باندھ دیئے

٨ شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحر گہ پرستارے از خیمہ گفت
غیرت اور شرمندگی کی وجہ سے رات بھر نہ سویا — صبح کے وقت خیمے میں سے ایک خادم نے کہا

٩ تو کآہن بناوک بدوزی و تیر — نمد پوش را چو فتادی اسیر
تو جو کہ لوہے کو تیروں سے سی دیا کرتا تھا — کمبل پوش کا قیدی کیسے بن گیا

١٠ شنیدم کہ مے گفت و خوں مے گریست — ندانی کہ روز اجل کس نہ زیست
میں نے سنا کہ وہ خون روتا ہوا کہہ رہا تھا — تو نہیں جانتا کہ موت کے دن کوئی زندہ نہیں رہ سکتا

٢۔ یکے ایک آہنی پنجہ لوہے جیسے پنجے والا اردبیل آذربائیجان کا ایک شہر ہمے بگذرانید گزار دیتا تھا بیلک دوشاخہ تیر بیل بیلچہ

٣۔ نمد پوشے ایک کمبل پوش آمد آیا بجنگش اس کی جنگ میں فراز سامنے جوانے ایک جوان جہان سوز جہان کو جلانے والا پیکار ساز لڑائی کرنے والا

٤۔ بپرخاش جستن لڑائی ڈھونڈنے میں چو مثل بہرام گور ایران کا ایک بادشاہ جو گورخر یعنی نیل گائے پر سوار ہو کر شیر کا شکار کر لیتا تھا بکتفش اس کے کاندھے پر براز اید خام گور نیل گائے کا چمڑا

٥۔ تیر خدنگش خدنگ کی لکڑی کے تیر سے اسکو بزد مارا یک چوبہ ایک تیر بیروں باہر نہ رفت نہ گیا از نمد کمبل سے

٦۔ دلاور بہادر درآمد آیا چو مثل دستان گرد دستان رستم کا باپ گرد پہلوان بخم کمندش کمند کے خم میں اسکو درآورد لے آیا برد لے گیا بلشکر گہش لشکر گاہ میں اسکو بر در خیمہ خیمے کے دروازے پر دست ہاتھ چو مثل دزدان خونی خونی ڈاکو بہ بست باندھ دیئے

٨۔ شب رات نخفت نہ سویا سحر گہ صبح کے وقت پرستارے ایک خادم گفت کہا

٩۔ کآہن اصل کہ آہن جو کہ لوہا بناوک تیر سے بدوزی سی دیتا ہے نمد پوش کمبل پوش چوں کیسے فتادی پڑ گیا اسیر قیدی

١٠۔ شنیدم میں نے سنا مے گفت کہتا تھا مے گریست روتا تھا ندانی تو نہیں جانتا روز اجل موت کے دن کس کوئی شخص نہ زیست نہیں جیا

تشریح: (١) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جب مقدر میں بدنصیبی ہو تو فتح و کامرانی کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوتا (٢) شہر اردبیل میں کوئی شخص ایسا شہ زور تھا کہ بیلچے میں سے تیر گزار دیتا تھا (٣۔٤) جنگ میں اس کے بالمقابل ایک کمبل پوش آیا جو جنگجوئی میں بہرام گور جیسا تھا ہمیشہ کندھے پہ کمند ڈالے رکھتا تھا (٥) اس شہ زور نے اسے پچاس تیر مارے لیکن کوئی بھی تیر اس کے کمبل میں سے نہ گزر سکا (٦) مد مقابل بہادروں کی طرح آیا اور اسے کمند کے حلقے میں پھنسا کر لے گیا (٧) اپنے پڑاؤ میں لے جا کر خیمے کے دروازے پر ڈال دیا اور اس کی مشکیں کس دیں (٨) وہ شرمساری کی وجہ سے ساری رات نہ سو سکا صبح اس سے ایک خادم نے پوچھا (٩) کہ بھئی آپ تو لوہے میں سے تیر گزار دیا کرتے تھے میں حیران ہوں کہ اس کمبل پوش نے تمہیں کیسے قید کر لیا (١٠) اس نے خون روتے ہوئے جواب دیا جب اجل آ جائے تو کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔

Scanned by CamScanner

۱ من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب — برستم در آموزم آداب حرب

میں وہ ہوں کہ نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے فن میں رستم کو جنگ کے آداب سکھا سکتا ہوں

۲ چوں بازوئے بختم قوی حال بود — سطبرائے بیلم نمدمے نمود

جب میرے نصیب کے بازو مضبوط تھے تو بیلچے کی موٹائی مجھے کمبل دکھائی دیا کرتی تھی

۳ کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست — نمد پیش تیرم کم از بیل نیست

اب جبکہ خوش نصیبی میرے قابو میں نہیں ہے تو میرے تیر کے سامنے کمبل بھی بیلچے سے کم نہیں

۴ بروزِ اجل نیزہ جوشن درد — ز پیراہن بے اجل نگزرد

موت کے دن نیزہ زرہ کو پھاڑ دیتا ہے بغیر موت کے کرتے میں سے نہیں گزر سکتا

۵ کرا تیغ قہر اجل درقفاست — برہنہ ست اگر جوشنش چند لاست

موت کے قہر کی تلوار جس کے پیچھے لگی ہے وہ ننگا ہی ہے اگرچہ اس کی زرہ تہہ در تہہ ہے

۶ ورش بخت یاور بود دہر پشت — برہنہ نشاید بساطور کشت

اور اگر نصیب اس کا مددگار اور زمانہ پشت پناہ ہے تو ننگا بھی چھری سے نہیں مارا جا سکتا

۷ نہ دانا بسعی از اجل جاں برد — نہ ناداں بناساز خوردن بمرد

عقلمند نے کوشش کے ساتھ موت سے جان نہیں بچائی نہ ہی بیوقوف بد پرہیزی سے مرا ہے

حکایت طبیب و کُرد

طبیب اور کردی کی حکایت

شبے کُردے از دردِ پہلو نخفت — ۹ طبیبے دراں ناحیت بود گفت

ایک کردی رات کو پہلو کے درد سے سو نہ سکا اس علاقے میں ایک طبیب تھا اس نے کہا

ازیں دست کو برگِ رز مے خورد — ۱۰ عجب دارم ار شب بپایاں برد

جو ہاتھ انگور کے پتے کھاتا ہے مجھے تعجب ہے اگر وہ رات گزار گیا

۱۔ من میں آنم وہ ہوں شیوۂ طعن و ضرب تلوار مارنے اور نیزہ چلانے کے طریقہ میں رستم ایران کا مشہور پہلوان در آموزم سکھا سکتا ہوں حرب لڑائی

۲۔ چوں جب بازوئے بختم میرے نصیب کے بازو قوی حال طاقتور سطبرائے بیلم بیلچے کی موٹائی مجھکو نمد کمبل مے نمود دکھائی دیتی تھی

۳۔ کنونم اب کہ میرے اقبال اما اقبال نصیب نیست نہیں ہے نمد کمبل پیش تیرم میرے تیر کے آگے کم از بیل بیلچے سے کم

۴۔ بروزِ اجل موت کے دن جوشن زرہ درد پھاڑ دیتا ہے پیراہن لباس بے اجل بغیر موت کے نگزرد نہیں گزر سکتا

۵۔ کرا جس کسی کو تیغ قہر اجل موت کے قہر کی تیغ در قفا گدی میں یا پیچھے برہنہ ست ننگا ہے جوشنش اس کی زرہ چند لائی تہہ والی ست ہے

۶۔ ورش اور اگر اس کا بخت نصیب یاور مددگار بود ہو وے دہر زمانہ پشت پشت پر برہنہ ننگا نشاید کشت کے ساتھ تک کیا نہیں مارا جا سکتا بساطور بڑی چھری کیسا تھ

۷۔ دانا عقلمند بسعی کوشش سے از اجل موت سے جاں برد جان لے جاتا ہے ناداں احمق بناساز خوردن ناموافق کھانے سے بمرد مر گیا

۸۔ طبیب حکیم کرد عراق عرب کی ایک قوم ۹۔ شبے ایک رات کردے ایک کرد نخفت نہ سویا طبیبے ایک طبیب دراں ناحیت اس طرف میں بود تھا گفت اس نے کہا ۱۰۔ ازیں دست اس ہاتھ سے کو جو کہ وہ برگِ رز انگور کا پتہ مے خورد کھاتا ہے عجب دارم میں تعجب رکھتا ہوں ار اگر شب رات بپایاں آخر کو بسر کرلے گیا

تشریح: (۱) میں نیزہ بازی اور شمشیر زنی کا استاد ہوں حتیٰ کہ رستم کو سبق پڑھا سکتا ہوں (۲) جب مقدر میرے موافق تھا تو بیلچہ میرے سامنے کمبل کی طرح نرم ہوتا تھا (۳) اب جبکہ مقدر روٹھا ہوا ہے تو کمبل ہی مجھے بیلچہ دکھائی دیتا ہے (۴) کسی کی موت آ چکی ہو تو نیزہ اس کی زرہ میں سے گزر جاتا ہے اور نہ آئی ہو تو کرتے میں سے نہیں گزر سکتا (۵) موت کی تلوار جس کے پیچھے لگ جائے اس کی زرہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی (۶) اگر نصیب مددگار رہو تو اس کے ننگے بدن کو تیز چھری نہیں کاٹ سکتی (۷) نہ تو یہ بات ہے کہ عقلمند اپنی کوشش سے موت کو ٹلا دیتے ہیں نہ ہی احمق بد پرہیزی سے مرتے ہیں بلکہ موت و حیات مقدر پر موقوف ہے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ موت کو دواؤں سے نہیں روکا جا سکتا اور اگر موت کا وقت نہ آیا ہو تو قریب المرگ اور مایوس العلاج مریض بھی چھلانگ مار کے کھڑا ہو جاتا ہے (۹) ایک رات کسی کرد کے پہلو میں درد ہونے لگا اس علاقے کے طبیب نے دیکھ کر کہا (۱۰) جو شخص انگور کے ہرے پتے کھاتا ہو مجھے اس کے رات بھر زندہ رہنے پر تعجب ہے یعنی اسے تو رات ہی میں مر جانا چاہئے تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ در سینہ پیکانِ تیرِ تتار — بہ از نقلِ ماکولِ ناسازگار
کیونکہ سینے میں تاتاریوں کے تیر کی انی — ناموافق غذا کھانے سے بہتر ہے

۲ گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ — ہمہ عمرِ ناداں برآید بہ ہیچ
اگر ایک لقمے سے انتڑی میں گرہ پڑ جائے — تو نادان ساری عمر کے لئے بیکار ہو جاتا ہے

۳ قضارا طبیب اندراں شب بمرد — چہل سال ازیں رفت زندہ ست کرد
تقدیراً طبیب اسی رات مر گیا — کرد ابھی تک زندہ ہے حالانکہ اس بات کو چالیس سال گزر گئے ہیں۔

حکایت
کہانی

۵ یکے روستائی سقط شد خرش — علم کرد بر تاک بستاں سرش
ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا — اس نے باغ میں انگوروں کی بیل پہ اس کا سر لٹکا دیا

۶ جہاں دیدہ پیرے بر او برگزشت — چنیں گفت خنداں بنا طورِ دشت
ایک جہاں دیدہ بوڑھے کا اس پر گزر ہوا — تو باغ کے مالی سے ہنس کر کہنے لگا

۷ مپندار جانِ پدر کیں حمار — کند دفع چشمِ بد از کشت زار
کہ اے جانِ پدر یہ نہ خیال کر کہ یہ گدھا — کھیتی سے نظرِ بد کو دور کر دے گا

۸ کہ ایں دفع چوب از سر و گوشِ خویش — نمی کرد تا ناتواں مرد و ریش
کیونکہ یہ تو ڈنڈے کو اپنے سر اور کان سے — نہ روک سکا حتیٰ کہ زخمی اور کمزور ہو کر مر گیا

۹ چہ داند طبیب از کسے رنج برد — کہ بیچارہ خواہد خود از رنج مرد
طبیب کسی کی تکلیف کیسے ہٹا سکتا ہے — جبکہ بے چارہ خود تکلیف سے مر جائے گا

حکایت
کہانی

۱۔ پیکانِ تیرِ تتار۔ تاتاریوں کے تیر کی نوک تاتاری منگولیا کی ایک جنگجو قوم۔ بہ بہتر نقل کھانا ماکولِ ناسازگار ناموافق کھانا
۲۔ افتد پڑ جائے بیک لقمہ ایک لقمے سے رودہ انتڑی پیچ گرہ ہمہ عمر تمام عمر ناداں احمق برآید آتا ہے بہ ہیچ کسی چیز کے ساتھ
۳۔ قضارا تقدیر سے اندراں شب اسی رات میں بمرد مر گیا چہل سال چالیس ازیں رفت اس سے گزر گئے کرد ایک قوم
۵۔ یکے ایک روستائی دیہاتی سقط شد مر گیا علم کرد جھنڈا کر دیا خرش اس کا گدھا تاکِ بستان باغ کی انگور کی بیل سرش اس کا سر
۶۔ جہاں دیدہ جہاں دیکھے ہوا تجربہ کار پیرے ایک بوڑھا بر او اس پر برگزشت گزرا چنیں ایسے گفت کہا خنداں ہنستے ہوئے بنا طورِ دشت جنگل کے نگران کو
۷۔ مپندار مت سمجھ جانِ پدر باپ کی جان کیں حمار کہ یہ گدھا کند دفع دور کرے گا چشمِ بد بری آنکھ کشت زار کھیتی
۸۔ کہ ایں کیونکہ یہ دفع چوب لکڑی کا ہٹانا از سر و گوشِ خویش اپنے کان اور سر سے نمی کرد نہیں کر سکتا تا یہاں تک کہ ناتواں کمزور مرد مر گیا ریش زخمی
۹۔ چہ داند کیا جانے طبیب حکیم از کسے کسی شخص سے رنج برد تکلیف ہٹا دینا خواہد مرد کے ساتھ لگ کر مر جائے گا خود از رنج خود تکلیف سے

تشریح: (۱) تاتاریوں کے تیر اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان بد پرہیزی سے ہوتا ہے (۲) ناموافق غذا کھانے سے اگر انتڑی میں کوئی گرہ پڑ جائے تو نادان ساری عمر کے لئے بیکار ہو جاتا ہے (۳) اتفاق ایسے ہوا کہ وہ طبیب تو اسی رات مر گیا۔ لیکن وہ کرد چالیس سال گزرنے پر بھی زندہ ہے (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ٹونے ٹوٹکے نظرِ بد کو نہیں روک سکتے (۵) ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا تو اس نے باغ کو نظرِ بد سے بچانے کے لئے گدھے کا سر ایک بیل کی شاخ پر لٹکا دیا (۶) کوئی بوڑھا تجربہ کار آدمی وہاں سے گزرا تو گدھے کا سر دیکھ کر کہنے لگا (۷، ۸) کیا خیال ہے کہ یہ گدھا نظرِ بد کو روک سکتا ہے جبکہ یہ اپنی پشت پر برسنے والے ڈنڈوں کو نہ روک سکا حتیٰ کہ مار کھاتا کھاتا مر گیا (۹) وہ طبیب کسی کی تکلیف کیا ہٹا سکتا ہے جو خود تکلیف اور مرض سے مرے گا۔ (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر مقدر ٹھیک ہو تو مطلوب بغیر کوشش کے بھی حاصل ہو جاتا ہے اور اگر مقدر ہی خراب ہو تو ہزار قسم کی کوشش بھی رائیگاں ہو جاتی ہے۔

۱ شنیدم کہ دیناری از مفلسی — بیفتاد و مسکین بجستش بسی

میں نے سنا کہ ایک غریب کے ہاتھ سے ایک دینار — گر پڑا اور مسکین نے اسے بہت ڈھونڈا

۲ باٰخر سر ناامیدی بتافت — یکی دیگرش ناطلب کردہ یافت

آخر اس نے ناامیدی کا سر پھیرا — ایک دوسرے نے اسے بغیر ڈھونڈے پا لیا

۳ بہ بدبختی و نیک بختی قلم — بگردید و ما ہمچناں در شکم

بدبختی اور خوش بختی کا قلم! — چل چکا تھا حالانکہ ہم ابھی پیٹ میں تھے

۴ نہ روزی بسرپنجگی می خورند — کہ سرپنجگاں تنگ روزی ترند

روزی طاقت کے بل پر نہیں کھاتے — کیونکہ طاقتور تو زیادہ تنگ روزی والے ہیں

حکایت

۵ کہانی

۶ فروکوفت پیرے پسر را بچوب — بگفت اے پدر بے گناہم مکوب

ایک بوڑھے نے بیٹے کو لکڑی سے پیٹا — اس نے کہا اے باپ مجھے بیگناہ نہ مار

۷ تواں بر تو از جورِ مردم گریست — ولے چوں تو جورم کنی چارہ چیست

لوگوں کے ظلم سے تیرے سامنے رو سکتے ہیں — لیکن جب تو ہی ظلم کرے تو کیا علاج ہے

۸ بداور خروشد خداوندِ ہوش — نہ از دستِ داور برآرد خروش

ہوش والا اللہ کے سامنے فریاد کرتا ہے — اللہ کے ہاتھ سے (غیر کے سامنے) فریاد نہیں کرتا

حکایت

۹ کہانی

۱۰ بلند اخترے نام او بختیار — قوی دستگاہ بود و سرمایہ دار

ایک بلند ستارے والا جس کا نام بختیار تھا — بڑی پہنچ والا اور سرمایہ دار تھا

۱۔ شنیدم میں نے سنا دینارے ایک دینار از مفلسے ایک غریب سے بیفتاد گر پڑا بجستش ڈھونڈا اس کو بسے بہت

۲۔ باٰخر آخر کار سر ناامیدی ناامیدی کا سر بتافت پھیرا اس نے یکے دیگرش ایک دوسرے نے اس کو ناطلب کردہ بغیر ڈھونڈے یافت پا لیا

۳۔ بہ بدبختی و نیک بختی بدبختی اور خوش نصیبی کے ساتھ بگردید پھر گیا وما ہمچناں حالانکہ ہم ویسے ہی در شکم پیٹ میں

۴۔ بسرپنجگی طاقت سے می خورند کھاتے ہیں سرپنجگاں طاقت والے تنگ روزی تر زیادہ تنگ روزی والے اند ہیں

۶۔ فروکوفت کوٹا پیرے ایک بوڑھے نے پسر را لڑکے کو بچوب لکڑی سے بگفت اس نے کہا پدر باپ بے گناہم مجھکو بیگناہ مکوب مت پیٹیے

۷۔ تواں گریست کے ساتھ لگ کر رو سکتے ہیں بر تو تجھ پر از جور مردم لوگوں کے ظلم سے ولے لیکن چوں جب جورم کنی تو ظلم کرے مجھ پر چارہ چیست علاج کیا ہے

۸۔ بداور منصف کے پاس یعنی خدا کے سامنے خروشد چیختا ہے خداوندِ ہوش ہوش والا از دست داور خدا کے ہاتھ سے برآرد نکالتا ہے خروش چیخ

۱۰۔ بلند اخترے ایک اونچے ستارے والا نام او اس کا نام بختیار نصیب والا قوی دستگاہ بڑے وسائل والا بود تھا سرمایہ دار مالدار

تشریح: کسی غریب کا ایک دینار کھو گیا اس نے بہت تلاش کیا پر نہ ملا (۲) آخر ناامید ہو کر تلاش چھوڑ دی کسی دوسرے شخص کو وہ اتفاقاً مل گیا (۳) ہم ابھی پیٹ ہی میں تھے جبکہ ہماری خوش نصیبی اور بدبختی قلم قدرت سے لکھی جا چکی تھی (۴) کوئی شخص طاقت کے بل روزی نہیں کھاتا کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ شہ زور زیادہ فاقے کرتے ہیں (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جب خدائی طاقتیں مخالفت پر تل جائیں تو ان کے مقابلے میں کوئی چارہ کامیاب نہیں ہو سکتا (۶) ایک باپ کسی بات پر ناراض ہو کر اپنے بیٹے کو ڈنڈے سے پیٹنے لگا تو بیٹے نے کہا ابا مجھے بے گناہ کیوں مارتے ہو (۷) کوئی اور ظلم کرے تو اس کی فریاد ہم تیرے سامنے کریں لیکن اگر تو ہی ظلم کرنے لگے تو ہم کہاں جا کر فریاد کریں (۸) عقلمندوں کا کام ہے جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی شکایت خدا کے سامنے کرتے ہیں خدا کی شکایت کسی اور کے پاس نہیں کرتے (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ مالداری مقدر سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ لیاقت اور طاقت سے (۱۰) بختیار نامی ایک شخص بڑا صاحبِ اقبال اور دولت مند تھا۔

Scanned by CamScanner

۱ ہمو را دراں بقعہ زر بود و مال — دگر تنگ دستاں برگشتہ حال
اس علاقے میں اسی کے پاس زر روپیہ پیسہ تھا — دوسرے لوگ بدحال تنگدست تھے

۲ زنے جنگ پیوست باشوئے خویش — شبانگہ چو رفتش تہیدست پیش
ایک عورت نے اپنے شوہر سے لڑائی شروع کردی — جب اس کے پاس رات کو خالی ہاتھ گیا

۳ کہ کس چوں تو بدبخت درویش نیست — چو زنبور سرخت جز ایں نیش نیست
کہ تیرے جیسا تو کوئی بھی بدنصیب درویش نہیں ہے — سرخ بھڑ کی طرح اس ڈنک کے سوا تیرے پاس کچھ نہیں ہے

۴ بیاموز مردی زہمسایگان — کہ آخر نیم قحبۂ رائیگان
ہمسایوں سے مردمی سیکھ لے — کیونکہ میں مفت کی رنڈی تو نہیں ہوں

۵ کساں را زر و سیم و ملکست و رخت — چرا ہمچو ایشاں نہ نیک بخت
لوگوں کے پاس سونا چاندی اور مال و اسباب ہے — تو ان جیسا خوش نصیب کیوں نہیں ہے

۶ برآورد صافی دل صوف پوش — چو طبل از تہیگاہ خالی خروش
کمبل پوش صاف دل آدمی نے — خالی پیٹ ڈھول کی طرح چیخ نکالی

۷ کہ من دست قدرت ندارم بہیچ — بسر پنجہ دست قضا بر مپیچ
کہ میں کسی چیز پر قدرت کا ہاتھ نہیں رکھتا — طاقت سے تقدیر کا پنجہ مت مروڑو

۸ نکردند در دست من اختیار — کہ من خویشتن را کنم بختیار
انھوں نے میرے ہاتھ میں اختیار نہیں دیا — کہ میں اپنے آپ کو خوش نصیب کرلوں

حکایت
کہانی

۱۰ یکے مرد درویش در خاک کیش — نکو گفت با ہمسر زشت خویش
کیش کی سرزمین میں ایک مرد درویش نے — اپنی بدصورت بیوی سے خوب کہا

۱۔ ہمو را اسی کو دراں بقعہ اس علاقے میں زر بود سونا تھا دگر دوسرے تنگ دستاں غریب برگشتہ حال پھرے نصیب والے

۲۔ زنے ایک عورت پیوست ملائی باشوئے خویش اپنے شوہر سے شبانگہ رات کو چو رفتش جب گیا اس کے پاس تہیدست خالی ہاتھ پیش سامنے

۳۔ کس کوئی شخص چوں تو تجھ جیسا بدبخت بدنصیب نیست نہیں ہے چو زنبور سرخ سرخ بھڑ کی طرح جز ایں نیش اس ڈنک کے سوا

۴۔ بیاموز سیکھ مردمی مردمی زہمسایگان ہمسایوں سے نیم نہیں ہوں میں قحبۂ رائیگاں مفت کی رنڈی

۵۔ کساں را لوگوں کو زر و سیم سونا چاندی ملکست ملکیت ہے رخت سامان چرا کیوں ہمچوں ایشاں انکی طرح نہ نہیں ہے تو نیک بخت خوش نصیب

۶۔ برآورد نکالی صافی دل صوف پوش کمبل پوش صاف دل والے نے چوں طبل ڈھول کی طرح از تہیگاہ خالی خالی پیٹ سے خروش چیخ

۷۔ من میں دست قدرت قدرت کا ہاتھ ندارم نہیں رکھتا ہوں بہیچ کسی چیز پر بسر پنجہ طاقت کے ساتھ دست قضا تقدیر کا ہاتھ مپیچ مت پھیر

۸۔ نکردند نہیں کیا انھوں نے در دست من میرے ہاتھ میں من میں خویشتن را اپنے آپ کو کنم کر لوں میں بختیار نصیب والا

۱۰۔ یکے ایک در خاک کیش کیش کے علاقے میں کیش ایران کا ایک جزیرہ نکو گفت خوب کہا ہمسر زشت خویش اپنی بدصورت بیوی

تشریح: (۱) اس علاقہ کے لوگ اکثر غریب اور مفلس تھے۔ تھوڑا بہت روپیہ پیسہ صرف اسی کے پاس تھا (۲) ایک عورت اپنے شوہر سے لڑ پڑی کیونکہ وہ رات کو خالی ہاتھ گھر گیا تھا (۳) کہنے لگی تیرے جیسا بدبخت شخص میں نے نہیں دیکھا تیرے پاس ہے ہی کیا سوائے آلۂ تناسل کے (۴) ہمسایوں سے مردمی سیکھ لے یعنی جیسے وہ کماتے ہیں تو بھی کما یہ کیا کہ آ گئے تو بھڑ کی طرح چمٹ گئے میں مفت کی رنڈی ہوں کہ جب دیکھی چمٹ گئے (۵) لوگوں کے پاس روپیہ پیسہ اور مال اسباب ہے تو ان جیسا خوش نصیب کیوں نہیں ہے (۶) یہ طعن و تشنیع سن کر وہ صاف دل شخص صرف آہ بھر کے رہ گیا کیونکہ خالی پیٹ سے اور کیا نکلے جیسے ڈھول سے صرف آواز ہی نکلتی ہے (۷) مقدر میرے قبضے میں نہیں ہے تو زبردستی تقدیر کو بدلنے کی کوشش نہ کر (۸) قدرت نے مجھے یہ اختیار نہیں دیا کہ میں اپنے آپ کو خوش نصیب بنالوں (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ تقدیر کے ساتھ صرف مصالحت ہی سے نپٹا جا سکتا ہے اس کی مخالفت کا کوئی فائدہ نہیں۔ (۱۰) جزیرہ کیش کے رہنے والے ایک درویش نے اپنی بدصورت بیوی سے یہ بات خوب کہی

۱ چو دستِ قضا زشت رویت نوشت — میندائے گلگونہ بر روئے زشت
جب تقدیر کے ہاتھ نے تجھے بد صورت لکھ دیا ہے — تو بد صورت چہرے پر پاؤڈر نہ مل

۲ کہ حاصل کند نیک بختی بزور — بسرمہ کہ بینا کند چشم کور
طاقت سے نیک بختی کون حاصل کر سکتا ہے — اندھی آنکھ کو سرمے سے کون بینا کر سکتا ہے

۳ نیاید نکو بختی از بدرگان — محالست دوزندگی از سگاں
بد ذاتوں سے نیک بختی نہیں حاصل ہو سکتی — کتوں سے سینے کا کام محال ہے

۴ ہمہ فیلسوفانِ یونان و روم — ندانند کرد انگبین از زقوم
یونان اور روم کے تمام فلسفی — تھوہر سے شہد نہیں بنا سکتے

۵ ز وحشی نیاید کہ مردم شود — بسعی اندرو تربیت گم شود
وحشی سے نہیں ہو سکتا کہ انسان بن جائے — کوشش کرنے سے اس میں تربیت ضائع ہو جائیگی

۶ تواں پاک کردن ز زنگ آئینہ — ولیکن نباشد ز سنگ آئینہ
آئینہ زنگ سے صاف کر سکتے ہیں — لیکن پتھر سے آئینہ نہیں بن سکتا

۷ بکوشش نروید گل از شاخ بید — نہ زنگی بگرمابہ گردد سفید
کوشش کے ساتھ بید کی شاخ سے پھول نہیں اگ سکتا — نہ ہی حبشی حمام میں سفید ہو سکتا ہے

۸ چو ردّ مے نگردد خدنگ قضا — سپر نیست مر بندہ را جز رضا
جب قضا کا تیر رد نہیں ہو سکتا — تو بندے کے لئے رضا کے سوا کوئی ڈھال نہیں ہے

۱۔ چو جب دستِ قضا تقدیر کا ہاتھ زشت بد رویت تجھکو بد صورت نوشت اس نے لکھا میندائے مت لیپ گلگونہ ابٹنا یا پاؤڈر روئے زشت بد صورت چہرہ

۲۔ کند کر سکتا ہے نیک بختی خوش نصیبی بینا دیکھنے والا سو انکھا کند کرے چشمِ کور اندھی آنکھ

۳۔ نیاید نہیں آتی نکو بختی خوش نصیبی بدگاں جمع بد ذات محالست ناممکن ہے دوزندگی سلائی سگاں جمع سگ کتے

۴۔ ہمہ تمام فیلسوفاں جمع فلسفی حکیم یونان یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک جہاں کے فلسفی مشہور ہیں روم ایک ملک موجودہ اٹلی ندانند کرد نہیں کرنا جانتے انگبیں شہد زقوم تھوہر

۵۔ وحشی جنگلی جانور نیاید نہ آوے مردم انسان شود ہو جاوے بسعی کوشش کے ساتھ اندرو اس میں تربیت پالنا

۶۔ تواں پاک کردن پاک کر سکتے ہیں ز زنگ زنگار سے آئینہ شیشہ نباشد نہیں ہو سکتا زسنگ پتھر سے

۷۔ نروید نہیں اگتا گل پھول بید ایک لکڑی جس کی چھال کرسیاں بننے کے کام آتی ہے زنگی حبشی بگرمابہ حمام میں گردد ہو جاوے

۸۔ چو جب ردمے نگردد رد نہ ہو سکے خدنگ قضا تقدیر کا تیر سپر ڈھال نیست نہیں ہے مر خاص جز قضا سوائے تقدیر کے

حکایت کرگس و زغن

گدھ اور چیل کی کہانی

۱۰ چنیں گفت پیش زغن کرگسے — کہ نہ بود زمن دوربیں تر کسے
چیل کے سامنے ایک گدھ نے یوں کہا — کہ مجھ سے زیادہ دور بیں کوئی نہیں ہو سکتا

۹۔ کرگس گدھ زغن چیل ۱۰۔ چنیں ایسے گفت کہا اس نے پیشِ زغن چیل کے سامنے کرگسے ایک گدھ نے نہ بود نہ ہووئے زمن مجھ سے دوربیں تر بہت دور دیکھنے والا کسے کوئی شخص

تشریح: (۱) یعنی جو مادر زاد بد صورت ہو وہ ہار سنگھار سے خوب صورت نہیں ہو سکتا (۲) خوش نصیبی طاقت سے حاصل نہیں ہو سکتی نہ ہی اندھا سرمہ ڈالنے سے سوانکھا ہو سکتا ہے (۳) جو شخص خاندانی بد ذات ہو اس سے شرافت محال ہے اور کتے پھاڑنے کا کام تو کر سکتے ہیں سینے کا نہیں (۴) یعنی بڑے سے بڑا فلسفی تھوہر سے شہد نہیں بنا سکتا (۵) اگر کسی جنگلی جانور کو انسان بنانے کی کوشش کی جائے تو کوشش اور وقت رائیگاں جائے گا (۶) اگر آئینے کو زنگ لگ جائے تو اسے کھرچ کر صاف کیا جا سکتا ہے لیکن پتھر کا آئینہ نہیں بن سکتا یعنی جس کی طبیعت میں صلاحیت نہ ہو اسے محنت اور تربیت سے باصلاحیت انسان نہیں بنایا جا سکتا (۷) درختِ بید کو گلاب نہیں لگائے جا سکتے نہ ہی حبشی نہا دھو کے گورا ہو سکتا ہے (۸) تقدیر کو چونکہ ٹلایا یا بدلا نہیں جا سکتا اس لئے مناسب ہے کہ اس سے موافقت کر لے (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جب تقدیر وارد ہوتی ہے تو اچھے بھلے بیناؤں بلکہ تیز بینوں کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں (۱۰) کسی گدھ نے ایک چیل کے سامنے دعویٰ کیا کہ میری نظر سب سے زیادہ دور بین ہے۔

Scanned by CamScanner

زغن گفت ازیں در نشاید گزشت چیل نے کہا اس در ماننے (دعوے) سے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے	۱	بیا تا چہ بینی در اطراف دشت آ کر تو جنگل کی طرفوں میں کیا دیکھتا ہے
شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ میں نے سنا کہ ایک دن کی راہ کے فاصلے سے	۲	بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ اس نے بلندی سے نیچے نظر ڈالی
چنیں گفت دیدم گرت باور ست یوں کہنے لگی کہ اگر تو یقین کرے تو میں نے دیکھا ہے	۳	کہ یک دانہ گندم بہاموں بر ست کہ گندم کا ایک دانہ جنگل میں پڑا ہے
زغن را نماند از تعجب شکیب چیل کو تعجب کی وجہ سے صبر نہ رہا	۴	ز بالا نہادند سر در نشیب دونوں نے اونچائی سے نیچان کی طرف سر کر لئے
چو کرگس بر دانہ آمد فراز گدھ جب دانے کے اوپر اتر چکے	۵	بر و بر بہ پیچید قیدے دراز تو اس پر ایک لمبا سا پھندا لپٹ گیا
ندانست ازاں دانہ خوردنش وہ نہ جان سکا کہ اس دانہ کھانے کی وجہ سے	۶	کہ دہر افگند دام در گردنش زمانہ اس کی گردن میں پھندا ڈال دے گا
نہ آبستن در بود ہر صدف ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں ہوتی	۷	نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف نہ ہی چالاک ہر بار نشانے پہ مار سکتا ہے
زغن گفت ازاں دانہ دیدن چہ سود چیل نے کہا اس دانہ دیکھنے کا کیا فائدہ	۸	چو بینائی دام خصمت نبود جب تجھے دشمن کے جال کی بینائی نہ تھی
شنیدم کہ مے گفت و گردن بہ بند میں نے سنا کہ وہ کہہ رہی تھی حالانکہ اسکی گردن قید میں تھی	۹	نہ باشد حذر با قدر سود مند تقدیر کے سامنے احتیاط فائدہ نہیں دیتا
اجل چوں بخونش بر آورد دست موت نے جب اس کے خون میں ہاتھ ڈالا	۱۰	قضا چشم باریک بینش بہ بست تو تقدیر نے اس کی باریک بین آنکھیں بند کر دیں

۱۔ زغن چیل گفت کہا ازیں اس سے در زاید نشاید گزشت نہیں گزرنا چاہیئے بیا آ تا تاکہ چہ کیا بینی تو دیکھتا ہے اطراف جمع طرف دشت جنگل

۲۔ شنیدم میں نے سنا یک روزہ راہ ایک دن کار استہ بکرد کی اس نے

۳۔ چنیں ایسے گفت کہا دیدم میں نے دیکھا گرت اگر تجھکو باور ست یقین ہے بہاموں جنگل میں بر زائد ست ہے

۴۔ زغن چیل نماند نہ رہا شکیب صبر ز بالا اوپر سے نہادند رکھا انھوں نے در نشیب نیچان میں یعنی زمین کی طرف

۵۔ چو جب کرگس گدھ آمد آئی فراز سامنے یا نزدیک بر وے اس پر بہ پیچید لپٹ گیا قیدے ایک پھندا دراز لمبا

۶۔ ندانست نہ جانا ازاں اس سے خوردنش اس کو کھانا۔ اپنے اس دانہ کھانے کی وجہ سے دہر زمانہ افگند ڈالتا ہے دام جال در گردنش اسکی گردن میں

۷۔ آبستن در موتی کی حاملہ بود ہووے ہر صدف ہر سیپ شاطر چالاک یا شطرنج کا کھلاڑی زند مارتا ہے ہدف نشانے

۸۔ زغن چیل گفت کہا ازاں دانہ دیدن اس دانہ دیکھنے سے چہ سود کیا فائدہ چو جب بینائی دام خصمت اپنے دشمن کے جال کو دیکھنے کی قوت نہ بود نہ تھی

۹۔ شنیدم میں نے سنا مے گفت کہتا تھا بہ بند قید میں نہ باشد نہ ہووے حذر احتیاط با قدر تقدیر کے ساتھ سودمند نفع مند

۱۰۔ اجل موت چوں جب بخونش اس کے خون میں بر آورد نکال لائی دست ہاتھ قضا تقدیر چشم باریک بینش اس کی باریک بین آنکھیں بہ بست باندھ دیں۔

تشریح: (۱) چیل نے کہا کہ دعویٰ کیا ہے تو اسے ثابت بھی کرنا پڑے گا بھلا بتلا تو سہی جنگل کی طرفوں میں تجھے کیا نظر آتا ہے (۲) اس وقت چیل اور گدھ ایک دن کی مسافت کی بلندی پر اڑ رہی تھیں گدھ نے نیچے کو دیکھا اور کہا (۳) کہ اگر تو یقین کرے تو مجھے زمین پہ گندم کا ایک دانہ نظر آ رہا ہے (۴) چیل یہ سن کر حیران ہوئی اور ایک دم دونوں نے زمین پر آنے کے لئے غوطہ لگایا (۵) گدھ دانے کے اوپر اتر رہی تھی کہ ایک لمبا سا پھندا اس کی گردن میں پڑ گیا (۶) اسے دانہ کھاتے ہوئے یہ معلوم نہ تھا کہ قدرت اس کی گردن میں پھندا ڈال دے گی (۷) ہر سیپ موتی نہیں بنا سکتی نہ ہی تیر انداز کا ہر تیر نشانے پہ بیٹھتا ہے (۸) چیل نے کہا اس دانہ کھانے سے کیا فائدہ جب تو دشمن کا جال نہ دیکھ سکی (۹) وہ جال میں پھنسی ہوئی کہہ رہی تھی کہ جب تقدیر آ جائے تو احتیاط اور پرہیز بے کار ہو جاتے ہیں (۱۰) چونکہ اس کی موت آ چکی تھی۔ اس لئے تقدیر نے اس کی تیز نظر والی آنکھیں باندھ دیں اور وہ دانہ کو دیکھ کر جال میں پھنس گئی جال کو نہ دیکھ سکی۔

Scanned by CamScanner

1 در آبے کہ پیدا نہ دارد کنار | غرورِ شناور نیاید بکار
جس پانی کا کنارہ ظاہر نہ ہو (اس میں) پیراک کا غرور کام نہیں آتا

حکایت
کہانی

2 چہ خوش گفت شاگرد منسوج باف | چو عنقا بر آورد و پیل و زراف
چکن دوز کے شاگرد نے کیا خوب کہا جب اس نے عنقا ہاتھی اور زرافہ بنایا

3 مرا صورتے بر نیاید ز دست | کہ نقشش معلم ز بالا نہ بست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی تصویر نہیں بنتی جس کا نقشہ استاد نے پہلے سے نہ بنا دیا ہو

4 گرت صورت حال بد یا نکوست | نگار یدۂ دست تقدیر اوست
اگر تیری صورتِ حال اچھی یا بری ہے اس کی تقدیر کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے

5 دریں نوعے از شرک پوشیدہ ہست | کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست
اس بات میں بھی ایک قسم کا شرک چھپا ہوا ہے کہ مجھے زید نے ستایا اور عمر نے زخمی کیا

6 گرت دیدہ بخشد خداوند امر | نہ بینی دگر صورت زید و عمرو
اگر حکم کا مالک تجھے آنکھیں عطا کرے پھر تجھے زید و عمرو کی صورت نظر نہ آئے

7 نہ پندارم ار بندہ دم درکشد | خدا ایش بر روزی قلم درکشد
میں نہیں سمجھتا کہ اگر بندہ چپ رہے تو خداوند تعالیٰ اسکی روزی پر قلم پھیرے

8 جہاں آفرینت کشایش دہاد | اگر وے بہ بندد نشاید کشاد
جہاں کا پیدا کرنے والا تجھے فراخی عطا کرے اگر وہ بند کر دے تو کھولا نہیں جا سکتا

حکایت
کہانی

۱۔ در آبے ایسے پانی میں پیدا ظاہر نہ دارد نہ رکھے کنارہ کنارہ شناور تیراک نیاید نہیں آتا بکار کام میں

۲۔ چہ کیا خوش گفت خوب کہا منسوج باف بنے ہوئے کپڑے پر کڑھائی کرنے والا عنقا ایک فرضی جانور بر آورد نکالا یعنی بنایا پیل ہاتھی زراف زرافہ اونٹ جیسی لمبی گردن گائے جیسے کھر اور گھوڑی جیسے جسم والا جانور

۳۔ مرا مجھکو صورتے کوئی تصویر بر نیاید نہیں بنتی ز دست ہاتھ سے نقشش اس کا نقشہ معلم استاد ز بالا اوپر سے یا پہلے سے نہ بست نہ باندھا ہو

۵۔ گرت اگر تیری بد بری نکوست اچھی نگار یدہ بنائی ہوئی دستِ تقدیر اوست اس کی تقدیر کے ہاتھ کی

۶۔ دریں اس میں نوعے ایک قسم شرک کسی مخلوق کو خدا کی ذات و صفات میں برابر کرنا۔ پوشیدہ چھپی ہوئی ہست ہے زیدم زید نے مجھکو بیازرد ستایا عمرم عمرو نے مجھ کو بخست زخمی کیا

۷۔ دیدہ آنکھ بخشد عطا کرے خداوند امر حکم کا مالک یعنی خدا نہ بینی نہ دیکھے تو دگر پھر صورت زید و عمرو زید و عمرو کی صورت زید و عمرو بطور مثال ہیں مراد مخلوق

۸۔ نہ پندارم میں نہیں سمجھتا ار اگر دم درکشد سانس اندر کھینچ لے یعنی چپ رہے خدا ایش خدا اسکی قلم درکشد قلم کھینچ دے یعنی روزی بند کر دے

۹۔ جہاں آفرینت جہاں کا پیدا کرنے والا تجھکو کشاید رزق کی فراخی دہاد دلوے وے وہ بہ بندد بند کر دے نشاید کشاد کھولا نہیں جا سکتا

تشریح: (۱) نا پیدا کنار پانی میں تیراک کی مہارت کام نہیں دیتی بالآخر تھک تھکا کے ڈوب جاتا ہے (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کا اختیار ایک خاص دائرے میں محدود ہے جسے تقدیر نے اس کیلئے کھینچ دیا ہے وہ لاکھ کوشش کرے اس دائرے میں سے باہر نہیں جا سکتا (۳) کسی چکن دوز استاد کے ذہین شاگرد نے عنقا ہاتھی اور زرافے کی تصویریں بناتے ہوئے عجیب بات کہی (۴) کہ میں صرف وہی تصویر بنا سکتا ہوں جس کا نقشہ استاد نے پہلے سے بنا دیا ہو یعنی اس کی طرف رہنمائی کر دی ہو گویا ہم وہی کچھ کر سکتے ہیں جس کا ہونا قدرت نے پہلے سے طے کر دیا ہو (۵) انسان کی صورتِ حال اچھی یا بری جیسی بھی ہے تقدیرِ خداوندی کی بنائی ہوئی ہے (۶) مصیبت یا تکلیف کو مخلوقِ خدا کی طرف منسوب کرنا بھی ایک قسم کا شرک ہے کیونکہ ہر تکلیف بلا خدا کی طرف سے آتی ہے اور اسی کی طرف منسوب کرنا چاہئے (۷) خداوند تعالیٰ جسے نظرِ معرفت عطا کر دیں اسے سب کچھ خدا ہی سے ہوتا نظر آتا ہے وہ مخلوق کی فاعلیت کا تصور بھی نہیں کر سکتا (۸) جو شخص رضا بقضا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مقدر روزی پھر بھی پہنچا کے رہتے ہیں گویا متوکل علی اللہ کو وہ بھوکا نہیں مارتے (۹) وسعتِ رزق کی دعا خدا ہی سے کرنی چاہئے کیونکہ روزی کا دروازہ اگر وہ ہی بند کر دے تو اسے کوئی نہیں کھول سکتا

(۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جس طرح اونٹ کی مہار انسان کے ہاتھ میں ہوتی ہے اسی طرح انسان کی مہار قدرت کے ہاتھ میں ہے وہ

Scanned by CamScanner

۱ شتر کرہ با ما درِ خویش گفت
اونٹ کے بچے نے اپنی ماں سے کہا
پس از رفتن آخر زمانے بخفت
چلنے کے بعد آخری ذرا تھوڑا سا سولے

۲ بگفت ار بدستِ منستے مہار
اس نے کہا اگر مہار میرے ہاتھ میں ہوتی
ندیدے کسم بارکش در قطار
تو کوئی شخص مجھے قطار میں بوجھ کھینچتے نہ دیکھتا

۳ قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد
تقدیر جہاں چاہتی ہے کشتی کو لے جاتی ہے
وگر ناخدا جامہ برخود درد
اگرچہ ناخدا جسم کے کپڑے پھاڑ ڈالے

۴ مکن سعدیا دیدہ بر دستِ کس
سعدیؔ کسی کے ہاتھ پہ آنکھیں نہ لگا
کہ بخشندہ پروردگار است و بس
کیونکہ دینے والا صرف خدا ہے

۵ اگر حق پرستی ز درہا بہ بست
اگر تو حق پرست ہے تو تجھے در بدر کی نسبت وہ بہتر ہے
کہ گر وے براند نخواند کست
جو اگر وہ دھتکار دیوے تو پھر تجھے کوئی نہ بلائے

۶ گر او نیک بخت کند سر برآر
اگر وہ تجھے نیک بخت کر دے تو سر بلند کر رہ
وگرنہ سرِ ناامیدی بخار
ورنہ ناامیدی کا سر کھجا

گفتار اندر اخلاص و برکت آں و ریا و آفت آں

عبادت اخلاص اور اسکی برکت ریاکاری اور اس کے نقصان کے بیان میں

۸ عبادت باخلاص نیت نکوست
عبادت خلوصِ نیت کے ساتھ بہتر ہے
وگرنہ چہ آید ز بے مغز پوست
ورنہ بے مغز چھلکے سے کیا ہوتا ہے

۹ چہ زنارِ مغ بر میانت چہ دلق
تیری کمر میں آتش پرست کا زنار اور گودڑی برابر
کہ در پوشی از بہر پندارِ خلق
ہے جو مخلوق کے اعتقاد کے واسطے پہنے

۱۰ مکن گفتمت مردی خویش فاش
میں نے تجھے کہا اپنی بزرگی ظاہر نہ کر
چو مردی نمودی مخنث مباش
جب جرأت کر لی تو پھر ہیجڑا نہ بن

۱۔ شتر کرہ اونٹ کا بچہ مادرِ خویش اپنی ماں گفت کہا پس از رفتن چلنے کے بعد زمانے تھوڑی دیر بخفت سو جا ماضی بمعنی امر بضرورتِ شعری

۲۔ بگفت اس نے کہا ار اگر بدستِ منستے میرے ہاتھ میں ہوتی ندیدے نہ دیکھتا کسم کوئی شخص مجھکو بارکش بوجھ کھینچنے والی

۳۔ قضا تقدیر آنجا کہ جہاں کہ خواہد چاہتی ہے برد لے جاتی ہے دگر اگرچہ ناخدا اصل ناؤ خدا یعنی کشتیاں جامہ کپڑا برخود اپنے اوپر بردرد پھاڑ ڈالے

۴۔ مکن مت کر سعدیا اے سعدیؔ دیدہ آنکھ بردستِ کس کسی کے ہاتھ پہ بخشندہ بخشنے والا پروردگار خدا ست ہے بس صرف

۵۔ حق پرستی حق کو پوجنے والا ہے ز درہا بہت سے دروازوں سے بست کافی ہے تجھکو گر وے اگر وہ براند ہانک دیوے نخواند نہ بلاوے کست کوئی تجھ کو

۶۔ او وہ کند کرے سر برآر سر اونچا کر سرِ ناامیدی مایوسی کا سر بخار کھجا

۷۔ گفتار کہاوت اخلاص نیک نیتی ریا دکھاوا آفتِ آں اس کی آفت

۸۔ عبادت بندگی باخلاص نیت نیت کے خلوص کے ساتھ نکوست اچھی ہے چہ کیا آید آئے بے مغز و پوست بغیر گری کا چھلکا

۹۔ چہ کیا زنار جنیو زنارِ مغ آتش پرست کا جنیو ایک دھاگہ جو بغل میں ڈالتے ہیں بر میانت تیری کمر پہ دلق گودڑی در پوشی پہنے تو از بہر واسطے پندار خلق مخلوق کا اعتقاد ۱۰۔ مکن مت کر گفتمت میں نے تجھکو کہا مردی خویش اپنی مردی اپنی بزرگی فاش ظاہر مردی بہادری نمودی دکھائی تو نے مخنث ہیجڑا مباش مت ہو

تشریح: (۱) اونٹ کا لوٹا جو اونٹنی کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا اپنی ماں سے کہنے لگا امی بہت سفر کر لیا اب تو ذرا سا آرام کر لو (۲) اس نے کہا بیٹا میری مہار میرے ہاتھ میں نہیں اس لئے میں اپنی مرضی سے نہیں ٹھہر سکتی میں اگر خود مختار ہوتی تو بوجھ کبھی نہ کھینچتی یعنی ہر شخص تقدیر کے ہاتھ میں قیدی ہے، اپنی حسب منشا خلاف تقدیر کچھ نہیں کر سکتا (۳) کشتی وہیں جا کر لگتی ہے جہاں تقدیر چاہتی ہے ملاح کی ناراضگی یا برہمی اس پہ اثر انداز نہیں ہو سکتی (۴) شیخ فرماتے ہیں کہ پھر کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہر چیز کا عطا فرمانے والا صرف اور صرف خدا ہے (۵) حق پرست کے لئے صرف خدا کا دروازہ کافی ہے کیونکہ اگر وہ کسی کو دھتکار دے تو اس کو کہیں بھی بار نہیں ملتا (۶) اگر خداوند تعالیٰ کسی کو خوش نصیبی عطا کر دیں تو اس کے لئے باعثِ فخر ہے ورنہ نامرادی تو مقدر ہے ہی (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بے اخلاص عبادت اور زنار پوشی میں کوئی فرق نہیں بغیر اخلاص کے عبادت گویا بے مغز چھلکا ہے (۸) عبادت نیک نیتی اور خلوص سے کرنی چاہیئے ریاکاری کی عبادت ایسی ہے جیسے بے مغز چھلکا ہو (۹) اگر بزرگانہ لباس اس لئے پہنا جاتے کہ لوگ عقیدت کا اظہار کریں گے تو اس میں اور آتش پرست کے زنار میں کوئی فرق نہیں (۱۰) اپنی بزرگی اور کرامتیں ظاہر نہیں کرنی چاہئیں اگر کوئی کم حوصلہ کر گزرے تو پھر اپنی بزرگی کو عمل اور کردار سے ثابت کرے ورنہ ہیجڑوں جیسی بات ہوگی کہ اندر تو زنانہ ہے مگر اعضا زنانے نہیں یا اس کے برعکس۔

۱ باندازهٔ بود باید نمود ، خجالت نبرد آنکہ بنمود و بود
ہستی کے مطابق نمایش ہونی چاہیئے ، اس کو شرمندگی نہ ہوئی جس نے نمائش کی اور حقیقت بھی موجود تھی

۲ کہ چوں عاریت برکشند از سرش ، بماند کہن جامۂ در برش
کیونکہ جب مانگا ہوا لباس اسکے سر سے اتار لیں گے ، تو پرانا کپڑا ہی اس کے جسم پر رہ جائے گا

۳ اگر کوتہ ای پائے چوبیں مبند ، کہ در چشم طفلاں نمائی بلند
اگر تو پست قد ہے تو لکڑی کے پاؤں نہ لگا ، تاکہ بچوں کی نظر میں تو بڑا نظر آئے

۴ وگر نقرہ اندودہ باشد نحاس ، تواں خرج کردن بر ناشناس
اور اگر تانبے پر چاندی کا ملمع کیا ہوا ہو ، تو پہچان نہ کر سکنے والے کے پاس چلا سکتے ہیں

۵ منہ جانِ من آب زر بر پشیز ، کہ صراف دانا نگیرد بہ چیز
جانِ من پیسے کو سونے کی آب نہ دے ، کیونکہ سمجھدار صراف اسے کسی چیز کے بدلے نہیں لیگا

۶ زر اندودگاں را باتش برند ، پدید آید آنگہ کہ مس با زر اند
سونے کے ملمع والوں کو آگ میں لے جائیں گے ، اس وقت ظاہر ہوگا کہ پیتل ہیں یا سونا

حکایت
کہانی

۸ ندانی کہ بابائے کوہی چہ گفت ، بمردے کہ ناموس را شب نخفت
تو نہیں جانتا کہ پہاڑی بابا نے کیا کہا تھا ، اس شخص کو جس نے شہرت کیلئے شب بیداری کی

۹ برو جانِ بابا باخلاص پیچ ، کہ نتوانی از خلق بربست ہیچ
جانِ بابا جا اخلاص میں کوشش کر ، کیونکہ مخلوق سے تو کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا

۱۰ کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند ، ہنوز از تو نقش برون دیدہ اند
جن لوگوں نے تیرا فعل پسند کیا ہے ، ابھی تیرے ظاہری نقش دیکھے ہیں

۱۔ باندازۂ بود ہونے کے اندازے کے مطابق یعنی جتنی حقیقت ہو باید نمود دکھانا چاہیئے خجالت شرمندگی نبرد نہ لے گیا آنکہ جس نے کہ بنمود دکھایا بود تھا

۲۔ چوں جب عاریت مانگا ہوا لباس برکشند اتار لیں گے از سرش اس کے سر سے بماند رہ جائے گا کہن جامہ پرانا کپڑا در برش اس کی بغل میں یا اس کے جسم پر

۳۔ کوتہ اگر تو چھوٹے قد والا ہے پائے چوبیں لکڑی کے پاؤں مبند مت باندھ چشم طفلاں بچوں کی آنکھ نمائی دکھائی دیوے تو

۴۔ نقرہ چاندی اندودہ باشد لیپا ہوا ہو نحاس تانبہ تواں خرج کردن خرچ کر سکتے ہیں ناشناس نہ پہچاننے والا

۵۔ منہ مت رکھ جانِ من میری جان آب زر سونے کا پانی پشیز پیسے صراف دانا سمجھدار سنار نگیرد نہیں لیوے گا بہ چیز کسی چیز کے بدلے

۶۔ زر اندودگاں سونا چڑھے ہوئے باتش آگ میں برند لے جائیں گے پدید آید ظاہر ہو جائے گا آنگہ اس وقت مس پیتل زر سونا اند ہیں

۸۔ ندانی تو نہیں جانتا بابائے کوہی پہاڑی بابا چہ گفت کیا کہا بمردے کہ ایسے مرد کو جو کہ ناموس را شہرت کیلئے شب رات کو نخفت نہ سویا ۹۔ برو جا جانِ بابا بابا کی جان باخلاص اخلاص میں پیچ لپٹ یعنی کوشش کر نتوانی بربست کے ساتھ لگ کر نہیں باندھ سکے گا یعنی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا از خلق مخلوق سے ہیچ کچھ ۱۰۔ کسانیکہ جو لوگ کہ فعلت تیرا کام پسندیدہ پسند کیا ہے ہنوز ابھی از تو تجھ سے نقش برون باہر کے نقش

تشریح: (۱) یعنی جو وصف جس حد تک حاصل ہو اتنا ہی اس کا اظہار کرنا چاہیئے ورنہ شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے جو بالہنر اپنے حقیقی ہنر کی نمائش کرے وہ شرمندہ نہیں ہوتا (۲) جھوٹی شہرت بھی مانگے لباس کی طرح ہے جب مالک اپنا لباس اتار لے گا تو نیچے سے پھٹا پرانا لباس نکل آئے گا یا بالکل ننگا ہو جائے گا (۳) لکڑی کے پاؤں باندھ لینے سے حقیقت میں قد لمبا نہیں ہو جاتا اس لئے یہ نوٹنکی والا کام نہیں کرنا چاہیئے یعنی غیر موجود وصفت کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے (۴) جاہل آدمی اگر عالمانہ لباس پہن لے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے تانبے پر چاندی کا ملمع، اس سے ناواقف تو دھوکا کھا سکتا ہے واقف کار نہیں (۵) پیسے پر سونے کا ملمع کرنا بیکار ہے کیونکہ تجربہ کار سنار اسے فوراً پہچان لے گا (۶) جس طرح ملمع کی چیز کو آگ میں ڈال کر کھری کھوٹی دیکھتے ہیں اسی طرح جس کا باطن ظاہر کے موافق نہیں ہوگا۔ اسے بھی جہنم میں جلنا پڑے گا (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ مکر و ریا کی عبادت کسی کام نہیں آتی بلکہ وبالِ جان بن جاتی ہے (۸) کوئی شخص ساری رات تہجد پڑھتا رہا تاکہ لوگ اسے شب زندہ دار سمجھ لیں اس کے متعلق پہاڑی بابا نے خوب کہا (۹) کہ میری جان ہو سکے تو اخلاص کی کوشش کر یعنی خدا کی رضا کیلئے نماز پڑھ ورنہ مخلوق کی خوشنودی تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں دے گی (۱۰) جو لوگ تیرے عمل کی تحسین کرتے ہیں انہوں نے صرف تیرا ظاہر دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

۱ چہ قدر آورد بندۂ حور ویس
حور جیسا غلام کیا قیمت پا سکتا ہے
کہ زیر قبا دارد اندام پیس
جو کہ قبا کے نیچے برص والا جسم رکھتا ہو

۲ نشاید بدستاں شدن در بہشت
مکر کے ساتھ بہشت میں نہیں جا سکتے
کہ بازت رود چادر از روئے زشت
کیونکہ تیرے بدصورت چہرے سے چادر الٹ جائے گی

حکایت طفل روزہ دار[۳]

روزہ دار بچے کی حکایت

۴ شنیدم کہ نابالغے روزہ داشت
میں نے سنا کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا
بصد محنت آورد روزے بچاشت
سو مشقت سے دن کو چاشت تک لایا

۵ زکتابش آں روز سابق ببرد
اس دن مانیٹر اسے مکتب سے لے گیا
بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
چھوٹے بچے کی عبادت اسے بڑی معلوم ہوئی

۶ پدر دیدہ بوسید و مادر سرش
باپ نے اس کی آنکھیں چومیں اور ماں نے سر
فشاندند بادام و زر بر سرش
بادام اور پیسے اس کے سر پر نچھاور کئے

۷ چو بروے گذر کرد یک نیمہ روز
جب اس پر آدھا دن گزر گیا
فتاد اندرو ز آتش معدہ سوز
معدے کی آگ سے اس کے اندر سوزش پڑ گئی

۸ بدل گفت اگر لقمہ چندے خورم
دل میں کہا کہ اگر چند لقمے کھا لوں
چہ داند پدر غیب یا مادرم
تو باپ یا ماں کیا غیب جانیں گے

۹ چو روئے پسر در پدر بود و قوم
جب بیٹے کا رخ باپ اور قوم کی طرف تھا
نہاں خورد و پیدا بسر برد صوم
تو پوشیدہ کھا لیا اور بظاہر روزہ پورا کر لیا

۱۰ کہ داند چو در بند حق نیستی
جب تو حق تعالیٰ کی فکر میں نہیں ہے تو کون جانے
اگر بے وضو در نماز ایستی
خواہ بے وضو نماز میں کھڑا ہے

۱۔ چہ کیا قدر آورد قیمت پاوے بندۂ حور دلیس حور جیسا غلام زیر قبا اچکن کے نیچے دارد رکھے اندام جسم پیس برص والا جسم ۲۔ نشاید شدن کے ساتھ لگ کر نہیں جا سکتے بدستاں مکر سے بازت رود اتر جائے گی ت از روئے کے ساتھ لگ کر تیرے چہرے سے زشت برا ۳۔ طفل بچہ روزہ دار روزے والا ۴۔ شنیدم میں نے سنا نابالغے ایک نابالغ روزہ داشت روزہ رکھا بصد محنت سو مشقت سے آورد لایا بچاشت چاشت کے وقت تک ۵۔ زکتابش مکتب سے اسکو آں روز اس دن سابق خلیفہ یا جماعت کا مانیٹر ببرد لے گیا بزرگ آمدش بڑی لگی اس کو طاعت عبادت طفل خرد چھوٹا بچہ ۶۔ پدر باپ دیدہ آنکھ بوسید چومیں مادر ماں سرش اس کا سر فشاندند بکھیرے زر سونا یا پیسہ بر سرش اس کے سر پر ۷۔ چو جب بروے اس پر گذر کرد گیا یک نیمہ روز ایک آدھا دن فتاد پڑ گئی اندرو اس کے اندر ز آتش معدہ معدے کی آگ سے سوز جلنے ۸۔ بدل گفت دل میں کہا چندے تھوڑے سے خورم کھالوں میں چہ داند کیا جانے پدر باپ غیب چھپی بات مادرم میری ماں ۹۔ چو جب روئے پسر بیٹے کا چہرہ در پدر باپ میں یا باپ کی طرف بود تھا نہاں خورد پوشیدہ طور کھا لیا پیدا ظاہر بسر برد آخر کو لے گیا صوم روزہ ۱۰۔ کہ داند کون جانے چو کہ جب در بند حق حق تعالیٰ کی فکر میں نیستی نہیں ہے ایستی کھڑا ہے تو

تشریح: (۱) جس غلام کا جسم کوڑھی ہو اس کے چہرے کی خوبصورتی کوئی قیمت نہیں پا سکتی (۲) بہشت ایسی منزل نہیں جہاں مکر و حیلہ سے رسائی ہو سکے کیونکہ لطیف و خبیر خدا منافقت کا پردہ چاک کر دے گا (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو عبادت لوگوں کے دکھاوے کے لئے کی جائے اس کا عذاب تو مل سکتا ہے ثواب نہیں (۴) کسی بچے نے روزہ رکھا اور مشکل سے چاشت تک نبھا سکا (۵) مانیٹر نے اسے چھٹی دلا کر گھر بھیج دیا تاکہ اسے روزہ نہ لگے۔ کیونکہ اسے چھوٹے سے بچے کا روزہ ایک اچھا معلوم ہوا (۶) باپ نے محبت اور اس کی دلداری کے لئے سر منہ چوما اور اس پہ بادام اور پیسے نچھاور کئے (۷) دوپہر کو جب کھانے کا وقت آیا تو اس کے معدے کی اشتہا تیز ہو گئی اور بھوک ستانے لگی (۸) اس نے دل میں کہا کہ ماں باپ کوئی عالم الغیب تو ہیں نہیں نظر بچا کے کچھ کھا پی لیتے ہیں (۹) چونکہ بچہ صرف ماں باپ سے ڈرتا ہے اس لئے اس نے ان کے سامنے روزے کو نبھایا چھپ کر کھا پی لیا (۱۰) جو شخص مخلوق کے دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے وہ اگر بے وضو بھی پڑھتا ہے تو کسی کو کیا پتہ چلے اور خدا کا خوف اسے ہے نہیں جو عالم الغیب ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ پس ایں پیر زاں طفل ناداں تر ست
پس یہ بڈھا اس بچے سے زیادہ نادان ہے
کہ از بہر مردم بطاعت درست
جو لوگوں کے واسطے عبادت میں لگا ہے

۲ کلید در دوزخ ست آں نماز
وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی چابی ہے
کہ در چشم مردم گزاری دراز
جسے تو لوگوں کی نظر میں لمبی پڑھے

۳ اگر جز بحق مے رود جادہ ات
اگر تیرا راستہ حق کے سوا جاتا ہے
در آتش فشانند سجادہ ات
تو تیرے مصلے کو آگ میں جھونک دیں گے

۴ نکو سیرت بے تکلف برون
وہ نیک سیرت جس کا ظاہر بے بناوٹ ہو
بہ از پارسائے خراب اندرون
اس پارسا سے بہتر ہے جس کا باطن خراب ہو

۵ بہ نزدیک من شب رو راہ زن
میرے نزدیک وہ ڈاکہ مارنے والا چور
بہ از فاسق پارسا پیرہن
اس فاسق سے بہتر ہے جس نے پرہیزگاروں کا لباس پہنا ہوا ہے

۶ یکے بر در خلق رنج آزمائے
ایک شخص مخلوق کے در پر رنج اٹھانے والا ہے
چہ مزدش دہد در قیامت خدا
اسے خداوند تعالیٰ قیامت میں کیا مزدوری دیں گے

۷ ز عمرو اے پسر چشم اجرت مدار
اے لڑکے عمرو سے مزدوری کی امید نہ رکھ
چو در خانۂ زید باشی بکار
جب تو زید کے گھر کام میں لگا ہوا ہے

۸ نگویم تواند رسیدن بدوست
میں نہیں کہتا کہ دوست تک پہنچ سکتا ہے
دریں رہ جز آں کس کہ درویش اوست
اس راہ میں سوائے اس شخص کے جو اس کا درویش ہے

۹ رہ راست رو تا بمنزل رسی
سیدھی راہ چل تاکہ منزل پر پہنچ سکے
تو بر رہ نۂ زیں قبل واپسی
تو راستے پر نہیں ہے اسی وجہ سے پیچھے ہے

۱۰ چوں گاوے کہ عصار چشمش ببست
اس بیل کی طرح جس کی آنکھیں تیلی نے باندھ رکھی ہیں
دواں تا بہ شب شب ہماں جا کہ ہست
رات تک چل رہا ہے رات کو بھی وہیں ہے جہاں کہ تھا

۱۔ پس پھر ایں پیر یہ بوڑھا زاں طفل اس بچے سے ناداں تر زیادہ جاہل ست ہے از بہر مردم لوگوں کے واسطے بطاعت عبادت میں

۲۔ کلید چابی در دوزخ دوزخ کا دروازہ ست ہے آں نماز وہ نماز چشم مردم لوگوں کی آنکھ گزاری ادا کرے تو دراز لمبی

۳۔ جز بحق حق تعالیٰ کے سوا مے رود جاتا ہے جادہ ات تیرا راستہ در آتش آگ میں فشانند ڈال دیں گے سجادہ ات تیرا مصلیٰ

۴۔ نکو سیرت خوش کردار بے تکلف بغیر بناوٹ کے برون ظاہر بہ بہتر پارسائے خراب اندرون گندے باطن والا پرہیزگار

۵۔ بہ نزدیک من میرے نزدیک شب رو رات کو چلنے والا یعنی چور راہ زن راستہ مارنے والا یعنی ڈاکو بہ بہتر فاسق پارسا پیرہن پرہیزگاروں کے کپڑوں والا فاسق گنہ گار

۶۔ یکے ایک بر در خلق مخلوق کے دروازے پر رنج آزما تکلیف اٹھانے والا چہ کیا مزدش مزدوری اس کو دہد دیوے گا قیامت دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن

۷۔ عمرو ایک مثالی نام اس کی عین پہ زبر پڑھی جاتی ہے پسر لڑکا در خانۂ زید زید کے گھر میں باشی ہووے تو بکار کام میں

۸۔ نگویم میں نہیں کہتا تواند رسیدن پہنچ سکتے ہیں بدوست دوست تک دریں راہ اس راستہ میں جز آں کس سوائے اس شخص کے کہ جو کہ درویش اوست اس کا فقیر ہے ۹۔ رہ راست سیدھی راہ رو چل تا تاکہ رسی پہنچے بر رہ راستے پر نۂ نہیں ہے تو زیں قبل اس وجہ سے واپسی پیچھے ہے تو ۱۰۔ چوں گاوے مثل بیل کی عصار نچوڑنے والا یعنی تیلی چشمش اس کی آنکھ ببست باندھ دی دواں دوڑ رہا ہے تا بہ شب رات تک ہماں جا اسی جگہ کہ ہست جہاں کہ تھا

تشریح: (۱) جو عمر رسیدہ شخص ریاکاری کی عبادت کرے وہ اس روزہ دار بچے سے بھی زیادہ ناداں ہے کیونکہ وہ اگر خدا کی بجائے ماں باپ سے ڈرتا تھا تو اس لئے کہ وہ خدا کی ذات سے پوری طرح واقف نہ تھا مگر یہ بوڑھا ہو کر بھی مخلوق سے خائف اور خدا سے بے خوف ہے تو اس سے زیادہ ناداں نہیں تو کیا ہے (۲) جو نماز دکھاوے کے لئے لمبی پڑھی جائے وہ جنت کی بجائے جہنم میں لے جائے گی۔ کیونکہ خدا کی رضا اس میں مقصود ہی نہیں (۳) جس مصلے پہ خدا کی بجائے کسی اور کی خوشنودی کے لئے عبادت کی جائے وہ جہنم کا ایندھن بنے گا (۴) جو نیک سیرت آدمی اپنی بزرگی نہیں جتلاتا وہ اس ظاہر دار پارسا سے کہیں بہتر ہے جس کا باطن گندا اور گنہ گار رہے (۵) جو شخص پرہیزگاری کے لباس میں فسق و فجور کرتا ہے وہ کھلم کھلا ڈاکو سے زیادہ خطرناک ہے اور مجرم ہے کیونکہ کھلا ڈاکو تو لوگوں کا مال لوٹتا ہے یہ پرہیزگاران کے دین و ایمان کے درپے ہیں (۶) جو مخلوق کے دکھاوے کے لئے عبادت کرتا ہے اسے خدا سے مزدوری کی امید نہ رکھنی چاہیئے (۷) جس کی مزدوری کی جائے اسی سے اجرت کا مطالبہ ہوتا ہے جب خدا کے واسطے کیا ہی کچھ نہیں تو پھر اس سے مزدوری کی توقع عبث ہے (۸) خدا کو وہی شخص پا سکے گا جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کا ملنگ ہو جائے (۹) منزل حق تک وہی پہنچے گا جو صراط مستقیم پر چلے بجز اگر

(۱) کسے گر بتابد ز محراب روئے — بکفرش گواہی دہند اہل کوئے

کوئی شخص اگر محراب سے چہرہ پھیرے — اہل محلہ اس کے کفر کی گواہی دیں گے

(۲) تو ہم پشت بر قبلہ در نماز — گرت در خدا نیست روئے نیاز

تو بھی نماز میں قبلے کی طرف پشت کئے ہوئے ہے — اگر تیری نیازمندی کا چہرہ خدا کی طرف نہیں ہے

۳ درختیکہ بیخش بود برقرار — بپرور کہ روزے دہد میوہ باز

جس درخت کی جڑیں برقرار ہوں — اس کی پرورش کر کہ ایک دن پھر پھل دیوے گا

۴ گرت بیخ اخلاص در بوم نیست — ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست

اگر تیرے اخلاص کی جڑ زمین میں نہیں ہے — تو کوئی شخص تیری طرح اس پھل سے محروم نہیں ہے

۵ ہر آنکہ افگند تخم بر روئے سنگ — جوئے وقت دخلش نیاید بدست

جو شخص پتھر کے اوپر بیج پھینک دے — پیداوار کے وقت اسے ایک جو بھی حاصل نہیں ہوگا

۶ منہ آب روئے ریا را محل — کہ ایں آب در زیر دارد وحل

ریا کی آبرو کو مقام نہ دے — کیونکہ اس پانی کے نیچے کیچڑ ہے

۷ چو در خفیہ بد باشم و خاکسار — چہ سود آب ناموس بر روئے کار

جب میں باطن میں برا اور ذلیل ہوں — تو ظاہرداری پر عزت کی آب کا کیا فائدہ

۸ بروی و ریا خرقہ سہلست دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت

ریاکاری کے ساتھ گودڑی سی لینا خوب ہے — اگر اسے تو خدا کے ہاتھ فروخت کر سکے

۹ چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست — نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

لوگ کیا جانیں کہ لباس میں کون ہے — لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے

۱۰ چہ وزن آورد جائے انبان باد — کہ میزان عدلست و دیوان داد

ہوا کا مشکیزہ وہاں کیا وزن رکھے گا — جہاں عدل کی ترازو اور انصاف کا دفتر ہے

۱۔ کسے کوئی شخص بتابد پھیرے روئے چہرہ بکفرش اس کے کفر کی دہند دیویں گے اہل کوئے محلے والے

۲۔ ہم بھی پشت بر قبلہ قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے ہے تو گرت اگر تیرا نیست نہیں ہے روئے نیاز نیازمندی کا چہرہ

۳۔ درختیکہ جو درخت کہ بیخش اس کی جڑ بود ہو برقرار قائم بپرور پال روزے ایک دن دہد دیوے گا باز پھر

۴۔ گرت اگر تیرا بیخ اخلاص کے ساتھ اگر تیرے اخلاص کی جڑ بوم زمین نیست نہیں ہے ازیں بر اس پھل سے چوں تو تیری طرح کسے کوئی شخص

۵۔ ہر آنکہ جو شخص کہ افگند ڈالے تخم بیج بر روئے سنگ پتھر کے اوپر جوئے ایک جو وقت دخلش آمدن کے وقت نیاید نہ آوے بدست ہاتھ میں

۶۔ منہ مت رکھ آب روئے عزت ریا دکھاوا محل مرتبہ ایں یہ آب پانی در زیر نیچے دارد رکھتا ہے وحل کیچڑ

۷۔ چو جب خفیہ پوشیدہ بد برا باشم ہوں میں خاکسار ذلیل چہ کیا سود فائدہ آب ناموس عزت کا ملمع بر روئے کار کام کے چہرے پر یعنی ظاہر پر

۸۔ بروی و ریا لحاظ اور دکھاوے کے ساتھ خرقہ گودڑی سہلست آسان ہے دوخت سینا گرش اگر اس کو توانی فروخت تو بیچ سکتا ہے

۹۔ چہ دانند کیا جانیں مردم لوگ در جامہ کپڑے میں کیست کون ہے نویسندہ لکھنے والا داند جانتا ہے در نامہ خط میں چیست کیا ہے ۱۰۔ چہ کیا آورد لاوے جائیکہ جس جگہ کہ انبان باد ہوا بھرا تھیلا میزان عدلست عدل کی ترازو ہے دیوان داد انصاف کا دفتر

تشریح: (۱) کوئی شخص محراب کی طرف پشت کر کے نماز پڑھنے لگے تو ہر کوئی اسے کافر سمجھے گا (۲) جب تیرے خیالات نماز میں منتشر رہتے ہیں اور خدا کی طرف سے بے دھیان ہوتا ہے تو گویا تو بھی قبلے کی طرف پشت کئے ہوئے ہے (۳) خزاں میں درختوں کے پتے اگرچہ جھڑ جاتے ہیں لیکن جڑ قائم ہو تو بہار میں پھر ہرے سبز اور بارآور ہو جاتے ہیں اسی طرح جس کی عبادت خلوص اور للٰہیت پر مبنی ہو وہ اگرچہ دنیا میں بے رونق ہو لیکن روز قیامت اسے اجر عظیم حاصل ہوگا (۴) جس کی عبادت میں خلوص نہ ہو وہ محروم القسمت ہے کیونکہ قیامت کو وہ محض بے وزن ثابت ہوگی (۵) جس طرح پتھریلی زمین کے اوپر بیج بکھیرنے والا کوئی پیداوار حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح ریاکار کوئی ثواب اور اجر نہیں پائے گا (۶) ریاکاری کی عزت بے اعتبار ہے کیونکہ جب پردہ چاک ہوگا تو سراسر ذلت ہوگی جیسے دلدل کے اوپر چلنے والا غرق ہو جاتا ہے (۷) جب باطن گنہگار ہے تو ظاہر کی وضع داری اور نام کی پرہیزگاری بے فائدہ ہے (۸) ریاکاری کی گودڑی اگر خدا کے ہاں قبول ہو جائے تو کارآمد ہے مگر یہ معلوم ہے کہ خدا کے ہاں ریاکاری بالکل مردود ہے۔ (۹) سادھ کے بھیس میں اگر چور ہو تو خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جیسے ملفوف خط کا مضمون صرف لکھنے والا ہی جانتا ہے دوسرے بے خبر ہوتے ہیں اس لئے لوگوں کی قدردانی اور عقیدتمندی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیا پتہ اس نے بناوٹی بہروپ بھر رکھا ہو (۱۰) خدا کے محکمۂ محاسبی میں مکر و ریا کی عبادت کوئی وزن نہیں پا سکتی کیونکہ اس کی میزان عدل پر اور دفتر انصاف پر قائم ہے

۱ مرائی کہ چنداں ورع مے نمود — بدیدند ہیچش در انباں نہ بود
جو ریا کار اتنی پرہیزگاری جتلاتا تھا — دیکھا تو اس کے مشکیزے میں کچھ نہ تھا

۲ کنند ابرہ پاکیزہ تر ز استر — کہ آں در حجاب ست و ایں در نظر
ابرہ استر کی بہ نسبت اچھا بناتے ہیں — کیونکہ وہ پردے میں ہے اور یہ نظر میں

۳ بزرگاں فراغ از نظر داشتند — ازاں پرنیاں آستر داشتند
بزرگ لوگ دکھاوے سے بے نیاز ہوتے ہیں — اسی وجہ سے ریشم کا استر رکھتے ہیں

۴ ور آوازہ خواہی در اقلیم فاش — بروں حلہ کن گو دروں حشو باش
اگر تو دنیا میں کھلی شہرت چاہتا ہے — باہر ریشم رکھ اندر اگرچہ بھرتی ہو

۵ ببازی نگفت ایں سخن بایزید — کہ از منکر ایمن ترم از مرید
حضرت بایزیدؒ نے یہ بات بطور مذاق نہیں کی — کہ مرید کے مقابلہ میں میں منکر سے زیادہ بے خوف ہوں

۶ کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند — سراسر گدایانِ ایں درگہ اند
جو لوگ بادشاہ اور شہنشاہ ہیں — اس درگاہ کے سراسر فقیر ہیں

۷ طمع در گدا مردِ معنیٰ نہ بست — نشاید گرفتن در افتادہ دست
حقیقت شناس آدمی فقیر میں طمع نہیں کرتا — گرے ہوئے کا سہارا نہیں لینا چاہیئے

۸ ہماں بہ گر آبستن جوہری — کہ ہمچو صدف سر بخود در بری
اگر تو موتیوں سے بھرا ہوا ہے — تو یہی بہتر ہے کہ سیپ کیطرح سر جھکا لے

۹ چو روئے پرستیدنت در خدا ست — اگر جبرئیلت نہ بیند رواست
جب تیری عبادت کا رخ خدا کی طرف ہے — تو اگر جبرئیل بھی تجھے نہ دیکھے تو مناسب ہے

۱۰ ترا پندِ سعدی بس ست اے پسر — اگر گوش گیری چو پندِ پدر
اے لڑکے تجھے سعدیؒ کی نصیحت کافی ہے — اگر باپ کی نصیحت کیطرح تو دھیان سے سنے

۱۔ مرائی کہ جو ریا کار کہ چنداں اتنی ورع پرہیزگاری مے نمود دکھلاتا تھا بدیدند انھوں نے دیکھا ہیچش کچھ بھی اس کے در انباں تھیلے میں نہ بود نہ تھا

۲۔ کنند کرتے ہیں ابرہ لحاف کا اوپر والا کپڑا پاکیزہ تر زیادہ اچھا استر لحاف کا اندرونی کپڑا آں وہ حجاب پردہ ایں یہ در نظر نظروں میں

۳۔ بزرگان جمع فراغ خالی ہونا داشتند رکھتے ہیں ازآں اسی وجہ سے پرنیاں ایک قسم کا ریشم استر اندرونی کپڑا

۴۔ ور اگر آوازہ شہرت خواہی چاہتا ہے تو در اقلیم ملک میں فاش ظاہر بروں باہر دروں اندر حشو بھرتی باش ہووے

۵۔ ببازی کھیل یا مذاق سے نگفت نہیں کہا ایں سخن یہ بات بایزید ایک مشہور صوفی بزرگ جن کی نسبت بسطامی ہے منکر برائی ایمن تر زیادہ بے خوف تم ہوں میں مرید ارادتمند

۶۔ کسانیکہ جو لوگ کہ سلطان بادشاہ اند ہیں وہ سراسر بالکل گدایانِ ایں درگہ اس درگاہ کے فقیر اند ہیں

۷۔ طمع لالچ گدا فقیر مردِ معنیٰ حقیقت تک رسائی والا آدمی نہ بست نہیں باندھی نشاید گرفتن نہیں پکڑنا چاہیئے در افتادہ گرے ہوئے ہیں است ہاتھ

۸۔ ہماں وہی تہ بہتر آبستن جوہری موتی سے حاملہ ہے تو ہمچو مثل صدف سیپی سر بخود سر نیچے در بری لیجاوے تو ۹۔ چو جب روئے پرستیدن تیری پوجا کا چہرہ در خدا خدا کی طرف ست ہے جبرئیلت جبرئیل تجھ کو فرشتوں کے سردار کا نام نہ بیند نہ دیکھے رواست جائز ہے ۱۰۔ ترا تجھکو پندِ سعدیؒ سعدیؒ کی نصیحت بس ست کافی ہے پسر لڑکا گوش گیری کان میں لیوے تو یعنی توجہ کرے چو مثل پندِ پدر باپ کی نصیحت

تشریح: (۱) جو ریا کار دنیا میں بڑا پرہیزگار بنتا تھا۔ جب فرشتوں نے اس کا اعمال نامہ کھولا تو اس میں نام کو بھی نیکی موجود نہ تھی۔ (۲) عامی لوگ تو ظاہر داری کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اس لئے بظاہر نیک اعمال اختیار کر لیتے اگرچہ باطن سیہ کاری سے ملوث ہے (۳) مگر بزرگ لوگ جو خدا پرست ہوتے ہیں انکی زیادہ توجہ باطن کی آرائش پر ہوتی ہے اگرچہ ظاہر خستہ و خراب ہو (۴) اگر صرف مخلوق کے ہاں عزت و آبرو مطلوب ہے تو بظاہر پرہیزگاری کافی ہے اگرچہ باطن بالکل آلودہ اور خراب ہو (۵) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ کا یہ قول بڑا قیمتی ہے کہ میں منکر کی بہ نسبت اپنے مرید سے زیادہ ڈرتا ہوں کیونکہ منکر تو میرے عیوب ہی بیان کرے گا جس سے میں ریاکاری میں مبتلا نہیں ہو سکتا بخلاف اس کے مرید میری حسنات اور عبادت کو بڑھا چڑھا کے بیان کرے گا جس سے میرے ریا اور فخر و غرور میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے مرید کی طرف سے اطمینان مناسب نہیں (۶) جو لوگ اولیاء اللہ اور اغواث و اقطاب ہیں وہ بارگاہ خداوندی کے دلی غلام اور بندۂ بے دام ہیں۔ (۷) اس لئے شہنشاہ کے ہوتے ہوئے فقیروں سے مانگنا سراسر حماقت ہے یعنی ہر سوال اور دعا خدا ہی سے ہونا چاہیئے (۸) سیپ جس میں موتی ہوتے ہیں اس کا سر اپنے گریبان میں چھپا رہتا ہے اسی طرح جس کے پاس کوئی کمال ہو اسے بھی جھک کر اور چھپ کر رہنا چاہیئے

۱ گر امروز گفتار ما نشنوی — مبادا کہ فردا پشیماں شوی
اگر تو آج ہماری بات نہ سنے — ہو سکتا ہے کہ تو کل کو پریشان ہو

۲ باب ششم در قناعت
چھٹا باب قناعت کے بیان میں

۳ خدا را نہ دانست و طاعت نکرد — کہ بر بخت و روزی قناعت نکرد
اس نے نہ خدا کو پہچانا اور نہ عبادت کی — جس نے روزی کے نصیب پر قناعت نہ کی

۴ قناعت توانگر کند مرد را — خبر کن حریص جہاں گرد را
قناعت مرد کو دولت مند بنا دیتی ہے — دنیا کا چکر لگانے والے حریص کو بتلادے

۵ سکونے بدست آر اے بے ثبات — کہ بر سنگ گرداں نروید نبات
اے بیقرار ذرا سکون حاصل کر! — کیونکہ لڑھکتے پتھر پر گھاس نہیں اُگتی

۶ مپرور تن ار مرد رای و ہشی — کہ او را چو می پروری میکشی
اگر تو رائے اور ہوش کا مالک ہے تو تن پروری نہ کر — کیونکہ اسے جب تو پالے گا تو مار ڈالے گا

۷ خردمند مردم ہنر پرور اند — کہ تن پروراں از ہنر لاغر اند
عقلمند لوگ ہنر ور ہوتے ہیں — کیونکہ تن پرست ہنر میں کمزور ہوتے ہیں

۸ کسے سیرت آدمی گوش کرد — کہ اول سگ نفس خاموش کرد
انسان کی سیرت اسی کو سمجھ آئی ہے — جس نے پہلے نفس کے کتے کو خاموش کر لیا ہے

۹ خور و خواب تنہا طریق دد است — بریں بودن آئین نابخرد است
صرف کھانا اور سونا درندوں کا کام ہے — اسی پر کاربند ہونا بے عقلوں کا اصول ہے

۱۰ خنک نیک بختے کہ در گوشہ — بدست آرد از معرفت توشہ
وہ نیک بخت مبارک ہے جو کسی گوشے میں — بیٹھ کر معرفت کا توشہ حاصل کرے

۱۔ امروز آج گفتار ما ہماری بات نشنوی نہ سنے تو مبادا مت ہووے یعنی خدا نہ کرے فردا کل آئندہ پشیماں شرمندہ شوی ہووے تو
۲۔ ششم چھٹا قناعت تھوڑے پر صبر کر لینا
۳۔ نہ دانست نہ جانا طاعت بندگی نکرد نہ کی بخت رزق روزی کا نصیب قناعت صبر
۴۔ قناعت جو مل جائے اس پر صبر کر لینا توانگر دولتمند کند کرتی ہے خبر کن خبر کر دے حریص لالچی جہانگرد جہان میں پھرنے والا
۵۔ سکونے تھوڑا سا سکون بدست آر ہاتھ میں لا بے ثبات قائم نہ رہنے والا سنگ گرداں گھومنے والا پتھر نروید نہیں اگتی ہے نبات گھاس
۶۔ مپرور مت پرورش کر تن جسم ار اگر مرد رای و ہوش ہوش اور رای والا مرد ہشی ہوش ای کا مخفف او را اس کو چوں جب میپروری پالتا ہے تو میکشی مارتا ہے
۷۔ خردمند عقلمند مردم لوگ ہنر پرور ہنر کو پالنے والے اند ہیں تن پروراں جسم کو پالنے والے لاغر اند کمزور ہیں دبلے ہیں
۸۔ کسے وہی شخص گوش کرد سنی اس نے اول پہلے سگ نفس نفس کا کتا
۹۔ خور و خواب کھانا اور سونا طریق رستہ دد درندہ است ہے بریں بودن اس پہ کاربند ہونا آئین اصول نابخرد بے عقل است ہے
۱۰۔ خنک مبارک نیک بختے خوش نصیب کہ جو کہ در گوشہ کسی کونے میں بدست آرد ہاتھ میں لائے معرفت خدا کی پہچان توشہ راستے کا خرچہ جو کھانے سے تعلق رکھتا ہو

تشریح: (۱) جو آج سعدیؒ کی نصیحت پر عمل پیرا نہ ہو بہت ممکن ہے اسے کل روز قیامت ندامت اور افسوس ہو (۲) اس باب میں صبر اور قناعت کی ترغیب ہے (۳) جو شخص مقسوم رزق پہ قناعت نہیں کرتا اسے خدا کی معرفت اور عبادت حاصل نہیں ہوتی (۴) لالچی لوگوں کو بتلا دو کہ اگر مالدار ہونا چاہتے ہیں تو قناعت اختیار کر لیں بس دل غنی ہو جائے گا (۵) دل کا سکون اور رضا بقضا حاصل کرنے کی کوشش کرو دیکھو چکی کے متحرک پتھر پہ کبھی گھاس نہیں اگتی ایسے ہی تمہارا غیر مطمئن دل محروم رہے گا (۶) ہر وقت جسم کی خاطر داری میں نہ لگے رہو جسم کا پالنا درحقیقت اس کو ہلاک کرنا ہے کیونکہ جسم فانی ہے (۷) عقلمند لوگ ہنر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسم کی پرورش کرنے والے ہمیشہ بے ہنر ہوتے ہیں (۸) انسانی سیرت اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو نفس کے کتے کو خاموش کرے کیونکہ کتا بھونکتا ہے تو کچھ بھی سنائی نہیں دیتا (۹) جس کا مقصود صرف کھانا اور سونا ہے اس میں اور جنگل کے درندے میں کوئی فرق نہیں کیونکہ وہ بھی صرف یہی کام کرتا ہے۔ (۱۰) جس کو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر معرفت الٰہی حاصل ہو جائے وہ بڑا مبارک شخص ہے۔

۱ بر آنانکہ شد سرِ حق آشکار — نکردند باطل بر و اختیار
راز حق جن پر ظاہر ہو گیا — انہوں نے اس پر باطل کو پسند نہیں کیا

۲ ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدارِ دیوش چہ رخسارِ حور
لیکن جب تاریکی اور روشنی میں فرق نہ کر — سکے تو جن کا دیدار اور حور کا رخسار اس کے لئے برابر

۳ تو خود را ازاں در چہ انداختی — کہ چہ را ز راہ باز نشناختی
تو نے اپنے آپ کو اسلئے کنوئیں میں گرا دیا ہے — کہ کنوئیں کو راستے سے الگ نہ پہچان سکا

۴ باوجِ فلک چوں پرد جرّہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگ آز
وہ سفید باز آسمان کی بلندی پر کیسے اڑے — جس کے پروں میں حرص کا پتھر بندھا ہے

۵ گرش دامن از چنگ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃ المنتہٰے
اگر اس کا دامن شہوت کے ہاتھ سے — تو چھڑا دے تو سدرۃ المنتہے تک جا سکتا ہے

۶ بکم کردن از عادتِ خویش خورد — تواں خویشتن را ملک خوئے کرد
اپنی عادت سے کم کر کے کھانے سے — اپنے آپ کو فرشتہ خو کر سکتے ہیں

۷ کجا سیرِ وحشی رسد در ملک — نشاید پرید از ثری تا فلک
وحشی کی سیر فرشتوں تک کہاں پہنچے — وہ تو زمین سے آسمان تک نہیں اڑ سکتا

۸ نخست آدمی سیرتے پیشہ کن — پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن
تو پہلے انسان کی سیرت اختیار کر — پھر اس وقت فرشتہ خصلت بننے کی سوچ

۹ تو بر کرّہ توسنے بر کمر — نگر تا نہ پیچد ز حکم تو سر
تو سرکش بچھیرے کی کمر پر سوار ہے — خیال کر کہ تیرے حکم سے سرتابی نہ کرے

۱۰ کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت — تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
کیونکہ اس نے اگر اپنی باگ ڈور تیرے ہاتھ سے چھڑا لی — تو اپنے آپ کو بھی مار ڈالے گا اور تیرا خون بھی گرائے گا

۱۔ برآنانکہ جو لوگ کہ شد ہوا سر حق حق کا راز آشکار ظاہر نکردند انہوں نے نہیں کی باطل جھوٹ بر و اس پر اختیار پسند۔

۲۔ چو جب ظلمت تاریکی نداند نہ جانے چہ کیا دیدارِ دیوش دیو کا دیدار اس کو رخسارِ حور حور کا رخسارہ

۳۔ خود را اپنے آپ کو ازاں اس وجہ سے درچہ کنوئیں میں انداختی ڈالا تو نے چہ کنوئیں میں باز الگ

۴۔ باوجِ فلک آسمان کی بلندی تک چو پرد کیسے اڑے جرّہ باز سفید نر باز اس کے باز و لستہ بندھا ہوا سنگِ آز حرص کا پتھر

۵۔ گرش دامن اگر اس کا دامن چنگِ شہوت شہوت کا ہاتھ رہا کنی چھڑا لیوے تو رفت چلا جائے سدرۃ المنتہے انتہائی بیری یہ ساتویں آسمان کا ایک درخت ہے جہاں زمین کے منتظم فرشتوں کی انتہا ہوتی ہے

۶۔ بکم کردن کم کرنے سے خورد ماضی بمعنی حاصل مصدر ہے تواں کرد کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں خویشتن اپنا آپ ملک خوئے فرشتوں کی صفت والا کجا کہاں سیر وحشی جنگلی جانور کی چال یا سفر

۷۔ رسد پہنچے در ملک فرشتوں (۱) کو نشاید پرید نہیں اڑ سکتا ثری زمین کی نچلی گیلی مٹی فلک آسمان

۸۔ نخست پہلے آدمی سیرتے انسان کی سیرت پیشہ کن اختیار کر لیں پھر آنگہ اس وقت ملک خوئی فرشتے کی صفت یا عادت۔ اندیشہ کن فکر کر یا سوچ

۹۔ کرّہ بچھیرا توسنے سرکش نگر دیکھ تا نہ پیچد تاکہ نہ پھیرے ز حکم تو تیرے حکم سے

۱۰۔ پالہنگ باگ ڈور یا لگام کفت تیرا ہاتھ در گسیخت چھڑا لی تن خویشتن اپنا جسم کشت مار ڈالا خون تو تیرا خون ریخت گرا دیا

تشریح : (۱) حق پرستی کی لذت جن لوگوں نے چکھ لی وہ باطل کی طرف کبھی بھی متوجہ نہیں ہوتے یعنی صاحب معرفت دنیا کی طرف دھیان نہیں دیتا (۲) جس اندھے کو روشنی اور تاریکی کا امتیاز حاصل نہ ہو اس کے سامنے جنت کی حور اور بدصورت جن برابر ہیں یعنی جسے معرفت حاصل نہ ہو اسے حق اور باطل میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا (۳) تیرے باطل کے کنوئیں میں گرنے کی وجہ یہ ہے کہ حق جو راہِ راست تھا تو اس کو باطل سے جو کنواں تھا امتیاز نہ کر سکا (۴) باز کتنا ہی طاقتور ہو اگر اس کے پروں سے پتھر باندھ دیں تو وہ نہیں اڑ سکتا اسی طرح حرص بھی ایک پتھر ہے جو تجھے اڑنے نہیں دیتا (۵) اپنی روح کو ہوا و ہوس اور حرص و شہوت سے تو پاک کرے تو وہ سدرۃ المنتہے تک پرواز کر سکتی ہے (۶) کم کھانے کی اگر عادت ہو جائے تو یہ ایک فرشتوں جیسی صفت ہے (۷) گنہگار روح کی مثال وحشی جانور جیسی ہے جو بارِ گناہ کی وجہ سے زمین سے اوپر کو پرواز نہیں کر سکتی چہ جائیکہ فرشتوں سے ہم عناں ہو (۸) اگر کوئی شخص فرشتہ خصلت بننا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اسے ایک اچھا انسان بننا چاہئے پھر فرشتہ پن کی حرص کرے (۹۔۱۰) نفس ایک سرکش گھوڑے کی طرح ہے اس کی لگام کھینچ کے رکھیں تو قابو رہتا ہے اور ذرا ڈھیلی کردیں تو وہ اپنے سوار کو گرا دیتا ہے اور خود بھی جہنم کے گڑھے میں جا گرتا ہے

Scanned by CamScanner

1 باندازہ خور زاد اگر مردمی — چنیں پر شکم آدمی یا خمی
اگر تو آدمی ہے تو خوراک اندازے سے کھا — ایسا پیٹ بھرا تو آدمی ہے یا گھڑا

2 دروں جائے ذکرست و نفس — تو پنداری از بہر نان ست و بس
اندر ذکر غذا اور سانس کی جگہ ہے — تو نے سمجھ لیا کہ صرف روٹی ہی کے واسطے ہے

3 کجا ذکر گنجد کز انبار آز — بسختی نفس مے کند پا دراز
ذکر کہاں سمائے کہ حرص کے انبار سے — سانس مشکل سے پاؤں لمبے کرتا ہے

4 نہ دارند تن پروراں آگہی — کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی
جسم پالنے والوں کو خبر نہیں — کہ بھرے معدے والا حکمت سے خالی ہوتا ہے

5 دو چشم و شکم پر نگردد بہ ہیچ — تہی بہتر ایں رودۂ پیچ پیچ
دو آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے بھر نہیں سکتے — یہ پیچ دار انتڑی خالی ہی بہتر ہے

6 چو دوزخ کہ سیرش کنند از وقید — دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
دوزخ کی طرح جب اسے ایندھن سے بھر ڈالتے ہیں — پھر آواز دیتا ہے کہ ہل من مزید

7 ہمے میردت عیسیٰ از لاغری — تو در بند آنی کہ خر پروری
تیرا عیسیٰ تو کمزوری سے مر رہا ہے — تو اس فکر میں ہے کہ گدھے کو پالے

8 بدیں اے فرومایہ دنیا مخر — چو خر با انجیل عیسیٰ مخر
اے کمینے دین کے بدلے دنیا نہ خرید — عیسیٰؑ کی انجیل کے بدلے گدھے کے جو نہ خرید

9 مگر مے ندانی کہ دد را و دام — نینداخت جز حرص خوردن بدام
شاید تو نہیں جانتا کہ درندوں اور چوپایوں کو — حرص کے سوا کسی چیز نے جال میں نہیں پھنسایا

10 پلنگے کہ گردن کشد بر وحوش — بدام افتد از بہر خوردن چو موش
جو چیتا کہ وحشی جانوروں میں بڑائی جتلاتا ہے — کھانے کے واسطے چوہے کی طرح جال میں پھنس جاتا ہے

۱۔ خور کھا زاد توشہ مردمی انسان ہے تو چنیں ایسے پر شکم پیٹ بھرا ہوا آدمی انسان ہے تو خمی اصل خم اتنی گھڑا ہے تو

۲۔ دروں اندر یا پیٹ جائے ذکر ذکر کی جگہ ست ہے قوت روزی نفس سانس پنداری تو سمجھتا ہے از بہر نان روٹی کے واسطے بس صرف

۳۔ کجا کہاں ذکر یاد خدا گنجد سماوے کز انبار آز حرص کے ڈھیر سے نفس سانس مے کند کرتا ہے پا پاؤں دراز لمبا

۴۔ نہ دارند نہیں رکھتے تن پروراں بدن کو پالنے والے آگہی خبر پر معدہ بھرے معدے والا باشد ہووے حکمت سمجھ تہی خالی

۵۔ دو چشم دو آنکھیں شکم پیٹ پر نگردد نہیں بھر سکتا بہ ہیچ کسی چیز سے تہی خالی ایں رودہ یہ انتڑی پیچ پیچ بل دار

۶۔ چو دوزخ دوزخ کی طرح سیرش کنند سیر کریں اسکو وقید ایندھن دگر پھر بانگ دارد آواز دیتا ہے ہل من مزید کیا اور ہے یہ دوزخ کا جواب ہے جب اس سے پوچھا جائے گا کیا تو سیر ہو گیا تو وہ کہے گا ہل من مزید کہ کیا اور ہے ۷۔ ہمے میردت تیرا مر رہا ہے عیسیٰ علیہ السلام مشہور پیغمبر لاغری کمزوری در بند آنی تو اس کے فکر میں ہے خر گدھا پروری پالے تو ۸۔ بدیں دین کے بدلے فرومایہ کمینہ مخر مت خرید چو خر گدھے کے جو با نجیل عیسیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل مخر مت خرید ۹۔ مگر شاید مے ندانی تو نہیں جانتا دد درندہ دام چوپایہ نینداخت نہیں ڈالا جز سوائے حرص خوردن کھانے کی حرص بدام جال میں ۱۰۔ پلنگے جو چیتا کہ گردن کشد گردن کھینچتا ہے یعنی بڑائی جتلاتا ہے وحوش جمع وحشی جنگلی جانور بدام جال میں افتد پڑ جاتا ہے از بہر خوردن کھانے کے واسطے چو موش چوہے کی طرح

تشریح: (۱) آدمی کو چاہیے کہ اندازے سے محدود مقدار میں کھائے ہونٹوں تک پر ہو جانا تو گھوڑوں کی صفت ہے (۲) اللہ پاک نے انسان کے اندر تین چیزوں کی جگہ بنائی ہے زبان و دل ذکر کی معدہ غذا کی اور پھیپھڑا سانس کی ان سب کو کھانے سے نہیں بھرنا چاہیے (۳) زیادہ کھانے کی وجہ سے جس کا سانس ہی مشکل سے چلتا ہے اس کے اندر ذکر کہاں سمائے گا (۴) بسیار خوروں کو خبر نہیں کہ بھرے معدے والے حکمت اور سمجھ سے عاری ہوتے ہیں (۵) انسان کی آنکھ اور پیٹ کبھی نہیں بھرتے اس لئے اس پیچ دار انتڑی کو خالی ہی رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہے (۶) پیٹ کی مثال تو دوزخ جیسی ہے کہ اسے کتنا ہی بھر لیں وہ پھر بھی ہل من مزید کا نعرہ لگاتا ہی رہتا ہے (۷) روح کو عیسیٰؑ سے اور بدن کو گدھے سے تشبیہ دی ہے کہ تیری روح تو مر رہی ہے اور تو بدن کے پالنے کی فکر میں ہے (۸) جو شخص دین بیچ کر دنیا خریدتا ہے وہ گویا حضرت عیسیٰؑ کی انجیل بیچ کر اپنے گدھے کے لئے جو خریدتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سودا خسارے کا ہے (۹) پرندے اور درندے اگر جال میں پھنستے ہیں تو صرف لالچ کی وجہ سے۔ تو بھی لالچ چھوڑ دے ورنہ پھنس جائے گا (۱۰) چیتے جیسا خونخوار جانور بھی خوراک کے حرص کی وجہ سے جال میں پھنس جاتا ہے

Scanned by CamScanner

۱ چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری — بدامش درافتی و تیرش خوری

چوہے کی طرح تو جس کی روٹی اور پنیر کھائے — اس کے جال میں پھنس جائے اور اس کا تیر کھائے

حکایت
کہانی

۳ مرا حاجئے شانۂ عاج داد — کہ رحمت بر اخلاق حجاج باد

مجھے ایک حاجی نے ہاتھی دانت کی کنگھی دی — حاجیوں کے اخلاق پر خدا کی رحمت ہو

۴ شنیدم کہ بارے سگم خواندہ بود — کہ از من بنوعے دلش ماندہ بود

میں نے سنا کہ اس نے ایک دفعہ مجھے کتا کہا تھا — کیونکہ میری طرف سے اس کے دل کو ذرا تکلیف پہنچی تھی

۵ بینداختم شانہ کیں استخوان — نمے بایدم دیگرم سگ مخوان

میں نے کنگھی پھینک دی کہ یہ ہڈی — مجھے نہیں چاہئے ہاں! دوبارہ مجھے کتا نہ کہنا

۶ مپندار چوں سرکہ خود خورم — کہ جور خداوند حلوا برم

جب میں اپنا سرکہ کھاتا ہوں تو یہ خیال نہ کر — کہ حلوے والے کا ظلم برداشت کروں گا

۷ قناعت کن اے نفس براندکے — کہ سلطان و درویش بینی یکے

اے نفس تھوڑے پر قناعت کر لے — تاکہ بادشاہ اور درویش کو تو برابر دیکھے

۸ چرا پیش خسرو بخواہش روی — چو یکسو نہادی طمع خسروی

تو بادشاہ کے پاس سوال لے کر کیوں جائے — جب تو نے طمع چھوڑ دی تو خود بادشاہ ہے

۹ دگر خود پرستی شکم طبلہ کن — در خانۂ ایں و آں قبلہ کن

اگر تو خود پرست ہے تو پیٹ کا طبلہ بنالے — ہر ایرے غیرے کے دروازہ کو قبلہ سمجھ لے

حکایت
کہانی

۱۔ چو موش چوہے کی طرح آنکہ جو شخص کہ نان روٹی پنیرش اس کا پنیر خوری تو کھاوے بدامش اس کے جال میں درافتی پڑ جاوے تیرش اس کے تیر خوری بھی کھاوے تو

۳۔ مرا مجھ کو حاجئے ایک حاجی شانۂ عاج ہاتھی دانت کی کنگھی داد دی اخلاق حجاج حاجیوں کا اخلاق باد ہووے

۴۔ شنیدم میں نے سنا بارے ایک بار سگم مجھ کو کتا خواندہ بود اس نے کہا تھا کیونکہ از من مجھ سے بنوعے ایک قسم کا دلش اس کا دل ماندہ بود تھکا ہوا یا تکلیف اٹھایا ہوا

۵۔ بینداختم میں نے گرایا شانہ کنگھی استخوان ہڈی نمے بایدم مجھے نہیں چاہئے دیگرم پھر مجھ کو مخواں مت کہہ

۶۔ مپندار مت خیال کر چوں جب سرکہ خود اپنا سرکہ خورم کھاتا ہوں جور خداوند حلوا حلوے کے مالک کا ظلم برم برداشت کروں میں

۷۔ قناعت کن صبر کر اندکے تھوڑا سلطان بادشاہ درویش فقیر بینی دیکھے تو یکے ایک برابر

۸۔ چرا کیوں پیش خسرو بادشاہ کے سامنے بخواہش خواہش کے لئے روی جاوے چو جب یکسو ایک طرف نہادی رکھ دیا تو نے نہادی رکھا تو نے طمع لالچ خسروی بادشاہ ہے تو خود پرستی اپنے آپ کو پوجنا شکم پیٹ طبلہ کن طبلہ کرلے یعنی موٹا کرے در خانہ گھر کا دروازہ ایں و آں یہ اور وہ قبلہ کن قبلہ بنالے

تشریح: (۱) چوہا جس گھر کا پنیر اور روٹی کھاتا ہے انہی کے پنجرے میں پھنس جاتا ہے تو بھی اگر غیر اللہ کا سوال نہیں چھوڑے گا تو شیطان کے جال میں پھنس جائے گا (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بے عزتی کے ہدیئے سے عزت کی محرومی بہتر ہے (۳) مصنفؒ کے کسی حاجی دوست نے انہیں ہاتھی دانت کی کنگھی کا تحفہ دیا، حاجیوں کی یہ صفت قابل تعریف ہے (۴) اس حاجی نے کسی ناراضگی کی وجہ سے کسی وقت مصنفؒ کو کتا کہہ دیا تھا اور سعدیؒ کو وہ بھی بات یاد تھی (۵) چنانچہ انہوں نے کنگھی اس کے منہ پر دے ماری اور کہا کہ مجھے تحفے کی ضرورت نہیں البتہ مجھے کتا نہ کہنا (۶) جو شخص سرکے سے لگا کر روٹی کھالے اسے کسی رنگ برنگے کھانے کھانے والے مالدار کا ظلم اٹھانے کی کیا ضرورت ہے (۷) جب کوئی شخص قناعت کر لیتا ہے تو اس کے نزدیک اپنا فقر اور بادشاہ کی بادشاہی برابر ہو جاتے ہیں کیونکہ قناعت بادشاہ کی طرح سوال سے بے نیاز کر دیتی ہے (۸) جس شخص نے طمع دل سے نکال دی ہو اسے سوال کے لئے بادشاہوں کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے (۹) لیکن اگر خود پرست ہے تو کھا کھا کے پیٹ کو طبلے جیسا موٹا کرلے لیکن پھر ہر کسی کے دروازے کو اپنا قبلہ مقصود سمجھنا پڑے گا (۱۰) اس حکایت کا مطلب کہ طمع انسان کو ذلیل و خوار کرتی ہے اس لئے طمع سے بچو تاکہ مخلوق کے سامنے جھکنا نہ پڑے۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے با طمع پیشِ خوارزم شاہ — شنیدم کہ شد بامدادِ پگاہ

ایک لالچی آدمی خوارزم شاہ کے پاس — میں نے سنا کہ صبح سویرے ہی جا پہنچا

۲ چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست — دگر روئے بر خاک مالید و خواست

جب اس کو دیکھا تو تعظیم کیلئے جھک گیا اور سیدھا ہوا — پھر چہرہ زمین پہ ملا اور سوال کیا

۳ پسر گفت اے بابکِ نامجوی — یکے مشکلت مے بپرسم بگوی

بیٹے نے کہا اے نامور پیارے باپ! — میں آپ سے ایک مشکل بات پوچھتا ہوں تبلا دیجئے

۴ نگفتی کہ قبلہ ست خاکِ حجاز — چرا کردی امروز ازیں سو نماز

آپ نے نہیں کہا تھا کہ قبلہ سرزمینِ حجاز ہے — آج اس طرف کیوں نماز پڑھی ہے

۵ مبر طاعتِ نفسِ شہوت پرست — کہ ہر ساعتش قبلۂ دیگر ست

شہوت پرست نفس کی اطاعت نہ کر — کیونکہ اس کا تو ہر گھڑی نیا قبلہ ہے

۶ مبر اے برادر لفرمانش دست — کہ ہر کس کہ فرماں نبردش برست

اے بھائی اس کے حکم پہ ہاتھ نہ پھیلا — کیونکہ جس نے بھی اس کا حکم نہیں مانا خلاصی پا گیا

۷ قناعت سرافرازد اے مردِ ہوش — سرِ پُر طمع بر نیاید ز دوش

اے ہوش مند قناعت سر بلند کرتی ہے — طمع والا سر کندھوں سے اونچا نہیں ہو سکتا

۸ طمع آبروئے توقر بریخت — برائے دو جو دامنِ دُر بریخت

طمع نے وقار کی آبرو گرا دی — دو جو کے واسطے موتیوں کا دامن بکھیر دیا

۹ چو سیراب خواہی شدن ز آبجوئے — چرا ریزی از بہر برف آبروی

جب تو ندی سے سیراب ہو سکتا ہے — تو برف کے واسطے آبرو کیوں گراتا ہے

۱۰ مگر ز تنعّم شکیبا شوی — وگرنہ ضرورت بدرہا شوی

یا تو تو عیش پرستی سے صبر کرے — ورنہ ضرور دروازوں پہ جانا پڑے گا

۱- یکے ایک با طمع لالچی پیشِ سامنے خوارزم شاہ خراسان کے صوبہ خوارزم کا بادشاہ شنیدم میں نے سنا شد گیا بامدادِ پگاہ دونوں کا معنی صبح ہے اضافت تاکیدی ہے صبح سویرے

۲- چو جب دیدش اس کو دیکھا بخدمت تعظیم کے لئے دوتا دوہرا گشت ہوگیا راست سیدھا دگر پھر خاک مٹی مالید ملا خواست چاہا

۳- پسر بیٹا گفت کہا بابک باب کی تصغیر پیارے باپ نامجو مشہور یکے ایک مشکلت مشکل تجھ سے مے پرسم پوچھتا ہوں میں بگوی کہہ

۴- نگفتی تو نے نہیں کہا قبلہ وہ رخ جدھر نماز پڑھی جاتی ہے خاکِ حجاز حجاز کی مٹی حجاز سعودی عرب کا وہ صوبہ جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہیں چرا کیوں کردی کی تو نے امروز آج ازیں سو اس طرف

۵- مبر مت لے جا طاعت نفس نفس کی فرمانبرداری شہوت پرست شہوت میں مشغول رہنے والا ہر ساعتش ہر گھڑی اس کا قبلۂ دیگر دوسرا قبلہ ست ہے ۶- مبر مت لے جا برادر بھائی لفرمانش اس کے حکم سے دست ہاتھ ہر کس جو شخص کہ فرماں نبردش اس کا حکم نہ مانا برست چھوٹ گیا

۷- قناعت صبر سرافرازد سر بلند کرتی ہے مردِ ہوش ہوش والے سرِ پُر طمع لالچ سے بھرا ہوا سر بر نیاید اٹھ نہیں سکتا ز دوش کندھوں سے ۸- طمع لالچ آبروئے توقر وقار کی عزت بریخت گرادی برائے دو جو دو جو کے واسطے دامنِ دُر موتیوں کا دامن ۹- چو جب سیراب خواہی شدن سیراب ہونا چاہیے ز آبجو ندی سے چرا کیوں ریزی گراتا ہے تو از بہر واسطے آبروی عزت ۱۰- مگر کہ تنعم یا تو عیش پرستی سے شکیبا صبر والا شوی ہو جائے تو بدرہا مخلوق کے دروازوں پہ شوی جاوے گا تو

تشریح: (۱) کوئی لالچی آدمی سوال کرنے کے لئے صبح سویرے ہی خوارزم شاہ کے دربار میں جا پہنچا (۲) بادشاہ کو دیکھتے ہی پہلے تو جھک کر رکوع کیا پھر کھڑا ہوا پھر سجدے میں گر کر چہرہ زمین پہ رگڑنے لگا (۳) اس کا بیٹا یہ حرکت دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ باپ سے کہنے لگا ابا ایک مشکل بات ہے ذرا اسے حل تو کر دیں (۴) آپ نے مجھے نہیں بتلایا تھا کہ مسلمانوں کا قبلہ حجازِ مقدس ہے جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں پھر آج تو نے بادشاہ کی طرف کیوں نماز پڑھنی شروع کر دی تھی (۵) جو شخص نفس کا تابع فرمان ہو اس کا قبلہ ہر گھڑی بدلتا رہتا ہے کیونکہ جہاں سے نفس کی خواہش پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے وہ ادھر ہی منہ کر لیتا ہے (۶) نفس کا فرماں بردار نجات نہیں پا سکتا۔ نجات اسی کو ملی جس نے نفس کی نافرمانی کی (۷) اے ہوش مند سر بلندی چاہتا ہے تو قناعت اختیار کر کیونکہ نیاز مند اور لالچی آدمی سر اونچا نہیں کر سکتا (۸) طمع والا آدمی بے وقار ہوتا ہے وہ درحقیقت چند ٹکوں کے لئے اپنی عزت نفس اور خودداری گرا دیتا ہے جو موتیوں سے زیادہ قیمتی شے ہے (۹) جب آدمی نہر کے پانی سے سیراب ہو سکتا ہے تو برف مانگ کر یا ٹھنڈے پانی کا سوال کر کے بے آبرو کیوں ہوتا ہے (۱۰) آدمی اگر عیش و عشرت سے باز نہ آئے اور قناعت اختیار نہ کرے تو اسے اکثر مخلوق کے دروازوں پر ذلیل ہونا پڑتا ہے

Scanned by CamScanner

۱ برو خواجہ کوتاہ کن دستِ آز — چہ مے بایدت زآستین دراز
جا صاحب حرص کا ہاتھ سمیٹ لے — لمبی آستین سے تجھے کیا چاہیئے

۲ کسے را کہ درجِ طمع در نوشت — نباید بکس عبد و خادم نبشت
جس نے طمع کی ڈبیا بند کر دی — کسی کے سامنے اسے غلام اور خادم نہیں لکھنا پڑیگا

۳ توقع براند زہر مجلسیت — براں از خودش تا نراند کسیت
تجھے غرض ہر مجلس سے نکلواتی ہے — تو غرض کو اپنے دل سے نکال دے تاکہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت
کہانی

۵ یکے راتب آمد ز صاحبدلاں — کسے گفت شکر بخواہ از فلاں
اہلِ دل میں سے ایک شخص کو بخار آ گیا — کسی نے اس سے کہا فلاں آدمی سے شکر مانگ لاؤ

۶ بگفت اے پسر تلخیٔ مردنم — بہ از جورِ روئے ترش بردنم
اس نے کہا اے لڑکے مجھے مرنے کی تلخی — ترش چہرے کا ظلم اٹھانے سے بہتر ہے

۷ شکر عاقل از دستِ آنکس نخورد — کہ روا ز تکبر بر و سرکہ کرد
عقلمند اس شخص کے ہاتھ سے شکر نہیں کھاتا — جو اس پر تکبر کی وجہ سے چہرہ سرکے جیسا کرے

۸ مرو در پئے ہر چہ دل خواہدت — کہ تمکینِ تن نورِ جاں کاہدت
جو کچھ بھی تیرا دل چاہتا ہے اس کے پیچھے مت چل — کیونکہ جسم کا آرام تیری روح کا نور گھٹا دے گا

۹ کند مرد را نفسِ امارہ خوار — اگر ہوشمندی عزیزش مدار
مرد کو نفسِ امارہ ذلیل کرتا ہے — اگر تو ہوشمند ہے تو اس کو عزیز نہ بنا

۱۰ وگر ہر چہ باشد مرادش خوری — ز دوراں بسے نامرادی بری
اگر تو وہی کھائے جو اس کی مراد ہو — تو دنیا سے بہت سی نامرادی لے کر جائیگا

۱۔ برو جا خواجہ صاحب کوتاہ کن چھوٹا کر دستِ آز حرص کا ہاتھ چہ مے بایدت تجھے کیا چاہیئے آستین دراز لمبی آستین

۲۔ کسے را کہ جس کسی کو کہ درجِ طمع طمع کی ڈبیہ در نوشت لپیٹ دی بند کر دی نباید نبشت نہیں لکھ سکے گا بکس کسی کو عبد غلام

۳۔ توقع امید براند ہنکاتی ہے ز ہر مجلست ہر مجلس سے تجھ کو براں نکال دے از خودش اس کو اپنے سے تا نہ راند نہ نکالے کسیت کوئی تجھ کو

۵۔ یکے را ایک شخص کو تب آمد بخار آیا ز صاحبدلاں دل والوں میں سے کسے گفت کسی نے کہا بخواہ مانگ لا از فلاں فلاں سے

۶۔ بگفت اس نے کہا اے پسر اے لڑکے تلخیٔ مردنم موت کی تلخی مجھکو بہ بہتر جورِ روئے ترش ترش چہرے کا ظلم

۷۔ عاقل عقلمند آدمی از دستِ آں کس اس شخص کے ہاتھ سے نخورد نہیں کھاتا روا ز تکبر تکبر سے چہرہ برد اس پر سرکہ کرد ترش کرے

۸۔ مرو مت جا در پئے پیچھے ہر چہ دل خواہدت جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے تمکینِ تن جسم کا آرام کاہدت گھٹا دے گا تیرا

۹۔ کند کرتا ہے نفسِ امارہ گناہوں کا حکم دینے والا نفس خوار ذلیل ہوشمندی ہوش مند ہے تو عزیزش اسکو پیارا مدار مت رکھ

۱۰۔ وگر اور اگر ہر چہ باشد جو کچھ ہووے مرادش اسکی مراد خوری کھائے تو ز دوراں زمانے سے بسے بہت سی بری لے جائے تو

تشریح: (۱) دستِ سوال دراز کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے ہاتھ سمیٹ لے اور حرص چھوڑ دے (۲) جو شخص اغراض اور لالچ چھوڑ دے اسے کسی کو یہ لکھنے کی نوبت نہیں آئے گی کہ آپ کا خادم یا آپ کا غلام (۳) توقع سے مراد غرض ہے تیری غرض کو سن کر لوگ تجھے نکال دیتے ہیں تو غرض کو کیوں نہیں نکال دیتا کہ تجھے کوئی نہ نکالے (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ موحد اور غیرت مند آدمی مر تو جاتا ہے لیکن خدا کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا (۵) ایک صاحبِ دل کو بخار ہو گیا اسے کسی نے کہا شکر کی ضرورت ہے وہ فلانے سے مانگ لو۔ (۶) اس نے جواب دیا عزیزا میں موت کی تلخی کو برداشت کر سکتا ہوں لیکن قرضخواہ کے تقاضے کی تلخی نہیں برداشت کر سکتا۔ (۷) عقلمند ایسے شخص سے شکر نہیں مانگتا کہ سوال سن کر جس کا چہرہ سرکے کی طرح ترش ہو جائے (۸) دل کی چاہتوں کو پورا کرنے میں نہ لگے رہو کیونکہ جسم کا جتنا دھیان کریں نورِ جان اتنا ہی کم ہوتا ہے (۹) انسان کو عموماً نفسِ امارہ ذلیل کرتا ہے اس لئے ہوش کا تقاضا ہے کہ نفس سے پیار نہ کیا جائے (۱۰) اگر یہ معمول ہو کہ نفس جو کچھ مانگے وہی کھایا پیا جائے تو عموماً نامرادیاں حاصل ہوتی ہیں کیونکہ نفس کی تو ایسی بھی خواہشات ہیں جو کبھی پوری ہو ہی نہیں سکتیں۔

Scanned by CamScanner

۱ تنور شکم دمبدم تافتن
پیٹ کا تنور ہر وقت گرم رکھنا
مصیبت بود روز نایافتن
ناداری کے دن مصیبت بن جاتا ہے

۲ بہ تنگی بریزاندت آب و رنگ
تنگ دستی کے وقت تیری رونق اور رنگ بگاڑ دیگا
چو وقت فراخی کنی معدہ تنگ
جب خوشحالی کے وقت تو پیٹ بھر کے کھائے گا

۳ کشد مرد پرخوارہ بار شکم
بسیار خوار آدمی پیٹ کا بوجھ کھینچتا ہے
وگر در نیابد کشد بار غم
اور اگر نہ پائے تو غم کا بوجھ اٹھاتا ہے

۴ شکم بندہ بسیار بینی خجل
تو دیکھے گا کہ پیٹ کا بندہ بہت ذلیل ہوتا ہے
شکم پیش من تنگ بہتر کہ دل
میرے نزدیک پیٹ کی تنگی دل کی تنگی سے بہتر ہے

حکایت در مذلت بسیار خوردن
زیادہ کھانے کی ذلت کا بیان

۶ چہ آوردم از بصرہ دانی عجب
تو کیا جانے میں بصرہ سے کتنی عجیب چیز لایا ہوں
حدیثے کہ شیریں تر از رطب
ایسی کہانی جو تر کھجور سے بھی زیادہ میٹھی ہے

۷ تنے چند در خرقۂ راستاں
ہم چند آدمی راستبازوں کے لباس میں
گذشتیم بر خاک خرماستاں
ایک نخلستان پر گزرے

۸ یکے در میاں معدہ انبار بود
بیچ میں ایک بڑے معدے والا بھی تھا
ز پرخواری خویش پرخوار بود
اپنی بسیار خواری کی وجہ سے بہت ذلیل ہوتا تھا

۹ میاں بست مسکین و شد بر درخت
بیچارے نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھ گیا
وزاں جا بگردن در افتاد سخت
اور وہاں سے گردن کے بل بری طرح گرا

۱۰ نہ ہر بار خرما تواں خورد و برد
کھجوریں ہر بار کھائی اور لیجائی نہیں جا سکتیں
لت انبان بد عاقبت خورد و مرد
پیٹو نے برا انجام پایا اور مر گیا

۱۔ تنور شکم پیٹ کا تنور۔ دمبدم ہر وقت۔ تافتن گرم کرنا۔ بود ہو وے۔ روز نایافتن نہ پانے کے دن ۲۔ بہ تنگی تنگی کے وقت میں۔ بریزاندت گرا دے گا تیرا۔ آب و رنگ رونق اور رنگ ۳۔ کشد کھینچتا ہے۔ مرد پرخوارہ زیادہ کھانے والا آدمی۔ بار شکم پیٹ کا بوجھ۔ در نیابد نہ پاوے۔ کشد کھینچے۔ بار غم غم کا بوجھ ۴۔ شکم بندہ پیٹ کا غلام۔ بسیار بہت۔ بینی دیکھے تو۔ خجل شرمندہ۔ پیش من میرے سامنے۔ کہ دل کہ دل سے ۵۔ مذلت ذلت۔ بسیار خوردن بہت کھانا ۶۔ چہ کیا۔ آوردم لایا میں۔ بصرہ عراق کا ایک شہر۔ دانی تو جانتا ہے۔ حدیثے کہ ایسی بات جو کہ۔ شیریں تر زیادہ میٹھی۔ رطب تازہ کھجور ۷۔ تنے چند چند آدمی۔ خرقۂ راستاں سچوں کی گودڑی میں۔ گذشتیم گزرے ہم۔ خاک خرماستان نخلستاں کی مٹی ۸۔ یکے در میاں ایک بیچ میں۔ معدہ انبار بڑے معدے والا۔ بود تھا۔ پرخواری زیادہ کھانا۔ خویش اپنا۔ پرخوار بہت ذلیل ۹۔ میاں کمر۔ بست باندھی اس نے۔ شد چڑھ گیا۔ وزاں جا اور اس جگہ سے۔ بگردن گردن کے بل۔ در افتاد گر پڑا ۱۰۔ خرما کھجور۔ تواں خورد کھا سکتے ہیں۔ تواں برد لے جا سکتے ہیں۔ لت انباں لت پیٹ۔ انبان مشکیزہ یعنی بڑے پیٹ والا۔ بد برا۔ عاقبت انجام۔ خورد دکھایا۔ مرد مر گیا

تشریح: (۱) اگر ہر وقت پیٹ بھر کے کھانا معمول ہو جائے تو تنگدستی کے وقت جب نہیں ملے گا یا کم ملے گا تو بڑی مصیبت ہوگی۔ (۲) خوش حالی کے وقت اگر معدہ ٹھونس کے بھرا جائے تو ناداری کے وقت سوال پہ مجبور ہونا پڑے گا جس سے ساری عزت خاک میں مل جائے گی (۳) پیٹو آدمی خوب کھا کر پیٹ کا بوجھ اٹھاتا ہے جب نہ ملے تو اسے غم کا بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے (۴) پیٹ کے بندے عام طور پر ذلیل ہوتے ہیں اس لئے نایابی کے وقت جو دل تنگی ہوتی ہے اس کی بہ نسبت پیٹ کو تنگ کر لینا بہتر ہے (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بسیار خوری کی عادت اکثر انسان کو ذلیل کرتی ہے بلکہ بسا اوقات موت کا سبب بھی بن جاتی ہے (۶) میں بصرہ سے ایسی کہانی سمیٹ کر لایا ہوں جو تازہ کھجوروں سے زیادہ میٹھی ہے (۷) ہم چند درویش فقیرانہ لباس پہنے ایک نخلستان کے پاس سے گزرے جس میں کھجوریں لگی ہوئی تھیں (۸) ہمارے درمیان ایک پیٹو آدمی بھی تھا جسے عموماً اپنی بسیار خواری کی وجہ سے ذلت اٹھانی پڑتی تھی (۹) وہ کھجوریں کو دیکھ کر للچایا اور لنگوٹ کس کر درخت پر چڑھ گیا اور درخت کے اوپر سے گردن کے بل گر پڑا (۱۰) درخت پر چڑھنے والا ہمیشہ ہی کھجوریں نہیں کھاتا کبھی اسے گر کر مرنا بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی گرا اور مر گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ رئیس دہ آمد کہ ایں را کہ کشت
گاؤں کا نمبردار آیا کہ اسکو کس نے مارا
بگفتم مزن بانگ بر ما درشت
میں نے کہا کہ ہمیں ڈانٹ ڈپٹ نہ کر

۲ شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ
پیٹ نے اس کا دامن شاخ سے کھینچ لیا ہے
بود تنگ دل رودگانے فراخ
کیونکہ کھلی انتڑی والا تنگ دل ہوتا ہے

۳ شکم بند دست ست و زنجیر پائے
پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی بیڑی ہے
شکم بندہ نادر پرستد خدائے
پیٹ کا بندہ خدا پرستی کم ہی کرتا ہے

۴ سراسر شکم شد ملخ لاجرم
ٹڈی سراسر پیٹ بن گئی
بپایش کشد مور کوچک شکم
تو لازماً چھوٹے پیٹ والی چیونٹی اسے ٹانگ سے کھینچتی ہے

۵ برو اندرونے بدست آر پاک
جا پاک و صاف باطن حاصل کر
شکم پر نخواہد شد الا بخاک
پیٹ تو مٹی کے سوا پر نہیں ہو سکے گا

حکایت
کہانی

۶ شکم صوفئے را زبوں کرد و فرج
ایک صوفی کو پیٹ اور شرمگاہ نے تنگ کیا
دو دینار بد ہر دو آں کرد خرج
اس کے پاس دو دینار تھے اس نے دونوں خرچ کر دیئے

۷ یکے گفتش از دوستاں در نہفت
دوستوں میں سے ایک نے اسے چپکے سے کہا
چہ کردی بدیں ہر دو دینار گفت
وہ دونوں دینار تو نے کیا کیئے وہ بولا

۸ بدینارے از پشت راندم نشاط
ایک دینار کے ساتھ میں نے پشت سے منی نکالی ہے
بدیگر شکم را کشیدم سماط
دوسرے کے ساتھ پیٹ کے لئے دسترخوان سجایا

۹ فرومایگی کردم و ابلہی
میں نے کمینگی اور حماقت کی ہے
کہ ایں ہمچناں پر نشد آں تہی
کہ یہ تو بھرا ہی نہیں اور وہ خالی ہو گئی

۱۔ رئیس دہ گاؤں کا سردار آمد آیا ایں را اس کو کہ کشت کس نے مارا بگفتم میں نے کہا مزن مت مار بانگ آواز بر ما ہم پہ درشت سخت ۲۔ شکم پیٹ اندر کشیدش اس کو اندر کھینچا بود ہوتا ہے رودگانے فراخ چوڑی انتڑی والا ۳۔ شکم پیٹ بند دست ست ہاتھ کی قید ہے زنجیر پا پاؤں کی بیڑی شکم بندہ پیٹ کا غلام نادر پرستد کم پوجتا ہے
۴۔ سراسر بالکل شکم شد پیٹ بن گئی لاجرم لازماً بپایش پاؤں سے اس کو کشد کھینچتی ہے مور کوچک شکم چھوٹے پیٹ والی چیونٹی
۵۔ برو جا اندرونے پاک صاف باطن بدست آر ہاتھ میں لا شکم پیٹ پر نخواہد شد بھر نہیں سکتا الا مگر بخاک مٹی سے
۶۔ صوفئے ایک صوفی کو زبوں کرد عاجز کیا فرج شرمگاہ دینار اشرفی سونے کا سکہ بد اصل میں بود تھا ہر دو دونوں آں اس نے کرد خرج خرچ کر دیئے
۷۔ یکے ایک گفتش اس کو کہا در نہفت تنہائی میں چھپا کر چہ کردی کیا کیئے تو نے بدیں ہر دو دینار وہ دونوں دینار گفت اس نے کہا ۸۔ بدینارے ایک دینار سے از پشت کمر سے راندم چلائی میں نے نشاط مستی یعنی شہوت نکالی بدیگر دوسرے سے شکم را پیٹ کے لیے کشیدم کھینچا میں نے سماط دسترخوان ۹۔ فرومایگی کمینگی کردم کی میں نے ابلہی بے وقوفی کہ ایں کیونکہ یہ پر دیپیٹ ہمچناں ویسے ہی پر نشد نہ بھرا آں وہ مراد پشت تہی خالی

تشریح: (۱) گاؤں کے نمبردار نے آکر ہمیں ڈانٹنا شروع کیا کہ اس کو کس نے مار دیا ہے میں نے کہا جناب ہمیں نہ ڈانٹو قصہ سنو (۲) یہ پیٹو آدمی تھا پیٹ نے اس کا دامن شاخ کے اوپر سے کھینچ کر گرا دیا ہے عموماً بڑے معدے والا تنگ دل ہی ہوتا ہے (۳) پیٹ انسان کے لئے ہتھکڑی بھی بن جاتا ہے اور بیڑی بھی اسی لئے پیٹو آدمی کو عبادت کی کم توفیق ہوتی ہے کہ وہ پیٹ کے دھندوں ہی سے فرصت نہیں پاتا (۴) مکڑی جب زیادہ کھا کھا کر سراپا پیٹ بن جاتی ہے تو دیکھو اس کا انجام کتنا عبرتناک ہوتا ہے ایک چھوٹے پیٹ والی ننھی سی چیونٹی اسے ٹانگ سے پکڑ کر کھینچے پھرتی ہے یہی انجام ہر پیٹو کا ہو سکتا ہے (۵) پیٹ تو ایسی چیز ہے جسے قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اس لئے اسے بھرنے کی بجائے باطن پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ پیٹ پرستی اور شہوت پرستی انسان کی ذلت کا سبب بنتی ہیں اس لئے ان دونوں شہوتوں کو لگام دینی چاہیئے (۷) کسی صوفی کو پیٹ اور شرمگاہ کی شہوت نے ستایا اس کے پاس دو دینار تھے جنہیں خرچ کر کے اس نے دونوں شہوتیں پوری کر لیں (۸) اس کے کسی دوست نے پوچھا بھئی وہ دینار کیا ہوئے (۹) اس نے کہا ایک دینار سے پشت کی شہوت پوری کر لی دوسرے سے پیٹ کا ایندھن بھر لیا (۱۰) لیکن یہ میری بے وقوفی تھی کیونکہ منی نکل جانے کی وجہ سے پشت تو خالی ہو گئی پر پیٹ نہ بھر سکا۔

Scanned by CamScanner

1 غذا اگر لطیف است وگر سرسری
غذا خواہ پر لطف ہے یا معمولی
چو دیرت بدست اوفتد خوش خوری
جب دیر سے ہاتھ آئے تو خوب کھائیگا

2 سر آنگہ ببالیں نہد ہوشمند
عقلمند تکیے پہ سر اس وقت رکھتا ہے
کہ خوابش بقہر آورد در کمند
جب نیند اسے زبردستی پھانس لے

3 مجال سخن تا نیابی مگوئے
جب تک بات کی گنجائش نہ پائے مت بول
چو میداں نہ بینی نگہدار گوئے
جب میداں صاف نہ دیکھے تو گیند کو محفوظ رکھ

4 مگوئی دمنہ تا توانی قدم
جب تک طاقت ہو نہ تو کہہ نہ قدم رکھ
از اندازہ بیرون وز اندازہ کم
اندازے سے باہر اور اندازے سے کم

حکایت ۵
کہانی

6 یکے نیشکر داشت در طبقری
طبقری میں ایک شخص کے پاس گنے کا کھیت تھا
چپ وراست گردید بر مشتری
وہ خریداری کے لئے دائیں بائیں گھوما

7 بصاحبدلے گفت در کنج دہ
اس گاؤں کے کونے میں ایک صاحب دل کو کہا
کہ بستاں چوں دست یابی بدہ
کہ تو لے لے جب پیسے ہوں گے دے دینا

8 بگفت آں خردمند نیکو سرشت
اس نیک طبع عقلمند نے ایسا
جوابے کہ بر دل بباید نوشت
جواب دیا جو دل پر لکھنا چاہیئے

9 ترا صبر بر من نباشد مگر
شاید تجھے تو مجھ پر صبر نہیں آئے گا
ولیکن مرا باشد از نیشکر
لیکن مجھے گنے سے صبر آ سکتا ہے

10 حلاوت ندارد شکر در نیش
اس شکر کے گنے میں مٹھاس نہیں ہوتی
چو باشد تقاضائے تلخ از پیش
جس کے پیچھے تلخ تقاضا ہو

۱۔ غذا خوراک لطیف پر لطف مزیدار است ہے سرسری معمولی چو جب دیرت دیر سے تجھ کو بدست اوفتد ہاتھ میں پڑے خوشخوری اچھی طرح کھائے تو

۲۔ آنگہ اس وقت بہ بالیں تکیے پر نہد رکھتا ہے کہ خوابش جبکہ نیند اسکو بقہر زبردستی آورد لاوے در کمند جال میں

۳۔ مجال سخن بات کی گنجائش تا نیابی جب تک نہ پاوے تو مگوئے مت کہہ چو جب نہ بینی نہ دیکھے تو نگہدار گوئے گیند کو محفوظ رکھ

۴۔ مگوئی و منہ مت کہہ اور مت رکھ تا توانی جب تک تو طاقت رکھے بیرون باہر وز اندازہ اور اندازے سے

۶۔ یکے ایک نیشکر گنا داشت رکھتا تھا طبقری ترکستان کا ایک شہر چپ و راست دائیں بائیں گردید پھرا وہ بر مشتری گاہک پہ

۷۔ بصاحبدلے ایک دل والے کو گفت کہا اس نے کنج دہ گاؤں کا کونہ بستاں لے لے چوں جب دست یابی ہاتھ پاوے تو یعنی گنجائش پاوے بدہ دے دے

۸۔ بگفت اس نے کہا آں خردمند اس عقلمند نے نیکو سرشت نیک طبع طبیعت والا جوابے کہ ایسا جواب جو کہ بباید نوشت لکھنا چاہیئے

۹۔ ترا تجھکو بر من مجھ پہ نباشد نہیں ہوگا مگر شاید مرا مجھ کو باشد ہو سکے گا از نیشکر گنے سے ۱۰۔ حلاوت مٹھاس ندارد نہیں رکھتا در نیش اپنے گنے میں چو باشد جب کہ ہووے تقاضائے تلخ کڑوا تقاضا از پیش اس کے پیچھے

تشریح: (۱) خوراک کتنی اچھی ہو یا بالکل معمولی اس میں مزا جب آتا ہے کہ خوب بھوک چمک اٹھنے پر کھائی جائے (۲) اسی طرح عقلمند لوگ سونے کے واسطے اس وقت لیٹتے ہیں جب نیند کا خمار انہیں زبردستی لٹا دیتا ہے (۳) موقع اور محل بات کرنے کی اجازت دیتا ہو تو کہو ورنہ خاموش رہو گویا میدان خالی نہ ہو تو گیند کو روکے رکھو (۴) نہ تو اندازے سے زیادہ بولنا اور نہ اندازے سے باہر قدم رکھنا چاہیئے اسی طرح نہ اندازے سے کم بولے اور نہ اندازے سے کم پہ قدم رکھے (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ادھار اٹھا کر نفس کے تقاضے پورے کرنے کی بجائے نفس ہی سے ادھار کر لو اور اس کو صبر کا پابند بنا لو (۶) شہر طبقری میں گنے کا ایک کاشتکار تھا جسے گنا فروخت کرنے کے لئے گاہک کی ضرورت تھی وہ گاہک کی تلاش میں ہر طرف گیا (۷) جب اسے کوئی گاہک نہ ملا تو ایک صاحب دل سے کہنے لگا بھئی تمہیں لے لو اور پیسوں کی فکر نہ کرو جب تمہارے پاس ہوں گے دے دینا (۸-۹) اس نیک طبع عقیل آدمی نے بڑا اچھا جواب دیا کہ میں تو گنے سے صبر کر سکتا ہوں مگر تم تقاضے سے صبر نہیں کر سکو گے اس لئے میں گنا نہیں خریدتا (۱۰) جس گنا چوسنے کے بعد قرضخواہ کے تلخ تقاضے کا سامنا کرنا پڑے اس گنے میں کوئی مزا نہیں ہوتا۔

حکایت
کہانی

امیر ختن جامۂ از حریر ۲ بہ پیرے فرستاد روشن ضمیر
ختن کے امیر نے ایک ریشمین جوڑا — کسی روشن ضمیر بزرگ کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین ۳ کہ بر شاہِ عالم ہزار آفریں
اس نے پہن لیا اور ہاتھ اور زمین کو بوسہ دیا — کہ شاہِ عالم پر ہزار آفریں ہو

چہ خوبست تشریفِ شاہِ ختن ۴ وز و خوب تر خرقۂ خویشتن
شاہِ ختن کی خلعت کیا خوب ہے — لیکن اپنی گودڑی اس سے بھی خوب تر ہے

گر آزادۂ بر زمین خسپ و بس ۵ مکن بہر قالی زمیں بوس کس
اگر تو آزاد ہے تو زمین پر سو لے — قالین کے واسطے کسی کی زمین بوسی نہ کر

حکایت
کہانی

یکے ناں خورش جز پیازے نداشت ۷ چو دیگر کساں برگ و سازے نداشت
ایک شخص پیاز کے سوا کوئی سالن نہ رکھتا تھا — دوسرے لوگوں کی طرح اسکے پاس ساز و سامان نہیں تھا

پراگندۂ گفتش اے خاکسار ۸ برو طبخے از خوانِ یغما بیار
ایک بیہودہ گو نے اس سے کہا کہ اے ذلیل آدمی — جا لنگر سے سالن لے آ!

بخواہ و مدار از کس اے خواجہ باک ۹ کہ مقطوع روزی شود شرمناک
مانگ لے اے صاحب کسی سے شرم نہ کر — کیونکہ شرمانے والا روزی سے محروم ہوتا ہے

قبا بست و چابک نوردید دست ۱۰ قبایش دریدند و دستش شکست
اس نے قبا سمیٹی اور جلدی سے آستین چڑھائی — لوگوں نے اس کی قبا پھاڑ دی اور اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا

۱۔ امیر ختن ختن کا حکمران ختن ترکستان کا ایک صوبہ ہے جو دنیا بھر کو کستوری جیسی قیمتی چیز برآمد کرتا ہے جامہ کپڑا حریر ریشم پیرے ایک بوڑھے کو فرستاد بھیجا روشن ضمیر روشن دل والا ۲۔ بپوشید اس نے پہنا بوسید چوما دست ہاتھ شاہِ عالم جہان کا بادشاہ آفریں شاباش ۳۔ چہ کیا خوبست اچھا ہے تشریف خلعت شاہ ختن ختن کا بادشاہ وز و اور اس سے خوب تر زیادہ اچھی خرقۂ خویشتن اپنی گودڑی ۴۔ آزادۂ آزاد آدمی ہے تو خسپ سو جا بس صرف مکن مت کر بہر قالی قالین کے واسطے زمین بوس کس کسی کی زمین کو چومنا ۶۔ یکے ایک نانِ خورش روٹی کھانے کی چیز یعنی سالن جز سوائے نداشت نہیں رکھتا تھا چو مثل دیگر کساں دوسرے لوگ برگ و سازے ساز و سامان ۷۔ پراگندۂ ایک پریشان باتیں کرنے والا گفتش کہا اسکو خاکسار ذلیل برو جا طبخے کوئی سالن خوانِ یغما لوٹ کا دسترخوان مراد لنگر بیار لے آ ۹۔ بخواہ مانگ لے مدار مت رکھ اے خواجہ اے صاحب از کس کسی سے باک خوف مقطوعِ روزی کٹی ہوئی روزی والا یعنی محروم شود ہوتا ہے شرمناک شرمیلا ۱۰۔ قبا بست اس نے قبا باندھ لی چابک جلدی نوردید لپیٹ لیا دست ہاتھ قبایش اس کی قبا دریدند پھاڑ دی دستش اس کا ہاتھ شکست ٹوٹ گیا۔

تشریح:- (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنی پھٹی پرانی گودڑی شاہی خلعت سے کہیں زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں کسی کا ممنون ہونا نہیں پڑتا (۱) ختن کے بادشاہ نے کسی بزرگ کے پاس ریشمین جوڑا بھیجا (۲) اس نے جوڑا پہن لیا اور خلعت لانے والوں کے ہاتھ چومے اور جھک کے اس کو سلامی دی کہ بادشاہ کا اقبال بلند ہو (۴) فرمایا کہ بادشاہ کی خلعت اگرچہ بے بہا ہے لیکن اپنی گودڑی اس سے بھی زیادہ قیمتی ہے (۵) آزاد طبع آدمی فرشِ زمین پر تو سو لیتا ہے لیکن قالین کے لئے کسی کے سامنے سوال نہیں کرتا (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ پیاز کے ساتھ نانِ جویں کھا لینا پرائے دسترخوان پر گوشت اور قورمہ کھانے سے بہتر ہے (۷) کسی شخص کے پاس بطورِ سالن صرف پیاز تھا دیگر کوئی سامان نہیں تھا (۸) کسی بکواسی نے اسے مشورہ دیا کہ شاہی لنگر جو جاری ہے وہاں سے سالن لے آ (۹) مانگنے میں شرم نہ کر وہ شرم کرنے والا بھوکا مرتا ہے (۱۰) یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور وہ فوراً جانے کے لئے طیار ہوا اور اچکن پہن کر چلا گیا وہاں بھیڑ میں اس کی اچکن پھٹ گئی اور ہاتھ ٹوٹ گیا۔

۱ شنیدم کہ میگفت و خوں مے گریست | کہ اے نفس خود کردہ را چارہ نیست

میں نے سنا کہ وہ خون رو تا ہوا کہہ رہا تھا | کہ اے نفس اپنی کرتوت کا کوئی علاج نہیں ہے

۲ بلا جوئے باشد گرفتار آز، | من و خانہ من بعد و نان و پیاز

حرص کا قیدی مصیبتوں کا متلاشی ہوتا ہے | آج کے بعد میں ہوں گا اور گھر اور روٹی اور پیاز

۳ جویں نان کہ از سعی بازو خورم | بہ از میدہ بر خوان اہل کرم

وہ جو کی روٹی جو اپنے بازو کی محنت سے کھاؤں | اہل کرم کے دسترخوان کے میدے سے بہتر ہے

۴ چہ دل تنگ خفت آں فرومایہ دوش | کہ بر سفرۂ دیگراں داشت گوش

وہ کمینہ کل رات کتنا تنگ دل سویا | جو دوسروں کے دسترخوان پر کان دھرے بیٹھا تھا

حکایت

کہانی

۶ یکے گربہ در خانۂ زال بود، | کہ برگشتہ ایام و بدحال بود

ایک بلی کسی بڑھیا کے گھر میں تھی | جو پھرے دنوں والی بدحال تھی

۷ رواں شد بمہماں سرائے امیر | غلامان حاکم زدندش بہ تیر

وہ امیر کے مہمان خانہ کی طرف چلی گئی | حاکم کے غلاموں نے اسے تیر مارا

۸ رواں خونش از استخواں مے چکید | ہمے گفت از ہول جاں میدوید

اس کا بہتا خون ہڈیوں سے ٹپک رہا تھا | وہ جان کے خوف سے دوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی

۹ اگر جستم از دست ایں تیر زن | من و موش و ویرانۂ پیر زن،

اگر میں اس تیر انداز کے ہاتھ سے بچ گئی | تو میں ہوں گی اور چوہے اور بڑھیا کا ویرانہ

۱۰ نیرزد عسل جانِ من زخم نیش | قناعت نکوتر بدوشاب خویش

جانِ من شہد ڈنک کے زخم کا متبادل نہیں | اپنے انگور کے شیرے پر قناعت زیادہ بہتر ہے

۱۔ شنیدم میں نے سنا میگفت کہتا تھا مے گریست رونا تھا خود کردہ اپنے کئے ہوئے کا چارہ علاج نیست نہیں ہے ۲۔ بلا جوئے مصیبت ڈھونڈنے والا باشد ہوتا ہے گرفتار آز حرص کا قیدی من و خانہ میں اور گھر من بعد اس کے بعد نان روٹی ۳۔ جویں نان جو کی روٹی سعی بازو بازو کی کوشش خورم کھاؤں میں بہ بہتر خوانِ اہلِ کرم بخشش کرنے والوں کا دسترخوان ۴۔ چہ کیا دل تنگ رنجیدہ خفت سویا آں فرومایہ وہ کمینہ دوش کل رات سفرہ دیگراں دوسروں کا دسترخوان داشت رکھتا تھا گوش کان ۶۔ یکے ایک گربہ بلی خانۂ زال بڑھیا کا گھر بود تھی برگشتہ ایام پھرے دنوں والی بدحال بری حالت والی ۷۔ رواں شد چلی گئی بمہماں سرائے امیر امیر کے مہمان خانے میں غلامانِ حاکم حاکم کے غلام زدندش مارا اس کو بہ تیر تیر سے ۸۔ رواں خونش اس کا جاری خون استخواں ہڈی مے چکید ٹپکتا تھا ہمے گفت کہتی تھی وہ ہولِ جاں جان کا خوف میدوید دوڑتی تھی ۹۔ از دست ایں تیرزن اس تیر مارنے والے کے ہاتھ سے من و موش میں اور چوہا ویرانۂ پیر زن بوڑھی عورت کا ویران گھر ۱۰۔ نیرزد برابر نہیں ہو سکتا عسل شہد جانِ من میری جان زخم نیش ڈنگ کا زخم قناعت صبر نکوتر بہت اچھی بدوشاب خویش اپنے انگور کے شیرے پر

تشریح: (۱) وہ روتا ہوا واپس آیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا یہ مصیبت تو نے خود مول لی ہے کوئی اس کا کیا علاج کرے (۲) حریص آدمی ہمیشہ مصائب میں مبتلا ہوتا ہے میں تو آج کے بعد کبھی گھر سے نہ نکلوں گا جو روکھی سوکھی ہوگی کھا کر گزارہ کر لوں گا (۳) اپنی محنت مشقت سے اگر جو کی روٹی بھی مل جائے وہ پرائے دسترخوان کے شیرمال سے بہتر ہے (۴) غیر کے دسترخوان کی امید رکھنے والا کتنا دردمند اور زخمی ہو کر سویا اس سے لالچی لوگوں کو عبرت ہونی چاہئے (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ طمع انسان کو مبتلائے مصیبت کرتی ہے اس لئے طمع چھوڑ کر اپنے ساگ پات پر گزارا کر لینا زیادہ بہتر ہے (۶) مصائب کی ماری ہوئی کسی بڑھیا کے گھر ایک بلی رہتی تھی جسے بچے کھچے ٹکڑے مل جاتے تھے (۷) ایک دن وہ تر مال کھانے کے لئے امیر شہر کے مہمان خانہ میں جا نکلی وہاں کے نگرانوں نے اسے تیر کا نشانہ بنایا (۸) زخمی ہو کر وہاں سے بھاگی جب کہ ہڈیوں تک سے خون بہہ رہا تھا۔ (۹) وہ بھاگتے ہوئے کہتی جا رہی تھی اگر آج تیر سے میری جان بچ گئی تو میں جو ہے کھا کر گزر کر لوں گی یہ بڑھیا کا ویرانہ نہیں چھوڑوں گی (۱۰) شہد حاصل کرنے کے لئے مکھیوں کے جو ڈنگ سہنے پڑتے ہیں اس سے کہیں بہتر ہے کہ اپنے شیرے پہ قناعت کر لو اور شہد کی طمع چھوڑ دو

Scanned by CamScanner

۱ خداوند ازاں بندہ خرسند نیست — کہ راضی بقسمِ خداوند نیست
اللہ پاک اس بندے سے خوش نہیں رہیں — جو خدا کی تقسیم پر راضی نہیں ہے

حکایت مردِ کوتاہ نظر و زنِ عالی ہمت

تنگ نظر مرد اور بلند ہمت عورت کا واقعہ

۳ یکے طفل دنداں بر آوردہ بود — پدر سر بفکرت فرو بردہ بود
ایک بچے نے دانت نکال لیئے تھے — باپ نے فکر میں سر جھکایا ہوا تھا

۴ کہ من نان و برگ از کجا آرمش — مروت نباشد کہ بگذارمش
کہ میں اس کے لئے کھانا اور سامان کہاں سے لاؤں گا — یہ بھی مروتی نہیں ہے کہ میں اسے چھوڑ کے چلا جاؤں

۵ چو بیچارہ گفت ایں سخن پیش جفت — نگر تا زن او را چہ مردانہ گفت
جب بیچارے نے بیوی کے سامنے یہ بات کہی — دیکھ کہ عورت نے اسے کیا مردانہ جواب دیا

۶ مخور ہول ابلیس تا جاں دہد — ہماں کس کہ دنداں دہد ناں دہد
شیطان کا خوف نہ کھا کیونکہ مرتے دم تک — جس نے دانت دیئے ہیں وہ روٹی بھی دیگا

۷ تواناست آخر خداوند زور — کہ روزی رساند تو چندیں مشور
طاقتور خدا آخر قادر ہے — کہ روزی پہنچائے تو اتنا پریشان نہ ہو

۸ نگارندۂ کودک اندر شکم — نویسندۂ عمر و روزیست ہم
پیٹ کے اندر بچے کے نقش بنانے والا — عمر اور روزی کا بھی لکھنے والا ہے

۹ خداوندگارے کہ عبدے خرید — بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید
جو آقا کوئی غلام خریدتا ہے — وہ اس کو سنبھالتا ہے تو جس نے غلام کو پیدا کیا وہ کیسے نہیں سنبھالیگا

۱۰ ترا نیست آں تکیہ بر کردگار — کہ مملوک را بر خداوندگار
تجھ کو خدا کی ذات پہ وہ بھروسہ نہیں — جو ایک غلام کو آقا پہ ہوتا ہے

۱۔ ازاں بندہ اس بندے سے خرسند خوش نیست نہیں ہے بقسمِ خداوند خدا کی تقسیم پہ
۲۔ کوتاہ نظر تنگ نظر زنِ عالی ہمت بلند ہمت عورت ۳۔ یکے ایک طفل بچہ دنداں جمع دانت بر آوردہ نکالے ہوئے بود تھا پدر باپ سر بفکرت سر فکر میں فرو بردہ جھکائے ہوئے بود تھا ۴۔ من میں نان و برگ روٹی اور سامان کجا کہاں آرمش اس کو لاکر دوں مروت احسان نباشد نہیں ہوگا بگذارمش کہ اس کو چھوڑ جاؤں
۵۔ گفت کہا ایں سخن یہ بات پیش جفت بیوی کے سامنے نگر دیکھ تا کہ زن عورت چہ مردانہ کیسا مردانہ گفت کہا
۶۔ مخور مت کھا ہول ابلیس شیطان کا خوف تا جاں دہد جب تک وہ جان دیوے یعنی مرے ہماں کس کہ وہی شخص جو کہ دنداں دہد دانت دیتا ہے ناں روٹی دہد دیوے گا توانا ست قدرت والا ہے خداوند زور طاقت کا مالک رساند پہنچائے چندیں اتنا مشور مت شور کر
۸۔ نگارندہ کودک بچے کے نقش بنانے والا اندر شکم پیٹ میں نویسندہ عمر و روزیست روزی اور عمر کا بھی لکھنے والا ہے ہم بھی
۹۔ خداوندگارے وہ خداوند یعنی آقا عبدے کوئی غلام خرید اس نے خریدا بدارد اسکو رکھتا ہے فکیف پس کیسے آنکہ جو کہ عبد آفرید غلام کو پیدا کیا ترا نیست تجھکو نہیں ہے آں تکیہ وہ بھروسہ کردگار خدا کہ جتنا کہ مملوک غلام خداوندگار مالک

تشریح: (۱) جو شخص اپنی قسمت پہ راضی نہیں اس سے خدا بھی خوش نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے خدا کی تقسیم پہ اعتراض ہے (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اولاد کے اخراجات کی فکر سے باپ کو منصوبہ بندی نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی گھر چھوڑ کے بھاگنا چاہیئے۔ کیونکہ جس ذات نے انکو پیدا کیا ہے وہ انکی روزی کا انتظام بھی خود ہی کرے گی (۳) کسی شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جب وہ دانت نکالنے لگا تو اسے بڑی فکر ہوئی (۴) کہ میں اسے کہاں سے لاکر کھلاؤں گا۔ یہ بھی مناسب نہیں کہ اس معصوم کو چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤں (۵) اس نے اپنی پریشانی کا بیوی کے سامنے اظہار کیا تو اس نے خوب جواب دیا (۶) کہ یہ شیطانی خطرہ تیرے دل میں کیوں سمایا ہے جس نے اسے دانت دیئے ہیں وہ روٹی نہیں دیگا (۷) وہ رزاق مضبوط قوتوں کا مالک ہے وہ اس کی روزی کا سامان خود کرے گا تجھے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں (۸) جو ماں کے پیٹ میں بچے کی تصویر بنا سکتا ہے وہ اس کی عمر کو دانہ اور روزی کو فراخ بھی کر سکتا ہے (۹) کوئی آقا اگر غلام خرید لائے تو وہ اس کی تمام ضروریات کا کفیل ہوتا ہے پھر جس خدا نے اسے پیدا کیا ہو وہ اس کی ضروریات کو کیسے بھلا دے گا

(۱۰) تجھے تو اپنے خدا پہ اتنا بھی بھروسہ نہیں جتنا غلام کو آقا پر ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

١ شنیدی کہ در روزگارِ قدیم
تو نے سنا کہ پہلے زمانہ میں
شدے سنگ در دستِ ابدال سیم
ابدال کے ہاتھ میں پتھر چاندی بن جاتا تھا

٢ نہ پنداری ایں قول معقول نیست
تو یہ نہ سمجھنا کہ نامعقول بات ہے
چوں قانع شدی سیم و سنگت یکیست
جب تو قانع ہو جائے تو چاندی اور پتھر برابر ہے

٣ چوں طفل اندروں دارد از حرص پاک
جب بچہ دل کو حرص سے پاک رکھتا ہے
چہ مشتے زرش پیش و چہ مشتِ خاک
اس کو کیا سونے کی اور کیا خاک کی مٹھی

٤ خبر دہ بدرویش سلطان پرست
شاہ پرست درویش کو خبر کر دے
کہ سلطاں ز درویش مسکیں ترست
کہ بادشاہ درویش سے زیادہ مسکین ہے

٥ گدا را کند یک درم سیم سیر
فقیر کو ایک درم چاندی سیر کر دیتی ہے
فریدوں بملکِ عجم نیم سیر
فریدوں ملکِ عجم لے کر بھی نیم سیر ہے

٦ نگہبانیٔ ملک و دولت بلاست
ملک و دولت کی نگہبانی مصیبت ہے
گدا پادشاہ است و نامش گداست
فقیر بادشاہ ہے اور اس کا نام فقیر ہے

٧ گدائے کہ بر خاطرش بند نیست
جس فقیر کے دل پر فکر نہیں ہے
بہ از بادشاہے کہ خرسند نیست
وہ اس بادشاہ سے بہتر ہے جو خوش نہیں ہے

٨ بخسپند خوش روستائی و جفت
گنوار اپنی بیوی کے ساتھ آرام سے سوتا ہے
بذوقے کہ سلطاں در ایوان نخفت
ایسے مزے سے کہ بادشاہ محل میں نہیں سو سکتا

٩ چو سیلابِ خواب آمد و مرد برد
جب نیند کا سیلاب آیا اور مرد کو بہا لے گیا
چہ بر تختِ سلطاں چہ بر دشتِ کرد
تو کیا تختِ شاہی پر اور کیا کرد کے جنگل میں

١٠ اگر پادشاہ است دگر پارہ دوز
خواہ بادشاہ ہے یا رفو گر!
چو خفتند گردد شبِ ہر دو روز
جب سو گئے تو دونوں کی رات دن ہو جائیگی

١۔ شنیدی تو نے سنا روزگارِ قدیم پرانا زمانہ شدے ہو جاتا تھا سنگ پتھر دستِ ابدال ابدال کا ہاتھ ابدال اولیاء اللہ کا ایک طبقہ سیم چاندی ٢۔ نہ پنداری تو نہ سمجھے ایں قول یہ بات معقول عقل کے مطابق نیست نہیں ہے چوں جب قانع صبر کرنے والا شدی ہو جائے تو سیم و سنگت تیرے سامنے چاندی اور پتھر یکیست برابر ہے ٣۔ چوں جب طفل بچہ اندروں اندر دارد رکھتا ہے چہ مشتے زرش اس کے سامنے کیا سونے کی مٹھی چہ کیا مشتِ خاک مٹی کی مٹھی ٤۔ خبر دہ خبر کر دے بدرویش سلطان پرست شاہ پرست فقیر کو سلطان بادشاہ مسکین تر زیادہ مسکین ٥۔ گدا فقیر کند کر دیتا ہے یک درم ایک درم یعنی چونی سیم چاندی سیر پیٹ بھرا فریدوں ایران کا ایک بادشاہ جسے کاوہ بھی کہتے ہیں بملکِ عجم عجم کے ملک کے ساتھ نیم سیر آدھا پیٹ بھرا بلاست مصیبت ہے گدا فقیر است ہے نامش اس کا نام گداست فقیر ہے ٧۔ گدائے کہ جو فقیر کہ بر خاطرش اس کے دل پر بند نیست فکر نہیں ہے بہ بہتر بادشاہے جو بادشاہ کہ خرسند خوش ٨۔ بخسپند سوتے ہیں روستائی دیہاتی جفت جوڑا یعنی بیوی بذوقے کہ ایسے مزے سے کہ سلطان بادشاہ در ایوان محل میں نخفت نہیں سویا ٩۔ چو جب سیلابِ خواب نیند کا سیلاب آمد آیا برد لے گیا چہ کیا تختِ سلطاں بادشاہ کا تخت دشتِ کرد کردستان کا جنگل عراق میں کرد قوم کا علاقہ ١٠۔ پارہ دوز رفوگر چو جب خفتند سو گئے گردد ہو جائیگی شبِ ہر دو دونوں کی رات روز دن

تشریح: (١، ٢) تو نے سنا ہوگا کہ پہلے زمانہ میں ابدال لوگوں کے ہاتھ میں پتھر سونا چاندی بن جاتا تھا اس بات کو نامعقول نہ خیال کرنا اصل بات یہ ہے کہ اگر انسان صابر و شاکر بن جائے تو اس کے نزدیک پتھر اور سونا برابر ہو جاتے ہیں (٣) معصوم بچہ جو پاک دل ہوتا ہے اس کو سونے اور مٹی میں کوئی فرق نہیں محسوس ہوتا (٤) شاہی چوکھٹ پر جھکنے والے فقیروں کو یہ معلوم نہیں کہ بادشاہ تو ان سے بھی زیادہ محتاج ہیں (٥) کیونکہ فقیر کو ایک چونی مل جائے تو اس کا پیٹ بھر جاتا ہے لیکن بادشاہ سارا عجم لے کر بھی بھوکا رہتا ہے پھر محتاج بادشاہ ہوا نہ کہ فقیر (٦) حکومت اور دولت کی حفاظت کی بھی ایک مصیبت ہے فقیر کو یہ پریشانی نہیں ہوتی اس لئے دراصل بادشاہ تو فقیر ہے جو بے فکر ہوتا ہے لیکن اس کا نام فقیر رکھ دیا گیا ہے اس لئے لوگ اسے محتاج سمجھتے ہیں (٧) جس فقیر کے دل میں کوئی فکر فاقہ نہ ہو وہ اس بادشاہ سے کہیں اچھا ہے جسے سکون کی خوشی حاصل نہیں ہوتی (٨) دیہاتی کسانوں کو دیکھو کہ میاں بیوی کتنے مزے سے سوتے ہیں جو بادشاہ کو بھی میسر نہیں حالانکہ وہ محلات میں سوتا ہے (٩) جب نیند آ جائے تو تختِ شاہی اور فرشِ خاک دونوں برابر ہو جاتے ہیں (١٠) بادشاہ ہو یا درزی رات کو سوتے ہیں تو دونوں کے لئے یکساں صبح ہوتی ہے یہ نہیں کہ بادشاہ کا دن تو طلوع ہو جاتے اور بے چارے درزی کی رات ہی پڑی رہے۔

۱ چو بینی توانگر سر از کبر مست
جب تکبر سے سرشار دولت مند کو دیکھے
برو شکر یزداں کن اے تنگدست
تو اے تنگدست اللہ کا شکر ادا کر

۲ نداری بحمد اللہ آں دسترس
کہ الحمدللہ تو وہ طاقت نہیں رکھتا
کہ برخیزد از دستت آزار کس
کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو تکلیف پہنچے

حکایت
کہانی

۴ رباخوارے از نردبانے فتاد
ایک سود خور سیڑھی سے گر پڑا
شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد
میں نے سنا کہ اسی دم جان دے دی

۵ پسر چند روزے گرستن گرفت
بیٹا چند دن روتا رہا
دگر با حریفاں نشستن گرفت
پھر دوستوں کے ساتھ مجلس شروع کر دی

۶ بخواب اندرش دید و پرسید حال
خواب میں اس کو دیکھا اور حال پوچھا
کہ چوں رستی از حشر و نشر و سوال
کہ حشر و نشر اور حساب سے کیسے چھوٹا

۷ بگفت اے پسر قصہ بر من مخواہ
اس نے کہا بیٹا یہ قصہ نہ چھیڑ
بدوزخ در افتادم از نردباں
میں سیڑھیوں سے سیدھا دوزخ میں گرا

حکایت
کہانی

۹ شنیدم کہ صاحبدلے نیک مرد
میں نے سنا کہ ایک صاحبدل نیک آدمی نے
یکے خانہ بر قامت خویش کرد
ایک مکان اپنے قد کے مطابق بنوایا

۱۰ کسے گفت میدانمت دسترس
کسی نے اس سے کہا کہ میں تیری گنجائش جانتا ہوں
کزیں خانہ بہتر کنی گفت بس
تو اس سے بہتر بنا سکتا ہے اس نے کہا چپ رہ!

ا۔ چو جب بینی دیکھے تو توانگر دولت مند سر از کبر تکبر سے بھرا ہوا سر برو جا شکر یزداں اللہ کا شکر کن کر تنگدست فقیر ۲۔ نداری نہیں رکھتا بحمد اللہ اللہ کے شکر سے آں وہ دسترس طاقت برخیزد اٹھ سکے پہنچ سکے از دستت تیرے ہاتھ سے آزار کس کسی کی تکلیف ۴۔ رباخوارے ایک سود خور زردبانے سیڑھی فتاد گر پڑا شنیدم میں نے سنا ہم در نفس اسی وقت میں جاں بداد جان دے دی ۵۔ پسر بیٹا چند روزے چند دن گرستن رونا گرفت شروع کیا دگر پھر با حریفاں دوستوں کے ساتھ نشستن بیٹھنا گرفت شروع کیا ۶۔ بخواب اندرش خواب میں اس کو دید دیکھا پرسید پوچھا چو رستی کیسے چھوٹا تو حشر اٹھانا نشر پھیلانا مراد قیامت سوال حساب کتاب ۷۔ بگفت اس نے کہا پسر بیٹا بر من مجھ پر مخواں مت کہہ بدوزخ دوزخ میں در افتادم گر پڑا میں نردباں سیڑھی ۹۔ شنیدم میں نے سنا صاحبدلے ایک دل والا یکے خانہ ایک گھر قامت خویش اپنا قد کرد کیا ۱۰۔ کسے کسی نے گفت کہا میدانمت میں تیرے متعلق جانتا ہوں دسترس طاقت کزیں خانہ کہ اس گھر سے کنی کر سکتا ہے تو گفت اس نے کہا بس بس

تشریح: (۱-۲) تکبر کی وجہ سے کسی کو مغرور دیکھو تو اللہ پاک کا شکر ادا کرو کہ تمہیں اتنا طاقتور اور با اقتدار نہیں بنایا کہ تم کسی کی تکلیف کا سبب بنو گویا تمہارے حق میں کمزوری بھی ایک نعمت ہے (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ حرام خوری کی وجہ سے انسان سیدھا جہنم میں جاتا ہے (۴) کوئی سود خور سیڑھیوں سے گر پڑا اور گرتے ہی اس کا دم مسافر ہو گیا (۵) بیٹا کئی دن روتا رہا بالآخر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور دوستوں کی مجلسیں اٹینڈ کرنی شروع کر دیں (۶) باپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ حساب کتاب سے کیسے خلاصی ہوئی۔ (۷) اس نے جواب دیا بیٹا پوچھو نہیں میں سیڑھیوں سے زمین پر نہیں سیدھا جہنم میں گرا گویا مرتے ہی جہنم میں پہنچ گیا (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کو اخراجات بقدر ضرورت کرنے چاہئیں دنیا کے مسافر خانے میں بلا ضرورت خرچ کرنا انتہائی حماقت ہے۔ (۹) کسی نیک آدمی نے اپنے قد کے مطابق ایک چھوٹا سا مکان بنایا (۱۰) اس کا ایک دوست کہنے لگا یار تم باحیثیت آدمی ہو مکان بڑا بھی بنا سکتے تھے پھر یہ چھوٹا سا کیوں بنایا۔

1 چہ مے خواہم از طارم افراشتن | ہمینم بس از بہر بگذاشتن

میں بالا خانہ بلند کر کے کیا لوں گا | چھوڑ جانے کے واسطے یہی کافی ہے

2 مکن خانہ بر راہِ سیل اے غلام | کہ کس را نہ گشت ایں عمارت تمام

اے لڑکے سیلاب کی گزرگاہ میں گھر نہ بنا | کیونکہ یہ عمارت کسی کی مکمل نہیں ہوئی

3 نہ از معرفت باشد و عقل و رائے | کہ بر رہ کند کاروانے سرائے

نہ یہ تمیز کی بات ہے نہ عقل اور رائے کی | کہ قافلہ راستے کے اوپر گھر بنا لے

حکایت
کہانی

5 یکے سلطنت راں صاحب شکوہ | فرو خواست رفت آفتابش بکوہ

ایک پر دبدبہ حکمران کا | سورج پہاڑ میں غروب ہونے لگا

6 بشیخے دراں بقعہ کشور گذاشت | کہ در دودہ قائم مقامے نداشت

اس علاقہ کے ایک بزرگ کو ملک دے گیا | کیونکہ خاندان میں کوئی اس کا وارث نہیں تھا

7 چو خلوت نشیں کوس دولت شنید | دگر ذوق در کنج خلوت ندید

جب گوشہ نشین نے دولت کا نقارہ سنا | پھر خلوت کے کونے میں مزا نہ دیکھا

8 چپ و راست لشکر کشیدن گرفت | دل پردلاں زو رمیدن گرفت

دائیں بائیں لشکر کشی شروع کر دی | بہادروں کے دل اس سے بھاگنے لگے

9 چناں سخت بازو شد و تیز چنگ | کہ با جنگ جویاں طلب کرد جنگ

ایسا سخت بازو اور تیز چنگل ہو گیا | کہ جنگجوؤں کے ساتھ جنگ کرنے لگا

10 ز خصم پراگندہ خلقے بکشت | دگر جمع گشتند ہم رائے و پشت

منتشر دشمنوں میں سے ایک خلقت کو مار ڈالا | پس وہ ایک رائے اور ایک پشت ہو کر جمع ہو گئے

چہ کیا مے خواہم چاہتا ہوں میں طارم بالاخانہ افراشتن بلند کرنا ہمینم مجھے یہی بس کافی از بہر بگذاشتن چھوڑ جانے کے واسطے
۲۔ مکن مت کر خانہ گھر بر راہ پر راستہ سیل سیلاب کی گزرگاہ غلام لڑکا کس کسی کو نہ گشت نہیں ہوا تمام پورا
۳۔ معرفت پہچان اور تمیز باشد ہوگا بر رہ راستے پر کند کرے کاروانے کوئی قافلہ سرائے گھر ۵۔ یکے ایک سلطنت راں حکومت چلانے والا صاحب شکوہ دبدبے کا مالک فرو خواست رفت جانے لگا آفتابش اس کا سورج بکوہ پہاڑ میں ۶۔ بشیخے ایک بزرگ کو دراں بقعہ اس علاقے میں کشور گذاشت حکومت سپرد کر دی دودہ خاندان قائم مقام جانشین نداشت نہ رکھتا تھا
۷۔ چوں جب خلوت نشیں تنہائی میں بیٹھنے والا کوس دولت حکومت کا نقارہ شنید سنا دگر پھر ذوق مزا کنج خلوت تنہائی کا کونہ ندید نہ دیکھا چپ و راست دائیں اور بائیں لشکر کشیدن فوج کشی گرفت شروع کر دی
۸۔ دل پر دلاں بہادروں کے دل زو اس سے رمیدن بھاگنا ۹۔ چناں ایسا شد ہو گیا تیز چنگ تیز پنجے والا جنگ جویاں جنگ ڈھونڈنے والا طلب کرد چاہی اس نے
۱۰۔ خصم پراگندہ بکھرا ہوا دشمن خلقے ایک مخلوق بکشت مار ڈالا دگر پھر جمع گشتند جمع ہو گئے ہم رای و پشت ایک رائے اور ایک پشت والے

تشریح: (۱) اس نے جواب دیا آخر کار جب چھوڑ ہی جانا ہے تو کیا بالاخانے اور کیا پست کمرہ (۲) بلند و بالا مکان بنانے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سیلاب کی گزرگاہ میں مکان بنائے جو کسی بھی وقت بہہ سکتا ہے (۳) یہ عقل و خرد کی بات نہیں کہ کوئی مسافر یا قافلہ پڑاؤ پر مکانات کی تعمیر شروع کر دے یعنی دنیا گھر نہیں پڑاؤ ہے (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ سلطنت اور بے فکری درویشی میں ہے بادشاہی میں نہیں (۵-۶) ایک لاولد بادشاہ جب مرنے لگا تو کسی درویش گوشہ نشین کو اپنا جانشین بنا گیا۔
(۷) اس درویش نے جب مال و دولت اور جاہ و حشمت کا مزہ چکھا تو سب درویشی بھول گئی اور پکا دنیا دار بن گیا (۸) آس پاس کے بادشاہوں پر فوج کشی کرنے لگا بڑے بڑے بہادر اس سے کلپنے لگے (۹) اس کا حوصلہ اتنا بڑھا کہ جنگجو بہادروں اور سورماؤں کو بھی للکارنے لگا (۱۰) متفرق طور پر کئی دشمنوں کو اس نے زیر کر لیا اور ان کی قوت تباہ کر دی لیکن وہ جمع ہو کر ایک دوسرے کے حلیف بن کر پھر مقابلے میں آ گئے۔

۱ چناں در حصارش کشیدند تنگ
انھوں نے اس کا ایسا سخت محاصرہ کیا
کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
کہ وہ پتھروں اور تیروں کی بارش سے تنگ آ گیا

۲ بر نیک مردے فرستاد کس
ایک نیک آدمی کے پاس کسی کو بھیجا!
کہ صعبم فرو ماندہ فریاد رس
کہ میں سخت عاجز آ گیا ہوں فریاد رسی کر

۳ بہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر
دعا سے مدد کر کیونکہ تلوار اور تیر
نہ در ہر وغائے بود دستگیر
ہر لڑائی میں کار آمد نہیں ہوتے

۴ چو بشنید عابد بخندید و گفت
جب عابد نے سنا تو ہنس کر فرمایا
چرا نیم نانے نخورد و نخفت
کیوں آدھی روٹی کھا کے نہ سو رہا

۵ ندانست قارون نعمت پرست
دولت کے پرستار قارون نے نہ جانا
کہ گنج سلامت بکنج اندرست
کہ سلامتی کا خزانہ گوشۂ خلوت میں ہے

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بہ امید بہروزی

کامیابی کی امید میں کمزوری پہ صبر کرنے کا بیان

۷ کمالست در نفس مرد کریم
سخی مرد کی ذات میں کمال ہے
گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
اگر اس کے پاس سونا نہیں ہے تو کیا ڈر ہے

۸ مپندار گر سفلہ قارون شود
کمینہ آدمی اگر قارون بن جائے تو یہ نہ سمجھ
کہ طبع لئیمش دگرگوں شود
کہ اس کی کمینی طبیعت بدل جائے گی

۹ وگر در نیابد کرم پیشہ نان
اگر سخاوت پیشہ آدمی روٹی نہ پائے
نہادش توانگر بود ہمچناں
تو اس کی طبیعت ویسے ہی مالدار رہے گی

۱۰ سخاوت زمین است سرمایہ زرع
سخاوت زمین ہے اور سرمایہ کھیتی
بدہ کاصل خالی نماند ز فرع
دیتا رہ تاکہ اصل شاخ سے خالی نہ رہے

۱۔ چناں ایسا در حصارش محاصرہ میں اسکو کشیدند تنگ سخت کھینچا عاجز شد عاجز ہو گیا تیر باراں برسنے والے تیر سنگ پتھر ۲۔ بر نیک مردے ایک نیک آدمی کے پاس فرستاد اس نے بھیجا کس کسی کو صعبم فرو ماندہ میں سخت عاجز آ گیا ہوں۔ فریاد رس فریاد کو پہنچ ۳۔ بہمت دعا سے مدد کن مدد کر شمشیر تلوار ہر وغا ہر لڑائی بود ہو دستگیر ہاتھ پکڑنے والا مراد کار آمد ہے ۴۔ چو جب بشنید سنا عابد عبادت گزار بخندید ہنس پڑا گفت کہا چرا کیوں نیم نانے آدھی روٹی نخورد نہ کھائی نخفت نہ سویا ۵۔ ندانست نہ جانا قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا ایک مالدار جو زکوٰۃ کا منکر تھا نعمت پرست مال کو پوجنے والا گنج سلامت سلامتی کا خزانہ بکنج اندرست کونے میں ہے ۶۔ گفتار بات ناتوانی کمزوری بہروزی کامیابی ۷۔ کمالست کمال ہے نفس مرد کریم سخی مرد کی ذات گرش اگر اس کو زر سونا نہ باشد نہ ہووے چہ کیا بیم خطرہ ۸۔ مپندار مت سمجھ سفلہ کمینہ قارون شود مالدار ہو طبع لئیمش اس کی کمینی طبیعت دگرگوں تبدیل شود ہو جائے ۹۔ وگر اور اگر در نیابد نہ پائے کرم پیشہ بخشش کے پیشے والا نان روٹی نہادش اس کی طبیعت توانگر دولتمند بود ہوتی ہے ہمچناں ویسے ہی ۱۰۔ است ہے سرمایہ پونجی زرع کھیتی بدہ دیتا رہ کاصل کہ اصل نہ ماند نہ رہے ز فرع شاخ سے

تشریح: (۱) سب نے یکبارگی حملہ کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے قلعے پہ پتھروں اور تیروں کی بوچھاڑ کرنے لگے (۲،۳) وہاں کوئی اللہ کا ولی بھی رہتا تھا۔ اس کے پاس اس نے پیغام بھیجا کہ میں لڑائی سے تنگ آ گیا دشمن مجھے تباہ کرنے پر تلے ہوتے ہیں اس لئے دعا کی مدد فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ ان کا شیرازہ بکھیر دے ورنہ بچنے کی کوئی سبیل نہیں (۴) ولی اللہ نے ہنس کر کہا تو اگر پہلے کی طرح آدھی روٹی پر کفایت کرتا رہتا اور بادشاہی کی ہوس نہ کرتا تو تجھے یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا (۵) قارون کی ساری توجہ مال جمع کرنے میں لگی رہی پر اسے سمجھ نہ آئی کہ سلامتی مال میں نہیں تنہائی کے گوشے میں ہے (۶) اس حکایت کا مطلب ہے سخی آدمی اگر فقیر بھی ہو جائے تو اس کی سخاوت کی صفت تبدیل نہیں ہوتی آدمی اگر مالدار بھی ہو جائے تو بھی اسے صدقہ خیرات کی توفیق نہیں ہوتی (۷) سخی کی ذات میں سخاوت کا ایسا خزانہ ہے کہ درہم و دینار اس کی ہمسری نہیں کر سکتا (۸) کمینہ آدمی اگر مالدار ہو بھی جائے تو بھی اس کی طبعی کمینگی نہیں بدلتی (۹) سخی آدمی اگر فقیر ہو بھی جائے تو بھی اس کی طبیعت غنی رہتی ہے (۱۰) سخاوت کی مثال زمین جیسی ہے اور اس کی کھیتی سرمایہ ہے جیسے جیسے سخاوت کریں اس اصل کی شاخیں نکلتی رہتی ہیں اور سرمایہ بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک کے سو بنا دیتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ خدائے کہ از خاک مردم کند
جو خدا مٹی سے انسان بناتا ہے
عجب دارم ار مردمی گم کند
مجھے تعجب ہوگا اگر وہ انسانیت اکو رائیگاں کردے

۲ ز نعمت نہادن بلندی مجوے
مال جمع کرنے سے بلندی مت ڈھونڈ
کہ ناخوش کند آب استادہ بو
کیونکہ کھڑا پانی بدبو مارتا ہے

۳ کہ بخشندگی کوش کاب رواں
بخشش میں کوشش کر کیونکہ جاری پانی
بسیلش تفقد کند آسمان
کے بہاؤ کی آسمان سے مدد ہوتی ہے

۴ گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم
کمینہ آدمی اگر مرتبے اور دولت سے گر جائے
دگر بارہ نادر شود مستقیم
دوبارہ کم ہی بحال ہوتا ہے

۵ وگر قیمتی گوہری غم مدار
اگر تو قیمتی موتی ہے تو غم نہ کر
کہ ضائع نگرداندت روزگار
کیونکہ زمانہ تجھے ضائع نہیں کرے گا

۶ کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ
ڈھیلا اگرچہ راستے میں پڑا ہوا ہے
نہ بینم کہ در وے کند کس نگاہ
میں نہیں دیکھتا کہ کوئی اس میں نگاہ کرتا ہو

۷ وگر خوردۂ زر ز دندان گاز
اور اگر سونے کا ریزہ کتیرے کے دندانے سے
بیفتد بشمعش بجویند باز
گر پڑے تو چراغ اس کو دوبارہ ڈھونڈتے ہیں

۸ بدر مے کنند آبگینہ ز سنگ
آبگینہ پتھر میں سے نکالتے ہیں
کجا ماند آئینہ در زیر زنگ
تو آئینہ زنگ کے نیچے کیسے رہ سکتا ہے

۹ پسندیدہ و نغز باید خصال
عادتیں پسندیدہ اور اچھوتی ہونی چاہئیں
کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال
کیونکہ مال و مرتبہ تو کبھی آتا ہے کبھی جاتا ہے

از خدائے کہ جو خدا کہ خاک مٹی مردم آدمی یا لوگ کند بناتا ہے عجب دارم میں تعجب رکھتا ہوں مردمی انسانیت گم کند ضائع کر دے ۲۔ ز نعمت نہادن مال جمع کر کے رکھنا مجوے مت ڈھونڈ ناخوش بو کے ساتھ لگ کر بدبو کند کرتا آب استادہ کھڑا پانی ۳۔ بخشندگی سخاوت کوش کوشش کر کاب رواں کہ آب رواں کیونکہ جاری پانی بسیلش اس کے بہاؤ کی تفقد کند مدد کرتا ہے ۴۔ جاہ و دولت مرتبہ اور دولت بیفتد گر پڑے لئیم کمینہ دگر بارہ دوبارہ نادر شود کم ہی ہوتا ہے مستقیم سیدھا ۵۔ قیمتی گوہری اگر تو قیمتی موتی ہے مدار مت رکھ نگرداندت نہیں کرے گا تجھکو روزگار زمانہ ۶۔ کلوخ ڈھیلا ارچہ اگرچہ براہ راستے میں نہ بینم میں نہیں دیکھتا در وے اس میں کند کرتا ہے نگاہ نظر ۷۔ خوردۂ زر سونے کا ذرہ دندان گاز کتیرے کے دانت بیفتد گر پڑے بشمعش چراغ کے ساتھ اسکو بجویند ڈھونڈتے ہیں باز پھر ۸۔ بدر باہر مے کنند کرتے ہیں آبگینہ شیشہ سنگ پتھر کجا کہاں ماند رہے در زیر زنگ زنگار کے نیچے ۹۔ نغز عجیب اور خوبصورت باید چاہئے خصال جمع خصلت عادت گاہ کبھی آید آتا ہے گہ کبھی رود جاتا ہے جاہ و مال مرتبہ اور مال

حکایت
کہانی

تشریح: (۱) مردمی سے مراد نیکی اور سخاوت ہے یعنی یہ بات خدائے کریم کی شان سے بعید ہے کہ کسی کی نیکی اور احسان کو ضائع کرے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (۲) یہ خیال نہ کر کہ مال و دولت جمع کرنے سے تو بلند مرتبہ ہو جائے گا کیونکہ پانی اگر جمع ہو کے کھڑا رہے تو اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے (۳) بارش ہونے سے جاری پانی کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے اسی طرح سخاوت کرنے والے کی خداوند تعالیٰ آسمان سے مدد فرماتے ہیں (۴) کمینے آدمی کی ملازمت چھن جائے تو وہ ایسا بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے کہ اسکو کوئی نوکر بھی نہیں رکھتا (۵) تیری طبیعت میں اگر خدا نے سخاوت کی صفت رکھی ہے تو خدا تعالیٰ تیرے دن پھیر دیں گے اور مال و دولت سے نوازیں گے (۶، ۷) بخیل ڈھیلے کی طرح ہے اور سخی سونے کی مثال ڈھیلا راہ میں پڑا ہو تو کوئی اسے غور سے دیکھتا بھی گوارہ نہیں کرتا اور سونے کا ذرہ گر جائے تو لوگ شمعیں جلا کر اسے حتی الامکان تلاش کرتے ہیں سخی مرد بھی ایسی ہی قیمتی متاع ہے۔ (۸) شیشہ پتھروں میں ملا ہوتا ہے لیکن وہ وہاں سے بھی نکال لیا جاتا ہے اور اس کا زنگار دور کر کے قابل استعمال بنا لیا جاتا ہے (۹) مال و زر کی بجائے انسان کو اچھی خصلتیں حاصل کرنی چاہئیں کیونکہ مال و زر فانی ہے اور نیک خصلتیں ابدی اور پائدار

Scanned by CamScanner

حکایت در معنی آسانی در پئے دشواری

سختی کے بعد آسانی کے بیان میں

۲ شنیدم ز پیران شیریں سخن
میں نے خوش کلام بزرگوں سے سنا ہے
کہ بود اندریں شہر پیرے کہن
کہ اس شہر میں ایک عمر رسیدہ بوڑھا تھا

۳ بسے دیدہ شاہان و دوران و امر
اس نے بہت سے بادشاہ زمانے اور نظام دیکھے تھے
سر آوردہ عمرے ز تاریخ عمرو
وہ عمرو بن لیث کے زمانے میں پیدا ہوا تھا

۴ درخت کہن میوۂ تازہ داشت
وہ پرانا درخت ایک تازہ پھل رکھتا تھا
کہ شہر از نکوئی پر آوازہ داشت
شہر میں جس کے حسن کی شہرت تھی

۵ عجب در زنخدان آں دلفریب
اس دلفریب کی ٹھوڑی عجیب تھی
کہ ہرگز نبود ست بر سرو سیب
کیونکہ سرو پر کبھی سیب نہیں لگا ہے

۶ ز شوخی و مردم خراشید نش
اس کی شوخی اور مردم خراشی کیوجہ سے
فرح دید در سر تراشید نش
اس نے اس کا سر منڈا دینے میں عافیت سمجھی

۷ بموسی کہن عمر کوتہ امید
کوتاہ امید والے نے پرانے استرے سے
سرش کرد چوں دست موسیٰ سفید
اس کا سر موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کیطرح سفید کر دیا

۸ ز سر تیزی آں آہن سنگ زاد
اس پتھر زادے لوہے نے شرارت کی بنا پر
بہ عیب پری رخ زباں بر نہاد
اس پری رخ کے عیبوں میں زبان رکھ دی

۹ بموئے کہ کرد از نکوئیش کم
جن بالوں نے اس کا حسن گھٹا یا ان کی وجہ سے
نہادند حالی سرش در شکم
انہوں نے فی الفور اس کا سر پیٹ میں کر دیا

۱۰ چو چنگ از خجالت سر خوبروئے
شرمندگی کیوجہ سے حسین کا سر ستار کی طرح
نگونسار در پیشش افتادہ موئے
جھکا ہوا تھا اور بال اس کے سامنے پڑے تھے

۱۔ معنی مضمون در پئے پیچھے دشواری سختی ۲۔ شنیدم میں نے سنا پیراں جمع پیر شیریں سخن میٹھی بات والے بود تھا اندریں شہر اس شہر میں پیرے کہن پرانا بوڑھا
۳۔ بسے بہت دیدہ دیکھے ہوئے شاہاں جمع بادشاہ دوراں زمانہ امر حکم سر آوردہ گزارے ہوئے عمرے ایک عمر تاریخ عمرو عمرو کا زمانہ عمرو سے مراد عمرو بن لیث بانی شیراز ہے ۴۔ درخت کہن پرانا درخت یعنی بوڑھا میوۂ تازہ یعنی خوبصورت بیٹا داشت رکھتا تھا از نکوئی خوبصورتی سے پر آوازہ شہرت سے بھرا ہوا۔
۵۔ عجب عجیب زنخداں آں دلفریب اس دلفریب کی ٹھوڑی بنود ست نہیں ہوا ہے بر سرو سرو پر
۶۔ شوخی نخرہ مردم خراشید نش اس کا لوگوں کو اپنے حسن سے زخمی کرنا فرح خوشی دید دیکھی سر تراشید نش اس کا سر منڈا دینا ۷۔ موسیٰ کہن عمر پرانا استرہ کوتہ امید چھوٹی امید والا یعنی قریب المرگ باپ سرش اس کا سر کرد کر دیا چو دست موسیٰ موسیٰ علیہ السلام کی ہاتھ کی طرح ان کے ید بیضا کے معجزہ کی طرف اشارہ ہے ۸۔ ز سر تیزی شرارت سے آں وہ آہن سنگ زاد پتھر سے نکلنے والے لوہے نے یعنی استرے نے پری رخ پری کے رخ والا یعنی بیٹا زباں بر نہاد زبان رکھ دی یعنی بال کاٹ کر اسکو بدصورت بنا دیا ۹۔ بموئے کہ جن بالوں کی وجہ سے کرد کیا نکوئیش اس کا حسن نہادند رکھ دیا حالی اسی وقت سرش اس کا سر شکم پیٹ ۱۰۔ چو چنگ ستار کی طرح خجالت شرمندگی سر خوبروئے حسین کا سر نگونسار جھکا ہوا یا ذلیل پیشش اس کے سامنے افتادہ بال پڑے ہوئے

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ حالات کی ناسازگاری سے انسان کو دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ دستی کے بعد خوشحالی نصیب فرماتے ہیں (۲، ۳) بڑے بوڑھوں سے سنا ہے کہ شیراز میں ایک بوڑھا آدمی رہتا تھا جس نے کئی بادشاہوں کے زمانے دیکھ رکھے تھے اور عمرو بن لیث بانی شیراز کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا (۴)، وہ خود تو بوڑھا تھا مگر اسی کا ایک خوبصورت بیٹا تھا جس کے حسن کا سارے شہر میں چرچا تھا (۵)، اس کی ٹھوڑی ایسی عجیب تھی کہ دیکھنے والوں کو یوں لگتا تھا کہ سرو جیسے قد پر سیب لگا ہوا ہے (۶)، لوگ چونکہ اس کی خوبصورتی پہ مرتے تھے اس لئے بوڑھے نے مناسب سمجھا کہ اس کا سر منڈا دے تاکہ لوگوں کو رغبت کم ہو (۷)، زندگی سے ناامید بوڑھے نے پرانے استرے سے اس کا سر ایسے مونڈا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضا کی طرح چمکنے لگا (۸) پتھر سے پیدا ہونے والے لوہے کے استرے نے اس خوبرو کے بال مونڈ کر اس کے سر کو معیوب بنا دیا (۹)، لیکن استرے کو بھی فوراً سزا مل گئی کہ فراغت کے بعد اس کے پھل کو موڑ کر اس کے پیٹ میں دھر دیا گیا یعنی استرے کو بند ہونا پڑا (۱۰) ستار کی طرح ماہرو کا سر آگے کو جھکا ہوا تھا اور بال سامنے بکھرے پڑے تھے۔

Scanned by CamScanner

1 یکے را کہ خاطر درو رفتہ بود ۔ چو چشمان دلبندش آشفتہ بود
ایک شخص جس کا دل اس میں لگا ہوا تھا ۔ اس کی دلبند آنکھوں کی طرح پریشان تھا

2 کسے گفت جور آزمودی و درد ۔ دگر گرد سودائے باطل مگرد
کسی نے اسے کہا تو نے درد اور ظلم آزمالیا ہے ۔ اب دوبارہ باطل خیال کے گرد نہ گھوم

3 ز مہرش بگرداں چو پروانہ پشت ۔ کہ مقراض شمع جمالش بکشت
اس کی محبت سے پروانے کیطرح پیٹھ پھیرلے ۔ کیونکہ قینچی نے اس کے حسن کی شمع بجھادی

4 برآمد خروش از ہوادار چست ۔ کہ تردامناں را بود عہد سست
عاشق صادق نے ایک چیخ ماری کہ ۔ بدکاروں کا وعدہ کمزور ہوتا ہے

5 پسر خوش منش باید و خوبرو ۔ پدر گو بجہلش ببیند از موی
لڑکا خوش طبع اور خوبصورت ہونا چاہیے ۔ باپ نے خواہ جہالت سے اس کے بال کاٹ دیئے ہوں

6 مرا جاں بمہرش برآمیخت است ۔ نہ خاطر بموئے درآویختہ است
میری جان اس کی محبت سے وابستہ ہے ۔ دل اس کی زلفوں میں اٹکا ہوا نہیں ہے

7 چو روئے نکو داری اندوہ مخور ۔ کہ موئی ار بیفتد بروید دگر
جب تیرا چہرہ خوبصورت ہے تو غم نہ کھا ۔ کیونکہ بال اگر گر بھی گئے تو اور اگ آئیں گے

8 نہ پیوستہ رز خوشہ تر دہد ۔ گہے برگ ریزد گہے بر دہد
انگور کی بیل ہمیشہ تازہ خوشے نہیں دیتی ۔ کبھی پتے گراتی ہے کبھی پھل دیتی ہے

9 بزرگاں چو خور در حجاب اوفتند ۔ حسوداں چو اخگر در آب اوفتند
بزرگ لوگ سورج کیطرح اوٹ میں ہوجاتے ہیں ۔ حاسد لوگ انگارے کی طرح پانی میں گرجاتے ہیں

10 برون آید از زیر ابر آفتاب ۔ بتدریج اخگر بمیرد در آب
سورج بادل کے نیچے سے نکل آتا ہے ۔ آہستہ آہستہ لیکن انگارہ پانی میں بجھ جاتا ہے

۱۔ یکے را کہ جس شخص کا کہ خاطر دل درو اس میں رفتہ بود گیا ہوا تھا چو مثل چشمانِ دلبندش اس کی دل میں کھب جانیوالی آنکھیں آشفتہ بود پریشان تھا ۲۔ کسے کسی نے گفت کہا جور ظلم آزمودی آزمایا تو نے دگر پھر گرد سودائے باطل جھوٹے خیال کے گرد مگرد مت گھوم ۳۔ ز مہرش اس کی محبت سے بگرداں پھیر لے چو پروانہ پروانے کی مثل پشت پیٹھ مقراض قینچی شمع جمالش اس کے حسن کی شمع بکشت بجھادی ۴۔ برآمد خروش چیخ نکلی ہوادار عاشق چست چالاک یا سچا تردامناں بھیگے دامن والے گنہ سے بود ہوتا ہے عہد وعدہ سست کمزور ۵۔ پسر لڑکا خوش منش خوش طبع باید چاہیے خوب رو خوب صورت پدر باپ گو اگرچہ بجہلش جہالت سے اس کا ببیند از امر بمعنی ماضی یعنی کٹوا دیئے ہوں موی بال ۶۔ مرا جاں میری جان بمہرش اس کی محبت سے برآمیخت ست ملی ہوئی ہے خاطر دل بموئے بالوں میں درآویخت لٹکا ہوا ہے ۷۔ چو جب روئے نکو خوبصورت چہرہ داری رکھتا ہے تو اندوہ مخور غم نہ کھا موی بال ار اگر بیفتد گر پڑیں بروید اگ آئیں گے دگر دوسرے

۸۔ پیوستہ ہمیشہ رز انگور کی بیل خوشۂ تر تازہ خوشہ دہد دیتی ہے گہے کبھی برگ ریزد پتے گراتی ہے گہے کبھی بر دہد پھل دیتی ہے ۹۔ بزرگاں بزرگ جمع چو خور سورج کی طرح در حجاب پردے میں اوفتند پڑ جاتے ہیں حسوداں جمع حاسد چو اخگر انگارے کی طرح در آب پانی میں ۱۰۔ برون باہر آید آجاتا ہے از زیر ابر بادل کے نیچے سے آفتاب سورج بتدریج آہستہ آہستہ اخگر انگارہ بمیرد مرجاتا ہے در آب پانی میں

تشریح: (۱) اس لڑکے کا ایک عاشق تھا جسے اس حادثے سے بڑا صدمہ ہوا اور وہ اس کی آنکھوں کی طرح پریشان ہوگیا۔ (۲) کسی ناصح نے اسے سمجھایا کہ بہتیرے جور وجفا برداشت کر چکے ہو اب اس قصے کو چھوڑ دو اور باطل خیال سے منہ موڑ لو (۳) اب اس کی محبت سے کیا لینا قینچی نے جس کی شکل وصورت بگاڑ دی ہو (۴) یہ بات سن کر عاشق صادق نے ایک چیخ ماری کہ عہد شکنی تو بوالہوس کیا کرتے ہیں اور میری محبت ہوس سے پاک ہے (۵) محبوب خوش طبع اور خوب رو ہونا چاہیے اس کے سر پر بال ہوں یا نہ ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا (۶) میری جان اس کی محبت میں بسی ہوئی ہے یہ نہیں کہ دل صرف اس کی زلفوں پر فریفتہ ہے (۷) چہرہ خوبصورت ہو تو بال کٹ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ بال تو پھر اگ آئیں گے (۸) دیکھو انگور کی بیل بھی ہمیشہ پھل نہیں دیتی کبھی پھل دیتی ہے اور کبھی خزاں سے اس کے پتے تک جھڑ جاتے ہیں جو بہار میں پھر نکل آتے ہیں (۹-۱۰) بزرگوں کے حالات کی تبدیلی عارضی ہوتی ہے جیسے سورج کہ بادلوں میں چھپ جائے تو تھوڑی دیر بعد پھر نکل آتا ہے لیکن حسد کرنے والے جب مرتبے سے گرتے ہیں تو ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتے ہیں جیسے انگارہ پانی میں گر جائے تو فوراً بجھ جاتا ہے اس کے برعکس سورج بادلوں کی اوٹ سے پھر نمودار ہوجاتا ہے لیکن پانی میں گرنے والے انگارے کو پھر سلگنا نصیب نہیں ہوتا۔

Scanned by CamScanner

۱ زظلمت مترس اے پسندیدہ دوست — چہ دانی کہ آبِ حیات اندر وست

اے دل پسند دوست تاریکی سے نہ ڈر — کیا جانے آبِ حیات اسی میں ہو

۲ نہ گیتی پس از جنبش آرام یافت — نہ سعدیؒ سفر کرد تا کام یافت

زمین نے بے ہنگم حرکت کے بعد آرام نہیں پا لیا — سعدیؒ نے سفر کر کے ہی مقصد پایا ہے

۳ دل از بے مرادی بفکرت مسوز — شب آبستن است اے برادر بروز

ناکامی کے فکر میں دل نہ جلا — بھائی! رات دن کی حاملہ ہے

باب ہفتم در تربیت

ساتواں باب تربیت کے بیان میں

۵ سخن در صلاحست و تدبیر و خوئے — نہ در اسپ و میدان و چوگان و گوئے

گفتگو صلاحیت تدبیر اور عادت کے بارے میں ہے — گھوڑے میدان بلے اور گیند کے بارے میں نہیں ہے

۶ تو با دشمنِ نفس ہمخانۂ — چہ در بندِ پیکارِ بیگانۂ

نفس دشمن کے ساتھ تو تو گھر کا ساتھی بنا ہوا ہے — غیر کی جنگ کی تجھے کیا فکر ہے

۷ عناں باز پیچانِ نفس از حرام — بمردی ز رستم گزشتند و سام

حرام سے نفس کی باگ موڑنے والے — بہادری میں رستم اور سام سے آگے نکل گئے ہیں

۸ کس از چون تو دشمن ندارد غمے — کہ با خویشتن بر نیائی ہمے

کوئی شخص تیرے جیسے دشمن کا غم نہیں رکھتا — کیونکہ تو تو اپنے آپ کے ساتھ پورا نہیں اتر سکا

۹ تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگرزِ گراں مغزِ مردم مکوب

بچوں کی طرح تو ڈنڈے سے اپنے آپ کی اصلاح کر — بھاری گرز سے لوگوں کا مغز نہ توڑ

۱۰ وجودِ تو شہریست پر نیک و بد — تو سلطان و دستورِ دانا خرد

تیرا جسم نیکی اور بدی سے آباد ایک شہر ہے — تو بادشاہ ہے اور عقل دانا وزیر ہے

۱۔ ظلمت تاریکی مترس مت ڈر پسندیدہ دوست اچھے دوست چہ دانی تو کیا جانے آبِ حیات زندگی بخشنے والا پانی اندر وست اس کے اندر ہے ۲۔ گیتی زمین یا دنیا پس از جنبش غیر مربوط حرکت کے بعد یافت پا لیا سعدی مصنف سفر کرد سفر کیا تا یہاں تک کہ کام یافت مقصد پا لیا ۳۔ بے مرادی ناکامی بفکرت سوچ میں مسوز مت جلا شب رات آبستن روز دن کی حاملہ یعنی اس سے دن نکلتا ہے است ہے برادر بھائی روز دن باب ہفتم ساتواں باب تربیت اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کرنا ۵۔ سخن بات صلاحت نیکی ہے تدبیر انتظام خوئے عادت اسپ گھوڑا چوگان بلا گوئے گیند ۶۔ دشمنِ نفس نفس کا دشمن ہمخانۂ ایک گھر والا ہے تو چہ کیا در بندِ پیکار بیگانۂ بیگانے کی لڑائی کی فکر میں ہے تو ۷۔ عناں باگ باز پیچاں واپس موڑنے والے نفس مراد خواہش نفس بمردی بہادری میں رستم ایران کا مشہور پہلوان سام رستم کا دادا گزشتند گزر گئے ۸۔ کس کوئی شخص از چون تو تیرے جیسے ندارد نہ رکھے غمے کوئی غم با خویشتن اپنے آپ کے ساتھ بر نیائی پورا نہیں اترا تو ۹۔ خود را اپنے آپ کو چو کودک بچے کی طرح ادب کن تہذیب سکھا بچوب لکڑی سے بگرزِ گراں بھاری گرز سے مغزِ مردم لوگوں کا بھیجا مکوب مت کوٹ ۱۰۔ وجودِ تو تیرا جسم شہر آبیست ایک شہر ہے پر نیک و بد نیکی اور بدی سے بھرا ہوا سلطان بادشاہ دستورِ دانا سمجھ دار وزیر خرد عقل

تشریح: (۱) دوست تاریکی سے گھبرانا نہیں چاہئے خدا معلوم اس تاریکی میں چشمۂ آبِ حیات مخفی ہو جو مناسب وقت پر ظاہر ہو جائے۔ (۲) زمین کو جب خدا نے پیدا کیا تو یہ اضطراری طور پر غیر منظم حرکت کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اس پر پہاڑ بنا کر اس کا توازن قائم کر دیا تو اس کی وہ اضطراری حرکت جاتی رہی سعدیؒ کو جو کچھ بھی ملا وہ ملکوں ملکوں کا سفر کرنے پر ملا ہے اب وہ آرام سے بیٹھ کر اپنے مقصود سے لطف اندوز ہو رہا ہے یعنی حالات بدلتے رہتے ہیں انسان کو گھبرانا نہیں چاہئے (۳) کسی کام میں اگر کامیابی نہ ہو تو حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے دیکھو رات اگرچہ تاریک ہے لیکن اس کی کوکھ سے روشن دن جنم لیتا ہے (۴) اس باب میں اخلاق کی تربیت کا بیان ہے (۵) ہم اخلاق کے موضوع پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں جنگ و جدال اور توپ تفنگ سے ہمارا کوئی مطلب نہیں (۶) انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس بد سے مصالحت نہ کرے بلکہ اس کے خلاف برسرِ پیکار رہے جس کی نفس سے آشتی ہو گئی اسے بیگانے دشمن سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود نفس ہی اسے ہلاک کر دے گا (۷) جو لوگ نفس کو حرام سے روکنے پر قادر ہوں وہ درحقیقت ایسے بہادر ہیں کہ رستم اور سام بھی ان کے سامنے ہیچ ہیں (۸) جو شخص اپنے نفس سے نہ لڑ سکتا ہو وہ اپنے دشمن کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے دشمن اس سے بے خوف ہوتا ہے (۹) انسان کو سب سے پہلے مار پیٹ کر اپنے نفس کی تادیب کرنی چاہئے نہ کہ اس سے اعراض کر کے لوگوں کا سر پھاڑتا پھرے (۱۰) انسانی وجود ایک مکمل شہر ہے جس کا بادشاہ دل اور سمجھ دار وزیر اس کی عقل ہے

۱ ہماناں کہ دو نانِ گردن فراز ۔۔۔ دریں شہر کبر اند و سودائی و آز

یقینا سر بلند کمینے ۔۔۔ اس شہر میں تکبر، غصہ اور حرص ہیں

۲ رضا و ورع نیک نامان حُر ۔۔۔ ہوا و ہوس رہزن و کیسہ بر

رضا اور پرہیزگاری نیک نام آزاد ہیں ۔۔۔ خواہش اور ہوس ڈاکو اور جیب کترے ہیں

۳ چو سلطاں عنایت کند با بداں ۔۔۔ کجا ماند آسایش بخرداں

جب بادشاہ بدمعاشوں پر مہربانی کرے ۔۔۔ تو شریفوں کو آرام کہاں ملے گا

۴ ترا شہوت و حرص و کین و حسد ۔۔۔ چو خوں در رگانند و جاں در جسد

شہوت حرص کینہ اور حسد تیرے واسطے ۔۔۔ ایسے ہیں جیسے خون رگوں میں اور جان جسم میں

۵ گر ایں دشمناں تربیت یافتند ۔۔۔ سر از حکم و رائے تو بر تافتند

یہ دشمن اگر پرورش پا لیں ۔۔۔ تو تیرے حکم سے نافرمان ہو جائیں

۶ ہوا و ہوس را نماند ستیز ۔۔۔ چو بینند سرپنجۂ عقل تیز

خواہش اور ہوس لڑ نہیں سکتے ۔۔۔ جب عقل کا پنجہ تیز دیکھتے ہیں

۷ نہ بینی کہ شب دزد و اوباش و خس ۔۔۔ نگردند جائے کہ گردد عسس

تو نہیں دیکھتا کہ ڈاکو، لچے اور کمینے ۔۔۔ وہاں نہیں جاتے جہاں پہریدار گشت کرتا ہے

۸ رئیسے کہ دشمن سیاست نہ کرد ۔۔۔ ہم از دست دشمن ریاست نہ کرد

جس سردار نے دشمن کو تنبیہ نہ کی ۔۔۔ وہ دشمن کے ہاتھ سے سرداری نہ کر سکا

۹ نخواہم دریں نوع گفتن بسے ۔۔۔ کہ حرفے بس ار کار بندد کسے

میں اس موضوع پر زیادہ نہیں کہنا چاہتا ۔۔۔ کیونکہ اگر کوئی عمل کرے تو اس کو ایک حرف کافی ہے

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوتِ خویشتن داری

خاموشی کی فضیلت اور خود داری کی لذت کا بیان!

۱۔ ہماناں یقیناً کہ دو ناں گردن فراز بلند گردن والے کمینے دریں شہر اس شہر میں کبر تکبر اند ہیں سودائی غصہ آز حرص

۲۔ رضا راضی ہونا ورع پرہیزگاری نیک نامانِ حر آزاد نیک نام ہوا و ہوس خواہش نفس اور ہوس رہزن ڈاکو کیسہ بر جیب کترا ۳۔ چو جب سلطان بادشاہ عنایت کند مہربانی کرے با بداں بدکاروں کے ساتھ کجا کہاں ماند رہے آسائش بخرداں عقلمندوں کا آرام ۴۔ ترا تیرے لئے کین کینہ حسد کسی کی نعمت دیکھ کر جلنا چوں مثل رگانند رگیں ہیں جسد جسم

۵۔ ایں دشمناں یہ دشمن تربیت یافتند پرورش پالیں سر از حکم و رائے تو تیری رائے اور حکم سے سر کو بر تافتند پھیر لیں

۶۔ ہوا و ہوس خواہش نفس اور ہوس نماند نہ رہے ستیز لڑائی چو بینند جب دیکھیں سرپنجہ عقل عقل کا پنجہ یا طاقت ۷۔ نہ بینی تو نہیں دیکھتا شب دزد رات کا چور اوباش لچے لوگ خس کمینے نگردند نہیں جاتے جائیکہ جس جگہ گردد پھرتا ہے عسس چوکیدار

۸۔ رئیسے کہ جو سردار کہ سیاست نہ کرد سزا نہ دی ہم بھی از دست دشمن دشمن کے ہاتھ سے ریاست نہ کرد حکومت نہ کی

۹۔ نخواہم نہیں چاہتا میں دریں نوع اس قسم میں گفتن کہنے بسے زیادہ کہنا حرفے ایک حرف بس کافی ار اگر کار بندد کام میں لائے کسے کوئی شخص ۱۰۔ حلاوت لذت خویشتن داری خود کو سنبھالنا اور خود داری دکھانا

تشریح: (۱) اس شہر میں کچھ کمینے لوگ بھی اشراف بنے ہوتے ہیں اور وہ ہیں تکبر غصہ اور حرص (۲) پرہیزگاری اور رضا بقضا بھی اس کے شریف اور آزاد شہری ہیں لیکن ہوا و ہوس چور اور جیب کترے ہیں (۳) بادشاہ اگر ان بدمعاشوں سے بھی مہربانی کا معاملہ کرے تو شریف لوگ پھر اس شہر میں آرام سے نہیں رہ سکتے کیونکہ بدمعاش لوگ پھر ہر شریف کی پگڑی اچھالیں گے یعنی ہوا و ہوس اور کبر و حرص کو نوازنے کی بجائے ان کو جسم سے شہر بدر کر دینا چاہئے تاکہ رضا و ورع وغیرہ صفاتِ محمودہ پنپ سکیں۔ (۴) شہوت حرص کینہ اور حسد وغیرہ انسان کے خون میں رچ بس جاتے ہیں اور اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جیسے جسم میں جان ہو (۵) اگر یہ صفاتِ مذمومہ پروان چڑھ جائیں تو انسان سے باغی ہو جاتی ہیں ناچار انسان کو ان کے سامنے جھکنا پڑتا ہے (۶) اگر عقل و خرد بھی چوکس ہوں تو ہوا و ہوس ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ میدان چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں (۷) پہرے دار اگر گشت پر ہوں تو جیسے چور وہاں نہیں آتا اس طرح اگر انسان کی عقل و خرد بیدار ہو تو صفاتِ مذمومہ کے چور ڈاکو بھی وہاں دم نہیں مار سکتے (۸) جو سردار اپنے دشمنوں سے باز پرس نہ کرتا ہو بلکہ انہیں مسلسل نظر انداز رکھے تو دشمن اسکی حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ (۹) میں اس موضوع پر نہیں لکھنا چاہتا کیونکہ عمل کرنے والے کے لئے تو ایک حرف ہی کافی ہوتا ہے (۱۰) اس گفتار کا مطلب ہے کہ بدگوئی اور بکواس بازی کی بجائے انسان کو کم گوئی بلکہ خاموشی سے کام لینا چاہئے کیونکہ خاموشی سے آدمی باوقار ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ اگر پائے در دامن آری چو کوہ
اگر تو پہاڑ کی طرح پاؤں دامن میں سمیٹ لے
سرت ز آسمان بگزرد در شکوہ
تو تیرا سر دبدبے میں آسمان سے بڑھ جائے

۲ زباں درکش اے مرد بسیار داں
اے بڑے عالم تو اپنی زباں بند رکھ
کہ فردا قلم نیست بر بے زباں
کیونکہ کل بے زبان پر قلم نہیں چلے گی

۳ صدف وار گوہر شناسان راز
راز کے گوہر شناس سیپی کی طرح
دہن جز بلولو نکردند باز
موتیوں کے سوا اپنے منہ کو نہیں کھولتے

۴ فراواں سخن باشد آگندہ گوش
زیادہ باتونی بہرا ہوتا ہے
نصیحت نگیرد مگر در خموش
نصیحت صرف خاموشی میں اثر کرتی ہے

۵ چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس
جب تیری خواہش ہو کہ ہر دم بولتا رہے
حلاوت نیابی ز گفتار کس
تو کسی کی کلام سے تجھے لذت نہیں آئے گی

۶ نباید سخن گفت ناساختہ
بغیر سوچے بات نہیں کہنی چاہیئے
نشاید بریدن بنینداختہ
شروع کردہ بات کو کاٹنا نہیں چاہیئے

۷ تامل کناں در خطا و صواب
غلط اور صحیح میں غور کرنے والے
بہ از ژاژ خایان حاضر جواب
حاضر جواب بکواسی سے بہتر ہیں

۸ کمالست در نفس انسان سخن
کلام انسان کی ذات ایک کمال ہے
تو خود را بگفتار ناقص مکن
تو (بیہودہ) بول کر اپنے آپ کو ناقص نہ کر

۹ کم آواز ہرگز نہ بینی خجل
کم بولنے والے کو تو کبھی شرمندہ نہیں دیکھے گا
جوئے مشک بہتر کہ یک تودہ گل
جو بھر کستوری مٹی کے ٹیلے سے بہتر ہے

۱۰ حذر کن ز ناداں دہ مردہ گو
دس بے جان باتیں کرنے والے نادان سے بچ
چو دانا یکے گو و پروردہ گوئے
داناؤں کی طرح ایک کہہ پر بنا کے کہہ

۱۔ پائے پاؤں در دامن دامن میں آری لے آوے تو چو کوہ پہاڑ کی طرح سرت تیرا سر بگزرد گزر جائے شکوہ دبدبہ ۲۔ درکش کھینچ لے روک لے مرد بسیار داں زیادہ جاننے والے مرد فردا کل آئندہ مراد روز قیامت قلم نیست حساب نہیں ہے ۳۔ صدف وار سیپ کی طرح گوہر شناسان راز راز کے موتی پہچاننے والے دہن منہ جز بلولو موتی کے سوا نکردند نہیں کیا باز کھلا ۴۔ فراواں سخن زیادہ باتیں کرنے والا آگندہ گوش بہرے کانوں والا نگیرد نہیں اثر کرتی ہے مگر لیکن ۵۔ چو خواہی جب تو چاہے گوئی کہے تو نفس بر نفس ہر سانس کے ساتھ یعنی دم بدم حلاوت لذت نیابی نہ پائے تو گفتار کس کسی کی بات ۶۔ نباید نہ چاہیئے سخن گفتہ بات کہنا ناساختہ بغیر بنائے ہوئے نشاید بریدن نہ کاٹنی چاہیئے بنینداختہ طرح ڈالی ہوئی بات یعنی جو شروع ہو سکے ۷۔ تامل کناں غور کرنے والے خطا و صواب غلطی اور درستی بہ بہتر ژاژ خایان بکواس کرنے والے لوگ ۸۔ کمالست کمال ہے در نفس انسان کی ذات میں سخن بات خود را اپنے آپ کو بگفتار بات کرکے ناقص مکن ناقص نہ کر ۹۔ کم آواز کم بولنے والا نہ بینی نہ دیکھے تو خجل شرمندہ جوئے مشک کستوری کا ایک جو یک تودہ ایک ٹیلہ گل مٹی

۱۰۔ حذر کن بچ کے رہ دہ مردہ گو دس بے جان باتیں کرنے والا دانا سمجھ دار یکے گو ایک بات کہہ پروردہ گو اچھی طرح بنا کے کہہ

تشریح: (۱) پہاڑوں کے سکون کے بدلے اللہ پاک نے ان کو فلک بوس سر بلندی عطا کی ہے تو بھی اگر صابر و شاکر اور پر سکون ہو جائے تو تجھے بھی سر بلندی نصیب ہو (۲) علم کے سمندر تو اپنی زبان کو قابو رکھ گویا بے زبان بن جا تو کل روز قیامت تجھ سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا (۳) سیپ جب منہ کھولتی ہے تو اس سے موتی نکلتے ہیں ایسے ہی راز کے گوہر شناس موتی جیسی بات ہو تو منہ کھولتے ہیں ورنہ خاموش رہتے ہیں (۴) زیادہ باتونی دوسرے کی بات دھیان سے نہیں سنا کرتا اس لئے وہ متاثر نہیں ہوتا لیکن جو چپ رہ کر سنے اس میں نصیحت خوب اثر کرتی ہے (۵) جو شخص خود ہی بولتا ہے اور کسی کو بولنے کا موقع نہ دے اسے کسی کی بات مزہ نہیں دیتی (۶) بات خوب سوچ سمجھ کے اور بنا سنوار کے کرنی چاہیئے اور جب تک دوسرے کی بات ختم نہ ہو خود شروع نہیں کرنی چاہیئے (۷) غلط اور صحیح کی تمیز کرکے غور و فکر سے بولنے والے حاضر جواب بکواسی سے بہر حال بہتر ہوتے ہیں۔ (۸) انسان کی ذات میں کلام بڑے کمال کی چیز ہے لیکن جاہل اور نادان بے موقع بات کرکے اپنی بے کمالی کو ظاہر کر دیتا ہے (۹) کم گو کو شرمندگی اٹھانے کی نوبت نہیں آتی وہ بولے گا تو مشک کی طرح قیمتی بات ہوگی جس کے مقابلہ میں مٹی کا پہاڑ بھی ہو تو ہیچ ہے (۱۰) نادانوں کا کام ہے کہ دس بیس باتیں کرکے سانس لینا لیکن ان میں جاندار ایک بھی نہیں ہوتی اس کے بالمقابل دانا آدمی خواہ ایک ہی بات کرے پر کرے گا خوب بنا سنوار کر اور بڑی جاندار۔

Scanned by CamScanner

۱ صد انداختی تیر و ہر صد خطاست
تو نے سو تیر چلائے اور سو کے سو غلط نکلے
اگر ہوشمندی یک انداز راست
اگر تو ہوشمند ہے تو ایک چلا پر صحیح چلا

۲ چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد
انسان چھپ کر بھی وہ بات کیوں کہے
کہ گر فاش گردد شود روئے زرد
جو اگر ظاہر ہو جائے تو چہرہ پیلا پڑ جائے

۳ مکن پیشِ دیوار غیبت بسے
دیوار کے قریب زیادہ غیبت نہ کر
بود کز پسش گوش دارد کسے
ہو سکتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی کان رکھتا ہو

۴ درونِ دلت شہر بند است راز
تیرا دل راز کا قید خانہ ہے
نگر تا نہ بیند در شہر باز
دیکھ وہ شہر کا دروازہ کھلا نہ پائے

۵ ازاں مردِ دانا دہاں دوختہ ست
مردِ دانا نے اسی وجہ سے منہ سی رکھا ہے
کہ بیند کہ شمع از زباں سوختہ ست
کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان سے جلی ہے

حکایت در حفظِ اسرار
رازداری قائم رکھنے کا بیان

۶ تکش با غلاماں یکے راز گفت
تکش بادشاہ نے غلاموں سے ایک راز کی بات کہی
کہ ایں را نباید بکس باز گفت
کہ یہ کسی اور کو نہ بتانا

۸ بسالے نیامد ز دل بر دہاں
ایک سال تک وہ دل سے منہ تک نہ آئی
بیک روز شد منتشر در جہاں
ایک دن سارے جہان میں پھیل گئی

۹ بفرمود جلاد را بے دریغ
اس نے بے دریغ جلاد کو حکم دے دیا
کہ بردار سرہائے اینان بہ تیغ
کہ تلوار سے ان کے سر اڑا دے

۱۰ یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست
ان میں سے ایک نے امان چاہی اور بولا
مکش بندگاں کیں گنہ از تو خاست
بے گنہ غلاموں کو نہ مار کیونکہ یہ گناہ تجھ سے ہوا ہے

۱۔ صد انداختی سو ڈالے تو نے ہر صد سو کے سو خطاست غلط ہیں ہوشمندی تو ہوشمند ہے یک انداز ایک چلا راست سیدھا یا صحیح ۲۔ چرا گوید کیوں کہے در خفیہ پوشیدگی میں فاش گردد ظاہر ہو جاوے شود ہو جاوے روئے زرد چہرہ زرد ہو ۳۔ مکن مت کر پیش دیوار غیبت چغل خوری بسے بہت زیادہ بود ہو سکتا ہے کز پسش گوش دارد کان رکھے کسے کوئی شخص ۴۔ درونِ دلت تیرے دل کے اندر شہر بند ست نظر بند ہے نگر دیکھ تا نہ بیند تاکہ نہ دیکھے در شہر شہر کا دروازہ باز کھلا ۵۔ ازاں اس وجہ سے مردِ دانا سمجھدار آدمی دہاں منہ دوختہ ست سئے ہوتے ہے کہ بیند کیونکہ دیکھتا ہے از زباں زبان کی وجہ سے سوختہ ست جلی ہے ۶۔ حفظِ اسرار رازوں کی حفاظت تکش ایک ترک بادشاہ یکے راز ایک راز گفت کہا ایں را اس کو نباید گفت کے ساتھ کر نہ کہنا چاہیئے بکس کسی سے ۸۔ بسالے ایک سال تک نیامد نہ آئی بر دہاں منہ پر بیک روز ایک دن شد منتشر پھیل گئی ۹۔ بفرمود حکم دیا بے دریغ بغیر افسوس کے بردار اتار دے سرہائے اینان ان کے سر تیغ تلوار ۱۰۔ یکے زاں میاں ان کے درمیاں سے ایک گفت کہا زنہار خواست امان چاہی مکش مت مار بندگاں غلاموں کو کیں گنہ کیونکہ یہ گناہ از تو خاست تجھ سے صادر ہوا ہے

تشریح: (۱) غلط سلط اگر سو تیر چلائے جائیں تو ان سے وہ ایک بہتر ہے جو نشانے پہ لگے اور ترازو ہو جائے (۲) سمجھداری یہ ہے کہ انسان تنہائی اور پوشیدگی میں بھی ایسی بات نہ کرے جس کے ظاہر ہونے پر شرمندگی اٹھانی پڑے (۳) پسِ پردہ غیبت کرتے ہوئے یہ ملحوظ رکھو کہ ممکن ہے دوسری طرف کسی نے کان لگا رکھا ہو (۴) راز دل میں قید رہتے ہیں اور جب بھی دل کا دروازہ کھلا دیکھتے ہیں نکل بھاگتے ہیں اس لئے خبردار دل کا دروازہ کبھی نہ کھولو (۵) شمع چونکہ اپنی زبان سے جلنی شروع ہوتی ہے اس لئے عقلمندوں نے اپنے منہ سی کر زبان بند کر لی کہ نہ وہ چلے اور نہ آگ میں جلنا پڑے (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر تم کسی راز کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو وہ اپنے رازدار کو بھی نہ بتلاؤ بلکہ اسے اپنے سینے میں دفن کر دو (۷) ایک ترک بادشاہ جس کا نام تکش تھا اس نے اپنے غلاموں کو ایک راز کی بات بتلائی اور تنبیہ کر دی کہ آگے نہ کہنا (۸) وہ راز ایک سال تک تو راز ہی رہا لیکن اس کے بعد اچانک ظاہر ہو گیا (۹) بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ جو لوگ راز افشا کرنے کے مجرم ہیں ان سب کی گردنیں اڑا دی جائیں (۱۰) ان میں سے ایک غلام بول پڑا کہ حضور اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ سب غلام بے گناہ مارے جا رہے ہیں کیونکہ اصل گناہ تو آپ کا ہے جو اپنے راز کو خود ہی سنبھال نہ سکے اور ان سے کہہ بیٹھے۔

۱ تو اول نہ بستی کہ سر چشمہ بود ۔ چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود
تو نے شروع ہی میں کیوں نہ بند کر دیا جبکہ چشمے کی ابتدا تھی ۔ جب سیلاب بن گیا تو آگے بند لگانے کا کیا فائدہ

۲ تو پیدا مگن رازِ دل بر کسے ۔ کہ او خود بگوید بر ہر کسے
تو دل کا راز ایسے شخص سے نہ کہہ ۔ جو ہر کسی کے سامنے گاتا پھرے

۳ جواہر بگنجینہ داراں سپار ۔ ولے راز را خویشتن پاس دار
جواہرات خزانچیوں کے سپرد کر دے ۔ لیکن راز کو اپنے پاس ہی رکھ

۴ سخن تا نہ گوئی برو دست ہست ۔ چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
جب تک بات نہ کہی ہو تجھے اس پر قابو ہے ۔ جب کہہ دی جائے وہ تجھ پر قابو پالیگی

۵ سخن دیو بندیست در چاہِ دل ۔ بہ بالائے کام و زبانش مہل
بات ایک دیو ہے جو دل کے کنوئیں میں بند ہے ۔ اس کو زبان اور تالو پر مت چڑھا

۶ تواں باز دادن رہِ نرّہ دیو ۔ ولے باز نتواں گرفتن بہ ریو
سرکش دیو کا راستہ کھولنا آسان ہے ۔ لیکن پھر مکر سے اسے پکڑ نہیں سکتے

۷ تو دانی کہ چوں دیو رفت از قفس ۔ نیاید بہ لاحولِ کس باز پس
تجھے معلوم ہے کہ جب دیو پنجرے سے نکل جائے ۔ کسی کے لاحول پڑھنے سے واپس نہیں آسکتا

۸ یکے طفل بردارد از رخش بند ۔ نیاید بصد رستم اندر کمند
ایک بچہ بھی رخش گھوڑے کی رسی کھول سکتا ہے ۔ پھر سو رستم بھی اسے کمند میں نہیں لا سکتے

۹ مگو آنکہ گر بر ملا اوفتد ۔ وجودے ازاں در بلا اوفتد
وہ بات مت کہہ جو اگر ظاہر ہو جائے ۔ تو اس سے وجود مصیبت میں پڑ جائے

۱۰ بدہقان ناداں چہ خوش گفت زن ۔ بدانش سخن گوئی و یا دم مزن
احمق کسان کو بیوی نے کیا خوب کہا ۔ کہ سمجھ سے بات کہہ یا دم نہ مار

۱۔ اول شروع میں نہ بستی نہ باندھا سر چشمہ چشمہ کی ابتدا بود تھی چو سیلاب شد جب سیلاب بن گیا پیشِ بستن آگے بند لگانا چہ سود کیا فائدہ ۲۔ پیدا مگن ظاہر نہ کر رازِ دل دل کا راز بر کسے کسی شخص کے سامنے کہ او جو کہ وہ بگوید کہتا پھرے بر ہر کسے ہر شخص کے سامنے ۳۔ جواہر جمع جوہر موتی بگنجینہ داراں خزانہ رکھنے والوں کے سپار سپرد کر دے ولے لیکن خویشتن خود پاس دار محفوظ رکھ ۴۔ سخن بات تا نہ گوئی تو جب تک نہ کہے برو اس پر دست ہست ہاتھ ہے یعنی قابو ہے چو گفتہ شود جب کہہ دی جائے یابد او وہ پالے گی بر تو تیرے اوپر دست قابو ۵۔ سخن بات دیو بندیست ایک بند دیو ہے چاہِ دل دل کا کنواں بالائے اوپر کام تالو کے اوپر مہل مت چھوڑ ۶۔ تواں باز دادن کھول سکتے ہیں نرّہ دیو سرکش دیو کا راستہ ولے لیکن باز نتواں گرفتن نہیں پکڑ سکتے بہ ریو مکر سے ۷۔ تو دانی تو جانتا ہے چوں جب دیو جن رفت چلا گیا از قفس پنجرے سے نیاید نہیں آتا بہ لاحول کس کسی کے لاحول پڑھنے سے باز پس واپس ۸۔ یکے طفل ایک بچہ بردارد اٹھا دیتا ہے از رخش بند رخش گھوڑے کی رسی رخش رستم کا گھوڑا یا سیاہ و سفید گھوڑا نیاید نہیں آتا بصد رستم سو رستم سے اندر کمند جال میں ۹۔ مگو مت کہہ آنکہ جو کچھ کہ بر ملا ظاہر اوفتد پڑ جائے وجودے ایک وجود ازاں اس سے در بلا مصیبت میں اوفتد پڑ جاوے ۱۰۔ بدہقانِ ناداں احمق کسان کو چہ خوش کیا اچھا گفت زن عورت نے کہا بدانش سمجھ سے سخن گوئی بات کہہ دم مزن دم نہ مار

تشریح: (۱) راز کا چشمہ تیرے منہ سے پھوٹا ہے اگر تو اسے بند رکھتا تو کبھی ظاہر نہ ہوتا اب جب کہ وہ چشمہ بڑھتے بڑھتے سیلاب بن گیا ہے تو اس کے سامنے بند نہیں لگایا جا سکتا (۲) ایسے شخص سے راز نہ کہو جو ہر ایک سے کہتا پھرے (۳) خزانچیوں اور جوہریوں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے لیکن راز کے معاملہ میں اپنے سوا کسی پر اعتماد نہ کر (۴) بات جب تک نہ کہی جائے تو اختیار رہتا ہے کہیں چاہے نہ کہیں لیکن جب کہہ دی جائے تو پھر اس کا رکنا اختیار سے باہر ہو جاتا ہے بلکہ وہ انسان پر مختار ہو جاتی ہے کہ جب چاہے اسے رسوا کرے (۵) بات کی مثال ایک دیو جیسی ہے جو راز کی صورت میں دل کے اندر بند رہتا ہے اس لیئے اسے زبان پر نہیں لانا چاہیئے ورنہ دیو آزاد ہو کر نقصان کرے گا (۶) جن کی بوتل جب چاہیں کھول سکتے ہیں لیکن جب جن اس میں سے نکل جائے پھر وہ کسی طرح قید نہیں کیا جا سکتا (۷) دیو پنجرے سے نکل جائے تو کتنا ہی لاحول ولا قوۃ پڑھتے رہیں مگر جن بوتل میں واپس نہیں آسکتا۔ (۸) رستم کے گھوڑے رخش کو ایک بچہ بھی کھول سکتا ہے لیکن کھلے ہوئے کو دوبارہ باندھنا سخت ناممکن ہے حتیٰ کہ سو رستم بھی اس کے پکڑنے کو ناکافی ہیں (۹) جس بات کی وجہ سے کسی پر مصیبت آسکتی ہو وہ ہرگز نہ کہو (۱۰) ایک نادان کسان کی سمجھدار بیوی نے اسے خوب سمجھایا کہ یا تو سوچ سمجھ کر بولو یا چپ رہو۔

Scanned by CamScanner

حکایت سلامت جاہل درجواب خاموشی

حکایت جاہل کی سلامتی خاموشی سے پھرنے میں ہے

۲ یکے خوب خلق و خلق پوش بود
ایک خوش اخلاق مگر گدڑی پوش تھا
کہ در مصر یک چند خاموش بود
جو مصر میں ایک عرصہ تک خاموش رہا

۳ خردمند مردم ز نزدیک و دور
عقل مند لوگ نزدیک اور دور سے
بگردش چو پروانہ جویان نور
اس کے گرد پروانے کی طرح نور کے متلاشی تھے

۴ تفکر شبے با دل خویش کرد
اس نے ایک رات اپنے دل میں سوچ بچار کی
کہ پوشیدہ زیر زبانست مرد
کہ مرد زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے

۵ اگر من چنیں سر بخود در برم
میں اگر اسی طرح چپ سادھے رہا
چہ دانند مردم کہ دانشورم
تو لوگ کیا جانیں گے کہ میں دانشور ہوں

۶ سخن گفت و دشمن بدانست و دوست
اس نے بات کی تو دوست دشمن نے جان لیا
کہ در مصر ناداں تر از وے ہمو ست
کہ مصر میں اس سے زیادہ احمق وہی ہے

۷ حضورش پریشان شد و کار زشت
اسکے عقیدتمندوں کی بھیڑ چھٹ گئی اور معاملہ بگڑ گیا
سفر کرد و بر طاق مسجد نوشت
وہ مسجد کی محراب پہ لکھ کر سفر کر گیا

۸ در آئینہ گر خویشتن دیدمے
میں آئینے میں اگر اپنے آپ کو دیکھ لیتا
بہ بے دانشی پردہ ندریدمے
تو بیوقوفی سے پردہ نہ پھاڑتا

۹ چنیں زشت از آں پردہ برداشتم
ایسی بدصورتی کے باوجود جو میں نے پردہ اٹھایا
کہ خود را نکو روئے پنداشتم
تو اسی لئے کہ اپنے آپ کو خوبصورت سمجھ بیٹھا

۱۰ کم آواز را باشد آوازہ تیز
کم گو کی شہرت جلدی ہو جاتی ہے
چو گفتی و رونق نماندت گریز
جب تو بول پڑے اور رونق نہ رہے تو بھاگ جا

۱۔ سلامت جاہل جاہل کی سلامتی جواب خاموشی خاموشی کا پردہ ۲۔ یکے ایک خوب خلق اچھے اخلاق والا خلق پرانا کپڑا خلق پوش گودڑی پہننے والا بود تھا مصر ایک ملک یک چند کچھ دن ۳۔ خردمند مردم عقلمند آدمی بگردش اس کے گرد چو پروانے پروانے کی طرح جویان نور نور کے متلاشی ۴۔ تفکر غور و فکر کرنا شبے ایک رات با دل خویش اپنے دل سے کرد کیا اس نے پوشیدہ چھپا ہوا زیر زبان زبان کے نیچے ست ہے ۵۔ من میں چنیں ایسے ہی سر بخود اپنے سر اندر برم لے جاؤں یعنی چپ رہوں چہ دانند کیا جانیں گے مردم لوگ دانشورم میں دانشور ہوں ۶۔ سخن گفت بات کہی اس نے بدانست جان لیا در مصر مصر کے اندر ناداں تر از وے اس سے زیادہ نادان ہمو ست وہی ہے ۷۔ حضورش اس کی حاضری پریشان شد بکھر گئی کار کام زشت برا سفر کرد سفر کر گیا طاق مسجد مسجد کا محراب نوشت لکھا ۸۔ در آئینہ شیشہ میں خویشتن دیدمے اپنے آپ کو میں دیکھ لیتا بے دانشی بے سمجھی ندریدمے نہ پھاڑتا میں یعنی نہ بولتا ۹۔ چنیں زشت ایسا بدصورت از آں اس وجہ سے برداشتم اٹھایا میں نے خود را اپنے آپ کو نکو روئے خوبصورت پنداشتم سمجھا میں نے ۱۰۔ کم آواز کم بولنے والا باشد ہووے آوازہ تیز شہرت زیادہ چو گفتی جب تو نے کہہ دیا نماندت نہ رہی تجھے گریز بھاگ جا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جاہل کے لئے خاموش رہنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس سے اس کی جہالت چھپی رہتی ہے (۲) مصر میں کوئی خوش اخلاق فقیر چپ کا روزہ رکھے ہوئے تھا (۳) لوگ دور دراز سے فیضیاب ہونے کے لئے اس کے پاس آتے! اور اس کے گرد ایسے جمگھٹا لگ جاتا جیسے شمع کے گرد پروانے ہوتے ہیں۔ اس کے دل میں یہ بات آئی کہ انسان در اصل اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے کیونکہ زبان کی خوش کلامی سے لوگوں کے دل موہے جا سکتے ہیں (۴-۵) اور اگر میں اسی طرح چپ رہوں تو کون کیا جانے گا کہ یہ بھی بڑا دانشور ہے (۶) وہ جب بولا تو اس کا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوٹ گیا ہر کسی کو معلوم ہو گیا کہ بڑا جاہل ہے (۷) اس کے عقیدت مند اس سے متنفر ہو گئے اور اسکی ہوا اکھڑ گئی اس لئے اس نے وہاں سے سفر کر جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی لیکن جاتے ہوئے مسجد کی محراب پہ یہ بات لکھ گیا (۸) کہ میں اگر آئینے میں اپنی شکل دیکھ لیتا تو منہ سے نقاب نہ اٹھاتا یعنی بول کر اپنی جہالت ظاہر نہ کرتا (۹) میں نے نقاب اسی زعم میں اٹھا دیا کہ میں بڑا خوبصورت ہوں حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا یعنی مجھے خیال تھا کہ میں بڑا دانشور ہوں، بولوں گا تو موتی رولوں گا پتہ ہوا یہ کہ جب بولا تو اپنی جہالت کا تھیلا کھولا (۱۰) جو شخص کم بولتا ہو وہ بڑی جلدی مشہور ہو جاتا ہے لیکن بولنے پر اگر بدمزگی پیدا ہو جائے اور ہوا اکھڑتی نظر آئے تو پھر وہ جگہ چھوڑ دو اور کوئی دوسرا گوشہ عافیت تلاش کر لو جہاں تمہیں کوئی نہ جانتا ہو۔

Scanned by CamScanner

1 ترا خامشی اے خداوندِ ہوش — وقارست و نااہل را پردہ پوش
اے ہوش مند تیرے لئے خاموشی — وقار ہے اور نااہل کے لئے پردہ پوش

2 اگر عالمی ہیبت خود مبر — وگر عامئی پردۂ خود مدر
اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ گھٹا، — اور اگر جاہل ہے تو اپنا پردہ نہ پھاڑ

3 ضمیرِ دلِ خویش منمائے زود — کہ ہر گہ کہ خواہی توانی نمود
اپنے دل کے راز کو جلدی ظاہر نہ کر — کیونکہ تو جب بھی چاہے ظاہر کر سکتا ہے

4 ولیکن چو پیدا شود رازِ مرد، — بکوشش نشاید نہاں باز کرد
لیکن جب مرد کا راز ظاہر ہو جائے — تو کوشش سے اسے چھپایا نہیں جا سکتا

5 قلم سرِ سلطاں چہ نیکو نہفت — کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت
قلم نے رازِ شاہی کو کیا خوب چھپایا — کہ جب تک اسکے سر پہ چھری نہ چلی اس نے نہیں بتایا

6 بہائم خموشند و گویا بشر — پراگندہ گو از بہائم بتر
چوپائے خاموش ہیں اور بشر بولنے والا — بکواس کرنے والا چوپایوں سے بدتر ہے

7 چو مردم سخن گفت باید بہوش — وگرنہ شدن چوں بہائم خموش
انسانوں کی طرح ہوش سے بات کرنی چاہیے — یا چوپایوں کی طرح خاموش رہنا چاہیے

8 بنطق است و عقل آدمی زادہ فاش — چو طوطی سخن گوئی ناداں مباش
آدم زاد قوتِ گویائی اور عقل سے ممتاز ہوتا ہے — طوطی کی طرح بات کر نادان نہ بن

حکایت ۹
کہانی

10 یکے ناسزا گفت در وقتِ جنگ — گریبان دریدندش از راہِ جنگ
ایک شخص نے لڑائی میں نامناسب بات کہی — لوگوں نے ہاتھ سے اس کا گریبان پھاڑ ڈالا

ترا تجھکو خداوندِ ہوش ہوش کا مالک وقارست زینت ہے پردہ پوش پردہ ڈھانپنے والی
۲۔ عالمی اصل عالم ای عالم ہے تو ہیبت خود اپنی ہیبت مبر مت لے جا عامئی اصل عامی ہستی جاہل ہے تو پردۂ خود اپنا پردہ مدر مت پھاڑ ۳۔ ضمیرِ دلِ خویش اپنے دل کا بھید منمائے مت دکھا زود جلدی ہر گہ کہ جس وقت خواہی تو چاہے توانی نمود دکھا سکتا ہے تو
۴۔ چو جب پیدا شود ظاہر ہو جاوے رازِ مرد مرد کا راز نشاید نہیں ممکن نہاں پوشیدہ باز کرد پھر کرنا ۵۔ سرِ سلطاں بادشاہ کا راز چہ نیکو کیا خوب نہفت چھپایا کہ تا جب تک کہ کارد چھری بر سر سر پہ نبودش نہ تھی اس کے نہ گفت نہیں کہا بہائم جمع بہیمہ چوپایہ خموشند چپ ہیں گویا بولنے والا بشر آدمی پراگندہ گو بیہودہ بکنے والا بتر زیادہ برا ۷۔ چو مردم انسانوں کی طرح سخن گفت باید بات کہنی چاہیے بہوش ہوش سے شدن خموش مل کر خاموش رہنا چاہیے چو بہائم چوپایوں کی طرح
۸۔ بنطق بولی کے ساتھ است ہے آدمی زادہ آدمی کا جنا ہوا فاش ظاہر چو طوطی طوطی کی طرح سخن گوئی بات کہہ مباش مت ہو
۱۰۔ ناسزا نامناسب گفت کہا وقتِ جنگ جنگ کے وقت دریدند پھاڑا انہوں نے وے را اس کو بہ جنگ چنگل سے۔

تشریح: (۱) خاموشی عالم کے لئے باعثِ وقار اور جاہل کے لئے پردہ پوش ہے (۲) عالم اگر زیادہ بولے تو اس کی ہیبت ختم ہو جاتی ہے عامی آدمی بولتا ہی جانے تو اس کی جہالت کا پردہ کھل جاتا ہے (۳، ۴) جلدی سے دل کا راز نہیں اگلنا چاہیئے کیونکہ بامر مجبوری جب چاہیں بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن جب بیان کر دیا جائے تو پھر ہزار کوشش سے بھی اسے چھپایا نہیں جا سکتا (۵) قلم کو جب تک چھری سے تراشا نہ جائے وہ اچھی طرح نہیں لکھتی اس سے شاعر نے یہ بات پیدا کی ہے کہ قلم نے رازِ شاہی اس وقت تک نہیں اگلا جب تک کہ اس کے سر پہ چھری نہیں چل گئی (۶) خدا نے چوپایوں کو بے زبان اور انسان کو زبان دار بنایا ہے اگر انسان زبان کو حد سے زیادہ چلائے اور بکواس کے پل باندھے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے (۷) انسان یا تو سوچ سمجھ کے انسانوں کی طرح بولے یا چوپایوں کی طرح خاموش رہے (۸) انسان جانوروں کے مقابلہ میں دو چیزوں سے ممتاز ہوتا ہے قوتِ گویائی اور عقلمندی (۱) پس اسکو چاہیئے کہ بات کرے تو طوطی کی طرح خوش ادائی سے کرے ورنہ نادانی اور حماقت کی کوئی ضرورت نہیں (۹) (۱) حکایت کا مطلب ہے کہ انسان زبان مار کر اپنے لئے مصیبت مول لیتا ہے اگر وہ چپ رہے تو کئی آفتوں سے بچ جائے (۱۰) ایک شخص نے جھگڑے میں بڑی بکواس بازی کی تو مدِ مقابل نے اس کا گریبان پھاڑ ڈالا۔

1 قفا خوردہ عریاں و گریاں نشست ۔ جہاندیدہ گفتش اے خود پرست
دھول کھا کر وہ ننگا اور روتا ہوا بیٹھ گیا ۔ ایک تجربہ کار نے اس سے کہا کہ او خود پرست

2 چو غنچہ گرت بستہ بودے دہن ۔ دریدہ ندیدے چو گل پیرہن
غنچے کی طرح اگر تیرا منہ بند رہتا ۔ تو پھول کی طرح لباس پھٹا نہ دیکھتا

3 سراسیمہ گوید سخن پر گزاف ۔ چو طنبور بے مغز بسیار لاف
پریشان آدمی سراسر بے ہودہ بات کرتا ہے ۔ زیادہ لاف مارنے والے بے مغز طنبورے کی طرح

4 نہ بینی کہ آتش زبان ست و بس ۔ بآبے تواں کشتنش در نفس
تو نہیں دیکھتا کہ آگ فقط شعلہ ہے ۔ تھوڑے پانی کے ساتھ فوراً بجھا سکتے ہیں

5 اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ۔ ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر
اگر آدمی ہنر مند ہے ۔ تو ہنر باہنر کا خود تعارف کرا دیتا ہے

6 اگر مشک خالص نداری مگوی ۔ گرت ہست خود فاش گردد ببوی
اگر خالص کستوری نہیں رکھتا تو بیان نہ کر ۔ اگر تیرے پاس ہے تو خوشبو سے خود ظاہر ہو جائے گی

7 بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست
قسم کھانے کی کیا ضرورت ہے کہ سونا مغربی ہے ۔ کسوٹی خود بتلا دے گی کہ کیا ہے

8 بگویند ازیں حرف گیراں ہزار ۔ کہ سعدی نہ اہلست و آمیز گار
عیب چیں اس قسم کی ہزاروں باتیں کرتے ہیں ۔ کہ سعدی نا اہل ہے اور بے میل

9 روا باشد ار پوستینم درند ۔ کہ طاقت ندارند مغزم برند
ضروری ہے کہ وہ میری کھال پھاڑیں ۔ کیونکہ وہ میرا دماغ تو نہیں لے جا سکتے

۱۔ قفا خورد دھول کھائی عریاں ننگا گریاں روتا ہوا نشست بیٹھ گیا جہاندیدہ ایک تجربہ کار نے گفتش اس کو کہا خود پرست اپنے آپ کو پوجنے والے ۲۔ چو غنچہ غنچے کی طرح گرت اگر تیرا بستہ بودے بند رہتا دہن منہ دریدہ پھٹا ہوا ندیدے نہ دیکھتا چو گل پھول کی طرح پیرہن لباس ۳۔ سراسیمہ پریشان گوید کہتا ہے سخن بات پر گزاف بیہودہ چو طنبور طنبورے کی طرح بسیار لاف بہت ڈینگیں مارنے والا ۴۔ نہ بینی تو نہیں دیکھتا آتش آگ زبان مراد شعلہ بس فقط بآبے پانی کے ساتھ تواں کشتنش اس کو بجھا سکتے ہیں در نفس ایک دم میں
۵۔ ہست ہے بہرہ ور حصہ دار بگوید کہے گا نہ صاحب ہنر ہنر مند کے متعلق ۶۔ مشک کستوری نداری نہیں رکھتا تو مگوی مت کہہ گرت ہست اگر تیرے پاس ہے فاش گردد ظاہر ہو جائے گا ببوی خوشبو سے
۷۔ بسوگند گفتن قسم کھا کر کہنا زر سونا مغربی ست مغرب کا ہے چہ حاجت کیا ضرورت محک کسوٹی خود بگوید خود بتلائے گی کہ چیست کہ کیا رکھتا ہے بگویند کہیں گے ازیں اسی وجہ سے ۸۔ حرف گیراں عیب چیں سعدی مصنف نہ اہلست اہل نہیں ہے۔ آمیز گار میل جول والا ۹۔ روا جائز باشد ہووے پوستینم میری پوستین یا کھال درند پھاڑ ڈالیں ندارند نہیں رکھتے ہیں مغزم میرا مغز برند لے جاویں۔

حکایت
کہانی

تشریح: (۱) مکے کھا کے گریبان پھڑوا کے بیٹھا رو رہا تھا ایک جہاندیدہ نے اسے دیکھ کر کہا کہ او خود پرست آدمی (۲) اگر تیرا منہ غنچہ کی طرح بند رہتا تو پھول کی طرح تیرا پیرہن نہ پھٹتا یعنی تیری زبان نے تجھے رسوا کیا (۳) جس کا ذہن منتشر ہو وہ بکواس ہی کیا کرتا ہے جیسے خالی طنبورہ صرف لافیں مارنے پہ ہوتا ہے (۴) آگ کا شعلہ زبان جیسا ہوتا ہے اسے پانی کا ذرا سا چھینٹا مارو تو بجھ جاتا ہے یہی حال زبان دراز کا ہوتا ہے (۵) ہنر مند آدمی کو یہ جتلانے کی ضرورت نہیں پڑتی کہ میں ہنر مند ہوں بلکہ وہ جب ہنر کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہنر ہی اس کا تعارف بن جاتا ہے (۶) اگر کستوری خالص نہیں ہے تو تیری تعریف کرنے سے بھی کچھ نہیں بنتا اور اگر خالص ہے تو وہ تعریف کی محتاج نہیں۔ اس کی خوشبو ہی بتلا دے گی کہ واقعی کستوری ہے (۷) قسمیں کھا کر یہ باور نہیں کرایا جا سکتا کہ سونا یورپی ہے وہ تو جب کسوٹی پہ پورا اتر آئے گا۔ ہر کوئی باور کرے گا (۸-۹) لوگ حسد کی وجہ سے کہتے ہیں کہ سعدی نا اہل اور کم آمیز ہے لیکن مجھے قسمیں کھا کر اپنی اہلیت باور کرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ میری پوستین نہیں پھاڑیں گے تو اور کیا کریں گے۔ جب کہ میرا دماغ تو نہیں چھین سکتے اور میرے مقابلے کا کلام نہیں پیش کر سکتے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جیسے بلبل خوش نوائی کی وجہ سے قید ہوتا ہے اسی طرح انسان بول کر مصیبت کو دعوت دیتا ہے چپ رہے تو اس سے کوئی مطالبہ نہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ عضد را پسر نیک رنجور بود — شکیب از نہاد پدر دور بود

عضد الدولہ کا لڑکا بہت بیمار تھا — باپ کے دل سے صبر دور ہو چکا تھا

۲ یکے پارسا گفتش از روئے پند — کہ بگزار مرغان وحشی ز بند

ایک بزرگ نے بطور نصیحت اسے کہا — کہ جنگلی پرندوں کو قید سے چھوڑ دے

۳ قفسہائے مرغ سحر خواں شکست — کہ در بند ماند چو زنداں شکست

اس نے صبح کو چہکنے والے پرندوں کے پنجرے کھول دئیے — قید میں کون رہے جب جیل خانہ گر جائے

۴ نگہداشت بر طاق بستاں سرائے — یکے نامور بلبل خوش سرائے

باغیچے کی محراب پر محفوظ رکھی — ایک خوش سرا نامور بلبل

۵ پسر صبحدم سوئے بستاں شتافت — جز آں مرغ بر طاق ایواں نیافت

لڑکا صبح سویرے باغ کی طرف گیا — تو اس پرندے کے سوا محل کی محراب پر کچھ نہ پایا

۶ بخندید کاے بلبل خوش نفس — تو از گفت خود ماندہ در قفس

وہ ہنس پڑا کہ اے خوش نفس بلبل — تو اپنی نغمہ سرائی کی وجہ سے پنجرے میں رہ گیا ہے

۷ ندارد کسے با تو ناگفتہ کار — ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

تیری نہ کہی ہوئی بات سے کوئی تعلق نہیں رکھتا — لیکن جب کہے تو اس کی دلیل لا

۸ چو سعدی کہ چندے زباں بستہ بود — ز طعن زباں آوراں رستہ بود

سعدی کی طرح جس نے کچھ عرصہ زبان بند رکھی تھی — تو زبان دانوں کے طعنوں سے چھوٹ گیا تھا

۹ کسے گیرد آرام دل درکنار — کہ از صحبت خلق گیرد کنار

دل کا آرام وہی شخص پا سکتا ہے — جو مخلوق کی صحبت سے کنارا کر لے

۱۰ مکن عیب خلق اے خردمند فاش — بعیب خود از خلق مشغول باش

اے عقلمند مخلوق کے عیب ظاہر نہ کر — مخلوق کو نظر انداز کر کے اپنے عیبوں میں مشغول ہو

۱۔ عضد بنو دیلم کا مشہور بادشاہ عضد الدولہ نیک بہت رنجور بیمار بود تھا شکیب صبر نہاد پدر باپ کی طبیعت ۲۔ یکے پارسا ایک پرہیزگار گفتش اس کو کہا از روئے پند بطور نصیحت کے بگزار چھوڑ دے مرغان وحشی جنگلی پرندے جو بند کئے ہوئے ہیں بند قید ۳۔ قفسہائے مرغ سحر صبح کو گانے والے پرندوں کے پنجرے شکست توڑ دیے کہ کون در بند قید میں ماند رہے چو زنداں جب قید خانہ شکست ٹوٹ جائے ۴۔ نگہداشت محفوظ رکھا طاق بستاں سرائے باغ کی محراب یکے نامور ایک مشہور بلبل خوش سرائے اچھا گانے والا بلبل ۵۔ پسر بیٹا صبحدم سویرے سوئے بستاں باغ کی طرف شتافت دوڑا جز آں مرغ اس پرندے کے سوا طاق ایوان محل کی محراب نیافت نہ پایا ۶۔ بخندید ہنسا کاے کہ اے بلبل خوش نفس اچھی آواز والی بلبل از گفت خود اپنے قول سے ماندہ رہی ہے تو قفس پنجرا ۷۔ ندارد نہیں رکھتا کسے کوئی شخص با تو تیرے ساتھ ناگفتہ بغیر کہے کار کام چو گفتی جب کہا تو نے دلیلش اس کی دلیل بیار لا ۸۔ چو سعدی سعدی کی طرح چندے کچھ دیر بستہ بند کئے ہوئے تھا طعن زباں آوراں زبان دانوں کا طعنہ رستہ بود چھوٹا ہوا تھا ۹۔ کسے کوئی شخص گیرد حاصل کرے گا آرام دل دل کا آرام صحبت خلق مخلوق کی صحبت گیرد پکڑے کنار کنارا ۱۰۔ مکن مت کر عیب خلق مخلوق کا عیب خردمند عقلمند فاش ظاہر بعیب خود اپنے عیب میں از خلق مخلوق سے مشغول باش مشغول ہو جا

تشریح: (۱) عضد الدولہ دیلمی کا لڑکا بہت بیمار تھا جسے دیکھ کر باپ کو چین نہیں آتا تھا (۲) کسی بزرگ نے اس سے کہا کہ اگر لڑکے کی صحت چاہتے ہو تو جو وحشی پرندے تم نے قید کر رکھے ہیں انہیں چھوڑ دو لڑکا ٹھیک ہو جائے گا (۳) اس نے تمام پرندوں کے پنجرے کھول دیئے جو فوراً ہی اڑ گئے (۴) البتہ ایک خوشنوا بلبل بدستور اسیر رکھا جو باغ کی محراب پر لٹک رہا تھا (۵) لڑکا صبح سویرے سیر کے لئے باغ کی طرف گیا تو صرف وہی بلبل موجود پایا (۶) تو ہنس کر اس سے کہنے لگا۔ اگر تو خوشنوا اور خوش گلو نہ ہوتا تو تجھے بھی آزادی مل جاتی پس تیری خوشنوائی اور خوش بیانی نے تجھے قید کرا رکھا ہے (۷) جو بات نہ کہی ہو اس پہ کوئی گرفت نہیں کرتا اور جو کہہ دی جائے اس پہ کوئی دلیل مانگتا ہے (۸) ایک زمانے میں سعدی نے شعر کہنے چھوڑ دیئے تھے۔ لوگوں نے اس پر تنقید چھوڑ دی تھی (۹) سکونِ دل اور آرامِ جاں اسی کو نصیب ہوتا ہے جو مخلوق سے کنارا کش ہو کے خلوت نشیں ہو جائے (۱۰) لوگوں کی عیب چینی کی بجائے اپنے عیب تلاش کر کے انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

۱ چو باطل سرایند مگمار گوش | چو بے ستر بینی بصیرت بپوش

جب وہ بے ہودہ بکیں تو کان نہ دھر | جب تو ننگے کو دیکھے تو آنکھیں بند کرلے

حکایت

کہانی

۳ شنیدم کہ در بزم ترکان مست | مریدے دف و چنگ مطرب شکست

میں نے سنا کہ مست ترکوں کی محفل میں | ایک مرید نے گویئے کی دف اور ستار توڑ دی

۴ چو چنگش کشیدند حالے بموئے | غلامان و چون دف زدندش بروئے

اسے ستار کیطرح فوراً بالوں سے کھینچا | غلاموں نے اور دف کی طرح اس کے منہ کو پیٹا

۵ شب از درد چوگان و سیلی نخفت | دگر روز پیرش بہ تعلیم گفت

وہ بے اور تھپڑوں کی تکلیف سے رات بھر نہ سویا | اگلے روز پیر نے اسے بطور تعلیم کہا

۶ نخواہی کہ باشی چو دف روئے ریش | چو چنگ اے برادر سر انداز پیش

تو اگر نہیں چاہتا کہ دف کی طرح تیرا چہرہ زخمی ہو | تو بھائی ستار کی طرح سر کو آگے جھکائے

مثل

مثال

۸ دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ | پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ

دو شخصوں نے گرد شور وغل اور جنگ دیکھی | بکھرے ہوئے جوتے اور اڑتے ہوئے پتھر دیکھے

۹ یکے فتنہ دید از طرف برشکست | یکے در میاں آمد و سر شکست

ایک شخص نے فتنہ دیکھا تو کنارے سے کھسک گیا | ایک بیچ میں آیا اور سر پھڑوا لیا

۱۰ کسے خوشتر از خویشتن دار نیست | کہ با خوب و زشت کسش کار نیست

کوئی شخص خوددار آدمی سے بہتر نہیں ہے | جسے کسی کے اچھے برے سے کوئی مطلب نہیں

۱۔ چو جب باطل سرایند جھوٹے گائیں مگمار گوش کان نہ لگا چو جب بے ستر بے پردہ بینی دیکھے تو بصیرت آنکھ بپوش بند کرلے

۳۔ شنیدم میں نے سنا۔ بزم ترکان مست مست ترکوں کی مجلس مریدے ایک مرید چنگ مطرب گویئے کی ستار شکست توڑ دی ۴ چو چنگش ستار کی طرح اسکو کشیدند کھینچا انھوں نے حالے فی الحال بموے بالوں سے چوں دف دف کی طرح زدندش مارا انھوں نے اسکو بروئے چہرے پر ۵۔ شب رات کو درد چوگان بلے کا درد سیلی تھپڑ نخفت سویا دگر روز اگلے دن پیرش اس کا پیر نے اس کو بہ تعلیم سمجھانے کے لئے گفت کہا

۶۔ نخواہی تو نہیں چاہتا کہ باشی ہووے تو چو دف مثل دف کے روئے ریش زخمی چہرہ چو چنگ مثل ستار کے برادر بھائی سر انداز سر ڈالے پیش سامنے

۸۔ دو کس دو شخص دیدند دیکھا انھوں نے آشوب شور وغل پراگندہ بکھرے ہوئے نعلین جوتے پرندہ سنگ اڑتے ہوئے پتھر ۹۔ یکے ایک نے فتنہ دید فتنہ دیکھا از طرف کنارے سے برشکست ٹوٹ گیا درمیاں بیچ میں آمد آیا سر شکست سر پھڑوا لیا ۱۰۔ کسے کوئی شخص خوشتر اچھا خویشتن دار اپنے آپ محفوظ رکھنے والا نیست نہیں ہے خوب و زشت اچھا اور برا از زشت کسش کسی کی بدی کے ساتھ کار کام

تشریح: (۱) لوگ جب بکواس بازی میں مشغول ہوں تو ادھر کان نہیں لگانے چاہئیں اور جب کوئی ننگا نظر آجائے تو اپنی نظر پر جھکا لینی چاہئیں۔ (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان بول کر پھنس جاتا ہے چپ رہے تو اسے کوئی کچھ نہیں کہتا (۳) ترک سپاہی نشے میں مست گا بجا رہے تھے۔ کسی پیر کے ایک مرید نے دیکھا تو برداشت نہ کر سکا اور انکی دف اور ستار نگی توڑ ڈالی (۴) جیسے ستار کو تاروں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح ترکوں نے اس مرید کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور دف کی طرح اس کو پیٹا (۵) وہ مکے اور تھپڑ کھا کر درد کی وجہ سے ساری رات نہ سو سکا اگلے روز پیر کے پاس گیا تو اس نے نصیحت کی (۶) اگر تو دف کی طرح پٹنا نہیں چاہتا تو ستار بن جا یعنی عاجزی اختیار کر اور سر جھکالے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ پرائے پھڈے میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہئے بلکہ اپنے کام سے کام رکھنا بہتر ہے (۸) دو شخصوں نے گرد وغبار اور شور وغل سنا لڑائی میں جوتے اور پتھر استعمال ہو رہے تھے (۹) ان میں سے ایک نے تو مصلحت یہی سمجھی کہ چپکے سے کنارہ کش ہو لیا اور گھر جا بیٹھا دوسرا جذباتی تھا وہ میدان میں کود پڑا لوگوں نے اس کی بھی پٹائی کر دی اور سر پھاڑ دیا (۱۰) اچھا آدمی وہی ہے جو خودداری سے اپنے گھر رہے اور کسی کی نیکی بدی سے کوئی کام نہ رکھے۔

۱ ترا دیدہ در سر نہادند و گوش
تیرے سر میں کان اور آنکھیں رکھی ہیں
دہن جائے گفتار و دل جائے ہوش
منہ کو بولنے کی اور دل کو سمجھ کی جگہ بنایا

۲ مگر باز دانی نشیب و فراز
تاکہ تو اونچ نیچ کو سمجھ سکے
نہ گوئی کہ ایں کوتہ است آں دراز
نہ یوں کہنے کے لئے کہ یہ چھوٹا ہے اور وہ لمبا

حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی
خاموشی کی راحت اور بکواس بازی کی مصیبت کا بیان

۴ چنیں گفت پیرے پسندیدہ ہوش
ایک عقلمند بوڑھے نے یوں کہا
خوش آید سخنہائے پیراں بگوش
بوڑھوں کی باتیں کانوں کو اچھی لگتی ہیں

۵ کہ در ہند رفتم بکنجے فراز
کہ میں ہندوستان میں ایک دور کے گوشے میں گیا
چہ دیدم چو یلدا سیاہے دراز
کیا دیکھتا ہوں کہ کالی رات جیسا ایک لمبا تڑنگا حبشی

۶ در آغوش او دخترے چوں قمر
چاند جیسی ایک لڑکی اس کی آغوش میں
فرو بردہ دنداں بہ لبہاش در
جس کے لبوں میں وہ دانت گاڑے ہوئے تھا

۷ چناں تنگش آوردہ اندر کنار
اس نے بغل میں اس کو ایسے بھینچا ہوا
کہ پنداری اللیل یغشی النہار
کہ تو خیال کرے کہ رات نے دن کو ڈھانپ رکھا ہے

۸ مرا امر معروف دامن گرفت
امر بالمعروف نے میرا دامن پکڑ لیا
فضول آتشے گشت و درمن گرفت
فضول بات آگ بن کے میرے اندر لگ گئی

۹ طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ
میں نے آگے پیچھے سے لکڑی اور پتھر تلاش کئے
کہ اے ناخدا ترس بے نام و ننگ
کہ او خدا سے بے خوف بے عزت بے حیا

۱۰ بہ تشنیع و دشنام و آشوب و زجر
ملامت، گالی، رعب اور جھڑکی سے
سپید از سیہ فرق کردم چو فجر
میں نے صبح کی طرح سفید کو سیہ سے جدا کر دیا

۱. ترا تیرا دیدہ آنکھ در سر سر میں نہاد رکھی گوش کان دہن منہ جائے گفتار بولنے کی جگہ جائے ہوش عقل کی جگہ ۲. مگر تاکہ باز دانی جان سکے تو نشیب و فراز نیچ اونچ نہ گوئی نہ کہے تو ایں یہ کوتہ چھوٹا است ہے و آں اور وہ دراز لمبا ۳. معنی مضمون راحت خاموشی خاموشی کا آرام آفت بسیار زیادہ بولنے کی مصیبت ۴. چنیں ایسے گفت کہا پیرے ایک بوڑھا پسندیدہ ہوش اچھی ہوش والا خوش آید اچھی لگتی ہیں سخنہائے پیراں بوڑھوں کی باتیں بگوش کان میں ۵. ہند ہندوستان ایشیا کا ایک ملک جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے رفتم گیا میں بکنجے ایک کونے میں فراز نائد ہے چہ دیدم کیا دیکھا میں نے چو مثل یلدا سیاہ رات سیاہے ایک حبشی دراز لمبا ۶. آغوش او اس کی آغوش دخترے ایک لڑکی چوں قمر چاند جیسی فرو بردہ نیچے لے گیا ہوا دنداں جمع بہ لبہاش اس کے لبوں میں در زائد ۷. چناں ایسا تنگش آوردہ سخت بھینچا اس کو پنداری تو سمجھے اللیل رات یغشی ڈھانپ رہی ہے النہار دن کو ۸. مرا مجھ کو امر معروف نیکی کا حکم کرنا گرفت پکڑا فضول بے کار آتشے آگ بن گئی درمن میرے اندر گرفت لگ گئی ۹. طلب کردم میں نے تلاش کئے پیش و پس پیچھے اور آگے چوب و سنگ لکڑی اور پتھر ناخدا ترس خدا سے نہ ڈرنے والے بے نام بے غیرت ۱۰. بر تشنیع برائی پر دشنام گالی آشوب شور زجر جھڑکی سپید مراد لڑکی سیہ مراد حبشی فرق کردم جدا کر دیا میں نے فجر صبح کی طرح

تشریح: (۱، ۲) تجھے آنکھ کان منہ اور دل اس لئے دیئے ہیں کہ تو اپنا نفع نقصان کو سمجھ سکے نا کہ دوسروں پر تنقید کرے کہ یہ چھوٹا ہے وہ لمبا (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسانوں کو چاہئے کہ پرائے معاملہ میں خواہ مخواہ دخل دے کر آ بیل مجھے مار نہ کہے بلکہ جب تک ضروری نہ ہو بالکل چپ رہے تاکہ آفتوں سے بچا رہے (۴، ۵، ۶) ایک عقلمند بوڑھے سیاح نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ہندوستان کے ایک دور دراز علاقے میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لمبا تڑنگا حبشی جو کالا بھجنگ تھا۔ ایک چاند جیسی حسین لڑکی کو آغوش میں لئے ہوئے ہے اور اس کے ہونٹوں میں اس کے ہونٹ پیوست (۷) حبشی نے لڑکی کو ایسے ڈھانپ رکھا تھا جیسے رات نے دن کو چھپایا ہوا ہے (۸) مجھے اتنی غیرت آئی کہ میرے تن بدن میں آگ سی لگ گئی اور میں نے امر بالمعروف کرنا ضروری سمجھا (۹) میں نے ادھر ادھر سے پتھر جمع کر کے اسے مارے اور دھمکایا کہ بے شرم بے حیا! (۱۰) ڈرا دھمکا کے میں نے اسے بھگا دیا۔ بس اس حبشی کو سفید لڑکی سے صبح کی طرح جدا کر دیا۔

۱	شد آں ابرِ ناخوش زبالائے باغ وہ بھیانک بادل باغ پر سے چھٹ گیا	پدید آمد آں بیضہ از زیرِ زاغ کوے کے نیچے سے وہ انڈا نکل آیا	
۲	زلا حولم آں دیو ہیکل بجست میرے لاحول پڑھنے سے وہ دیو شکل بھاگ گیا	پری پیکر اندر من آویخت دست پری پیکر نے میرے دامن میں ہاتھ ڈال دیے	
۳	کہ اے زرق سجادۂ زرق پوش کہ اے مکر کے مصلے والے مکر کے لباس والے	سیہ کار دنیا خرِ دیں فروش دنیا خریدنے دین بیچنے والے سیہ کار	
۴	مرا عمرہا دل زکف رفتہ بود عمر بھر سے میرا دل ہاتھ سے گیا ہوا تھا	بریں شخص و جاں بر او آشفتہ بود اس شخص پر اور جان اس پر فریفتہ تھی	
۵	کنوں پختہ شد لقمۂ خامِ من اب جب کہ میرا کچا لقمہ پک گیا تھا	کہ گرمش بدر کردی از کامِ من تو نے جھٹ پٹ میرے حلق سے نکال دیا	
۶	تظلم برآورد و فریاد خواند ظلم کی شکایت اور فریاد کرنے لگی	کہ شفقت برافتاد و رحمت نماند کہ شفقت اٹھ گئی اور رحم نہ رہا	
۷	نماند از جواناں کسے دستگیر جوانوں میں کوئی مددگار نہیں رہا	کہ بستاندم داد از دستِ پیر جو بوڑھے کے ہاتھ سے میرا انصاف لے	
۸	کہ شرمش نیاید ز پیری ہمے کہ اس کو بڑھاپے سے بھی شرم نہیں آتی	زدن دست در سترِ نامحرمے نامحرم کے ستر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے	
۹	ہمے کرد فریاد و دامن بچنگ وہ فریاد کر رہی تھی اور دامن ہاتھ میں تھا	مرا ماندہ سر در گریباں ز ننگ میرا سر شرم کی وجہ سے گریبان میں تھا	
۱۰	بروں رفتم از جامہ در دم چو سیر میں لہسن کی طرح کپڑوں سے ایک دم نکل گیا	کہ ترسیدم از زجر برنا و پیر کیونکہ میں بوڑھوں اور جوانوں کی سرزنش سے ڈر گیا	

۱۔ شد چلا گیا آں وہ ابرِ ناخوش ناگوار بادل بالائے باغ باغ کے اوپر پدید آمد ظاہر ہو گیا آں بیضہ وہ انڈا زیرِ زاغ کوے کے نیچے ۲۔ زلا حولم میرا لاحول پڑھنا آں دیو ہیکل وہ دیو کی شکل والا بجست کودا پری پیکر پری کی شکل والی اندر من میرے اندر آویخت ڈال دیا دست ہاتھ ۳۔ زرق سجادہ مکر کے مصلے والے زرق پوش مکر کے لباس والے دنیا خر دنیا خریدنے والے دیں فروش دین بیچنے والے ۴۔ مرا عمرہا شروع عمر سے میرا زکف ہاتھ سے رفتہ بود گیا ہوا تھا بریں شخص اس شخص پر برِ وے اس پر آشفتہ بود فریفتہ تھا ۵۔ کنوں اب پختہ شد پک گیا لقمۂ خامِ من میرا کچا لقمہ گرمش جلدی سے اس کو بدر کردی نکال دیا تو نے از کامِ من میرے حلق سے ۶۔ تظلم برآورد ظلم کی شکایت کرنے لگی فریاد فریاد کی اس سے برافتاد نکل گئی رحمت نماند رحم نہ رہا ۷۔ نماند نہ رہا کسے کوئی شخص دستگیر ہاتھ پکڑنے والا بستاندم لیوے میرا داد انصاف دستِ پیر بوڑھے کا ہاتھ ۸۔ نیاید نہیں آتی ز پیری بڑھاپے سے زدن دست ہاتھ مارنا سترِ نامحرمے نامحرم کے پردے میں ۹۔ ہمے کرد کرتی تھی وہ دامن بچنگ دامن ہاتھ میں تھا مرا ماندہ سر میرا سر رہ گیا در گریباں گریبان میں ز ننگ شرم کی وجہ سے ۱۰۔ بروں رفتم باہر چلا گیا میں از جامہ کپڑوں میں سے در دم ایک دم چو سیر لہسن کی طرح کہ ترسیدم کیونکہ میں ڈرا از زجر برنا و پیر جوانوں اور بوڑھوں کی سرزنش

تشریح: (۱) بھیانک بادل یعنی حبشی باغ یعنی لڑکی کو چھوڑ کر گیا وہ انڈے جیسی لڑکی کوے جیسے حبشی کے نیچے سے نکل آئی (۲) میرے لاحول پڑھنے سے وہ حبشی جن تو بھاگ گیا پر لڑکی نے میرا دامن پکڑ لیا (۳) کہنے لگی کہ او مکار نمازی اور مکار صوفی سیہ کار دین بیچ کے دنیا خریدنے والے (۴) میں ایک عرصے سے اس حبشی پہ مرتی تھی اور اس کے وصال کی خواہاں رہتی تھی (۵) آج خدا خدا کرکے اس کا وصال نصیب ہوا تھا، تو نے وہ وصال کا لقمہ میرے منہ سے نکال دیا مجھے ذرا ترس نہ آیا (۶) اسی طرح وہ میرے ظلم کی شکایت اور فریاد کرنے لگی کہ شفقت ختم ہو گئی اور رحم کا نام جاتا رہا (۷) کوئی نوجوان میری دستگیری نہیں کر سکتا کہ اس بوڑھے سے میرا بدلہ لے (۸، ۹) جسے بڑھاپے کے باوجود غیر ستر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے شرم نہ آئی گویا اس بے حیائی کو میری طرف منسوب کر کے مجھ سے انتقام لینا چاہتی تھی وہ میرے دامن کو مضبوطی سے پکڑے یہ چیخ و پکار کر رہی تھی اور میں شرم کی وجہ سے زمین میں گڑا جا رہا تھا (۱۰) آخر میں دامن چھڑا کر بھاگنے لگا تو میرا کرتہ پھٹ کر لڑکی کے ہاتھ میں رہ گیا اور میں لہسن کی چھیلی ہوئی پوتھی کی طرح وہاں سے ننگا بھاگا۔

۱ برہنہ دواں رفتم از پیش زن / کہ در دست او جامہ بہتر کہ من
میں عورت کے سامنے سے ننگا دوڑ رہا تھا / کیونکہ اس کے ہاتھ میں میری بہ نسبت کپڑے بہتر ہیں

۲ پس از مدتے کرد بر من گزار / کہ مے دانیم گفتمش زینہار
ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس سے گزری / کہ مجھے جانتا ہے میں نے کہا خدا کی پناہ

۳ کہ من توبہ کردم بدست تو بر / کہ گرد فضولے نہ گردم دگر
میں نے تیرے ہاتھ پہ توبہ کر لی تھی / کہ پھر فضول بات کے درپئے نہیں ہوں گا

۴ کسے را نیاید چنیں کار پیش / کہ عاقل نشیند پس کار خویش
اس شخص کے سامنے ایسا موقع نہیں آ سکتا / جو عقلمندی سے اپنے کام کے پیچھے لگا ہے

۵ ازیں شنعت ایں پند برداشتم / دگر دیدہ نادیدہ انگاشتم
اس برائی سے میں نے یہ نصیحت حاصل کی / کہ پھر دیکھے کو ان دیکھا سمجھنے لگا

۶ گرت عقل و رائیست و تدبیر و ہوش / چو سعدیؔ سخن گوئی ورنہ خموش
اگر تجھے عقل رائے تدبیر اور ہوش ہے / تو سعدیؔ کی طرح بات کر ورنہ خاموش رہ

حکایت در فضیلت ستر پوشی
پردہ پوشی کی فضیلت کا بیان

۸ یکے پیش داؤد طائی نشست / کہ دیدم فلاں صوفی افتادہ مست
ایک آدمی داؤد طائی کے پاس بیٹھا / کہ میں نے فلاں صوفی کو مست پڑا دیکھا ہے

۹ قے آلودہ دستار و پیراہنش / گروہے سگاں حلقہ پیرامنش
اس کے کپڑے اور پگڑی قے سے آلودہ ہے / اس کے گرد کتوں کا مجمع لگا ہوا ہے

۱۰ چو فرخندہ خوئی ایں حکایت شنید / زگوئندہ ابرو بہم درکشید
مبارک طبع نے جب یہ بات سنی / تو کہنے والے سے ابرو سکیڑ لیں

۱۔ برہنہ ننگا دواں رفتم دوڑتا ہوا چلا گیا میں پیش زن عورت کے آگے سے دست او اس کا ہاتھ جامہ کپڑا کہ من مجھ سے ۲۔ پس از مدتے ایک مدت کے بعد کرد گیا اس نے بر من مجھ پر گزار گزر مے دانیم تو جانتا ہے مجھکو گفتمش میں نے اسے کہا زینہار خدا بچائے یا خدا کی پناہ ۳۔ من توبہ کردم توبہ کر لی تھی بدست تو تیرے ہاتھ پر گرد فضولے بیکار بات کے پیچھے نہ گردم نہیں پھروں گا میں دگر دوبارہ ۴۔ کسے را کسی کو نیاید نہیں آتا چنیں کار ایسا کام پیش سامنے عاقل نشیند عقلمند ہو کہ بیٹھے پس کار خویش اپنے کام کے پیچھے ۵۔ ازیں شنعت اس برائی سے ایں پند یہ نصیحت برداشتم حاصل کی میں نے دگر پھر دیدہ دیکھا ہوا نادیدہ نہ دیکھا ہوا انگاشتم گنوں گا میں ۶۔ گرت اگر تجھکو رائیست رائے ہے چو سعدیؔ مثل سعدیؔ کے سخن گوئی بات کر ۷۔ ستر پوشی کسی کے عیب کو چھپانا ۸۔ یکے ایک پیش داؤد طائی حضرت داؤد طائی کے سامنے جو ایک ولی کامل تھے نشست بیٹھا دیدم میں نے دیکھا صوفی صوف کے لباس والا درویش افتادہ مست مست پڑا ہوا ۹۔ قے آلودہ قے سے بھرا ہوا دستار پگڑی پیراہنش اس کا کرتہ گروہے ایک جماعت سگاں جمع کتے حلقہ پیرامنش اس کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوئے ۱۰۔ چو جب فرخندہ خوئے مبارک عادت والا شنید سنی زگوئندہ کہنے والے سے بہم درکشید آپس میں کھینچ لئے۔

تشریح: (۱) میں نے عزت بچانے کے لئے ننگے بھاگ جانا ہی غنیمت سمجھا کیونکہ ننگے بن میں وہ بے عزتی نہیں تھی جو لڑکی کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں ہو سکتی تھی (۲، ۳) کافی عرصے کے بعد وہ لڑکی میرے قریب سے گزری تو مجھے کہنے لگی کہ صاحب مجھے پہچانتے ہو۔ میں نے کہا کہ خدا بچائے تو بھی کوئی بھول جانے والی چیز ہے میں نے تیرے ہی ہاتھ پہ اس بات سے توبہ کی تھی کہ دوبارہ بے کار کام میں ہاتھ نہیں ڈالوں گا (۴) جو شخص اپنے کام سے کام رکھے اسے ایسی صورتِ حال پیش نہیں آ سکتی (۵) اس ناگوار واقعے سے میں نے یہ سبق لیا کہ آئندہ ایسا واقعہ دیکھ بھی لوں تو اسے ان دیکھا کر دیتا ہوں یعنی نوٹس نہیں لیتا (۶) عقل و ہوش ہے تو سعدیؔ جیسی حکیمانہ باتیں کر ورنہ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں خاموش رہو (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو شخص کسی کے عیب کی تشہیر کرتا ہے وہ خود بھی رسوا ہو کے رہتا ہے (۸) ایک شخص حضرت داؤدؒ طائی سے کہنے لگا کہ میں فلاں صوفی کو راستے میں نشہ کی حالت میں مست پڑا ہوا پایا ہے (۹) اس کے کپڑے اور پگڑی قے آلود ہے اور کتے اسے چاٹ رہے ہیں (۱۰) حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سنی تو ناگواری سے ان کے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔

Scanned by CamScanner

۱ زمانے برآشفت وگفت اے رفیق — بکار آید امروز یار شفیق

تھوڑی دیر بگڑے اور کہا اے رفیق — آج مہربان یار ہی کام آ سکتا ہے

۲ بردزاں مقام شنیعش بیار — کہ در شرع نہی است و در خرقہ عار

جا اس بری جگہ سے اسے لے آ — کیونکہ شریعت میں ممنوع ہے اور گودڑی پر عار ہے

۳ نیوشندہ شد زیں سخن تنگ دل — بفکرت فرو رفت چوں خر بگل

سننے والا اس بات سے تنگ دل ہوا — فکر میں ڈوب گیا جیسے گدھا کیچڑ میں

۴ نہ یارا کہ فرماں نگیرد بگوش — نہ رغبت کہ مست اندر آرد بدوش

نہ تو یہ طاقت کہ حکم پہ کان نہ دھرے — نہ یہ رغبت کہ مست کو کندھوں پہ اٹھا لائے

۵ زمانے بہ پیچید و درماں ندید — رہ سرکشیدن زفرماں ندید

تھوڑی دیر پیچ و تاب کھائے اور علاج نہ دیکھا — حکم سے سرتابی کی راہ نہ دیکھی!

۶ میاں بست و بے اختیارش بدوش — در آورد و شہرے بروعام جوش

کمر باندھی اور مجبوراً اسے کندھوں پہ — لے آیا اور شہر میں اس پر عام جوش پیدا ہو گیا

۷ یکے طعنہ مے زد کہ درویش بیں — زہے پارسائی و تقویٰ و دیں

ایک طعنہ مارتا تھا کہ درویش دیکھو — کیا خوب پارسائی اور تقویٰ اور دین ہے

۸ یکے صوفیاں بیں کہ مے خوردہ اند — مرقع بسیکی گرو کردہ اند

ایک کہتا صوفیوں کو دیکھو کہ شراب پئے ہوئے ہیں — گدڑی شراب کے بدلے گروی رکھے ہوئے ہیں

۹ اشارت کناں ایں و آں را بدست — کہ ایں سرگراں ست و آں نیم مست

ایسے اور اسے ہاتھ سے اشارے کرتے تھے — کہ یہ مدہوش ہے اور وہ نیم مست

۱۰ بگردن بر از جور دشمن حسام — بہ از شنعت شہر و جوش عوام

دشمن کے ظلم سے گردن پر تلوار — بہتر ہے شہر کی ملامت اور عوام کے جوش سے

۱۔ زمانے تھوڑی دیر برآشفت برہم ہوئے گفت کہا رفیق ساتھی بکار آید کام میں آتا ہے امروز آج یار شفیق مہربان یار ۲۔ بردجا زاں مقام شنیعش اس برے مقام سے بیار لے آ در شرع شریعت میں نہی نست منع ہے برخرقہ گودڑی پر ۳۔ نیوشندہ سننے والا شد ہو گیا زیں سخن اس بات سے بفکرت فکر میں فرو رفت پیچھے چلا گیا چو خر گدھے کی طرح بگل کیچڑ میں ۴۔ یارا طاقت فرماں نگیرد حکم لیوے بگوش کان میں اندر آرد اندر لے آئے بدوش کندھوں پر ۵۔ زمانے کچھ دیر بپیچید پیچ و تاب کھائے درماں علاج ندید نہ دیکھا رہ سرکشیدن سرکشی کا راستہ نہ فرماں حکم سے ۶۔ میاں بست کمر باندھی ہے بے اختیارش مجبوراً اسکو بدوشش کندھوں پر درآورد لے آیا شہرے بروے اہل شہر اس پر ۷۔ یکے ایک طعنہ مے زد طعنہ مارتا تھا بیں دیکھ زہے پارسائی کیا اچھی پارسائی ہے تقویٰ پرہیزگاری ۸۔ یکے ایک صوفیاں بیں صوفیوں کو دیکھو مے خوردہ اند شراب پئے ہوئے ہیں مرقع پیوند لگا ہوا کپڑا بسیکی شراب کے بدلے گرو کردہ رہن کئے ہوئے اند ہیں ۹۔ اشارت کناں اشارہ کرنے والے ایں و آں اس اور اس بدست ہاتھ سے ایں سرگراں یہ پورا مدہوش ہے مست ہے آں وہ نیم مست آدھا مست ۱۰۔ بگردن گردن کے اوپر جور دشمن دشمن کا ظلم حسام تلوار بہ بہتر شنعت شہر شہر کی ملامت جوش عوام عام لوگوں کا جوش

تشریح: (۱) وہ برہمی سے تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ ایسے وقت شفیق دوست ہی کام آ سکتا ہے (۲) جاؤ اس کو وہاں سے اٹھا کر لے آؤ کیونکہ وہ ایسی حالت میں ہے جو شریعت میں ممنوع ہے اور صوفی کے لئے باعث شرم (۳) بات کرنے والا بات کر کے پھنس گیا، نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والی بات ہوئی (۴-۵) حضرت کی نافرمانی کرے تو نسبت سلب ہوتی ہے اور حکم مانے تو شہر میں بری شہرت کا خطرہ ہے وہ انتہائی کشمکش و پیچ میں پڑ گیا کافی سوچ بچار کے بعد اس نے صوفی کو اٹھا لانے کا فیصلہ کر لیا (۶) مجبوراً کمر باندھی اور جا کے اسے اٹھا لایا (۷) اب طعنہ زنی ہو رہی ہے کوئی کہتا ہے کہ درویش دیکھو کیسا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے (۸) کوئی کہتا ہے کہ صوفیوں کو ملاحظہ کرو شراب کے ایسے رسیا ہیں کہ گودڑی رہن رکھ کر شراب پیتے ہیں (۹) ایک دوسرے کو اشارے سے بتلاتے کہ جو کندھوں پر ہے وہ پورا مدہوش ہے اور جو اٹھائے ہوئے ہے وہ نیم مست ہے (۱۰) گردن پہ ظالم دشمن کی تلوار چل جائے تو وہ بہتر ہے بہ نسبت اس بدنامی اور عوام کے جوش خروش کے۔

1 بلا خوردہ ور زے بہ محنت گذاشت — بناکام بردش بجائے کہ داشت
مصیبت کے مارے نے دن مشقت میں گزارا — ناچار اس کے ٹھکانے پہ اسے چھوڑ آیا

2 شب از شرمساری و فکرت نخفت — بخندید طائی دگر روز و گفت
رات بھر شرمساری اور فکر سے نہ سویا — اگلے دن حضرت طائی رح ہنسے اور فرمایا

3 مریز آبروئے برادر بکوئے — کہ دہرت بریزد بشہر آبرو
بھائی کی آبرو کوچے میں نہ گرا — ورنہ زمانہ تیری آبرو شہر بھر میں گرا دیگا

حکایت
کہانی

5 بد اندر حق مردم نیک و بد — مگوے اے جواں مرد صاحب خرد
اچھے اور برے لوگوں کے حق میں — برا نہ کہہ اے عقل مند جوانمرد

6 کہ بد مرد را خصم خود مے کنی — وگر نیک مرد است بد مے کنی
کیونکہ بدکار کو تو اپنا دشمن بنا رہا ہے — اور اگر نیک ہے تو خود برائی کر رہا ہے

7 ترا ہر کہ گوید فلاں کس بد ست — چنیں داں کہ در پوستین خود ست
تجھے جو بھی کہے کہ فلاں آدمی برا ہے — ایسے جان کہ وہ اپنی کھال ادھیڑ رہا ہے

8 کہ فعل فلاں را بباید بیاں — وزیں فعل بد مے تراود عیاں
فلانے کے فعل کے لئے تو بیان کی ضرورت ہے — اور اس شخص کا فعل بد برملا ظاہر ہے

9 بہ بد گفتن خلق چو دم زدی — اگر راست گوئی سخن ہم بدی
تو جب مخلوق کی بدگوئی کا دم مارے — اگر تو سچی بات بھی کہے تو بھی برا ہے

۱۔ بلا خوردہ مصیبت اٹھانے والا ورزے ایک دن بہ محنت مشقت میں گذاشت گزارا یا چھوڑا بناکام ناچار بردش لے گیا اسکو بجائے کہ داشت جو جگہ کہ وہ رکھتا تھا ۲۔ شب رات شرمساری شرمندگی فکرت سوچ نخفت نہ سویا بخندید ہنس پڑا دگر روز دوسرے دن طائی حضرت داؤد طائی مشہور بزرگ دگر روز دوسرے دن گفت کہا ۳۔ مریز مت گرا آبروئے برادر بھائی کی آبرو بکوئے گلی میں دہرت زمانہ تیری بریزد گرا دے گا بشہر شہر میں آبرو عزت ۵۔ بد برائی مردم نیک و بد اچھے برے آدمی مگوے مت کہہ صاحب خرد عقل والا ۶۔ بد مرد برا آدمی خصم خود اپنا دشمن مے کنی کرتا ہے تو نیک مرد است اچھا آدمی ہے بد مے کنی برائی کرتا ہے تو ۷۔ ترا تجھکو ہر کہ گوید جو کوئی کہتا ہے فلاں کس فلانا آدمی بد ست برا ہے چنیں داں ایسے جان در پوستین خود اپنی کھال میں ہت ہے یعنی اپنا عیب بیان کر رہا ہے
۸۔ فعل فلاں فلانے کا فعل بباید چاہیئے بیاں دلیل وزیں اور اس کا فعل بد برا فعل مے تراود ٹپک رہا ہے عیاں ظاہر ۹۔ بہ بد گفتن خلق مخلوق کے برا کہنے میں چو دم زدی تو جب دم مارتا ہے راست گوئی سچ کہے تو سخن بات ہم بھی بدی برا ہے تو

حکایت
کہانی

تشریح: (۱) (۲) مصیبت کا مارا سارا دن تو اسے شہر میں سنبھالتا رہا رات ہوئی تو اسے وہیں چھوڑ آیا جہاں سے اٹھا کر لایا تھا (۲) جو بدنامی ہو چکی تھی اس کی وجہ سے اسے ساری رات نیند نہیں آئی اگلے دن حضرت طائی رح نے ہنس کر فرمایا (۳) کہ تو اگر بھائی کی آبرو بھری مجلس میں نہ گراتا تو شہر بھر میں تیری رسوائی نہ ہوتی آئندہ ایسا نہ کرنا (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ لوگوں کی بدگوئی کر کے انھیں دشمن بنانے کی بجائے ان کی پردہ پوشی کرنا ہر حال بہتر ہے (۵) کوئی اچھا ہو یا بُرا ہمیں کسی کی برائی نہیں کرنی چاہیئے یہی عقلمندی کا تقاضا ہے (۶) کیونکہ اگر کسی برے کو بھی برا کہیں تو وہ اسے اپنی بدنامی پر محمول کرتے ہوئے تمہارا دشمن ہو جائے گا اور اگر نیک کو برا کہیں تو یہ فعل بجائے خود برا ہے (۷) جو کسی کو برا کہتا ہے وہ چغل خوری کر کے اپنی بدی کا اعلان کرتا ہے اس لئے یہ سمجھو کہ وہ اپنے آپ کو کہہ رہا ہے (۸) کیونکہ برا تو جب برا بنے گا کہ اس کی برائی بیان کریں مگر اس نے اپنی برائی خود ہی بیان کر دی ہے لہذا وہ برا ہو یا نہ ہو یہ تو بُرا بن گیا ہے (۹) کوئی شخص اگر لوگوں کی بدگوئی کو پیشہ بنالے خواہ وہ سچ بھی کہتا ہو تب بھی برا ہے کیونکہ یہ چغل خوری ہے اور اس کے برا ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

1 زباں کرد شخصے بہ غیبت دراز — بدو گفت دانندۂ سرفراز
ایک شخص نے غیبت میں زبان کھولی — اس سے سربلند عالم نے کہا

2 کہ یادِ کساں پیشِ من بد مکن — مرا بدگماں در حق خود مکن
کہ میرے سامنے لوگوں کو برائی سے یاد نہ کر — مجھے اپنے حق میں بدگمان نہ کر

3 گرفتم ز تمکینِ او کم بود — نخواہد بجاہِ تو اندر فزود
میں نے مانا کہ اس کا مقام گر جائے گا — لیکن تیرا مرتبہ نہیں بڑھ سکتا

حکایت
کہانی

5 یکے گفت و پنداشتم طیبت است — کہ دزدی بسامان تر از غیبت است
کسی نے کہا اور میں سمجھا کہ مذاق ہے — کہ غیبت کی بہ نسبت چوری زیادہ مفید ہے

6 بدو گفتم اے یارِ آشفتہ ہوش — شگفت آمد ایں داستانم بگوش
میں نے اس سے کہا کہ اے پریشان عقل یار — میرے کانوں کو یہ کہانی عجیب لگی

7 بناراستی در چہ بینی بہی — کہ بر غیبتش مرتبت مے نہی
چوری میں تو نے کیا خوبی دیکھی ہے — جو اسے غیبت پر فوقیت دیتا ہے

8 بلے گفت دزداں تہوّر کنند — بہ بازوئے مردی شکم پر کنند
اس نے کہا ہاں چور بہادری کرتے ہیں — بہادری کے بازؤں سے پیٹ پالتے ہیں

9 ز غیبت چہ مے خواہد آں سادہ مرد — کہ دیواں سیہ کرد و چیزے نخورد
وہ احمق آدمی چغلی سے کیا چاہتا ہے — کہ دفتر تو سیاہ کر لیا اور کھایا کچھ نہیں

حکایت
کہانی

۱۔ کرد کیا شخصے ایک شخص بہ غیبت چغلی میں دراز لمبی بدو گفت اسکو کہا دانندۂ سرفراز سر بلند جاننے والے نے ۲۔ یادِ کساں لوگوں کی یاد پیشِ من میرے سامنے بد مکن برائی سے مت کر مرا مجھکو در حق خود اپنے حق میں ۳۔ گرفتم میں نے مانا تمکینِ او اس کا مقام کم بود کم ہو گیا نخواہد فزود کے ساتھ مل کر نہیں بڑھ سکے گا بجاہِ تو تیرا مرتبہ

۵۔ یکے گفت ایک نے کہا پنداشتم میں نے سمجھا طیبت است مذاق ہے دزدی چوری بسامان تر زیادہ منافع بخش از غیبت چغلی سے است ہے

۶۔ بدو اس سے گفتم میں نے کہا آشفتہ ہوش پریشان ہوش والا شگفت آمد عجیب لگی ایں داستانم یہ کہانی مجھکو بگوش کان میں ۷۔ بناراستی جھوٹ میں مراد چوری در زاید چہ بینی کیا دیکھتا ہے تو بہی بہتری بر غیبتش غیبت پر اس کو مرتبت مرتبہ مے نہی رکھتا ہے تو ۸۔ بلے ہاں گفت کہا اس نے دزداں چور تہوّر بہادری کنند کرتے ہیں بہ بازوئے مردی بہادری کے بازو سے شکم پیٹ پر کنندہ بھرتے ہیں ۹۔ ز غیبت چغلی سے چہ مے خواہد کیا چاہتا ہے آں سادہ مرد وہ احمق آدمی دیواں دفتر سیہ کرد کالا کر لیا چیزے نخورد کوئی چیز نہ کھائی

تشریح: (۱) ایک شخص نے کسی کی غیبت شروع کی تو ایک عالم نے اُسے کہا (۲) کہ میرے سامنے لوگوں کی برائی نہ بیان کیا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے مجھے تمہارے حق میں بدگمانی ہو جائے گی کہ چغل خوری تو اس کا پیشہ ہے (۳) چغل خوری کرنے سے ممکن ہے اس کا مرتبہ گھٹ جائے۔ لیکن کرنے والے کا مرتبہ کسی صورت بڑھ نہیں سکتا اس لئے اسے اس بدکاری کا کوئی فائدہ نہیں (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ کسی کی بدگمانی کرنے سے انسان خود ناقابل اعتماد ہو جاتا ہے (۵) ایک شخص نے مجھے کہا کہ چغل خوری کی نسبت چوری بڑی مفید چیز ہے میں نے سمجھا کہ یہ مذاق کر رہا ہے حالانکہ وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا (۶، ۷) میں نے اسے کہا کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ چوری کیسے اچھی ہے بھلا اس میں کیا خوب ہے جس کی وجہ سے اسے چغل خوری پر فضیلت دیتے ہو (۸، ۹) وہ کہنے لگا بات یہ ہے کہ اگر چور بہادری کا مظاہرہ کرکے چوری کرتا ہے تو اس کا پیٹ بھی تو بھر جاتا ہے لیکن چغل خور احمق جو بدکاری کرتا ہے اس سے پیٹ تو بھرتا نہیں البتہ نامۂ اعمال ضرور سیاہ ہو جاتا ہے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کسی پر حسد کرنا بری بات ہے تو بدگوئی کرنا اس سے بھی زیادہ برا ہے

۱ مرا در نظامیہ ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود
مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ لگا ہوا تھا — رات دن تلقین اور تکرار سے کام تھا

۲ مر استاد را گفتم اے پر خرد — فلاں یار بر من حسد مے برد
میں نے استاد سے کہا کہ اے صاحبِ عقل — فلانا دوست میرے اوپر حسد کرتا ہے

۳ چو من داد معنی دہم در حدیث — بر آید بہم اندرون خبیث
جب میں حدیث کا مطلب بیان کرتا ہوں — خبیث کا باطن بگڑ جاتا ہے

۴ شنید ایں سخن پیشوائے ادب — بہ تندی بر آشفت و گفت اے عجب
شیخ الادب نے یہ بات سنی — تو غصہ سے بھر آیا اور کہا تعجب ہے

۵ حسودی پسندت نیاید ز دوست — ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
تجھے یار کا حسد تو پسند نہیں آتا — معلوم نہیں تجھے کس نے بتلایا کہ غیبت نیکی ہے

۶ گر او راہ دوزخ گرفت از خسی — ازیں راہ دیگر تو در وے رسی
اگر اس نے کمینگی سے دوزخ کا راستہ لیا ہے — تو تو اس دوسری راہ سے وہاں پہنچ جائے گا

حکایت
کہانی

۸ کسے گفت حجاج خونخوارہ ایست — دلش ہمچو سنگ سیاہ پارہ ایست
کسی نے کہا کہ حجاج خون خوار ہے — اس کا دل سیاہ پتھر کے ٹکڑے کی طرح ہے

۹ نترسد ہمے ز آہ و فریاد خلق — خدایا تو بستاں ازو داد خلق
مخلوق کی آہ و فریاد سے نہیں ڈرتا — خدایا تو ہی اس سے مخلوق کا انصاف لے

۱۰ جہاں دیدہ پیر دیرینہ زاد — جواں را یکے پندِ پیرانہ داد
جہاں دیدہ عمر رسیدہ بوڑھے نے — جوان کو ایک بزرگوں جیسی نصیحت کی

۱۔ مرا مرا نظامیہ بغداد کا مشہور مدرسہ جو نظام الملک طوسی کا بنوایا ہوا ہے ادرار وظیفہ بود تھا شب و روز رات اور دن تلقین سمجھانا تکرار دہرانا بود تھا ۲۔ پر خاص گفتم میں نے کہا پر خرد عقل والا برد مجھ پر حسد الٰہی کی نعمت دیکھ کر جلنا برد لے جاتا ہے ۳۔ چوں جب من میں داد معنی معنی کی داد دہم دیتا ہوں یعنی معنی بیان کرتا ہوں حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بر آید بہم بگڑ جاتا ہے اندرون خبیث خبیث کا اندر ۴۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات پیشوائے ادب ادب کا پیشوا بہ تندی تیزی سے بر آشفت غصہ سے بھر گیا گفت کہا اے عجب تعجب ہے۔ ۵۔ حسودی حسد پسندت نیاید تجھکو پسند نہیں آتا ندانم میں نہیں جانتا گفتت تجھ کو کہا کہ کس نے غیبت چغلی نکوست اچھی ہے ۶۔ گر او اگر اس نے راہِ دوزخ دوزخ کی راہ گرفت لی از خسی کمینے پن سے ازیں راہِ دیگر اس دوسری راہ سے در وے اس میں رسی پہنچ جائے گا تو ۸۔ کسے کسی نے گفت کہا حجاج ابن یوسف ولید ابن عبد الملک کی طرف سے عراق کا گورنر جو بڑا ظالم تھا خونخوارہ خون پینے والا ایست ہے ہمچو مثل سنگ سیاہ پارہ سیاہ پتھر کا ٹکڑا ۹۔ نترسد نہیں ڈرتا ہے ہمے ز آہ و فریاد خلق مخلوق کی فریاد خدایا اے خدا بستاں تو لے ازو اس سے داد خلق مخلوق کی داد ۱۰۔ جہاں دیدہ ایک جہان کو دیکھے ہوئے پیر دیرینہ زاد دیر سے پیدا ہوا یا ہوا بوڑھا یکے ایک پندِ پیرانہ بوڑھوں جیسی نصیحت داد دی

تشریح: (۱) حضرت شیخ سعدیؒ مدرسہ نظامیہ بغداد میں زیرِ تعلیم تھے جہاں ان کا وظیفہ لگا ہوا تھا اور رات دن پڑھنے پڑھانے کے سوا کوئی کام نہ تھا (۲) کہتے ہیں کہ میں نے استاد سے شکایت کی کہ فلاں طالب علم مجھ سے حسد رکھتا ہے (۳) کیونکہ میں جب تکرارِ حدیث میں اس کے معانی و مطالب بیان کرتا ہوں تو اس کے پیٹ میں بل پڑ جاتا ہے (۴) استادِ ادب نے یہ بات سن کر برہمی اور ناگواری کا اظہار کیا اور تعجب سے فرمایا (۵) تجھے دوست کا حسد تو پسند نہیں آتا پر یہ بتا کہ تجھے یہ کس نے کہا ہے کہ غیبت کرنا بڑی نیکی ہے (۶) وہ اگر حسد کی وجہ سے دوزخ میں جائے گا تو تو چغلی کی وجہ سے وہاں جا پہنچے گا (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو شخص کسی بدکار کی بدگوئی کرتا ہے گویا وہ چغل خور کی وجہ سے اس کے پیچھے پیچھے جہنم میں جانا چاہتا ہے (۸۔۹) کسی نے مشہور ظالم حجاج ابن یوسف کی خدا کے سامنے بدگوئی کی کہ وہ بڑا سنگ دل ہے مخلوقِ خدا کی آہ و فریاد کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ خداوند اپنی مخلوق کا تو ہی اس سے انصاف لے (۱۰) ایک عمر رسیدہ تجربہ کار بوڑھا اس نے رہا تھا اس نے اسے بزرگانہ نصیحت کی

۱ کزو دادِ مظلومِ مسکین او ‌— بخواہند و از دیگراں کین او
کہ اس سے اس کے مظلوم مسکین کا انصاف — لیں گے اور دوسروں سے اس کے کینے کا

۲ تو دست از وے و روزگارش بدار — کہ خود زیر دستش کند روزگار
تو اس سے اور اس کے روزگار سے ہاتھ اٹھالے — کیونکہ زمانہ اسے خود ہی عاجز کر دے گا

۳ نہ پندار ازو بہرہ مند آمدم — نہ نیز از تو غیبت پسند آمدم
نہ تو اس کا غرور مجھے پسند آیا — نہ تیری غیبت مجھے اچھی لگی

۴ بدوزخ برد مدبرے را گناہ — کہ پیمانہ پر کرد و دیواں سیاہ
بدبخت کو گناہ دوزخ میں لے جائیگا — کہ اس نے پیمانہ بھر لیا اور اعمالنامہ سیاہ کرلیا

۵ دگر کس بہ غیبت پسش مے دود — مبادا کہ تنہا بدوزخ رود
دوسرا شخص غیبت کر کے اس کے پیچھے دوڑ رہا ہے — مبادا کہ وہ اکیلا دوزخ میں چلا جائے

حکایت
کہانی

۶ شنیدم کہ از پارسایاں یکے — بطیبت بخندید با کودکے
میں نے سنا کہ پرہیزگاروں میں سے ایک شخص — مذاق میں ایک لڑکے کے ساتھ ہنس پڑا

۸ دگر پارسایانِ خلوت نشیں — بغیبش فتادند در پوستیں
دوسرے خلوت نشیں پارسا — اس کی غیر حاضری میں عیب جوئی کرنے لگے

۹ باخر نماند ایں حکایت نہفت — بصاحب نظر باز گفتند و گفت
آخر یہ بات چھپی نہ رہی — انہوں نے ایک صاحب نظر سے کہہ دی اور اس نے جواب دیا

۱۰ مدر پردہ بر یار شوریدہ حال — نہ طیبت حرام است و غیبت حلال
دیوانے یار کی پردہ دری نہ کر — یہ بات نہیں کہ مذاق حرام ہے اور غیبت حلال

۱- کزو کیونکہ اس سے دادِ مظلومِ مسکین او اس کے مسکین مظلوم کا انصاف بخواہند چاہیں گے از دیگراں دوسروں سے کین او اس کا کینہ ۲- دست از وے ہاتھ اس سے روزگارش اس کا زمانہ مدار اٹھالے زیر دستش عاجز اس کو کند کر دے گا روزگار زمانہ ۳- پندار غرور ازو اس کا بہرہ مند پسند آمدم آیا مجھکو نیز بھی از تو تجھ سے غیبت چغلی آمدم آئی مجھ کو ۴- برد لے جائے گا۔ مدبرے بدبخت پیمانہ پر کرد پیمانہ بھر لیا دیواں دفتر ۵- دگر کس دوسرا شخص بہ غیبت چغلی سے پسش اس کے پیچھے مے رود دوڑتا ہے مبادا خدا نہ کرے بدوزخ دوزخ میں رود چلا جاوے ۶- شنیدم میں نے سنا پارسایاں پرہیزگار یکے ایک بطیبت مذاق سے بخندید ہنسا با کودکے ایک بچے کے ساتھ ۸- دگر دوسرے پارسایاں پرہیزگار خلوت نشیں تنہائی میں بیٹھنے والا بغیبش اس کی غیر حاضری میں فتادند پڑ گئے در پوستین کھال میں یعنی چغلی کرنے لگے ۹- باخر آخرکار حکایت کہانی نماند نہفت چھپی نہ رہی بصاحب نظر نظر والے کو ۱۰- مدر مت پھاڑ یار شوریدہ حال پریشان حالت والا یار طیبت مذاق است ہے غیبت چغلی

تشریح: (۱) کہ تو اس کی شکایت کرتا ہے اس کے مظالم کا بدلہ اس سے لیا جائے گا لیکن تمہارے جیبوں سے اس کے خلاف کینہ رکھنے کا انتقام بھی ضرور لیا جائے گا (۲) تمہیں چاہیئے کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد کر دو۔ وہ خود اس کی بدکاریوں کو دیکھ رہا ہے مناسب وقت پہ اس کی گرفت کرے گا اور اسے ذلیل و خوار کر کے رکھ دے گا (۳) اس کا غرور بھی قابل نفرت ہے لیکن تمہاری بدگوئی بھی کسی طرح پسندیدہ نہیں ہو سکتی (۴، ۵) اس بدبخت کو اس کے مظالم دوزخ میں لے جائیں گے کیونکہ اس نے عیاشی کر کے اپنا نامۂ عمل سیاہ کر رکھا ہے لیکن تم لوگ غیبت کر کے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہو کہ کبھی وہ اکیلا ہی دوزخ الاٹ نہ کروا لے اور ہم اس کے داخلے سے محروم ہو جائیں گویا وہ اگر ظلم کی وجہ سے دوزخی ہے تو تم غیبت کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ہو اور خود غیبت کا مرتکب ہوتا ہے (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنے ہم جماعت لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی تشہیر کا مطلب اپنے گروہ کو ننگا کرنا ہے (۷) کوئی صوفی صافی مذاق میں ایک لڑکے سے ہنسنے لگا (۸) دوسرے درویشوں نے اس ہنسی کو بدکاری پہ محمول کر کے چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ اس لڑکے سے اس کی نیت خراب ہے (۹) یہ بات چلتی چلتی ایک سمجھدار صاحبِ نظر تک پہنچی تو اس نے کہا (۱۰) کہ اپنے صوفی بھائی کی پردہ دری نہ کرو اگر مذاق حرام ہے تو غیبت اور بدگوئی بھی حلال نہیں۔

Scanned by CamScanner

حکایت
کہانی

بطفلی درم رغبتِ روزہ خاست — ندانستمے چپ کدامست و راست
بچپن میں مجھے روزہ رکھنے کا شوق چرایا — حالانکہ میں نہیں جانتا تھا کہ دایاں کونسا اور بایاں کونسا ہے

۲ یکے عابدے از پارسایان کوئی — ہمے شستن آموختم دست و روئی
محلے کے پرہیزگار لوگوں میں سے ایک عابد شخص — مجھے ہاتھ منہ دھونا سکھایا کرتا تھا

۳ کہ بسم اللہ اول بسنت بگوئے — دوم نیت آور سوم کف بشوئی
کہ پہلے سنت کے طور پر بسم اللہ پڑھو — دوسرے نیت کر تیسرے ہاتھ دھو

۴ پس آنگہ دہن شوئی و بینی سہ بار — مناخر بانگشت کوچک بخار
پھر منہ اور ناک تین دفعہ دھو — چھنگلیا سے نتھنوں کو صاف کر

۵ بسبابہ دندان پیشیں بمال — کہ نہیست در روزہ بعد زوال
انگشتِ شہادت سے اگلے دانت مل — البتہ روزے میں زوال کے بعد منع ہے

۶ وزاں پس سہ مشت آب بر روئے زن — ز رستنگہ موئے سر تا ذقن
اس کے بعد تین چلو پانی منہ پر ڈال — سر کے بالوں سے شروع کر کے ٹھوڑی تک

۷ دگر دستہا تا بمرفق بشوئے — ز تسبیح و ذکر آنچہ دانی بگوئے
پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو — تسبیح اور ذکر جو جانتا ہے پڑھتا رہ

۸ دگر مسح سر بعد ازاں غسل پائے — ہمیں است و ختمش بنام خدائے
پھر سر کا مسح اس کے بعد پاؤں دھونا — وضو یہی ہے اور خدا کے نام پہ اس کا ختم کرنا

۹ کس از من نداند دریں شیوہ بہ — نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ
اس طریقے کو مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا — تو نہیں دیکھتا کہ بوڑھا گنوار سٹھیا گیا ہے

۱۰

۱۔ بطفلی بچپن میں درم میرے اندر خاست اٹھا ندانستمے نہیں جانتا تھا میں چپ بایاں کدامست کون سا ہے راست دایاں

۲۔ یکے عابدے ایک عبادت گزار از پارسایان کوئی گلی کے پرہیزگاروں میں سے ہمے شستن دھونا آموختم مجھکو سکھاتا تھا دست و روئی ہاتھ منہ

۳۔ بسم اللہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں بسنت بطورِ سنت بگوئی کہہ دوم دوسرے آور لا سوم تیسرے کف بشوی ہاتھ دھو

۴۔ پس آنگہ پھر اس وقت دہن شوی منہ دھو بینی ناک سہ بار تین دفعہ مناخر جمع منخرہ نتھنے بانگشتِ کوچک چھوٹی انگلی سے بخار کھجا

۵۔ بسبابہ بہ انگشتِ شہادت سے دندانِ پیشیں اگلے دانت بمال مل نہیست منع ہے بعدِ زوال دن ڈھلنے کے بعد

۶۔ وزاں پس اور اس کے بعد سہ مشت تین چلو آب پانی بر روئے منہ پر زن مار رستنگہ مو بالوں کے اگنے کی جگہ تا ذقن ٹھوڑی تک

۷۔ دگر پھر دستہا ہاتھ تا بمرفق کہنیوں سمیت بشوئی دھو تسبیح و ذکر سبحٰن اللہ پڑھنا اور ذکر کرنا آنکہ دانی جو کچھ تو جانے بگوئی کہہ

۸۔ دگر پھر مسحِ سر سر کا مسح بعد ازاں اس کے بعد غسل پائے پاؤں کا دھونا ہمیں ست یہی ہے ختمش اس کو ختم کرنا بنام خدا خدا کے نام پہ

۱۰۔ کس شخص از من مجھ سے نداند نہیں جانتا دریں شیوہ اس طریقے میں بہ بہتر نہ بینی تو نہیں دیکھتا فرتوت شد بہت بوڑھا ہو گیا یا سٹھیا گیا پیرِ دہ دیہات کا بوڑھا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر ظاہری پاکی کے لئے غسل اور وضو کی ضرورت ہے تو اپنی باطنی پاکیزگی کے لئے چغل خوری سے بچنا بھی لازمی ہے (۲) شیخ فرماتے ہیں بہت چھوٹی عمر میں جبکہ مجھے دائیں بائیں کی بھی تمیز نہ تھی مجھے روزہ رکھنے کا شوق ہوا۔
(۳) محلے کے ایک بزرگ مجھے وضو کا طریقہ سکھایا کرتے تھے (۴) پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے پھر نیت کرنا اور ہاتھ دھونا (۵) اس کے بعد منہ اور ناک میں تین تین دفعہ پانی ڈالنا اور نتھنوں میں انگلی ڈال کے صاف کرنا (۶) انگلی سے دانت ملنا لیکن روزے کی حالت میں زوال کے بعد مسواک کرنا یا انگلی سے ملنا منع ہے (۷) اس کے بعد تین چلو پانی سے تین دفعہ منہ دھونا سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک سب دھونے کی جگہ ہے (۸) پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا اور ساتھ تسبیحات اور دعائیں پڑھتے رہنا (۹) پھر سر کا مسح کرنا اس کے بعد پاؤں دھونا یہی افعالِ وضو کہلاتے ہیں البتہ ختم کے وقت پھر اللہ کا نام لینا چاہئے یعنی کلمہ شہادت پڑھنا
۱۰۔ وہ بزرگ یہ تحدی بھی کرتے تھے کہ وضو کا طریقہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا دیہاتی لوگ تو سٹھیائے ہوئے ہیں وہ وضو کرنا کیا جانیں۔

۱ شنید ایں سخن دہ خدائے قدیم
گاؤں کے دیرینہ چوہدری نے یہ بات سنی
بشورید و گفت اے خبیثِ رجیم
تو تلملایا اور کہا اے مردود خبیث

۲ نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست
تو نے نہیں کہا کہ روزے میں مسواک کرنا منع ہے
بنی آدم مردہ خوردن رواست
اور کیا مردہ انسان کو کھانا جائز ہے

۳ دہاں گو ز ناگفتنیہا نخست
کہہ دو کہ پہلے نامناسب بات کہنے سے منہ
بشوئی کہ از خوردنیہا بشست
دھو جیسا کہ کھانے کی چیزوں سے دھویا ہے

۴ کسے راکہ نام آمد اندر میاں
جس کا نام بیچ میں آجائے
بہ نیکوترین نام و نعتش بخواں
اس کے بہترین نام اور صفت سے ذکر کر

۵ چو ہموارہ گوئی کہ مردم خر اند
جب تو ہمیشہ کہے گا کہ لوگ گدھے ہیں
مبر ظن کہ نامت چو مردم برند
تو یہ خیال نہ کر کہ تیرا نام انسانوں کی طرح لیں گے

۶ چناں گوئی سیرت بکوئی اندرم
گلی میں میری سیرت اس طرح بیان کر
کہ گفتن توانی بروئی اندرم
جیسے میرے روبرو کہہ سکتا ہو

۷ وگر شرمت از دیدۂ ناظر است
اور اگر تجھے دیکھنے والی آنکھ سے شرم ہے
نہ اے بے بصر غیب داں حاضر است
تو تو اندھا نہیں عالم الغیب حاضر ناظر ہے

۸ نیایدہمے شرمت از خویشتن
تجھے اپنے آپ سے شرم نہیں آتی
کز و فارغ و شرم داری ز من
کہ اس سے بے فکر اور مجھ سے شرم کرتا ہے

حکایت

کہانی

۱۰ طریقت شناسانِ ثابت قدم
ثابت قدم طریقت کے واقف کار
بخلوت نشستند چندے بہم
تھوڑی دیر خلوت میں مل بیٹھے

۱۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات دہ خدائے قدیم دیہات کا پرانا چوہدری بشورید غصہ میں آیا گفت کہا خبیثِ رجیم مردود خبیث

۲۔ گفتی تونے کہا خطاست غلط ہے بنی آدم مردہ مرا ہوا آدمی خوردن کھانا رواست جائز ہے

۳۔ دہاں منہ گو کہہ ز ناگفتنیہا کہنے کے ناقابل باتوں سے نخست پہلے بشوئی دھوئے تو کہ از خوردنیہا جیسا کہ کھانے کی چیزوں سے بشست دھویا

۴۔ کسے را کہ جس کسی کا کہ آمد آیا اندر میاں بیچ میں نیکوترین بہت اچھا نعتش اس کی صفت بخواں کہہ

۵۔ چو ہموارہ جب ہمیشہ گوئی کہے تو مردم لوگ خر اند گدھے ہیں مبر ظن خیال نہ کر کہ نامت تیرا نام چو مردم انسانوں کی طرح برند لیویں گے

۶۔ چناں ایسا گوئی کہے تو سیرت طریقہ بکوئی اندرم کوچے میں میری گفتن توانی کہہ سکتا ہو تو بروئی اندرم میرے روبرو

۷۔ شرمت تجھکو شرم از دیدۂ ناظر دیکھنے والے کی آنکھ سے است ہے نہ بے بصر تو نابینا نہیں ہے غیب داں غیب کا جاننے والا یعنی خدا حاضر است حاضر ہے

۸۔ نیاید ہمے شرمت تجھے شرم نہیں آتی از خویشتن اپنے آپ سے کز و فارغ کہ تو اس سے فارغ شرم داری شرم رکھتا ہے تو ز من مجھ سے ۱۰۔ طریقت شناساں طریقت کے پہچاننے والے ثابت قدم مضبوط قدموں والے بخلوت نشستند تنہائی میں بیٹھے چندے بہم کچھ دیر مل کر

تشریح: (۱-۲) گاؤں کے نمبردار کو یہ خبر پہنچی تو اس نے غضبناک ہو کے کہا کہ او مردود خبیث تو نے مسواک کرنے کو تو ناجائز قرار دے دیا تو کیا مردہ آدمی کا گوشت کھانا جائز ہے یعنی تو نے دیہاتیوں کی چغلی کر کے جائز کام کیا ہے۔ جو مردہ آدمی کھا جانے کے برابر ہے (۳) پہلے ناگفتہ بہ باتوں سے منہ کو دھونا چاہیئے جیسا کہ کھانے کی چیزوں سے دھوتے ہو یعنی چغلی سے پرہیز کرنا چاہیئے (۴) اثنائے گفتگو میں کسی کا نام آجائے تو اس کا ذکر عزت سے کر دو (۵) اگر تو ہمیشہ کے لئے تکیہ کلام بنالے کہ فلانا گدھا ہے اور فلانا بھی پھر یہ توقع نہ کرنا کہ وہ تیرا ذکر انسانیت سے کریں گے (۶) جو بات تم کسی کے سامنے نہیں کہہ سکتے وہ اس کی پیٹھ پیچھے بھی نہ کہو یہی غیبت ہے (۷) اگر دیکھنے والے سے تجھے شرم آتی ہے تو خدائے پاک ہر وقت حاضر و ناظر ہے تو اس سے بھی شرم کرو اور چغلی چھوڑ دو (۸) جب تیری آنکھ دیکھ رہی ہے تو تجھے اپنے آپ سے شرم کرنی چاہیئے پر تو اپنے آپ سے تو شرماتا نہیں لوگوں سے شرم کرتا ہے (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو مسلمان اپنے بھائی کی غیبت کرتا ہے وہ کافروں کو چھوڑ کر مسلمانوں سے جہاد کرتا ہے جو اپنی زبان کی تلوار سے ان کے درپے آزار رہے (۱۰) چند صوفی صافی تنہائی میں مل بیٹھے۔

۱ یکے زاں میاں غیبت آغاز کرد — در ذکر بے چارهٔ باز کرد
ان میں سے ایک نے غیبت شروع کردی — ایک بے چارے کے ذکر کا دروازہ کھول دیا

۲ کسے گفتش اے یارِ شوریدہ رنگ — تو ہرگز غزا کردهٔ در فرنگ
کسی نے اس سے کہا کہ اے دیوانوں جیسے دوست — تو نے کبھی فرنگیوں سے بھی جہاد کیا ہے

۳ بگفت از پسِ چار دیوارِ خویش — ہمہ عمر ننہادہ ام پائے پیش
اس نے کہا اپنی چار دیواری سے باہر — ساری عمر کبھی قدم آگے نہیں رکھا

۴ چنیں گفت درویشِ صادق نفس — ندیدم چنیں بخت برگشتہ کس
سچی سانس والے درویش نے یوں کہا — میں نے ایسا بگڑے نصیب والا کوئی نہیں دیکھا

۵ کہ کافر ز پیکارش ایمن نشست — مسلمان ز جورِ زبانش نرست
کہ کافر تو اسکی جنگ سے محفوظ رہا — مسلمان اس کی زبان کے ظلم سے نہ چھوٹ سکا

۱۔ یکے زاں میاں ان میں سے ایک غیبت چغلی آغاز کرد شروع کی درِ ذکر ذکر کا دروازہ باز کرد کھول دیا
۲۔ کسے گفتش کسی نے اس کو کہا یارِ شوریدہ رنگ اڑے رنگ والے یار یا دیوانوں جیسے یار ہرگز کبھی غزا کردهٔ لڑائی کی ہے تو نے فرنگ انگریز
۳۔ بگفت اس نے کہا از پسِ چار دیوارِ خویش اپنی چار دیواری کے پیچھے ہمہ عمر تمام عمر ننہادہ ام نہیں رکھا ہے میں نے پائے پیش پاؤں آگے
۴۔ چنیں گفت ایسے کہا درویش صادق نفس سچی سانس والا درویش ندیدم نہیں دیکھا میں نے چنیں بخت برگشتہ پھرے نصیب والا کس کوئی آدمی
۵۔ کافر خدا کا منکر پیکارش اس کی لڑائی ایمن بے خوف نشست بیٹھا جورِ زبانش اس کی زبان کا ظلم نرست نہ چھوٹا
۷۔ چہ کیا خوش گفت خوب کہا دیوانۂ مرغزی مرغز کا دیوانہ مرغز کسی شہر کا نام حدیثے کزاں ایسی بات جس سے کہ لب بدنداں لب دانتوں سے گزی کاٹے تو
۸۔ من آر میں اگر نام مردم لوگوں کا نام بزشتی برائی سے برم لوں میں نگویم نہیں کھول گا میں بجز سوائے غیبت مادرم اپنی ماں کی چغلی
۹۔ کہ دانند کیونکہ جانتے ہیں پرورد گانِ خرد عقل کے پالے ہوئے طاعت نیکی ہماں بہ وہی بہتر مادر ماں برد لے جائے
۱۰۔ رفیقے کہ جو ساتھی کہ غائب شد غائب ہو گیا از دو اس سے بر رفیقاں ساتھیوں پر

حکایت
کہانی

۷ چہ خوش گفت دیوانۂ مرغزی — حدیثے کزاں لب بدنداں گزی
مرغز کے دیوانے نے کیا خوب کہی — ایسی بات جس سے تو دانتوں سے ہونٹ کاٹے

۸ من از نام مردم بزشتی برم — نگویم بجز غیبتِ مادرم
میں اگر لوگوں کا نام برائی سے لوں — تو اپنی ماں کے سوا کسی کی غیبت نہ کروں

۹ کہ دانند پرورد گانِ خرد — کہ طاعت ہماں بہ کہ مادر برد
کیونکہ عقل کی آغوش میں پلے ہوئے جانتے ہیں — کہ نیکی وہی بہتر ہے جو ماں لے جائے

۱۰ رفیقے کہ غائب شد اے نیک نام — دو چیز است ازو بر رفیقاں حرام
اے نیک نام جو ساتھی غائب ہو گیا — اس کی دو چیزیں دوستوں پر حرام ہیں

تشریح: (۱) ان میں سے ایک صاحب کسی بے چارے کی غیبت کرنے لگے (۲) اس سے کسی نے پوچھا کہ تو نے فرنگی کافروں سے لڑائی کی ہے (۳) وہ کہنے لگا کہ ساری عمر گھر سے باہر قدم نہیں رکھا (۴) پوچھنے والے نے کہا میں نے تیرے جیسا بدبخت کوئی نہیں دیکھا (۵) جسے کافروں سے لڑنے کی توفیق تو نہ ہوئی البتہ کوئی مسلمان اس کی زبان کے ظلم سے نہ چھوٹ سکا (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص غیبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا تو اسے چاہئے کہ اپنی ماں کی غیبت کرے تاکہ اس کے بدلے میں نیکیاں اسکی ماں ہی کو ملیں کوئی اور نہ لے جا سکے (۷) مرغز کے دیوانے نے بڑی عجیب بات کہی جسے سن کر تو حیرت سے ہونٹ کاٹنے لگے (۸) اس نے کہا اگر میں غیبت کرنے پہ آؤں تو صرف اپنی ماں کی غیبت کروں گا (۹) کیونکہ ہر عقل مند کو معلوم ہے کہ غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو مل جاتی ہیں جس کی وہ غیبت کرے تو میں نے غیبت کر کے اگر اپنی نیکیاں کسی کو دینی ہوئیں تو میری نیکیوں کا ماں سے زیادہ حق دار کون ہے تو میں اسی کی غیبت کروں گا تاکہ میری نیکیاں مجھ سے چھنیں تو میری ماں کو مل جائیں (۱۰) اگر ایک دوست کہیں سفر پہ چلا جائے تو پس ماندہ دوستوں پہ اسکی دو چیزیں حرام ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ یکے آنکہ مالش بباطل خورند — دوم آنکہ نامش بزشتی برند
ایک تو یہ ہے کہ اسکا مال ناحق کھا جائیں — دوسرے یہ کہ اس کا نام برائی سے لیں

۲ ہر آنکو برد نامِ مردم بعار — تو چشمِ نکو گوئی ازوے مدار
جو شخص لوگوں کا نام شرمناک طریقے سے لے — تو اس سے نیک گوئی کی توقع نہ رکھ

۳ کہ اندر قفائے تو گوید ہماں — کہ پیش تو گفت از پسِ مردماں
کہ تیرے پیچھے بھی وہی کچھ کہے گا — جو دوسروں کے پیچھے تیرے سامنے کہا

۴ کسے پیش من در جہاں عاقلست — کہ مشغولِ خود وز جہاں غافلست
میرے نزدیک جہان میں وہ عقلمند ہے — جو اپنے آپ میں مشغول اور جہان سے غافل ہے

حکایت

کہانی

۶ سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست — چو زیں در گزشتی چہارم خطاست
میں نے سنا کہ تین شخصوں کی غیبت جائز ہے — جب اس سے تو گزر جائے تو چوتھے کی منع ہے

۷ یکے پادشاہِ ملامت پسند — کزو بر دلِ خلق بینی گزند
ایک وہ ملامت پسند بادشاہ — جس سے تو مخلوق کے دل پہ تکلیف دیکھے

۸ حلالست ازو نقل کردن خبر — مگر خلق باشند ازو پر حذر
اس کی بات نقل کرنا حلال ہے — شاید کہ لوگ اس سے محتاط ہو جائیں

۹ دوم پردہ بر بے حیائے متن — کہ خود مے درد پردۂ خویشتن
دوسرے بے حیا پر پردہ نہ ڈال — کیونکہ وہ اپنا پردہ خود پھاڑتا ہے

۱۰ ز حوضش مدار اے برادر نگاہ — کہ او مے در افتد بگردن بچاہ
اے بھائی اسے حوض سے مت بچا — کیونکہ وہ تو گردن کے بل خود کنوئیں میں گرتا ہے

۱۔ یکے آنکہ ایک یہ کہ مالش اس کا مال بباطل ناحق
خورند کھاویں دوم دوسرے آنکہ یہ کہ نامش اس
کا نام بزشتی برائی سے برند لے جاویں
۲۔ ہر آنکو جو شخص کہ وہ برد لیوے نام مردم
لوگوں کا نام بعار برائی سے چشم نکو گوئی اچھا
کہنے کی امید ازوے اس سے مدار مت رکھ
۳۔ اندر قفائے تو تیرے پیچھے گوید کہے گا
ہماں وہی پیش تو تیرے سامنے گفت کہا
از پس مردماں لوگوں کے پیچھے
۴۔ کسے کوئی شخص پیش من میرے سامنے
عاقلست عقلمند ہے مشغولِ خود اپنے آپ میں
مشغول وز جہاں اور جہاں سے غافلست غافل ہے
۶۔ سہ کس تین آدمی شنیدم میں نے سنا غیبت
چغلی رواست جائز ہے چو زیں جب اس سے
بگزری تو گزرے چہارم چوتھا خطاست غلط ہے
۷۔ یکے ایک ملامت پسند ملامت کو پسند کرنیوالا
کزو جس سے کہ بر دل خلق مخلوق کے دل پر
بینی تو دیکھے گزند تکلیف
۸۔ حلالست حلال ہے ازو اس سے کردن کرنا
خبر بات مگر شاید خلق مخلوق باشند ہو جاویں
ازو اس سے پر حذر محتاط
۹۔ دوم دوسرا متن مت ڈال مے درد پھاڑتا
ہے پردۂ خویشتن اپنا پردہ
۱۰۔ ز حوضش اس کو حوض سے مدار مت رکھ
برادر بھائی او وہ مے در افتد گرتا ہے
بگردن گردن کے بل بچاہ کنوئیں میں

تشریح: (۱) ایک تو ناحق اس کا مال نہ کھائیں دوسرے اسکی بدنامی نہ کریں (۲،۳) جو شخص تیرے سامنے دوسروں کی بدنامی کرتا ہے وہ اسی طرح ان کے سامنے تیری بدنامی کرے گا اس لئے تجھے دوسروں کی بدگوئی سے خوش نہ ہونا چاہئے اور اس سے اپنی نیک نامی کی توقع نہ کرنا چاہیئے (۴) عقلمند وہی ہے جو اپنے کام سے کام رکھتا ہو باقی سارے جہاں سے وہ بے خبر رہے (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ظالم بادشاہ، دیوث آدمی اور بدمعاملہ شخص کے سوا کسی کی چغلی نہیں کرنی چاہیئے (۶) غیبت یا بدگوئی صرف تین شخصوں کی جائز ہے ان کے علاوہ چوتھے کی حرام ہے (۷، ۸) ایک خلقت آزار ظالم بادشاہ اس کے ظلم و ستم کو بیان کرنا کوئی گناہ نہیں ممکن ہے اس طرح لوگ محتاط ہو کر اس کے ظلم سے بچ جائیں یا انقلاب برپا کرکے ظالم کو ختم کر دیں (۹) کھلم کھلا بے حیا اس قابل نہیں کہ اسکی پردہ پوشی کی جائے کیونکہ وہ تو خود اپنی پردہ دری کے درپئے ہے (۱۰) لہذا اس کی عیب جوئی کوئی گناہ نہیں جو شخص کنوئیں میں گرنا چاہتا ہو اس کو حوض سے بچانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

۱ سوم کژ ترازوئے ناراست خوئے — زفعل بدش ہرچہ دانی بگوئے
تیسرے بدمعاملہ خراب طبیعت والا — اس کی بدکرداری کو تو جتنا جانتا ہے کہہ ڈال

حکایت
کہانی

۲ شنیدم کہ دزدے درآمد ز دشت — بدروازۂ سیستاں درگزشت
میں نے سنا کہ ایک چور جنگل سے شہر میں آنکلا — سیستان کے دروازے پہ گزرا

۴ چو چیزے خرید از بقال کوئے — زماکول و طعمیکہ بایستش او
جب اس نے محلے کے کنجڑے سے کوئی چیز خریدی — کھانے پینے کی جنس کی اسے حاجت تھی

۵ بدزدید بقال ازو نیم دانگ — برآورد دزدے سیاہ کار بانگ
تو کنجڑے نے اس کا آدھا دانگ دبا لیا — سیہ کار چور چیخ اٹھا

۶ خدایا تو شب رو بآتش بسوز — کہ رہ مے زند سیستانی بروز
کہ خدایا تو رات کے چور کو جہنم میں ڈال دے — کیونکہ اب سیستانی دن کو ڈاکہ ڈالنے لگے ہیں

حکایت
کہانی

۸ یکے گفت با صوفئے باصفا — نہ دانی فلانت چہ گفت از قفا
ایک شخص نے کسی صوفی صافی کو کہا — تجھے معلوم نہیں فلاں نے درپردہ تجھے کیا کہا

۹ بگفتا خموش اے برادر بخفت — ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
اس نے کہا بھائی خاموش رہ آرام کر — جو کچھ دشمن نے کہا وہ نامعلوم ہی بہتر ہے

۱۰ کسانیکہ پیغام دشمن برند — ز دشمن ہماناں کہ دشمن ترند
جو لوگ دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں — وہ یقیناً دشمن سے بڑھ کر دشمن ہیں

۱۔ سوم تیسرا کژ ترازو ٹیڑھی ترازو والا یعنی بدمعاملہ ناراست خو غلط طبیعت والا زفعل بدش اس کے برے فعل کو ہرچہ دانی تو جتنا جانتا ہے بگو کہہ دے

۲۔ شنیدم میں نے سنا دزدے ایک چور درآمد آیا دشت جنگل بدروازہ سیستان سیستان ایک شہر کا نام جو غالباً خراسان میں واقع ہے درگزشت گزرا

۴۔ چو جب چیزے کوئی چیز خرید خریدی بقال کوئے گلی کے کنجڑا ماکول کھانے کی چیز طعمیکہ جو کھانا کہ بایستش او اس کو چاہیئے تھا

۵۔ بدزدید چرا لیا بقال کنجڑا ازو اس سے نیم دانگ آدھا دانگ، تقریباً ایک پیسہ برآورد نکالی دزدے سیاہ کار سیاہ کار چور بانگ آواز

۶۔ خدایا اے خدا شب رو رات کو چلنے والا یعنی چور بآتش آگ میں بسوز جلا رہ مے زند راستہ مارتا ہے سیستانی سیستان کا رہنے والا بروز دن میں

۸۔ یکے گفت ایک نے کہا باصوفی باصفا صاف معاملہ صوفی کو نہ دانی تو نہیں جانتا فلانت فلاں نے تجھکو چہ گفت کیا کہا قفا پیچھے

۹۔ بگفت اس نے کہا برادر بھائی بخفت سو جا ندانستہ نہ جانا چہ گفت کیا کہا

۱۰۔ کسانیکہ جو لوگ کہ برند لے جاتے ہیں ہماناں کہ یقیناً کہ دشمن ترند تیرے دشمن ہیں

تشریح: (۱) تیسرے لین دین میں کمی بیشی کرنے والا خبیث الطبع آدمی اس کی بدکرداری کو خوب بیان کرو تاکہ لوگ اس کیساتھ معاملے کے نقصان سے بچ جائیں (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ لین دین میں ہیرا پھیری کرنیوالا چوروں سے بھی بدتر ہے (۳) کوئی چور کسی ضرورت سے سیستان شہر میں آیا (۴) اس نے ایک کنجڑے سے اپنی ضرورت کی کھانے پینے کی چیزیں خریدیں (۵) کنجڑے نے اس کا دانگ دبا لیا تو چور نے بے ساختہ چلانا شروع کر دیا (۶) کہ خداوندا اب رات کے چوروں کی ضرورت نہیں کیونکہ سیستانیوں نے دن کو ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے ہیں لہذا انہیں جہنم میں پہنچا دے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ لگائی بجھائی کرنیوالے لوگ دشمن سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں (۸) ایک شخص کسی صوفی صاحب کی چغلی کرنے لگا کہ تمہیں معلوم بھی ہے وہ تمہارے متعلق کیا کہتا ہے (۹) انھوں نے ڈانٹ دیا کہ چپ رہ دشمن نے کیا کہا یہ نامعلوم ہی بہتر ہے (۱۰) دشمن کی پیغام رسانی کرنے والے اس سے بھی بڑے دشمن ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ کسے قولِ دشمن نیارد بدوست
کوئی شخص دشمن کی بات دوست تک نہیں لاتا
جز آنکس کہ در دشمنی یارِ اوست
سوائے اس شخص کے جو دشمنی میں اس کا یار ہے

۲ نیارست دشمن جفا گفتنم
دشمن میرا ظلم نہ بیان کر سکا
چناں کز شنیدن بلرزد تنم
ایسی طرح جس کے سننے سے میرا بدن لرز جائے

۳ تو دشمن ترمی کاوری بر دہاں
تو زیادہ دشمن ہے کہ منہ پر لاتا ہے
کہ دشمن چنیں گفت اندر نہاں
کہ دشمن نے در پردہ یوں کہا

۴ سخن چیں کند تازہ جنگِ قدیم
چغل خور پرانی جنگ کو تازہ کرتا ہے
بخشم آورد نیک مردِ سلیم
سلامت پسند نیک مرد کو غصہ دلا دیتا ہے

۵ ازاں ہم نشیں تا توانی گریز
اس ہم مجلس سے جہاں تک ہو سکے بھاگ
کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز
جو سوئے ہوئے فتنہ کو کہے کہ اٹھ

۶ سیہ چال و مرد اندر و بستہ پائے
اندھے کنوئیں میں قید کیا ہوا آدمی
بہ از فتنہ از جائے بردن بجائے
فتنے کو جگہ بجگہ لے جانے سے بہتر ہے

۷ میانِ دو تن جنگ چوں آتش ست
دو آدمیوں میں جنگ آگ کی طرح ہے
سخن چین بدبخت ہیزم کش ست
بدبخت چغل خور لکڑیاں ڈالنے والا ہے

حکایت

۸ فریدوں وزیرے پسندیدہ داشت
فریدوں کا ایک بہترین وزیر تھا
کہ روشن دل و دور بیں دیدہ داشت
جو روشن دل اور دور بین نظر رکھتا تھا

۹ رضائے حق اول نگہ داشتے
پہلے اللہ کی رضا ملحوظ رکھتا
دگر پاسِ فرمانِ شہ داشتے
پھر بادشاہ کے حکم کا پاس کرتا

۱۰ نہد عاملِ سفلہ بر خلق رنج
کمینہ حاکم مخلوق کو رنج پہنچاتا ہے
کہ تدبیرِ ملک ست و توفیرِ گنج
کیونکہ یہی ملک کی تدبیر اور خزانے کی زیادتی ہے

۱۔ کسے کوئی قولِ دشمن دشمن کی بات نیارد نہیں لاتا بدوست دوست کے پاس جز آنکس سوائے اس شخص کے یارِ اوست اس کا مددگار ہے
۲۔ نیارست نہ طاقت رکھی جفا گفتنم میری جفاکاری بیان کرنے کی چناں کز شنیدن ایسی کہ اس کے سننے سے بلرزد لرزتا ہے تنم میرا جسم
۳۔ دشمن ترمی زیادہ دشمن ہے تو کاوری جو کہ لاتا ہے بر دہاں منہ پر چنیں گفت دشمن نے ایسے کہا اندر نہاں پوشیدگی میں
۴۔ سخن چیں چغل خور کنند کرتا ہے جنگِ قدیم پرانی جنگ کو بخشم آورد غصہ میں لاتا ہے۔ نیک مردِ سلیم سلامتی والے نیک مرد کو
۵۔ ازاں ہم نشیں اس ہم نشین سے تا توانی تو جب تک طاقت رکھے گریز بھاگ مر فتنۂ خفتہ خاص سویا ہوا فتنہ گفت کہا خیز اٹھ
۶۔ سیہ چال اندھا کنواں اندر و بستہ پائے اس کے اندر پاؤں بندھا ہوا بہ بہتر از جائے بردن بجا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا
۷۔ میانِ دو تن دو شخصوں کے درمیان چوں آتش آگ کی طرح ست ہے سخن چین بدبخت بدبخت چغل خور ہیزم کش لکڑی ڈالنے والا
۸۔ فریدوں ایران کا ایک زبردست بادشاہ پسندیدہ عمدہ داشت رکھتا تھا دور بیں دور دیکھنے والی دیدہ آنکھ ۹۔ رضائے حق اللہ کی رضا نگہ داشتے ملحوظ رکھتا دگر پھر پاسِ فرمانِ شاہ بادشاہ کے فرمان کا پاس داشتے وہ رکھتا
۱۰۔ نہد رکھتا ہے عاملِ سفلہ کمینہ حاکم بر خلق مخلوق پر تدبیرِ ملکست ملک کی تدبیر ہے توفیرِ گنج خزانے کا بڑھانا

تشریح: (۱) دشمن کی باتیں دوستوں کے پاس وہی نقل کرتے ہیں جو درپردہ دشمن کے یار اور مددگار ہوتے ہیں (۲) دشمن سے تو یہ نہ ہو سکا کہ وہ میری جفاکاری اس انداز میں بیان کرتا کہ مجھے لرزا دیتا (۳) مگر تو یہ بھی کر گزرا کہ میرے منہ پہ بیان کر دیا تو گویا تو اس سے بھی بڑا دشمن ہے . . . . (۴) چغل خور جب بڑھا چڑھا کے باتیں بیان کرتا ہے تو اچھے بھلے سلیم الطبع آدمی کو بھی غصہ دلا کے لڑنے مرنے پہ آمادہ کر لیتا ہے تو اس کا کام گویا پرانی جنگوں کو تازہ کرنا ہے (۵) جو دوست سوئے فتنوں کو جگائے اس سے دور رہنے کی کوشش کرو (۶) فتنے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی بہ نسبت یہ بہتر ہے کہ آدمی کسی اندھے کنوئیں میں قید ہو کر مر جائے (۷) دو شخصوں کی لڑائی آگ کی مثال ہے جس کو چغل خور ہوا دیتا ہے اور اس میں ایندھن جھونکتا ہے (۸) فریدوں بادشاہ کا ایک وزیر بڑا روشن دل اور دور اندیش تھا (۹) وہ ہمیشہ رضائے مولیٰ کو از ہمہ اولیٰ رکھتا دوسرے نمبر پہ شاہی فرمان کا پاس کرتا (۱۰) یہ کمینے حکمران کا کام ہے کہ لوگوں پہ بے شمار ٹیکس لگا کے ملک کو منظم اور خزانے کو بھرپور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ اگر جانبِ حق نداری نگاہ ، گزندت رساند ہم از پادشاہ ،
اگر تو خدا کی طرف دھیان نہ رکھے تو تجھے بادشاہ سے بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے

۲ یکے رفت پیشِ ملک بامداد ، کہ ہر روزت آسائش و کام باد
ایک شخص صبح سویرے بادشاہ کے پاس گیا کہ تجھے ہر روز آرام و مقصد حاصل ہے

۳ غرض مشنو از من نصیحت پذیر ترا در نہاں دشمنست ایں وزیر
غرض کی بات نہ سن تو میری نصیحت مان تے کہ یہ وزیر تیرا خفیہ دشمن ہے

۴ کس از خاص لشکر نماندست و عام کہ سیم و زر از وے ندارد بہ دام ،
لشکر کے خاص و عام میں سے کوئی نہیں بچا جس نے اُس سے سونا چاندی ادھار نہ لیا ہو

۵ بشرطیکہ چوں شاہ گردن فراز بمیرد دہند آں زر و سیم باز
اس شرط پر کہ جب سربلند بادشاہ مر جائے تو وہ سونا چاندی واپس کر دیں

۶ نخواہد ترا زندہ آں خود پرست مبادا کہ نقدش نیاید بدست
وہ خود پرست تجھے زندہ دیکھنا نہیں چاہتا کہ مبادا اُسکی نقدی واپس نہ ہو

۷ یکے سوئے دستور دولت پناہ بچشمِ سیاست نگاہ کرد شاہ
ایک بار حکومت کے پشتیبان وزیر کیطرف بادشاہ نے غصہ کی نظر ڈالی

۸ کہ در صورتِ دوستاں پیشِ من بخاطر چرائی بد اندیشِ من ،
کہ میرے سامنے تو دوستوں کی صورت میں دل میں کیوں میرا بدخواہ ہے

۹ زمیں پیشِ تختش ببوسید و گفت چو پرسیدی اکنوں نشاید نہفت
اس نے تخت کے سامنے زمین کو بوسہ دے کر کہا جب تونے پوچھ لیا ہے تو اب چھپانا مناسب نہیں

۱۰ چنیں خود ہم اے نامور بادشاہ کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ
اے نامور بادشاہ میں یوں چاہتا ہوں کہ ساری مخلوق تیری نیک خواہ ہو

۱۔ جانبِ حق اللہ کی جانب نداری نہ رکھے تو گزندت رساند تجھے تکلیف پہنچائے ہم از پادشاہ بادشاہ سے بھی
۲۔ یکے رفت ایک شخص گیا پیشِ ملک بادشاہ کے سامنے بامداد صبح سویرے ہر روزت تجھے ہر دن آسائش آرام کام مقصد باد حاصل ہو
۳۔ غرض مشنو میری غرض نہ سن نصیحت پذیر نصیحت قبول کرلے ترا در نہاں تیرا پوشیدگی میں دشمنست دشمن ہے ایں وزیر یہ وزیر
۴۔ کس از خاص لشکر کے خاص لوگوں میں سے نماندست نہیں رہا ہے سیم و زر سونا چاندی از وے اس سے ندارد نہ رکھتا ہو بدام قرض میں
۵۔ بشرطیکہ اس شرط سے کہ چوں جب شاہِ گردن فراز بلند گردن بادشاہ بمیرد مر جاوے دہند دیویں آں زر و سیم وہ سونا چاندی باز واپس
۶۔ نخواہد نہیں چاہتا ترا مجھکو آں خود پرست وہ خود پرست مبادا مت ہووے نقدش اس کی نقدی نیاید بدست نہ آوے ہاتھ میں
۷۔ یکے ایک سوئے دستور وزیر کی طرف دولت پناہ حکومت کا پشتیبان بچشمِ سیاست غصہ کی نگاہ سے نگاہ کرد نظر کی
۸۔ در صورتِ دوستاں دوستوں کی شکل پیشِ من میرے سامنے بخاطر دل میں چرائی کیوں ہے تو بد اندیشِ من میرا بدخواہ ۹۔ زمیں پیشِ تختش اس کے تخت کے سامنے کی زمین ببوسید چومی اس نے گفت کہا چوں پرسیدی جب تونے پوچھ لیا اکنوں اب نشاید نہفت چھپانا نہیں چاہئیے ۱۰۔ چنیں خواہم میں ایسے چاہتا ہوں باشند ہوویں خلقت مخلوق ہمہ تمام نیک خواہ نیکی چاہنے والے۔

تشریح : (۱) جو شخص خدا سے نظریں پھیر کر بادشاہ پر لگائے خدا تعالیٰ اسے بادشاہ کی نظروں سے بھی گرا سکتا ہے (۲) اس وزیر کا کوئی بدخواہ اُس کی شکایت کرنے کے لئے بادشاہ کے پاس صبح سویرے جا دھمکا (۳) جا کر کہنے لگا کہ میں کوئی اپنی غرض لے کر نہیں آیا بلکہ ایک نصیحت کرنی منظور ہے جو شرفِ قبول بخشو تو زہے قسمت (۴-۵) اور وہ یہ ہے کہ وزیر موصوف نے ہر خاص و عام کو اپنا مقروض بنا لیا ہے اس شرط پر کہ بادشاہ کی زندگی میں ان سے کوئی مطالبہ نہیں ہو گا جب بادشاہ فوت ہو جائے تو وہ نقدی واپس کرنے کے پابند ہوں گے (۶) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کی زندگی نہیں چاہتا کیونکہ آپ کی عمر جتنی دراز ہو گی اس کا قرض اتنی دیر سے وصول ہو گا۔ یہ قرضے کی جلد وصولی کے لئے تیری موت جلدی ہونے کا خواہاں ہے (۷) بادشاہ نے ناراض ہو کر وزیر کی طرف دیکھا (۸) کہ دیکھنے میں تو دوست معلوم ہوتے ہو لیکن در پردہ میرے بدخواہ ہو اور میری موت کے طالب (۹) اس نے آداب بجا لا کے عرض کیا جب آپ نے یہ قصہ چھیڑ ہی دیا تو اب چھپانا مناسب نہیں (۱۰) تو میرا مقصد یہ ہے کہ سب لوگ آپ کی درازیٔ عمری کے خواہاں ہوں کیونکہ آپ کی عمر جتنی لمبی ہو گی ان کو قرض کی ادائیگی اتنی دیر بعد کرنی ہو گی لہٰذا وہ آپ کی درازیٔ عمری کے لئے دعائیں کریں گے۔

Scanned by CamScanner

۱	چو مرگت بود وعدهٔ سیم من جب میری چاندی کا وعدہ تیری موت ہو گی	بقا بیش خواہندت از بیم من تو میرے خوف سے یہ تیری زندگی لمبی چاہیں گے
۲	نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز تو نہیں چاہتا کہ لوگ سچائی اور نیاز مندی سے	سرت سبز خواہند و عمرت دراز تجھے سرسبز اور تیری عمر دراز چاہیں
۳	غنیمت شمار اند مرداں دعا لوگ دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں	کہ جوشن بود پیش تیر بلا کیونکہ یہ مصیبت کے تیروں کیلئے زرہ ہوتی ہے
۴	پسندید ازو شہریار آنچہ گفت جو اس نے کہا بادشاہ کو پسند آیا	زگل رویش از تازگی بر شگفت تازگی کے پھولوں سے اسکا چہرہ کھل اٹھا
۵	زقدر و مکانیکہ دستور داشت وزیر جو مقام و مرتبہ رکھتا تھا	مکانش بیفزود و قدرش فراشت اس سے بھی مرتبہ بڑھا دیا اور قدر زیادہ کر دی
۶	ندیدم زغماز سرگشتہ تر میں نے چغل خور سے زیادہ پریشان کسی کو نہیں دیکھا	نگوں طالع و بخت برگشتہ تر اوندھے ستارے اور زیادہ پھرے نصیب والا
۷	زنادانی و تیرہ رائی کہ اوست نادانی اور غلط رائے کی وجہ سے	خلاف افگند درمیان دو دوست دو دوستوں کے درمیاں جھگڑا ڈال دیتا ہے
۸	میان دو کس آتش افروختن دو شخصوں کے بیچ آگ جلانا	نہ عقلست و خود درمیاں سوختن اور خود درمیان جلنا عقلمندی نہیں ہے۔
۹	چو سعدی کسے ذوق خلوت چشید سعدی کی طرح جس نے خلوت کا مزا چکھ لیا	کہ از ہر دو عالم زباں درکشید اس نے دونوں جہان سے زبان روک لی
۱۰	بگو آنچہ دانی سخن سودمند جو کچھ تو جانتا ہے نفع مند بات کہہ	وگر ہیچ کس را نیاید پسند اگرچہ کسی کو بھی پسند نہ آئے

۱۔ چو جب مرگت تیری موت بود ہووے گی وعدہ سیم من میری چاندی کا وعدہ بقا بیش خواہندت تیری زندگی لمبی چاہیں گے

۲۔ نخواہی تو نہیں چاہتا مردم لوگ بصدق و نیاز سچائی اور نیاز مندی سے سرت سبز تجھے سرسبز خواہند چاہیں گے عمرت دراز تیری عمر لمبی

۳۔ شمار ند شمار کریں گے مرداں لوگ جوشن زرہ بود ہووے پیش تیر بلا مصیبت کے تیر کے سامنے

۴۔ ازو اس سے شہریار بادشاہ آنچہ گفت جو کچھ اس نے کہا زگل پھول سے رویش اس کا چہرہ بر شگفت کھل اٹھا

۵۔ قدر و مکانیکہ جو قدر اور مرتبہ دستور وزیر داشت رکھتا تھا مکانش اس کا مرتبہ بیفزود بڑھا دیا قدرش اس کی قدر افراشت بلند کر دی

۶۔ ندیدم نہیں دیکھا میں نے غماز چغل خور سرگشتہ تر زیادہ پریشان نگوں طالع اوندھے ستارے والا بخت برگشتہ تر بہت پھرے نصیب والا

۷۔ تیرہ رائی غلط رائے کہ جو کہ اوست وہ ہے خلاف افگند جھگڑا ڈال دیتا ہے

۸۔ میان دو کس دو شخصوں کے درمیان آتش افروختن آگ جلا دینا نہ عقلست عقل نہیں ہے درمیاں سوختن بیچ میں جلنا

۹۔ چو سعدی سعدی کی طرح کسے جو شخص ذوق خلوت تنہائی کا مزا چشید چکھ لیا از ہر دو عالم دونوں جہاں سے زباں درکشید زبان روک لی

۱۰۔ بگو تم کہو آنچہ دانی جو کچھ جانتا ہے کہہ سخن بات سود مند مفید وگر اگرچہ ہیچ کس را کسی آدمی کو نیاید پسند پسند نہ آوے

تشریح: (۱) جب قرض کی ادائیگی آپ کی موت کے ساتھ مشروط ہے تو وہ میرے تقاضے سے بچنے کے لئے آپ کو ابدالآباد تک زندہ دیکھنا چاہیں گے اور آپ کی درازیٔ عمر کی دعائیں کریں گے (۲) تو کیا آپ نہیں چاہتے کہ لوگ آپ کی درازیٔ عمر اور سرسبزی کے لئے دعائیں کریں (۳) لوگ تو دعاؤں کو غنیمت شمار کرتے ہیں کیونکہ ان سے مصائب کے تیر روکے جا سکتے ہیں (۴) اس کا جواب بادشاہ کو بہت پسند آیا اور اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل گیا (۵) وزیر کے مقام و مرتبہ کو بادشاہ نے اور بڑھا دیا (۶) ایسے وقت میں بدگو سے زیادہ پریشان کوئی نہیں ہوتا جس کا ستارہ اوندھا اور نصیب برگشتہ ہوتا ہے (۷) چغل خور اپنی نادانی اور بد رائی کی وجہ سے دو دوستوں کو لڑا دیتا ہے (۸) دو شخصوں کے بیچ لڑائی کی آگ جلا کر خود درمیان جلنا کہاں کی عقلمندی ہے (۹) سعدی کی طرح جو شخص خلوت نشینی کا مزہ شناس ہو گیا اس نے اپنی زبان کو دونوں جہان سے لگام دے لی (۱۰) اگر تیرے پاس کوئی مفید بات ہے تو کہہ گزر خواہ کسی کو بھی پسند نہ آئے۔

۱ کہ فردا پشیماں برآرد خروش
کیونکہ کل وہ شرمندگی سے چیخیں مارے گا
کہ آیا چرا حق نہ کردم بگوش
کہ افسوس میں نے حق بات کیوں نہ سنی

حکایت
کہانی

۳ زنِ خوب فرماں بر و پارسا
اچھی فرمانبردار اور پرہیزگار بیوی
کند مرد درویش را بادشاہ
درویش مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

۴ برو پنج نوبت بزن بر درت
جا اپنے دروازہ پر پانچ دفعہ نقارہ بجا
کہ یارِ موافق بود در برت
جب کہ موافق یار تیری بغل میں ہے

۵ ہمہ روز گر غم خوری غم مدار
تو سارا دن اگر غم کھائے تو غم نہ کر
چو شب غمگسارت بود در کنار
جب رات کو غمگسار تیری بغل میں ہو

۶ کرا خانہ آباد و ہم خانہ دوست
جس کا گھر آباد اور بیوی محبت کرنیوالی ہو
خدا را برحمت نظر سوئے اوست
اسکی طرف خدا کی نظرِ رحمت ہے

۷ چو مستور باشد زنِ خوب رو
جب خوبصورت بیوی باپردہ ہو
بدیدار او در بہشت ست شو
تو شوہر اس کے دیدار سے بہشت میں ہے

۸ کسے برگرفت از جہاں کامِ دل
جہاں سے مقصودِ دل اسی نے حاصل کیا
کہ یک دل بود با وے آرامِ دل
جس کے دل سے بیوی کا دل ملا ہوا ہے

۹ اگر پارسا باشد و خوش سخن
اگر بیوی پرہیزگار اور خوش کلام ہو
نگہ در نکوئی و زشتی مکن
تو خوبصورتی اور بدصورتی کی طرف نگہ نہ کر

۱۰ زنِ خوش منش دل نشاں بہ کہ خوب
خوش طبع دل کو موہ لینے والی بیوی خوبصورت سے بہتر ہے
کہ آمیزگاری بپوشد عیوب
اس لئے کہ ملنساری عیبوں کو ڈھانپ لیتی ہے

۱۔ فردا کل آئندہ پشیماں شرمندہ برآرد نکالے گا کہ آیا ہائے افسوس چرا کیوں نہ کردم نہ کیا میں نے بگوش کان میں

۳۔ زنِ خوب اچھی بیوی فرماں بر حکم ماننے والی پارسا پرہیزگار کند کرتی ہے مردِ درویش فقیر آدمی

۴۔ برو جا پنج نوبت بزن پانچ دفعہ نقارہ بجا بر درت اپنے دروازہ پر کہ جبکہ یارِ موافق موافقت کرنے والا یار یعنی بیوی بود ہووے در برت تیری بغل میں

۵۔ ہمہ روز سارا دن غم خوری غم کھائے تو مدار مت رکھ چو جب شب رات غمگسارت غم خوار تیری بود ہووے در کنار گود میں

۶۔ کرا جس کا خانہ گھر ہم خانہ مراد بیوی خدا را خدا کو برحمت رحمت کی سوئے او دست اسکی طرف ہے

۷۔ چو جب مستور چھپی ہوئی باشد ہووے زنِ خوب رو خوبصورت بیوی بدیدار او اس کے دیدار سے شو شوہر

۸۔ کسے وہی شخص برگرفت حاصل کیا کامِ دل دل کا مقصود یک دل بود دل ملا ہو با وے اس کے ساتھ آرامِ دل دل کا آرام مراد بیوی

۹۔ پارسا پرہیزگار باشد ہووے خوش سخن میٹھی بات والی نکوئی و زشتی خوبصورتی اور بدصورتی مکن مت کر

۱۰۔ زنِ خوش منش اچھی طبیعت والی بیوی دل نشاں دل موہ لینے والی بہ بہتر کہ خوب خوبصورت سے آمیزگاری میل ملاپ بپوشد ڈھانپ لیتی ہے عیوب جمع عیب

تشریح: (۱) جس نے تیری مفید نصیحت نہ سنی وہ کل روزِ قیامت شرمندگی سے پکارے گا کہ ہائے افسوس میں نے حق بات قبول کیوں نہ کی (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بیوی خوبصورت کی بجائے خوب سیرت تلاش کرنی چاہئے تاکہ اس کا گھر جنت نشان بن جائے اور اگر بیوی خوبصورت مگر نافرمان ہوئی تو گھر جہنم کا نمونہ بن جائے گا (۳) فرماں بردار نیک عورت فقیر مرد کو بھی بادشاہ بنا دیتی ہے یعنی اس کو بادشاہوں جیسی خوشی مہیا کر دیتی ہے (۴) بادشاہوں کے اعزاز کے لئے پانچ وقت نقارہ بجایا جاتا تھا جس سے خوشی کا اظہار بھی مطلوب تھا۔ گویا تو خوشی سے نقارے بجا کہ تجھے موافقت کرنے والی بیگم حاصل ہے (۵) جس کی بیوی غمگسار ہو اسے رات آنے پر دن بھر کا غم واندوہ بھول جاتا ہے (۶) جس شوہر کی بیوی محبت کرنے والی ہو اسکی طرف خدا کی خصوصی نظرِ رحمت ہے (۷) خوبصورت بیوی اگر پردہ نشین بھی ہو تو اسے دیکھ کر شوہر کو محسوس ہوتا ہے گویا میں جنت کی حور دیکھ رہا ہوں (۸) دلی مقصد اسی شخص کو حاصل ہوتا ہے جس کی بیوی ہمدم اور یک دل ہو (۹) بیوی پارسا اور شیریں کلام ہو تو پھر یہ خیال نہ کر کہ وہ بدصورت ہے یا خوبصورت وہ بہر حال قابلِ قدر ہے۔

(۱۰) بیوی خواہ خوبصورت نہ ہو لیکن اگر خوش طبع اور دل نشین ہو تو وہ خوبصورت سے کہیں بہتر ہے کیونکہ ملنسار کی صفت اس کی بدصورتی کے عیب چھپا سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ چو حلوا خورد سرکہ از دست شوئے ــــ نہ حلوا خورد سرکہ اندودہ رو
وہ شوہر کے ہاتھ سے سرکہ حلوے کیطرح کھالیتی ہے ــــ اور ترش رو عورت حلوا بھی خوش ہوکر نہیں کھاتی

۲ برد از پری چہرہ زشت خوئی ــــ زن دیو سیمائے خوش طبع گوئے
بدمزاج خوبصورت عورت سے بازی لے جاتی ہے ــــ بدصورت خوش طبع عورت

۳ دل آرام باشد زن نیک خواہ ــــ ولیکن زن بد خدایا پناہ
نیک خواہ بیوی دل کا آرام ہوتی ہے ــــ لیکن بدخواہ سے خدا بچائے

۴ چو طوطی کلاغش بود ہم نفس ــــ غنیمت شمارد خلاص از قفس
جس طوطے کا ہمدم کالا کوا ہو ــــ وہ پنجرے سے چھوٹ جانے کو غنیمت سمجھے گا

۵ سر اندر جہان نہ با آوارگی ــــ وگرنہ بنہ دل بہ بے چارگی
دنیا میں آوارگی پر سر رکھ لے ــــ یا بے چارگی سے دل لگا لے

۶ بزندان قاضی گرفتار بہ ــــ کہ در خانہ دیدن برابرو گرہ
قاضی کے جیل خانہ میں قید ہونا بہتر ہے ــــ گھر میں ابروؤں پر شکن دیکھنے سے

۷ سفر عید باشد بر آں کدخدا ــــ کہ بانوئے زشتش بود در سرائے
اس خاوند کے لئے سفر عید جیسا ہوتا ہے ــــ جس کے گھر میں بدمزاج بیوی ہو

۸ در خرمی بر سرائے بہ بند ــــ کہ بانگ زن ازوے برآید بلند
اس گھر پہ خوشی کا دروازہ بند سمجھ ــــ جس سے عورت کی آواز بلند ہوتی ہے

۹ چو زن راہ بازار گیرد بزن ــــ وگرنہ تو در خانہ بنشیں چو زن
جب عورت بازار کی راہ لے تو اسے مار ــــ ورنہ تو عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھ جا

۱۰ اگر زن ندارد سوئے مرد گوش ــــ سراویل کحلش در مرد پوش،
اگر عورت مرد کی طرف کان نہ دھرے ــــ تو اس کا سرمئی پاجامہ مرد کو پہنا دے

۱۔ چو حلوہ حلوے کی طرح خورد کھالیتی ہے از دست شوہ شوہر کے ہاتھ سے خورد کھاتی ہے سرکہ اندودہ رو چہرے پہ سرکہ ملے ہوئے یعنی بدمزاجی سے چہرہ سکیڑنے والی

۲۔ برد لے جاتی ہے پری چہرہ پری جیسے چہرے والی زشت خو بری عادت والی زن دیو سیمائے جن جیسی شکل والی خوش طبع گو گیند

۳۔ باشد ہوتی ہے زن نیک خواہ نیک چاہنے والی بیوی زن بد بدخواہ بیوی خدایا پناہ اے خدا پناہ دے

۴۔ چو جب کلاغش کوا اس کا بود ہووے ہم نفس ایک سانس ہمدم شمارد شمار کرتا ہے خلاصی از قفس پنجرے سے رہائی

۵۔ نہ رکھ با آوارگی آوارہ گردی سے بنہ دل دل رکھ لے بہ بیچارگی عاجزی پر

۶۔ بزندان قاضی قاضی کے جیل خانہ میں گرفتار قیدی بہ بہتر کہ در خانہ دیدن گھر میں دیکھنے سے برابرو ابروؤں پر

۷۔ باشد ہوتا ہے بر آں کدخدا اس شوہر پر بانوئے زشتش اس کی بدمزاج بیوی بود ہووے در سرا گھر میں

۸۔ در خرمی خوشی کا دروازہ بر سرائے ایسے گھر پہ بہ بند بند کردے بانگ زن عورت کی آواز ازوے اس سے برآید بلند نکلتی ہو بلند

۹۔ چو زن جب عورت راہ بازار بازار کا راستہ گیرد اختیار کرے بزن مار درخانہ گھر میں بنشیں تو بیٹھ جا چو زن عورت کی طرح ۱۰۔ زن عورت ندارد نہیں رکھتی سوئے مرد مرد کی طرف گوش کان سراویل کحلش اس کا سرمئی رنگ کا پاجامہ در مرد مرد کو پوش پہنا دے

تشریح: (۱) خوش طبع اور نیک سیرت بیوی شوہر کے ہاتھ کا سرکہ حلوے کیطرح کھا جاتی ہے لیکن بدمزاج عورت حلوے کو بھی سرکے کی طرح منہ بگاڑ کے کھاتی ہے (۲) بدصورت بیوی اگر خوش طبع ہو تو وہ بدخو پری چہرہ عورت پہ سبقت لے جاتی ہے (۳) خیرخواہ بیوی سراسر دل کا آرام ہوتی ہے بدخواہ بیوی سے تو خدا کی پناہ مانگنی چاہئیے (۴) اگر طوطی کے پنجرے میں کالا کوا بند کر دیا جائے تو ناجنس کی صحبت پہ وہ مر کر خلاصی پانے کو ترجیح دے گا (۵) بدمزاج بیوی کے ساتھ گزارا دو ہی صورتوں میں ہو سکتا ہے کہ یا تو باہر ہی آوارہ گردی کرتا رہ یا گھر آکے ذلیل ہو (۶) جو بیوی پرشکن ابروؤں سے شوہر کا استقبال کرتی ہو اس سے بہتر ہے کہ شوہر جیل خانے میں مر جائے (۷) جس کی بیوی بدمزاج ہو اسکو سفر پیش آجائے تو اسے عید جتنی خوشی ہوتی ہے کہ چار دن بیوی سے تو جان چھوٹے گی (۸) بلند آواز سے بولنا یا لڑنا جھگڑنا جس بیوی کا شیوہ ہو اس کے گھر میں خوشی کبھی نہیں آسکتی (۹) عورت بازار جانے سے رکو اگر نہیں روک سکتے پھر خود گھر میں بیٹھے رہو کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں (۱۰) عورت اگر مرد کی بات پہ توجہ نہ کرتی ہو تو اس کا مرد اس قابل ہے کہ بیوی کا پاجامہ پہن لے اور بیوی کی طرح اس کی مانتا رہے۔

Scanned by CamScanner

۱
زنے را کہ جہل ست و نارا ستی
جو عورت جاہل اور بد چلن ہے
بلائے سر خود نہ زن خواستی
وہ عورت نہیں تونے سر کی بلا بیاہی ہے

۲
چو در کیلہ جو امانت شکست
جب عورت جو کے ٹوپے میں امانت ختم کر دے
از انبارِ گندم فرو شوئی دست
تو گندم کے ڈھیر سے ہاتھ دھو لے

۳
براں بندہ حق نیکوئی خواستست
حق تعالیٰ نے اس بندہ کی بھلائی چاہی ہے
کہ با او دل و دست زن راستست
جس سے بیوی کا ہاتھ اور دل موافق ہے

۴
چو در روئے بیگانہ خندید زن
جب عورت بیگانے کے سامنے ہنسے،
دگر مرد گو لافِ مردی مزن،
پھر مرد کو کہو کہ مردانگی کی ڈینگ نہ مارے

۵
زن شوخ چوں دست در قلبہ کرد
بے حیا عورت جب قورمے پر ہاتھ مارنے لگے
برو گو بنہ پنجہ بر روئے مرد
تو جاؤ اسے کہدو کہ مرد کے منہ پر ہاتھ دھر دے

۶
زبیگانگاں چشم زن کور باد،
عورت کی آنکھ بیگانوں سے اندھی ہو جائے
چوں بیروں شد از خانہ در گور باد
اگر گھر سے باہر نکلے تو قبر میں چلی جائے

۷
چو بینی کہ زن پائے بر جائے نیست
جب تو دیکھے کہ بیوی کے پاؤں جگہ پر نہیں ہیں
ثبات از خردمندی و رائے نیست
پھر برداشت عقلمندی اور رائے کی بات نہیں ہے

۸
گریز از کفش در دہانِ نہنگ
اس کے ہاتھ سے بھاگ کر مگرمچھ کے منہ میں
برفتن بہ از زندگانی بہ ننگ
چلا جانا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے

۹
بپوشانش از مردِ بیگانہ روئے
غیر مرد سے اس کا منہ چھپا
وگر نشنود چہ زن آنگہ چہ شو
اگر نہ مانے تو پھر عورت اور مرد برابر ہیں

۱۰
زنِ خوب و خوش طبع جو زینہار
ہمیشہ خوبصورت اور خوش طبع بیوی تلاش کر
رہا کن زنِ زشت ناسازگار
ناموافق بدصورت بیوی کو چھوڑ دے

۱. زنے را کہ جس عورت کو کہ جہل است جہالت ہے ناراستی بدچلنی بلائے سرِ خود اپنے سر کی بلا نہ زن خواستی عورت نہیں چاہی ہے تونے
۲. کیلہ جو جو کا لوٹ پہ شکست توڑ دی انبارِ گندم گندم کا ڈھیر فروشو دھو ڈال دست ہاتھ
۳. براں بندہ اس بندے پر حق اللہ تعالیٰ نیکوئی خواستست بھلائی چاہی ہے با او اس کے ساتھ دل و دستِ زن عورت کا دل اور ہاتھ راستست ٹھیک ہے
۴. چو جب روئے بیگانہ بیگانے کے سامنے خندید زن ہنسی عورت دگر پھر گو کہہ لافِ مردی مردانگی کی ڈینگ مزن مت مار
۵. زنِ شوخ بے حیا عورت چوں دست جب ہاتھ قلبہ قورمہ کرد کیا برو جا گو کہدے بنہ رکھ دے بر روئے مرد مرد کے منہ پر یعنی وہ مرد بولنے کے قابل نہیں رہا
۶. بیگانگاں غیر لوگ چشم زن عورت کی آنکھ کور باد اندھی ہو جائے چوں جب بیروں شد باہر نکل گئی از خانہ گھر سے در گور قبر میں باد ہووے
۷. چو بینی جب تو دیکھے زن عورت پائے پاؤں بر جائے جگہ پر نیست نہیں ہیں ثبات تحمل از خردمندی عقلمندی سے
۸. گریز بھاگ از کفش اس کے ہاتھ سے دہانِ نہنگ مگرمچھ کا منہ برفتن بہ چلا جانا بہتر ہے بہ ننگ ذلت سے
۹. بپوشانش اس کو چھپا دے روئے چہرہ نشنود نہ سنے چہ زن کیا عورت چہ شو کیا شوہر ۱۰. زنِ خوب خوبصورت عورت جو ڈھونڈ زینہار ہرگز یا ہمیشہ رہا کن چھوڑ دے یعنی طلاق دے دے زنِ زشت بدصورت عورت ناسازگار موافقت نہ کرنے والی

تشریح: (۱) جاہل بیوی عورت نہیں سر کی بلا ہوتی ہے (۲) جو شخص معمولی جو میں امانت ملحوظ نہیں رکھ سکتا وہ گندم کے انبار میں بالضرور خیانت کرے گا (۳) جس کی بیوی کا دل اور ہاتھ شوہر کے موافق ہو حق تعالیٰ نے اس کی بھلائی کا سامان کیا ہے (۴) جس کی بیوی غیروں کے سامنے ہنستی ہو وہ شوہر اپنی مردمی کی ڈینگ نہیں مار سکتا (۵) جو عورت گلشرے اڑانے لگے اور مرد اسے روکنے کے قابل نہ ہو تو گویا اس نے مرد کا منہ بند کر کے اسے بولنے کے قابل نہیں رہنے دیا منہ پہ ہاتھ دھرنے کا مطلب یہی ہے (۶) غیر مردوں کیلئے عورت کو ایسے ہونا چاہئیے جیسے اندھی جو عورت گھر کی چاردیواری سے باہر نکلتی ہو اس کا مر جانا بہتر ہے (۷-۸) جب عورت کے پاؤں صحیح مقام سے پھسل جائیں تو پھر اس سے تحمل اور برداشت کا معاملہ بے غیرتی ہے اس عورت کو گھر میں رکھنے سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی مگرمچھ کا لقمہ بن جائے تاکہ ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے (۹) عورت کو غیر مردوں کی نگاہ سے بچانے کے لیے پردہ کرانا چاہئیے اگر نہ کرا سکے تو وہ مرد نہیں نامرد ہے (۱۰) بیوی خوبصورت اور خوش طبع ہونی چاہئیے ناموافق اور بدصورت بیوی کو طلاق دے دینی چاہئیے۔

Scanned by CamScanner

۱ چہ نغز آمد ایں یک سخن از دو تن
دو شخصوں کی یہ بات کتنی عجیب ہے
کہ بودند سرگشتہ از دستِ زن
جو بیویوں کے ہاتھ سے پریشان تھے

۲ یکے گفت کس را زنِ بد مباد
ایک نے کہا خدا کرے کسی کی بیوی بد نہ ہو
دگر گفت زن در جہاں خود مباد
دوسرے نے کہا خدا کرے دنیا میں عورت ہی نہ ہو

۳ زنِ نو کن اے دوست ہر نوبہار
اے دوست ہر سال نئی بیوی کیا کر
کہ تقویمِ پاری نیاید بکار
کیونکہ پرانی جنتری کام نہیں آتی

۴ تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
تنگ جوتے پہننے سے ننگے پاؤں چل لینا بہتر ہے
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
گھر میں لڑائی بھڑائی سے سفر کی مصیبت اچھی ہے

۵ زناں شوخ و فرماندہ و سرکشند
عورتیں شوخ حکم چلانے والی اور سرکش ہیں
ولیکن شنیدم کہ در بر خوش اند
لیکن سنا ہے کہ بغل میں اچھی لگتی ہیں

۶ کسے را کہ بینی گرفتارِ زن
جسے تو عورت کا گرفتار دیکھے
مکن سعدیا طعنہ بروے مزن
جانے دے سعدیؒ! اس پر طعنہ زنی نہ کر

۷ تو ہم جور بینی و بارش کشی
تو بھی ظلم اٹھائے اور بوجھ کھینچے
اگر یک زماں در کنارش کشی
اگر تھوڑی دیر اسے بغل میں لے لے

حکایت
کہانی

۹ جوانے ز ناسازگاری جفت
ایک نوجوان بیوی کی ناموافقت سے
بر پیر مردے بنالید و گفت
ایک بزرگ کے سامنے رویا اور کہا

۱۰ گراں باری از دستِ ایں خصم چیر
اس غالب دشمن کے ہاتھ سے میں بھاری بوجھ
چناں مے برم کاسیا سنگ زیر
اسطرح برداشت کرتا ہوں جیسے چکی کا نچلا پاٹ

۱۔ چہ نغز کیا عجیب آمد آیا ایں یہ سخن بات از دو تن دو شخصوں سے کہ بودند جو کہ تھے سرگشتہ پریشان از دستِ زن عورت کے ہاتھ سے
۲۔ یکے گفت ایک نے کہا کس را کسی کو زنِ بد بری عورت مباد نہ ہووے دگر گفت دوسرے نے کہا زن خود عورت ہی مباد نہ ہووے
۳۔ زنِ نو نئی بیوی کن کر نوبہار نئی بہار مراد نیا سال تقویمِ پاری پچھلے سال کی جنتری نیاید نہیں آتی بکار کام میں
۴۔ تہی پائے ننگے پاؤں رفتن چلنا بہ بہتر کفشِ تنگ تنگ جوتی بلائے سفر سفر کی مصیبت بہ بہتر در خانہ گھر میں
۵۔ زناں عورتیں فرمانندہ حکم چلانے والی سرکشند نافرمان ہیں شنیدم میں نے سنا در بر بغل میں خوشند خوش رہتی ہیں یا اچھی لگتی ہیں
۶۔ کسے را جس کو بینی تو دیکھے گرفتارِ زن عورت کا گرفتار مکن مت کر سعدیا اے سعدیؒ طعنہ بروے اس پر طعنہ مزن مت مار
۷۔ تو ہم تو بھی جور ظلم بینی دیکھے تو بارش اس کا بوجھ کشی کھینچے تو یک زماں تھوڑی دیر در کنارش بغل میں اسکو کشی کھینچے تو
۹۔ جوانے ایک جوان ناسازگاری جفت بیوی کی ناموافقت سے بر پیر مردے ایک بزرگ آدمی کے پاس بنالید رویا گفت کہا
۱۰۔ گراں باری بھاری بوجھ ہونا دستِ ایں خصم چیر اس غالب دشمن کا ہاتھ چناں ایسے مے برم لے جاتا ہوں کاسیا جیسا کہ چکی سنگِ زیر نچلا پاٹ

تشریح: (۱) دو شخص جو اپنی بیویوں سے تنگ آئے ہوئے تھے انہوں نے بڑی عجیب بات کہی (۲) ایک تو کہنے لگا خدا کرے کسی کی بیوی بدمزاج نہ ہو دوسرے نے کہا خدا کرے دنیا میں عورت کا وجود ہی نہ رہے (۳) ہر سال نئی بیوی کرنی چاہئے کیونکہ بیوی کی مثال جنتری جیسی ہے جو ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے اور پچھلے سال والی کام نہیں آتی (۴) اگر جوتے تنگ ہوں تو اس سے بہتر ہے کہ آدمی ننگے پاؤں چل لے گھر میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہو تو بہتر ہے کہ آدمی سفر میں چلا جائے (۵) عورتیں شوخ حکمران اور سرکش ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ان سے ملاپ پر لطف ہوتا ہے (۶) جو شخص زن مرید ہو اس پر طعنہ زنی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورت چیز ہی ایسی ہے کہ اس کی ارادت کے بغیر چارہ نہیں (۷) غالباً شیخ سعدیؒ کو اپنی رفیقۂ حیات سے وصال کم ہی نصیب ہوا ہے اس لئے بطور اظہارِ حقیقت کہتے ہیں کہ سعدیؒ عورتوں کے متعلق تیری تیکھی اور چبھی ہوئی تنقید صرف اس لئے ہے کہ تجھے ان سے محظوظ ہونے کا موقع نہیں ملا اگر ایک لمحہ کے لئے بھی تجھے یہ دولت حاصل ہو جائے تو ساری تنقیدیں بھول جائیں۔ اور تو ان کا پانی بھرتا اور جوتے اٹھاتا پھرے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کبھی بیوی کی طرف سے کوئی ناگوار بات سامنے آجائے تو ان خوشگوار حالات کے پیشِ نظر جو ہمیشہ اس کی طرف سے پیش آتے ہیں ان کو بھی صبر سے برداشت کرنا چاہئے (۹) ایک نوجوان کی اپنی بیگم سے بنتی نہ تھی اس نے کسی بزرگ کے سامنے اپنا دکھڑا سنایا (۱۰) کہ میں اپنی ظالم بیوی کا بوجھ اس طرح برداشت کرتا ہوں جیسے چکی کا نچلا پاٹ اوپر والے کا کرتا ہے۔

۱ بسختی بنہ گفتش اے خواجہ دل — کس از صبر کردن نگردد خجل
اس نے کہا صاحب! سختی پر صبر کرلے — کوئی شخص صبر کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا

۲ بشب سنگ بالائی اے خانہ سوز — چرا سنگ زیریں نباشی بروز
اے گھر جلانے والے تو رات کو اوپر کا پاٹ ہوتا ہے — تو دن کو کیوں نچلا پاٹ نہیں ہو گا

۳ چوں از گلبنے دیدہ باشی خوشی — روا باشد ار بار خارش کشی
جب کسی شاخِ گلاب سے تو نے خوشی دیکھ رکھی ہو — تو مناسب ہے کہ اس کے کانٹوں کا بوجھ بھی کھینچے

۴ درختیکہ پیوستہ بارش خوری — تحمل کن آنگہ کہ خارش خوری
جس درخت کا تو نے ہمیشہ پھل کھایا ہو — جس وقت کانٹا لگے تو برداشت کرنا چاہیئے

گفتار در بیانِ تربیتِ اولاد
اولاد کی تربیت کا بیان

۶ پسر چوں زدہ بر گزشتش سنیں — ز نامحرماں گو فراتر نشیں
جب لڑکے کی عمر دس سال سے زیادہ ہو جائے — تو اسے کہہ کہ نامحرموں سے الگ بیٹھے

۷ بر پنبہ آتش نشاید فروخت — کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت
روئی کے پاس آگ نہیں جلانی چاہیئے — کیونکہ جب تک تو آنکھ جھپکے گا گھر جل جائیگا

۸ چو خواہی کہ نامت بماند بجائے — پسر را خردمندی آموز و رائے
اگر تو چاہے کہ تیرا نام قائم رہے — تو بیٹے کو عقلمندی اور رائے سکھا

۹ کہ گر عقل و رائش نباشد بسے — بمیری و از تو نماند کسے
کیونکہ اگر اسے زیادہ عقل و رائے نہیں ہوگی — تو تو مر جائے گا اور تیرا (قائم مقام) کوئی نہیں رہیگا

۱۰ بسا روز گارے کہ سختی برد — پسر چوں پدر نازکش پرورد
بڑی مدت تک سختی اٹھائے گا — وہ بیٹا جسے باپ نے نزاکت سے پالا

ا۔ بسختی سختی پر بنہ رکھ لے گفتش اس کو کہا اے خواجہ اے صاحب کس کوئی شخص صبر کردن صبر کرنا نہ گردد نہیں ہوتا خجل شرمندہ
۲۔ بشب رات کو سنگِ بالائی اوپر کا پاٹ ہے تو خانہ سوز گھر جلانے والے چرا کیوں سنگِ زیریں نچلا پاٹ نباشی نہیں ہوتا تو بروز دن کو
۳۔ چوں جب از گلبنے گلاب کی کسی شاخ سے دیدہ باشی دیکھی ہو تو نے روا باشد جائز ہوئے ار اگر بارِ خارش اس کے کانٹوں کا بوجھ کشی کھینچے
۴۔ درختیکہ جو درخت کہ پیوستہ ہمیشہ بارش اس کا پھل خوری کھاوے تو تحمل کن برداشت کر آنگہ جس وقت خارش اس کا کانٹا خوری کھاوے تو
۵۔ تربیتِ اولاد بچوں کی پرورش
۶۔ پسر بیٹا چو جب زدہ سنیں دس سال سے بر گزشتش گزر جاوے تو اسکو ز نامحرماں نامحرموں سے جن سے نکاح ابدی حرام ہے گو کہہ فراتر علیحدہ نشیں بیٹھ
۷۔ بر پنبہ روئی کے پاس آتش آگ نشاید فروخت نہیں روشن کرنی چاہیئے تا چشم برہم زنی جب تک تو آنکھ جھپکے خانہ سوخت گھر جل جائے گا
۸۔ چو خواہی جب تو چاہے نامت تیرا نام بماند رہ جائے بجائے جگہ پر پسر را بیٹے کو خردمندی عقلمندی آموز سکھا ۹۔ رائش رائے اسکو نباشد نہیں ہوگی بسے بہت بمیری تو مرے گا واز تو اور تجھ سے نماند نہیں رہے گا کسے کوئی
۱۰۔ بسا بہت سا روز گارے زمانہ سختی برد سختی اٹھائے گا پسر بیٹا چوں جب پدر باپ نازکش نزاکت سے اسکو پرورد پالے

تشریح: (۱) اس نے کہا صاحب بیوی کی طرف سے اگر سختی بھی برداشت کرنی پڑتی ہے تو صبر کر کیونکہ صبر شرم کی چیز نہیں (۲) اگر دن کو تجھے نچلا پاٹ بننا پڑتا ہے تو کیا ہوا رات کو تو اوپر والا پاٹ ہو جاتا ہے (۳) گلاب کی جس شاخ سے آدمی نے پھول سونگھا ہو اگر اس کے کانٹے چبھیں تو انہیں بھی برداشت کرنا چاہیئے (۴) جس درخت کا ہمیشہ پھل کھاتے ہیں اگر اس کے کانٹے چبھ جائیں تو صبر سے برداشت کرو (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ باپ کو اپنی اولاد کی تربیت سے غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ جب بچے دس سال سے زائد عمر کے ہو جائیں تو پھر زبانی ہی نہیں بلکہ مار کر انکی تربیت کرنی چاہیئے۔
(۶) دس برس سے زائد عمر کے لڑکوں کو نامحرموں کی مجلس سے بچانا چاہیئے (۷) کیونکہ نوجوان مرد کا عورت کے قریب جانا ایسے ہی ہے جیسے روئی کے قریب آگ جلانا جس سے خطرہ ہی خطرہ ہے (۸) اگر کوئی شخص اپنی نیک نامی دنیا میں چھوڑ جانا چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ بیٹے کو عقلمند اور صاحب رائے بنائے (۹) کیونکہ بیٹا اگر بے عقل اور بے رائے ہو تو اس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے تیری موت کیساتھ تیری نیک نامی ختم ہو جائے گی۔ (۱۰) اگر اولاد کو نزاکتوں کے ساتھ پالا جائے اور مشقت کا عادی نہ بنایا جائے تو اسے عموماً زمانے کی سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں جن کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے اسے بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ بچوں کو ناز نخرے کی بجائے محنت مشقت کا عادی بنایا جائے

Scanned by CamScanner

۱ خردمند و پرہیزگارش برآر
اس کو عقلمند اور پرہیزگار بنا
گرت دوستداری بنازش مدار
اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اسے ناز میں نہ بنا

۲ بخردی درش زجر و تعلیم کن،
بچپن میں اسے تنبیہ اور تعلیم کر،
بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن،
اسے اچھے اور برے کا وعدہ اور خوف دلا

۳ نوآموز را ذکر و تحسین و زہ
نو آموز کے لئے ذکر، تعریف اور شاباش
ز توبیخ و تہدید استاد بہ،
استاد کی سرزنش اور دھمکی سے بہتر ہے

۴ بیاموز پروردہ را دست رنج
اپنے زیر تربیت کو دستکاری سکھا
وگر دست داری چو قاروں بگنج
اگرچہ تو قارون کی طرح خزانے میں ہاتھ رکھتا ہو

۵ مکن تکیہ بر دستگاہے کہ ہست
جو گنجائش تجھے حاصل ہے اس پہ بھروسہ نہ کر
کہ باشد کہ نعمت نماند بدست
کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دولت ہاتھ میں نہ رہے

۶ بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر
سونے چاندی کی تھیلی ختم ہو جائیگی
نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور،
لیکن ہنرمند کی تھیلی خالی نہیں ہوگی

۷ چہ دانی کہ گردیدن روزگار
تو کیا جانے کہ زمانے کی گردش
بغربت بگرداندش در دیار
اسے مسافری میں ملکوں ملکوں پھرائے

۸ چو بر پیشہ باشدش دسترس
جب کسی ہنر پر اسے دسترس حاصل ہوگی
کجا دست حاجت برد پیش کس
تو کب سوال کا ہاتھ کسی کے سامنے لے جائیگا

۹ ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت
تو نہیں جانتا کہ سعدی نے مرتبہ کس چیز سے پایا
نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت
نہ جنگل چھانے نہ دریا عبور کئے

۱۰ بخردی بخورد از بزرگاں قفا،
بچپن میں اس نے بڑوں کے تھپڑ کھائے
خدا دادش اندر بزرگی صفا
خدا نے اسکو بزرگی میں صفائی عطا کردی

۱۔ خردمند عقلمند پرہیزگارش اس کو پرہیزگار برآر نکال گرتش اگر اس کو دوستداری دوست رکھتا ہے تو بنازش ناز سے اس کو مدار مت رکھ
۲۔ بخردی بچپن میں درش اس کو زجر جھڑکی تعلیم کن سکھا نیک و بدش اس کو نیکی بدی وعدہ و بیم وعدہ اور خوف کن کر
۳۔ نوآموز نیا سیکھنے والا ذکر یاد تحسین تعریف زہ خوف شاباش توبیخ سرزنش تہدید دھمکی بہ بہتر
۴۔ بیاموز سکھا پروردہ را پالے ہوئے کو دست رنج ہاتھ کی محنت یعنی ہنر دست داری ہاتھ رکھتا ہو تو چو قاروں قاروں کی طرح ایک مالدار جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہوا ہے۔ بگنج خزانے میں
۵۔ مکن مت کر دستگاہے کہ جو طاقت کہ ہست ہے باشد نعمت دولت نماند نہ رہے بدست ہاتھ میں
۶۔ بپایاں انتہا کو رسد پہنچے گی کیسۂ سیم و زر سونے چاندی کی تھیلی نگردد نہیں ہوگی تہی خالی کیسۂ پیشہ ور ہنرمند کی تھیلی
۷۔ چہ دانی تو کیا جانے گردیدن روزگار زمانے کی گردش بغربت مسافری میں بگرداندش پھرائے گی اسکو در دیار ملکوں میں
۸۔ چو جب پیشہ کوئی پیشہ باشدش ہووے اس کو دسترس قابو کجا کہاں دست حاجت ضرورت کا ہاتھ برد لے جاوے پیش کس کسی کے آگے ۹۔ ندانی تو نہیں جانتا سعدی مصنف مکاں مرتبہ از چہ کس چیز سے یافت پایا ہاموں جنگل نوشت طے کیا شگافت پھاڑا ۱۰۔ بخردی بچپن میں از بزرگاں بزرگوں کی قفا دھول بخورد دکھائی دادش اس کو دی اندر بزرگی بزرگی میں صفا صفائی

تشریح : (۱) اولاد کی خیرخواہی یہ ہے کہ نزاکتوں سے پرورش کرنے کی بجائے اسے عقلمندی اور پرہیزگاری سکھائی جائے (۲) اسے ڈانٹے ڈپٹے کے انہیں علم سے آراستہ کرے نیکی اور بدی کا انجام انکو بتلادے (۳) بچوں کو شاباش دے کر ان کا دل بڑھا کر ان سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکتا ہے جتنا کہ استاد کی مار پیٹ سے نہیں لے سکتے (۴) باپ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو اسے چاہیئے کہ اپنی اولاد کو دستکاری اور ہنرمندی ضرور سکھائے (۵) موجودہ مال و دولت پر بھروسہ کر کے بیٹھنے کی بجائے اس میں مستقل بڑھوتری کی تدبیریں کرنی چاہئیں کیونکہ حاضر مال کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے (۶) ہنر سونے چاندی سے زیادہ قیمتی اور کارآمد ہے کیونکہ سونا چاندی ختم ہو جاتا ہے لیکن ہنر ختم نہیں ہوتا اور اس کے ذریعہ سے سونا چاندی .... دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے (۷) گردشِ زمانہ سے اگر اولاد کو دربدر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں تو اگر وہ صاحب ہنر ہوگی تو ہنر کے ذریعے وہ اپنی پریشانیوں پر قابو پا لے گی (۸) پیشہ ور آدمی کو کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی (۹-۱۰) سعدی کو تمام مقام و مرتبہ بزرگوں کی مار اور تنبیہ سے حاصل ہوا ہے ورنہ اس نے حصولِ کمال کے لئے کوئی جنگلوں اور دریاؤں کے سفر نہیں کئے۔

Scanned by CamScanner

۱ ہر آں کس کہ گردن بفرماں نہد — بسے بر نیاید کہ فرماں دہد
جو بھی شخص حکم پر سر جھکا دیتا ہے — زیادہ وقت نہیں گزرتا کہ حکم دینے لگتا ہے

۲ ہر آں طفل کو جورِ آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار
جو بچہ استاد کی سختی برداشت نہ کرے — اسے زمانے کی سختی برداشت کرنی پڑتی ہے

۳ پسر را نکو دار و راحت رساں — کہ چشمش نماند بدستِ کساں
بیٹے کو ٹھیک طرح سے رکھ اور آرام پہنچا — تاکہ لوگوں کے ہاتھ کیطرف اسکی نگاہ نہ اٹھے

۴ ہر آں کس کہ فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
جس شخص نے بیٹے کا غم نہ کھایا — غیر نے اس کا غم کھایا تو آوارہ کر دیا

۵ نگہدار ز آمیزگارِ بدش — کہ بدبخت و بے راہ کند چوں خودش
بُرے ساتھی کی صحبت سے اسے بچا — کیونکہ وہ اپنی طرح اسے بدبخت اور گمراہ کردیگا

۶ سیاہ نامہ تر زاں مخنث مخواہ — کہ پیش از خطش روئے گردد سیاہ
اس ہیجڑے سے زیادہ سیاہ اعمال نامہ والا نہ ڈھونڈ — جس کا خط نکلنے سے پہلے منہ کالا ہو جائے

۷ ازاں بے حمیت بباید گریخت — کہ نامردیش آبِ مرداں بریخت
اس بے حمیت سے بھاگنا چاہیئے — جس کی نامردی نے مردوں کی آبرو گرا دی

۸ پسر کو میانِ قلندر نشست — پدر گو ز خیرش فرو شوئے دست
جو بیٹا ملنگوں میں جا بیٹھا — باپ سے کہو اس کی خیر سے ہاتھ دھولے

۹ دریغش مخور بر ہلاک و تلف — کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف
اس کی ہلاکت اور بربادی پہ افسوس نہ کر — بلکہ ایسا ناخلف تو باپ سے پہلے مرا بہتر ہے

۱۔ ہر آنکس کہ جو شخص کہ بفرماں دہد حکم پہ رکھ دے بسے زیادہ بر نیاید نہیں گزرے گا فرماں دہد کہ حکم دینے لگے گا

۲۔ ہر آں طفل جو بچہ کہ جورِ آموزگار استاد کی سختی نہ بیند نہ دیکھے جفا بیند سختی دیکھے گا روزگار زمانہ

۳۔ پسر بیٹا نکو دار اچھی طرح رکھ راحت رساں آرام پہنچا چشمش اس کی آنکھ نہ اٹھے بدستِ کساں لوگوں کے ہاتھ کی طرف

۴۔ ہر آں کس کہ جو شخص کہ فرزند را بیٹے کا نخورد نہ کھایا دگر کس دوسرا شخص غمش خورد اس کا غم کھایا آوارہ کرد کر دیا

۵۔ نگہدار محفوظ رکھ آمیزگارِ بدش بُرے ساتھی سے اس کو بے راہ گمراہ کند کر دے گا چو خودش اپنی طرح اس کو

۶۔ سیاہ نامہ تر زیاد سیاہ نامۂ اعمال والا زاں مخنث اس ہیجڑے سے مخواہ مت ڈھونڈ پیش از خطش خط نکلنے سے پہلے اس کو روئے چہرہ گردد ہو جاوے

۷۔ ازاں بے حمیت اس بے حمیت سے بباید گریخت بھاگنا چاہیئے نامردیش اس کی نامردی آبِ مرداں مردوں کی آبرو بریخت گرادی

۸۔ پسر بیٹا کو جو کہ وہ میانِ قلندر ملنگوں کے درمیاں نشست بیٹھا پدر باپ گو کہہ زخیرش اس کی خیر سے فرو شوئے دست ہاتھ دھولے

حکایت

کہانی

۹۔ دریغش اس کا افسوس مخور مت کھا بر ہلاک و تلف ہلاک اور برباد ہونے پر پیش از پدر باپ سے پہلے مردہ بہ مرا بہتر ہے ناخلف جانشین ہونے کے قابل نہیں

تشریح: (۱) جو شخص کسی کی فرمانبرداری کرتا اور حکم مان کے چلتا ہے۔ وقت گزرنے پر وہ خود صاحبِ فرمان اور حکمران بن جاتا ہے (۲) جو لڑکا استاد کی مار پیٹ برداشت نہ کرے جہالت کی وجہ سے اسے زمانے کے تھپیڑ ضرور سہنے پڑتے ہیں (۳) بچے کی تمام جائز ضروریات ماں باپ کو پوری کر دینی چاہئیں وہ اپنی کسی حاجت کیلئے غیر کا سوالی نہ بنے (۴) جن بچوں کا باپ جابر اور بے رحم ہوا ہنیں جب کسی غیر کا سہارا ملتا ہے تو وہ اسی کی راہ پر چل پڑتے اور آوارہ ہو جاتے ہیں (۵) یہ بھی ضروری ہے کہ بچوں کو صحبتِ بد سے بچایا جائے ان کے دوستوں کو جانچ اور پرکھ کر ان سے میل ملاپ اور ہم مجلسی کی اجازت دی جائے (۶) سب سے زیادہ بدبخت اور بدعمل وہ ہیجڑے ہوتے ہیں بدکاریوں کی وجہ سے عنفوانِ شباب میں جن کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں اور ان کے چہروں پہ نحوست برسنے لگتی ہے (۷) اس قسم کے بے حمیت اور بے غیرت دوستوں سے بھی بچوں کو بچانا چاہیئے کیونکہ ان کی صحبت سے یہ بھی نامرد بن کر مردوں کی بے آبروئی کا سبب بنیں گے (۸) ملنگوں اور قلندروں کی صحبت میں بیٹھنے والے نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے اس لئے کہ دنیا تو چھوڑ ہی چکے ہوتے ہیں اور دین ان کے ہاتھ آتا ہی نہیں اس لئے ان کی صحبت بھی نہایت مضر ہے (۹) جو بچہ ملنگوں کا مرید ہو جائے اس کی دنیا کی خرابی اور عاقبت کی بربادی پہ افسوس کرنے کی ضرورت نہیں وہ تو ماں باپ کے لئے وجہ ننگ ہے اس لئے وہ باپ سے بھی پہلے مر جائے تو اچھا ہے تاکہ والدین کو مفت بدنامی حاصل نہ ہو

(۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ محبوب کو تنہائی کی زینت تو بنانا چاہیئے محفل کی رونق نہیں۔

Scanned by CamScanner

۱	شبے دعوتے بود در کوئے من ایک رات ایک دعوت تھی میرے محلہ میں	ز ہر جنس مردم در آں انجمن ہر قسم کے لوگ اس مجلس میں
۲	چو آواز مطرب در آمد ز کوئے جب گانے والے کی آواز آئی	بگردوں شد آوازۂ ہائے و ہوئے آسمان تک شور ہا و ہو کا پہنچا
۳	پری پیکرے بود محبوب من ایک پری پیکر میرا محبوب تھا	بدو گفتمے لعبت خوب من میں نے اس سے کہا اے میرے خوبصورت کھلونے
۴	چرا با جواناں نیائی بجمع تو جوانوں کے ساتھ محفل میں کیوں نہیں آتا	کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع تاکہ ہماری مجلس کو شمع کی طرح روشن کرے
۵	شنیدم سہی قامت سیم تن میں نے سنا کہ سیدھے قد والا چاندی کے بدن والا	کہ مے رفت و مے گفت با خویشتن جاتا ہوا اپنے آپ سے کہہ رہا تھا
۶	محاسن چو مرداں ندارم بدست مجھے مردوں کی خوبیاں حاصل نہیں	نہ مردی بود پیش مرداں نشست اس لئے مردوں کے سامنے بیٹھنا مردی نہیں

گفتار در احتراز از صحبت امرداں

نوخیز لڑکوں کی صحبت سے پرہیز کا بیان

۸	خرابت کند شاہد خانہ کن گھر برباد کرنے والا محبوب تجھے خراب کر دیگا	برو خانہ آباد گرداں بزن جا عورت سے گھر آباد کر لے
۹	نشاید ہوس باختن با گلے ایسے پھول سے ہوس بازی مناسب نہیں	کہ ہر بامدادش بود بلبلے جس پر ہر صبح نئی بلبل ہو
۱۰	چو خود را بہر مجلسے شمع کرد جب اس نے اپنے آپ کو ہر مجلس کی شمع بنا لیا	تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد تو پھر پروانہ وار اس کے گرد نہ جا

۱۔ شبے ایک رات دعوتے ایک دعوت بود تھی کوئے من میرا محلہ ز ہر جنس ہر طرح کے مردم لوگ در آں انجمن اس محفل میں

۲۔ چو جب آواز مطرب گویے کی آواز در آمد آئی ز کوئے کوچہ سے بگردوں آسمانوں پر شد جا پہنچا آوازۂ شور

۳۔ پری پیکرے ایک پری کے جسم والا بود تھا محبوب من میرا محبوب بدو گفتم میں نے اس سے کہا لعبت خوب من میرے خوبصورت کھلونے

۴۔ چرا کیوں با جواناں جوانوں کے ساتھ نیائی نہیں آتا تو بجمع محفل میں کنی کرے تو مجلس ما ہماری مجلس چو شمع شمع کی طرح

۵۔ شنیدم میں نے سنا سہی قامت سیدھے قد والا سیم تن چاندی کے جسم والا مے رفت جاتا تھا مے گفت کہتا تھا

۶۔ با خویشتن اپنے آپ سے محاسن خوبیاں چو مرداں مردوں کی طرح ندارم میں نہیں رکھتا بدست ہاتھ میں نہ مردی تو نامردی ہو وے پیش مرداں مردوں کے سامنے نشست بیٹھنا ماضی بمعنی مصدر

۸۔ خرابت کند تجھ کو خراب کریگا شاہد خانہ کن گھر برباد کرنے والا محبوب برو جا خانہ گھر گرداں کر لے بزن عورت سے

۹۔ نشاید نہیں چاہیے ہوس باختن ہوس بازی کرنا با گلے ایسے پھول سے ہر بامدادش ہر صبح اس کا بود ہووے بلبلے ایک بلبل

۱۰۔ چو خود را جب اپنے آپ کو بہر مجلسے ہر مجلس میں کرد کر لیا دیگر پھر چو مثل گردش اس کے گرد مگرد مت پھر

تشریح: (۱) شیخ اپنا آپ بیتا واقعہ سناتے ہیں کہ ایک رات ہمارے محلے میں ایک بڑی دعوت تھی جس میں ہر طبقے کے لوگ شریک تھے اور گویئے جب گانے بجانے لگے تو حال کھیلنے والوں کا شور و شر آسمانوں تک جانے لگا (۲-۳) میں نے اپنے ایک حسین اور نازنین دوست سے کہا چلو ہم بھی شریکِ مجلس ہو کر محظوظ ہوں تاکہ تیری وجہ سے محفل کی رونق دوبالا ہو (۵-۶) وہ نہ مانا اور جاتا ہوا یوں کہہ گیا کہ میں ابھی مردوں کی خوبیاں اور صفاتِ مردانہ میرے اندر پیدا نہیں ہوئیں ایسی صورت میں میرا مردوں کی اس محفل میں شریک ہونا خلافِ عصمت اور باعثِ شرم ہے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ہم جنس محبوب صنفِ نازک بیوی کا مقابلہ کسی صورت نہیں کر سکتا اس لئے امرد لڑکوں کے پیچھے پھرنے کی بجائے گھر کو بیوی سے آباد کرنا چاہیئے (۸) نوخیز لڑکوں کی محبت تجھے برباد کر دے گی اس سے بہتر ہے کہ تو بیوی سے گھر آباد کر (۹) امرد لڑکے تو ان پھولوں کی مثل ہوتے ہیں جن پہ ہر صبح نئی بلبل نغمہ سرائی کرتی ہے اسی طرح ان کے روزانہ نئے چاہنے والے ہوتے ہیں اس لیئے ان کی دوستی بے فائدہ ہے (۱۰) جب وہ ایسے ہرجائی ہیں کہ ہر مجلس کی شمع بن جاتے ہیں تو تجھے عزت کرنی چاہیے اور ان کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

۱ زنِ خوب خوش خوئے آراستہ
خوش طبع خوبصورت بنی سنوری بیوی
چہ ماند بنادانِ نوخاستہ
نادان لڑکے سے کیا مشابہت رکھتی ہے

۲ درو دم چو غنچہ دمے از وفا
غنچے کی طرح اس میں وفا کی پھونک مار
کہ از خندہ افتد چو گل در قفا
تو وہ پھول کیطرح ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جائیگی

۳ نہ چو کودکِ پیچ بر پیچ شنگ
پیچ دار شوخ لڑکے کی طرح نہیں
کہ چو مقل نتواں شکستن بسنگ
کہ جس کو گوگل کی طرح پتھر سے بھی نہیں توڑ سکتے

۴ مبیں دلفریبش چو حورِ بہشت
اس کو بہشتی حور کی طرح دلفریب سمجھ
کزاں روئے دیگر چو غولست دشت
کیونکہ وہ دوسرے رخ سے جنگل کے بھوت کیطرح ہے

۵ گرش پائے بوسی ندارد ت پاس
اگر تو اسکے تلے پاؤں چوے تو ترا پاس نہ کرے
ورش خاک باشی نداند سپاس
اور اگر تو اس کی خاک ہو جائے تو تیرا مشکور نہ ہو

۶ سر از مغز و دست از درم کن تہی
سر کو بھیجے سے اور ہاتھ کو پیسے سے خالی سمجھ
چو خاطر بفرزندِ مردم نہی
جب لوگوں کے لڑکوں میں دل لگائے

۷ مکن بد بفرزندِ مردم نگاہ
دوسروں کے لڑکوں کیطرف بری نگاہ نہ کر
کہ فرزندِ خویشت بر آید تباہ
کیونکہ تیرا اپنا لڑکا بھی تباہ ہو جائیگا

حکایت
کہانی

۹ دریں شہر بارے بسمعم رسید
میں نے ایک بار سنا کہ اس شہر میں
کہ بازارگانے غلامے خرید
کسی سوداگر نے ایک غلام خریدا

۱۰ شبانگہ مگر دست بردش بشیب
رات کو اس نے شاید نچلے حصے کیطرف ہاتھ بڑھایا
کہ سیمیں زنخ بود و خاطر فریب
کیونکہ وہ چاندی کی ٹھوڑی والا اور دلفریب تھا

۱۔ زن خوب خوبصورت عورت خوش خو اچھی عادت والی آراستہ سجی ہوئی چہ ماند کیا مشابہت رکھے نوخاستہ نوعمر لڑکا

۲۔ درو اس میں دم پھونک مار چو غنچہ غنچے کی طرح دمے از وفا وفا کی پھونک از خندہ ہنسی کی وجہ سے افتد گر پڑے گی چو گل پھول کی طرح در قفا پیچھے

۳۔ چو کودک پیچ پیچ پیچ دار لڑکے کی طرح شنگ شوخ چو مقل گوگل کی طرح نتواں شکستن نہیں توڑ سکتے بہ سنگ پتھر

۴۔ مبیں مت دیکھ دلفریبش دل فریب اسکو چو مثل حورِ بہشت بہشت کی حور کز آں روئے دیگر کہ دوسرے رخ سے چو غولست بھوت کی طرح ہے دشت جنگل

۵۔ گرش اگر اس کے پائے بوسی پاؤں چومے تو ندارد ت نہ رکھے تیرا ورش اور اگر اس کی باشی ہو جاوے تو نداند نہ جانے سپاس شکریہ

۶۔ دست ہاتھ درم ایک سکہ جو چونی برابر ہوتا ہے کن تہی خالی کر چو جب خاطر دل بفرزندِ مردم لوگوں کے لڑکے کی طرف نہی رکھے تو

۷۔ مکن مت کر بد بری بفرزندِ مردم لوگوں کے بیٹے کی طرف فرزندِ خویشت تیرا اپنا بیٹا بر آید برا نکلے گا

۹۔ دریں شہر اس شہر میں بارے ایک بار بسمعم میرے کانوں میں رسید پہنچی بازارگانے ایک سوداگر خرید خریدا

۱۰۔ شبانگہ رات کے وقت مگر شاید دست ہاتھ بردش لے گیا اس کے بہ شیب ڈھلان میں سیمیں زنخ چاندی کی ٹھوڑی والا بود تھا خاطر فریب دل فریب

تشریح: (۱) نوعمر لڑکا خوبصورت ہار سنگھار والی بیوی کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے (۲) اس سے ذرا محبت و پیار کی باتیں کرو تو وہ پھول کی طرح کھل کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جائے گی (۳) شوخ و شنگ لڑکے کی مثال تو گوگل جیسی ہے جو ہتھوڑی سے بمشکل ٹوٹتی ہے اسی طرح اسمیں محبت و وفا کی دردناک باتیں بھی اثر نہیں کرتیں (۴) لڑکا اگرچہ بظاہر حورِ بہشت کی طرح خوبصورت ہے لیکن بیوفائی اور بے مروتی کی وجہ سے جنگل کے دیو سے بھی بدتر ہے (۵) اسکے پاؤں چومو تو متاثر نہیں ہوتا اسکے سامنے مٹی ہو جاؤ تو مشکور نہیں ہوتا (۶) لڑکوں کا عاشق مال اور عقل دونوں سے فارغ ہو جاتا ہے (۷) جو شخص غیر کے لڑکے پر نظر رکھتا ہے اسکے لڑکے پر دوسروں کی نظریں خراب ہو جاتی ہیں (۸) اسکی حکایت کا مطلب ہے کہ نوخیز غلاموں اور نوکروں سے خدمت لینی چاہئے انہیں محبوب نہیں بنانا چاہئیے ورنہ آدمی بے وقار ہو جائے گا (۹) شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ شیراز میں ایک سوداگر نے خوبصورت غلام خریدا (۱۰) وہ چونکہ بہت خوبصورت اور دلفریب تھا اس لئے نظرِ بد سے اسکے ساتھ دست درازی کرنے لگا۔

۱ پری چہرہ ہر چہ افتادش بہ دست — بہ کیں در سر و مغز ناداں شکست
پری چہرہ نے جو کچھ اس کے ہاتھ لگا — غصے سے بیوقوف کے سر اور کھوپڑی میں دے مارا

۲ گواہ کرد بر خود خدا و رسولؐ — کہ دیگر نہ گردم بگردِ فضول
اس نے خدا اور رسول کو گواہ بنایا — کہ دوبارہ میں بیہودگی نہیں کروں گا

۳ رحیل آمدش ہم دراں ہفتہ پیش — دل افگار و سر بستہ روئے ریش
اسکو اسی ہفتہ سفر پیش آ گیا — مجروح دل سر باندھا ہوا زخمی چہرہ

۴ چو بیروں شد از کازروں یک دو میل — بہ پیش آمدش سنگلاخے مہیل
جب وہ کازروں سے ایک دو میل آگے بڑھا — تو ایک خوفناک پتھریلی زمین اس کے سامنے آئی

۵ بپرسید کیں قلہ را نام چیست — کہ بسیار بیند عجب ہر کہ زیست
اس نے پوچھا کہ اس چوٹی کا کیا نام ہے — کیونکہ زندہ آدمی عجائب بھی بہت دیکھتا ہے

۶ چنیں گفت از کارواں ہمدمے — مگر تنگِ ترکاں ندانی ہمے
قافلے میں سے ایک ساتھی نے یوں کہا — کہ شاید تو تنگِ ترکاں کو نہیں جانتا

۷ سیہ را یکے بانگ برداشت سخت — کہ دیگر چہ رانی بنیداز رخت
اس نے غلام کو سختی سے پکارا — کہ سواری کو اور کیا چلاتا ہے سامان اتار دے

۸ نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم — اگر من دگر تنگِ ترکاں روم
مجھے جو بھر بھی عقل و تمیز نہ ہو — اگر میں دوبارہ تنگِ ترکاں کیطرف جاؤں

۹ در شہوتِ نفسِ کافر بہ بند — وگر عاشقی لت خور و سر بہ بند
کافر نفس کی شہوت کا دروازہ بند کر — اور اگر تو عاشق ہے تو لاتیں کھا اور سر باندھ

۱۰ چو مر بندۂ را ہمے پروری — بہیبت برآرش کز و برخوری
جب تو کسی غلام کی پرورش کرے — تو اس کو رعب میں رکھ تاکہ اس سے فائدہ حاصل کرے

۱۔ پری چہرہ خوبصورت ہر چہ جو کچھ افتادش پڑا اس کے بہ دست ہاتھ میں بہ کیں غصے سے مغز ناداں ناداں کی کھوپڑی شکست توڑ دیا
۲۔ کرد کیا بر خود اپنے آپ پر خدا اصل خود آ جو اپنی قدرت سے موجود ہے رسول پیغام لانے والا دیگر پھر نہ گردم نہیں پھروں گا میں بگردِ فضول بے ہودگی کے گرد
۳۔ رحیل سفر آمدش آیا اسکو ہم دراں ہفتہ اسی ہفتے میں پیش سامنے دل افگار زخمی دل سر بستہ سر باندھے ہوئے روئے ریش زخمی چہرہ
۴۔ چو جب بیروں باہر شد ہو گیا کازروں ایک شہر کا نام یکدو میل ایک دو میل پیش سامنے آمدش آیا اس کے سنگلاخ ایک پتھریلی زمین مہیل ہولناک
۵۔ بپرسید اس نے پوچھا کیں کہ یہ قلہ چوٹی چیست کیا ہے بسیار بہت بیند دیکھتا ہے عجب عجیب ہر کہ زیست جو شخص جیتا رہا
۶۔ چنیں ایسے گفت کہا کارواں قافلہ ہمدمے ایک ساتھی مگر شاید تنگ ترکاں ایک ترکستانی شہر یا پہاڑی چوٹی کا نام یا درہ ندانی تو نہیں جانتا
۷۔ سیہ کالا مراد حبشی غلام یکے بانگ ایک آواز برداشت اٹھائی دیگر پھر رانی اور کیا چلاتا ہے ۸۔ معرفت پہچان یک جوم ایک جو مجھ کو من میں دگر دوبارہ تنگ ترکاں پہاڑی درے کا نام روم جاؤں میں
۹۔ در شہوت شہوت کا دروازہ بہ بند بند کر دے عاشقی تو عاشق ہے لت خور لات کھا سر بہ بند سر باندھ ۱۰۔ چو جب مر خاص بندہ را کسی غلام کو ہمے پروری پالتا ہے تو بہیبت رعب کے ساتھ برآرش نکال اس کو کز و کہ اس سے برخوری پھل کھائے تو

تشریح: (۱) غلام کو یہ عادت نہ تھی اس لئے اس نے غصے میں آ کر جو کچھ اس کے ہاتھ میں آیا آقا کے سر میں دے مارا (۲) آقا نے منت سماجت کر کے اور خدا رسولؐ کے واسطے دے کر اس کو ٹھنڈا کیا کہ اب جانے دے میں آئندہ ایسی حرکت نہیں کروں گا (۳) فوری طور پر سوداگر کو سفر پہ جانا پڑا وہ چلا تو حالت یہ تھی کہ دل اور چہرہ زخمی تھا اور سر پر پٹیاں بندھی تھیں (۴، ۵) کازروں شہر سے ذرا آگے نکلے تو ایک پتھریلی زمین اور تنگ درہ آ گیا سوداگر نے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے (۶) ایک دوست نے بتلایا کہ یہ جگہ تنگِ ترکاں ہے (۷) رات والے واقعہ کا اس پر اثر تھا اور تنگ ترکاں کا لفظ اس کے ساتھ معنوی مشابہت رکھتا تھا اس لئے وہ چیخا بس تنگِ ترکاں میں جانے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں جلدی کرو اور یہیں سامان اتار دو یا وہ غلام اسی علاقہ کا رہنے والا تھا اس لئے اس کے وطن کا نام سن کر چڑ گیا کہ میں تنگِ ترکاں میں ہرگز نہیں جاتا۔ (۸) یہ تو میری صریح بے عقلی ہو گی اگر اتنی کروانے کے بعد بھی میں تنگِ ترکاں میں قدم رکھوں (۹) یا تو نفس کافر کی شہوت کو لگام دے لو ورنہ عاشقی میں یہی ہوتا ہے کہ معشوقوں کی لاتیں کھاؤ اور ان سے سر پھڑواؤ (۱۰) زیرِ تربیت نوکر اور غلام کو رعب میں رکھو تو وہ تمہیں کام دے گا اور خدمت کرے گا۔

۱ دگر سیدش لب بدنداں گزد — دماغ خداوند گاری پزد
اور اگر آقا اس کے ہونٹ دانتوں سے کاٹے — تو وہ آقائی کا دماغ پکانے لگتا ہے

۲ غلام آبکش باید و خشت زن — بود بندۂ نازنیں مشت زن
غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں پاتھنے والا چاہیے — نازنین غلام مکہ باز ہوتا ہے

۳ نہ ہر جا کہ بینی خطِ دلفریب — توانی طمع کرد نش در کتیب
جہاں بھی تو دلفریب خط دیکھے — اس کو کتاب میں کرلینے کا لالچ مناسب نہیں

حکایت
کہانی

۵ گروہے نشیند با خوش پسر — کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر
کچھ لوگ خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیٹھتے ہیں — کہ ہم پاک دامن اور نظر باز ہیں

۶ ز من پرس فرسودۂ روزگار — کہ بر سفرۂ حسرت خورد روزہ دار
مجھ زمانے کے گھسے ہوئے سے پوچھ — کہ روزہ دار دسترخوان پر حسرت کھاتا ہے

۷ ازاں تخم خرما خورد گوسپند — کہ قفل ست بر تنگ خرما و بند
بکری اسی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں کھاتی ہے — کہ کھجوروں کے بورے پر تالا اور بند لگا ہوا ہے

۸ سر گاؤ عصّار ازاں در گہ است — کہ از کنجدش ریسماں کوتہ است
تیلی کے بیل کا سر اسی وجہ سے گھاس میں ہے — کہ تلوں تک پہنچنے سے اس کی رسی چھوٹی ہے

حکایت ۹
کہانی

۱۰ یکے صورتے دید صاحب جمال — بگردیدش از شورش عشق حال
ایک شخص نے ایک حسین صورت دیکھی — عشق کی شورش سے وہ بے حال ہو گیا

۱. سیدش اس کا آقا لب بدنداں ہونٹ دانتوں سے گزد کاٹے دماغ خداوند گاری آقائی کا دماغ پزد پکائے گا

۲. آبکش پانی کھینچنے والا باید چاہیے خشت زن اینٹیں پاتھنے والا بود ہوتا ہے بندۂ نازنیں نازنین غلام مشت زن مکا مارنے والا

۳. ہر جا کہ جہاں کہیں کہ بینی تو دیکھے خطِ دلفریب دلفریب خط توانی طمع کرد نش طمع کر سکتا ہے تو در کتیب اس کو کتاب میں کرنے کی

۵. گروہے ایک گروہ نشیند بیٹھتا ہے خوش پسر خوبصورت لڑکا کہ ما ہم پاکبازیم پاک باز ہیں ہم صاحب نظر نظر والے

۶. ز من پرس مجھ سے فرسودۂ روزگار زمانہ کا گھسا ہوا بر سفرہ دسترخوان پر خورد کھاتا ہے روزہ دار روزہ رکھنے والا

۷. ازاں اس وجہ سے تخم خرما کھجور کی گٹھلی خورد کھاتی ہے گوسپند بکری قفل تالا است ہے تنگِ خرما کھجوروں کا بورا بند گرہ

۸. سر گاؤ عصار تیلی کے بیل کا سر ازاں اس وجہ سے در گہ گھاس میں است ہے از کنجدش تلوں سے ریسماں رسی کوتہ ست چھوٹی ہے

۱۰. یکے ایک صورتے ایک صورت دید دیکھی صاحب جمال حسن والی بگردیدش پھر گیا اس کا شورش عشق عشق کی دیوانگی

تشریح: (۱) اور اگر آقا غلام کے ہونٹ چوستا ہے تو وہ غلام خود آقا بن جائیگا جو اپنے مالک پر حکم چلائے گا (۲) غلام سے پانی بھرواؤ اینٹیں تھپواؤ اس کو محبوب نہ بناؤ ورنہ وہ نخرے میں تمہیں بھی مکہ دکھائے گا (۳) ہر دلفریب خط ضروری نہیں کہ تمہاری کتاب میں ہو اس لئے ہر خوبصورت چہرے کو ہتھیانے کی ہوس نہ کرو (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ نوخیز لڑکوں سے محبت و پیار کبھی پاکبازی سے نہیں ہو سکتا اگر کوئی اس کا دعوی کرے تو اسے محض جھوٹا سمجھو (۵) کچھ لوگ امرد لڑکوں سے ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا مقصد صرف نظر بازی اور صنعتِ حق کا مشاہدہ ہے (۶) شیخ فرماتے ہیں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ان کا اگر بس چلے تو وہ بدکاری میں مبتلا ہونے سے نہ بچ سکیں جس طرح دسترخوان پر روزہ دار بے بس ہوتا ہے اسی طرح وہ لوگ صوفیانہ رکھ رکھاؤ کی وجہ سے بے بس ہوتے ہیں اور حسرت بھری نظروں سے انکو تکتے رہتے ہیں (۷) بکری کو اگر کھجوریں کھانے کی اجازت ہو جائے تو وہ گٹھلیاں کبھی نہ کھائے اسی طرح یہ لوگ مجبوری کی وجہ سے نظر بازی پر قناعت کرتے ہیں (۸) بیل کی رسی اگر اتنی لمبی ہو کہ تلوں تک پہنچ سکتی ہو تو وہ گھاس کبھی نہ کھائے یہ تو مجبوری اسے گھاس کھلاتی ہے

(۱۰) ایک شخص نے حسین و جمیل لڑکا دیکھا تو اسے حال چڑھ گیا اور آتشِ عشق بھڑک اٹھی۔

Scanned by CamScanner

۱ برانداخت بیچارہ چنداں عرق
اس بیچارے کو اتنا پسینہ آ گیا
کہ شبنم برآرد بہشتی ورق
جتنی چیت کے مہینے میں پتوں پر شبنم ہوتی ہے

۲ گزر کرد بقراط بروے سوار
بقراط سواری کی حالت میں اس کے پاس سے گزرا
بپرسید کیں راچہ افتاد کار
پوچھا کہ اسکو کیا افتاد پڑی

۳ کسے گفتش ایں عابد پارساست
کسی نے کہا یہ پرہیزگار عابد ہے
کہ ہرگز خطائے ز دستش نخاست
اس کے ہاتھ سے گناہ کبھی سرزد نہیں ہوا

۴ رود روز و شب در بیابان و کوہ
رات دن جنگلوں پہاڑوں میں پھرتا ہے
ز صحبت گریزاں ز مردم ستوہ
صحبت سے گریز کرنیوالا لوگوں سے عاجز

۵ ببرد ست خاطر فریبے دلش
ایک دلفریب لڑکے نے اس کا دل چھین لیا ہے
فرو رفتہ پائے نظر در گلش
نظر کا پاؤں اس کی مٹی میں دھنس گیا ہے

۶ چو آید ز خلقت ملامت بگوش
جب مخلوق کی ملامت اسکے کانوں میں پڑتی ہے
بگرید کہ چند از ملامت خموش
رو پڑتا ہے کہ کتنی ملامت کرو گے چپ بھی رہو

۷ مگو گر بنالم کہ معذور نیست
میں اگر روتا ہوں تو یہ نہ کہو کہ بے عذر ہے
کہ فریادم از علتے دور نیست
کیونکہ میری فریاد بے سبب نہیں ہے

۸ نہ ایں نقش دل مے رباید ز دست
یہ نقش میرا دل ہاتھ سے نہیں لے جاتے
دل آں مے رباید کہ ایں نقش بست
دل تو وہ لے جاتا ہے جس نے یہ نقش بنائے

۹ شنید ایں سخن مرد کار آزمائے
تجربہ کار آدمی نے یہ بات سنی
کہن سال پروردہ پختہ رائے
جو عمر رسیدہ اور پختہ رائے والا تھا

۱۰ بگفت ارچہ صیت نکوئی رود
اس نے کہا نیکی کی شہرت اگرچہ پھیلتی ہے
نہ با ہر کسے ہر چہ گوئی رود
لیکن ہر شخص کے ساتھ تیری ہر بات نہیں چلتی

۱۔ برانداخت گرایا چنداں اتنا عرق پسینہ برآرد ہی بہشت ایک ایرانی مہینہ جو چیت کے برابر ہوتا ہے ورق پتہ
۲۔ گزر کرد گزر گیا بقراط ایک یونانی حکیم جو سکندر اعظم کا ہمعصر تھا بروے اس پر بپرسید اس نے پوچھا کیں را کہ اس کو چہ افتاد کار کیا کام پڑا
۳۔ کسے گفتش کسی نے اسکو کہا عابد پارسا پرہیزگار عابد ستہ ہے خطائے کوئی گناہ ز دستش اس کے ہاتھ سے نخاست نہیں اٹھا
۴۔ رود چلتا ہے روز و شب رات اور دن بیابان و کوہ جنگل اور پہاڑ صحبت ہمنشینی گریزاں بھاگنے والا مردم لوگ ستوہ عاجز
۵۔ ببرد ست لے گیا ہے خاطر فریبے ایک دل کو فریب دینے والا دلش اس کے دل کو فرو رفتہ دھنس گیا پائے نظر نظر کا پاؤں گلش اسکی مٹی
۶۔ چو آید جب آتی ہے ز خلقت مخلوق سے ملامت لعن طعن بگوش کان میں بگرید روتا ہے چند از ملامت کہاں تک ملامت خموش چپ ہو
۷۔ مگو مت کہہ اگر اگر بنالم روؤں میں معذور عذر والا از علتے کسی سبب سے نیست نہیں ہے
۸۔ ایں یہ دل مے رباید دل لے جاتا ہے ز دست ہاتھ سے آں مے رباید وہ لے جاتا ہے ایں یہ نقش بست نقش بنایا
۹۔ بگفت اس نے کہا ارچہ اگرچہ صیت نکوئی نیکی کی شہرت نہ با ہر کسے ہر شخص کے ساتھ نہیں ہر چہ گوئی جو کچھ کہے تو رود چلتی ہے

تشریح: (۱) وہ اس تصادم سے متاثر ہو کر پسینہ ہو گیا جیسے چیت کے مہینے میں پتوں پر شبنم گری ہوتی ہے (۲) اچانک حکیم بقراط کا ادھر گزر ہوا تو اس نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا (۳) کسی نے بتلایا یہ آدمی بڑا اچھا متقی پرہیزگار ہے گناہوں کے بالکل قریب نہیں جاتا (۴) ترک دنیا اور قطع تعلقات کی وجہ سے ہمیشہ جنگلوں اور پہاڑوں میں پھرتا رہتا ہے (۵) ایک دلفریب لڑکے نے اس کا دل موہ لیا اور یہ اس کے چکر میں پھنس گیا ہے (۶-۷) لوگ اسے لعن طعن کرتے ہیں تو یہ رو رو کے کہتا ہے جانے بھی دو کوئی شخص معذور بھی ہوتا ہے میں بھی بے سبب نہیں چیختا (۸) یہ لڑکا میرا دل کیا چھین سکتا ہے میرا دل تو اس ذات نے چھین لیا ہے جس نے اس کے نقش بنائے گویا میں اسکی شکل کے آئینے میں اس کی زیارت کرتا ہوں (۹-۱۰) اس عمر رسیدہ اور تجربہ کار آدمی نے اس کی بات سن کر کہا کہ اگرچہ تو نیکی اور پارسائی میں شہرۂ آفاق ہے لیکن اس واقع کے بعد تجھے اپنی پاک دامنی ثابت کرنا بڑا مشکل ہے ہر شخص تیری توجیہہ کو باور نہیں کر سکتا۔

۱ نگارندہ را خود ہمیں نقش بود — کہ شوریدہ را دل بہ یغما ربود
بنانے والے کا صرف یہی نقش تھا — جو دیوانے کا دل لوٹ لے گیا

۲ چرا طفل یک روزہ ہوشش نبرد — کہ در صنع دیدن چہ بالغ چہ خورد
ایک دن کے بچے نے اس کی ہوش کیوں نہ اڑائی — کیونکہ کاریگری دیکھنے میں کیا بالغ کیا بچہ

۳ محقق ہماں بیند اندر ابل — کہ در خوبرویان چین و چگل
محقق آدمی اونٹ میں بھی وہی کچھ دیکھتا ہے — جو چین و چگل کے حسینوں میں

۴ نقابیست ہر سطر من زیں کتیب — فرو ہشتہ بر عارض دلفریب
میری اس کتاب کی ہر سطر ایک نقاب ہے — جو دلفریب رخسار پہ پڑا ہوا ہے

۵ معانی ست در زیر حرف سیاہ — چو در پردہ معشوق و در میغ ماہ
کالے حرف کے نیچے معانی چھپے ہوئے ہیں — جیسے پردے میں معشوق اور بادل میں چاند

۶ در اوقات سعدی نگنجد ملال — کہ دارد پس پردہ چندیں جمال
سعدی کے اوقات میں ملال کی گنجائش کہاں — جو کہ در پردہ اس قدر حسن رکھتا ہے

۷ مرا کیں سخنہاست مجلس فروز — چو آتش درو روشنائی و سوز
میری یہ مجلس فروز باتیں ہے — آگ جیسی ہیں جس میں روشنائی بھی ہے اور سوز بھی

۸ نرنجم ز خصماں اگر برطپند — کزیں آتش پارسی در تپ اند
دشمن اگر تڑپیں تو مجھے کوئی رنج نہیں — کیونکہ انہیں اس پارسی آگ کا بخار چڑھا ہوا ہے

۹ گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

دنیا داروں کی بات پر توجہ نہ کرنے کا بیان

۱۰ اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست
اگر دنیا میں کوئی دنیا سے بچا ہوا ہے — تو اس نے مخلوق کا دروازہ خود پہ بند کر رکھا ہے

۱۔ نگارندہ نقش بنانے والا ہمیں یہی بود تھا شوریدہ دیوانہ یغما لوٹ ربود لے گیا
۲۔ چرا کیوں طفل یک روزہ ایک دن کا بچہ ہوشش اسکی ہوش نبرد نہیں لے گیا صنع کاریگری دیدن دیکھنا بالغ پندرہ سال سے اوپر کا خورد چھوٹا
۳۔ محقق تحقیق کرنے والا ہماں بیند وہی دیکھتا ہے ابل اونٹ خوبرویان حسین چگل ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کے حسین مشہور ہیں
۴۔ نقابیست ایک نقاب ہر سطر من میری ہر سطر زیں کتیب اس کتاب سے فروہشتہ چھوڑے ہوئے عارض دلفریب دلفریب رخسار
۵۔ معانی ست معنی ہیں زیر حرف سیاہ کالے حرفوں کے نیچے چو مثل معشوق محبوب میغ بادل ماہ چاند
۶۔ اوقات سعدی سعدی کے وقت نگنجد نہیں سماتا ملال رنجیدگی دارد رکھتا ہے پس پردہ پردے کے پیچھے چندیں اتنا جمال حسن مرا مجھ کو کیں سخنہا جو کہ یہ باتیں ست ہیں مجلس فروز مجلس کو روشن کرنے والی چو آتش آگ جیسی سوز جلن
۸۔ نرنجم میں رنجیدہ نہیں ہوتا زخصماں دشمنوں سے برطپند تڑپیں وہ کزیں آتش پارسی کیونکہ وہ اس فارسی آگ سے در تپ اند بخار میں مبتلا ہیں
۹۔ گفتار کہاوت عدم التفات توجہ نہ کرنا قول اہل دنیا دنیا والوں کی بات

۱۰۔ رستہ ایست چھوٹا ہوا ہے در از خلق مخلوق سے دروازہ بر خویشتن اپنے آپ پر بستہ ایست بند کئے ہوئے ہے

تشریح: (۱) کہنے والے کہیں گے کہ خالق نے صرف یہی نقش تو نہیں بنایا جس نے تیرا دل چھین لیا اسکی اور بھی تو کاریگریاں ہیں (۲) تو مولود لڑکے کو دیکھ کر تو صنعت حق سے اتنا متاثر کیوں نہیں ہوتا کیونکہ کاریگری میں بڑا چھوٹا برابر ہے (۳) اگر تیری نظر حقیقت پسند ہو تو تجھے اونٹ کی بناوٹ میں بھی وہی بات نظر آئے جو چین کے حسینوں میں نظر آتی ہے (۴۔۵) اس کتاب کے مضامین حسینوں کیطرح حرف و الفاظ کے نقاب میں چھپے ہوئے ہیں اس نقاب کو الٹو تو مضامین کے حسن سے تمہاری نگاہیں خیرہ ہو جائیں گی۔ گویا معانی محبوب ہیں اور الفاظ ان کے چہروں پہ پڑے ہوئے نقاب یا معانی چاند ہیں اور الفاظ بادل جنہوں نے چاند کو چھپا رکھا ہے (۶) جس شخص کے دل و دماغ میں اس قدر حسن و جمال بھرا ہوا ہو وہ ملول اور رنجیدہ کیونکر ہو سکتا ہے لہذا سعدی ہمیشہ ہشاش بشاش اور سدا بہار ہے (۷) میری یہ مجلس فروز باتیں آگ کی طرح ہیں جن میں اہل بصیرت کے لئے روشنی بھی ہے اور اہل دل کے لئے سوز بھی (۸) میرے دشمن اگر ان باتوں سے تڑپتے ہیں تو مجھے پرواہ نہیں کیونکہ انہیں میری فارسی دانی کا بخار چڑھا ہوا ہے جسے اتارنا میرے بس میں نہیں (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ دنیا والوں کو اگر فرشتہ بن کر بھی دکھا دیا جائے تو وہ پھر بھی خوش نہیں ہوتے اس لئے انکی مدح و ذم سے بے نیاز ہو کر اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

۱ کس از دست جور زبانہا نرست — اگر خود نمایست وگر حق پرست
کوئی شخص زبانوں کے ظلم سے نہ چھوٹ سکا — خواہ ریاکار ہے یا حق پرست

۲ اگر بر پری چوں ملک ز آسماں — بدامن در آویزدت بدگماں
اگر تو فرشتے کی طرح آسمان سے اڑ کر گئے — تب بھی بدگمان تیرے دامن سے چپٹ جائیگا

۳ بکوشش تواں دجلہ را پیش بست — نشاید زبان بد اندیش بست
کوشش سے دجلہ کی پیش بندی کر سکتے ہیں — لیکن بد اندیش کی زبان نہیں رد کی جا سکتی

۴ فراہم نشینند تر دامناں — کہ ایں زہد خشک است واں دام ناں
گناہ گار اکھٹے بیٹھ کر یہ کہتے ہیں — کہ یہ خشک پرہیزگار ہے اور وہ روٹی کا جال

۵ تو رو از پرستیدن حق مپیچ — بہل تا نہ گیرند خلقت بہیچ
تو حق پرستی سے چہرہ نہ پھیر! — چھوڑ یہاں تک کہ لوگ تجھے کسی شئے کے بدلے قبول نہ کریں

۶ چوں راضی شد از بندہ یزدان پاک — گر ایں ہا نگردند راضی چہ باک
جب بندے سے خدائے پاک راضی ہو گیا — اگر یہ لوگ نہ بھی راضی ہوں تو کیا خوف

۷ بد اندیش خلق از حق آگاہ نیست — ز غوغائے خلقش بحق راہ نیست
مخلوق کا بدخواہ ذات حق سے آگاہ نہیں ہو سکتا — مخلوق کے شور و غل کیوجہ سے اسے حق کیطرف راہ نہیں ملتی

۸ ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند — کہ اول قدم پے غلط کردہ اند
اسی وجہ سے وہ کسی منزل پر نہیں پہنچتے — کہ انہوں نے پہلا قدم ہی غلط رکھا ہے

۹ دو کس بر حدیثے گمارند گوش — ازیں تا بداں ز اہرمن تا سروش
دو شخص ایک بات پر کان دھرتے ہیں — اس سے اس تک اتنا فاصلہ ہے جتنا شیطان فرشتے تک

۱۰ یکے پند گیرد دگر ناپسند — نہ پردازد از حرف گیری بہ پند
ایک نصیحت حاصل کرتا ہے دوسرا ناپسند کرتا ہے — وہ حرف گیری کیوجہ سے نصیحت میں مشغول نہیں ہوتا

۱۔ کس کوئی شخص دست جور زبانہا زبانوں کا ظلم اور ہاتھ نرست نہیں چھوٹا خود نمایست اپنے آپکو ظاہر کرنے والا حق پرست حق کو پوجنے والا
۲۔ بر پری تو اوپر اڑے چوں ملک فرشتے کیطرح ز آسماں آسمان سے در آویزدت تیرے دامن سے لٹک جائے بدگماں برے خیال والا
۳۔ تواں پیش بست پیش بندی کر سکتے ہیں دجلہ عراق کا ایک دریا نشاید بست نہیں باندھ سکتے زبان بد اندیش برا سوچنے والے کی زبان
۴۔ فراہم نشیند اکھٹے بیٹھتے ہیں تر دامناں تر دامن والے یعنی گناہگار ایں زہد خشک یہ خشک پرہیزگاری واں اور وہ دام ناں روٹی کا جال
۵۔ رو چہرہ پرستیدن حق حق تعالیٰ کو پوجنا مپیچ مت پھیر بہل چھوڑ دے تا نہ گیرند یہاں تک کہ نہ لیویں خلقت مخلوق تجھکو بہیچ کسی بھی چیز کے بدلے
۶۔ چوں جب راضی شد راضی ہو گیا یزداں پاک اللہ پاک ایں ہا یہ سب نگردد نہیں ہوتا چہ باک کیا ڈر
۷۔ بد اندیش خلق مخلوق کا بدخواہ آگاہ خبردار نیست نہیں ہے غوغائے خلقش مخلوق کا شور اسکو بحق حق کی طرف
۸۔ ازاں اسی وجہ سے رہ راستہ بجائے نیاوردہ اند جگہ پر نہیں لائے ہیں پے پاؤں کردہ اند کیا ہے انہوں نے
۹۔ دو کس دو شخص بر حدیثے کسی بات پر گمارند گوش کان لگاتے ہیں ازیں اس سے تا بداں اس تک اہرمن برائی کا خدا یا شیطان سروش غیبی فرشتہ ۱۰۔ یکے ایک پند گیرد نصیحت حاصل کرتا ہے دگر دوسرا نہ پردازد نہیں مشغول ہوتا از حرف گیری عیب جوئی سے بہ پند نصیحت میں

تشریح: (۱) کوئی ریاکاری عابد ہو یا مخلص پرہیزگار لوگوں کی عیب جوئی سے کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا (۲) اگر تو فرشتوں کی طرح اڑتا ہوا آسمانوں سے اتر کے تو بدخواہ لوگ پھر بھی تیرے کمال کے معترف نہیں ہوں گے بلکہ تیرا دامن پکڑ کر اسے داغدار کرنے کی کوشش کریں گے (۳) دریائے دجلہ پر بند باندھنا ممکن ہے لیکن حاسدوں کی زبان بند نہیں کی جا سکتی (۴) جو لوگ سراپا گناہ ہوتے ہیں وہ بھی عابدوں زاہدوں کی عیب جوئی سے نہیں چوکتے زاہد کو کہتے ہیں کہ خشک ملا ہے عابد کو کہتے ہیں سب روٹی کھانے کا چکر ہے (۵) تجھے ان باتوں کی پرواہ کئے بغیر حق پرستی پر قائم رہنا چاہیے خواہ دنیا والے تجھے ذرہ بھر بھی وقعت نہ دیں کیونکہ تو نے اپنا اجر اللہ پاک سے لینا ہے نہ کہ اہل دنیا سے (۶) انسان کو اپنی عبادت و ریاضت میں صرف رضائے خداوندی ملحوظ رکھنی چاہیے وہ راضی ہو جائے تو دنیا بھر کی ناراضگی کا کوئی خوف نہیں (۷) جو شخص مخلوق خدا کا بدخواہ ہے اسے خدا کی طرف راہ نہیں ملتی کیونکہ مخلوق کی بدخواہی سے فرصت ملے تو خالق کی جستجو کرے (۸) ایسے بدخواہوں کو منزل مقصود اسی لئے نہیں ملتی کہ ان کی پشت منزل کی طرف اور چہرہ مخلوق کی طرف ہوتا ہے تو سمت مخالف کی طرف جانے والا منزل پہ کیسے پہنچ سکتا ہے (۹) ایک ہی بات دو شخصوں کے کان میں پڑتی ہے اور دونوں مختلف اور متضاد نتیجہ نکالتے ہیں دونوں کے فہم میں اتنا فرق ہے جتنا شیطان اور فرشتے میں (۱۰) ایک اس سے نصیحت حاصل کر لیتا ہے دوسرا اس پر عیب چینی اور حرف گیری کرنے لگ جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ فرو ماندہ در کنجِ تاریک جائے | چہ در یابد از جامِ گیتی نمائے
تاریک گوشے میں عاجز رہا ہوا | جامِ جہاں نما سے کیا حاصل کرے

۲ مپندار گر شیر و گر روبہی | کز ایشاں بمردی و حیلت رہی
تو خواہ شیر ہے یا لومڑی یہ خیال نہ کر | کہ ان سے بہادری یا حیلے سے چھوٹ جائیگا

۳ اگر کنجِ خلوت گزیند کسے | کہ پروائے صحبت ندارد بسے
اگر کوئی شخص تنہائی کا گوشہ اختیار کر لے | کہ زیادہ تر ہم مجلسی کی پرواہ نہ رکھے

۴ مذمت کنندش کہ زرق است و ریو | ز مردم چناں مے گریزد کہ دیو
اس کی مذمت کریں گے کہ سب مکر و فریب ہے | لوگوں سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے دیو

۵ وگر خندہ روی است و آمیز گار | عفیفش ندانند و پرہیزگار
اگر ہنس مکھ اور ملنسار ہے | تو اس کو پاک دامن اور پرہیزگار نہیں جانیں گے

۶ غنی را بغیبت بکاوند پوست | کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
بدگوئی سے مالدار کی کھال ادھیڑ دیں گے | کہ جہان میں اگر کوئی فرعون ہے تو وہی ہے

۷ وگر مردِ درویش در سختی ست | بگویند ز ادبار و بدبختی ست
اگر فقیر آدمی سختی میں ہے | تو کہیں گے ادبار اور بدبختی کی وجہ سے ہے

۸ وگر کامرانے در اید ز پائے | غنیمت شمارند و فضلِ خدائے
اگر کوئی بامراد مرتبے سے گر جائے | تو غنیمت اور خدا کی مہربانی شمار کریں گے

۹ کہ تا چند ازیں جاہ گردن کشی | خوشی را بود در قفا ناخوشی
کہ اس مرتبے کی وجہ سے کب تک تکبر کریگا | خوشی کے پیچھے غمی بھی لگی ہوتی ہے

۱۰ وگر تنگ دستے تنک مایۂ | سعادت بلندش کند پایۂ
اگر کوئی غریب بے مایہ ہو | نیک بختی جس کا مرتبہ بلند کر دے

۱۔ فرو ماندہ عاجز رہا ہوا کنجِ تاریک جا تاریک جگہ کا کونہ چہ در یابد کیا پاوے جامِ گیتی نما جہان دکھانے والا پیالہ یونانی حکمار نے جمشید کے لیے ایک پیالہ بنایا جو اسے رصد گاہ کا کام دیتا تھا اس میں ستاروں تک کا مشاہدہ ہو سکتا تھا۔
۲۔ مپندار مت سمجھ روبہی لومڑی ہے تو کز ایشاں کہ ان لوگوں سے بمردی بہادری سے حیلت تدبیر رہی چھوٹے تو
۳۔ کنجِ خلوت تنہائی کا گوشہ گزیند اختیار کرے کسے کوئی شخص پروائے صحبت لوگوں کے پاس بیٹھنے کی ندارد نہ رکھے بسے زیادہ
۴۔ مذمت برائی کنندش کریں اسکی زرق ست مکر ہے ریو فریب مردم لوگ چناں ایسے مے گریزد بھاگتا ہے دیو جن
۵۔ خندہ روی ست ہنس مکھ ہے آمیز گار ملنسار عفیفش اسکو پاک دامن ندانند نہ جانیں
۶۔ غنی دولتمند بغیبت چغلی سے بکاوند ادھیڑ لیں پوست کھال فرعون حضرت موسٰیؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ جس کی طرف آپ مبعوث ہوئے تھے ہست ہے در عالم جہان میں اوست وہی ہے
۷۔ مردِ درویش فقیر آدمی بگویند کہیں گے ادبار بدبختی
۸۔ کامرانے کوئی کامیاب در آید گر پڑے ز پائے پاؤں سے شمارند شمار کریں فضلِ خدا خدا کی مہربانی
۹۔ تا چند کب تک ازیں جاہ اس مرتبے کی وجہ سے گردن کشی گردن کھینچنا تکبر کرنا بود ہووے در قفا پیچھے ناخوشی غمی ۱۰۔ تنگ دستے کوئی غریب تنک مایہ تھوڑے سرمائے والا سعادت نیک بختی بلندش کند اس کا اونچا کر دے پایہ مرتبہ

تشریح: (۱) جو شخص تاریکیوں میں رہنے کا عادی ہو اسے جامِ جہاں نما میں کچھ بھی نظر نہیں آ سکتا کیونکہ ایسے وقت اسکی آنکھیں ہی چندھیا جاتی ہیں (۲) تو خواہ شیر ہو یا لومڑی لیکن تنقید کرنیوالوں سے نہیں بچ سکتا ان کے سامنے نہ تیری شہ زوری کام آ سکتی ہے نہ لومڑی والی حیلہ جوئی (۳-۴) کوئی شخص اگر خلوت نشین ہو جائے اور لوگوں سے ملنا جلنا بند کر دے تو یہ لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ سب مکر و فریب ہے یہ انسان نہیں دیو ہے جو انسانوں سے اسطرح بھاگتا ہے (۵) کوئی شخص ہنس مکھ اور ملنسار ہو تو کہیں گے یہ پرہیزگار اور شریف نہیں۔ (۶) کوئی مالدار ہو تو کہیں گے یہ اس زمانے کا فرعون ہے (۷) کوئی فقیر اور درویش ہو تو کہیں گے وہ تو بدبختی اور بے نصیبی کا مارا ہوا ہے۔ (۸-۹) کوئی صاحبِ اقتدار محروم ہو جائے تو کہیں گے خدا کا شکر ہے کہ اس سے یہ مرتبہ چھینا گیا کیونکہ اسکی بلند مرتبے کی وجہ سے فرعون بنا ہوا تھا آخر کسی موسٰی نے اسے گرانا ہی تھا اور خوشی کے پیچھے غمی ہوتی ہی ہے (۱۰) کوئی غریب اور کم مایہ آدمی خوش قسمتی سے بلند مرتبہ حاصل کر لے۔

۱ بخایندش از کینہ دنداں بزہر
اس کے حسد کیوجہ سے زہر میں دانت پیسیں گے
کہ دوں پرور است این فرومایہ دہر
کہ کمینہ زمانہ کمینوں کی پرورش کرتا ہے

۲ چو بینند کارے بدستت درست
جب کوئی کام تیرے ہاتھ میں درست دیکھیں گے
حریصت شمارند و دنیا پرست
تو تجھے حریص اور دنیا پرست شمار کریں گے

۳ وگر دست ہمت بداری زکار
اور اگر تو کسی کام سے ہمت کا ہاتھ اٹھالے
گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار
تو تجھے گداگر اور پکی پکائی کھانیوالا کہیں گے

۴ وگر ناطقی طبل پر یاوہ
اگر تو بولنے والا ہے تو بکواس بھرا طبلہ ہے
وگر خامشی نقش گرماوہ
کہ تو چپ ہے تو حمام کی تصویر ہے

۵ تحمل کناں را نخوانند مرد
تحمل کرنے والوں کو مرد نہیں کہتے
کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد
بلکہ بے چارے نے خوف کے سر نہیں اٹھایا

۶ وگر در سرش ہول مرد انگیست
اور اگر اس کے سر میں مردانگی کا دبدبہ ہے
گریزند از و کیں چہ دیوانگی ست
تو اس سے بھاگیں گے کہ یہ کیا دیوانگی ہے

۷ تعنت کنندش گر اندک خور است
اگر کوئی کم خور ہے تو اسے طعنہ دیں گے
کہ مالش مگر روزئے دیگر ست
کہ اس کا مال تو شاید دوسرے کی روزی ہے

۸ وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش
اور اگر اسکی خوراک اچھی اور پاکیزہ ہو
شکم بندہ خوانند و تن پرورش
تو اسکے پیٹ کا بندہ اور جسم پالنے والا کہیں گے

۹ وگر بے تکلف زید مالدار
اگر مالدار آدمی سادہ زندگی گزارے
کہ زینت بر اہل تمیز است عار
کیونکہ اہل تمیز پر زیب و زینت عار ہے

۱۰ زباں در نہندش بایذا چو تیغ
تو تلوار کی طرح اس کی ایذا میں زبان رکھدیں گے
کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
کہ بدبخت پیسے کو اپنی ذات سے بھی دریغ رکھتا ہے

۱۔ بخایندش گھسائیں گے اس کے از کینہ حسد کی وجہ سے دنداں جمع بزہر زہر میں دوں پرور ست کمینوں کو پالنے والا ہے این فرومایہ یہ کمینہ دہر زمانہ

۲۔ چو بینند جب دیکھیں کا رے کوئی کام بدستت تیرے ہاتھ میں حریصت تجھ کو لالچی شمارند شمار کریں گے دنیا پرست دنیا کو پوجنے والا

۳۔ دست ہمت ہمت کا ہاتھ بداری اٹھالے تو زکار کام سے گدا پیشہ گدا اگر خوانندت تجھ کو کہیں پختہ خوار پکی پکائی کھانے والا

۴۔ ناطقی بولنے والا ہے تو طبل پر یاوہ بکواس سے بھرا ہوا ڈھول ہے تو خامشی خاموش ہے تو گرماوہ حمام

۵۔ تحمل کناں تحمل کرنے والے نخوانند نہ کہیں گے از بیم ڈر کی وجہ سے بر نکرد نہیں اٹھایا

۶۔ ہول مرد انگیست مردانگی کا رعب ہے گریزند بھاگیں گے از و اس سے کیں کہ یہ چہ کیا ست ہے

۷۔ تعنت کنندش اسکو طعنہ دیں گے اندک خور تھوڑا کھانے والا مگر شاید روزئے دیگر ست دوسرے کی روزی ہے

۸۔ دگر اور اگر نغز عجیب باشد ہووے خورش اس کی خوراک شکم بندہ پیٹ کا بندہ خوانند کہیں گے تن پرورش جسم پالنے والا

۹۔ بے تکلف سادہ زید جیوے زینت سجاوٹ اہل تمیز تمیز والے عار شرم ۱۰۔ در نہندش رکھیں گے اس کے بایذا تکلیف میں چو تیغ تلوار کی طرح زر سونا دارد رکھتا ہے از خود اپنے سے دریغ رُک

تشریح: (۱) تو حسد کی وجہ سے زہر میں بجھے ہوئے دانت پیسیں گے کہ زمانہ بھی بڑا کمینہ ہے جو کمینوں پر نوازش کرتا ہے (۲) تیرا روزگار ٹھیک اور کاروبار درست ہو تو کہیں گے کہ پکا دنیا دار اور مال وجاہ کا حریص ہے (۳) اگر تو توکل علی اللہ زیادہ بھاگ دوڑ چھوڑ دے تو کہیں گے یہ تو پکی پکائی کھانے کا عادی ہے اسے محنت مزدوری کرنا حرام ہے (۴) بوقتِ ضرورت تو بولے تو کہیں گے بکواس سے بھرا ہوا ڈھول ہے اور اگر مصلحتاً چپ رہے تو کہیں گے یہ تو حمام کی تصویر ہے جو بول ہی نہیں سکتی (۵۔۶) اگر کوئی تحمل کا مظاہرہ کرے تو کہیں گے کہ بزدلی کی وجہ سے بول ہی نہیں سکا اور اگر کوئی بہادری کا کارنامہ دکھائے تو کہیں گے یہ تو پاگل دیوانہ ہے اسے بات کرنے کا پتہ ہی نہیں (۷۔۸) تھوڑا کھاؤ تو کہیں گے یہ تو اپنے شریکوں کے لئے جوڑ جوڑ کے رکھتا ہے اور اگر کوئی خوش خوراک اور خوش پوشاک ہو تو اسے پیٹ کا بندہ اور تن پرور ہونے کا طعنہ دے ڈالیں گے (۹۔۱۰) کوئی مالدار اگر سادگی سے زندگی گزارے تو کہیں گے یہ تو روپیہ پیسہ اپنی ذات پر بھی خرچ نہیں کر سکتا دوسروں کو اس سے کیا توقع ہے اس کا تو مذہب ہے چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے۔

Scanned by CamScanner

۱ وگر کاخ و ایوان منقش کند
اگر کوٹھی میں اور بنگلہ میں نقش ونگار بنائے
تن خویش را کسوت خوش کند
اپنے جسم کے لئے اچھا لباس حاصل کرے

۲ بجان آید از طعنہ بر وے زناں
طعنہ زنی کرنیوالوں سے اس کی جان پہ بن آئیگی
کہ خود را بیاراست ہمچو زناں
کہ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح سنجار کھا ہے

۳ وگر پارسائے سیاحت نکرد
اگر کسی پارسانے سیاحت نہ کی
سفر کردگانش نخوانند مرد
تو سفر کئے ہوئے لوگ اسے مرد نہیں کہیں گے

۴ کہ نا رفتہ بیروں ز آغوش زن
کہ جو بیگم کی آغوش سے باہر نہیں نکلا
کدامش ہنر باشد و رای و فن
اس کے پاس کون سا ہنر رائے اور فن ہوگا

۵ جہاندیدہ را ہم بدرند پوست
جہاندیدہ کی بھی کھال ادھیڑ دیں گے
کہ سرگشتہ بخت برگشتہ اوست
کہ بدبخت سر پھرا وہی ہے

۶ گرش حظ ز اقبال بودے و بہر
اگر اقبال مندی اور نصیب سے وہ بہرہ ور ہوتا
زمانہ نراندے ز شہرش بہ شہر
تو زمانہ اسے شہر بہ شہر نہ پھراتا

۷ عزب را نکوہش کند خردہ بین
عیب گیر غیر شادی شدہ کی برائی کرے گا
کہ مے رنجد از خفت و خیزش زمیں
کہ اس کے سونے سے اور جاگنے سے زمین رنجیدہ ہوتی ہے

۸ وگر زن کند گوید از دست دل
اور اگر وہ شادی کرلے تو کہے گا دل کے ہاتھوں
بگردن در افتاد چوں خر بہ گل
گردن کے بل گرا ہے جیسا گدھا کیچڑ میں

۹ نہ از جور مردم رہد زشت روے
لوگوں کے ظلم سے بدصورت چھوٹ سکتا ہے
نہ شاہد ز نامردم زشت گوے
نہ حسین بدگوئی کرنیوالے نامردوں سے

۱۔ کاخ محل ایوان محل منقش کند نقش ونگار کرے تن خویش اپنا جسم کسوت خوش اچھا لباس
۲۔ بجان آید جان پہ بن آئے طعنہ زناں طعنہ مارنے والے بر وے اس پر خود را اپنے آپ کو بیاراست سجایا ہمچوں زناں مثل عورتوں کی
۳۔ پارسائے کوئی پرہیزگار سیاحت سفر نکرد نہ کیا سفر کردگانش سفر کرنے والے اسکو نخوانند مرد مرد نہیں کہتے
۴۔ نا رفتہ نہ گیا ہوا بیروں باہر آغوش زن بیوی کی آغوش کدامش کون سا اسکو باشد ہوگا
۵۔ جہاں دیدہ جہاں کو دیکھے ہوئے بدرند پھاڑ دیں گے پوست کھال سرگشتہ سر پھرا بخت برگشتہ پھرے نصیب والا
۶۔ گرش اگر اسکو حظ حصہ اقبال نصیب بودے ہوتا بہر حصہ نراندے نہ چلاتا ز شہرش اس کے شہر سے بہ شہر شہر کو
۷۔ عزب غیر شادی شدہ نکوہش برائی کند کرتا ہے خوردہ بین چھوٹی چیز کو دیکھنے والا یعنی عیب گیر مے رنجد رنجیدہ ہوتا ہے خفت و خیزش اس کے سونے جاگنے سے
۸۔ زن کند عورت کرے گوید کہتا ہے دست دل دل کا ہاتھ بگردن گردن کے بل در افتاد گر پڑا چو خر گدھے کی طرح بہ گل کیچڑ میں
۹۔ جور مردم لوگوں کا ظلم رہد چھوٹتا ہے

حکایت
کہانی

زشت رو بدصورت شاہد محبوب حسین نامردم نامرد زشت گو برا کہنے والا

تشریح: (۱،۲) کوئی شخص اپنے مکان کی آرائش کرے یا اچھا لباس پہن لے تو طعنہ زن یوں کہیں گے کہ یہ تو اپنے آپکو عورتوں کی طرح بناتا سنوارتا ہے (۳-۴) کوئی درویش سیر و سیاحت کرنے کی بجائے گوشہ گیر ہو جائے تو سیاح لوگ اسے آدمی ہی نہیں سمجھتے بلکہ کہتے ہیں جو شخص بیوی کی آغوش سے باہر نہ نکلے اسے ہنر اور تجربہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے (۵-۶) اور جو شخص معلومات کے لئے ملکوں ملکوں پھرے اسے کہتے ہیں یہ تو آوارہ گرد ہے اور سر پھرا ہے اگر یہ خوش نصیب ہوتا تو اس طرح در بدر دھکے نہ کھاتا (۷) کوئی شخص شادی نہ کرائے تو اسے کہتے ہیں یہ زمین کا بوجھ ہے زمین اس کے لئے بددعا کرتی ہے (۸) اور کوئی شادی کرلے تو کہتے ہیں نفس کے چکر میں یہ شخص ایسے پھنسا ہے جیسے گدھا کیچڑ میں (۹) لوگوں کی ملامت سے نہ بدصورت بچ سکتا ہے نہ محبوب خوب رو اس لئے کوئی کیا کہتا ہے اسکی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں محو رہنا چاہئے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ لوگوں کی زبان سے تو خدا و رسول نہیں بچ سکے پھر میں اور تو کس شمار میں ہیں لہذا انکی مطلق پرواہ نہ کرو اور اپنا کام کرتے رہو۔

1 غلامے بمصر اندرم بندہ بود — کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
مصر میں ایک لڑکا میرا نوکر تھا — جو حیا کی وجہ سے آنکھیں جھکائے رکھتا تھا

2 کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش — ندارد بمالش بہ تعلیم گوش
کسی نے کہا یہ لڑکا کچھ بھی عقل و ہوش — نہیں رکھتا تعلیم کے لئے اسکی گوش مالی کر

3 شبے بر زدم بانگ بر وے درشت — ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
ایک رات میں نے اسے ڈانٹا — وہی کہنے لگا مسکین کو ظلم سے مار ڈالا

4 گرت بر کند خشم روزے زجائے — سراسیمہ خوانندت و خیرہ رائے
اگر کسی دن غصہ تجھے جگہ سے ہلادے — تو تجھے دیوانہ اور بے عقل کہیں گے

5 وگر بردباری کنی از کسے — بگویند غیرت ندارد بسے
اگر تو کسی سے بردباری کرے — تو کہیں گے زیادہ غیرت نہیں رکھتا

6 سخی را باندرز گویند بس — کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
سخی کو بطور نصیحت کہیں گے کہ بس کر — کیونکہ کل تیرے دونوں ہاتھ آگے پیچھے رکھے ہونگے

7 وگر قانع و خویشتن دار گشت — بہ تشنیع خلقے گرفتار گشت
اور اگر کوئی صابر اور خود دار ہوگیا — تو مخلوق کی طعن تشنیع میں گرفتار ہوگیا

8 کہ ہمچو پدر خواہد ایں سفلہ مرد — کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد
کہ یہ کمینہ بھی باپ کی طرح مریگا — جو دنیا چھوڑ گیا اور حسرت لے گیا

9 کہ یارد بکنج سلامت نشست — کہ پیغمبر از خبث دشمن نرست
سلامتی کے کونے میں کون بیٹھ سکتا ہے — جبکہ دشمن کی خباثت سے پیغمبر نہیں چھوٹ سکا

10 خدا را کہ مانند و انباز و جفت — ندارد شنیدی کہ ترسا چہ گفت
جو خدا کی مثال شریک اور بیوی — نہیں رکھتا تو نے سنا کہ آتش پرست نصرانی نے کیا کہا

۱۔ غلامے ایک لڑکا بمصر مصر میں بندہ بود غلام تھا چشم آنکھ از حیا حیا کی وجہ سے در بر بغل میں افگندہ بود ڈالے ہوئے تھا
۲۔ کسے گفت کسی نے کہا ہیچ کچھ ایں پسر یہ لڑکا ندارد نہیں رکھتا بمالش مل اس کے گوش کان
۳۔ شبے ایک رات بر زدم میں نے ماری بانگ آواز بر وے اس پر درشت سخت ہمو گفت اسی نے کہا بجورش ظلم سے اس کو بکشت مار ڈالا
۴۔ گرت اگر تجھ کو بر کند اکھیڑ دے خشم غصہ روزے کسی دن زجائے جگہ سے سراسیمہ پریشان خوانندت کہیں گے تجھکو خیرہ رائے بے عقل
۵۔ بردباری برداشت کنی کرے تو از کسے کسی سے بگویند کہیں گے ندارد نہیں رکھتا بسے زیادہ
۶۔ سخی بخشش کرنے والا اندرز نصیحت گویند کہیں گے فردا کل آئندہ دستت تیرا ہاتھ بود ہوگا پیش و پس آگے اور پیچھے
۷۔ قانع تھوڑی روزی پر صبر کرنیوالا خویشتن دار خوددار گشت ہوگیا تشنیع خلقے مخلوق کی ملامت گرفتار شد گرفتار ہوگیا
۸۔ ہمچو پدر باپ کی طرح خواہد مرد مرے گا ایں سفلہ یہ کمینہ رہا کرد چھوڑ دی ببرد لے گیا
۹۔ کہ یارد کون طاقت رکھتا ہے بکنج سلامت سلامتی کے کونے میں نشست ماضی بمعنی مصدر یعنی بیٹھنا پیغمبر خدا کا رسولؐ خبث دشمن دشمن کی خباثت نرست نہ چھوٹا ۱۰۔ خدا را کہ جس خدا کا کہ مانند مثل انباز شریک جفت بیوی ندارد نہیں رکھتا شنیدی تو نے سنا ترسا آتش پرست نصرانی چہ گفت کیا کہا

تشریح: (۱) شیخ اپنا ایک واقعہ سناتے ہیں کہ مصر میں میرا ایک غلام بڑا حیادار تھا، شرم کی وجہ سے اس کی گردن ہمیشہ جھکی رہتی تھی۔ (۲) ایک شخص نے مجھے کہا کہ یہ لڑکا بڑا بے عقل و بے ہوش ہے ذرا اس کی گوشمالی کرکے اسے چست بناؤ (۳) چنانچہ میں نے ایک رات اس لڑکے کو ذرا ڈانٹا تو وہی شخص اب یوں کہنے لگا کہ بے چارے کو جھڑک جھڑک کے مار ڈالا (۴، ۵) آدمی غصہ کے ساتھ کسی سے ایکشن لے تو کہتے ہیں یہ تو پاگل ہے اور اگر حوصلے اور بردباری سے کام لے تو کہتے ہیں بے غیرت ہے (۶) سخاوت کریں تو کہتے ہیں اگر یونہی لٹاتے رہے تو کل کو تمہیں اپنا ننگ ڈھکنے کیلئے دونوں ہاتھ آگے پیچھے رکھنے پڑیں گے (۷، ۸) قناعت اور کفایت کا معاملہ کریں تو کہتے ہیں کنجوس اور مکھی چوس ہے یہ مال و دولت اسکی قسمت میں نہیں اس سے تو اس کے شریک ہی فائدہ اٹھائیں گے اور یہ تو اپنے باپ کی طرح بے نصیب مر جائے گا (۹) لوگوں کی زبان سے اور کون بچ سکتا ہے جبکہ اس سے پیغمبرؑ کو پناہ نہ ملی اور لوگوں نے ان پر بھی تنقید کر ڈالی (۱۰) پیغمبروںؑ سے آگے بڑھ کر لوگوں نے تو خدا کو نہیں چھوڑا اس لاشریک اور بے مثال کو بیٹے اور بیوی کی تہمت لگا دی۔

Scanned by CamScanner

۱ رہائی نیابد کس از دست کس — گرفتار را چارہ صبر است و بس
کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے رہائی نہیں پا سکتا — مبتلا کا علاج صرف صبر کرنا ہے

حکایت
کہانی

۳ جوانے ہنرمند و فرزانہ بود — کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود
ایک جوان باہنر اور عقل مند تھا — جو وعظ کہنے میں ہوشیار اور بہادر تھا

۴ نکو نام و صاحبدل و حق پرست — خطِ عارضش خوشتر از خطِ دست
نیک نام، دل والا اور حق پرست — اس کے رخسار کا خط ہاتھ کے خط سے زیادہ خوبصورت تھا

۵ قوی در بلاغات و در نحو چست — ولے حرفِ ابجد نگفتے درست
فصاحت و بلاغت میں قوی، نحو میں چست — لیکن حرفِ ابجد درست نہیں کہہ سکتا تھا

۶ یکے را بگفتم ز صاحب دلاں — کہ دندانِ پیشیں ندارد فلاں
میں نے اہل دل میں سے ایک کو کہا — کہ فلاں شخص اگلے دانت نہیں رکھتا

۷ برآمد ز سودائے من سرخ روے — کہ زیں جنس بے ہودہ دیگر مگوے
میرے پاگل پن سے وہ لا بھبوکا ہو گیا — کہ ایسی بے ہودہ بات پھر نہ کہنا

۸ تو در وے ہماں عیب دیدی کہ ہست — ز چنداں ہنر چشمِ عقلت بہ بست
تو نے اس میں وہی عیب دیکھا جو ہے — اتنے ہنروں سے تیری عقل کی آنکھ بند ہو گئی

۹ یقیں بشنو از من کہ روزِ یقیں — نہ بیند بدی مردمِ نیک بیں
مجھ سے یقیناً سن لے کہ قیامت کے دن — نیکی دیکھنے والا مرد بدی نہیں دیکھے گا

۱۰ یکے را کہ علم است و تدبیر و رائی — گرش پائے عصمت بجنبد ز جائے
جس کے پاس علم، تدبیر اور رائے ہے — اگر اس کی عصمت کا پاؤں جگہ سے اکھڑ جائے

---

۱. نیابد نہ پاوے کس کوئی شخص دست کس کسی کا ہاتھ گرفتار پکڑا ہوا چارہ علاج بس صرف

۳. جوانے ایک جوان فرزانہ عقلمند بود تھا وعظ نصیحت کرنا مردانہ مردوں کی طرح مراد بہادر

۴. نکو نام نیک نام صاحبدل دل والا حق پرست حق کو پوجنے والا خطِ عارضش اس کے رخسار کا خط خوشتر زیادہ خوبصورت خطِ دست ہاتھ کا خط

۵. قوی مضبوط بلاغات فصاحت و بلاغت نحو ایک علم جس سے عبارت کو صحیح پڑھنا آتا ہے ولے لیکن حرفِ ابجد حروفِ تہجی جو اٹھائیس ہیں نگفتے درست صحیح نہیں کہہ سکتا

۶. یکے را ایک کو بگفتم میں نے کہا صاحب دلاں دل والے دندانِ پیشیں اگلے دانت ندارد نہیں رکھتا

۷. برآمد نکل آیا سودائے من میرا پاگل پن سرخ رو لال چہرے والا کز این جنس بے ہودہ کہ اس طرح کی بے ہودہ دیگر پھر مگوے مت کہہ

۸. در وے اس میں ہماں وہی دیدی تو نے دیکھا کہ ہست جو کہ ہے چنداں ہنر اتنے ہنر چشمِ عقلت تیری عقل کی آنکھ بہ بست بند کر دی

۹. یقیں بشنو یقین سے سن از من مجھ سے روزِ یقیں یقین کے دن نہ بیند نہیں دیکھے گا بدی برائی مردم نیک بیں نیکی دیکھنے والا آدمی

۱۰. یکے را کہ جس کسی کو کہ است ہے گرش اگر اسکو پائے عصمت پاکدامنی کا پاؤں بجنبد اٹھ جائے ز جائے جگہ سے

تشریح: (۱) جب مخلوق کی لمبی زبان سے کوئی بچ ہی نہیں سکتا تو آدمی کے لئے بہترین چارہ صبر اور اعراض ہے (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ کسی کے عیبوں کی بجائے اسکی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہیئے ہر شخص اپنی بعض خوبیوں کی وجہ سے قابلِ قدر اور قابلِ تعریف ہے (۳) ایک نوجوان بڑا عقلمند اور بہترین مقرر تھا (۴) بڑا نیک نام اور حق پرست تھا اس کے چہرے کا خط خوبصورت تحریر سے زیادہ دلکش تھا (۵) وہ بڑا فصیح و بلیغ اور علم نحو کا ماہر تھا لیکن اس میں یہ عیب بھی تھا کہ حرفِ ابجد کی صحیح ادائیگی نہیں کر سکتا تھا (۶) اگلے دانت نہ رکھنے کا مطلب حروف کی صحیح ادائیگی نہ کر سکنا ہے (۷) وہ میری بات سن کر غضبناک ہو گیا کہ کس قسم کی بے ہودہ باتیں کرتے ہو خاموش رہو (۸) تجھے اس کا اکلوتا عیب تو نظر آ گیا مگر اس کی بیشمار خوبیاں دکھائی نہ دیں (۹) یہ بات یقینی ہے کہ دنیا میں جس کی نظر لوگوں کی خوبیوں پر رہتی ہو تو آخرت میں اس کے سامنے بدی نہیں آئے گی (۱۰) عالم و فاضل آدمی سے اگر کبھی لغزش ہو جائے اور وہ ایک آدھ غلطی کا مرتکب ہو جائے۔

۱ ببک خردہ مپسند بر وے جفا | بزرگاں چہ گفتند خذ ما صفا
ایک غلطی کیوجہ سے اس پہ ظلم پسند نہ کر | بزرگوں نے کیا کہا ہے کہ جو صاف ہے لے لے

۲ بود خار و گل باہم ای ہوشمند | چہ در بند خاری تو گلدستہ بند
اے ہوشمند پھول اور کانٹے یکجا ہوتے ہیں | تو کانٹے کی فکر میں کیوں پڑا ہے گلدستہ بنا

۳ کرا زشت خوئی بود در سرشت | نہ بیند ز طاؤس جز پائے زشت
بدعادت جس کی طبیعت میں رچی ہو | وہ مور کے بدصورت پاؤں کے سوا کچھ نہیں دیکھتا

۴ صفائی بدست آور اے بے تمیز | کہ ننماید آئینہ تیرہ چیز
او بے تمیز صفائی حاصل کر | کیونکہ اندھا آئینہ کوئی چیز نہیں دکھاتا

۵ طریقے طلب کز عقوبت رہی | نہ حرفے کہ انگشت بر وے نہی
تو ایسا راستہ تلاش کر کہ عذاب سے چھوٹ جائے | نہ ایسا حرف کہ جس پہ انگلی رکھ سکے

۶ منہ عیب خلق اے فرومایہ پیش | کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش
اے کمینے مخلوق کے عیب سامنے نہ رکھ | کیونکہ وہ تیری آنکھ کو تیرے اپنے عیبوں سے سی دینگے

۷ چرا دامن آلودہ را حد زنم | چو در خود شناسم کہ تر دامنم
میں گنہ گار کو حد کیوں لگاؤں | جب کہ اپنے آپ کو جانتا ہوں کہ گنہ گار ہوں

۸ نشاید کہ بر کس درشتی کنی | چہ خود را بتاویل پشتی کنی
کسی پر سختی کرنا مناسب نہیں ہے | جب کہ اپنے مقدمے کو تاویل سے مضبوط کرتا ہے

۹ چو بد ناپسند آیدت خود مکن | پس آنگہ بہ ہمسایہ گو بد مکن
جب بدی تجھے ناپسند ہے تو خود نہ کر | پھر اس وقت ہمسائے سے کہہ کہ بدی نہ کر

۱۰ من ار حق شناسم وگر خود نمائے | برون با تو دارم درون با خدائے
میں حق پرست ہوں یا ریاکار | ظاہر تیرے ساتھ رکھتا ہوں باطن خدا کیساتھ

۱. بیک خردہ ایک غلطی سے مپسند مت پسند کر بر وے اس پر جفا ظلم بزرگاں بڑے چہ گفتند کیا کہا انہوں نے خذ ما صفا لے جو صاف ہو
۲. بود ہوتا ہے خار و گل کانٹا اور پھول باہم اکٹھے چہ در بند خاری تو کانٹے کی فکر میں کیا ہے گلدستہ بند گلدستہ بنالے
۳. کرا جس کسی کے زشت خوئی بری عادت بود ہووے سرشت طبیعت نہ بیند نہیں دیکھتا طاؤس مور جز سوائے پائے زشت بدصورت پاؤں
۴. بدست آور ہاتھ میں لا ننماید نہیں دکھائی دیتا آئینہ تیرہ اندھا آئینہ
۵. طریقے طلب تو ایسا راستہ تلاش کر کز عقوبت کہ سزا سے رہی چھوٹ جائے تو حرفے کہ ایسا حرف کہ انگشت انگلی بر وے اس پر نہی رکھ دیوے تو
۶. منہ مت رکھ عیب خلق مخلوق کا عیب فرومایہ کمینہ پیش سامنے چشمت تیری آنکھ فرو دوزد سی دیگا عیب خویش اپنا عیب
۷. چرا کیوں دامن آلودہ لتھڑے ہوئے دامن والا مراد گنہ گار حد زنم حد لگاؤں میں چو جب در خود اپنے میں شناسم پہچانتا ہوں تر دامنم میں گنہ گار ہوں
۸. نشاید نہیں چاہیے بر کس کسی پر درشتی سختی کنی کرے تو چہ خود را جب کہ اپنے آپکو بتاویل تاویل کے ساتھ یعنی مطلب بیان کر کے پشتی کنی امداد کرتا ہے تو
۹. چو جب بد برائی ناپسند آیدت تجھکو ناپسند آئے مکن مت کر پس پھر آنگہ اس وقت گو کہہ بد مکن برائی مت کر ۱۰. من میں ار اگر حق شناسم حق شناس ہوں خود نمائے اپنی نمائش کرنیوالا برون باہر با تو تیرے ساتھ دارم رکھتا ہوں میں درون اندر با خدا خدا کے ساتھ۔

تشریح: (۱) تو ایک غلطی کی وجہ سے اس کا جلوس نہ نکال دو دیکھو بزرگوں نے کہا ہے خذ ما صفا و دع ما کدر جو صاف ہے وہ لے لو جو گدلا ہے اسے چھوڑ دو یعنی خوبیوں کی تعریف کرو غلطیوں کو نظر انداز کر دو (۲) ہر اچھے پھول کیساتھ کانٹے کا ہونا لازمی ہے تمہیں کانٹے کی وجہ سے پھول کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے بلکہ کانٹے کو نظر انداز کر کے پھول سے فائدہ اٹھاؤ (۳) بدطینت آدمی مور کی ساری خوبصورتی کو نظر انداز کر کے اس کے پاؤں کی بدصورتی کو لے بیٹھتا ہے (۴) آئینہ دل کو صاف کرو ورنہ اندھے اور زنگ آلود آئینے میں روشن چیزیں بھی نظر نہیں آتیں (۵) اس جستجو میں نہ رہو کہ کسی کا کوئی عیب نظر آئے تو اچھالیں اس کے بجائے وہ راستہ تلاش کرو جس سے رستگاری ملے یعنی لوگوں کی تعریف و توصیف راہ نجات ہے بہ نسبت انکی مذمت کے (۶) جو شخص لوگوں کی عیب گیری ہی کو مشغلہ بنا لے اسے اپنے عیب نظر نہیں آیا کرتے بلکہ وہ اپنے آپکو معصوم سمجھنے لگ جاتا ہے (۷) میں گناہ گار کو حد کیسے لگا سکتا ہوں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ میری ذات اس سے زیادہ گنہگار ہے (۸) انسان کی عادت ہے کہ وہ اپنی غلطی کی ہر ممکن توجیہہ و تاویل کرتا ہے لیکن دوسرے کے معاملے میں بڑی سختی سے پیش آتا ہے یہ مناسب نہیں (۹) جو برائی تمہیں اچھی نہیں لگتی خود اس کے قریب پھٹکو جب خود بچ جاؤ پھر ہمسایوں کو اس سے بچانے کی کوشش کرو (۱۰) آدمی کا ظاہر اگر اچھا ہو تو اسے اچھا ہی سمجھنا چاہیے اس کے باطن کا معاملہ تو خدا کے ساتھ ہے لہذا اس کے متعلق ہمیں بحث نہیں کرنی چاہیے۔

1 چو ظاہر بعفت بیار استم — تصرف مکن در کژ و راستم
جب میں نے ظاہر پاکبازی سے سجا لیا — تو میری راستی اور کجی سے تعرض نہ کر

2 تو خاموش اگر من بہ ام یا بدم — کہ حمال سود و زیان خود ام
میں اچھا ہوں یا برا تو چپ رہ — کیونکہ اپنے نفع نقصان کا اٹھانے والا میں خود ہوں

3 اگر سیرتم خوب وگر منکر است — خدایم بسر از تو داناتر است
میری سیرت اچھی ہے یا بری — میرے باطن کو خداوند تعالیٰ تجھ سے زیادہ جانتا ہے

4 نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب — کہ بینم بجرم از تو چندیں عذاب
میں نیکی کا میں تجھ سے ثواب کی امید نہیں رکھتا — جو جرم میں تیری طرف سے اتنا عذاب دیکھوں

5 نکوکاری از مردم نیک رائے — یکے را بدہ مے نویسد خدائے
نیک نیت انسان کی نیکی — خدا تعالیٰ ایک کی دس لکھتا ہے

6 تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر — ببینی زدہ عیبش اندر گزر
اے نرالے آدمی تو بھی جس کا ایک ہنر — دیکھے اس کے دس عیبوں سے درگزر کر

7 نہ یک عیب او را بہ انگشت پیچ — جہانے فضیلت برآور بہیچ
اس کے ایک عیب کو انگلی پہ لپیٹ کے — فضیلت کے جہان کو ہیچ نہ بنا

8 چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ — بنفرت کند ز اندرون تباہ
دشمن کی طرح جو سعدی کے شعروں میں — نفرت کی نظر کرتا ہے بد باطنی کیوجہ سے

9 ندارد بصد نکتۂ نغز گوش — چو زحفے ببیند برارد خروش
سو عجیب نکتوں پہ تو کان نہیں دھرتا — جب کوئی سکتہ دیکھ لیتا ہے تو چلا اٹھتا ہے

10 جز ایں علتش نیست کاں بدپسند — حسد دیدۂ نیک بینش ببند
اس کی بیماری اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس بدپسند — کی نیکی دیکھنے والی آنکھیں حسد نے بند کر دی ہیں

۱۔ چو جب بعفت پاک دامنی سے بیار استم سجا لیا میں نے تصرف مکن دخل مت دے تعرض نہ کر کژ و راستم میری کجی اور سیدھے میں
۲۔ اگر میں بہ ام بہتر ہوں میں بدم برا ہوں میں حمال اٹھانے والا بار قلی سود و زیان نفع نقصان ام ہوں میں
۳۔ سیرتم میری سیرت خوب اچھی منکر بری است ہے خدایم میرا خدا بسر راز کو یا اندر کو از تو تجھ سے داناتر زیادہ جاننے والا
۴۔ چشم آنکھ امید از تو تجھ سے دارم رکھتا ہوں میں بہ نیکی نیکی میں ثواب بدلہ بینم دیکھوں میں بجرم جرم میں چندیں عذاب اتنا عذاب
۵۔ نکوکاری نیکی از مردم انسان کی نیک رائے اچھی نیت والا یکے را ایک کی بدہ دس تک مے نویسد لکھتا ہے
۶۔ تو نیز بھی عجب نرالا ہر کرا جس کسی کو یک ایک بہ ببینی دیکھے تو زدہ دس سے عیبش اس کے عیب گزر چھوڑ
۷۔ یک عیب او اس کا ایک عیب بہ انگشت انگلی پر پیچ لپیٹ جہانے فضیلت فضیلت کا ایک جہان برآور نکال بہیچ کسی چیز کے بدلے
۸۔ چو دشمن دشمن کی طرح شعر سعدی سعدی کا شعر بنفرت نفرت کے ساتھ کند کرتا ہے اندرون تباہ خراب دل
۹۔ ندارد نہیں رکھتا بصد نکتۂ نغز سو عجیب نکتوں پہ گوش کان چو زحفے جب کوئی سکتہ یا شعری عیب بہ بیند دیکھتا ہے برآرد خروش چیخ چیخ پڑتا ہے ۱۰۔ جز ایں علتش اس بیماری کے سوا اسکو نسبت نہیں ہے کاں بدپسند کہ وہ برائی پسند کرنیوالا حسد کسی کی نعمت کا زوال چاہنا دیدۂ نیک بینش اس کی نیک بینی کی آنکھ ببند بند کر دی ہے

تشریح: (۱) جب میرے ظاہری حالات از روئے شرع ٹھیک ہیں تو کسی کو میرے باطن پر فتویٰ لگانے کا کوئی حق نہیں (۲) اندر سے میں اچھا ہوں یا برا تمہیں کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میری نیکی بدی کا بوجھ میری گردن پہ آئے گا نہ کہ تیری پہ (۳) میرے باطن اور غیب کا زیادہ جاننے والا اللہ پاک ہے یہ معاملہ اسی کے سپرد کر دو (۴) جب میں اپنی نیکی کا ثواب تجھ سے نہیں چاہتا تو میری بدی پہ سزا دینے کا بھی تجھے کوئی حق نہیں (۵۔۶) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها کے مطابق اللہ تعالیٰ نیکی کا بدلہ دس گنا دیتے ہیں مگر بدی کی سزا وہ ایک ہی بدی سے دیتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها اس لئے اے مخاطب تجھے بھی چاہیے کہ کسی کی ایک خوبی دیکھ کر اس کی دس بدکاریوں کو نظر انداز کر دے (۷) یہ نہ ہونا چاہیے کہ ایک برائی دیکھ کر اسکی ہزاروں خوبیوں پر پانی پھیر دے (۸۔۹) سعدی کے دشمن بھی ایسا ہی کرتے ہیں کہ اس کے موتیوں جیسے ہزاروں شعروں کی تو ذرا بھی تحسین نہیں کرتے لیکن کسی ایک شعر میں ذرا سکتہ دیکھ لیں تو چیخ چیخ کے آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں (۱۰) اصل بات یہ ہے کہ وہ میرے جیسے شعر کہنے پر تو قادر نہیں ناچار بغض و حسد کی وجہ سے میرے شعروں کی قدر و قیمت گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور میری خوبیوں کو سراسر نظر انداز کر دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

۱ نہ مر خلق را صنع باری سرشت
کیا مخلوق کو باری تعالیٰ کی صنعت نے نہیں بنایا
سیاہ و سفید آمد و خوب و زشت
جو سیاہ سفید اچھے اور برے ہیں

۲ نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست
ہر آنکھ اور ابرو جو تجھے نظر آئے اچھی نہیں ہے
بخور مغز پستہ بنید از پوست
پستہ کا مغز کھالے اور چھلکا پھینک دے

باب ہشتم در شکر

آٹھواں باب شکر کے بیان میں

۴ نفس مے نیارم زد از شکر دوست
میں دوست کے شکریہ کا دم نہیں بھر سکتا
کہ شکرے ندانم کہ در خورد اوست
کیونکہ میں ایسا شکریہ جانتا ہی نہیں جو اسکی ذات کے لائق ہو

۵ عطائیست ہر موئے از و بر تنم
میرے جسم کا ہر بال اسکی عطا ہے
چگونہ بہر موئے شکرے کنم
تو ہر بال کے بدلے شکریہ کیسے ادا کر سکوں

۶ ستایش خداوند بخشندہ را
بخشنے والے خدا کی تعریف ہے
کہ موجود کرد از عدم بندہ را
جس نے بندے کو عدم سے موجود کیا

۷ کرا قوت وصف احسان اوست
اس کے احسان کی تعریف کس کا مقدور ہے
کہ اوصاف مستغرق شان اوست
کہ تعریفیں خود اسکی شان کے آگے ماند ہیں

۸ بدیعیکہ شخص آفریند ز گل
ایسا موجد جو مٹی سے انسان کو پیدا کرتا ہے
روان و خرد بخشد و ہوش و دل
جان عقل ہوش اور دل بخشتا ہے

۹ ز پشت پدر تا بپایان شیب
باپ کی پشت سے لے کر بڑھاپے کے آخر تک
نگر تا چہ تشریف دادت ز غیب
دیکھ تجھے غیب سے کیا کیا عزت بخشی ہے

۱۰ چو پاک آفریدت بہش باش و پاک
جب تجھے اس نے پاک پیدا کیا ہے تو ہوشمندی اور پاکیزگی سے رہ
کہ ننگست ناپاک رفتن بخاک
کیونکہ قبر میں ناپاک جانا بڑی شرم کی بات ہے

۱۔ مر خاص خلق مخلوق صنع باری اللہ تعالیٰ کی صنعت سرشت طبیعت آمد آیا زشت برا
۲۔ چشم آنکھ بینی دیکھے تو نکوست اچھی ہے بخور کھالے بنید از گرا دے پوست چھلکا
۳۔ ہشتم آٹھواں
۴۔ نفس سانس مے نیارم زد نہیں پا سکتا تھا میں شکر دوست دوست کا شکر یہ شکرے کوئی شکر ندانم نہیں جانتا میں در خورد اوست اس کے لائق ہے
۵۔ عطائیست ایک عطا ہے ہر موئے ہر بال از و اسکی طرف سے تنم میرا جسم چگونہ کیسے بہر موئے ہر بال کے بدلے شکرے کنم شکریہ کروں میں
۶۔ ستایش تعریف خداوند بخشندہ بخشنے والا خدا کرد کیا عدم نہ ہونا بندہ آدمی
۷۔ کرا کس کو قوت وصف احسان او اس کے احسان کی تعریف کی قوت اوصاف جمع وصف صفتیں مستغرق شان اوست اس کی شان میں ڈوبے ہوئے ہیں
۸۔ بدیعیکہ جو ایجاد کرنیوالا کہ شخص ذات آفریند پیدا کرتا ہے گل مٹی رواں جان خرد عقل بخشد بخشتا ہے
۹۔ پشت پدر باپ کی پشت پایان شیب بڑھاپے کا آخر نگر دیکھ تا چہ کیا کچھ تشریف دادت تجھکو عزت دی غیب جو نظر نہ آئے
۱۰۔ چو جب آفریدت تجھکو پیدا کیا بہش ہوش کے ساتھ باش ہو ننگست شرم ہے رفتن جانا بخاک مٹی میں

تشریح: (۱) انسان کمی بیشی سے کیسے بری ہو سکتا ہے جب کہ خالقِ اکبر کی بنائی ہوئی مخلوقات باہم صریح تفاوت رکھتی ہے کہ کوئی کالا ہے کوئی گورا اور کوئی نیک ہے تو کوئی بد (۲) ہر جنس میں اچھے اور برے دونوں ہی قسم کے افراد ہوتے ہیں یا ہر چیز میں اچھائی اور برائی کے دونوں پہلو ہوتے ہیں اس لئے تمہیں چاہیے کہ اچھائی کو لے لو اور برائی کو چھوڑ دو جیسے پستے کا مغز تو کھا لیا جاتا ہے اور چھلکے کو پھینک دیتے ہیں (۳) اس باب میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی ترغیب ہے (۴) مجھ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ مجھے شکر کے ایسے الفاظ معلوم نہیں جو اس کی ذاتِ پاک کے شایانِ شان ہوں (۵) جسم کا ہر بال اسکی عطا ہے اور ہر عطا پر اس کا شکر ہونا چاہیئے پس بالوں کی تعداد میں شکر کیسے ہو سکتا ہے (۶) جس خدا نے بندہ کو عدم سے وجود بخشا وہ واقعی قابلِ تعریف ہے (۷) اس کے احسانات کی تعریف کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ تعریف گوئی بھی اسی کی ذات کا احسان ہے پس جب تعریف بھی احسان ہوئی تو احسان کی تعریف کیسے ہو سکتی ہے (۸) وہ ایسا موجد ہے کہ مٹی سے انسان بناتا ہے پھر اس میں جان اور عقل ڈال دیتا ہے (۹) قطرۂ منی انسان بننے تک جتنے مراحل میں سے گزرتا ہے باپ کی پشت سے لے کر بڑھاپے تک دیکھتے جاؤ ہر مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسا کیسا اعزاز بخشا ہے (۱۰) جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے پس بڑے ہو کر بھی اسے گنہ گاری سے بچنا چاہیئے تاکہ پاکبازی ہی کی حالت میں وہ قبر میں جائے۔

Scanned by CamScanner

۱ پیاپے بیفشاں از آئینہ گرد ۔ کہ مصقل نہ گیرد چو زنگار خورد
آئینے سے مسلسل گرد جھاڑتا رہ ۔ کیونکہ زنگ خوردہ نقل کو قبول نہیں کرتا

۲ نہ در ابتدا بودی آبِ منی ۔ اگر مردی از سر بدر کن منی
تو ابتدا میں منی کا قطرہ نہیں تھا ۔ اگر مرد ہے تو سر سے خودی نکال دے

۳ چو روزی بسعی آوری سوئے خویش ۔ مکن تکیہ بر زورِ بازوئے خویش
جب تو کوشش سے روزی اپنی طرف لائے ۔ تو اپنے زورِ بازو پہ بھروسہ نہ کر

۴ چرا حق نمے بینی اے خود پرست ۔ کہ یارد بگردش در آورد دست
اے خود پرست تو حق کو کیوں نہیں دیکھتا ۔ ہاتھوں کو گردش میں کون لا سکتا ہے

۵ چو آید بکوشیدنت خیر پیش ۔ بتوفیقِ حق دال نہ از سعی خویش
جب تیری کوشش سے اچھائی حاصل ہو ۔ تو حق تعالیٰ کی توفیق سے سمجھ نہ کہ اپنی کوشش سے

۶ بسرپنجگی کس نبرد گوئے ۔ سپاسِ خداوندِ توفیق گوئے
طاقت سے کسی نے بازی نہیں جیتی ۔ توفیق دینے والے خدا کا شکریہ ادا کر

۷ تو قائم بخود نیستی یک قدم ۔ زغیبت مددمے رسد دمبدم
تو ایک قدم بھی اپنے آپ کھڑا نہیں ہو سکتا ۔ تجھے ہر دم غیب سے مدد حاصل ہوتی ہے

۸ نہ طفلک زباں بستہ بودی زلاف ۔ ہمے روزی آمد بشخصت زناف
تو حقیر سا بچہ نہیں تھا جس کی زبان ڈینگیں مارنے سے بند تھی ۔ تیرے وجود کو ناف کے ذریعے رزق حاصل ہوتی تھی

۹ چو نافت بریدند روزی گسست ۔ بہ پستانِ مادر در آویخت دست
جب تیری ناف کاٹ دی اور رزق بند ہو گئی ۔ تو ماں کے پستان میں ہاتھ ڈال لیا

۱۰ غریبے کہ رنج آردش دہر پیش ۔ بدارو دہند آبش از شہر خویش
جس مسافر کو زمانہ بیمار کر ڈالے ۔ تو اسے اس کے وطن کا پانی بطورِ دوا دیتے ہیں

۱- پیاپے لگاتار بیفشاں جھاڑ مصقل نقل نہ گیرد نہیں پکڑتا چو جب زنگار خورد جب زنگ لگ گیا
۲- ابتدا شروع بودی تھا تو آبِ منی منی کا پانی مردی مرد ہے تو بدر کن باہر کر منی خودی
۳- چو جب بسعی کوشش سے آوری لاوے تو سوئے خویش اپنی طرف مکن مت کر بازوئے خویش اپنا بازو
۴- چرا کیوں نمے بینی نہیں دیکھتا ہے تو خود پرست اپنے آپ کی پرستش کرنے والا کہ کون یارد طاقت رکھتا ہے بگردش چکر میں در آورد لاوے دست ہاتھ
۵- چو آید جب آوے بکوشیدنت تیرے کوشش کرنے سے خیر بھلائی پیش سامنے بتوفیقِ حق حق تعالیٰ کی توفیق سے دال جان سعی خویش اپنی کوشش
۶- بسرپنجگی طاقت سے کس کوئی شخص نبرد گوئی نہیں لے گیا ہے گیند سپاسِ خداوندِ توفیق توفیق دینے والے خدا کا شکر بگوئی کہہ تو
۷- قائم بخود اپنے آپ قائم نیستی نہیں ہے تو یک قدم ایک قدم زغیبت غیبت سے تجھ کو مددے رسد مدد پہنچتی ہے دمبدم ہر دم
۸- طفلک چھوٹا سا بچہ زباں بستہ بند زبان والا بودی تھا تو زلاف ڈینگ مارنے سے ہمے آمد آتی تھی بشخصت تیری ذات کو زناف ناف سے
۹- چو جب نافت تیری ناف بریدند کاٹ دی انہوں نے گسست ٹوٹ گئی پستانِ مادر ماں کا پستان در آویخت لٹکا لیا دست ہاتھ
۱۰- غریبے کہ جو مسافر کہ رنج تکلیف آردش لاوے اسکو دہر زمانہ پیش سامنے بدارو دوا کے طور آبش پانی اسکو شہر خویش اپنا شہر

تشریح: (۱) آئینہ دل سے ہمیشہ گرد جھاڑتے رہنا چاہیے کیونکہ جب آئینے کو زنگ لگ جاتا ہے تو اس میں چمک پیدا نہیں ہو سکتی اسی طرح گناہوں کا زنگ لگنے سے دل انوارِ الٰہی کی چمک کے قابل نہیں رہتا (۲) چونکہ انسان کی اصل قطرۂ منی ہے اس لئے بہادری یہ ہے کہ انسان منی یعنی خودی کو سر سے نکال دے (۳) جب انسان محنت و مشقت سے کمائے تو اسے پھر بھی توکل اللہ کی ذات پر کرنا چاہیے کہ وہ اگر برکت ڈالے گا تو میرا گزارا صحیح ہو گا ورنہ نہیں (۴-۵) حق یہ ہے کہ اگر قدرتِ الٰہی ہاتھوں کو گردش کے قابل نہ بناتی تو ہم زورِ بازو کے باوجود کمائی نہیں کر سکتے تھے اس لئے کوشش کے بعد بھی جو کچھ ملتا ہے اسی کی توفیق سے ملتا ہے نہ کہ اپنی لیاقت سے (۶) کامیابی طاقت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ توفیقِ خداوندی سے اس لئے توفیق دینے والے کا شکر گزار ہونا چاہیے (۷) انسان کی ہستی قدرتِ الٰہی سے قائم ہے اگر اس کی مدد ایک سیکنڈ کے لئے منفک ہو جائے تو انسان بھی معدوم ہو جائے (۸-۹) جب تو نومولود بچہ تھا اور اپنے زورِ بازو کی ڈینگیں نہیں مار سکتا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تجھے ناف کے ذریعہ روزی پہنچائی پھر جب تیری ناف کاٹ دی گئی اور رزق کا یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تو روزی رساں نے تیرا ہاتھ ماں کے پستان میں ڈلوا دیا (۱۰) کوئی شخص مسافری میں بیمار ہو جائے تو وطن کی آب و ہوا مہیا ہونے سے اکثر تندرست ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱۔ پس اور پس وہ شکم پیٹ یافتست پائی ہے
انبوب معدہ معدہ کی نالیاں خورش خوراک
۲۔ پستان عورت کے تھن امروز آج دل خواہ اوست
اس کے دل خواہ میں ہم بھی پرورش گاہ پرورش
کرنے کی جگہ
۳۔ کنار گود بر بغل مادر دلپذیر دل کو پسند آنے
والی ماں پستان تھن درو اس میں جوئے شیر
دودھ کی نہر
۴۔ بالائے قد جاں پرور پرورش اس کا جان کو پالنے
والا ولد اولاد میوۂ نازنین ناز والا میوہ
برش اس کی بغل
۵۔ رگ ہا رگیں درون دل است دل کے اندر ہے
پس پھر ار اگر بنگری دیکھے تو شیر دودھ
خون دل ست دل کا خون ہے۔
۶۔ قوی کرد مضبوط کرلئے سطبر موٹا
براندایدش اس کو لیپ دیتی ہے صبر ایلوا
۷۔ چناں ایسا صبر ایلوا شیر دودھ خامش ہے
مخفف خاموش کند کرتا ہے پستان شیریں
میٹھے یا دودھ والے تھن فراموش کند بھلا
دیتا ہے۔
۸۔ نیز بھی در توبہ توبہ میں ہے تو طفل راہ راستے
کا بچہ بصبرت صبر کے ساتھ تیرے فراموش گردد
بھول جائیں گے۔
۱۰۔ جوانے ایک جوان رائے مادر ماں کی رائے
بتافت پھیرا دل دردمندش اس کا دردمند دل
چو مثل آذر آگ تافت چمک پڑا

۱	پس او در شکم پرورش یافتست پس اس نے پیٹ میں پرورش پائی ہے	ز انبوب معدہ خورش یافتست معدہ کی نالیوں سے خوراک حاصل کی ہے
۲	دو پستاں کہ امروز دل خواہ اوست پستان جو آج اسکے دل پسند ہے	دو چشمہ ہم از پرورش گاہ اوست اس کی پرورش گاہ ہی کے دو چشمے ہیں
۳	کنار و بر مادر دلپذیر دل پسند اماں کی بغل اور گود	بہشتست و پستان درو جوئے شیر بہشت ہے اور پستان اس میں دودھ کی نہر
۴	درختست بالائے جاں پرورش اس کا جان پرور قد ایک درخت ہے	ولد میوۂ نازنین در برش اولاد نازنین میوہ ہے اسکی گود میں
۵	نہ رگ ہائے پستان درون دل ست کیا پستان کی رگیں دل کے اندر نہیں جاتیں	پس ار بنگری شیر خون دل است پس اگر غور سے دیکھے تو دودھ دل کا خون ہے
۶	چو بازو قوی کرد دنداں سطبر جب بازو مضبوط اور دانت موٹے کرلئے	براندایدش دایہ پستاں بہ صبر تو دایہ اس کے پستان کو ایلوے سے لیپ دیتی ہے
۷	چناں صبر از شیر خامش کند ایلوا دودھ سے اسے خاموش کر دیتا ہے	کہ پستان شیریں فراموش کند کہ میٹھے پستان بھول جاتے ہیں
۸	تو نیز اے کہ در توبہ طفل راہ تو بھی جو توبہ کے معاملہ میں طفل راہ ہے	بصبرت فراموش گردد گناہ تیرے صبر کرنے سے گناہ فراموش ہو جائیں گے

حکایت
کہانی

۱۰	جوانے سر از رائے مادر بتافت ایک جوان نے ماں کے حکم سے سرتابی کی	دل دردمندش چو آذر بتافت تو اس کا دردمند دل آگ کی طرح بھڑک اٹھا

تشریح: (۱) بچہ ماں کے پیٹ سے سفر کرکے آیا ہے اس لئے اس کے واسطے ماں کے پستانوں سے روزی کا انتظام کیا تاکہ وطن کی خوراک ملنے سے اس کی صحت ٹھیک رہے (۲) ماں کے پستان دراصل اس پرورش گاہ ہی کے دو چشمے ہیں جو تجھے مسافری میں وطن کا دودھ مہیا کرتے ہیں (۳) ماں کی گود بہشت سے کم نہیں اور اس کے پستان بعینہ بہشت کے دو چشمے ہیں (۴) ماں کا سرو جیسا قد ایک درخت ہے جس کا میوہ نازنین اولاد ہے (۵) پستان کی رگیں چونکہ دل سے نکلتی ہیں اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ ماں بچے کو اپنا خون دل پلا کے پرورش کرتی ہے (۶، ۷) جب بچہ طاقتور ہو جاتا ہے اور اس کے دانت اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ خوراک چبانے کے قابل ہو جاتے ہیں تو پستانوں پر ایلوا لگا کر اس کا دودھ چھڑا دیا جاتا ہے ایلوے کی کڑواہٹ اسے پستانوں سے ایسا متنفر کرتی ہے پھر شیریں دودھ بھول کر بھی یاد نہیں آتا (۸) اے گنہگار توبہ کے معاملے میں تو بھی بچے کی طرح ہے اگر تو سچی توبہ کرنا چاہتا ہے تو قوت ارادی کو مضبوط کرکے گناہ کی بھولے صبر کر۔ پس صبر تجھے گناہ کا خیال فراموش کرا دے گا اور تیری توبہ قائم رہے گی (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کی سب طاقتیں اور لیاقتیں اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں اس لئے اس کا بہرحال شکر گذار رہنا چاہیئے (۱۰) ایک نوجوان نے ماں کا حکم ماننے سے انکار کیا تو ماں کا دل بھر آیا اور اس کے جگر کو آگ سی لگ گئی۔

Scanned by CamScanner

۱ چو بے چارہ شد پیشش آورد مہد
جب لاچار ہو گئی تو اس کے سامنے گود پھیلا دی
کہ اے سست مہر فراموش عہد
کہ اے کمزور محبت والے اور وقت کو بھول جانیوالے

۲ نہ گریان و درماندہ بودی و خورد
تو رونے والا عاجز اور ایسا بچہ نہیں تھا
کہ شبہا ز دست تو خوابم نبرد
کہ تیری وجہ سے مجھے بہنگر دول راتیں نیند نہ آئی

۳ نہ در مہد نیروے حالت نہ بود
کیا ایسا نہیں کہ پنگھوڑے کے زمانہ میں تیرے بازوؤں میں طاقت نہ تھی
مگس راندن از خود مجالت نہ بود
اپنے اوپر سے مکھی اڑانے کی ہمت نہ تھی

۴ تو آنی کزاں یک مگس رنجہ
تو وہی ہے نا جو ایک مکھی سے تنگ آجاتا تھا
کہ امروز سالار سر پنجہ
جو آج طاقت ور سالار ہے

۵ بحالے شوی باز در قعر گور
تو پھر قبر کے گڑھے میں چلا جائیگا اس حالت میں
کہ نتوانی از خویشتن دفع مور
کہ اپنے آپ سے چیونٹی کو نہیں ہٹا سکے گا

۶ دگر دیدہ چوں بر فروزد چراغ
پھر آنکھ چراغ کیسے روشن کرے گی
چو کرم لحد خورد پیہ دماغ
جب لحد کے کیڑے دماغ کی چربی کھا جائیں گے

۷ چو پوشیدہ چشمے بہ بینی کہ راہ
جب تو کسی اندھے کو دیکھے جو چلتے وقت
نداند ہمے وقت رفتن ز چاہ
کنوئیں سے راستے کو تمیز نہیں کر سکتا

۸ تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ
اگر تو نے شکر ادا کیا تو آنکھوں والا ہے
وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ
ورنہ تو بھی اندھا ہے

۹ معلم نیاموختت فہم و رائے
تجھے سمجھ اور رائے استاد نے نہیں سکھائی
سرشت ایں صفت در وجود خدائے
یہ صفت تیرے وجود میں خدا نے رکھدی ہے

۱۰ گرت منع کردے دل حق نیوش
اگر وہ تجھے حق سننے والا دل نہ دیتا
حقیقت عین باطل نمودے بگوش
تو تیرے کان میں حق عین باطل سنائی دیتا

۱۔ چو جب بے چارہ لاچار عاجز شد ہو گئی پیشش اس کے سامنے آورد لائی مہد گود یا پالنا سست مہر کمزور محبت والے فراموش عہد وقت کو بھول جانے والے

۲۔ گریاں رونے والا درماندہ عاجز تھکا ہوا بودی تھا تو خورد چھوٹا شبہا بہت سی راتیں ز دست تو تیرے ہاتھ سے خوابم نبرد مجھے نیند نہ لے گئی

۳۔ مہد گود نیروے بالت تیرے بازو کی طاقت نہ بود نہ تھی مگس راندن مکھی اڑانا از خود اپنے پر سے مجالت تجھکو مجال نہ بود نہ تھی

۴۔ تو آنی تو وہی ہے کزاں یک مگس جو اس ایک مکھی سے رنجہ رنج ہو جاتا تھا امروز آج کے دن سالار سردار سر پنجہ طاقت والا ہے تو

۵۔ بحالے کہ اس حالت میں کہ شوی ہو جائے گا تو باز پھر قعر گور قبر کی گہرائی نتوانی نہیں طاقت رکھتا تو از خویشتن اپنے سے دفع مور چیونٹی ہٹانا

۶۔ دگر پھر دیدہ آنکھ چو کیسے بر فروزد روشن کریگی چو جب کرم لحد قبر کا کیڑا خورد کھالے گا پیہ چربی

۷۔ چو جب پوشیدہ چشمے اندھی آنکھ والا بہ بینی تو دیکھے نداند نہیں جانتا وقت رفتن چلنے کے وقت چاہ کنواں

۸۔ کردی کیا تونے با دیدۂ آنکھوں والا ہے تو ہم بھی چشم پوشیدہ اندھی آنکھ والا ہے تو ۹۔ معلم استاد نیاموخت نہیں سکھایا فہم سمجھ سرشت گوندھ دی ایں صفت اس صفت در وجودت تیرے وجود میں ۱۰۔ گرت اگر تجھ کو منع کردے روک دیتا یا نا دیتا حق نیوش حق سننے والا حقیقت حق تجھکو عین باطل بالکل باطل نمودے دکھائی دیتا بگوش کان میں

تشریح: (۱) جب اسے بار بار کہہ کے تھک گئی تو اس کے جذبۂ محبت کو بیدار کرنے کے لئے اس کے سامنے گود پھیلا دی کہ بیٹے تو وہ وقت بھول گیا ہے (۲) جب تو رونے دھونے والا چھوٹا سا بچہ تھا اور تیرے رونے کی وجہ سے میری راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی تھی (۳) جب تو پالنے میں پڑا ہوتا تھا۔ تیرے بازو اتنے کمزور تھے کہ اپنے آپ سے مکھی نہیں اڑا سکتا تھا اور مکھی کی وجہ سے چلانے لگ جایا کرتا تھا۔ آج تو بڑا طاقتور سالار بنا پھرتا ہے تو تجھے اپنا وہ زمانہ بھلانا نہیں چاہیئے (۵) ایک زمانہ تجھ پر ایسا بھی آئے گا کہ مر کر پھر مٹی میں مل جائے گا اور ایسا لاچار ہوگا کہ چیونٹیاں تیرے جسم کو کھائیں گی اور تو ہٹا نہیں سکے گا (۶) جب قبر کے کیڑے تیرا دماغ چاٹ جائیں گے تو تیری آنکھیں بھی اس طرح روشن نہیں رہ سکیں گی (۷، ۸) کسی اندھے کو دیکھ کر اگر تیرے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے ممنونیت اور احسان مندی پیدا ہوتی ہے تو تو انسان ہے ورنہ جیسا وہ اندھا ویسا تو کہ وہ راستہ نہیں دیکھ سکتا تو اپنے محسن کو نہیں پہچان سکتا (۹) تیری فہم و بصیرت خدا کی عطا کردہ ہے یہ کوئی استاد نے تجھے نہیں بخش دی اس لئے خدا کا ممنون ہونا چاہیے (۱۰) اگر خدا تعالیٰ تجھے حق پذیر دل نہ دیتا تو تجھے حق و باطل کی کوئی تمیز نہ ہوتی بلکہ تو باطل کو حق سمجھنے لگ جاتا۔

Scanned by CamScanner

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انسان

انسانی پیدائش کی ترکیب میں اللہ تعالیٰ کی کاریگری کا بیان

بہ بیں تا یک انگشت از چند بند غور کر کہ ایک انگلی کتنے جوڑوں سے	۲	با قلیدس صنع درہم فگند کاریگری کی اقلیدس سے باہم ملا رکھی ہے
پس آشفتگی باشد و ابلہی پس دیوانگی اور بیوقوفی ہوگی	۳	کہ انگشت بر حرف صنعش نہی کہ اس کی صنعت کے حرف پہ تو انگلی رکھے
تامل کن از بہر رفتار مرد غور کر کہ انسان کی چالی کے واسطے	۴	کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد چند ہڈیوں کو پٹھا لگا کر جوڑ دیا ہے
کہ بے گردش کعب و زانو و پائے کیونکہ ٹخنے گھٹنے اور پاؤں کی گردش کے بغیر	۵	نشاید قدم بر گرفتن ز جائے جگہ سے قدم نہیں اٹھایا جا سکتا
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست آدمی پر سجدہ اسی وجہ سے مشکل نہیں ہے	۶	کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست کہ اسکی پیٹھ میں مہرے کا ایک ہی ٹکڑا نہیں ہے
دو صد مہرہ در یک دگر ساختست دو سو مہرے ایک دوسرے میں پیوست کیے ہیں	۷	کہ گل مہرۂ چوں تو پرداختست تب جا کے تیرے جیسا مٹی کا پتلا بنایا ہے
رگت بر تنست اے پسندیدہ خوئے تیرے جسم پر رگیں اے پسندیدہ عادت والے	۸	زمینے در و سی صد و شصت جوئے ایک زمین ہے جس میں تین سو ساٹھ نہریں ہیں
بصر در سر و فکر و رای و تمیز سر میں آنکھ، فکر، رائے اور تمیز	۹	جوارح بدل دل بدانش عزیز جوڑ دل کیساتھ دل سمجھ کے ساتھ عزت مند ہے
بہائم بروئے اندر افتادہ خوار چوپائے منہ کے بل ذلیل پڑے ہیں	۱۰	تو ہمچو الف بر قدمہا سوار تو الف کی طرح قدموں پہ سوار ہے

۱۔ گفتار بات صنع باری اللہ کی صنعت یا کاریگری ترکیب جوڑنا خلقت انسان انسان کی پیدائش
۲۔ بہ بیں دیکھ تاکہ یک انگشت ایک انگلی چند بند کتنے جوڑ باقلیدس اقلیدس ایک یونانی فلسفی کا نام جس کی طرف علم ہندسہ منسوب ہے صنع کاریگری درہم آپس میں فگند ڈال دی
۳۔ پس پھر آشفتگی دیوانگی ابلہی بے وقوفی انگشت انگلی حرف صنعش اسکی کاریگری کے حرف پہ نہی رکھے تو
۴۔ تامل کن غور کر بہر رفتار مرد آدمی کے چلنے کے واسطے چند استخواں چند ہڈیاں پے زد پٹھا لگا دیا وصل کرد جوڑ دیا
۵۔ بے گردش کعب ٹخنے کی گردش کے بغیر زانو گھٹنا پائے پاؤں نشاید بر گرفتن نہیں اٹھا سکتا ز جائے جگہ سے
۶۔ ازاں اس وجہ سے سخت نیست مشکل نہیں ہے صلب او اسکی پیٹھ میں مہرہ منکا یک لخت ایک ٹکڑا نیست نہیں ہے
۷۔ دو صد مہرہ دو سو منکے در یک دگر ایک دوسرے میں ساختست بنائے ہیں اس نے گل مہرہ مٹی کا پتلا چوں تو تیرے جیسا پرداختست بنایا ہے
۸۔ رگت تیری رگیں بر تنست بدن پہ ہیں پسندیدہ خوئے اچھی عادت والے زمینے در و ایک زمین ہے جس میں سی صد و شصت تین سو ساٹھ جوئے ندی ۹۔ بصر نظر یا آنکھ فکر سوچ تمیز پہچان جوارح جمع جارحہ جوڑ اور عضو جو ظاہر ہوں بدانش سمجھ سے عزیز عزت والے ۱۰۔ بہائم چوپائے بروئے منہ کے بل افتادہ پڑے ہوئے خوار ذلیل ہمچو الف الف کی طرح بر قدمہا قدموں پر سوار

تشریح: اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے تو چاہئیے اپنے اندر بہترین سیرت پیدا کرے اور خدا کا شکر گزار رہے (۲) غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک انگلی طیار کرنے کے لئے کتنے جوڑوں کو صنعت اقلیدس کے مطابق جوڑا ہے (۳) اس کے باوجود بھی جو شخص خدا کی حرف گیری اور عیب چینی کرے وہ پورا احمق نہیں تو اور کیا ہے (۴) انسان کی ٹانگیں چلنے کے قابل بنانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے چند ہڈیوں کو جوڑا اور انکے پیچھے پٹھا لگا دیا تاکہ جوڑ بالکل الٹ نہ جائے اور نہ ہی الگ ہو سکے (۵) اگر انسانی ٹانگ میں ٹخنہ گھٹنا اور پاؤں قابل گردش اور متحرک نہ ہوتے تو ایک قدم بھی چلنا دشوار ہو جاتا (۶) انسان کی پشت اگر ایک ہی لمبی ہڈی سے بنی ہوتی تو اسے سجدہ کرنے اور جھکنے میں بڑی مشکل پیش آتی جواب نہیں ہے (۷) سینکڑوں مہروں اور منکوں کو جوڑ کر اللہ پاک نے تیرا حسین پتلا بنایا ہے (۸) جسم میں رگوں کی مثال ایسے ہے جیسے زمین میں تین سو ساٹھ نہریں ہوں۔ (۹) اعضاء کی تمام شرافت دل سے قائم ہے اور دل کی عزت سمجھ سے وابستہ ہے (۱۰) چوپایوں کو چارہ کھانے کے لئے اپنا منہ سر جھکانا پڑتا ہے لیکن انسان الف کی طرح سیدھا بیٹھا رہتا ہے اور کھانے کو اٹھا کر اس کے منہ تک آنا پڑتا ہے۔

۱ نگوں کردہ ایشاں سر از بہر خور — تو آری بعزت خورش پیش سر
وہ سب کھانے کے واسطے سر کو جھکائے ہوئے ہیں — تو عزت کے ساتھ خوراک سر کے پاس لاتا ہے

۲ نزیبد ترا با چنیں سروری — کہ سر جز بطاعت فرو آوری
ایسی سرداری کے باوجود تجھے زیب نہیں دیتا — کہ سر کو عبادت کے سوا نہ جھکائے

۳ ولیکن بدیں صورت دل پذیر — فرفتہ مشو سیرت خوب گیر
لیکن اس دلپذیر صورت کے اوپر — فریفتہ نہ ہو اچھی سیرت پیدا کر

۴ رہ راست باید نہ بالائے راست — کہ کافر ہم از روئے صورت چوماست
راہ سیدھی چاہیئے نہ کہ قد سیدھا — کیونکہ از روئے صورت کافر بھی ہمارے جیسے ہیں

۵ ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش — اگر عاقلی در خلافش مکوش
تجھے جس نے آنکھ منہ اور کان دیئے — اگر تو عقلمند ہے تو اسکی خلاف ورزی کی کوشش نہ کر

۶ گرفتم کہ دشمن نکوبی بہ سنگ — مکن بارے از جہل با دوست جنگ
میں نے مانا کہ تو دشمن کو پتھر نہیں مار سکتا — لیکن نادانی کے ساتھ تو دوست سے تو جنگ نہ کر

۷ خردمند طبعان منت شناس — بدوزند نعمت بہ میخ سپاس
سمجھ دار طبیعت والے احسان شناس — شکریئے کی میخ سے نعمت کو جڑ دیتے ہیں

(۱) نگوں کردہ جھکایا ہوا ایشاں انہوں نے از بہر خور کھانے کے واسطے آری لاتا ہے تو خورش خوراک پیش سر سر کے پاس

(۲) نزیبد زیب نہیں دیتا ترا تجھکو با چنیں سروری ایسی سرداری کے ساتھ جز بطاعت اطاعت کے بغیر فرو آوری نیچے لاوے تو

(۳) بدیں صورت اس صورت کے ساتھ دلپذیر دل کو قبول کرنیوالی فرفتہ مشو فریفتہ مت ہو سیرت خوب اچھی سیرت گیر قبول کر

(۴) رہ راست سیدھی راہ باید چاہیئے بالائے راست سیدھا قد کافر خدا کا منکر از روئے صورت صورت کے لحاظ سے چوماست ہماری طرح ہے۔

(۵) ترا تجھکو آنکہ جس نے کہ چشم و دہن آنکھ اور منہ داد دیا گوش کان عاقلی تو عقلمند ہے خلافش اس کے خلاف مکوش مت کوشش کر

(۶) گرفتم میں نے مانا نکوبی نہیں پیٹ سکتا بہ سنگ پتھر سے مکن مت کر بارے ایک بار یا خدا کیلئے از جہل نادانی سے

(۷) خردمند طبعاں عقلمند طبیعت والے منت شناس احسان پہچاننے والے بدوزند سیلتے ہیں نعمت اللہ کا انعام میخ سپاس شکریئے کی میخ

(۹) نبرد آزمائے ایک جنگجو ادہم مشکی گھوڑا فتاد گر پڑا بگردن گردن کے بل برہم فتاد گڈ مڈ ہو گئے (۱۰) چو پیلش ہاتھی کی طرح فرو رفت اندر چلی گئی بہ تن بدن میں نگشتے نہ گھومتا سرش اس کا سر تا جب تک نہ گشتے نہ گھومتا

حکایت

کہانی

۹ نبرد آزمائے ز ادہم فتاد — بگردن در شس مہرہ برہم فتاد
ایک جنگجو مشکی گھوڑے سے گر پڑا — اس کی گردن کے منکے اندر بیٹھ گئے

۱۰ چو پیلش فرو رفت گردن بہ تن — نگشتے سرش تا نہ گشتے بدن
ہاتھی کی طرح اس کی گردن جسم میں گھس گئی — سر نہ پھر سکتا جب تک بدن نہ گھومتا

تشریح: (۱) تو گویا چوپایوں کو کھانے کے لئے جھکنا پڑتا ہے اور انسان کے لئے کھانا جھکتا ہے (۲) خداوند تعالیٰ نے جب کھانے کے لئے تیرے سر کو نہیں جھکایا تو تجھے بھی چاہیئے کہ سوائے عبادتِ خداوندی کے اپنے سر کو نہ جھکائے (۳۔۴) بہ نسبت قد کی راستی کے راہ راستی زیادہ ضروری ہے کیونکہ قد کاٹھ اور شکل و صورت کے لحاظ سے تو کافر بھی ہمارے ہی جیسے ہیں تو مسلمان اور کافر کا امتیاز کیا ہوا۔ (۵) جس خدا نے آنکھ منہ اور کان عطا کئے ہیں انسانیت اور عقلمندی کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کی جائے (۶) کمزوری کی وجہ سے اگر تو دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا تو خدا کے لئے دوستوں سے تو جنگ نہ چھیڑ یعنی خدا تعالیٰ سے تو مصالحت کر (۷) عقلمند اور احسان شناس آدمی نعمت ملنے پر سپاس گزار اور مشکور ہوتا ہے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص تجھ پہ احسان کرے تو اس کے احسان کا اعتراف کر کے اس کا ممنون رہنا چاہیئے ورنہ وہ احسان بند بھی کر سکتا ہے۔ (۹) ایک بہادر بادشاہ گردن کے بل گھوڑے سے گر پڑا جس سے اسکی گردن اندر دھنس گئی اور منکے بیٹھ گئے (۱۰) ہاتھی کی طرح اس کی گردن چھوٹی ہو گئی اور سر گھومنے کے قابل نہ رہا۔

۱ پزشکاں بماندند حیراں دریں مگر فیلسوفے ز یونان زمیں
طبیب اس بارے میں حیران رہ گئے سوائے ایک یونانی فلسفی کے

۲ سرش باز پیچید و تن راست شد وگر وے نبودے زمن خواست شد
اس کا سر گھوم گیا اور جسم سیدھا ہو گیا اگر وہ نہ ہوتا تو بے اپاہج ہو جاتا

۳ دگر نوبت آمد بہ نزدیک شاہ نکرد آں فرومایہ در وے نگاہ
وہ بادشاہ کے پاس دوبارہ آیا تو اس کمینے نے اس کی طرف نگاہ ہی نہ کی

۴ خردمند را سر فرو شد ز شرم شنیدم کہ مے رفت مے گفت نرم
شرم کی وجہ سے عقلمند کا سر جھک گیا میں نے سنا کہ وہ جاتا ہوا آہستہ آہستہ کہتا تھا

۵ اگر دے نہ پیچیدمے گردنش نہ پیچیدے امروز روئی از منش
اگر میں کل اسکی گردن نہ پھیر دیتا تو یہ آج مجھ سے منہ نہ پھیرتا

۶ فرستاد تخمے بدست رہی کہ باید کہ بر عود سوزش نہی
اس نے غلام کے ہاتھ ایک بیج بھیجا کہ اسے اگردان کے اوپر رکھ دینا

۷ ملک را یکے عطسہ آمد ز دود سر و گردنش ہمچناں شد کہ بود
بادشاہ کو دھوئیں سے ایک چھینک آئی تو اس کا سر اور گردن ویسے ہی ہو گئے جیسے کہ تھے

۸ بعذر از پے مرد بشتافتند بجستند بسیار و کم یافتند
عذر خواہی کے لئے مرد کے پیچھے دوڑے اسے بہت ڈھونڈا پر کم پایا

۹ مکن گردن از شکر منعم مپیچ کہ روز پسیں سر برآری بہ ہیچ
مت کر تو بھی اپنے محسن سے گردن نہ پھیر تاکہ قیامت کے دن تو ذرا سر ابھار سکے

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کی کاریگری میں نظر کرنے کا بیان

۱۔ پزشکاں جمع طبیب بماندند رہ گئے دریں اس معاملہ میں فیلسوفے ایک فلسفی یونان یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک جو ترکیہ اور اٹلی کے درمیان ہے

۲۔ سرش اس کا سر باز پیچید پھیر دیا تن بدن راست سیدھا شد ہو گیا وے بنودے وہ نہ ہوتا زمن اپاہج خواست شد ہو جاتا

۳۔ دگر نوبت دوسری بار نزدیک شاہ بادشاہ کے پاس نکرد نہ کی آں فرومایہ اس کمینے نے در وے اس میں

۴۔ خردمند عقلمند سر فرو شد سر جھک گیا ز شرم شرم سے شنیدم میں نے سنا مے رفت جاتا تھا مے گفت کہتا تھا نرم آہستہ

۵۔ دے کل نہ پیچیدمے نہ پھیرتا میں نہ پیچیدے نہ پھیرتا وہ امروز آج روئے از منش میری طرف سے چہرہ

۶۔ فرستاد بھیجا اس نے تخمے ایک بیج بدست رہی غلام کے ہاتھ باید کہ چاہئے کہ عود سوزش اگردان پہ اس کو نہی رکھے تو

۷۔ ملک بادشاہ یکے عطسہ ایک چھینک آمد آئی دود دھواں سر و گردنش اس کا سر اور گردن ہمچناں شد ویسی ہو گئی کہ بود جیسی کہ تھی

۸۔ بہ عذر عذر خواہی کے لئے از پے مرد مرد کے پیچھے بشتافتند دوڑے وہ بجستند ڈھونڈا بسیار بہت کم یافتند تھوڑا پایا

۹۔ مکن مت کر شکر منعم احسان کرنے والے کا شکریہ مپیچ مت پھیر روز پسیں آخرت کے دن سر برآری سر نکال سکے ۱۰۔ گفتار بات صنع باری اللہ تعالیٰ کی کاریگری تعالیٰ بلند ہے وہ

تشریح: (۱) مقامی طور پر تمام طبیب ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آ گئے ہاں ایک یونانی حکیم نے اس کا علاج کر دیا (۲) اس کا سر بھی گھومنے لگا اور قد بھی سیدھا ہو گیا خدا نخواستہ اگر وہ یونانی حکیم نہ ہوتا تو بادشاہ اپاہج بن جاتا (۳) کچھ عرصہ کے بعد وہ حکیم کسی ضرورت کے لئے بادشاہ کے پاس آیا مگر بادشاہ نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا (۴) حکیم بہت شرمندہ ہوا ناچار واپس چلا گیا اور اپنے دل میں یہ ٹھان لی کہ میں بادشاہ سے انتقام لوں گا (۵) کہنے لگا کہ غلطی میری اپنی ہے اگر میں علاج کر کے اس کا سر نہ گھما دیتا تو یہ آج مجھ سے منہ پھیرنے کے قابل نہ ہوتا (۶) اپنے غلام کو ایک بیج سا دے کر بادشاہ کے پاس بھیج دیا کہ یہ بڑی اچھی خوشبو ہے اسے اگردان پر جلا کر لطف اٹھائیں (۷) اس کے دھوئیں سے بادشاہ کو ایک چھینک آئی جس سے اسکی گردن پھر اندر دھنس گئی اور سر بھی جام ہو گیا (۸) بادشاہ سمجھ گیا کہ حکیم نے میری بے توجہی کا انتقام لیا ہے فوراً ایک آدمی دوڑایا تاکہ جا کر معذرت کرے اور اسے منت سماجت کر کے واپس لے آئے مگر اتنے میں حکیم کہیں سے کہیں پہنچ گیا اور ڈھونڈنے والوں کو نہ ملا (۹) انسان کی صحت و عافیت بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اس لئے اسے بھی خدا کا شکر گذار بننا چاہئے تاکہ کل بروز قیامت شرمندگی سے بچ کر سر اونچا کر سکے (۱۰) اس گفتار کا مطلب ہے کہ تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے لہذا انسان کو سراپا اللہ تعالیٰ ہی کا شکر گذار ہونا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

شب از بہر آسائش تست و روز رات اور دن تیرے آرام کے واسطے ہیں	۱	مہِ روشن و مہرِ گیتی فروز روشن چاند اور دنیا کو منور کرنیوالا سورج
نسیم از برائے تو فراش وار بادِ صبا چوکیدار کیطرح تیرے واسطے	۲	ہمے گسترانند بساطِ بہار بہار کا بستر بچھاتی ہے
اگر باد و برف ست و باران و میغ خواہ ہوا اور برف ہے اور بارش اور بادل	۳	وگر رعد چوگاں زند برق تیغ خواہ گرج بلا مارتی ہے اور بجلی تلوار
ہمہ کار داران فرمان برند تمام فرمانبردار کارکن ہیں	۴	کہ تخم تو در خاک مے پرورند جو تیرے بیج کو مٹی میں پرورش کرتے ہیں
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش اگر تو پیاسا ہے تو غصے کی وجہ سے جوش میں نہ آ	۵	کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش کیونکہ بادل کا سقا تیرے لئے کاندھوں پہ پانی لا رہا ہے
ز خاک آورد رنگ و بوئی و طعام مٹی سے رنگ بو اور خوراک پیدا کر دیتا ہے	۶	تماشاگہ دیدہ و مغز و کام جو آنکھ مغز اور حلق کی تماشا گاہ ہے
عسل دادت از نحل و من از ہوا تجھے مکھی سے شہد اور ہوا سے من دیا	۷	رطب دادت از نخل و نخل از نوا کھجور کے درخت سے تر کھجوریں دیں اور گٹھلی سے درخت دیا
ہمہ نخل بنداں بخایند دست کھجوروں کے تمام مالی ہاتھ ملتے ہیں	۸	ز حیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست حیرت سے کہ ایسی نخلبندی کوئی نہ کر سکا
خور و ماہ و پرویں برائے تواند سورج اور ماہ و پروین تیرے واسطے ہیں	۹	قنادیل سقف سرائے تواند تیرے گھر کی چھت کی قندیلیں ہیں
ز خارت گل آورد و از نافہ مشک کانٹوں سے تیرے لئے پھول پیدا کئے اور نافہ سے مشک	۱۰	زر از کان و برگِ تر از چوبِ خشک سونا کان سے اور تر پتے خشک لکڑی سے

۱۔ شب رات ازبہر آسائش تست تیرے آرام کے واسطے ہے روز دن مہِ روشن روشن چاند مہرِ گیتی فروز جہان کو روشن کرنیوالا سورج
۲۔ نسیم بادِ صبا برائے تو تیرے واسطے فراش دار فرش بچھانے والے چوکیدار کی طرح ہمے گسترانند بچھاتی ہے بساطِ بہار بہار کا بستر
۳۔ باد ہوا باراں بارش میغ بادل رعد گرج چوگاں بلا زند مارتی ہے برق بجلی تیغ تلوار
۴۔ ہمہ تمام کار داراں کارندے فرمان برند حکم ماننے والے ہیں تخم تو تیرا بیج خاک مٹی مے پرورند پالتے ہیں
۵۔ تشنہ مانی پیاسا ہے تو مجوش کمت جوش کر سقائے ابر بادل کا ماشکی آبت تیرا پانی آرد لاتا ہے بدوش کندھے پر
۶۔ ز خاک مٹی سے آورد لاتا ہے طعام کھانا تماشا گاہ دیدہ آنکھوں کی تماشا گاہ کام حلق
۷۔ عسل شہد دادت دیا تجھ کو نحل شہد کی مکھی من میٹھی شبنم رطب تر کھجور دادت دی تجھ کو نخل کھجور کے درخت سے نوا گٹھلی
۸۔ ہمہ نخل بنداں تمام کھجوریں باندھنے والے یعنی مالی بخایند ملتے ہیں دست ہاتھ ز حیرت حیرت سے نخلے چنیں ایسی کھجور کس نہ بست کسی نے نہیں باندھی
۹۔ خور خورشید ماہ چاند پرویں ستاروں کا ایک جھنڈ برائے تواند تیرے واسطے ہیں قنادیل جمع قندیل دیا سقف سرائے تو تیرے گھر کی چھت ۱۰۔ زخارت کانٹے سے تیرے لئے گل آورد پھول لایا نافہ ایک قسم کے ہرن کی ناف جس میں سے مشک یعنی کستوری نکلتی ہے زر سونا برگ تر سبز پتا چوبِ خشک خشک لکڑی

تشریح: (۱) رات دن، چاند اور سورج سب انسان ہی کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں (۲) بادِ صبا نوکروں کی طرح ہر صبح بہار کا بستر بچھاتی ہے اور پھولوں کلیوں کو مہکاتی ہے (۳-۴) ہوا برف بارش بادل گرج اور بجلی سب تیرے کارندے اور خادم ہیں جو تیرے کاشت کئے ہوئے بیج کی پرورش کرتے ہیں (۵) تیری پیاس بجھانے کے لئے اللہ پاک نے بادلوں کو تیرا ماشکی بنا دیا ہے جو پانی کی مشکیں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں (۶) تیری لذت کام و دہن اور حظِ بصر کے لئے وہ مٹی سے پھل فروٹ اور رنگ و بو پیدا کر دیتا ہے (۷) مکھی سے اس نے شہد بنا دیا اور ہوا سے میٹھی شبنم، درخت پہ کھجوریں لگا دیں اور گٹھلی سے درخت بنا دیا (۸) کھجوروں کے تمام ماہروں کو حیرانی ہے کہ ایسی عجیب و غریب نخلبندی کوئی نہیں کر سکتا (۹) چاند سورج اور ستارے اللہ تعالیٰ نے تیری چھت کے لئے قندیلیں بنائی ہیں جو تیرے گھر کو روشنی مہیا کرتی ہیں (۱۰) وہ کانٹوں سے پھول اور ہرن کی ناف سے کستوری پیدا کرتا ہے کان سے سونا اور خشک لکڑی سے تر و تازہ پتے پیدا کر دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بدستِ خودت چشم وابرو نگاشت — کہ محرم باغیار نتواں گزاشت
اپنے ہاتھ سے تیری آنکھ اور ابرو بنائی — کیونکہ محرم کو غیروں پر نہیں چھوڑا جا سکتا

۲ بجاں گفت باید نفس بر نفس — کہ شکرش نہ کارِ زبان ست و بس
دم بدم جان سے کہنا چاہیے — کیونکہ اس کا شکر صرف زبان کا کام نہیں ہے

۳ توانا کہ آں نازنیں پرورد — بالوانِ نعمت چنیں پرورد
جو طاقتور کہ نازنینوں کو پالتا ہے — رنگ برنگی نعمتوں سے اس طرح پالتا ہے

۴ خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش — کہ مے بینم انعامت از گفت بیش
اے خدا میرا دل خون ہو گیا اور آنکھیں زخمی — کیونکہ میں تیرے انعام بیان سے زیادہ دیکھتا ہوں

۵ نگویم دد و دام و مور و سمک — کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک
میں نہیں کہتا کہ درندوں چرندوں چیونٹیوں اور — مچھلیوں نے بلکہ آسمان کی بلندیوں پر فرشتوں کی فوج نے

۶ ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند — کہ از صد ہزاراں یکے گفتہ اند
ابھی تیرا شکر بہت تھوڑا کہا ہے — بلکہ لاکھوں میں سے صرف ایک کہہ سکے ہیں

۷ برو سعدیا دست و دفتر بشوئے — براہے کہ پایاں ندارد مپوئے
اے سعدی جا ہاتھ اور کتاب دھو ڈال — جس راستے کی انتہا نہ ہو اس پر مت دوڑ

حکایت
کہانی

۹ یکے گوشِ کودک بمالید سخت — کہ اے بوالعجب گوئے برگشتہ بخت
ایک شخص نے بچے کے کان سختی سے اینٹھے — کہ اے انوکھی باتوں والے بدبخت

۱۰ ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن — نگفتم کہ دیوارِ مسجد بکن
میں نے تجھے تیشہ دیا تھا کہ لکڑیاں پھاڑ — یہ تو نہیں کہا تھا کہ مسجد کی دیوار ڈھائے

۱۔ بدستِ خودت اپنے ہاتھ سے تیری چشم وابرو آنکھ اور ابرو۔ نگاشت بنائی محرم وہ رشتہ دار جس سے نکاح ابدی طور پر حرام ہو باغیار غیروں پر نتواں گزاشت نہیں چھوڑ سکتے

۲۔ توانا کہ ایسا طاقتور کہ نازنیں محبوب پرورد پالتا ہے بالوانِ نعمت رنگ برنگی نعمتیں چنیں ایسے پرورد پالتا ہے

۳۔ بجاں جان کے ساتھ گفت باید کہنا چاہیے نفس بر نفس ہر سانس میں شکرش اس کا شکر کارِ زبان زبان کا کام ست ہے بس فقط

۴۔ خدایا اے خدا دلم میرا دل شد ہو گیا دیدہ آنکھیں ریش زخمی کہ مے بینم دیکھتا ہوں میں انعامت تیرا انعام از گفت بیش بیان سے زیادہ

۵۔ نگویم میں نہیں کہتا دد درندے دام پرندے مور چیونٹیاں سمک مچھلی ملائک فرشتے اوجِ فلک آسمان کی بلندی

۶۔ ہنوزت ابھی تیرا سپاس شکریہ اندکے تھوڑا سا گفتہ اند کہا ہے صد ہزاراں لاکھوں یکے ایک گفتہ اند کہا ہے انھوں نے

۷۔ برو جا سعدیا اے سعدی دست ہاتھ دفتر کتاب بشوئے دھو ڈال براہے کہ جو راستہ کہ پایاں انتہا ندارد نہیں رکھتا مپوئے مت دوڑ

۹۔ یکے ایک گوشِ کودک بچے کا کان بمالید ملا بوالعجب گو عجیب باتوں والے برگشتہ بخت پھرے نصیب والے

۱۰۔ ترا تجھکو دادم دیا میں نے ہیزم خشک لکڑی شکن پھاڑ نگفتم نہیں کہا میں نے بکن اکھیڑ

تشریح:- (۱) تیرا ناک نقشہ اس ذاتِ پاک نے بدستِ خود طیار کیا ہے کیونکہ تو اس کا محرمِ راز تھا اور محرم غیروں کے سپرد نہیں کیا جاتا (۲) وہ جو نازنینوں اور محبوبوں کی پرورش کرتا ہے تو اپنی رنگ برنگی نعمتوں سے اسی طرح کرتا ہے جس طرح بالتفصیل پہلے ذکر ہوا (۳) خدا کا شکر یہ صرف زبان پر ہی واجب نہیں بلکہ اس کا شکریہ تو جان و دل کو بھی ضروری ہے بلکہ ہر ہر سانس کو لازم ہے کہ اس کا شکر کہے (۴) خداوندا تیرے انعامات مجھ پہ اتنے زیادہ ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اسی سوچ میں میرا دل خون ہو گیا کہ اس کے حق کے مطابق شکر کیسے ادا کروں (۵-۶) درندوں چرندوں سے لے کر فرشتوں تک ساری مخلوق اگرچہ تیرا شکریہ ادا کرتی ہے مگر ان سے تیرا حق ادا نہ ہو سکا حقیقت یہ ہے کہ وہ لاکھوں میں سے صرف ایک شکر ادا کر سکتے ہیں (۷) انعامات خداوندی اتنے بے شمار ہیں کہ ان کو کوئی گن نہیں سکتا نہ ان کا شکریہ ادا کرنا کسی کے بس میں ہے پس اے سعدی اس جنون سے ہاتھ دھو لے اور کتاب بند کر دے کیونکہ اس منزل کو کوئی نہیں پا سکتا۔ (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اعضاء انسانی مختلف قسم کی عبادتوں کے لئے دئے گئے ہیں اس لئے انہیں زیادہ تر عبادات ہی میں استعمال کرنا چاہیئے (۹-۱۰) ایک شخص نے بچے کی گوشمالی کی کہ بدبخت بے ہودہ آدمی تجھے تو کلہاڑا لکڑیاں پھاڑنے کے لئے دیا تھا تو نے مسجد کی دیوار ڈھانی شروع کر دی۔

Scanned by CamScanner

۱ زباں آمد از بہر شکر و سپاس
زبان ملی ہے شکر و سپاس کے لئے
بغیبت نگرداندش حق شناس
حق شناس اسے چغلخوری میں نہیں چلاتا

۲ گزرگاہِ قرآن و پند است گوش
کان قرآن پاک اور نصیحت کی گزرگاہ ہے
بہتان و باطل شنیدن مکوش
بہتان اور جھوٹ سننے کی کوشش نہ کر

۳ دو چشم از پئے صنع باری نکوست
دو آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھنے کو خوب ہیں
ز عیب برادر فرو گیر و دوست
بھائی اور دوست کے عیبوں سے موند لے

گفتار اندر نظر در حال ناتوانان و شکر نعمت حق تعالیٰ

کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور حق تعالیٰ کی نعمت کے شکریے کے بیان میں

۵ نداند کسے قدرِ روزِ خوشی
کوئی شخص خوشی کے دن کی قدر نہیں جانتا
مگر روزے افتد بہ سختی کشی
مگر جس دن مشقت کشی میں مبتلا ہو جائے

۶ زمستان و درویش در تنگ سال
قحط سالی میں سردی اور درویش کا معاملہ
چہ سہل است پیش خداوندِ مال
مالدار کے سامنے کتنا آسان ہے

۷ سلیمے کہ یک چند نالاں بخفت
جو سانپ کا ڈسا کچھ دیر روتا روتا سو گیا
خداوند را شکرِ صحت بگفت
اس نے صحت پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا

۸ چو مردانہ رو باشی و تیز پائے
جب تو جوانوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو
بشکرانہ باکند پویاں بپائے
شکرانے میں آہستہ چلنے والوں کے پاس ٹھہر

۹ بہ پیرِ کہن بر ببخشد جواں
جوان آدمی بوڑھے ضعیف پر بخشش کرتا ہے
توانا کند رحم بر ناتواں
اور طاقتور کمزور پر رحم کرتا ہے

۱۰ چہ دانند جیحونیاں قدرِ آب
دریائے جیحون کے پاس رہنے والے پانی کی قدر کیا جانیں
ز واماندگاں پرس در آفتاب
دھوپ میں تھکے ہوئے مسافروں سے پوچھ

۱۔ آمد آئی از بہر شکر کے واسطے سپاس شکر بغیبت چغلی سے نگرداندش نہیں کرتا اس کو حق شناس حق کو پہچاننے والا
۲۔ قرآن خدا کی آخری کتاب جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی پند وعظ گوش کان بہتان جھوٹا الزام باطل جھوٹ یا ناحق شنیدن سننا مکوش مت کوشش کر
۳۔ چشم آنکھ از پئے واسطے صنع باری اللہ تعالیٰ کی کاریگری نکوست اچھی ہے برادر بھائی فرو گیر بند کر دے
۴۔ گفتار کہاوت ناتواں کمزور لوگ نعمت حق تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی نعمت
۵۔ نداند نہیں جانتا کسے کوئی شخص قدر روز خوشی خوشی کے دن کی قدر روزے اس دن افتد پڑ جائے سختی کشی مصیبت کھینچنا
۶۔ زمستاں موسم سرما سردی تنگ سال قحط کا سال چہ کیا سہل است آسان ہے پیش خداوندِ مال مال والے کے سامنے
۷۔ سلیمے کہ جو سانپ کا ڈسا ہوا یک چند تھوڑا سا نالاں رونے والا بخفت سو گیا شکرِ صحت صحت کا شکر بگفت اس نے کہا
۸۔ چو جب مردانہ رو مردوں کی طرح چلنے والا باشی ہووے تو تیز پائے تیز قدموں والا بشکرانہ شکریے میں کند پویاں آہستہ چلنے والے بپائے ٹھہر
۹۔ پیر کہن پرانا بوڑھا بر زائد ببخشد بخشتا ہے توانا طاقتور کند رحم رحم کرتا ہے ناتواں کمزور ۱۰۔ چہ دانند کیا جانیں جیحونیاں دریائے جیحون کے پاس بسنے والے یہ دریا خراسان میں بہتا ہے قدرِ آب پانی کی قدر واماندگاں تھکے ہوئے پرس پوچھ آفتاب سورج۔

تشریح: (۱) خداوند تعالیٰ نے زبان اپنی شکر گزاری اور حمد و ثنا کے لئے دی ہے اس لیے عقلمند کو لازم ہے کہ اسے چغلی اور عیب گیری میں استعمال نہ کرے (۲) کان قرآن پاک اور وعظ و نصیحت سننے کے لئے دیئے گئے ہیں ان سے جھوٹ بہتان اور لغویات نہیں سننا چاہیے (۳) آنکھیں اس لئے ملی ہیں کہ ان سے قدرتِ خداوندی کا تماشا دیکھا جائے اس لئے انہیں مسلمان بھائی کی عیب بینی کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ناتواں اور کمزوروں کو دیکھ کر شکریہ خدا کا ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تجھے طاقتور اور صحتمند بنایا ہے اور جہاں تک ہو سکے انکی امداد کرنی چاہیے (۵) خوشحالی کی قدر اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک تنگدستی اور فاقہ مستی میں خود مبتلا نہ ہو (۶) مالدار آدمی جو سنجاب و سمور میں لپٹا ہوا ہو اسے سردی کی تکلیف کیا محسوس ہو اور وہ تنگدھڑنگ فقیر کی کلفت کیا جانے (۷) سانپ کے ڈسے ہوئے کو اگر رو دھو کر نیند آ جائے تو وہ اپنی صحت و سلامتی پہ اللہ پاک کا ہزار شکر ادا کرتا ہے۔ (۸) تو اگر تیز رفتار اور باہمت ہے تو تجھے تھکے ماندے آہستہ چلنے والوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کو ساتھ لے کر چلنا چاہیئے (۹) جوان آدمی کو بوڑھوں پہ اور طاقتور کو کمزوروں پہ رحم و کرم کرنا چاہیئے (۱۰) دریا کے کنارے پر بسنے والوں کو پانی کی قدر نہیں ہوتی پانی کی وہ جانتے ہیں جو سخت دھوپ میں قافلے سے بچھڑ گئے ہوں

Scanned by CamScanner

۱ عرب را کہ بر دجلہ باشد قعود — چہ غم دارد از تشنگان زرود
جس عرب کی دجلہ کے اوپر نشست ہو — وہ زرود کے پیاسوں کا کیا غم کھائے

۲ کسے قیمت تندرستی شناخت — کہ یک چند بیچارہ در تب گداخت
تندرستی کی قیمت اسی نے پہچانی — جو بے چارہ کچھ دن بخار میں پگھلا گیا

۳ ترا تیرہ شب کے نماید دراز — کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوئے باز
تجھے اندھیری رات کیوں لمبی لگے — جو پڑا ہوا پہلو بہ پہلو بدل رہا ہے

۴ بر اندیش از افتان و خیزان تب — کہ رنجور داند درازی شب
بخار میں اٹھک بیٹھک کرنیوالے کے متعلق سوچ — کیونکہ رات کی لمبائی بیمار ہی جانتا ہے

۵ بہ بانگِ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاسباں چوں گذشت
ڈھول کی آواز سے صاحب بیدار ہوا — وہ کیا جانے چوکیدار کی رات کیسے گزری

حکایت سلطان طغرل باہندوئے پاسباں

پہرے دار غلام کے ساتھ سلطان طغرل کی حکایت

۷ شنیدم کہ طغرل شبے در خزاں — گذر کرد بر ہندوئے پاسباں
میں نے سنا کہ خزاں کی ایک رات میں سلطان طغرل — پہرے دار غلام کے پاس سے گزرا

۸ ز باریدن برف و باران و سیل — بلرزش در افتادہ ہمچوں سہیل
برف باری بارش اور سیلاب کی وجہ سے — وہ سہیل ستارے کیطرح کپکپا رہا تھا

۹ دلش بروئے از رحمت آمد بجوش — کہ اینک قبا پوستینم بپوش
اس کے دل میں رحمت نے جوش مارا — کہ ابھی میری پوستین کی قبا پہن لینا

۱۰ دمے منتظر باش بر طرفِ بام — کہ بیروں فرستم بدستِ غلام
تھوڑی دیر مکان کی ایک طرف انتظار کر — میں غلام کے ہاتھ باہر بھیجتا ہوں

۱۔ دجلہ عراق کا ایک دریا جس کے کنارے بغداد آباد ہے باشد ہووے قعود بیٹھنا چہ کیا غم دارد غم رکھے تشنگاں پیاسے زرود عرب کا ایک صحرا ۲۔ کسے وہی شخص شناخت پہچانی یک چند کچھ دیر در تب بخار میں گداخت پگھلا ۳۔ ترا تجھ کو تیرہ شب اندھیری رات نماید دکھائی دیتی ہے دراز لمبی غلطی لوٹتا ہے تو پہلوئے باز کھلا پہلو ۴۔ بر اندیش سوچ افتاں و خیزاں پڑنے والا اور اٹھنے والا تپ بخار رنجور بیمار داند جانتا ہے درازی شب رات کی لمبائی ۵۔ بانگِ دہل ڈھول کی آواز خواجہ صاحب بیدار گشت بیدار ہوا چہ داند کیا جانتے شب پاسباں پہرے دار کی رات چوں کیسے گذشت گزری ۶۔ سلطان طغرل طغرل بادشاہ ہندوئے پاسباں پہرے دار غلام ۷۔ شنیدم میں نے سنا طغرل ایک بادشاہ شبے ایک رات خزاں پت جھڑ کا موسم گذر کرد گزرا ہندوئے پاسباں پہرےدار غلام ۸۔ باریدن برف برفباری باراں بارش سیل سیلاب بلرزش کپکپی میں در افتادہ پڑا ہوا ہمچوں مثل سہیل ایک ستارہ جو لرزتا دکھائی دیتا ہے۔ ۹۔ دلش اس کا دل بروئے اس پر آمد آیا بجوش جوش میں اینک ابھی قبا پوستینم میری پوستین کی قبا بپوش پہن لے ۱۰۔ دمے تھوڑی دیر منتظر انتظار کرنیوالا باش رہ طرفِ بام کوٹھے کی ایک طرف بیروں باہر فرستم میں بھیجتا ہوں بدستِ غلام غلام کے ہاتھ

تشریح: (۱) دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھنے والا عرب صحرائے زرود کے پیاسوں کی تکلیف کا اندازہ نہیں کر سکتا (۲) تندرستی کی قدر انہی کو ہوتی ہے جو خود بیماری میں مبتلا رہ چکے ہوں (۳-۴) جو شخص آرام سے لبستر پر کروٹیں بدل رہا ہو اسے رات لمبی محسوس نہیں ہوتی مگر جو بیمار بے قراری کیوجہ سے کبھی اٹھتا ہو کبھی لیٹتا اسے وہی رات پہاڑ جیسی معلوم ہوتی ہے (۵) چوکیدار کی رات کتنی مشقت سے گزرتی ہے اس کا صاحب کو کیا علم جو اتنا مست ہو کے سوتا ہے کہ ڈھول بجائے بغیر اس کی آنکھ ہی نہیں کھلتی (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بڑوں کو چاہیے کہ اپنے چھوٹوں کے دکھ درد کے شریک رہیں اور اپنی عیش پرستی میں پڑ کر انکو بھول نہ جائیں۔
(۷، ۸) سلطان طغرل موسم خزاں کی ایک رات میں کسی پہرے دار کے قریب سے گزرا جو برف باری اور بارش کے باعث سردی سے ایسے کپکپا رہا تھا جیسے طلوع کے وقت سہیل ستارہ کپکپاتا ہے (۹-۱۰) اسے دیکھ کر سلطان کو رحم آیا اور اس سے کہنے لگا میں ابھی جا کر یہ پوستین تیرے پاس بھیج دیتا ہوں تو اسے پہن لینا ذرا ایک طرف کھڑا ہو کے انتظار کر میرا غلام تجھے دے جائے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ دریں بود بادِ بہاری وزید — شہنشاہ در ایوانِ شاہی خزید
وہ یہی کہہ رہا تھا کہ بادِ بہاری چل پڑی — بادشاہ شاہی محل میں گھس گیا

۲ وشاقے پری چہرہ در خیل داشت — کہ طبعش بدو اندکے میل داشت
ایک پری جیسا غلام جماعت میں تھا — جس کی طرف اس کی طبیعت قدرے مائل تھی

۳ تماشائے ترکش چناں خوش فتاد — کہ ہندوئے مسکیں برفتش زیاد
اسے ترک کا نظارہ ایسا بھلا معلوم ہوا — کہ مسکین پہرے دار یاد سے نکل گیا

۴ قبا پوستینے گزشتش بگوش — ز بدبختیش در نیامد بدوش
پوستین کی قبا اس کے کان میں تو گزری — لیکن بدنصیبی کی وجہ سے کندھوں پہ نہ آسکی

۵ مگر رنج سرما بر و بس نہ بود — کہ جورِ سپہر انتظارش فزود
شاید سردی کی تکلیف اس کے لئے کافی نہ تھی — جو آسمان کے ظلم نے انتظار کا اضافہ کر دیا

۶ نگہ کن چو سلطان بہ غفلت بخفت — کہ چوبک زنش بامداداں چہ گفت
دیکھ جب بادشاہ غفلت سے سو گیا — کہ نقارچی نے صبح اسے کیا کہا

۷ مگر نیک بختت فراموش شد — چو دستت در آغوش آغوش شد
تجھے شاید وہ بدنصیب بھول گیا — جب تیرا ہاتھ معشوق کی بغل میں پہنچ گیا

۸ ترا شب بعیش و طرب مے گزشت — چہ دانی کہ برما چہ شب مے رود
تیری رات عیش و عشرت میں گزرتی ہے — تجھے کیا معلوم ہماری رات کسقدر لمبی ہوتی ہے

۹ فرو بردہ سر کاروانے بدیگ — چہ از پا فرو رفتگانش بریگ
قافلہ سالار جو سر دیگ میں ڈبوئے ہوئے ہے — اسے ریت میں دھنسے ہوؤں سے کیا مطلب

۱۰ بدار اے خداوندِ زورق بہ آب — کہ بے چارگاں را گزشت از سر آب
اے کشتی والے ذرا پانی پہ ٹھہرائے — کہ بیچاروں کے سر سے پانی گزر گیا

۱۔ دریں بود وہ اسی گفتگو میں تھا بادِ بہاری بہار کی ہوا یعنی ٹھنڈی ہوا وزید چل پڑی شہنشاہ بادشاہ ایوانِ شاہی بادشاہی محل خزید گھس گیا

۲۔ وشاقے ایک غلام پری چہرہ خوبصورت خیل جماعت یا گھرانہ داشت رکھتا تھا طبعش اس کی طبیعت بدو اس کے ساتھ اندکے تھوڑی سی میل داشت رغبت رکھتی تھی

۳۔ تماشائے ترکش غلام کا نظارہ اسکو چناں ایسا خوش فتاد اچھا لگا ہندوئے مسکیں بیچارہ پہرے دار برفتش چلا گیا ز یاد ذہن سے

۴۔ قبا پوستینے پوستین کی قبا گزشتش گزری اس کے بگوش کان میں ز بدبختیش اس کی بے نصیبی کی وجہ سے در نیامد نہ آئی بدوش کندھوں پر

۵۔ مگر شاید رنجِ سرما سردی کی تکلیف بروے اس پر بس نبود کافی نہ تھی جورِ سپہر آسمان کا ظلم انتظارش فزود اس کو انتظار بڑھا دیا

۶۔ نگہ کن دیکھ چو جب سلطاں بادشاہ بخفت سو گیا چوبک زنش نقارچی نے اس کو چہ گفت کیا کہا بامداداں صبح

۷۔ مگر شاید نیک بختت وہ بدنصیب تجھکو فراموش شد بھول گیا چو دستت جب تیرا ہاتھ در آغوش آغوش غلام کی آغوش میں شد پہنچ گیا

۸۔ ترا شب تیری رات بعیش و طرب عیش اور خوشی میں مے گزشت گزرتی ہے چہ دانی تو کیا جانے برما ہم پر چہ شب کتنی رات یعنی کتنی لمبی مے رود جاتی ہے ۹۔ فرو بردہ نیچے کیا ہوا کاروانے قافلے والا بدیگ دیگ میں چہ کیا از پا فرو رفتگاں پاؤں دھنسے ہوئے والوں بریگ ریت میں ۱۰۔ بدار ٹھہرا اے خداوندِ زورق چھوٹی کشتی والا بہ آب پانی میں بے چارگاں بے چاروں کا گزشت گزر گیا آب پانی

تشریح: (۱) وہ یہی باتیں کر رہے تھے اچانک ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو بادشاہ بھاگ کر محل میں گھس گیا (۲) اس کا ایک خوبصورت غلام تھا جس سے اسے بڑی محبت تھی (۳) وہ اس سے دل لگی کرنے لگا اور اس کے نظارے میں ایسا محو ہوا کہ بے چارے پہرے دار کو بالکل بھول گیا (۴) بدنصیب پہرے دار نے پوستین کی بات تو سنی پر پوستین پہننی نصیب نہ ہوئی (۵) قدرت کی ستم ظریفی دیکھو کہ پہلے سردی کی تکلیف کیا کم تھی جو اسے اب انتظار کی زحمت کھینچنی پڑی (۶) بادشاہ جب غفلت میں سو گیا تو صبح نقارچی نے اس پر خوب لطیفہ کسا (۷) کہ جب تیرا ہاتھ محبوب کی آغوش میں حائل ہو گیا تو تجھے بدبخت پہرے دار بھولنا ہی تھا (۸) تیری راتیں جب عیش و عشرت میں گزرتی ہیں تو تجھے کیا معلوم ہماری رات کس قدر لمبی اور خوفناک ہوتی ہے (۹) جس قافلہ سالار کا سر دیگ میں اور پیر کڑاہی میں ہوں اسے ریگستان کے بھولے بھٹکے مسافروں کی تکلیف کا اندازہ نہیں ہو سکتا (۱۰) اے کشتی کھینے والے کشتی کو روک لے کہ کچھ لوگ پانی میں ڈوبے جا رہے ہیں انہیں بھی کشتی میں بیٹھ لینے دے۔

Scanned by CamScanner

۱ توقف کنید اے جوانان چست ۔ کہ در کاروانند پیران سست
اے چست جوانو ذرا ٹھہرو تو سہی ۔ کہ قافلے میں سست بوڑھے بھی ہیں

۲ تو خوش خفتہ در ہودجِ کارواں ۔ مہار شتر در کف سارواں
تو قافلے کے ہودج میں آرام سے سویا ہوا ۔ اونٹ کی مہار شتربان کے ہاتھ میں ہے

۳ چہ ہامون و کوہست چہ سنگ و رمال ۔ ز رہ باز پس ماندگاں پرس حال
کیا جنگل اور پہاڑ کیا پتھر اور ریت ۔ راستے میں تھکے ہوؤں کا حال پوچھ

۴ ترا کوہ پیکر ہیوں مے برد ۔ پیادہ چہ دانی کہ خوں مے خورد
تجھے تو ہاتھی جیسا اونٹ لئے جا رہا ہے ۔ تو کیا جانے کہ پیدل چلنے والا خون کھا رہا ہے

۵ با آرام دل خفتگان در بنہ ۔ نہ دانند حالِ شکم گرسنہ
گھر میں خوش دلی سے سونے والے ۔ بھوکے پیٹ والوں کی حالت نہیں جان سکتے

حکایت

کہانی

۷ یکے را عسس دست بر بستہ بود ۔ ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود
چوکیدار نے ایک شخص کے ہاتھ باندھ رکھے تھے ۔ وہ ساری رات پریشان اور زخمی دل رہا

۸ بگوشش آمدش در شب تیرہ رنگ ۔ کہ شخصے ہمے نالد از دست تنگ
کالی سیاہ رات میں اس کے کان میں آئی ۔ کہ کوئی شخص تنگ دستی کی وجہ سے رو رہا ہے

۹ شنید ایں سخن دزدِ مغلول و گفت ۔ تو بارے ز غم چند نالی بہ خفت
بیڑی میں جکڑے ہوئے چور نے یہ بات سنی تو بولا ۔ تو غم سے کتنا روئے گا سو بھی جا

۱۰ برو شکر یزداں کن اے تنگدست ۔ کہ دستت عسس تنگ برہم نہ بست
اے تنگ دست جا خدا کا شکر ادا کر ۔ کہ تیرے ہاتھ چوکیدار نے کس کے نہیں باندھے

۱۔ توقف کنید ذرا وقفہ کرو جواناں چست چالاک جوانو در کاروانند قافلے میں ہیں پیراں سست کمزور بوڑھے
۲۔ خوش خفتہ مزے سے سویا ہوا ہودج کارواں قافلے کا ہودہ مہار شتر اونٹ کی مہار کف ساروان شتربان کا ہاتھ
۳۔ چہ کیا ہامون جنگل کوہست پہاڑ تجھ کو سنگ پتھر رمال ریت زرہ راستے سے باز پس ماندگاں پیچھے رہے ہوئے پرس پوچھ
۴۔ ترا تجھکو کوہ پیکر ہاتھی کے قد والا یعنی اونٹ ہیوں تیز رفتار اونٹ مے برد لے جا رہا ہے۔ چہ دانی کیا جانے تو خوں مے خورد خون پیتا ہے
۵۔ با آرام دل۔ دل کے آرام سے خفتگاں سوئے ہوئے بنہ گھر بلو سامان یا صحن نہ دانند نہیں جانتے شکم گرسنہ بھوکے پیٹ والا
۷۔ یکے را ایک کو عسس چوکی دار دست ہاتھ بر بستہ باندھے ہوئے۔ بود تھا ہمہ شب ساری رات دل خستہ زخمی دل بود تھا
۸۔ بگوشش آمدش اس کے کان میں آئی شب تیرہ رنگ کالے رنگ والی رات شخصے کوئی شخص ہمے نالد روتا ہے دست ہاتھ تنگ دستی ناداری
۹۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات دزد مغلول بیڑی میں جکڑا ہوا چور گفت اس نے کہا تو بارے تو کہاں تک یا خدا کے لئے چند نالی کتنا روئے گا بہ خفت سو جا۔ ۱۰۔ برو جا شکر یزداں اللہ کا شکر کن کر دستت تیرے ہاتھ عسس چوکیدار تنگ برہم کس کر آپس میں نہ بست نہیں باندھے

تشریح: (۱) اے تیز رفتار جوانو ذرا آرام سے چلو قافلے کے بوڑھوں اور کمزوروں کا بھی خیال کرو (۲، ۳) تجھے جنگلوں پہاڑوں پتھروں اور ریگزاروں کا کیا علم ہو، تو آرام سے ہودے میں سویا ہوا ہے اور بے چارہ شتربان مہار پکڑے جنگلوں پہاڑوں کو طے کر رہا ہے سفر کی کلفت کا حال یا شتربان کو معلوم ہے یا بچھڑے ہوئے مسافروں کو (۴) جو شخص ہاتھی جیسے اونٹ پر بیٹھا ہے اسے کیا معلوم کہ پیدل چلنے والا کتنی مصیبت میں ہے (۵) اپنے اہل وعیال میں جو شخص پیٹ بھر کے سو جائے اسے فاقہ مستوں غریبوں کی تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ہر شخص کو اپنی ہی مصیبت سب سے بڑی نظر آتی ہے حالانکہ دوسرے کی مصیبت دیکھ کر اپنی مصیبت بھول جانا چاہیئے (۷) ایک چور کو چوکیدار نے پکڑ لیا اور مشکیں کس کے زمین پر ڈال دیا وہ پریشانی اور تکلیف کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکا (۸) اسے رات کو محسوس ہوا کہ کوئی شخص تنگدستی اور ناداری کی وجہ سے رو رہا ہے (۹) چور نے اس کی آہ وزاری سنی تو کہنے لگا کہاں تک روئے گا اب آرام سے سو بھی جا (۱۰) تجھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ تو چوکیدار کے ہتھے نہیں چڑھا اور اس نے تیری مشکیں نہیں کسیں گویا ہر شخص کو اپنی ہی تکلیف سب سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

مکن نالہ از بے نوائی بسے بے سامانی کی وجہ سے زیادہ نہ رو	۱	چو بینی ز خود بے نواتر کسے جب کسی کو اپنے سے زیادہ بے سامان دیکھے

حکایت

کہانی

برہنہ تنے یک درم وام کرد ایک ننگے جسم والے نے ایک درہم قرض لیکر	۲	تن خویش را کسوت خام کرد اپنے واسطے کچے چمڑے کا لباس بنوایا
بنالید کائے طالع بد لگام وہ رو پڑا کہ اے بے لگام ستارے	۴	بگرما بہ پختیم دریں زیر خام ہیں تو گرمی اسے اس کچے چمڑے میں پک گیا
چو ناپختہ آمد ز سختی بجوش جب وہ کچا آدمی سختی سے جوش میں آیا	۵	یکے گفتش از چاہِ زنداں خموش تو قید کے کنوئیں میں ایک نے کہا چپ بھی رہ
بجا آور اے خام شکر خدائے اے ناتجربہ کار خدا کا شکر ادا کر	۶	کہ چوں ما نہٴ خام بر دست و پائے کہ تیرے ہاتھ پاؤں پہ ہماری طرح کچا چمڑا نہیں بندھا

حکایت

کہانی

یکے کرد بر پارسائے گزر ایک شخص کسی پرہیزگار کے پاس سے گزرا	۸	بصورت جہود آمدش در نظر جو بظاہر اسے یہودی نظر آیا
قفائے فرو کوفت بر گردنش اس نے اس کی گردن پہ ایک دھول رسید کی	۹	بہ بخشید درویش پیراہنش تو درویش نے اپنا لباس اسے بخش دیا
خجل گفت کاں چہ از من خطا ست اس نے شرمندہ ہو کر کہا مجھ سے جو کچھ ہوا وہ خطا تھی	۱۰	بہ بخشائے بر من چہ جائے عطا ست معاف کردو یہ بخشش کا کیا موقع ہے

۱۔ مکن مت کر نالہ رونا بے نوائی بے سامانی بسے بہت چو بینی جب دیکھے تو ز خود اپنے سے بے نواتر زیادہ بے سروسامان کسے کسی کو

۳۔ برہنہ تنے ایک ننگے جسم والا یک درہم ایک چونی وام کرد قرض لیا تن خویش اپنا جسم کسوتِ خام کچے چمڑے کی پوشاک کر دیا

۴۔ بنالید وہ رو پڑا کائے کہ اے طالع بد لگام بری لگام والا ستارہ بگرما گرمی میں بختیم پک گیا دریں زیر خام اس کچے چمڑے کے نیچے

۵۔ چو جب ناپختہ نہ پکا ہوا آمد آیا بجوش جوش میں یکے ایک گفتش اس کو کہا چاہِ زنداں قید کا کنواں خموش چپ رہ

۶۔ بجا آور بجا لا اے خام اے کچے شکرِ خدا خدا کا شکر چوں ما ہماری طرح نہ نہیں ہے تو خام بر دست و پا ہاتھ پاؤں پہ کچا چمڑہ

۸۔ یکے کرد ایک نے کیا پارسائے ایک پرہیزگار بصورت شکل میں جہود یہودی آمدش آیا اس کو

۹۔ قفائے ایک دھول فرو کوفت کوٹ دی بر گردنش اس کی گردن پہ بہ بخشید بخش دیا پیراہنش اپنا لباس اس کو

۱۰۔ خجل شرمندہ گفت اس نے کہا کاں چہ جو کچھ کہ از من مجھ سے آمد آئی خطا غلطی بہ بخشائے بخش دے بر من مجھ کو چہ جائے عطا بخشش کا

کیا موقع است ہے

تشریح: (۱) جب تجھ سے بھی زیادہ بے سروسامان اور نادار دنیا میں موجود ہیں پھر تیرے لئے رونے کا کیا موقع ہے (۲) اس حکایت کا مطلب بھی
حسب سابق ہے (۳) ایک ننگے بدن فقیر نے کچھ پیسے قرض لے کر اپنے لئے کچے چمڑے کا لباس سلوا لیا (۴) پھر اسے خیال آیا کہ میں بھی کیسا بدنصیب
ہوں کہ کچے چمڑے کے سوا مجھے کوئی لباس نہیں ملا وہ چمڑا جس کے اندر گرمی سے دم گھٹتا ہے (۵-۶) قریب ہی کسی کنوئیں میں ایک
مجرم قید تھا۔ اس نے خام طبع کی یہ بات سنی تو کہنے لگا کہ تجھے تو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اچھا لباس نہیں ملا تو نہ سہی پہ ہاتھ پاؤں پہ
چمڑے کی بیڑیاں تو نہیں .... (۷) اس حکایت کا مطلب
ہے کہ کسی کی ظاہری خستہ حالی کو دیکھ کر اس کو باطنی طور پہ بھی مفلس نہیں سمجھ لینا چاہیئے ہو سکتا ہے اس کا باطن تیرے ظاہر سے اچھا
ہو (۸) ایک شخص پرہیزگار آدمی کے پاس سے گزرا جو شکل و صورت میں اسے یہودی سا لگا
(۹-۱۰) اسے یہودی سمجھتے ہوئے اس نے گردن پہ ایک دھول رسید کر دی لیکن پرہیزگار نے اس کا برا ماننے کی بجائے اپنا
کرتہ اتار کر اسکو بخش دیا۔ وہ شخص درویش کے حسن اخلاق سے بڑا متاثر ہوا شرمندہ ہو کر کہنے لگا میں نے جو حرکت کی ہے واقعی میری بے تمیزی
ہے میری یہ گستاخی معاف کر دو تمہیں تو میرے اوپر غصہ آنا چاہیے تھا چہ جائیکہ تم مجھے خلعت بخش دو۔

Scanned by CamScanner

بشکرانہ گفتا بشر نیستم اس نے کہا اس شکرانے میں کہ میں شر یہ نہیں ہوں	۱	کہ آنم کہ پنداشتی نیستم جو تو نے سمجھا میں وہ نہیں ہوں
نکو سیرت بے تکلف بروں بظاہر سادہ نیک سیرت آدمی	۲	بہ از نیک نام خراب اندروں بد باطن نیک نام سے بہتر ہے
بہ نزدیک من شب رو راہ زن میرے نزدیک چور ڈاکو،	۳	بہ از فاسق پارسا پیرہن پرہیزگاری کے لباس والے گنہگار سے بہتر ہے

حکایت
کہانی

زرہ باز پس ماندۂ میگریست راستے میں تھکا ہوا ایک شخص رو رہا تھا	۵	کہ مسکین تر از من دریں دشت کیست کہ اس جنگل میں مجھ سے زیادہ مسکین کون ہے
خرے بارکش گفتش اے بے تمیز ایک لادو گدھے نے اس سے کہا اے بے تمیز	۶	ز جور فلک چند نالی تو نیز آسمان کے ظلم سے تو بھی کب تک روتے گا
برو شکر کن چوں بخر بر نۂ جا شکر ادا کر کہ اگر تو گدھے پر سوار نہیں	۷	کہ آخر بزیر کساں خر نۂ تو لوگوں کے نیچے گدھا بھی تو نہیں ہے

حکایت
کہانی

فقیہے بر افتادہ مستے گزشت ایک فقیہ کسی بے ہوش مست کے پاس گزرا	۹	بمستوری خویش مغرور گشت تو اپنی پاک دامنی پر مغرور ہو گیا
ز نخوت برو التفاتے نہ کرد تکبر کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ کی	۱۰	جواں سر برآورد کاے پیر مرد جوان نے سر اٹھایا کہ اے بوڑھے آدمی

۱۔ بشکرانہ شکریے میں گفتا اس نے کہا بشر شر کیساتھ یا شر پر نیستم نہیں ہوں میں کہ آنم کہ جو کچھ کہ مجھکو پنداشتی سمجھا تو نے نیستم نہیں ہوں میں
۲۔ نکو سیرت نیک سیرت بے تکلف سادہ بروں ظاہر بہ بہتر خراب اندروں گندے باطن والا
۳۔ نزدیک من میرے نزدیک شب رو رات کو چلنے والے یعنی چور راہ زن راستہ مارنے والا یعنی ڈاکو بہ بہتر فاسق گنہگار پارسا پیرہن پرہیزگاروں کے لباس والا
۵۔ ز رہ راستے سے باز پس ماندہ پیچھے رہا ہوا یا تھکا ہوا میگریست روتا تھا مسکین تر زیادہ مسکین از من مجھ سے دریں دشت اس جنگل میں کیست کون ہے
۶۔ خرے بارکش بوجھ کھینچنے والا ایک گدھا گفتش اس کو کہا جور فلک آسمان کا ظلم چند نالی کتنا روئے گا تو نیز بھی
۷۔ برو جا شکر کن شکر کر چو جب بخر بر گدھے پہ نہ نہیں ہے تو بزیر کساں لوگوں کے نیچے خر نہ گدھا نہیں ہے تو
۹۔ فقیہے ایک فقیہ افتادہ مستے ایک گرا ہوا مست گزشت گزرا بمستوری خویش اپنی پاک دامنی پہ گشت ہو گیا
۱۰۔ نخوت تکبر برو اسپر التفاتے کوئی توجہ نہ کرد نہ کی برآورد نکالا کاے کہ اے پیر مرد بوڑھے آدمی

تشریح : (۱) درویش نے کہا میں نے اس شکریے میں لباس تمہیں بخشا ہے کہ میں شر سے منسوب نہیں ہوں نہ میں بیہودی ہوں جیسے تم سمجھے تھے (۲) بظاہر سیدھا سادا لیکن نیک سیرت آدمی اس بد باطن سے کہیں بہتر ہے جو صرف نام کا نیک بنا ہوا ہے (۳) میرے نزدیک تو اس بدکار سے چور ڈاکو بہتر ہیں جس نے پرہیزگاروں کی سی شکل بنا رکھی ہے (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اپنے سے کمتر حالت والے کو دیکھ کر خدا کی شکرگزاری کرنی چاہیے کہ اس نے تجھے اس جیسا نہیں کیا (۵) ایک تھکا ہارا مسافر رو رو کے کہہ رہا تھا کہ اس جنگل میں مجھ سے زیادہ مسکین اور لاچار کوئی نہیں (۶-۷) بوجھ میں دبے ہوئے ایک گدھے نے یہ بات سنی تو کہا بے تمیز تو بھی آسمان کے ظلم سے روتا ہے تجھے تو شکر الٰہی بجالانا چاہیے کہ اگرچہ تجھے سواری کے لئے گدھا نہیں ملا لیکن تجھے گدھا بھی تو نہیں بنایا جس پر کوئی اور سوار ہو (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ کسی گنہگار کو دیکھ کر اپنی پرہیزگاری پر مغرور نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تجھے پرہیزگاری کی توفیق بھی خدا نے دی ہے اور فاسق پہ پرہیزگاری کا دروازہ بھی اسی نے بند کیا ہے اور وہ اس کے برعکس بھی کر سکتا ہے (۹) ایک فقیر نے کسی نشہ مست درویش کو گرتے ہوئے دیکھا تو اپنی ظاہرداری پر مغرور ہو گیا (۱۰) تکبر کی وجہ سے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا وہ مدہوش فقیر سر اٹھا کے کہنے لگا کہ اے پیر مرد۔

۱ برو شکر کن چوں بنعمت دری
تو اگر نعمت میں ہے تو جا شکر کر
کہ محرومی آید ز مستکبری
کیونکہ تکبر سے محرومی حاصل ہوتی ہے

۲ یکے را کہ در بند بینی مخند
کسی کو قید میں دیکھ کے مت ہنس
مبادا کہ ناگاہ در افتی بہ بند
مبادا تو بھی اچانک قید میں پڑ جائے

۳ نہ آخر در امکان تقدیر ہست
کیا تقدیر کے امکان میں نہیں ہے
کہ فردا چو من باشی افتادہ مست
کہ کل کو میری طرح تو بھی مست پڑا ہو

۴ ترا آسماں خط بمسجد نبشت
آسمان نے تیرا حصہ مسجد لکھ دیا
مزن طعنہ بر دیگرے در کنشت
تو اس دوسرے پہ طعنہ زنی نہ کر جو آتش کدے میں ہے

۵ بہ بند اے مسلماں بشکرانہ دست
اے مسلمان شکرانے میں ہاتھ باندھ لے
کہ زنار مغ بر میانت نہ بست
کہ آتش پرست کا جنیو تیری کمر پہ نہیں بندھا

۶ نہ خود مے رود ہر کہ جویان اوست
جو اس کا متلاشی ہے وہ از خود نہیں چل رہا
بعنفش کشاں مے برد لطف دوست
بلکہ دوست کی مہربانی اسے سختی سے کھینچے جارہی تھی

۷ نگر تا قضا از کجا سیر کرد
دیکھ کہ تقدیر کہاں سے چلی ہے
کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد
کیونکہ غیر پہ بھروسہ کرنا اندھا پن ہے

گفتار اندر نظر صاحبدلاں در حق نہ در اسباب

اس مضمون کی حکایت کہ اہلِ دل کی نظر حق تعالیٰ پر ہوتی ہے نہ کہ اسباب پر

۹ سر شست باری شفا در نبات
اللہ تعالیٰ نے گھاس میں شفا رکھدی ہے
اگر شخص را ماندہ باشد حیات
اگر انسان کی زندگی باقی ہو

۱۰ عسل خوش کند زندگاں را مزاج
شہد زندوں کی طبیعت کو خوش کرتا ہے
ولے درد مردن ندارد علاج
لیکن موت کی تکلیف لاعلاج ہے

۱۔ برو جا کن کر چو جب بنعمت دری نعمت میں ہے تو آید آتی ہے مستکبری تکبر

۲۔ یکے را کو جس کسی کو کہ در بند قید میں بینی دیکھے تو مخند مت ہنس مبادا مت ہووے ناگاہ اچانک در افتی پڑ جاوے تو بہ بند قید میں

۳۔ در امکان تقدیر تقدیر کے امکان میں ہست ہے فردا کل آئندہ چو من باشی میری طرح ہو جاوے تو افتادہ گرا ہوا مست مدہوش

۴۔ خط حصہ بمسجد مسجد میں نبشت لکھ دیا مزن طعنہ طعنہ نہ مار دیگرے دوسرا کنشت گرجا یا آتش کدہ

۵۔ بہ بند باندھ لے بشکرانہ شکریے میں دست ہاتھ زنار مغ آتش پرست کا جنیو بر میانت تیری کمر پہ نہ بست نہیں بندھا

۶۔ نہ خود مے رود خود نہیں چلتا ہے ہر کہ جو کہ جویان اوست اس کا ڈھونڈنے والا ہے بعنفش سختی سے اس کو کشاں کھینچ کرے برد لے جارہا ہے لطف مہربانی

۷۔ نگر دیکھ قضا تقدیر از کجا کہاں سے سیر کرد چلی ہے کوری اندھا پن بود ہووے تکیہ بھروسہ کرد کیا

۸۔ گفتار کہاوت نظر صاحبدلاں دل والوں کی نظر در حق حق تعالیٰ میں نہ در اسباب نہ کہ اسباب میں

۹۔ سر شست گوندھ دیا ہے باری پیدا کرنیوالا در نبات مصری میں یا گھاس میں ماندہ باشد رہی ہووے حیات زندگی ۱۰۔ عسل شہد خوش کند خوش کرتا ہے زندگاں زندہ لوگ مزاج طبیعت ولے لیکن درد مردن مرنے کی تکلیف ندارد نہیں رکھتی

تشریح: (۱) اگر خدا نے تجھ پر انعام کیا ہے تو اس کا شکریہ ادا کر تکبر کرنیوالوں کو محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا جیسے شیطان تکبر سے مردود ہوا (۲) کسی کو گرفتار دیکھ کر ہنسنا نہ چاہئے خدا نہ کرے کل تم خود گرفتار ہو جاؤ (۳) یہ عین ممکن ہے کہ تقدیراً کل تو بھی میری طرح نشہ سے بدمست ہو کر گر پڑے اور لوگ تجھے دیکھ کر ہنسیں (۴) اگر خدا نے تجھے مسجد میں بیٹھنے کی توفیق بخشی ہے تو آتش کدوں میں بیٹھنے والوں کی ہنسی نہ اڑا مبادا خدا انہیں مسجد میں اور تمہیں آتش کدے میں لے جائے (۵) مسلمان کو خدا کا مشکور رہنا چاہئے کہ اس نے آتش پرستوں والا زنار اسکی کمر پہ نہیں بندھوا دیا (۶،۷) تقدیر خداوندی کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کرتا زمین و آسمان تقدیر کے جال کے قیدی ہیں کائنات کی کوئی چیز دائرہ تقدیر سے باہر نہیں اس لئے اپنے عمل پر مغرور ہونے کی بجائے تقدیرِ خداوندی سے خوف زدہ اور ذاتِ خداوندی پہ متوکل رہنا چاہئے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اسباب فی ذاتہ موثر نہیں ہیں انکی تاثیر بھی اذنِ خداوندی کی مرہونِ منت ہے اس لئے اہل دل اسباب کی بجائے مسبب الاسباب پر نظر رکھتے ہیں (۹) آدمی کی زندگی باقی ہو تو گھاس سے بھی شفا حاصل ہو جاتی ہے (۱۰) شہد شافی بھی ہے اور مفرح بھی لیکن وہ موت کو دفع نہیں کر سکتا۔

1 رمق ماندہ را کہ جاں از بدن — برآید چہ سود انگبیں در دہن
ایک دو سانس والے کو جس کی جان بدن سے نکلنے لگے تو منہ میں شہد ڈالنے کا کیا فائدہ

2 یکے گرز پولاد بر مغز خورد — کسے گفت صندل بمالش بدرد
فولادی گرز ایک شخص کے سر پہ لگی کسی نے کہا اس کے درد کی جگہ صندل کی مالش کرو

3 ز پیش خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن با قضا پنجہ تیز
جب تک ممکن ہو خطرے کے سامنے سے بھاگ جا لیکن تقدیر سے پنجہ آزمائی نہ کر

4 دروں تا بود قابل شرب و اکل — بداں تازہ رویست و پاکیزہ شکل
پیٹ جب تک کھانے پینے کے قابل ہو اس سے چہرہ تازہ اور شکل پاکیزہ رہتی ہے

5 خراب آنگہ ایں خانہ گردد تمام — کہ باہم نسازند طبع و طعام
یہ سارا گھر اس وقت خراب ہوتا ہے جب طبیعت اور کھانا باہم موافقت نہ کریں

6 مزاجست تر و خشک و گرم است و سرد — مرکب ازیں چار طبع است مرد
تیرا مزاج تر، خشک، گرم اور سرد ہے آدمی ان چار طبیعتوں سے مرکب ہے

7 یکے زیں چو بر دیگرے یافت دست — ترازوئے عدل طبیعت شکست
ان میں سے ایک نے جب دوسری پر غلبہ پالیا طبیعت کے اعتدال کا ترازو ٹوٹ گیا

8 اگر باد سرد نفس نگزرد — تف سینہ جاں در خروش آورد
اگر سانس کی ٹھنڈی ہوا نہ گزرے تو سینے کی گرمی جان میں جوش پیدا کر دیتی ہے

9 وگر دیگ معدہ نجوشد طعام — تن نازنیں را شود کار خام
اگر معدے کی دیگ کھانے کو جوش نہ دے تو نازنیں جسم کا کام خراب ہو جائے

10 دریناں نہ بندند دل اہل شناخت — کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت
تمیز والے لوگ ان میں دل نہیں لگاتے کیونکہ وہ ہمیشہ آپس میں موافقت نہیں کرتے

۱۔ رمق جان کا آخری حصہ رمق ماندہ جس کی معمولی سی جان اٹکی ہوئی ہو برآید نکل آئی چہ سود کیا فائدہ انگبیں شہد دہن منہ
۲۔ یکے ایک گرز پولاد لوہے کی گرز بر مغز کھوپڑی پر خورد کھائی کسے گفت کسی نے کہا صندل ایک دوا جس کی مالش سر درد کے لئے مفید ہے بمالش مل اس کو بدرد درد کی جگہ
۳۔ پیش خطر خطرے کے ساتھ تا توانی جب تک تو طاقت رکھے گریز بھاگ مکن مت کر با قضا تقدیر کے ساتھ پنجہ تیز پنجہ نہ لڑا
۴۔ دروں اندر یعنی پیٹ تا بود جب تک ہووے شرب و اکل پینا اور کھانا بداں اس کے ساتھ تازہ رویست تازہ چہرے والا ہے
۵۔ آنگہ اس وقت ایں خانہ یہ گھر گردد ہووے تمام سارا باہم آپس میں نسازند موافقت نہیں نہیں کرتے طبع طبیعت طعام کھانا
۶۔ مزاجست تیرا مزاج مرکب ملا ہوا ازیں چار ان چار سے
۷۔ یکے زیں ان میں سے ایک چوں جب بر دیگرے دوسرے پر یافت دست پالیا ہاتھ عدل طبیعت طبیعت کا اعتدال شکست ٹوٹ گیا
۸۔ باد سرد نفس سانس کی ٹھنڈی ہوا نگزرد نہ گزرے تف سینہ سینے کی گرمی در خروش جوش میں آورد لے آوے
۹۔ نجوشد طعام کھانے کو جوش نہ دے تن نازنیں نازنیں جسم شود ہووے کار کام خام کچا ۱۰۔ دریناں ان میں نہ بندد نہیں باندھتے ہیں شناخت پہچان والے پیوستہ ہمیشہ باہم آپس میں نخواہند ساخت نہیں بناتے

تشریح: (۱) جس کی جان نکل رہی ہو اسے شہد چٹانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا (۲) سر کے معمولی درد کے لئے صندل کی مالش مفید ہے لیکن جس کے سر پہ گرز کی ضرب لگی ہو اسے صندل ذرا بھی فائدہ نہیں دے سکتا (۳) خطرات کے سامنے سے حتی الامکان ٹل جانا چاہیے کہ تقدیر سے لڑائی مول لینا مناسب نہیں (۴۔۵) انسان کا معدہ ٹھیک ہو بھوک خوب لگتی ہو تو چہرہ بھی تر و تازہ رہتا ہے اور شکل بھی خوبصورت لیکن جب معدہ بگڑ جائے طبیعت خراب ہو جائے اور کھانا ہضم نہ ہو تو سو طرح کی بیماریاں لگ جائیں گی۔ (۶۔۷) انسان کا مزاج چار قسم کا ہوتا ہے تر، خشک، گرم، سرد یہ ساری چیزیں درجۂ اعتدال میں رہیں تو صحت ٹھیک رہتی ہے لیکن اگر ان میں سے کوئی سی خلط بھی غلبہ پالے تو بیماری حملہ کر دیتی ہے (۸) سانس کے ذریعے سے تازہ ہوا اندر نہ جائے تو سینے میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے (۹) معدہ میں گرمی کم ہو جائے اور کھانے کو جوش نہ دے سکے تو بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے (۱۰) عارف اور باتمیز آدمی ان چیزوں سے دل نہیں لگاتا کیونکہ یہ طبائع تو آپس میں موافقت نہیں کرتیں تیرے ساتھ کیا وفا کریں گی۔

۱ توانائی تن مداں از خورشش — کہ لطفِ حقت مے دہد پرورش
جسم کی طاقت خوراک سے نہ سمجھ — کیونکہ اللہ کی مہربانی تیری پرورش کر رہی ہے

۲ بحقش کہ گر دیدہ بر تیغ و کارد — نہی حق شکرش نخواہی گزارد
اس کے حق کی قسم اگر تو آنکھیں تلوار اور چھری — پہ رکھ دے تو بھی اس کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتا

۳ چو روئے بخدمت نہی بر زمیں — خدا را ثنا گوئی و خود را مبیں
جب تو عبادت کے لئے چہرہ زمین پہ رکھے — تو خدا کی تعریف کر اپنے آپ کو نہ دیکھ

۴ گدائیست تسبیح و ذکر و درود — گدا را نباید کہ باشد غرور
تسبیح ذکر اور درود گداگری ہے — گدا کو غرور نہ ہونا چاہیئے

۵ گرفتم کہ خود خدمتے کردۂ — نہ پیوستہ اقطاع او خوردۂ
میں نے مانا کہ تو نے کوئی بڑی عبادت کی ہے — تو کیا تو نے ہمیشہ اس کا وظیفہ نہیں کھایا ہے

گفتار در سابقۂ حکمِ ازل و توفیقِ خیر

کہاوت ازل کے پیشگی حکم اور خیر کی توفیق کے بیان ہیں

۶ نخست او ارادت بدل در نہاد — پس ایں بندہ بر آستاں سر نہاد
پہلے اس نے ارادہ دل میں ڈالا — پھر اس بندے نے دہلیز پہ سر رکھا

۷ گر از حق نہ توفیق خیرے رسد — کے از بندہ خیرے بغیرے رسد
اگر حق کی طرف سے نیکی کی توفیق نہ ملے — تو بندے کی طرف سے غیر کو بھلائی کہاں پہنچے

۸ زباں را چہ بینی کہ اقرار داد — بہ بیں تا زباں را کہ گفتار داد
زبان کو کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اقرار دیدیا — یہ دیکھ کہ زبان کو قوتِ گویائی کس نے دی

۹ در معرفت دیدۂ آدمیست — کہ بکشادہ بر آسمان و زمیست
معرفت کا دروازہ آدمی کی آنکھ ہے — جو اس نے آسمان و زمین پہ کھول رکھی ہے

۱۔ توانائی تن بدن کی طاقت مداں مت جان خورشش خوراک لطفِ حقت اللہ کی مہربانی تجھکو مے دہد دیتی ہے
۲۔ بحقش اس کے حق کی قسم دیدہ آنکھیں تیغ تلوار کارد چھری نہی رکھے تو حقِ شکرش اس کے شکر کا حق نخواہی گزارد تو ادا نہیں کر سکتا
۳۔ چو جب روئے چہرہ نہی رکھے تو خدا را اللہ کی ثنا گوئے تعریف کہہ خود را اپنے آپکو مبیں مت دیکھ
۴۔ گدائیست فقیری ہے تسبیح سبحان اللہ کہنا ذکر خدا کو یاد کرنا درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائے رحمت گدا فقیر نباید نہیں چاہیے باشد ہووے غرور تکبر
۵۔ گرفتم میں نے مانا خدمتے بڑی خدمت کردۂ کی ہے تو نے پیوستہ ہمیشہ اقطاع اس کی جاگیر خوردۂ کھائی ہے تو نے
۶۔ گفتار کہاوت سابقۂ حکمِ ازل ازل کا پیشگی حکم توفیقِ خیر نیکی کی توفیق
۷۔ نخست پہلے ارادت ارادہ در نہاد اس نے رکھا پس پھر ایں بندہ اس بندے نے بر آستاں دہلیز پر نہاد رکھا
۸۔ حق اللہ تعالیٰ توفیقِ خیرے کسی نیکی کی توفیق رسد پہنچے کے کیسا خیرے کوئی نیکی بغیرے کسی غیر کو
۹۔ چہ بینی کیا دیکھتا ہے تو اقرار داد اقرار دیا اس نے بہ بیں دیکھ تا کہ کس نے گفتار قوتِ گویائی داد دی ۱۰۔ در معرفت پہچان کا دروازہ دیدۂ آدمیست آدمی کی آنکھ ہے بکشادہ کھولی ہوئی

تشریح: (۱) انسان کی پرورش خوراک سے نہیں ہوتی بلکہ فی الاصل پرورش کنندہ لطفِ خداوندی ہے خوراک تو اسکی ظاہری صورت ہے۔ (۲) اللہ تبارک وتعالیٰ کے جو بے بہا انعامات ہر وقت انسان کو حاصل ہوتے رہتے ہیں اگر ان کے شکریے میں چھری اور تلوار سے گردن کٹوا دی جائے تو بھی حقِ شکر ادا نہیں ہو سکتا (۳) انسان عبادت کرے تو یہ نہ سوچے کہ میں کر رہا ہوں بلکہ یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کروا رہے ہیں اسی کی توفیق سے میں عبادت میں کھڑا ہوں (۴) تسبیح و ذکر الٰہی ایک قسم کی خدا کے دربار کی گدائی ہے اور گداگر کو تکبر اور غرور زیب نہیں دیتا اسی لئے اپنی ذات کو درمیان سے ہٹا دے (۵) یہ اگر مان بھی لیا جائے کہ تو نے بہت بڑی عبادت کی ہے تو کیا تیری یہ عبادت اس کے احسانات و انعامات کا بدل ہو سکتی ہے تو اسی کی جاگیر اور عطا کھا کھا کر تو پلا ہے اسی کے باج و خراج پہ تیرا گزارا ہے پھر تیری عبادت کس شمار میں آ سکتی ہے (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسانی اعضا اگر کارِ خیر میں استعمال ہوتے ہیں تو اس میں صاحبِ اعضاء کا کوئی کمال نہیں بلکہ ذاتِ خداوندی کا کمال ہے جس نے اعضاء سے یہ کام لے لیا (۷) سجدہ بے شک انسان کرتا ہے لیکن سجدے کا ارادہ کون ڈالتا ہے سجدے کی توفیق کون دیتا ہے (۸) خدا کی طرف سے توفیق نہ ہو تو کوئی کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرے (۹) زبان اگر کلمہ پڑھتی ہے تو اس میں زبان کا یا تیرا کمال نہیں ہے کمال اسی خدا کا ہے جس نے زبان کو قوتِ گویائی اور کلمہ پڑھنے کی توفیق بخشی (۱۰) نیکی اور بدی کی پہچان اور اچھے برے کی تمیز آنکھ سے حاصل ہوتی ہے خدا نے اس آنکھ کو زمین و آسمان کی وسعت عطا کی ہے سارے اجرام فلکی و سماوی اس میں سما جاتے ہیں اور یہ سب کے حسن و قبح کو پہچان لیتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱	کیست فہم بودے نشیب و فراز تجھے اونچے نیچے کی سمجھ کیسے ہوتی	گر ایں در نکردے بروئے تو باز اگر اس نے تیرے چہرے پر یہ دروازہ نہ کھولا ہوتا
۲	سر آورد و دست از عدم در وجود سر اور ہاتھوں کو عدم سے وجود میں لایا	دریں جود بنہاد و دراں سجود اس میں سخاوت رکھی اور اس میں سجدہ
۳	وگرنہ کے از دست جود آمدے ورنہ ہاتھ سے سخاوت کب ہو سکتی تھی	محال است کز سر سجود آمدے محال تھا کہ سر سے سجدہ ہوتا
۴	بحکمت زبان داد و گوش آفرید حکمت سے زبان دی اور کان پیدا کیا	کہ باشند صندوق دل را کلید تاکہ وہ دل کے صندوق کی چابی بنیں
۵	اگر نہ زباں قصہ بردا شتے اگر زبان قصہ نہ چلاتی	کس از سر دل کے خبر داشتے تو کوئی دل کے راز سے کب خبر پاتا
۶	وگر نیستے سعی جاسوس گوش اور اگر کان کے جاسوس کی کوشش نہ ہوتی	خبر کے رسیدے بہ سلطان ہوش تو ہوش کے بادشاہ کی خبر کب پہنچتی
۷	مرا لفظ شیریں خوانندہ داد مجھکو پڑھے جانیوالے میٹھے الفاظ دیئے	ترا سمع دراک دانندہ داد تجھے جاننے والے درک رکھنے والے کان عطا کیے
۸	مدام ایں دو چوں حاجباں بر در اند یہ دونوں چپراسیوں کی طرح ہمیشہ دروازے پر رہتے ہیں	ز سلطاں بہ سلطاں خبر مے برند ایک بادشاہ کی دوسرے بادشاہ کو خبر پہنچاتے ہیں
۹	چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست تو اپنے متعلق کیا سوچتا ہے کہ میرا فعل اچھا ہے	ازاں در نگہ کن کہ توفیق اوست اس طرف نگہ کر کہ اسکی توفیق ہے
۱۰	برد بوستاں باں بایوان شاہ باغبان شاہی محل میں لے جاتا ہے	بہ تحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ پھلوں کا تحفہ وہ بھی بادشاہی کے باغ سے

۱۔ کیست کب تجھکو فہم سمجھ بودے ہوتی نشیب نیچ فراز بلند ایں در یہ دروازہ نکردے نہ کرتا وہ بروئے تو تیرے چہرے پر باز کھلا

۲۔ آورد لایا دست ہاتھ عدم نہ ہونا دریں اس میں جود سخاوت بنہاد رکھ دی دراں اس میں سجود سجدہ

۳۔ کے کب دست ہاتھ جود سخاوت آمدے آتی محال ناممکن است ہے کز تر کہ سر سے سجود سجدہ آمدے آتا

۴۔ بحکمت حکمت کے ساتھ داد دی گوش کان آفرید پیدا کیا کہ باشند تاکہ ہوویں کلید چابی

۵۔ قصہ بر داشتے بات کو چلاتی کس کوئی شخص از سر دل دل کے راز سے کے کب خبر داشتے خبر رکھتا

۶۔ نیستے نہ ہوتا سعی جاسوس گوش کان کے جاسوس کی کوشش کے رسیدے کب پہنچتی سلطان ہوش ہوش کا بادشاہ

۷۔ مرا مجھ کو لفظ شیریں میٹھی بات خوانندہ پڑھی جانے والی داد اس نے دی ترا تجھ کو سمع کان دراک سمجھ رکھنے والے دانندہ جاننے والے

۸۔ مدام ہمیشہ ایں دو یہ دونوں چوں مثل حاجباں دربان بر در دروازے پہ اند ہیں

۹۔ چہ اندیشی کیا سوچتا ہے تو از خود اپنے متعلق فعلم میرا فعل نکوست اچھا ہے ازاں در اس طرف نگہ کن نظر کر توفیق اوست اسکی توفیق ہے ۱۰۔ برد لے جاتا ہے بوستاں باں باغباں بایوان شاہ شاہی محل میں ثمر پھل ہم بھی بستان شاہ شاہ کا باغ

تشریح: (۱) انسان کو اونچ نیچ کا پتہ آنکھ ہی کے ذریعے سے ہوتا ہے لہذا آنکھ مادی معرفت کا دروازہ ہے (۲) خدا نے سر دیا تو اس میں سجدہ کی صلاحیت بھی رکھدی اور ہاتھ عطا کئے تو ان کو جود و سخا کا ذریعہ بنایا (۳) اگر اللہ ہی نے یہ صلاحیتیں سر اور ہاتھ کو نہ بخشی ہوتیں تو نہ کوئی سر سجدہ کرتا نہ کسی کا ہاتھ سخاوت کا مظاہرہ کرتا (۴-۵) دل میں جو کچھ جاتا ہے کان کے ذریعے سے جاتا ہے اور جو کچھ نکلتا ہے زبان کے ذریعے سے نکلتا ہے تو کان اور زبان دل کی چابی ہوئے یہی چابی لگا کر دل سے کچھ نکالا اور رکھا جا سکتا ہے (۶) دماغ جو خبریں حاصل کرتا ہے وہ بھی اکثر کان ہی کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہیں تو گویا کان دماغ کا جاسوس ہوا (۷) کسی کو خدا نے بہترین خوش بیان زبان دے دی اور کسی کو توجہ سے سننے اور قبول کرنے کا کان بخش دیا (۸) زبان اور دل گویا دو دربان ہیں جو ایک بادشاہ یعنی بولنے والے کے دل کی بات دوسرے بادشاہ یعنی سننے والے کے دل تک پہنچاتے ہیں (۹) اس لئے انسان کو اپنے عمل پر مفتون نہیں ہونا چاہئے کہ اس نے کار خیر کی توفیق بخشی (۱۰) انسان جو عبادت بھی کرتا ہے مشیت و توفیق الٰہی سے کرتا ہے تو گویا شاہی باغ سے پھل فروٹ حاصل کر کے خدمت شاہ میں تحفہ پیش کر دیا جاتا ہے تو اس میں تحفہ لانے والے کا کیا کمال ہوا کمال تو بادشاہ کا ہے جس نے اسے قبول کر لیا اور لانے والے کو نواز دیا۔

Scanned by CamScanner

حکایت سفر ہندوستان وضلالت بُت پرستاں

ہندوستان کے سفر اور بت پرستوں کی گمراہی کا قصہ

1 بتے دیدم از عاج در سومنات — مرصّع چو در جاہلیت منات
میں نے سومنات میں ہاتھی دانت کا ایک بت دیکھا — جو ایسے مرصّع تھا جیسے جاہلیت میں منات

2 چناں صورتش بستہ تمثال گر — کہ صورت نہ بندد ازاں خوبتر
مورتی بنانیوالے نے اسکی ایسی صورت بنائی — کہ اس سے اچھی صورت نہیں بن سکتی

3 ز ہر ناحیت کارواں ہا رواں — بدیدار آں صورت بے رواں
ہر طرف سے قافلے رواں تھے — اس بے جان صورت کے دیدار کے لئے

4 طمع کردہ رایانِ چین و چگل — چو سعدی دفا زاں بت سنگدل
چین وچگل کے رائے صاحبان طمع کئے ہوئے تھے — سعدی کیطرح اس سنگدل بت سے وفا کی

5 زباں آوراں رفتہ از ہر مکاں — تضرع کناں پیش آں بے زباں
زبان داں لوگ ہر طرف سے پہنچے، — گڑگڑاتے ہوتے اس بے زبان کے آگے

6 فرو ماندم از کشف آں ماجرا — کہ حیّے جمادے پرستد چرا
میں اس ماجرے کی تحقیق سے عاجز آگیا — کہ زندہ آدمی بے جان کو کیوں پوجتے ہیں

7 مغے راکہ بامن سروکار بود — نکو گوئی وہم حجرہ و یار بود
ایک بت پرست جس کا میرے ساتھ تعلق تھا — خوش گفتار ہم حجرہ اور یار تھا

8 بنرمی بپرسیدم اے برہمن — عجب دارم از کار ایں بقعہ من
میں نے نرمی سے پوچھا کہ اے برہمن — میں اس علاقے کے کاروبار سے متعجب ہوں

9 کہ مدہوش ایں ناتواں پیکر اند — مقیّد بچاہ ضلال اندر اند
سبھی لوگ اس بے طاقت مجسمے کے فریفتہ ہیں — گمراہی کے کنوئیں میں قیدی ہیں

۱۔ ہندوستان ایشیاء کا ایک بڑا ملک جس کی اکثر آبادی بت پرست ہے اور وہ ایران کے جنوب مشرق میں واقع ہے ضلالت گمراہی بت پرستاں بتوں کے پجاری

۲۔ بتے ایک بت دیدم میں نے دیکھا عاج ہاتھی دانت سومنات جونا گڑھ میں ایک بت خانہ تھا جسے محمود غزنوی نے تباہ کر دیا تھا اب ہندوستانی حکومت نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا ہے

۳۔ چناں ایسا صورتش اسکی صورت بستہ باندھی تمثال گر مورتی بنانیوالا نہ بندد نہیں بنا سکتا ازاں اس سے خوبتر زیادہ خوبصورت

۴۔ زہر ناحیت ہر طرف سے کارواں ہا قافلے رواں جاری بدیدارِ آں اس کے دیدار کیلئے صورت بے رواں بے جان صورت

۵۔ طمع کردہ طمع کئے ہوئے رایاں جمع رائے جو راجپوت کا مخفف ہے چین مشرق بعید کا ایک بڑا ملک جس کی آبادی دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور اکثریت کمیونزم پہ ایمان رکھتی ہے۔ چگل خراسان کا ایک علاقہ چو مثل سعدی مصنف زاں اس سے بتِ سنگدل پتھر دل بت

۶۔ زباں آوراں زبان لانے والے یعنی ادیب رفتہ گئے تضرع کناں زاری کرتے ہوئے پیش آں بے زباں اس بے زبان کے آگے

۷۔ فرو ماندم عاجز رہ گیا میں کشف آں ماجرا اس ماجرے کی تحقیق حیّے زندہ آدمی جمادے بے جان پرستد پوجتا ہے چرا کیوں ۸۔ مغے را ایک بت پرست کو بامن میرے ساتھ سروکار تعلق بود تھا نکو گوئی اچھا بولنے والا ہم حجرہ ایک حجرہ میں رہنے والا ۹۔ بنرمی بپرسیدم میں نے نرمی سے پوچھا عجب دارم میں تعجب رکھتا ہوں کار ایں بقعہ اس علاقے کا کام من میں ۱۰۔ مدہوش ایں ناتواں اس بے طاقت کے فریفتہ پیکر جسم اند ہیں مقیّد قید کیا ہوا بچاہِ ضلال گمراہی کے کنویں میں اند ہیں۔

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ضلالت وہدایت خدا کے ہاتھ میں ہے اگر وہ ہدایت نہ دے تو اچھے بھلے عقیل وفہیم انسان پتھروں اور بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور انکو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ بے جان پتھر معبود بننے کے قابل نہیں۔ (۲) شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سیاحت سومنات علاقہ بمبئی میں ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک بت دیکھا۔ وہ اسی طرح سجایا ہوا تھا کہ جیسے مکّہ کے لوگ دورِ جاہلیت میں اپنے بت منات کو سجایا کرتے تھے (۳) اس کی صورت اتنی موزوں اور متناسب بنی ہوئی تھی کہ اس سے اچھی بنا ناممکن نہیں (۴) اس بے جان مجسمے کو دیکھنے کے لئے لوگ دور دراز کا سفر کر کے آتے تھے (۵) چین وچگل کے سردار اور راؤ صاحبان اس بت سے وفا کی موہوم امید اس طرح لیکر آتے جیسے سعدی کو سنگدل محبوبوں سے وفا کی امید ہے حالانکہ وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی (۶) بڑے بڑے ادیب اور مقرر اس بے زبان کے سامنے آکر گڑگڑاتے تھے (۷) مجھے یہ بات سمجھ نہ آئی کہ جاندار اور ذی عقل لوگ اس بے جان مجسمے کو کیوں پوجتے ہیں (۸-۹-۱۰) ایک جہنت جو میرا یار اور ہمنشیں تھا میں نے اس سے بڑی نرمی سے سوال کیا کہ اس علاقے کی راہ ورسم سے میں بڑا حیراں ہوں کہ اچھے بھلے عقلمند لوگ اس بے جان اور بے طاقت پتھر پہ کیوں لٹو ہو رہے ہیں بھلا اس سے بڑی گمراہی بھی کوئی اور

۱ نہ نیروے دستش نہ رفتار پائے — ورش لفگنی برنخیزد زجائے
نہ اس کے ہاتھوں میں طاقت نہ پاؤں میں رفتار — اگر تو اسے گرادے تو جگہ سے اٹھ نہ سکے

۲ نہ بینی کہ چشمانش از کہرباست — وفا جستن از سنگ چشماں خطاست
تو نہیں دیکھتا کہ اس کی آنکھیں کہربائی پتھر کی ہیں — پتھر کی آنکھ والوں سے وفا ڈھونڈنا غلطی ہے

۳ بریں گفتم آں دوست دشمن گرفت — چوں آتش شد از خشم و در من گرفت
میرے اس کہنے پہ اس دوست نے مجھے دشمن بنالیا — غصے کی وجہ سے آگ بگولا بن کر میرے اندر لگ گیا

۴ مغاں راخبر کرد و پیران دیر — ندیدم دراں انجمن روئے خیر
اس نے پجاریوں اور بت خانے کے پروہتوں کو اطلاع کردی — میں نے اس محفل میں خیر کا چہرہ نہ دیکھا

۵ چو آں راہِ کج پیش شاں راست بود — رہ راست در چشم شاں کج نمود
جب وہ ٹیڑھی راہ ان کے نزدیک سیدھی تھی — تو سیدھی راہ انکی نظر میں ٹیڑھی لگی

۶ کہ مرد ارچہ دانا و صاحبدل است — بہ نزدیک بے دانشاں جاہل است
کیونکہ آدمی اگرچہ دانا اور صاحبدل ہے — پر بے دانشوں کے نزدیک جاہل ہے

۷ فرو ماندم از چارہ ہمچوں غریق — بروں از مدارا نہ دیدم طریق
ڈوبنے والے کی طرح میں تدبیر سے عاجز آگیا — چاپلوسی کے سوا میں نے راستہ نہ پایا

۸ چو بینی کہ جاہل بہ کیں اندر است — سلامت بہ تسلیم و لین اندر است
جب تو دیکھے کہ جاہل کینے میں مبتلا ہے — تو سلامتی مان لینے اور نرمی کرنے میں ہے

۹ مہیں برہمن را ستودم بلند — کہ اے پیر تفسیر استا و زند
بڑے برہمن کی میں نے بہت تعریف کی — کہ اے اوستا اور ژند کے شیخ التفسیر

۱۰ مرا نیز با نقش ایں بت خوش است — کہ شکلے خوش و صورتے دلکش است
مجھے بھی اس بت کے نقش و نگار اچھے لگتے ہیں — کیونکہ خوبصورت اور دلکش ہے

۱۔ نیروئے طاقت دستش اس کا ہاتھ رفتارِ پائے پاؤں کو چلنے کی طاقت ورش اور اگر اس کو لفگنی گرادے تو برنخیزد سر اٹھ سکے زجائے جگہ سے

۲۔ نہ بینی نہیں دیکھتا تو چشمانش اس کی آنکھیں کہربا ایک زرد رنگ کا پتھر جسے ہندی میں کہرور کہتے ہیں جستن ڈھونڈنا سنگ چشماں پتھر کی آنکھ والے خطا است غلطی ہے

۳۔ بریں گفتم میرے اس کہنے پر دشمن گرفت مجھ کو دشمن سمجھ لیا چوں مثل آتش آگ شد ہوگیا در من میرے اندر گرفت لگ گئی

۴۔ مغاں پجاری خبر کرد خبر کردی پیرانِ دیر بت خانے کے پروہت ندیدم میں نے نہیں دیکھا دراں انجمن اس انجمن میں روئے خیر خیر کا چہرہ

۵۔ چو جب آں راہ کج وہ ٹیڑھی راہ پیش شاں ان کے سامنے راست سیدھا بود تھا راہِ راست سیدھی راہ چشم شاں انکی آنکھ کج ٹیڑھی نمود دکھائی دی

۶۔ ارچہ اگرچہ دانا عقلمند صاحبدل دل والا است ہے بے دانشاں بے سمجھ لوگ جاہل ان پڑھ

۷۔ فرو ماندم عاجز رہا میں چارہ علاج ہمچوں کی غریق ڈوبنے والے کی طرح بروں باہر مدارا چاپلوسی نہ دیدم نہیں دیکھا میں نے طریق راستہ

۸۔ چو بینی جب تو دیکھے جاہل ان پڑھ بہ کیں کینے میں ست ہے سلامت سلامتی تسلیم مان لینا لین نرمی

۹۔ مہیں بڑا برہمن ہندوؤں کی ایک قوم جو اعلیٰ تسلیم کی گئی ہے ستودم میں نے تعریف کی پیر تفسیر تفسیر کے پیر استا و ژند ژند ایک کتاب ہے جو زرتشت کی لکھی ہوئی ہے اور استا اسکی شرح ہے گویا شرح اور متن دونوں کے ماہر ۱۰۔ مرا مجھ کو نیز بھی نقش ایں بت اس بت کا نقش خوش است اچھا لگتا ہے شکلے خوش خوبصورت دلکش دل کو کھینچنے والی است ہے

تشریح: (۱) جو نہ پکڑ سکتا ہے نہ چل سکتا ہے کوئی اسے دھکا دے دے تو وہ اپنے آپ اٹھ نہیں سکتا (۲) کہربائی پتھر کی اس کی آنکھیں بنی ہوئی ہیں جن سے تنگ نظری اور بیوفائی ٹپکی پڑتی ہے (۳) میری یہ بات سنتے ہی وہ دوست آگ بگولا ہوگیا اور اس نے دشمنی کا روپ دھار لیا (۴) اس نے تمام پجاریوں اور پروہتوں کو خبر کر دی کہ یہ شخص خطرناک اور بے دین ہے مجھے ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آنے لگا (۵) چونکہ وہ گمراہی کو راہ راستی سمجھ رہے تھے اس لئے میرا راہ راست انکو ٹیڑھا اور غلط نظر آیا (۶) آدمی کتنا ہی عقلمند اور صاحب علم ہو بے عقلوں کو وہ جاہل ہی دکھائی دیتا ہے (۷) اس وقت میری حالت بالکل ڈوبنے والے کی سی تھی جو تنکے کا بھی سہارا ڈھونڈتا ہے میں نے سوچا کہ اب خوشامد اور چاپلوسی سے جان بچاؤ (۸) جاہل غصے سے بھرا ہوا ہو تو اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اور نرمی اختیار کر کے سلامتی پالو۔ (۹) میں نے بڑے پروہت کی تعریف میں قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا کہ تم تو اوستا اور ژند کے شیخ التفسیر ہو (۱۰) میں اس بت سے بداعتقاد نہیں ہوں اس کے نقش و نگار مجھے بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں اس کی صورت بڑی دلکش ہے

Scanned by CamScanner

۱ بدیع آیدم صورتش در نظر — ولیکن ز معنی ندارم خبر
مجھے اس کی صورت عجیب لگتی ہے — لیکن میں معنی کی خبر نہیں رکھتا

۲ کہ سالوکِ ایں منزلم عنقریب — بد از نیک نادر شناسد غریب
کیونکہ میں اس منزل کا نیا نیا سالک ہوں — مسافر آدمی اچھے بُرے کی پہچان کم ہی کرتا ہے

۳ تو دانی کہ فرزین ایں رقعہ — نصیحت گر شاہِ ایں بقعہ
تو جانتا ہے کیونکہ اس بساط کا فرزین ہے — اس علاقے کے بادشاہ کا مشیر ہے

۴ عبادت بہ تقلید گمراہی است — خنک رہروے راکہ آگاہی است
دیکھا دیکھی کی عبادت گمراہی ہے — وہ مسافر مبارک ہے جو باخبر ہے

۵ چہ معنی است در صورت ایں صنم — کہ اول پرستندگانش منم
اس بت کی صورت میں کیا حقیقت ہے — میں تو اس کا سب سے پہلا پجاری ہوا

۶ برہمن ز شادی برافروخت روئے — پسندید و گفت اے پسندیدہ گوئی
برہمن کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا — میری بات پسند کی اور کہا اے اچھی بات کہنے والے

۷ سوالت صوابست و فعلت جمیل — بمنزل رسد ہر کہ جوید دلیل
تیرا سوال درست ہے اور تیرا فعل عمدہ — جو دلیل ڈھونڈتا ہے منزل پہ پہنچ جاتا ہے

۸ بسے چوں تو گردیدم اندر سفر — بتاں دیدم از خویشتن بے خبر
میں تیری طرح سفر میں بہت گھوما ہوں — سب بت اپنے آپ سے بے خبر دیکھے

۹ جز ایں بت کہ ہر صبح ازیں جا کہ ہست — برارد بہ یزداں داد ار دست
سوائے اس بت کے کیونکہ یہ جس جگہ ہے وہاں سے ہر صبح — منصف خدا کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے

۱۰ وگر خواہی امشب ہمیں جا بباش — کہ فردا شود سرِ ایں بر تو فاش
تو اگر چاہے تو آج یہیں ٹھہر جا — تاکہ کل صبح تجھ پہ یہ راز فاش ہو جائے

۱۔ بدیع عجیب آیدم آتی مجھکو صورتش اسکی صورت معنی حقیقت ندارم نہیں رکھتا ہیں
۲۔ سالوک ایں منزلم میں اس منزل کا سالک ہوں یعنی مسافر ہوں عنقریب نیا نیا بد برا نادر کم شناسد پہچانتا ہے غریق ڈوبنے والا
۳۔ دانی تو جانتا ہے فرزین شطرنج کا مہرہ جسے وزیر بھی کہتے ہیں نصیحت گر نصیحت کرنیوالا شاہِ ایں بقعہ اس علاقے کا بادشاہ
۴۔ تقلید دیکھا دیکھی پیروی کرنا خنک مبارک رہروے کہ جو مسافر کہ آگاہی خبر داری
۵۔ چہ معنی کیا حقیقت ہے ایں صنم یہ بت اول پہلا پرستندگانش اس کے پوجنے والے منم میں ہوں
۶۔ شادی خوشی برافروخت روشن ہو گیا روئے چہرہ پسندید اس نے پسند کی گفت کہا پسندیدہ گوی پسند کی بات کہنے والے
۷۔ صوابست درست ہے فعلت تیرا فعل جمیل اچھا منزل پر رسد پہنچ جاتا ہے ہر کہ جو کوئی کہ جوید ڈھونڈنے دلیل رہنما
۸۔ بسے بہت چوں تو تیری طرح گردیدم گھوما ہوں میں بتاں بت دیدم دیکھے میں نے از خویشتن اپنے آپ سے
۹۔ جز ایں بت سوائے اس بت کے ازیں جا کہ ہست جہاں کہ ہے برارد لاتا ہے یزداں خدا دادار انصاف کرنیوالا خدا دست ہاتھ
۱۰۔ وگر اور خواہی تو چاہے امشب آج رات ہمیں جا اسی جگہ بباش رہ جا فردا کل آئندہ شود ہو دیگا سر ایں اس کا راز بر تو تیرے اوپر فاش ظاہر

تشریح: (۱-۲) مجھے اس کی صورت تو بڑی اچھی لگتی ہے لیکن میں اسکی حقیقت سے بے خبر ہوں کیونکہ میں اس راہ میں نووارد ہوں اور مسافر کو نیک و بد کا جلدی علم نہیں ہوتا (۳) یہاں رقعہ سے مراد ہند و ڈ کے اصول و ضوابط اور فرزین سے مراد ان کا ماہر ہے شاہ سے مراد بت خانے کا بڑا پروہت اور بقعہ سے مراد بت خانہ ہے گویا تو یہاں کے طور طریق کو خوب سمجھتا ہے کیونکہ بڑے مہنت کا مقرب ہے۔ (۴) دیکھا دیکھی کی عبادت بے فائدہ ہے اس لئے میں اسکی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ مسافر وہ کامیاب ہوتا ہے جو راستے کے نشیب و فراز سے واقف ہو (۵) اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس بت پرستی کی کیا حقیقت ہے تو میں اس بت کا سب سے پہلا پجاری بن جاؤں (۶-۷) میری یہ تقریر سن کر برہمن بہت خوش ہوا اس کی تو باچھیں کھل گئیں کہنے لگا اے خوش گفتار آدمی تیرا سوال بالکل صحیح اور تیرا طرز عمل خوب ہے جو شخص بھی تیری طرح کسی تجربہ کار کو رہنما مان لیتا ہے وہ ضرور اپنی منزل پہ پہنچ جاتا ہے (۸-۹) میں نے بھی بڑی سیاحت کی ہے شہر شہر کا پانی پیا ہے قسم قسم کے بت دیکھے ہیں لیکن مجھے کسی بت میں کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی ہاں اس بت کی ایک ظاہر و باہر کرامت ہے جس کو دیکھ کر اسکی بزرگی کا قائل ہو گیا (۱۰) اگر تو بھی وہ کرامت دیکھنا چاہتا ہے تو رات یہیں بسر کر علی الصباح یہ سب کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تم اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لینا۔

Scanned by CamScanner

۱ شب آں جا ببودم بفرمانِ پیر — چو بیزن بہ چاہِ بلا در اسیر
پروہت کے حکم پر میں رات وہاں رہا — جیسے بیزن مصیبت کے کنویں میں قید تھا

۲ شبے ہمچو روزِ قیامت دراز — مغاں گردِ من بے وضو در نماز
وہ رات روزِ قیامت کی طرح لمبی تھی — بت پرست میرے گرد بے وضو نماز میں تھے

۳ کشیشان ہرگز نیازردہ آب — بغلہا چو مردار در آفتاب
مہنت جنہوں نے پانی کو کبھی تکلیف نہ دی تھی — بغلیں ایسی جیسی دھوپ میں مردار ہو

۴ مگر کردہ بودم گناہِ عظیم — کہ بردم دراں شب عذابِ الیم
شاید میں نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا تھا — جو اس رات دردناک عذاب برداشت کرنا پڑا

۵ ہمہ شب دریں قیدِ غم مبتلا — یکم دست بر دل یکے بر دعا
ساری رات اسی قیدِ غم میں مبتلا رہا — میرا ایک ہاتھ دل پر اور ایک دعا پر تھا

۶ کہ ناگاہ دہل زن فرو کوفت کوس — بخواند از قفا برہمن چو خروس
کہ اچانک نقارچی نے نقارہ بجا دیا — پیچھے سے برہمن مرغ کی طرح چلایا

۷ خطیبِ سیہ پوشِ شب بے خلاف — بر آورد شمشیرِ روز از غلاف
رات کے سیاہ پوش خطیب نے کسی جھگڑے کے بغیر — دن کی تلوار نیام سے نکال لی

۸ فتاد آتشِ صبح در سوختہ — بیک دم جہانے شد افروختہ
صبح کی آگ گھاس پھوس میں جا لگی — ایک دم جہان روشن ہو گیا

۹ تو گفتی کہ در خطۂ زنگبار — زیک گوشہ ناگہ آمد تتار
تو کہے کہ زنجبار کے علاقے میں — کہ اچانک ایک کونے سے تاتاری گھس گئے

۱۰ مغانِ تبہ رائے ناشستہ روئے — بدیر آمدند از در و دشت و کوئے
بے عقل پجاری بغیر منہ دھوئے — گھروں کوچوں اور جنگل سے بت خانہ میں گئے

۱۔ شب رات آں جا وہاں ببودم رہا میں بفرمانِ پیر بوڑھے کے حکم سے چو مثل بیزن ایران کا ایک شہزادہ جسے افراسیاب نے کنویں میں قید کر دیا تھا چاہِ بلا مصیبت کا کنواں اسیر قیدی
۲۔ شبے ایک رات ہمچو مثل روزِ قیامت قیامت کا دن دراز لمبی مغاں پجاری گردِ من میرے ارد گرد
۳۔ کشیشاں جمع اس کی قسیساں ہے برہمنوں کے سردار مراد بڑے مہنت نیازردہ نہ ستاتے ہوئے آب پانی بغلہا بغلیں چو مثل آفتاب دھوپ[۴] مگر شاید کردہ بودم کیا تھا میں نے عظیم بڑا
۵۔ ہمہ شب ساری رات دریں قیدِ غم اس غم کی قید میں مبتلا پڑا ہوا یکم دست میرا ایک ہاتھ یکے ایک
۶۔ ناگاہ اچانک دہل زن ڈھول بجانے والا فرو کوفت کوٹ دیا کوس نقارہ بخواند پکارا قفا پیچھا یا گدی چو خروس مثل مرغے کے
۷۔ خطیب خطبہ دینے والا سیہ پوش کالے کپڑے پہننے والا بے خلاف بغیر اختلاف کے بر آورد نکال لی شمشیرِ روز دن کی تلوار غلاف نیام
۸۔ فتاد پڑ گئی آتشِ صبح صبح کی آگ سوختہ گھاس پھونس شد افروختہ روشن ہو گیا
۹۔ تو گفتی تو کہے خطۂ زنگبار زنجی بار کا علاقہ یہ حبشیوں کا ایک جزیرہ ہے زیک گوشہ ایک کونے سے ناگہ آمد اچانک آگھسے تتار تتاری چنگیز خاں کی قوم
۱۰۔ مغاں جمع مغ تبہ رائے خراب رائے والے ناشستہ روئے منہ دھوئے بغیر بدیر بت خانہ میں آمدند آ گئے در دروازہ دشت جنگل کوئے کوچہ

تشریح: (۱) اس مہنت کی پیشکش پر میں نے رات وہاں گزارنے کا فیصلہ کر لیا رات بھر میں اس طرح مصیبت اور وحشت میں مبتلا رہا جیسے رستم کا بھانجا بیزن افراسیاب کے حکم سے کنوئیں میں قید ہو کر سخت پریشان تھا (۲) وہ رات مجھے روزِ قیامت کی طرح دراز معلوم ہوتی تھی پجاری میرے ارد گرد اپنے طریق پر عبادت میں مصروف تھے (۳) ایسے ایسے مہنت تھے جنہوں نے کبھی پانی کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اور گندہ بدنی کی وجہ سے انکی بغلوں سے مردار جیسی بدبو آتی تھی (۴) میرا کوئی سابقہ گناہ میرے پیش آ گیا تھا جو یہ دردناک عذاب مجھے برداشت کرنا پڑا۔ (۵) میں ساری رات غمگین رہا کبھی بیقرار ہو کر دل پکڑتا اور کبھی مضطرب ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا (۶) اچانک صبح کا نقارہ بج گیا برہمنوں نے بطور اذان کچھ کلمات کہے جیسے مرغا کُکڑوں کوں کی آواز نکالتا ہے (۷) خطیبِ سیہ پوش سے مراد رات ہے اور شمشیرِ روز سے مراد سورج ہے یعنی رات ختم ہو گئی اور دن نکل آیا (۸) آتشِ صبح سے مراد سورج کی شعاعیں ہیں اور سوختہ سے مراد رات کی بچی کھچی سیاہی ہے یعنی سورج نے اندھیرا دور کر دیا (۹) زنجبار حبشیوں کا جزیرہ ہے جہاں کے باشندے سیاہ فام ہوتے ہیں اور تتار منگولیا صوبہ چین کو کہتے ہیں۔ جہاں سے مشہور ظالم فاتح چنگیز خاں نے اپنی فوج بھرتی کی تھی۔ اور وہ سفید فام تھے یہاں حبشی سے مراد رات اور تتاری سے مراد دن ہے (۱۰) یعنی ہر طرف سے پجاری بے وضو جوق در جوق بت خانہ میں آ گئے۔

۱ کس از مرد در شہر و برزن نماند
شہر اور محلے میں کوئی شخص نہ رہا
دراں بت کدہ جائے ارزن نماند
اس بت کدے میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی

۲ من از غصہ رنجور و از خواب مست
میں غصے سے غمگین اور نیند سے مست تھا
کہ ناگاہ تماثیل برداشت دست
کہ اچانک مورتیوں نے ہاتھ اٹھا دیئے

۳ بیک بار ازیں ہا برآمد خروش
ان سے ایک دم شور اٹھا
تو گفتی کہ دریا درآمد بجوش
تو کہے کہ دریا جوش میں آ گیا

۴ چوں بت خانہ خالی شد از انجمن
جب بھیڑ سے بت خانہ خالی ہو گیا
برہمن نگاہ کرد خنداں بمن
تو برہمن نے ہنستے ہوئے میری طرف دیکھا

۵ کہ دانم ترا پیش مشکل نماند
کہ میرے خیال میں اب تیرے سامنے مشکل نہیں رہی ہوگی
حقیقت عیاں گشت و باطل نماند
حقیقت ظاہر ہو گئی اور باطل چھٹ گیا

۶ چو دیدم کہ جہل اندرو محکم است
جب میں نے دیکھا کہ اسمیں جہالت مضبوط ہے
خیالِ محال اندرو مدغم است
ناممکن خیال اسمیں گھسا ہوا ہے،

۷ نیارستم از حق دگر ہیچ گفت
پھر میں مزید حق نہ کہہ سکا
کہ حق ز اہل باطل بباید نہفت
کیونکہ حق باطل پرستوں سے چھپانا چاہیے

۸ چو بینی زبردست را زبردست
جب تو زبردست کے سامنے کمزور ہو
نہ مردی بود پنجۂ خود شکست
تو اپنا پنجہ تڑوانا بہادری نہیں ہے

۹ زمانے بسالوس گریاں شدم
میں کچھ دیر مکر سے روتا رہا
کہ من زانچہ گفتم پشیماں شدم
کہ میں اپنے کئے سے شرمندہ ہوں

۱۰ بگریہ دلِ کافراں کرد میل
رونے سے کافروں کا دل نرم ہو گیا
عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل
پتھر اگر سیلاب سے پلٹ جائے تو کوئی تعجب نہیں

۱۔ کس کوئی شخص برزن کوچہ محلہ نماند نہ رہا دراں بت کدہ اس بت خانہ میں جائے ارزن چینا رکھنے کی جگہ

۲۔ من میں رنجور غمگین خواب نیند ناگاہ اچانک تماثیل جمع تمثال مورتی برداشت اٹھایا دست ہاتھ

۳۔ بیک بار ایک دم ازیں ہا ان سے برآمد آیا تو گفتی تو نے کہا درآمد آیا بجوش جوش میں

۴۔ چوں جب خالی شد خالی ہو گیا انجمن لوگوں کی بھیڑ نگاہ کرد نظر کی خنداں ہنستے ہوئے بمن میری طرف

۵۔ دانم میں جانتا ہوں ترا پیش تیرے سامنے نماند نہیں رہی عیاں گشت ظاہر ہو گئی باطل نماند باطل نہ رہا

۶۔ چو دیدم جب میں نے دیکھا جہل جہالت اندرو اس کے اندر محکم سخت مضبوط ہے محال ناممکن مدغم ملا ہوا است ہے

۷۔ نیارستم نہ طاقت رکھی میں نے دگر پھر ہیچ گفت کچھ کہنے کی اہل باطل ناحق والے بباید نہفت چھپانا چاہیے۔

۸۔ چو بینی جب تو دیکھے زبردست طاقتور زیردست کمزور نہ مردی بود بہادری نہ ہو وے پنجۂ خود اپنا پنجہ شکست لڑانا

۹۔ زمانے کچھ دیر بسالوس مکر سے گریاں شدم رونے والا ہو گیا من میں زاں چہ گفتم جو کچھ میں نے کہا اس سے پشیماں شرمندہ بگریہ رونے سے دلِ کافراں کافروں کا دل کرد میل رغبت کی یا جھک گیا عجب نیست تعجب نہیں ہے سنگ پتھر ار اگر بگردد بدل جائے بسیل سیلاب سے

تشریح: (۱) پوری آبادی عبادت کے لئے امڈ کر بت خانہ میں آ گئی حتیٰ کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی (۲) میں ساری رات کا جگا ہوا اور غصے سے بھرا ہوا تھا کہ ایک دم بت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے (۳) اس کا ہاتھ اٹھانا تھا کہ لوگوں میں ایسا جوش پیدا ہوا جیسے دریا میں طغیانی آتی ہے (۴) پھر سارے لوگ فارغ ہو کر چلے گئے تو برہمن نے معنی خیز نظروں سے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا (۵) کہ اب ساری حقیقت تیرے سامنے کھل گئی ہے لہذا تیرے شکوک و شبہات دور ہو جانے چاہئیں (۶-۷) میں نے سوچا کہ اس کے دل میں کفر بہت پختہ ہے ناممکن خیالات اس میں گھر کر چکے ہیں لہذا وعظ و نصیحت اس کے لئے بیکار ہے حق کو اس کے سامنے پیش کر کے ذلیل نہیں کرنا چاہیئے (۸) مد مقابل اگر زبردست ہو تو اس سے مقابلہ کر کے خواہ مخواہ اپنا ہاتھ پاؤں نہیں تڑوانا چاہیئے (۹) میں جھوٹ موٹ سے رونے لگا اور کہا مجھے اپنی بات پہ ندامت ہے جو میں نے بت کے بارے میں کہی تھی (۱۰) میرے رونے سے کافروں کے دل موم ہو گئے کیونکہ سیلاب تو پتھروں کو بھی بہا کرلے جاتا ہے۔

۱ دویدند خدمت کناں سوئے من | بعزت گرفتند بازوئے من
وہ خدمت کرنے کے لئے میری طرف دوڑے | عزت سے میرا ہاتھ پکڑ لیا

۲ شدم عذر گویاں بر شخص عاج | بکرسی زر کوفت بر تخت ساج
میں ہاتھی دانت کے مجسمے کے پاس معذرت کیلئے گیا | جو ساگوان کے تخت اور سونے کی جڑاؤ کرسی پر بیٹھا تھا

۳ ببتک را یکے بوسہ دادم بدست | کہ لعنت برو باد و بر بت پرست
میں نے ذلیل بت کے ہاتھ کو بوسہ دیا | کہ اس پر اور اس کے پجاری پر لعنت ہو

۴ بتقلید کافر شدم روز چند | برہمن شدم در مقالات زند
چند دن میں بھی دیکھا دیکھی کافر بن گیا | زند کے منتروں میں برہمن ہو گیا

۵ چو دیدم کہ در دیر گشتم امیں | نہ گنجیدم از خرمی در زمیں
جب میں نے دیکھا کہ بت خانہ میں اعتبار بن گیا ہوں | میں خوشی سے زمین میں نہ سمایا

۶ در دیر محکم بہ بستم شبے | دویدم چپ و راست چوں عقربے
میں نے ایک رات بت خانے کا دروازہ مضبوطی سے بند کر لیا | اور بچھو کی طرح دائیں بائیں دوڑا

۷ نگہ کردم از زیر تخت و زبر | یکے پردہ دیدم مکلل بہ زر
میں نے تخت کے اوپر نیچے دیکھا | تو ایک پردہ نظر آیا جس پر سونے کا کام کیا ہوا تھا

۸ پس پردہ مطرانے آذر پرست | مجاور سر ریسمانے بدست
پردے کے پیچھے ایک آتش پرست پروہت | بیٹھا تھا جس کے ہاتھ میں رسی کا سرا پکڑا ہوا تھا

۹ بفورم ازاں حال معلوم شد | چو داؤد کاہن برو موم شد
مجھے فی الفور معلوم ہو گیا | داؤد علیہ السلام کی طرح جن پر لوہا موم ہو جاتا تھا

۱۰ کہ ناچار چو در کشد ریسماں | برآرد صنم دست فریاد خواں
کہ لامحالہ جب وہ رسی کھینچتا ہے | تو بت دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے

۱۔ دویدند وہ دوڑے خدمت کناں خدمت کرنے والے سوئے من میری طرف گرفتند پکڑا انھوں نے بازوئے من میرا بازو
۲۔ شدم گیا میں عذر گویاں عذر بیان کرنے والا بر شخص عاج ہاتھی دانت کے مجسمے پر بکرسی زر کوفت سونا مڑھی ہوئی کرسی تخت ساج ساگوان کا تخت
۳۔ بتک ذلیل بت یکے ایک دادم دیا میں نے بدست ہاتھ پر برو اس پر باد ہووے بر بت پرست بت پوجنے والے پر
۴۔ بتقلید دیکھا دیکھی سے کافر شدم کافر ہو گیا میں روز چند چند دن شدم ہو گیا میں مقالات زند ژند کے مضامین
۵۔ چو دیدم جب میں نے دیکھا دیر بت خانہ گشتم امیں میں امانت دار ہو گیا ہوں نہ گنجیدم نہ سمایا میں خرمی خوشی
۶۔ در دیر بت خانے کا دروازہ محکم مضبوط بہ بستم بند کیا میں نے شبے ایک رات دویدم دوڑا میں چپ و راست بائیں اور دائیں چوں مثل عقربے بچھو
۷۔ نگہ کردم دیکھا میں نے مکلل پالش کیا ہوا بہ زر سونے سے زیر تخت تخت کے نیچے زبر اوپر یکے ایک دیدم دیکھا میں نے
۸۔ پس پردہ پردہ کے پیچھے مطرانے بڑا پروہت آذر پرست آگ پوجنے والا مجاور پاس بیٹھنے والا سر ریسمانے ایک رسی کا سرا بدست ہاتھ میں ۹۔ بفورم جلدی مجھکو ازاں حال اس حالت سے معلوم شد معلوم ہو گیا چو مثل داؤد علیہ السلام ایک مشہور پیغمبر جن کے ہاتھ میں معجزانہ طور پر لوہا موم ہو جاتا تھا کاہن کہ لوہا بر وے اسیر شد ہو گیا ۱۰۔ ناچار لازماً چو جب در کشد کھینچتا ہے ریسماں رسی بر آرد نکالتا ہے صنم پتھر دست ہاتھ فریاد خواں فریاد کرتا ہوا یعنی دعا کرتا ہوا

تشریح: (۱) وہ میرے اعزاز کے لئے دوڑ کر آئے اور ادب سے میرا ہاتھ تھام لیا (۲) میں بھی بطور عذر خواہی بت کے پاس گیا جہاں وہ ساگوان کے تخت اور سونا مڑھی کرسی پہ براجمان تھا (۳) ذلیل بت کے ہاتھ پہ میں نے دکھاوے کا بوسہ دیا کیونکہ اس کے حقیقتاً پوجنے والے تو خدا کی لعنت کے مستحق ہیں (۴) چند دن کے لئے میں بھی دکھاوے کا کافر بن گیا اور ژند پا ژند کے منتر پڑھنے لگا (۵) میری اس منافقانہ کاروائی سے سارے پروہتوں کو میرے اوپر اعتبار آ گیا اور میں اپنی کامیابی سے بڑا خوش ہوا (۶) میں موقع کا منتظر تھا۔ ایک رات میں نے تمام دروازے بند کئے اور تجسس کے لئے ادھر ادھر بھاگنے لگا (۷) میں نے بت کی تخت گاہ اوپر نیچے سے دیکھی تو مجھے ایک پردہ نظر آیا جس پہ سونے کی کڑھائی کی ہوئی تھی (۸) میں نے وہ پردہ اٹھایا تو سارا معمہ حل ہو گیا وہاں ایک پروہت بیٹھا ہوا تھا جس کے ہاتھ میں اسی رسی کا سرا تھا جسے کھینچنے سے بت کے ہاتھ اٹھ جاتے تھے (۹-۱۰) جس طرح داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم ہو جاتا تھا۔ یہ معمہ اسی طرح میرے سامنے حل ہو چکا تھا کہ اس بدقماش کے رسی کھینچنے سے بت کے ہاتھ بلند ہوتے تھے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بت کی کرامت ہے۔

Scanned by CamScanner

۱	برہمن شد از روئے من شرمسار مجھے دیکھ کے برہمن شرمسار ہو گیا	کہ شنعت بود بخیہ بر روئے کار کیونکہ عیب کھل جانا بدنامی ہے
۲	بتازید و من در پیش تاختم وہ دوڑ پڑا تو میں بھی اس کے پیچھے بھاگا	نگونش بچاہے در انداختم اسے الٹا کر کے ایک کنوئیں میں پھینک دیا
۳	کہ دانستم ار زندہ آں برہمن کیونکہ میں نے جان لیا کہ اگر وہ برہمن	بماند کند سعی در خون من زندہ رہے گا تو میرے قتل کی کوشش کریگا
۴	پسند کہ از من برآید دمار وہ چاہے گا کہ میں ہلاک ہو جاؤں	مبادا کہ رازش کنم آشکار مبادا کہ اس کا راز فاش کر دوں
۵	چو از کار مفسد خبر یافتی جب تو مفسد کی کرتوت سے خبر پالے	دمارش برآور چو دریافتی تو قابو پانے پر اس کو ہلاک کر دے
۶	کہ گر زندہ مانی تو آں بے ہنر کیونکہ اگر تو اس بے ہنر کو زندہ چھوڑے گا	نخواہد ترا زندگانی دگر تو پھر وہ تیری زندگی نہیں چاہے گا
۷	وگر سر بخدمت نہد بر درت اور اگر تیرے دروازے پہ خدمت کا سر رکھ دے	اگر دست یابد ببرد سرت تو موقع پاکر تیرا سر کاٹ لے گا
۸	فریبندہ را پائے در پے منہ فریبی آدمی کا پیچھا نہ کر	چو رفتی و دیدی امانش مدہ اگر تو نے کیا اور دیکھ لیا تو اسے امان نہ دے
۹	تمامش بکشتم بہ سنگ آں خبیث میں نے پتھر سے اسے پوری طرح مار ڈالا	کہ از مردہ دیگر نیاید حدیث کیونکہ مردہ پھر بات نہیں کر سکتا
۱۰	چو دیدم کہ غوغائے انگیختم جب دیکھا کہ میں نے شور برپا کر دیا ہے	رہا کردم آں بوم و بگریختم تو میں وہ علاقہ چھوڑ کر بھاگ آیا

۱۔ شد ہوگیا از روئے من میرے چہرے سے شرمسار شرمندہ شنعت بدنامی بود ہووے بخیہ بر روئے کار اس محاورے کا مطلب ہے ظاہر ہو جانا
۲۔ بتازید وہ دوڑا من میں در پیش اس کے پیچھے تاختم دوڑا میں نگونش الٹا کر کے اس کو بچاہے ایک کنوئیں میں در انداختم ڈال دیا میں نے
۳۔ دانستم میں نے جان لیا ار اگر آں وہ بماند رہے گا کند کریگا سعی کوشش در خون من میرے خون میں
۴۔ پسند دلپسند کریگا از من مجھ سے برآید نکل آوے دمار ہلاکت مبادا کہ مت ہووے کہ رازش اسکا راز کنم کروں میں آشکار ظاہر
۵۔ چو جب از کار مفسد فساد پھیلانے والے کے کام سے خبر یافتی خبر پاوے تو دمارش اسکی ہلاکت برآور نکال چو جب دریافتی پالیا تو نے
۶۔ مانی رہے تو آں بے ہنر وہ بے ہنر نخواہد نہیں چاہے گا مانی رکھے تو آں وہ نخواہد نہیں چاہے گا دگر پھر
۷۔ بخدمت خدمت کے لئے نہد رکھے بر درت تیرے دروازے پر دست ہاتھ یابد پاوے یعنی قابو پاوے ببرد کاٹے گا سرت تیرا سر
۸۔ فریبندہ فریب دینے والا پائے در پے پاؤں پر پاؤں منہ مت رکھ چو رفتی جب تو چلا دیدی بھی تو نے دیکھا امانش اس کو امان مدہ مت دے
۹۔ تمامش اس کو پوری طرح بکشتم مارا میں نے بہ سنگ پتھر سے آں خبیث اس خبیث کو از مردہ مرے ہوئے سے دیگر پھر نیاید نہیں آسکتی حدیث یہ بات ۱۰۔ چو دیدم جب دیکھا میں نے غوغائے شور انگیختم اٹھا دیا میں نے رہا کردم چھوڑ دیا میں نے آں بوم وہ علاقہ بگریختم بھاگ گیا میں

تشریح: (۱) برہمن نے مجھے دیکھا تو بہت شرمندہ ہوا کہ اب ہمارے فراڈ کا علم ہو گیا ہے نامعلوم کیا آفت ڈھائے (۲) وہ فوراً وہاں سے بھاگا اور میں نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دی اور اسے پکڑ کر ایک کنوئیں میں دھکا دیا (۳۔۴) مجھے خطرہ ہو رہا تھا کہ اگر یہ شخص زندہ رہا تو اپنا راز کھل جانے کے خوف سے یہ مجھے ہلاک کرنیکی کوشش کریگا (۵) فسادی آدمی کی کارروائی معلوم ہونے کے بعد اسے مہلت نہیں دینی چاہئے بلکہ پہلی فرصت میں اسے ختم کر دینا مناسب ہے (۶) کیونکہ اگر وہ زندہ رہے گا تو اپنی رسوائی کے خوف سے تمہاری ہلاکت کی کوشش کریگا (۷) اگر وہ عذر معذرت کر کے تمہاری نوکری میں بھی آ جائے تو موقع ملنے پر تمہارا سر اتارنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا (۸) مکار اور دغاباز آدمی کا پیچھا کرنا مناسب نہیں کیونکہ وہ پلٹ کر تمہیں ہلاک کر سکتا ہے اور اگر پیچھا کر لیا ہے اور اس کی فریب کاری کو مشاہدہ کر لیا ہے تو پھر اس کا کام نمٹا دو اور اسے ذرا بھی مہلت نہ دو (۹) اسی لئے میں نے اوپر سے پتھر مار مار کے اسے مکمل طور پر ختم کر دیا ہے کیونکہ دشمن جب مر جائے تبھی اس کا خطرہ ٹلتا ہے (۱۰) جب میں نے دیکھا کہ ہر طرف شور برپا ہو گیا ہے اور میرا ٹھہرنا مناسب نہیں تو میں بت خانہ چھوڑ کر بھاگ آیا۔

Scanned by CamScanner

۱	چو اندر نیستانش آتش زدی جب تو اس کے کچھار میں آگ لگا دے	ز شیراں بہ پرہیز اگر بخردی تو اگر عقلمند ہے تو شیروں سے محتاط رہ
۲	مکش بچۂ مارِ مردم گزائے لوگوں کو ڈسنے والے سانپ کا بچہ نہ مار	چوں کشتی دراں خانہ دیگر مپائی اگر مار ڈالے تو پھر اس گھر میں نہ ٹھہر
۳	چو زنبور خانہ بیا شوفتی جب تو نے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑا ہے	گریز از محلت کہ گرم اوفتی تو اپنی جگہ سے بھاگ جا ورنہ جلدی گر پڑیگا
۴	بچابک تر از خود مبند از تیر اپنے سے زیادہ ہوشیار کے ساتھ تیر اندازی نہ کر	چو افتاد دامن بدنداں بگیر اگر موقع پڑ جائے تو جلدی سے بھاگ جا
۵	در اوراق سعدی جزیں پند نیست سعدی کی کتاب میں اس سے اچھی نصیحت نہیں	کہ چوں پائے دیوار کندی مایست کہ جب دیوار کی بنیاد اکھیڑ دے تو پھر ٹھہر نہ
۶	بہند آمدم بعد ازاں رستخیز اس قیامت کے بعد میں ہندوستان آ گیا	وزاں جا براہِ یمن تا حجیز اور وہاں سے براستہ یمن حجاز پہنچ گیا
۷	ازاں جملہ تلخی کہ برمن گزشت اس تمام تلخی کی وجہ سے جو میرے اوپر گزری	دہانم جز امروز شیریں نہ گشت میرا منہ آج کے سوا میٹھا نہیں ہوا
۸	در اقبال تائید بوبکر سعد ابوبکر سعد کی مدد کے اقبال میں	کہ مادر نزاید چنوں قبل و بعد جس جیسا پہلے نہ پیچھے ماں نہیں جنا
۹	ز جورِ فلک دادخواہ آمدم آسمان کے ظلم سے فریادی ہو کر آیا ہوں	دریں سایہ گستر پناہ آمدم اس سایۂ ڈالنے والے کی پناہ میں آیا ہوں
۱۰	دعا گوئے ایں دولتم بندہ وار میں غلاموں کیطرح اس حکومت کا دعا گو ہوں	خدایا تو ایں سایہ پائندہ دار خدایا تو اس سائے کو دیر تک قائم رکھ

۱۔ چو جب نیستاں کانوں کا جنگل آتش آگ زدی لگائی تو نے بہ پرہیز احتیاط کر بخردی عقلمند ہے تو ۲۔ مکش مت مار بچۂ مار سانپ کا بچہ مردم گزائے انسانوں کو ڈسنے والا چو کشتی جب مارا تو نے دراں خانہ اس گھر میں دیگر پھر مپائی مت ٹھہر ۳۔ چو جب زنبور بھڑ خانہ گھر بیا شوفتی چھیڑ دیا تو نے گریز بھاگ از محلت جگہ سے گرم اوفتی جلدی گر پڑیگا تو

۴۔ بچابک تر زیادہ چالاک از خود اپنے سے مبند انہ مت گرا چو افتاد جب اتفاق پڑ جائے دامن بدنداں گیر دامن دانتوں سے پکڑ لے یعنی سمیٹ بھاگ جا

۵۔ اوراق جمع ورق مراد کتاب سعدی مصنف جزیں پند اس نصیحت کے سوا چوں کہ جب پائے دیوار، دیوار کی بنیاد کندی کھود دے تو مایست مت ٹھہر

۶۔ بہند ہندوستان میں آمدم آیا میں یعنی وسطِ ہند میں کیونکہ سومنات جنوب مغربی ہند میں ہے بعد ازاں اس کے بعد رستخیز قیامت وزاں جا اور اس جگہ سے براہِ یمن یمن کے راستے یمن سعودی عربیہ کے جنوب شمال میں واقع ایک چھوٹا عرب ملک ہے حجیز حجاز کا امالہ

۷۔ ازاں جملہ تلخی اس تمام کڑواہٹ سے برمن مجھ پر گزشت گزری دہانم میرا منہ جز امروز آج کے سوا شیریں میٹھا نہ گشت نہیں ہوا

۸۔ اقبال نصیب یا اقتدار تائید مدد کرنا بوبکر سعد سعدی کا ہمعصر بادشاہ والئ شیراز مادر ماں نزاید نہیں جنا چنوں ایسا قبل و بعد پہلے اور پیچھے ۹۔ جورِ فلک آسمان کا ظلم دادخواہ انصاف چاہنے والا آمدم آیا میں دریں سایہ گستر اس سایہ پھیلانے والے آمدم آیا میں ۱۰۔ دعا گوئے ایں دولت اس حکومت کے لئے دعا مانگنے والا بندہ وار غلاموں کی طرح خدایا اے خدا ایں سایہ اس سائے کو پائندہ دار دیر تک رکھ

تشریح: (۱) شیروں کے کچھار اور جنگل میں آگ لگا کر شیروں کی طرف سے لاپرواہ ہو جانا دانشمندی نہیں بلکہ بچاؤ کی پوری تدبیر کر۔ (۲) سانپ کا سنپولیا مار ڈالیں تو سانپ اس کا انتقام لئے بغیر نہیں رہتا اس لئے یا تو مارو نہیں یا وہ گھر چھوڑ دو (۳) بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنے کے بعد اگر آدمی وہاں کھڑا رہے تو وہ ڈنگ مار مار کر عنقریب اسے گرا دیں گے (۴) زیادہ ماہر تیر انداز کے ساتھ مقابلہ نہ کرو اگر کرو تو فوراً بھاگنے کی تدبیر بھی کرو دامن سمیٹنے کا یہی مطلب ہے (۵) سعدی کی یہ بہترین نصیحت ہے کہ دیوار کی بنیاد کھود کر پھر اس کے پاس کھڑے نہ رہو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے (۶) اس قیامت جیسے ہنگامے کے بعد میں وسط ہند میں آ گیا وہاں سے براستہ یمن حجاز پہنچ گیا (۷) اس تلخ واردات سے میرا منہ کڑوا ہو رہا تھا جو آج ابوبکر بن سعد والئ شیراز کی مہربانی سے میٹھا ہوا ہے (۸) ابوبکر بن سعد جیسا بیٹا نہ اس سے پہلے کسی ماں نے جنا ہے نہ اس کے بعد جنے گی (۹) اس لئے زمانے کے مظالم کی فریاد میں اسی کے پاس لے کر آیا ہوں اور اس کے سایہ میں پناہ گیر ہوں (۱۰) میں غلاموں کی طرح اس کی حکومت کا بہی خواہ ہوں اور دعا گو ہوں خداوند تعالیٰ اسے تا دیر قائم رکھے۔

Scanned by CamScanner

۱ کہ مرہم نہادم نہ درخورد خویش
اس نے میرے زخم پر اپنی شان کیمطابق ہی مرہم نہیں رکھا
کہ در خورد انعام و اکرام خویش
بلکہ اپنے انعام و اکرام کے مطابق

۲ کے ایں شکر نعمت بجا آورم
اس نعمت کا شکریہ میں کب ادا کر سکتا ہوں
وگر پائے گردد بخدمت سرم
اگرچہ خدمت میں میرا سر پاؤں بن جائے

۳ فرج یافتم بعد ازاں بندہا
اس کے بعد میں نے قیدوں سے رہائی پائی
ہنوزم بگوش است ازاں پندہا
وہ نصیحتیں ابھی میرے کان میں موجود ہیں

۴ یکے آنکہ ہرگہ کہ دست نیاز
ایک یہ کہ میں جب کبھی دعا کا ہاتھ
برآرم بدرگاہ دانائے راز
دانائے راز کی درگاہ میں اٹھاتا ہوں

۵ بیاد آید آں لعبت چینیم
تو مجھے وہ چینی گڑیا یاد آ جاتی ہے
کند خاک در چشم خود بینیم
وہ میری خود بینی کی آنکھ میں خاک جھونکتی ہے

۶ بدانم کہ دستے کہ برداشتم
میں جانتا ہوں کہ جو ہاتھ میں نے اٹھائے
بہ نیروئے خود بر نیفراشتم
ہیں وہ اپنی طاقت سے نہیں اٹھائے

۷ در خیر باز است و طاعت ولیک
نیکی اور اطاعت کا دروازہ کھلا تو ہے لیکن
نہ ہر کس تواناست بر فعل نیک
ہر کوئی نیکی کے اوپر قادر نہیں ہے

۸ ہمیں است مانع کہ در بارگاہ
رکاوٹ یہی ہے کہ بارگاہ میں
نشاید شدن جز بفرمان شاہ
شاہی حکم کے بغیر نہیں جا سکتے

۹ کلید قدر نیست در دست کس
تقدیر کی چابی کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے
توانائے مطلق خدا لیست و بس
قادر مطلق صرف خدا تعالیٰ ہے

۱۰ پس اے مرد پوئیندہ بر راہ راست
پس راہ راست پہ دوڑنے والے شخص
ترا نیست منت خداوند راست
احسان تیرا نہیں خدا تعالیٰ کا ہے

۱۔ مرہم نہادم اس نے میرے اوپر مرہم رکھی درخورد خویش در خورد لائق خویش اپنا
۲۔ کے کب ایں شکر نعمت اس نعمت کا شکریہ بجا آورم بجا لاؤں پائے گردد پاؤں بن جائے بخدمت خدمت میں سرم میرا سر
۳۔ فرج یافتم فراخی یا خلاصی پائی میں نے بعد ازاں بندہا ان قیدوں کے بعد ہنوزم ابھی میرے بگوش است کان میں ہے ازاں پندہا ان نصیحتوں سے
۴۔ یکے ایک آنکہ وہ جو کہ ہرگہ کہ جب کبھی کہ دست نیاز دعا کا ہاتھ برآرم نکالتا ہوں میں بدرگاہ دانائے راز رازوں کے جاننے والے کی درگاہ میں یعنی خدا کی
۵۔ بیاد آید یاد آ جاتی ہے آں لعبت چینیم وہ چینی کی گڑیا مجھکو یعنی بت کند کر دیتی ہے خاک مٹی درچشم خود بینیم میری خود بینی کی آنکھ میں
۶۔ بدانم میں جانتا ہوں دستے کہ جو ہاتھ کہ برداشتم اٹھایا میں نے بہ نیروئے خود اپنی طاقت سے نیفراشتم نہیں اٹھایا میں نے
۷۔ در خیر نیکی کا دروازہ باز است کھلا ہے طاعت فرمانبرداری نیکی ولیک لیکن ہر کس ہر شخص توانا است طاقتوالا ہے بر فعل نیک نیک عمل پر
۸۔ ہمیں است یہی ہے مانع رکاوٹ در بارگاہ دربار میں نشاید شدن نہیں جا سکتے جز سوائے بفرمان شہ بادشاہ کا حکم
۹۔ کلید قدر تقدیر کی چابی نیست نہیں ہے دست کس کسی کا ہاتھ توانائے مطلق مطلق قدرت رکھنے والا خدا است خدا ہے ۱۰۔ پوئندہ دوڑنے والا راہ راست سیدھی راہ ترا تیرا نیست نہیں ہے منت احسان خداوند راست اللہ تعالیٰ کا ہے۔

تشریح: (۱) میری حاجات و ضروریات انھوں نے معمولی طور پر پوری نہیں کیں بلکہ شاہانہ انعام و کرام کے مطابق میرے اوپر نوازش فرمائی ہے (۲) اگر میں بطور شکرانہ سر کے بل بھی چلوں تو بھی ان بے پایاں انعامات کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا (۳) میرے مصائب کا دور ختم ہو چکا ہے لیکن سفر سومنات سے مجھے جو نصائح حاصل ہوئی ہیں وہ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہی ہیں (۴، ۵) پہلی یہ کہ میں جب بھی علیم و خبیر خدا کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو وہ چینی نما بت یاد آ جاتا ہے جو میری خود بینی کو شکست دے دیتا ہے (۶) کیونکہ مجھے احساس ہو جاتا ہے کہ اگر خدا نے مجھے ہاتھ اٹھانے کی توفیق نہ دی ہوتی تو میرے ہاتھ کبھی نہیں اٹھ سکتے تھے (۷) نیکی اور عبادت کا دروازہ ہر کسی کے لئے کھلا ہے لیکن کرتا وہی ہے جسے وہ بے نیاز توفیق عطا کرے (۸) دربار شاہی میں بار اسی کو ملتا ہے جس کے پاس طلبی کا فرمان ہو ورنہ کوئی گھسنے ہی نہیں دیتا (۹) قادر مطلق خدا کی ذات ہے تقدیر کی چابیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں (۱۰) پس راہ راست کے مسافر کو گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے کہ میں راستی پر ہوں کیونکہ یہ تو اس کا احسان ہے کہ تجھے راستی عطا کر دی۔

Scanned by CamScanner

۱ چو در غیب نیکو نہادت سرشت — نیاید ز خوئے تو کردار زشت

اس نے چونکہ غیب میں تیری فطرت نیک بنا دی — اس لئے تیری طبیعت سے بدکرداری نہیں آنی

۲ ز زنبور کرد ایں حلاوت پدید — ہماں کس کہ در مار زہر آفرید

بھڑ میں اس نے مٹھاس پیدا کر دی — جس ذات نے سانپ میں زہر پیدا کی

۳ چو خواہد کہ ملک تو ویراں کند — نخست از تو خلقے پریشاں کند

جب تیرا ملک ویراں کرنا چاہے گا — تو پہلے مخلوق کو تیری طرف سے پریشان کریگا

۴ وگر باشدش بر تو بخشائشے — رساند بخلق از تو آسائشے

اگر تیرے اوپر اسکی بخشش ہو — تو مخلوق کو تیری طرف سے آرام پہنچائے گا

۵ تکبر مکن بر رہ راستی — کہ دستت گرفتند و برخاستی

سیدھی راہ پر مغرور نہ ہو — کیونکہ انھوں نے تیری دستگیری کی ہے تب جاکے تو اٹھا ہے

۶ سخن سودمند است اگر بشنوی — بمرداں رسی گر طریقت روی

اگر تو سنے تو بات نفع مند ہے — طریقت پر چلے تو مردانِ خدا تک پہنچ جایگا

۷ مقامے بیابی گرت رہ دہند — کہ بر خوانِ عزت سماطت نہند

اگر تجھے راستہ دے دیں تو تو ایسا مقام پالیگا — کہ عزت کی میز پر تیرا دسترخوان بچھائیں گے

۸ ولیکن نباید کہ تنہا خوری — ز درویش درماندہ یاد آوری

لیکن تجھے تنہا کھانا مناسب نہیں ہوگا — عاجز درویش کو یاد کر لینا

۹ فرستی مگر رحمتے در پیم — کہ بر کردۂ خویش واثق نیم

شاید تو میرے پیچھے رحمت کی دعا کرے — کیونکہ مجھے اپنے عمل پہ بھروسہ نہیں

باب نہم در توبہ

نواں باب توبہ کے بیان میں

۱۔ چو جب در غیب عالم غیب میں یعنی تقدیر میں نیکو نہادت سرشت تیری فطرت کو نیک لکھ دیا ہے نیاید نہیں آسکتا زخوئے تو تیری عادت سے کردار زشت برا کردار

۲۔ زنبور بھڑ مراد شہد کی مکھی کرد کی ایں حلاوت یہ مٹھاس پدید ظاہر ہماں کس وہی شخص کہ در مار سانپ میں آفرید پیدا کی

۳۔ چو خواہد جب چاہے ملک تو تیرا ملک ویراں کند ویران کرے نخست پہلے از تو تجھ سے خلقے ایک مخلوق کو پریشاں کند پریشان کرے گا۔

۴۔ باشدش ہووے اسکو بر تو تیرے اوپر بخشائشے بخشش یا مہربانی رساند پہنچائے گا بخلق مخلوق کو از تو تجھ سے آسائشے کوئی آرام

۵۔ مکن مت کر راہ راستی سیدھی راہ دستت تیرا ہاتھ گرفتند انھوں نے پکڑا برخاستی اٹھا تو

۶۔ سخن بات سودمند نفع دینے والی است ہے بشنوی سنے تو بمرداں رسی مردوں تک پہنچ جائے تو طریقت تصوف کی راہ روی چلے تو

۷۔ مقامے ایک مقام بیابی پالے تو گرت اگر تجھکو رہ دہند راستہ دے دیویں خوان عزت عزت کی میز سماطت تیرا دسترخوان نہند رکھیں گے

۸۔ نباید نہیں چاہئے خوری کھاوے تو درماندہ تھکا ہوا یاد آوری یاد کرے تو

۹۔ فرستی بھیجے تو مگر شاید رحمتے کوئی دعائے رحمت در پیم میرے پیچھے کردہ خویش اپنا کیا ہوا واثق یقین کہ نیوالا نیم نہیں ہوں میں ۱۰۔ نہم نواں توبہ خدا کی طرف رجوع کرنا

تشریح: (۱) چونکہ تقدیر کی قلم نے تجھے نیک طبع لکھ دیا ہے اسی لئے تو اگر بدکاری کرنا بھی چاہے تو تجھ سے ہو نہیں سکے گی (۲) جس ذات نے سانپ میں زہر پیدا کیا اسی نے شہد کی مکھی میں شہد بھر دیا (۳) خدا تعالیٰ جس ملک کو برباد کرنا چاہیں اس کے باشندوں کو بادشاہ کی طرف سے بدظن اور بیزار کر دیتا ہے (۴) جس بادشاہ پر خدا تعالیٰ کی نظرِ رحمت ہو اسے مخلوق کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا ہے (۵) جو شخص راہِ راست پر ہے اسے مغرور نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ خدا کی دستگیری اور رہنمائی سے اسے راستی نصیب ہوتی ہے اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے صراطِ مستقیم پہ کھڑا نہ کر دیتے تو یہ اپنے آپ اٹھ بھی نہیں سکتا تھا (۶) شیخ سعدیؒ اپنی طرف سے انتہائی مفید بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ اگر تو راہِ طریقت کا سلوک اختیار کرے تو تجھے مردانِ خدا اور صوفیانِ باصفا سے ملاقات نصیب ہوگی (۷) خداوند تعالیٰ جس کی رہنمائی فرمادیں اور اسے اپنی طرف بلالیں تو اسکی میزبانی بھی عجیب کرتے ہیں عزت و حرمت کے دسترخوان پہ اس کو کھانا کھلاتے ہیں (۸) جس شخص کو اس مقام تک رسائی نصیب ہوجائے اسے کھانے پر تنہا نہیں پل پڑنا چاہیئے بلکہ اپنے درماندہ ساتھیوں کو یاد کر کے انہیں بھی یہاں تک لانے کی کوشش کرنی چاہیئے (۹) شیخ اپنے قارئین سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دعائے مغفرت و رحمت کریں گے کیونکہ انہیں اپنے اعمال نامے پہ فخر و غرور نہیں بلکہ ہمت درویشاں پہ زیادہ بھروسہ ہے (۱۰) اس باب میں توبہ اور خدا کی طرف رجوع کی دلیل ہے

Scanned by CamScanner

١ بیا اے کہ عمرت بہ ہفتاد رفت
اے وہ شخص جس کی عمر ستر کو پہنچ گئی آ جا
مگر خفتہ بودی کہ برباد رفت
شاید تو سویا ہوا تھا کہ وہ برباد ہو گئی

٢ ہمہ برگ بودن ہمی ساختی
تو کلی طور پر رہنے کا سامان کرتا رہا
بتدبیر رفتن نہ پرداختی
جانے کی تدبیر میں مشغول نہ ہوا

٣ قیامت کہ بازار مینو نہند
قیامت میں جب جنت کا بازار لگائیں گے
منازل باعمال نیکو دہند
تو نیک اعمال کے مطابق مرتبے دیں گے

٤ بضاعت بچندانکہ آری بری
جس قدر پونجی لائے گا مال لے جائیگا
وگر مفلسی شرمساری بری
اگر مفلس ہوگا تو شرمندگی اٹھائے گا

٥ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر
کیونکہ بازار جس قدر زیادہ بارونق ہو
تہیدست را دل پراگندہ تر
خالی ہاتھ کا دل زیادہ پریشان ہوتا ہے

٦ ز پنجہ درم پنج اگر کم شود
پچاس درہموں سے اگر پانچ کم ہو جائیں
دلت ریش سرپنجۂ غم شود
غم کے پنجے سے تیرا دل زخمی ہو جاتا ہے

٧ چوں پنجاہ سالت بروں شد ز دست
جب تیرے پچاس سال ہاتھ سے نکل گئے
غنیمت شمر پنج روزیکہ ہست
جو پانچ دن باقی ہیں انہیں غنیمت سمجھ

٨ اگر مردہ مسکیں زباں داشتے
اگر مسکین مردہ زبان رکھتا
بفریاد و زاری فغاں داشتے
تو فریاد اور زاری سے چیخ اٹھتا

٩ کہ اے زندہ چوں ہست امکان گفت
کہ اے زندے جب تک تجھے بولنا ممکن ہے
لب از ذکر چوں مردہ برہم مخفت
تو ہونٹوں کو ذکر سے مردے کیطرح بند کر کے نہ سو

١٠ چو مارا بغفلت بشد روزگار
جب ہمارا زمانہ غفلت میں گزر گیا
تو بارے دمے چند فرصت شمار
خدا کے لئے تو تو چند سانسوں کو غنیمت سمجھ لے

١۔ بیا آ عمرت تیری عمر ہفتاد ستر رفت گئی مگر شاید خفتہ بودی تو سویا ہوا تھا
٢۔ ہمہ تمام برگ بودن رہنے کا سامان ہمی ساختی بناتا تھا تو بتدبیر رفتن جانے کی تدبیر میں نپرداختی نہ مشغول ہوا تو
٣۔ مینو بہشت نہند رکھیں گے منازل جمع منزل باعمال نیکو اچھے اعمال کی بدولت دہند دلویں گے
٤۔ بضاعت پونجی بچندانکہ جتنی کہ آری لائے تو بری لے جاتے گا تو مفلسی مفلس ہے تو
٥۔ چندانکہ جتنا کہ آگندہ تر زیادہ بھرا ہوا تہیدست خالی ہاتھ پراگندہ تر زیادہ پریشان
٦۔ پنجہ پچاس درم ایک سکہ جو چونی کے برابر ہوتا ہے پنج پانچ شود ہووے دلت تیرا دل ریش زخمی سرپنجہ غم غم کا پنجہ
٧۔ چوں جب پنجاہ سالت تیرے پچاس سال بروں شد نکل گئے دست ہاتھ غنیمت شمر غنیمت شمار کر پنج روزیکہ جو پانچ دن کہ
٨۔ زباں داشتے زبان رکھتا فغاں داشتے چیخ مارتا
٩۔ چو جب ہست ہے تجھکو امکان گفت بولنے کا امکان لب آز ذکر ہونٹ ذکر سے چوں مردہ مردے کی طرح برہم ایک دوسرے پر مخفت مت سو ماضی بمعنی امر
١٠۔ چو جب مارا ہمکو بغفلت بشد غفلت میں گزر گیا روزگار زمانہ بارے خدا کے لئے دمے چند کچھ سانس فرصت شمار غنیمت سمجھ

تشریح: اے عمر رسیدہ شخص جس نے زندگی کی ستر بہاریں سوتے میں گزار دیں اب ہوشیار ہو جا کیونکہ موت قریب آ گئی ہے۔ (٢) ساری عمر دنیا میں باقی رہنے کی تدبیریں سوچتا رہا مرنے اور دوسرے جہان جانے کی بات کبھی نہ سوچی (٣) بہشت کے مراتب نیک اعمال کے مطابق ملتے ہیں جتنے اونچے مرتبے کی ہوس ہے اتنے اونچے اعمال اختیار کر لو (٤) جتنا کسی کے پاس اعمال کا سکہ ہوگا اتنا ہی اجر و ثواب اسے مل جائے گا جو اعمال سے مفلس ہوگا اسے شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ملے گا (٥) بازار میں جتنا زیادہ مال ہوا اسے دیکھ کر فقیر کو اتنی ہی زیادہ حسرت ہوتی ہے (٦، ٧) کسی کے پچاس درہموں میں سے پانچ گر جائیں تو اسے کافی صدمہ ہوتا ہے لیکن تیری پچاس سالہ عمر برباد ہو گئی تجھے کچھ بھی افسوس نہیں ہوتا اور تو باقی ماندہ پانچ دن کی کوئی قدر نہیں کرتا (٨، ٩، ١٠) مردے اگر بول سکتے تو وہ رو رو کے کہتے کہ اے زندہ آدمی جب تیری زبان چلتی اور ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو مردوں کی طرح ذکر الٰہی سے غفلت نہ کر ہماری زندگی تو برباد ہو گئی لیکن تجھے تو ذکر و فکر کر کے اپنی باقی ماندہ عمر سے فائدہ اٹھا لینا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی

بوڑھے مرد اور جوانی کے زمانہ پر اس کی حسرت کا بیان

۲ شبے در جوانی و طیب نعم — جواناں نشستیم چندے بہم
ایک رات نعمتوں کی خوشی اور جوانی کی جوش میں — ہم چند نوجوان آپس میں مل بیٹھے

۳ چو بلبل سرایاں چو گل تازہ روے — زشوخی در افگندہ غلغل بکوے
بلبل کی طرح گانے پھول کی طرح ہنسنے لگے — شوخی سے محلے میں شور برپا کر دیا

۴ جہاں دیدہ پیرے زما برکنار — ز دور فلک لیل مویش نہار
ایک تجربہ کار بوڑھا ہم سے الگ بیٹھا تھا — آسمان کی گردش سے جسکے بالوں کی رات دن ہو گئی

۵ چو فندق زباں از سخن بستہ بود — نہ چوں ما لب از خندہ چوں پستہ بود
اس نے عناب کی طرح باتوں سے زبان بند کر رکھی تھی — ہماری طرح ہنسی سے ہونٹ پستے جیسے نہیں تھے

۶ جوانے فرا رفت کاے پیر مرد — چہ در کنج حسرت نشینی بدرد
ایک جوان اس کے پاس گیا کہ اے بوڑھے آدمی — حسرت کے کونے میں دکھ سے کیا بیٹھا ہے

۷ یکے سر برار از گریبان غم — بآرام دل با جواناں بچم
ذرا غم کے گریبان سے سر نکال — دل کے آرام سے جوانوں کیساتھ چہل قدمی کر

۸ برآورد سر سالخورد از نہفت — جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
بوڑھے نے گریبان سے سر اٹھایا — اس کا جواب دیکھ کیا بزرگانہ بات کہی

۹ چو باد صبا بر گلستاں وزد — چمیدن درخت جواں را سزد
جب باغ میں بادِ صبا چلے — نوجوان درختوں کو لچکنا زیب دیتا ہے

۱۰ چمد تا جوانست و سر سبز خوید — شکستہ شود چوں بزردی رسید
جو جب تک جوان اور سرسبز ہے جھومتا ہے — جب زرد ہو جائے تو ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ پیر مرد بوڑھا آدمی تحسر حسرت کھانا بر روزگار جوانی جوانی کے دنوں پر
۲۔ شبے ایک رات طیب نعم نعم جمع نعمت نعمتوں کی خوشی نشستیم بیٹھے ہم چندے کچھ دیر۔ بہم آپس میں
۳۔ چو مثل سرایاں گانے والے چو گل پھول کی طرح تازہ روئے تازہ چہرے والے در افگندہ ڈالے ہوئے غلغل شور بکو کوچے میں
۴۔ جہاں دیدہ جہان کو دیکھے ہوئے یعنی تجربہ کار پیرے ایک بوڑھا زما ہم سے برکنار کنارے پر دور فلک آسمان کی گردش لیل مویش اس کے بالوں کی رات نہار دن
۵۔ چو فندق عناب کی طرح سخن بات بستہ بود بند کئے ہوئے تھا چوں ما ہماری طرح لب ہونٹ از خندہ ہنسی سے چوں پستہ پستہ کی طرح
۶۔ جوانے ایک جوان فرا رفت سامنے گیا کاے کہ اے پیر مرد بوڑھے آدمی چہ کیا کنج حسرت حسرت کا کونہ نشینی بیٹھا ہے تو بدرد درد سے
۷۔ یکے ایک برار نکال گریبان غم غم کا گریبان باآرام دل دل کے آرام سے با جواناں جوانوں کے ساتھ بچم ٹہل
۸۔ برآورد نکالا سالخوردہ سال کھایا ہوا یعنی عمر رسیدہ نہفت پوشیدگی مراد گریبان جوابش اس کا جواب چہ پیرانہ کیا بزرگوں جیسا گفت کہا ۹۔ چو مثل باد صبا صبح کی ہوا گلستاں باغ وزد چلے چمیدن جھومنا سزد سجتا ہے ۱۰۔ چمد جھومتا ہے تا جوانست جب تک جوان ہے خوید جو یا چارہ شکستہ ٹوٹا ہوا شود ہو جاتا ہے چو جب بزردی زردی کو رسید پہنچا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جب جوانی گزر جائے پھر رنگ رلیاں چھوڑ کر توبہ استغفار میں مشغول ہو جانا چاہئے کیونکہ پتہ نہیں کس وقت بلاوا آ جائے (۲) ہم چند نوجوان دوست ایک رات جوانی کی ترنگ اور نعمتوں کی خوشی میں راگ رنگ کی محفل جوڑ بیٹھے (۳) پھولوں کی طرح ہنسنے اور بلبل کی طرح گانے لگے اور اپنی آوازوں سے محلے میں شور برپا کر دیا (۴) ایک بوڑھا آدمی ہم سے ذرا دور بیٹھا تھا جس کے بال دن کی طرح سفید ہو چکے تھے (۵) وہ بالکل خاموش تھا عناب کی طرح اس کے ہونٹ بند تھے۔ (۶، ۷) ایک نوجوان نے اس سے کہا کہ اے پیر مرد تو حسرت و افسوس میں وقت کیوں گنوا رہا ہے جب کہ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں اور مسرتیں ہی مسرتیں ہیں تو بھی کھڑا ہو اور جوانوں کیساتھ رقص میں شامل ہو (۸) اس نے گریبان سے سر نکالا اور نہایت بزرگانہ جواب دیا (۹) کہ بادِ صبا چلے تو جوان اور سرسبز درخت جھوما کرتے ہیں (۱۰) جو کی طرف دیکھو جب تک سرسبز ہوتے ہیں جھومتے اور لچکتے ہیں زردی آ جائے تو کٹ کے گر جاتے ہیں۔

۱ بہار آں کہ بار آورد بید مشک
جس بہار میں بید مشک بار آور ہوتا ہے
بزیر درختِ کہن برگِ خشک
پرانے درخت کے نیچے خشک پتے ہوتے ہیں

۲ نزیبد مرا باجواناں چمید
مجھے جوانوں کے ساتھ ٹہلنا زیب نہیں دیتا
کہ بر عارضم صبح پیری دمید
کیونکہ میرے رخسار پر بڑھاپے کی صبح پھوٹ پڑی

۳ بقید اندرم جرّہ بازے کہ بود
جو سفید باز میری قید میں تھا
دمادم سرِ رشتہ خواہد درود
دم لگاتار رسی کو کاٹ رہا ہے

۴ شمارا است نوبت بریں خواں نشست
(اب) دسترخوان پر بیٹھنے کی تمہاری باری ہے
کہ ما از تنعم بشستیم دست
کیونکہ ہم عیش و عشرت سے ہاتھ دھو چکے ہیں

۵ چوں بر سر نشست از بزرگی غبار
جب سر پر بزرگی کا غبار بیٹھ گیا
دگر چشم عیشِ جوانی مدار
پھر جوانی کے عیش کی امید نہ رکھ

۶ مرا برف باریدہ بر پرّ زاغ
میرے کوے کے پروں پہ برف گر چکی ہے
نشاید چو بلبل تماشائے باغ
اب بلبل کی طرح باغ کا تماشا نہیں کرنا چاہیے

۷ کند جلوہ طاؤس صاحب جمال
خوبصورت مور جلوہ دکھاتا ہے!
چہ مے خواہی از باز برکندہ بال
نچے بالوں والے باز سے تو کیا چاہتا ہے

۸ مرا غلہ تنگ اندر آمد درو
میری فصل بورے میں بھر چکی ہے
شمارا کنوں مے دمد سبزہ نو
تمہارا ابھی نیا سبزہ پھوٹ رہا ہے

۹ گلستانِ مارا طراوت گزشت
ہمارے باغ کی شادابی گزر گئی
کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
جب پھول کملا جائے تو کون گلدستہ بناتا ہے

۱۰ مرا تکیہ جانِ پدر بر عصاست
جانِ پدر میرا تکیہ تو لاٹھی پہ ہے
دگر تکیہ بر زندگانی خطاست
اب زندگی پر تکیہ کرنا غلطی ہے

۱۔ آنکہ جو کہ بار آورد پھل لایا بید مشک ایک قسم کی خوشبودار بید بزیر نیچے درختِ کہن پرانا درخت برگِ خشک خشک پتے

۲۔ نزیبد نہیں زیب دیتا مرا مجھکو چمید ٹہلنا عارضم میرا رخسار صبح پیری بڑھاپے کی صبح دمید پھوٹ پڑی

۳۔ بقید اندرم میری قید میں جرّہ بازے سفید یا نر باز بود تھا دمادم لگاتار سرِ رشتہ رسی کا سرا خواہد درود کاٹیگا

۴۔ شمارا است تمہارے لئے ہے نوبت باری بریں خواں اس دسترخوان پر نشست بیٹھنا ما ہم از تنعم عیش و عشرت سے بشستیم دھولیے ہم نے دست ہاتھ

۵۔ چوں جب بر سر سر پر نشست بیٹھ گیا از بزرگی بڑھاپے کا دگر پھر چشم عیش زندگی کی امید مدار مت رکھ

۶۔ مرا مجھکو باریدہ برسی بر پرِ زاغ کوے کے پر پر نشاید نہیں چاہیئے چو بلبل بلبل کی طرح تماشائے باغ باغ کا تماشا

۷۔ کند کرتا ہے طاؤس مور صاحب جمال حسن والا چہ مے خواہی کیا چاہتا ہے تو باز برکندہ بال نوچے ہوئے پروں والا باز

۸۔ مرا میرا تنگ بورا آمد آیا درو اندر شمارا تمہارا کنوں اب مے دمد پھوٹتا ہے سبزۂ نو نیا سبزہ

۹۔ گلستانِ مارا ہمارے باغ کو طراوت تازگی گزشت گزر گئی کہ کون بندد باندھے چو جب پژمردہ کملا یا گشت ہو گیا ۱۰۔ مرا میرا تکیہ بھروسہ جانِ پدر باپ کی جان عصا لاٹھی ست ہے دگر پھر بر زندگانی زندگی پر خطاست غلطی ہے

تشریح: (۱) باد بہاری سے بید مشک میں پھل آتا ہے لیکن پرانے درختوں کے صرف پتے جھڑ جاتے ہیں ان پہ بہار نہیں آتی (۲) میرے رخسار بھی سفید ہوگئے۔ اب مجھے جوانوں کے ساتھ جھومنا زیب نہیں دیتا (۳) جرّہ باز سے مراد عمر ہے جو لمحہ بہ لمحہ گھٹتی جا رہی ہے (۴) عیش و عشرت کے دسترخوان پہ اب جوانوں کی باری ہے بوڑھے تو ان چیزوں سے مایوس ہو گئے (۵) سر کے بال سفید ہو جائیں تو جوانی کی امنگیں ختم ہو جاتی ہیں (۶) کوے سے مراد سیاہ بال ہیں اور برف باری سے ان کا سفید ہو جانا ایسے میں بلبل کی ریس کرنا عبث ہے (۷) حسین و جمیل مور جلوہ پیرائی کرے تو بجا ہے جس باز کے پر نچے ہوئے ہوں اس سے یہ توقع بے کار ہے (۸) ہماری زندگی کی فصل کٹ کے بوریوں میں بھر چکی ہے اور تمہاری عمر کا سبزہ ابھی پھوٹ رہا ہے (۹) ہماری جوانی کا باغ ویران ہو چکا کملاتے ہوئے پھول کا گلدستہ کوئی نہیں بناتا (۱۰) اب جب کہ لاٹھی کے سہارے بغیر چلا نہیں جا سکتا تو ایسی زندگی کا کب سہارا نہ معلوم کب ختم ہو جائے۔

Scanned by CamScanner

۱ مسلم جواں راست بر پائے جست — کہ پیراں برند استعانت بدست
جوان کے لئے اچھل کود درست ہے — کہ بوڑھے تو ہاتھ کا سہارا لیتے ہیں

۲ گل سرخ رویم نگر زر ناب — فرو رفت چوں زرد شد آفتاب
میرے چہرے کا گلاب خالص سونا بن گیا ہے — آفتاب جب زرد ہو جائے تو ڈوب جاتا ہے

۳ ہوس پختن از کودکِ ناتمام — چناں زشت نبود کہ از پیر خام
نابالغ بچے کی ہوس بازی — ایسی بری نہیں جیسی خام کار بوڑھے کی

۴ مرا مے بباید چو طفلاں گریست — ز شرم گناہاں نہ طفلانہ زیست
مجھے تو بچوں کی طرح رونا چاہیئے — گناہوں کی شرمساری سے نہ بچوں کی طرح جینا

۵ نکو گفت لقمانؑ کہ نازیستن — بہ از سالہا بر خطا زیستن
لقمان نے خوب کہا کہ مرجانا — سالہا سال گناہوں پر جینے سے بہتر ہے

۶ ہم از بامداداں در کلبہ بست — بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست
صبح ہی سے جھونپڑی کا دروازہ بند کر لینا — نفع اور سرمایہ گنوانے سے بہتر ہے

۷ جواں تا رساند سیاہی بنور — برد پیر مسکیں سیاہی بگور
جوان آدمی جب تک سیاہی کو سفیدی تک پہنچاتا ہے — مسکین بوڑھا سیاہی کو قبر میں لے جاتا ہے

حکایت
کہانی

۹ کہن سالے آمد بہ نزدِ طبیب — ز نالیدنش تا بمردن قریب
ایک بوڑھا کھوسٹ حکیم کے پاس آیا — جو اپنے چیخنے کے اعتبار سے موت کے قریب تھا

۱۰ کہ دستم برگ بر نہ اے نیک رائے — کہ پایم ہمے بر نیاید ز جائے
کہ اے نیک رائے میری نبض پہ ہاتھ رکھ — کیونکہ میرا پیر موقع سے اٹھتا ہی نہیں

۱۔ مسلم درست جواں راست جوان کے لیئے ہے بر پائے جست پاؤں پر اچھلنا پیراں بوڑھے برند لیتے ہیں استعانت مدد بدست ہاتھ سے
۲۔ گل سرخ رویم میرے چہرے کا سرخ پھول یا گلاب نگر دیکھ زر ناب خالص سونا فرو رفت ڈوب گیا چوں جب زرد شد پیلا پڑ گیا آفتاب سورج
۳۔ ہوس پختن ہوس پکانا کودک ناتمام ناقص بچہ یا نابالغ چناں ایسا زشت برا نبود نہ ہووے کہ جب کہ پیر خام کچے کام والا بوڑھا
۴۔ مرا مجھے مے بباید چاہیئے چو طفلاں بچوں کی طرح گریست رونا شرم گناہاں گناہوں کی شرم طفلانہ بچوں کی طرح زیست جینا
۵۔ نکو گفت اچھا کہا لقمانؑ مشہور حکیم نازیستن نہ جینا یا مر جانا بہ بہتر سالہا کئی سال بر خطا گناہ پر زیستن جینا
۶۔ ہم بھی بامداداں صبح کے اوقات در کلبہ جھونپڑی یا دکان کا دروازہ بست بند کرنا بہ بہتر سود نفع سرمایہ پونجی دادن دینا ز دست ہاتھ سے
۷۔ تا رساند جب تک پہنچا دے بنور روشنی تک برد لے جاتا ہے پیر مسکیں بیچارہ بوڑھا بگور قبر میں
۹۔ کہن سالے پرانی عمر والا آمد آیا نزدِ طبیب حکیم کے پاس ز نالیدنش اس کے رونے کے مطابق تا بمردن مرنے کے
۱۰۔ دستم ہاتھ برگ میری رگ پہ بر نہ رکھ نیک رائے اچھی رائے والا پایم میرے پاؤں ہمے بر نیاید نہیں اٹھتے ہی ز جائے جگہ سے۔

تشریح: (۱) جوانوں کے اعضا میں قوت ہوتی ہے تو ان کو اچھل کود بھلی لگتی ہے جو بوڑھا دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے اُٹھے وہ کیا اچھل کود کرے۔ (۲) گلاب جیسا چہرہ سونے کی طرح زرد ہو گیا اور آفتاب جب زرد ہو جائے تو ڈوبنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا (۳-۴) امیدیں باندھنا اور آرزوئیں قائم کرنا بچوں کے لئے اتنا بری نہیں جتنا بوڑھوں کے لئے میرے جیسے بوڑھے کو تو گناہوں کی شرمساری سے بچوں کی طرح رونا چاہیئے نہ کہ بچوں کی طرح امیدوں اور آرزوؤں کے چکر میں پڑنا (۵) حضرت لقمان حکیم کا یہ مقولہ خوب ہے کہ گنہ گاری کی زندگی سے تو مر جانا بہتر ہے کیونکہ مر جانا کوئی جرم نہیں مگر گناہ قابلِ مواخذہ جرم ہے (۶) اپنی دکان کو سویرے بند کر لینا اس سے بہتر ہے کہ شام ہوتے ہی چوروں کے ہاتھوں نفع اور پونجی دونوں گنوا لے (۷) جوان آدمی کو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جب بال سفید ہونگے تو میں نیکی اختیار کر لوں گا اور اس کے بال سفید ہوتے ہوتے پکے ہوں گے مگر بوڑھا آدمی اگر یہ خیال کرے تو وہ جب تک قبر کے گڑھے میں پہنچ جائے گا یعنی جوان کے بوڑھا ہونے تک بوڑھا مر جائے گا (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بڑھاپے کا علاج موت کے کچھ نہیں اس لئے بوڑھے آدمی کو موت کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیئے (۹) ایک معمر آدمی چیختا چلاتا طبیب کے پاس آیا اس کے چیخنے چلانے سے ایسا لگتا تھا جیسے یہ ابھی مر جائے گا (۱۰) کہنے لگا حکیم صاحب میری نبض دیکھو کہ میرے پاؤں حرکت نہیں کرتے ایک قدم بھی چلا نہیں جاتا۔

Scanned by CamScanner

۱ بداں ماند ایں قامت خفتہ ام
میرے سوئے ہوئے جسم کی مثال یہ ہے
کہ گوئی بہ گل در فرو رفتہ ام
کہ گویا میں کیچڑ میں دھنس گیا ہوں

۲ بد و گفت دست از جہاں بر گسل
اس نے کہا کہ دنیا سے ہاتھ اٹھا لے
کہ پایت قیامت بر آید ز گل
کہ تیرے پاؤں کیچڑ سے قیامت کو ہی نکلیں گے

۳ اگر در جوانی زدی دست و پائے
اگر جوانی میں تو نے ہاتھ پاؤں مارے ہیں
در ایامِ پیری بہش باش و رائے
تو بڑھاپے کے وقت ہوش اور عقل کے ساتھ رہ

۴ چو دورانِ عمر از چہل بر گزشت
جب تیری عمر کا دور چالیس سے گزر گیا
مزن دست و پا آبت از سر گزشت
تو ہاتھ پاؤں نہ مار کہ پانی سر سے گزر گیا

۵ نشاط آنگہ از من رمیدن گرفت
عیش نے اسی وقت مجھ سے بھاگنا شروع کر دیا
کہ شامم سپیدہ دمیدن گرفت
جب کہ میری شام نے سفیدی اگانا شروع کر دی

۶ بباید ہوس کردن از سر بدر
اب ہوس سر سے نکال دینی چاہیئے
کہ دورِ ہوس بازی آمد بسر
کیونکہ ہوس بازی کا زمانہ بیت گیا

۷ بسبزی کجا تازہ گردد دلم
میرا دل سبزے سے کب تازہ ہو سکتا ہے
کہ سبزی بخواہد دمید از دلم
جب کہ میرے دل سے سبزی پھوٹنے کو ہے

۸ تفرج کناں در ہوا و ہوس
ہوا و ہوس میں تفریح کرتے ہوئے
گزشتیم بر خاک بسیار کس
ہم بہت سوں کی مٹی پر گزرے ہیں

۹ کسانیکہ دیگر بغیب اندر اند
جو لوگ ابھی پردۂ غیب میں ہیں
بیایند و بر خاک ما بگزرند
وہ آویں گے اور ہماری خاک پر سے گزریں گے

۱۰ دریغا کہ فصلِ جوانی برفت
افسوس کہ جوانی کا موسم نکل گیا
بلہو و لعب زندگانی برفت
کھیل کود میں زندگی گزر گئی

۱۔ بداں ماند اس کے مشابہ ہے ایں قامت خفتہ ام میرا یہ سویا ہوا قد گوئی تو کہے بہ گل مٹی میں فرو رفتہ ام دھنس گیا ہوں میں
۲۔ بد و گفت اس سے کہا دست از جہاں ہاتھ جہان سے بر گسل توڑ لے پایت تیرے پاؤں بر آید نکلیں گے ز گل مٹی سے
۳۔ زدی مارے تو نے دست و پا ہاتھ پاؤں ایامِ پیری بڑھاپے کے دن بہش باش ہوش کے ساتھ رہ
۴۔ چو جب دورانِ عمر عمر کا چکر چہل چالیس بر گزشت گزر گئی مزن مت مار دست و پا ہاتھ پاؤں آبت از سر پانی تیرے سر سے گزشت گزر گیا
۵۔ نشاط خوشی از من مجھ سے آنگہ اس وقت رمیدن گرفت بھاگنے لگی شامم میری شام سپیدہ دمیدن گرفت سفیدی اگانے لگی
۶۔ بباید چاہیئے ہوس کردن ہوس کرنا از سر بدر سر سے باہر دورِ ہوس بازی ہوس بازی کا زمانہ آمد آگیا بسر سر کو انتہا کو
۷۔ کجا کہاں تازہ گردد تازہ ہو سکتا ہے دلم میرا دل بخواہد دمید پھوٹ پڑے گی از دلم میرے دل سے
۸۔ تفرج کناں تفریح کرتے ہوئے ہوا و ہوس خواہش اور ہوس گزشتیم گزرے ہم خاکِ بسیار کس بہت لوگوں کی مٹی
۹۔ کسانیکہ جو لوگ کہ دیگر اور بغیب اندر غیب میں آئند ہیں بیایند آویں گے بر خاک ما ہماری مٹی پر بگزرند گزریں گے ۱۰۔ دریغا افسوس فصلِ جوانی جوانی کا موسم برفت نکل گیا۔ لہو و لعب کھیل کود میں برفت نکل گئی۔

تشریح: (۱) یعنی میرا جسم ایسا سن اور بے حس ہو چکا ہے جیسے کوئی شخص دلدل میں دھنس گیا ہو (۲) اس نے کہا تو مرنے کی طیاری کر کیونکہ تیری بیماری بڑھاپا ہے جو لاعلاج مرض ہے (۳) جوانی میں اگر بے احتیاطیاں اور کوتاہیاں کرتا رہا ہے تو بڑھاپا ہے عقلمندی سے کام لے کر انکی تلافی کر (۴) جب کسی کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے حرص و ہوا چھوڑ دینی چاہیئے جیسے ڈوبا ہوا آدمی ہزار ہاتھ پاؤں مارے لیکن اس کے لئے بیکار ہے (۵) جب سر کے بال سفید ہونے لگے تو میرا عیش و نشاط اسی وقت رخصت ہو گیا تھا۔
(۶) بوڑھے آدمی کو ہوس بازی اور شہوت رانی کا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کیونکہ اس کے لئے اب ایسی باتوں کا موقع نہیں رہا
(۷) اس شخص کا دل سبزہ زار میں بھی تازہ نہیں ہو سکتا بڑھاپے کی وجہ سے جس کا دل سفید ہو چکا ہو (۸-۹) ہم جس طرح سیر و تفریح کرتے ہوئے لوگوں کی قبروں پر گزرتے ہیں ایک وقت آئے گا کہ اسی طرح کچھ لوگ ہماری قبروں پہ گزرا کریں گے حالانکہ وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے
(۱۰) بڑے افسوس کی بات ہے کہ جوانی کا دور ختم ہو گیا اور عیش و عشرت میں زندگی برباد کر لی۔

Scanned by CamScanner

1 دریغا چناں روح پرور زماں — کہ بگذشت برما چو برق یماں
افسوس کیسا روح پرور زمانہ تھا — جو ہم پر برقِ یمانی کی طرح گزر گیا

2 ز سودائے آں پوشم و ایں خورم — نپرداختم تا غمِ دیں خورم
یہ کھاؤں اور وہ پہنوں کی فکر سے — میں فارغ نہ ہوا کہ جو دین کا غم کھاتا

3 دریغا کہ مشغولِ باطل شدیم — زحق دور ماندیم و غافل شدیم
افسوس کہ باطل میں مشغول رہ کر — ہم حق سے دور اور غافل رہے

4 چہ خوش گفت باکودک آموزگار — کہ کارے نکردیم و شد روزگار
استاد نے بچے کو کیا خوب کہا — کہ ہم نے کوئی کام نہ کیا اور زمانہ گزر گیا

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

بڑھاپے کی کمزوری سے پہلے جوانی کی قوت کو غنیمت شمار کرنے کا بیان

6 جوانا رہ طاعت امروز گیر — کہ فردا جوانی نیاید ز پیر
اے جوان عبادت کی راہ آج اختیار کر — کیونکہ کل بوڑھے سے جوانی ظاہر نہیں ہو سکتی

7 فراغ دلت ہست و نیروئے تن — چو میداں فراخست گوئے بزن
تجھے دل کی فراغت اور بدن کی طاقت حاصل ہے — جب میدان کھلا ہے تو گیند پھینک

8 من ایں روز را قدر نشناختم — بدانستم اکنوں کہ در باختم
میں نے ان دنوں کی قدر نہ پہچانی — اب معلوم ہوا جب کہ ہار گیا

9 قضا روزگارے ز من در ربود — کہ ہر روزے از وے شب قدر بود
تقدیر مجھ سے ایسا زمانہ چھین لے گئی — جس کا ہر دن شب قدر جیسا تھا

10 چہ کوشش کند پیر خر زیر بار — تو مے رو کہ بر باد پائی سوار
بوجھ میں دبا ہوا بوڑھا گدھا کیا کوشش کرے — تو چلا چل کہ تیز رو گھوڑے پر سوار ہے

۱۔ دریغا افسوس چناں ایسا روح پرور روح کو پالنے والا زماں زمانہ بگذشت گزر گیا بر ما ہمارے اوپر چو مثل برق یماں یمن کے علاقہ کی بجلی
۲۔ سودائے فکر آں پوشم وہ پہنوں ایں خورم یہ کھاؤں نپرداختم نہ مشغول ہوا میں تا تاکہ غمِ دیں دین کا غم خورم کھاؤں میں
۳۔ دریغا افسوس مشغولِ باطل باطل میں مشغول شدیم ہوئے ہم دور ماندیم دور رہے ہم شدیم ہوئے ہم
۴۔ چہ کیا خوش گفت اچھا کہا باکودک بچے کو آموزگار استاد کارے نکردیم ہم نے کوئی کام نہ کیا شد گزر گیا روزگار زمانہ
۵۔ گفتار کہاوت غنیمت شمردن غنیمت شمار کرنا قوتِ جوانی جوانی کی قوت پیش از ضعفِ پیری بڑھاپے کی کمزوری سے پہلے
۶۔ جوانا اے جوان رہ طاعت عبادت کا راستہ امروز آج گیر پکڑ فردا کل جوانی نیاید جوانی نہیں آئے گی ز پیر بوڑھے سے
۷۔ فراغِ دلت تجھے دل کی فراغت ہست ہے نیروئے تن بدن کی طاقت چو جب فراخست فراخ ہے گوئے بزن گیند مار
۸۔ من میں ایں روز اس دن نشناختم نہ پہچانی میں نے بدانستم میں نے جانا اکنوں اب درباختم ہار گیا میں
۹۔ قضا تقدیر روزگارے زمانہ ز من مجھ سے در ربود لے گئی ہر روزے ہر دن از وے اس سے شبِ قدر قدر والی رات جسے قرآن میں لیلۃ القدر کہا گیا ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے
۱۰۔ چہ کیا کند کرے پیر خر بوڑھا گدھا زیر بار بوجھ کے نیچے تو مے رو تو چلا رہ باد پائے ہوا کے پاؤں والا گھوڑا اتی ہے تو

تشریح: (۱) ہائے افسوس ایسا اچھا زمانہ ہمارے اوپر ایسے گزر گیا جیسے یمن کی طرف چمکنے والی بجلی جو آناً فاناً ختم ہو جاتی ہے (۲) مجھے تو اسی جھنجھٹ نے فکرِ دین سے دور رکھا کہ کیا پہنوں گا کیا کھاؤں گا (۳) بڑا افسوس ہے کہ ساری عمر باطل میں مشغول رہ کر حق سے غافل اور دور ہو گئے (۴) ایک استاد نے شاگردوں سے کہا کہ ہم ابھی کام کرنے کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ زندگی ختم ہو گئی یعنی بڑھاپے تک آرزوؤں اور منصوبہ بندیوں کے گرفتار رہے اور کیا کرا! کچھ نہیں (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ ایام جوانی کو غنیمت سمجھ کے ان میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر لینی چاہئے کیونکہ بڑھاپے میں جب آدمی اٹھنے بیٹھنے سے عاری ہو جائے تو وہ عبادت کیا خاک کریگا (۶) عبادت وہ جو جوانی میں کر لی جائے کیونکہ بڑھاپے میں جوانوں کی طرح کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا چہ جائیکہ عبادت (۷) جس شخص کو دل کی فراغت اور بدن کی طاقت حاصل ہے اسے عبادت میں سستی نہیں کرنی چاہیئے اسکی مثال تو ایسے ہے جیسے کھلاڑی کے سامنے کھلا میدان اور گیند ہاتھ میں ہو پھر وہ پھینکنے میں دیر کیوں کرے (۸) جوانی ہیں مجھے ان دنوں کی قدر نہ ہوئی اب قدر معلوم ہوئی تو جوانی کے دن بیت گئے اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت (۹) قضاء و قدر نے مجھ سے زندگی کا ایسا دور چھین لیا ہے جس کے دن شب قدر جیسی فضیلت رکھتے تھے یعنی ایام جوانی اور اوقاتِ خوشحالی (۱۰) جیسے بوجھ لدا ہوا گدھا کوئی کوشش نہیں کر سکتا یہی حال اس بوڑھے آدمی کا ہے جو جوانی غفلت میں گذار کر بڑھاپے میں عبادت کرنا چاہے وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا

Scanned by CamScanner

۱ شکستہ قدح گر بہ بندند چست — نیاورد خواہد بہائے درست
ٹوٹا پیالہ اگر اچھی طرح بھی جوڑ دیں — تب بھی نئے پیالے کی قیمت نہیں پا سکتا

۲ کنوں کوفتادت بہ غفلت ز دست — طریقے ندارد بجز باز بست
اب جبکہ وہ غفلت سے تیرے ہاتھ سے گر گیا — تو دوبارہ جوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں

۳ کہ گفتت بجیحوں در انداز تن — چو افتاد ہم دست و پائے بزن
تجھے کس نے کہا تھا کہ اپنے آپ کو جیحوں میں گرا دے — جب گر پڑا ہے تو ہاتھ پاؤں مار

۴ بہ غفلت بدادی ز دست آبِ پاک — چہ چارہ کنوں جز تیمم بخاک
صاف پانی تو نے غفلت سے گنوا دیا — اب مٹی سے تیمم کرنے کے سوا کیا چارہ ہے

۵ چو از چابکاں در دویدن گرو — نبردی ہم افتان و خیزاں برو
جب دوڑنے میں تو تیز رفتاروں سے سبقت — نہ لے جا سکا تو گرتا پڑتا ہی چلتا رہ

۶ گر آں باد پایاں برفتند تیز — تو بے دست و پائے از نشستن بخیز
اگر وہ ہوا رفتار تیزی سے نکل گئے — تو بے دست و پائے بیٹھے رہنے سے اٹھ کھڑا ہو

حکایت در معنیٔ ادراک پیش از فوت

فوت ہونے سے پہلے حاصل کر لینے کا بیان

۸ شبے خوابم اندر بیابان فید — فرو بست پائے دویدن بقید
فید کے جنگل میں ایک رات نیند نے — میرے چلنے کے پاؤں کو بیڑی لگا دی

۹ شتربانے آمد بہول و ستیز — زمام شتر بر سرم زد کہ خیز
ایک ساربان رعب داب کے ساتھ آیا — اونٹ کی مہار میرے سر پہ ماری کہ اٹھ

۱۰ مگر دل نہادی بمردن ز پس — کہ بر مے نخیزی ببانگ جرس
پیچھے رہ کر شاید دل میں مرنے کی ٹھان لی ہے — کہ گھنٹے کی آواز سے بھی نہیں اٹھتا ہے

۱۔ شکستہ ٹوٹا ہوا قدح پیالہ بہ بندند باندھیں چست مضبوط نیاورد خواہد نہیں پا سکے گا بہائے درست ٹھیک پیالے کی قیمت
۲۔ کنوں اب کو جب کہ وہ فتادت گر پڑا تیرے ز دست ہاتھ سے طریقے کوئی راستہ ندارد نہیں رکھتا بجز سوائے باز بست پھر باندھنا
۳۔ کہ گفتت تجھے کس نے کہا جیحوں خراسان کا ایک دریا در انداز گرا تن جسم چو افتاد جب گر پڑا ہم بھی دست و پائے ہاتھ پاؤں
۴۔ بدادی دیا تو نے ز دست ہاتھ سے آبِ پاک صاف پانی چہ چارہ کیا علاج کنوں اب جز سوائے تیمم قصد کرنا مراد مٹی سے وضو کرنا بخاک مٹی سے
۵۔ چو جب چابکاں تیز لوگ دویدن بھاگنا گرو سبقت نبردی نہ لے جا سکا ہم افتان و خیزاں گرتا اور اٹھتا ہی برو چل
۶۔ آں باد پایاں وہ ہوا کے پاؤں والے برفتند چلے گئے بے دست و پا بغیر ہاتھ پاؤں کے نشستن بیٹھنا بخیز کھڑا ہو جا
۷۔ ادراک پا لینا پیش از فوت نقصان ہونے سے پہلے
۸۔ شبے ایک رات خوابم نیند نے میرے فید مکہ کے راستہ میں ایک پڑاؤ کا نام فرو بست باندھ دیئے پائے دویدن دوڑنے کے پاؤں بقید بیڑی میں
۹۔ شتربانے ایک اونٹ والا آمد آیا بہول رعب کے ساتھ ستیز لڑائی زمام شتر اونٹ کی مہار بر سرم میرے سر پر زد ماری خیز اٹھ ۱۰۔ مگر شاید نہادی رکھا تو نے بمردن مرنے پر ز پس پیچھے سے بر مے نخیزی کھڑا نہیں ہوتا ہے تو ببانگ جرس گھنٹے کی آواز سے

تشریح: (۱) ٹوٹا پیالہ کیسا ہی اچھا جوڑ لیں وہ نئے کی قیمت کبھی نہیں پا سکتا اسی طرح بوڑھا آدمی جوان جیسا عمل نہیں کر سکتا (۲) تیری عمر کا پیالہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے اب اسکی مرمت کے سوا چارہ نہیں لیکن جوانی کا مزہ کہاں (۳) اپنے آپ کو دریا میں نہیں گرانا چاہیئے لیکن اگر گر جائے تو پھر ہاتھ پاؤں مارنا ضروری ہے اسی طرح تجھے عمل کو بڑھاپے پر موقوف نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر طول امل کی وجہ سے کر ہی چکا ہے تو اب جو کچھ ہو سکتا ہے اس سے دریغ نہ کر (۴) کوئی شخص اگر لاپرواہی کی وجہ سے صاف پانی گنوا بیٹھے تو پھر اسے تیمم کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے (۵) اگر کوئی شخص تیز رفتاروں کا مقابلہ نہ کر سکے تو اسے گرتے پڑتے جتنا سفر ہو سکے اس میں سستی نہ کرنی چاہیئے (۶) ٹھیک ہے کہ تیز رفتار لوگ پہلے منزل پہ پہنچ جائیں گے لیکن اگر سست رفتار ہمت توڑ کر بیٹھ جائے تو یہ کبھی منزل پہ نہیں پہنچ سکتا اس لئے آہستہ ہی سہی پہ اسے چلتے رہنا چاہیئے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ یہ زندگی آرام کرنے کا نہیں کام کرنے کا دور ہے جو شخص آخرت میں آرام پانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ دنیا میں کام کرے اور موت سے پہلے اپنی عاقبت کو سنوارے کیونکہ وہاں وہی ملے گا جو یہاں کمایا ہوگا (۸) شیخ فرماتے ہیں کہ مکہ کی طرف جا رہا تھا کہ بیابانِ فید میں مجھے نیند نے آ لیا تو میں راستے ہی میں لیٹ کر سو گیا (۹۔۱۰) پیچھے سے ایک شتر سوار آیا اس نے دیکھا کہ کوئی مسافر غفلت سے پڑا سو رہا ہے تو اس نے اونٹ کی مہار میرے سر پہ ماری اور کہا کیا مرنا چاہتا ہے جو گھنٹے کی آواز سے بھی تو بیدار نہیں ہوتا۔

۱ مرا ہمچو تو خواب خوش در سر است — ولیکن بیاباں بہ پیش اندر است
تیری طرح میرے سر میں بھی میٹھی نیند ہے — لیکن بیابان سامنے پڑا ہے

۲ تو کز خواب نوشیں بہ بانگِ رحیل — نخیزی دگر کے رسی در سبیل
تو جو کوچ کی آواز سے نیند سے — بیدار نہیں ہوتا پھر راستے پر کب پہنچے گا

۳ فرو کوفت طبلِ سفر ساروان — بمنزل رسید اولِ کاروان
ساربان نے سفر کا نقارہ بجا دیا — قافلے کا شروع منزل پر پہنچ گیا

۴ خنک ہوشیارانِ فرخندہ بخت — کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
مبارک نصیب والے ہوشیار بابرکت ہیں — جو ڈھول پیٹنے والے سے پہلے سامان سمیٹ لیں

۵ برہ خفتگاں تا برآرند سر — نہ بینند رہ رفتگاں را اثر
راستے میں سوئے ہوئے جب سر اٹھائیں گے — تو راستہ پہ گزرے ہوؤں کا نشان بھی نہ پائیں گے

۶ سبق برد رہرو کہ برخاست زود — پس از نقل بیدار بودن چہ سود
جو مسافر جلدی اٹھ گئے نکل گیا — روانگی کے بعد بیدار ہونے کا کیا فائدہ

۷ چو شیبت در آمد بروئے شباب — شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب
جب تیری جوانی کے چہرے پہ بڑھاپا آ گیا — تیری رات دن ہو گئی نیند سے آنکھیں کھول لے

۸ من آں روز برکندم از عمر امید — کہ افتادم اندر سیاہی سپید
میں نے اسی دن زندگی کی امید ختم کر دی تھی — جب میری سیاہی میں سفیدی پڑ گئی تھی

۹ دریغا کہ بگذشت عمرِ عزیز — بخواہد گذشت ایں دمِ چند نیز
افسوس کہ پیاری عمر گزر گئی — یہ چند سانس بھی گزر جائیں گے

۱۰ گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت — وزیں نیز دم در نیابی گذشت
غلط کاری میں جو گزر گئی سو گزر گئی — اگر ان سانسوں کو نہ سنبھالا تو یہ بھی گزر جائیں گے

۱۔ مرا مجھکو، ہمچو تو تیری طرح، خواب خوش میٹھی نیند، در سر است سر میں ہے، بہ پیش سامنے، اندر زائد، است ہے
۲۔ تو کز خواب نوشیں تو جو میٹھی نیند سے، بانگِ رحیل کوچ کی آواز، نخیزی نہیں اٹھتا ہے، دگر پھر، کے رسی کب پہنچے گا، در سبیل راستے میں
۳۔ فرو کوفت کوٹ دیا، طبل سفر سفر کا نقارہ، ساروان اونٹ والا، بمنزل منزل پر، رسید پہنچ گیا، اولِ کاروان قافلے کا شروع
۴۔ خنک مبارک، فرخندہ بخت مبارک نصیب والا، پیش پہلے، دہل زن ڈھول پیٹنے والا، بسازند رخت سامان باندھ لیں
۵۔ برہ خفتگاں راستے میں سوئے ہوئے، تا برآرند جب تک اٹھائیں گے، نہ بینند نہیں دیکھیں گے، رہ رفتگاں راستے پر گزرے ہوئے، اثر نشان قدم
۶۔ سبق برد سبقت لے گیا، رہرو راستہ چلنے والا، برخاست زود جلدی اٹھا، پس از نقل روانہ ہو جانے کے بعد، بودن ہونا، چہ سود کیا فائدہ
۷۔ چو جب، شیبت در آمد تجھکو بڑھاپا آ گیا، بروئے شباب جوانی کے چہرے پر، شبت تیری رات، روز شد دن ہو گئی، دیدہ برکن آنکھیں کھول، ز خواب نیند سے
۸۔ من میں، آں روز اسی دن، برکندم ختم کر دی، افتادم پڑ گئی میرے
۹۔ دریغا افسوس، بگذشت گزر گئی، عمرِ عزیز پیاری عمر، بخواہد گذشت گزر جائیں گے، ایں دم چند یہ چند سانسیں، نیز بھی
۱۰۔ گذشت گزر گیا، آنچہ جو کچھ، کہ ناصوابی غلطی، وزیں نیز اور ان میں سے بھی، در نیابی نہیں پاوے گا تو گذشت گزر جائے گا۔

تشریح: (۱) آرام سے سو جانے کی تو مجھے بھی خواہش ہے لیکن جو بیابان سامنے ہے وہ مجھے سونے نہیں دیتا (۲) جو شخص کوچ کے اعلان کے بعد بھی سویا رہے تو قافلہ نکل جاتا ہے پھر اسے راستہ نہیں ملتا (۳) ساربان نے ڈھول پیٹ دیا اور قافلے کا اگلا حصہ منزل پر پہنچنے والا ہے تو کب تک سوتا رہے گا یعنی فرشتے نے موت کی آواز لگا دی اور کتنے ہی لوگ اس وادی میں اتر گئے تجھے کب تک ہوش نہیں آئے گی (۴) وہ مسافر بڑا مبارک ہے جو نقارہ پیٹنے والے سے بھی پہلے اپنا بستر باندھ کے طیار ہو جائے یعنی عزرائیل کی آمد سے پہلے موت کے لئے طیار ہو (۵) غفلت میں سوئے ہوئے لوگ جب بیدار ہوں گے تو زندگی کا قافلہ نکل چکا ہوگا (۶) وہی مسافر آگے نکلتا ہے جو پچھلی رات بیدار ہو کے سفر شروع کر دیتا ہے جب قافلہ چل پڑے پھر بیدار ہونے والا پیچھے ہی رہے گا (۷) جب چہرے پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ میری زندگی کی شب سحر ہو چکی ہے اس لئے جاگ اٹھنا چاہیئے (۸) جب میرے بال سفید ہونے شروع ہوئے تو میں اپنی زندگی سے اسی دم مایوس ہو گیا (۹) افسوس عمرِ عزیز گزر گئی کچھ کام نہ کیا جو باقی ہے وہ بھی گزر رہا چاہتی ہے اسی میں کچھ کام کر لے تو غنیمت ہے (۱۰) جو کچھ ہوا سو ہوا اب اگلا معاملہ صحیح کرو جو سانس باقی ہیں ان کو کام میں لگا لو۔

۱ کنوں وقت تخم است اگر پروری — گر امید داری کہ خرمن بری
اگر تو پرورش کرے تو ابھی بیج ڈالنے کا وقت ہے — اگر کھلیان اٹھانے کا امیدوار ہے

۲ بشہر قیامت مرو تنگ دست — کہ وجہے ندارد بحسرت نشست
قیامت کے شہر میں خالی ہاتھ نہ جا — کیونکہ حسرت سے بیٹھنا کوئی معنی نہیں رکھتا

۳ گرت چشم عقلست تدبیر گور — کنوں کن کہ چشمت نخورد است مور
اگر تیری عقل کی آنکھ ہے تو قبر کی تدبیر — اب کر لے جبکہ چیونٹیوں نے تیری آنکھیں نہیں کھائی ہیں

۴ بمایہ تواں اے پسر سود کرد — چہ سود افتد آں را کہ سرمایہ خورد
اے لڑکے! نفع پونجی سے کمایا جاتا ہے — جو شخص پونجی کھا چاٹ لے اسے کیا نفع ہو

۵ کنوں کوش کاب از کمر در گذشت — نہ وقتے کہ سیلاب از سر گذشت
ابھی کوشش کر پانی کمر سے گذر رہا ہے — اس وقت نہیں جب سیلاب سر سے گذر جائے

۶ کنونت کہ چشمست اشکے ببار — زباں در دہاں است عذرے بیار
اب کہ تیری آنکھیں ہیں آنسو بہالے — منہ میں زبان ہے کوئی عذر پیش کر لے

۷ نہ پیوستہ باشد رواں در بدن — نہ ہموارہ گردد زباں در دہن
نہ تو بدن میں جان ہمیشہ رہے گی — نہ منہ میں زبان ہمیشہ چلے گی

۸ ز دانندگاں بشنو امروز قول — کہ فردا نکیرت بپرسد ز ہول
علم والوں کی بات آج سن لے — تاکہ کل منکر نکیر تجھ سے رعب کے ساتھ نہ پوچھے

۹ غنیمت شمار ایں گرامی نفس — کہ بے مرغ قیمت ندارد قفس
اس معزز جان کو غنیمت سمجھ — کیونکہ پنجرا بغیر پرندے کے کوئی قیمت نہیں رکھتا

۱۰ مکن عمر ضائع بافسوس وحیف — کہ فرصت عزیز است والوقت سیف
افسوس اور حسرت میں عمر ضائع نہ کر — اس لئے کہ فرصت نایاب ہے اور وقت تلوار ہے

۱۔ کنوں اب وقت تخم بیج ڈالنے کا وقت است ہے پروری پالے تو امید داری امید رکھتا ہے تو خرمن کھلیان بری لیجا دے تو ۲۔ بشہر قیامت قیامت کے شہر میں مرو مت جا تنگ دست تنگ ہاتھ والا وجہے ندارد کوئی سبب نہیں رکھتا بحسرت نشست حسرت کے ساتھ بیٹھنا ۳۔ چشم عقلست عقل کی آنکھ ہے تدبیر گور قبر کی تدبیر کنوں کن اب کر چشمت تیری آنکھ نخوردا ست نہیں کھائی ہیں مور چیونٹی ۴۔ بمایہ پونجی سے تواں سود کرد نفع کما سکتے ہیں پسر لڑکا چہ کیا سود افتد نفع حاصل ہو آں را کہ اس کو کہ سرمایہ خورد پونجی کھا گیا ۵۔ کنوں اب کوش کوشش کر کاب جب کہ پانی در گذشت گذر گیا نہ وقتے کہ نہ ایسے وقت کہ ۶۔ کنونت اب کہ تیری چشمست آنکھ ہے اشکے ببار کوئی آنسو بہا دہاں منہ است ہے عذرے کوئی عذر بیار لا ۷۔ پیوستہ ہمیشہ باشد ہوتی ہے رواں جان ہموارہ ہمیشہ گردد گھومتی ہے دہن منہ ۸۔ دانندگاں جاننے والے بشنو سن امروز آج قول بات فردا کل آئندہ نکیرت منکر نکیر تجھ کو نپرسد نہ پوچھے زہول رعب سے ۹۔ شمار گن گرامی نفس عزت والا نفس بے مرغ بغیر پرندے کے ندارد نہیں رکھتا قفس پنجرا ۱۰۔ مکن مت کر حیف حسرت عزیز نایاب است ہے الوقت سیف وقت تلوار ہے

تشریح: (۱) عمل کرنے کا موقع جیتے جی ہے موت کے بعد عمل نہیں ہو سکے گا اس لئے عمل کا بیج فی الفور کاشت کر لے تاکہ کھلیان اٹھا سکے (۲) بے عمل آدمی میدان محشر میں نادار اور قلاش ہوگا اگر وہاں حسرت کھانا نہیں چاہتے تو یہاں عمل کر کے وہاں کا سکہ بنالو (۳) عقل کا تقاضا ہے کہ قبر کی پیش بندی اسی وقت کر لی جائے جبکہ اعضا صحیح سلامت اور عمل کرنے کے قابل ہیں (۴) پونجی سے مراد عمر ہے یعنی جب تک عمر باقی ہے اس سے عمل کما سکتے ہیں جب کہ عمر ہی ختم ہو جائے وہ عمل کا نفع نہیں کما سکتا (۵) ابھی تیری عمر کا کچھ حصہ باقی ہے اس لئے کوشش کر لے جب یہ پیالہ لبریز ہو گیا تو کچھ نہیں ہو سکے گا (۶-۷) جب تک آنکھیں باقی ہیں رو دھو کر خدا کو منالو اور منہ میں زبان ہے تو عذر معذرت کر کے اسے راضی کر لو جب نہ آنکھ ہو گی اور نہ منہ میں زبان رہے گی پھر کوئی چارہ نہیں ہو سکے گا اور ایک دن یہ چیزیں لازماً ختم ہو کے رہیں گی (۸) اہل علم سے پوچھ پوچھ کے اگر صحیح عمل کر لو تو منکر نکیر کی سخت گیری سے بچ جاؤ گے ورنہ بچنے کی کوئی صورت نہیں (۹) اس سانس کی بڑی قیمت ہے اس لئے اس کی قدر کرو سانس کے بغیر جسم ویسے بے وقعت ہوتا ہے جیسے پرندے کے بغیر پنجرہ (۱۰) ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ کے عمر ضائع نہ کرو کیونکہ فرصت تو بڑی مشکل ہاتھ آتی ہے اور وقت کی تلوار عمر کو ہر لحظہ کاٹ رہی ہے اس لئے طول امل کو چھوڑو اور جو کرنا ہے آج کر لو۔

Scanned by CamScanner

حکایت

کہانی

۲ قضا زندۂ را رگِ جاں بر برید
موت نے ایک زندہ کی شاہ رگ کاٹ دی
دگر کس بمرگش گریباں درید
دوسرے شخص نے اس کی موت پر گریبان پھاڑ لیا

۳ چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش
ایک ہوش مند دیکھنے والے نے یوں کہا
چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
جب فریاد و زاری اس کے کان میں پہنچی

۴ زدستِ شما مردہ بر خویشتن
مردہ تمہارے ہاتھوں سے اپنا
گرش دست بودے دریدے کفن
کفن پھاڑ لیتا اگر اس کے ہاتھ ہوتے

۵ کہ چندیں زتیمار و دردم مپیچ
کہ میرے درد و غم سے اتنے بل نہ کھا
کہ روزے دو پیش از تو کردم بسیج
کیونکہ میں نے تجھ سے دو دن پہلے سفر کا ارادہ کر لیا ہے

۶ فراموش کردی مگر مرگِ خویش
شاید تو نے اپنی موت بھلا دی
کہ مرگِ منت ناتواں کرد و ریش
جو میری موت نے تجھے کمزور اور زخمی کر دیا

۷ مبصر چو بر مردہ ریزد گلش
سمجھ دار آدمی جب مرے پر مٹی ڈالتا ہے
نہ بر وے کہ بر خود بسوزد دلش
تو اس پر نہیں بلکہ اپنے آپ پر اس کا دل جلتا ہے

۸ زہجرانِ طفلے کہ در خاک رفت
جو بچہ مٹی میں مل گیا اس کی جدائی سے
چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
تو کیا روتا ہے کہ وہ پاک آیا اور پاک چلا گیا

۹ تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک
تو پاک آیا ہے پرہیزگار اور پاک رہ
کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کیونکہ مٹی میں ناپاک ہو کر جانا شرم کی بات ہے

۱۰ کنوں باید ایں مرغ را پائے بست
اس پرندے کے پاؤں ابھی سے باندھنے چاہئیں
نہ وقتے کہ سررشتہ برد ز دست
نہ جس وقت رسی تیرے ہاتھ سے چھڑا لے

۲۔ قضا موت رگِ جاں جان کی رگ یعنی شاہ رگ بر برید کاٹ دی دگر کس دوسرا شخص بمرگش اس کی موت پر درید پھاڑ لیا
۳۔ چنیں ایسے گفت کہا بینندہ دیکھنے والا تیز ہوش تیز سمجھ والا چو جب رسیدش پہنچی اسکو بگوش کان میں
۴۔ دستِ شما تمہارا ہاتھ بر خویشتن اپنے آپ پر گرش اگر اس کے دست بودے ہاتھ ہوتے دریدے پھاڑ لیتا
۵۔ چندیں اتنا تیمار غم مپیچ مت پیچ کھا روزے دو دو دن پیش از تو تجھ سے پہلے کردم کیا میں نے بسیج ارادہ
۶۔ فراموش کردی بھلا دیا تو نے مگر شاید مرگِ خویش اپنی موت مرگِ منت میری موت نے تجھکو ناتواں کمزور کرد کر دیا ریش زخمی
۷۔ مبصر بصیرت والا یا محقق چوں جب ریزد ڈالتا ہے گلش اسکی مٹی بر وے اس پر کہ بلکہ بر خود اپنے اوپر بسوزد جلتا ہے دلش اس کا دل
۸۔ ہجرانِ طفلے کہ اس بچے کی فرقت سے جو کہ در خاک مٹی میں رفت چلا گیا چہ نالی کیا روتا ہے تو پاک آمد پاک آیا پاک رفت پاک چلا گیا
۹۔ آمدی آیا تو بر حذر باش پرہیزگار رہ ننگ است شرم کی بات ہے رفتن جانا بخاک مٹی میں
۱۰۔ کنوں اب باید چاہیے ایں مرغ اس پرند پائے بست پاؤں باندھنا وقتیکہ جس وقت کہ سررشتہ دھاگہ برد لے گیا ز دست ہاتھ سے

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ موت سے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اس لئے جب دوسروں کو دفناؤ تو سوچ لو کہ ایک دن ہمیں بھی یونہی دفنایا جائے گا مُردوں کو رونے کی بجائے اپنی موت کی طیاری کرو (۲) ایک شخص مرگیا تو دوسرے آدمی نے اس کے غم میں گریبان پھاڑ لیا (۳) ایک سمجھ دار آدمی نے ان کا رونا دھونا اور کپڑے پھاڑنا دیکھا تو کہا (۴) اگر مُردے کے ہاتھ حرکت کر سکتے تو وہ تمہارے ظلم سے اپنا کفن پھاڑ لیتا (۵) اور کہتا کہ تم میری موت کی وجہ سے اتنے پیچ و تاب کیوں کھاتے ہو میں ایک دن پہلے آگیا ہوں تم ایک دن پیچھے آجاؤ گے (۶) میری موت کو تو روتے ہو مگر اپنی موت بھلا رکھی ہے کہ کل تمہیں بھی یہ سفر درپیش ہوتا ہے (۷) صاحبِ بصیرت آدمی جب مُردے پہ مٹی ڈالتا ہے تو وہ یہ سوچ کر آبدیدہ ہو جاتا ہے کہ کل میرے اوپر بھی مٹی ڈالی جانے گی (۸) اگر چھوٹا بچہ مر گیا ہے تو اس کے غم میں کیا روتے ہو کہ وہ جیسا معصوم دنیا میں آیا تھا ویسا ہی معصوم یہاں سے چلا گیا (۹) فکر کی بات تو یہ ہے کہ تم پاک آکر ناپاک نہ جاؤ ورنہ بڑی شرمندگی ہوگی (۱۰) روح کے پرندے کو اعمالِ صالحہ کا پابند کر لو ورنہ جب یہ اڑ جائے گا تو کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ نشستی بجائے دگر کس بسے
تو دوسرے لوگوں کی جگہ پہ اکثر بیٹھا ہے
نشیند بجائے تو دیگر کسے
دوسرے لوگ بھی تیری جگہ پہ بیٹھیں گے

۲ اگر پہلوانی وگر تیغ زن
تو پہلوان ہے یا تلوار باز
نخواہی بدر بردن الا کفن
کفن کے سوا کچھ نہیں لے جا سکے گا

۳ خر وحش اگر بگسلاند کمند
گورخر اگر پھندا تڑا لے
چو در ریگ ماند شود پائے بند
جب ریت میں پہنچے گا تو پھنس جائے گا

۴ ترا نیز چنداں بود دست زور
تیری طاقت بھی اسی وقت تک ہے
کہ پایت نرفتست در ریگ گور
جب تک کہ تیرے پاؤں قبر کی ریت میں نہیں دھنسے

۵ منہ دل بریں سالخوردہ مکاں
اس پرانے مکان سے دل نہ لگا
کہ گنبد نیاید برو گردگاں
کیونکہ گنبد پہ اخروٹ نہیں ٹھہرتا

۶ چو دی رفت فردا نیاید بدست
جب کل گزشتہ گزر گئی تو کل آئندہ بھی ہاتھ نہیں آئے گی
حساب از ہمیں یک نفس کن کہ ہست
اسی ایک سانس سے حساب کرے جو موجود ہے

حکایت
کہانی

۸ فرو رفت جم را یکے نازنین
جمشید کی ایک محبوبہ مر گئی
کفن کرد چوں کرمش ابریشمین
اس نے ریشم کے کیڑے کی طرح اس کا کفن ریشمیں بنایا

۹ بدخمہ درآمد پس از چند روز
چند دن کے بعد وہ اس کے مقبرے پر آیا
کہ بروے بگرید بزاری و سوز
تاکہ زاری اور سوز کے ساتھ اس پر روئے

۱۰ چو پوسیدہ دیدش حریریں کفن
جب اس کا ریشمیں کفن بوسیدہ دیکھا
بفکرت چنیں گفت با خویشتن
تو فکر میں اپنے آپ سے یوں کہا

۱۔ نشستی بیٹھا ہے تو بجائے دگر کس دوسرے لوگوں کی جگہ بسے بہت دفعہ نشیند بیٹھیں گے بجائے تو تیری جگہ دیگر کسے دوسرے شخص

۲۔ پہلوانی پہلوان ہے تو تیغ زن تلوار مارنے والا نخواہی بدر بردن نہیں لے جا سکے گا تو الا سوائے کفن میت کے کپڑے

۳۔ خر وحش گورخر یا جنگلی گدھا بگسلاند تڑا لے کمند پھندا چو جب در ریگ ریت میں ماند رہے گا شود ہو جائے گا پائے بند پابند قیدی

۴۔ ترا تجھکو نیز بھی چنداں بود اسی قدر ہوئے دست زور قوت پایت تیرے پاؤں نرفتست نہیں گھسے ہیں ریگ گور قبر کی ریت

۵۔ منہ مت رکھ بریں اس پر سالخوردہ پرانا نیاید نہیں ٹھہرتا برو اس پر گردگاں اخروٹ

۶۔ چوں جب دے کل گزشتہ رفت نکل گیا فردا کل آئندہ نیاید نہیں آئے گا بدست ہاتھ میں ہمیں یک نفس یہی ایک سانس کن کر کہ ہست جو کہ ہے

۸۔ فرو رفت نیچے چلی گئی یعنی قبر میں جم جمشید کا مخفف ہے جو ایران کا بادشاہ تھا یکے ایک نازنین نزاکت والی محبوبہ کرد کیا چو کرمش ریشم کے کیڑے کی طرح اس کا ابریشمین ریشم والا

۹۔ بدخمہ مقبرے میں درآمد آیا پس از چند روز چند دنوں کے بعد برو اس پر بگرید روئے بزاری و سوز زاری اور سوز کیساتھ

۱۰۔ چو جب پوسیدہ گھسا ہوا دیدش دیکھا اس کا حریریں کفن ریشمی کفن بفکرت فکر میں چنیں ایسے گفت کہا با خویشتن اپنے آپ سے

تشریح: (۱) تو بارہا ایسی جگہوں پہ بیٹھا ہوگا جہاں ایسے لوگ بیٹھتے رہے ہیں جو اب مر چکے ہیں اسی طرح تو بھی مر جائے گا اور تیری جگہ پہ دوسرے لوگ بیٹھا کریں گے (۲) تو کمزور ہے یا شہ زور دنیا سے کفن کے سوا کچھ نہیں لے جا سکتا (۳-۴) گورخر کو رسی تڑا کر بھاگنا کچھ بھی مفید نہیں کیونکہ وہ ریت میں جا کر دھنس جاتا ہے اور شکاری اسے پھر پکڑ لیتا ہے اسی طرح تو بھی موت سے نہیں بچ سکتا ہاں اس وقت تک زور دکھاتا ہے جب تک تیرے پاؤں قبر میں نہیں دھنسے جب قبر میں پہنچ جائے گا سب زور ختم ہو جائے گا (۵) یہ دنیا بڑی عمر رسیدہ اور پرانی ہے اس پہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیے پھر یہ گول بھی ہے اور گول چیز پہ اخروٹ ٹھہر نہیں سکتا اسی طرح تو بھی اس دنیا میں ٹھہر نہیں سکے گا (۶) جس طرح کل گزشتہ تیرے ہاتھ سے نکل گیا اسی طرح کل آئندہ بھی نکل جائے گا اس لئے اس کے انتظار میں نہ رہ کہ یہ کام کل کریں گے جو کرنا ہے اسی وقت کر لے کیونکہ قابل اعتماد سانس وہی ہے جو اس وقت چل رہا ہے (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ مردے کا کفن معمولی ہو یا ریشمی، قبر دونوں کو تار تار کر دیتی ہے اور مردے کو کیڑے کھا جاتے ہیں اس لئے نیک اعمال سے اس کا سد باب کرنا چاہیے (۸) جمشید بادشاہ کی ایک نازنین محبوبہ تھی جو مر گئی تو اس نے اس کو ریشمیں کفن پہنایا (۹-۱۰) کچھ عرصہ بعد وہ اس کی گری ہوئی قبر پہ گیا تو دیکھا کیڑوں نے اس کا کفن چٹ کر لیا ہے تو وہ متفکر ہو کر کہنے لگا۔

Scanned by CamScanner

۱ من از کرم برکنده بودم بزور — بکندند از و باز کرمانِ گور
میں نے زور کے ساتھ کیڑوں سے چھینا تھا — قبر کے کیڑوں نے اس سے پھر چھین لیا

۲ دو بیتم جگر کرد روزے کباب — کہ مے گفت گوینده با رباب
ایک دن دو شعروں نے میرا جگر کباب کر دیا — جو ایک گویا رباب پر گا رہا تھا

۳ دریغا کہ بے ما بسے روزگار — بروید گل و بشکفد لالہ زار
افسوس کہ ہمارے بغیر کافی عرصے تک — پھول اگتے اور لالہ زار کھلتے رہیں گے

۴ بسے تیر و دے ماه اُردی بہشت — برآید کہ ما خاک باشیم و خشت
بہت سے ساون، ماگھ اور جیٹھ کے مہینے — آتے رہیں گے حالانکہ ہم مٹی اور اینٹیں بن چکے ہوں گے

حکایت
کہانی

۶ یکے پارسا سیرتِ حق پرست — فتادش یکے خشتِ زریں بدست
ایک حق پرست پرہیزگار سیرت آدمی — کے ہاتھ میں ایک سونے کی اینٹ لگ گئی

۷ سرِ ہوشمندش چناں خیره کرد — کہ سودا دلِ روشنش تیره کرده
اس کے ہوشمند سر کو ایسا خراب کیا — کہ جنون نے اس کے روشن دل کو تاریک کر دیا

۸ ہمہ شب در اندیشہ کیں گنج و مال — درو تا زیم ره نیابد زوال
ساری رات اسی فکر میں رہا کہ یہ مال خزانہ — جب تک میں جیوں کم نہ ہو

۹ دگر قامتِ عجزم از بہرِ خواست — نباید بر کس دوتا کرد راست
اب مجھے عاجزی کا قد سوال کیلئے — کسی کے سامنے دوہرا سیدھا نہیں کرنا چاہیے

۱۰ سرائے کنم پائے بستش رخام — درختانِ سقفش ہمہ عودِ خام
ایک گھر بناؤں گا جسکی دیواریں سنگِ مرمر کی ہوں گی — اسکی چھت کی تمام لکڑی صندل کی ہو گی

۱۔ مَن میں کِرَم کیڑا بر کندہ بودم اتارا تھا میں نے بزور طاقت سے بکندند چھین لیں گے باز پھر کرمانِ گور قبر کے کیڑے

۲۔ دو بیتم دو شعروں نے مجھکو کرد کر دیا روزے ایک دن کباب آگ پر بھنے ہوئے گوشت کی طرح مے گفت کہہ رہا تھا گوینده ایک کہنے والا با رباب رباب پر

۳۔ دریغا ہائے افسوس بے ما ہمارے بغیر بسے بہت سا روزگار زمانہ بروید گل اگیں گے پھول بشگفد کھلیں گے لالہ زار باغ

۴۔ بسے بہت سے تیر ماہ ساون دے ماگھ اردی بہشت جیٹھ برآید آویں گے ما ہم خاک باشیم مٹی ہو جائیں گے خشت اینٹ

۶۔ یکے ایک پارسا پرہیزگار سیرت عادت یا حالت حق پرست حق کو پوجنے والا فتادش پڑ گئی اس کے یکے خشت ایک اینٹ زریں سونے کی بدست ہاتھ میں

۷۔ سرِ ہوشمندش اس کا ہوش والا سر چناں ایسا خیره کرد خراب کیا سودا جنون دلِ روشنش اس کا روشن دل تیره کرد تاریک کر دیا

۸۔ ہمہ شب تمام رات در اندیشہ سوچ میں کیں گنج و مال کہ یہ خزانہ اور مال درو اس میں تا زیم جب تک میں جیوں نیابد نہ پاوے زوال نقصان

۹۔ دگر پھر قامتِ عجزم اپنی عاجزی کا قد از بہرِ خواست سوال کے واسطے نباید نہیں چاہیے بر کس کسی شخص کے پاس دوتا دوہرا اگر دکرنا راست سیدھا ۱۰۔ سرائے ایک گھر کنم بناؤں گا میں پائے بستش اس کی دیواریں رخام سنگِ مرمر درختانِ سقفش اس کے چھت کے درخت یعنی لکڑیاں ہمہ تمام عودِ خام کچا صندل

تشریح: (۱) یہ ریشم میں نے کیڑوں سے چھینا تھا اب کیڑوں نے اس سے چھین لیا ہے (۲) کوئی گویا گا رہا تھا اس کے دو شعروں نے مجھے تڑپا دیا (۳-۴) جن کا مطلب تھا کہ ہم مرجائیں گے اور ہمارے بعد بہتیرے پھول اگتے اور لالہ زار کھلتے رہیں گے ساون جیٹھ اور ماگھ کے مہینے بھی آتے جاتے رہیں گے مگر ہم مٹی بن چکے ہوں گے اور ہماری مٹی سے لوگ اینٹیں پاتھ لیں گے (۵) اس حکایت کا مطلب ہے کہ آدمی کو سونے کی اینٹوں کے چکر میں نہیں پڑنا چاہیے کیونکہ قبر میں جانے کے بعد خود اسکی مٹی سے اینٹیں پاتھ لی جائیں گی اس لئے لالچ کو چھوڑ کر روپے پیسے سے آخرت خریدنی چاہیے (۶) ایک پرہیزگار حق پرست آدمی کو کہیں سے سونے کی ایک اینٹ مل گئی (۷) اس سونے کے گھمنڈ نے اس کا دماغ خراب کر دیا اور دلِ روشن بھی تاریک ہو گیا (۸) اسکو ہر وقت یہی فکر رہتی کہ اس مال خزانے میں مرتے جیتے جی ذرا بھی کمی نہ آئے (۹) اب اپنی ضروریات کے لئے مجھے کسی سے سوال نہیں کرنا چاہیے نہ آداب بجا لانے کے لئے کسی کے سامنے جھکنا چاہیے (۱۰) اور ایسا گھر بنانا چاہیے جس کی دیواریں اور فرش سنگِ مرمر کا ہو

Scanned by CamScanner

1 یکے حجرہ خاص از پئے دوستاں
دوستوں کے واسطے ایک خاص کمرہ بناؤں گا
در حجرہ اندر سرا بوستاں
جس کا دروازہ پائیں باغ میں کھلتا ہوگا

2 بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت
پیوند پہ پیوند لگانے سے میں گھس گیا ہوں
تف دیگراں چشم و مغزم بسوخت
چولہے کی گرمی نے میری آنکھیں اور مغز جلا دیا ہے

3 دگر زیر دستاں پزندم خورش
اب نوکر چاکر میرا کھانا پکائیں گے
براحت دہم روح را پرورش
میں آرام سے روح کی پرورش کروں گا

4 بسختی بکشت ایں نمد بسترم
اس کمبل کے بستر نے مجھے سختی میں مار ڈالا ہے
روم زیں سپس عبقری گسترم
میں اس کے بعد عبقری ریشم بچھایا کروں گا

5 خیالش خرف کرد کالیوہ رنگ
دیوانوں کی طرح اسکے خیالات بگڑ گئے
بمغزش فرو برد خرچنگ چنگ
کیکڑے نے اس کے دماغ میں پنجے جمالئے

6 فراغ مناجات و رازش نماند
اس کو خدا سے مناجات اور راز کی فرصت نہ رہی
خور و خواب و ذکر و نمازش نماند
اس کا کھانا سونا ذکر اور نماز ختم ہوگئی

7 بصحرا بر آمد سر از کبر مست
سر میں تکبر بھر کے جنگل کو نکل گیا
کہ جائے نبودش قرار و نشست
کیونکہ اس کے لئے بیٹھنے اور سکون کی جگہ نہ رہی

8 یکے بر سر گور گل مے سرشت
ایک شخص قبر کے سرہانے مٹی گوندھ رہا تھا
کہ حاصل کند زاں گل گور خشت
تاکہ اس قبر کی مٹی سے اینٹیں بنائے

9 باندیشہ در خود فرو رفت پیر
بوڑھا اپنے دل کی سوچ میں ڈوب گیا
کہ اے نفس کوتہ نظر پند گیر
کہ اے کوتاہ نظر نفس نصیحت حاصل کر

10 چہ بندی دریں خشت زریں دلت
اس سونے کی اینٹ میں کیا دل لگا رہا ہے
کہ یک روز خشتے کنند از گلت
کیونکہ ایک دن تیری مٹی سے اینٹ بنالیں گے

۱۔ یکے ایک از پئے دوستاں دوستوں کے واسطے در حجرہ حجرے کا دروازہ سرا بوستاں وہ گھر جو باغ میں ہو
۲۔ بفرسودم میں گھس گیا ہوں رقعہ ٹکڑا دوخت ماضی بمعنی مصدر سینا تف دیگراں چولہے کی گرمی چشم و مغزم میرا بھیجا اور آنکھ بسوخت جلا دیا
۳۔ دگر پھر زیر دستاں ماتحت لوگ پزندم پکائیں گے میرا خورش کھانا براحت دہم آرام سے دوں گا میں
۴۔ بسختی سختی سے بکشت مار ڈالا ایں نمد بسترم نمدے کے اس بستر نے مجھکو روم جاؤں گا میں زیں سپس اس کے پیچھے عبقری عبقر کا بنا ہوا ریشم گسترم بچھاؤں گا میں
۵۔ خیالش اس کا خیال خرف کرد گڈمڈ ہو گئے کالیوہ رنگ دیوانے کی طرح بمغزش اس کے مغز میں فرو برد گاڑ دیا خرچنگ کیکڑا چنگ پنجا
۶۔ فراغ مناجات خدا سے سرگوشی کی فراغت رازش اس کے ساتھ راز نماند نہ رہی خور و خواب کھانا اور سونا
۷۔ بصحرا بر آمد جنگل میں آیا سر از کبر مست سر تکبر سے بھرا جائے نبودش جگہ نہ رہی اس کے لئے نشست بیٹھنا
۸۔ یکے ایک بر سر گور قبر کے سرہانے گل مٹی مے سرشت گوندھتا تھا حاصل کند حاصل کرے زاں گل گور اس قبر کی مٹی سے خشت اینٹ ۹۔ باندیشہ فکر در خود اپنے آپ میں فرو رفت نیچے چلا گیا پیر بوڑھا نفس کوتہ نظر چھوٹی نظر والے نفس پند گیر نصیحت حاصل کر ۱۰۔ چہ بندی کیا باندھتا ہے تو دریں خشت زریں سونے کی اس اینٹ میں دلت اپنا دل یک روز ایک دن خشتے کنند اینٹ بنالیں گے از گلت تیری مٹی سے

تشریح: (۱) دوستوں کے واسطے ایک ایسی بیٹھک بناؤں گا جس کے دروازے باغ میں کھلتے ہوں گے تاکہ بیٹھے بیٹھے بہاروں کے مزے لیتے رہیں (۲) ہر وقت پیوند کاری کی وجہ سے میرے ہاتھ گھس گئے ہیں۔ کھانا خود پکانے کی وجہ سے چولہے کی گرمی نے میری آنکھیں اور دماغ جلا دیا ہے (۳) اب تو کھانا پکانے کے لئے نوکر رکھ لوں گا اور خود آرام سے بیٹھ کر جان بناؤں گا (۴) کمبل کے بستر پر سوتے سوتے میں تنگ آگیا ہوں اب تو ریشمیں بستر بناؤں گا (۵) ان خیالات اور ہوائی منصوبہ بندیوں نے اس کے دماغ پہ ایسا ہجوم کیا کہ وہ پاگل سا ہو گیا (۶) اس کو کھانے پینے کی بھی ہوش نہ رہی نماز اور ذکر اذکار بھی جاتا رہا (۷) وہ بڑے تکبر سے جنگل میں جا پہنچا کیونکہ اب گھر میں اس کا جی نہیں لگتا تھا (۸) وہاں دیکھا کہ ایک شخص اینٹیں بنانے کے لئے قبر کی مٹی گوندھ رہا ہے (۹) تو اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی پریشانی میں ڈوب کر اپنے نفس سے کہنے لگا کہ تجھے اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے (۱۰) تجھے سونے کی اینٹ سے دل لگانا زیبا نہیں جبکہ کل تیری مٹی سے اینٹیں بنائی جائیں گی۔

Scanned by CamScanner

۱ طمع را نہ چنداں دہانست باز — کہ بازش نشیند بیک لقمہ آز
طمع کا منہ اتنا ہی کھلا ہوا نہیں ہے — کہ حرص کے ایک لقمے سے بند ہو جائے

۲ بدار اے فرومایہ زیں خشت دست — کہ جیحوں نشاید بہ یک خشت بست
اے کمینے اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا لے — کیونکہ جیحوں ایک اینٹ سے نہیں رکا جا سکتا

۳ تو غافل در اندیشۂ سود و مال — کہ سرمایۂ عمر شد پائے مال
تو نفع اور مال کی فکر میں رہا — کہ تیری عمر کی پونجی برباد ہو گئی

۴ بریں خاک چنداں صبا بگزرد — کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد
اس مٹی پہ اس قدر بادِ صبا گزر جائیگی — کہ ہمارے ہر ذرے کو کہیں کہیں لے جائیگی

۵ غبارِ ہوا چشم عقلت بدوخت — سموم ہوس کشت عمرت بسوخت
خواہشات کے غبار نے تیری آنکھیں سی رکھی ہیں — ہوس کی لو نے تیری عمر کی کھیتی جلا دی ہے

۶ بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک — کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک
غفلت کا سرمہ آنکھوں سے نکال دے — کیونکہ تو کل مٹی کے نیچے سرمہ ہو جائیگا

حکایت عداوت درمیانِ دو شخص

دو شخصوں کے درمیان عداوت کا قصہ

۸ میانِ دو تن دشمنی بود و جنگ — سر از کبر بر یکدگر چوں پلنگ
دو شخصوں کے درمیان دشمنی اور جنگ تھی — تکبر کی وجہ سے ایک دوسرے پہ سر چیتے کی طرح کئے ہوتے تھے

۹ ز دیدار ہم تا بحدے رماں — کہ بر ہر دو تنگ آمدے آسماں
ایک دوسرے کو دیکھنے سے بھی اس قدر بھاگتے تھے — کہ دونوں پر آسمان تنگ ہو چکا تھا

۱۰ یکے را اجل در سر آورد جیش — سر آمد برو روزگاران عیش
ایک کے سر پہ موت نے لشکر دوڑا دیا — اسکی زندگی کا روزگار ختم ہو گیا

۱۔ طمع لالچ چنداں اتنا دہانست منہ ہے باز کھلا بازش نشیند واپس بیٹھ جائے یعنی بند ہو جائے بیک لقمہ آز حرص کے ایک لقمے سے
۲۔ بدار اٹھا لے فرومایہ کمینہ زیں خشت اس اینٹ سے دست ہاتھ جیحوں خراساں کا ایک دریا نشاید بست نہیں باندھ سکتے بہ یک خشت ایک اینٹ سے
۳۔ اندیشۂ سود و مال مال اور نفع کی فکر میں سرمایۂ عمر زندگی کا سرمایہ شد پائمال برباد ہو گیا
۴۔ بریں خاک اس مٹی پہ چنداں اس قدر صبا صبح کی ہوا بگزرد گزرے گی از ما ہمارے بجائے برد کسی کسی جگہ لے جائے گی
۵۔ غبار ہوا خواہش کا غبار چشم عقلت تیری عقل کی آنکھ بدوخت سی دی ہے سموم ہوس ہوس کی لو کشتِ عمرت تیری عمر کی کھیتی بسوخت جلا دی
۶۔ بکن کر سرمۂ غفلت غفلت کا سرمہ از چشم آنکھ سے فردا کل آئندہ شوی ہووے گا تو زیر خاک مٹی کے نیچے
۷۔ عداوت دشمنی درمیانِ دو شخص دو شخصوں کے درمیان
۸۔ میانِ دو تن دو شخصوں کے درمیان بود تھی سر از کبر سر تکبر سے بر یکدگر ایک دوسرے پر چوں پلنگ چیتے کی طرح
۹۔ ز دیدار دیکھنے سے ہم بھی تا بحدے اس حد تک رماں بھاگتے والے بر ہر دو دونوں کے اوپر تنگ آمدے تنگ آجاتا ۱۰۔ یکے را ایک کو اجل موت در سر سر میں آورد لایا جیش لشکر سر آمد سر سے پہنچ گیا برو اس پہ روزگاران عیش زندگی کا زمانہ

تشریح: (۱) لالچ کا منہ تو اس قدر کھل جاتا ہے کہ وہ سونے کی ایک اینٹ سے بند نہیں ہو سکتا وہ اس کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری مانگے گا (۲) حرص کی مثال دریائے جیحوں جیسی ہے جس کے سامنے ایک آدھ اینٹ سے بند نہیں باندھا جا سکتا (۳) تو تو مال منافع کے چکر میں پڑا ہوا ہے ادھر زندگی کا سرمایہ برباد ہوا جا رہا ہے (۴) تیری مٹی پہ جب ہوائیں چلیں گی تو تیرے ایک ایک ذرے کو اڑا کر کہیں کہیں لے جا پھینکیں گی (۵) حرص و ہوا اور خواہشات نفسانی نے تیری آنکھیں اندھی اور تیری زندگی برباد کر رکھی ہے (۶) کل کو تو مر مٹ کر خود سرمے جیسا بن جائے گا اس لئے بہتر ہے کہ غفلت کا سرمہ تو آنکھوں سے نکال دے اور ہوشیار ہو جا (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ قبر میں جانے کے بعد مرنے کی حالت اتنی قابلِ رحم ہو جاتی ہے کہ دشمن بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جیسا کہ جہاں بھی مٹی کے ذرات بن کر لوگوں کے قدموں میں پامال ہو جاتے ہیں اس لئے اپنی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرو (۸) دو شخص آپس کی مخالفت میں اس حد تک پہنچے ہوئے تھے کہ چیتے کی طرح ایک دوسرے پہ حملہ کرنے کی سوچتے تھے (۹) ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہ تھے ایک دوسرے کی نظروں سے بچنے کے لئے انہیں آسمان کے نیچے جگہ نہ ملتی تھی (۱۰) ان میں سے ایک کو موت نے آ دبوچا اس کی زندگی کا پیمانہ چھلک گیا۔

Scanned by CamScanner

۱ بد اندیش وے را درون شاد گشت
اس کے دشمن کا دل خوش ہو گیا
بگورش پس از مدتے برگزشت
ایک مدت کے بعد وہ اس کی قبر پہ گزرا

۲ شبستان گورش گل اندودہ دید
اس کی قبر کی خوابگاہ مٹی سے لیپی ہوئی دیکھی
کہ وقتے سرایش زر اندودہ دید
جبکہ کسی وقت اس کا مکان سونے کی پالش کیا ہوا دیکھ رکھا تھا

۳ زروئے عداوت ببازوئے زور
دشمنی کی وجہ طاقت ور بازو سے
یکے تختہ برکندش از روئے گور
اسکی قبر کا ایک تختہ اکھیڑ دیا

۴ سر تاجور دیدش اندر مغاک
اس کا تاجدار سر گڑھے میں دیکھا
دو چشم جہاں بینش آگندہ خاک
اس کی جہاں دیکھنے والی دو آنکھیں مٹی سے بھری ہوئی تھیں

۵ وجودش گرفتار زندان گور
اس کا وجود قبر کی جیل کا قیدی تھا
تنش طعمۂ کرم و تاراج مور
اسکا جسم کیڑوں کا لقمہ اور چیونٹیوں کی لوٹ تھا

۶ ز دور فلک بدر رویش ہلال
آسمان کی گردش سے اس کے چہرے کا بدر ہلال بن چکا تھا
ز جور زماں سرو قدش خلال
زمانے کے ظلم سے اسکا سرو جیسا قد خلال ہو چکا تھا

۷ کف دست و سر پنجۂ زور مند
اس کی ہتھیلی اور زور آور پنجے کے
جدا کردہ ایام بندش زبند
جوڑ جوڑ زمانے نے جدا کر دیئے تھے

۸ چنانش برو رحمت آمد ز دل
اس کے دل کو اس پہ اتنا رحم آیا
کہ بسرشت بر خاک از گریہ گل
کہ رو رو کے قبر کی مٹی گوندھ ڈالی

۹ پشیماں شد از کردۂ خوئے زشت
اپنی بری عادت کے کرتوت سے شرمندہ ہوا
بفرمود بر سنگ گورش نبشت
اس کی لوح تربت پہ لکھنے کا حکم دے دیا

۱۰ مکن شادمانی بمرگ کسے
کسی کی موت پہ خوشی نہ کر
کہ دہرت پس از وے نماند بسے
کیونکہ اسکے بعد تیرا زمانہ بھی زیادہ نہیں رہے گا

۱۔ بد اندیش وے اس کا دشمن درون اندر یا دل شاد گشت خوش ہو گیا بگورش اس کی قبر پر پس از مدتے ایک مدت کے بعد برگزشت گزرا

۲۔ شبستان گورش اس کی قبر کی خواب گاہ گل اندودہ مٹی سے لیپی ہوئی دید دیکھی کہ وقتے جو کہ ایک وقت سرایش اس کا گھر زر اندودہ سونے سے لیپا ہوا دید دیکھا

۳۔ زروئے عداوت دشمنی کی وجہ سے بازوئے زور طاقت کے بازو سے یکے ایک برکندش اکھاڑ دیا اس کا از روئے گور قبر کے اوپر سے

۴۔ سر تاجور تاج والا سر دیدش دیکھا اس کا مغاک گڑھا دو چشم جہاں بینش اس کی جہان دیکھنے والی دو آنکھیں آگندہ خاک مٹی سے بھری ہوئی

۵۔ وجودش اس کا وجود گرفتار زندان گور قبر کی جیل کا قیدی تنش اس کا جسم طعمۂ کرم گور قبر کے کیڑوں کا لقمہ تاراج مور چیونٹیوں کی لوٹ

۶۔ دور فلک آسمان کی گردش بدر رویش اس کے چہرے کا چودھویں کا چاند ہلال پہلی رات کا چاند جور زماں زمانے کا ظلم سرو قدش اس کا سرو جیسا قد خلال تنکا دانتوں میں سے پھیرنے والا

۷۔ کف دست ہتھیلی سر پنجۂ زور مند طاقت ور پنجہ جدا کردہ الگ کر دیا ایام جمع یوم دن بندش اس کے جوڑ ۸۔ چنانش ایسے اسکو برو اس پر آمد آئی زدل دل سے بسرشت گوندھ دی بر خاک مٹی پہ از گریہ رونے سے گل مٹی ۹۔ پشیماں شرمندہ شد ہو گیا کردۂ خوئے زشت بری عادت کا کیا ہوا بفرمود حکم دیا بر سنگ گورش اس کی قبر کا پتھر نبشت لکھ دیا۔ ۱۰۔ مکن مت کر شادمانی خوشی بمرگ کسے کسی کی موت پر دہرت تیرا زمانہ پس از وے اس کے بعد نماند نہیں رہے گا بسے زیادہ

تشریح : (۱) اسکی موت سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی کافی عرصے کے بعد وہ اس کی قبر کے پاس سے گزرا (۲) تو اس نے دیکھا کہ جس متکبر کے مکان پہ سونے کی پالش کی ہوئی تھی آج اس کی قبر مٹی سے لیپی ہوئی ہے (۳) غصہ میں آ کر اس نے مرے ہوئے دشمن کی قبر کا تختہ اکھاڑ ڈالا (۴) دیکھا تو تاج پہننے والا سر ایک گڑھے میں پڑا ہوا تھا اسکی خوبصورت آنکھوں میں مٹی بھری ہوئی تھی (۵) وہ قبر کی جیل میں قید ہو چکا تھا اور اس کے جسم کو کیڑے مکوڑے کھا رہے تھے (۶) اس کا موٹا تازہ جسم پہلی رات کے چاند کی طرح دبلا ہو چکا تھا اور اس کا سرو قد تنکے کی طرح باریک ہو گیا تھا (۷) اس کے پنجے اور ہتھیلی کے جوڑ بالکل الگ ہو چکے تھے (۸) یہ حالت زار دیکھ کر اس کا دل بھر آیا اس کے رونے سے قبر کی مٹی تر ہو گئی (۹) وہ اپنی کرتوتوں سے شرمندہ ہو گیا اور تلافی کے لئے اس نے حکم دیا کہ اس کی قبر پہ لکھ دیا جائے (۱۰) کہ کوئی شخص کسی دشمن کی موت سے خوش نہ ہو کیونکہ وہ خود بھی زیادہ دن موت کے ہاتھوں سے بچ نہیں سکے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ شنید ایں سخن عارفِ ہوشیار　　بنالید کاے قادرِ کردگار
ایک ہوشیار عارف نے یہ بات سنی　　تو رو پڑا کہ اے قدرت والے خدا

۲ عجب گر تو رحمت نیاری برو　　کہ بگریست دشمن بزاری برو
اگر تو اس پر رحمت نہ کرے تو تعجب ہے　　جس کے اوپر دشمن بھی زاری سے رو پڑا

۳ تنِ ما شود نیز روزے چناں　　کہ بروے بسوزد دلِ دشمناں
ہمارا جسم بھی ایک دن ایسا ہی ہو جائیگا　　جس پر دشمنوں کا دل جل اٹھے گا

۴ مگر در دلِ دوست رحم آیدم　　چو بیند کہ دشمن بہ بخشایدم
شاید میرے دوست کے دل میں رحم آجائے　　جب دیکھے کہ دشمن نے مجھے بخش دیا ہے

۵ بجائے رسد کار سر دیر و زود　　کہ گوئی در و دیدہ ہرگز نہ بود
جلد یا بدیر سر کا کام یہاں تک پہنچ جائے گا　　کہ تو کہے کہ اس میں آنکھیں بالکل نہ تھیں

۶ زدم تیشہ یک روز بر تلِ خاک　　بگوش آمدم نالۂ دردناک
میں نے ایک دن خاک کے تودے پر تیشہ مارا　　تو میرے کانوں میں رونے کی دردناک آواز آئی

۷ کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر　　کہ چشم و بناگوش و رُو بست و سر
کہ خبردار اگر تو مرد ہے تو بہت آہستہ مار　　کیونکہ آنکھیں کان چہرہ اور سر ہے

حکایت پدر و دختر

باپ بیٹی کی کہانی

۹ شبے خفتہ بودم بعزمِ سفر　　پسِ کاروانے گرفتم سحر
ایک رات میں سفر کے ارادے سے سویا ہوا تھا　　کہ صبح کسی قافلے کو پکڑ لونگا

۱۰ برآمد یکے سہمگیں باد و گرد　　کہ بر چشمِ مردم جہاں تیرہ کرد
ایک خوفناک بگولہ آیا ہے　　جس نے لوگوں کی نگاہ پر جہان تاریک کردیا

۱۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات عارف ہوشیار ہوش والے عارف نے بنالید رو پڑا کاے کہ اے قادرِ کردگار قدرت والے خدا

۲۔ عجب تعجب ہے نیاری نہ لاوے تو برو اس پر بگریست رو پڑا بزاری زاری سے برو اس پر

۳۔ تنِ ما ہمارا جسم شود ہو جاوے گا نیز بھی روزے ایک دن چناں ایسا بروے اس پر بسوزد جلے گا دلِ دشمناں دشمنوں کا دل

۴۔ مگر شاید دلِ دوست دوست کا دل آیدم آجاوے مجھ پر چو بیند جب وہ دیکھے بہ بخشایدم مجھے بخش رہا ہے

۵۔ بجائے رسد اس جگہ تک پہنچے گا کارِ سر سر کا کام دیر و زود دیر سے یا جلدی سے گوئی تو کہے در و اس میں دیدہ آنکھیں نبود نہ تھیں

۶۔ زدم مارا میں نے یک روز ایک دن تلِ خاک مٹی کا ٹیلہ بگوش کان میں آمدم آیا میرے نالۂ دردناک دردناک رونا

۷۔ زنہار خبردار مردی مرد ہے تو آہستہ تر بہت آہستہ چشم آنکھ بناگوش کان کی لو رو بست چہرہ ہے

۸۔ پدر باپ دختر لڑکی

۹۔ شبے ایک رات خفتہ بودم سویا تھا میں بعزمِ سفر سفر کے ارادے سے پسِ کاروانے کسی قافلے کے نشانِ قدم گرفتم پکڑ لوں میں سحر صبح ۱۰۔ برآمد آیا یکے ایک سہمگیں خوفناک باد و گرد ہوا اور گرد بر چشم مردم لوگوں کی آنکھوں پر تیرہ کرد تاریک کر دیا

تشریح: (۱-۲) اس کی یہ بات سن کر ایک خدا شناس آدمی کو رونا آگیا کہنے لگا اے قادرِ مطلق خدا اگر تو نے اس کی بخشش نہ کی جس کی حالتِ زار پہ دشمن بھی رو پڑا تو تیری رحمت پہ بڑا تعجب ہوگا (۳) ہمارا جسم بھی کسی دن ایسا ہو جائیگا کہ اسے دیکھ کر دشمنوں کو بھی رحم آجائے گا (۴) ہوسکتا ہے اسی طرح دوست کے دل میں بھی رحم آجائے جب یہ سوچے کہ اس پر دشمن بھی رحم کھا رہے ہیں۔ میں نہ کھاؤں (۵) تیرا سر ایک دن اس عبرتناک حالت کو پہنچ جائے گا کہ تو یہ باور نہیں کر سکتا کہ اس میں کبھی آنکھیں بھی تھیں (۶) سعدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن مٹی کی ڈھیری پہ تیشہ مارا تو اس میں سے دردناک آواز آئی (۷) کہ او تیشے مارنے والے ذرا آہستہ کہ یہاں بھی آنکھ کان چہرہ اور سر ہے یعنی یہ مٹی لوگوں کی کھوپڑیوں سے تبدیل ہو کر بنی ہوئی ہے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ دنیا میں آدمی اپنے جسم کو گرد و غبار سے کتنا ہی بچالے لیکن قبر میں جانے کے بعد اس کی کھوپڑی اور آنکھوں میں مٹی ضرور بھرے گی۔ (۹) ایک رات میں سفر کے ارادے سے سویا ہوا تھا۔ پروگرام یہ تھا کہ علی الصباح کسی قافلے کو جا پکڑوں گا (۱۰) اچانک ایک بگولہ آیا جس نے دنیا میں اندھیرا ڈال دیا اور ہر طرف تاریکی چھاگئی۔

Scanned by CamScanner

بره بریکے دختر خورد . بود
راستے میں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی
۱ بمعجز غبار از پدر مے زدود
جو اوڑھنی کیسا تھ باپ سے گرد جھاڑ رہی تھی

پدر گفتش اے نازنین چہر من
باپ نے کہا اے میری پر نزاکت چہرے والی
۲ کہ شوریدہ داری دل از مہر من
جس کا دل میری محبت سے پریشان ہے

بچنداں نشیند دریں دیدہ گرد
ان آنکھوں میں اتنی گرد نہیں بھرے گی
۳ کہ بازش بمعجز تواں پاک کرد
جسے اوڑھنی کے ساتھ صاف کر سکیں

ترا نفس رعنا چو سرکش ستور
تیرا چالاک نفس سرکش گھوڑے کی طرح
۴ دواں مے برد تا بسر شیب گور
قبر کے گڑھے کی طرف دوڑائے لے جا رہا ہے

اجل ناگہت بگسلاند رکیب
موت اچانک تیری رکاب توڑ دے گی
۵ عناں باز نتواں گرفت از نشیب
پھر گڑھے سے باگ نہیں کھینچی جا سکتی

موعظہ و پند
وعظ و نصیحت

خبر داری از استخوانی قفس
تو ہڈیوں کے پنجرے کے متعلق جانتا ہے
۷ کہ جان تو مرغیست نامش نفس
کہ تیری روح پرندہ ہے اور اس کا نام نفس ہے

چوں مرغ از قفس رفت و بگسست قید
جب پرندہ پنجرے سے نکل جائے اور رسی توڑ لے
۸ دگر رہ نگردد بسعی تو صید
تو پھر تیری کوشش سے شکار نہیں ہو سکتا

نگہدار فرصت کہ عالم دمے ست
فرصت کی حفاظت کر کیونکہ دنیا دم بھر کی ہے
۹ دمے پیش دانا بہ از عالمے ست
سمجھ دار کے نزدیک ایک دم ایک جہان سے بہتر ہے

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت
جو سکندر کہ ایک جہان پہ حکم چلاتا تھا
۱۰ دراں دم کہ بگذشت عالم گذاشت
وہ جس وقت گزرا اور اس نے جہان کو چھوڑا

۱۔ بره بر راستے پر یکے ایک دختر خورد چھوٹی بچی بود تھی بہ معجز اوڑھنی سے غبار از پدر باپ کی گرد مے زدود جھاڑتی تھی
۲۔ پدر باپ گفت کہا نازنین چہر من میری پر نزاکت چہرے والی شوریدہ داری پریشان رکھتی ہے مہر من میری محبت
۳۔ بچنداں اتنی نہیں نشیند بیٹھے گی دریں دیدہ ان آنکھوں میں بازش پھر اسکو بہ معجز اوڑھنی سے تواں پاک کرد صاف کر سکیں
۴۔ ترا تیرا نفس رعنا چالاک نفس چو مثل ستور گھوڑا دواں مے برد دوڑائے لئے جا رہا ہے تا بسر شیب گور قبر کے گڑھے کی طرف
۵۔ اجل موت ناگہت اچانک تیری بگسلاند توڑ دیگی رکیب امالہ رکاب عناں باگ باز نتواں گرفت پھر نہیں پکڑی جا سکتی نشیب گڑھا
۶۔ موعظہ وعظ پند نصیحت
۷۔ خبر داری تو خبر رکھتا ہے استخوانی قفس ہڈیوں کا پنجرہ مرغیست پرندہ ہے نامش اس کا نام نفس جان
۸۔ چوں جب مرغ پرندہ قفس پنجرہ رفت چلا گیا بگسست توڑ دی قید رسی دگر رہ دوبارہ نگردد نہیں ہوگا بسعی تو تیری کوشش سے صید شکار
۹۔ نگہدار حفاظت کر عالم جہان دمے ست ایک دم کا ہے دمے ایک سانس پیش دانا سمجھ دار کے نزدیک بہ بہتر عالمے ایک جہان ۱۰۔ سکندر یونان کے ایک بادشاہ کا نام جو بہت بڑا فاتح تھا بر عالمے ایک جہان پہ حکم داشت حکم رکھتا تھا۔
دراں دم کہ جس وقت کہ بگذشت دنیا سے گزرا عالم گذاشت جہان چھوڑ گیا

تشریح: (۱) بر سر راہ ایک لڑکی اپنی اوڑھنی سے باپ کے بدن سے گرد و غبار جھاڑ رہی تھی (۲) باپ بہت متاثر ہوا کہ پیاری بیٹی تو میرے لئے کس قدر پریشان ہے تجھے مجھ سے کتنی محبت ہے (۳) یعنی قبر کے اندر آنکھوں میں اس قدر مٹی نہیں بھر جائے گی جو اوڑھنیوں سے کبھی صاف نہیں ہو سکے گی (۴) ہر شخص کی روح قبر کی طرف بھاگی جا رہی ہے جیسے سرکش گھوڑا تھامنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح اسکو بھی تھاما نہیں جا سکتا (۵) موت آ کر جسم کی رکاب توڑ دے گی یعنی دونوں کا تعلق ختم کر دے گی پھر یہ سوار یعنی جسم لازماً قبر کے گڑھے میں گرے گا (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کا جسم فانی ہے جب اسکی روح اس دنیا سے جائے گی تو اعمال کے سوا کوئی چیز بھی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکے گی اس لئے خدا کے سامنے رو دھو کے اپنے اعمال نامے کو پاک کر لینا چاہیئے (۷) ہڈیوں کا پنجرہ انسانی جسم ہے جس میں روح کا پرندہ قید ہے کیا تجھے اس حقیقت کا علم ہے (۸) جب روح جسم کے پنجرے سے نکل جائے گی پھر اسے کسی طرح دوبارہ داخل نہیں کیا جا سکتا (۹) فرصت کو غنیمت سمجھو کیونکہ یہ دنیا تو ایک پل کی ہے اور ایک پل میں اگر کوئی اچھا عمل کر لیا جائے تو یہ سارے جہان سے قیمتی ہے (۱۰) دم بھر کے جہان سے قیمتی ہونے کی دلیل دیتے ہیں کہ سکندر جیسا فاتح جب یہ دنیا چھوڑ رہا تھا تو اس کے سارے مفتوحہ علاقے لے کر بھی اسے ایک سانس مزید لینے کی مہلت نہیں ملی تو ایک سانس بھی دنیا بھر سے قیمتی ہوا۔

Scanned by CamScanner

۱	میسر نبودش کز و عالمے اس کو یہ بات میسر نہ تھی کہ اس سے ایک جہان	ستانند و مہلت دہندش دمے لے لیتے اور اسے ایک سانس کی مہلت دے دیتے
۲	برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت چلے گئے اور ہر شخص نے کاٹ لیا جو بویا تھا	نماند بجز نام نیکو و زشت نیک نامی اور بدنامی کے سوا کچھ نہیں رہے گا
۳	چرا دل بریں کاروانگہ نہیم ہم اس مسافر خانے میں دل کیوں لگائیں	کہ یاراں برفتند و ما در رہیم جب کہ دوست چلے گئے اور ہم راستے میں ہیں
۴	پس از ما ہمیں گل دہد بوستان ہمارے بعد بھی باغ یہی پھول کھلائے گا	نشینند با یکدگر دوستاں دوست ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں گے
۵	دل اندر دلارام دنیا مبند دنیا کے محبوب میں دل نہ لگا	کہ ننشست باکس کہ دل بر نہ کند کیونکہ وہ کسی کا ہمنشیں نہیں ہوا کہ پھر دل نہ ہٹا لیا
۶	چو در خاکدانِ لحد خفت مرد جب آدمی لحد کے خاکدان میں سو گیا	قیامت بیفشاند از روئے گرد تو قیامت کو چہرے سے گرد جھاڑے گا
۷	سر از جیبِ غفلت برآور کنوں غفلت کے گریبان سے سر ابھی نکال لے	کہ فردا نماند بحسرت نگوں تاکہ کل حسرت کے ساتھ نگونسار نہ ہو
۸	نہ چوں خواہی آمد بشیراز در کیا جب تو شیراز میں واپس آتا ہے	سر و تن بشوئی ز گرد سفر تو گرد سفر سے سر اور جسم نہیں دھوتا ہے
۹	پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب پس اے گناہوں کے خاکسار عنقریب	سفر کرد خواہی ز شہر غریب تو اجنبی شہر سے سفر کر جائے گا
۱۰	بر آں از دو سرچشمہ دیدہ جوئے آنکھوں کے دونوں چشموں سے نہریں بہا دے	ور آلائشے داری از خود بشوئے اور اگر کوئی ناپاکی تجھے معلوم ہے تو دھو ڈال

۱۔ میسر حاصل نبودش نہیں تھا اسکو کزو عالمے کہ اس سے ایک جہان ستانند لے لیویں دہندش دیویں اسکو دمے ایک سانس کی

۲۔ برفتند چلے گئے ہر کس ہر شخص درود کاٹا آنچہ جو کچھ کہ کشت بویا نماند نہیں رہے گا بجز سوائے نام نیکو نیک نامی زشت بدنامی

۳۔ چرا کیوں بریں کاروانگہ اس مسافر خانہ میں نہیم رکھیں ہم برفتند چلے گئے ما ہم در رہیم راستے میں ہیں

۴۔ پس از ما ہمارے بعد ہمیں یہی گل پھول دہد دیوے گا بوستان باغ نشینند بیٹھیں گے بایکدگر ایک دوسرے کے ساتھ

۵۔ دلارام دل کا آرام مراد محبوب مبند مت باندھ ننشست نہیں بیٹھا باکس کسی کے ساتھ برنہ کند اکھیڑا نہ ہو

۶۔ خاکدانِ لحد لحد کا خاکدان خفت مرد سو گیا قیامت دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن بیفشاند جھاڑے گا از روئے چہرے سے

۷۔ جیبِ غفلت غفلت کا گریبان برآور نکال کنوں اب فردا کل آئندہ نماند نہ رہے بحسرت حسرت سے نگوں جھکا ہوا

۸۔ چوں خواہی آمد جب تو آئے گا بشیراز شہر شیراز میں جو سعدی کا مولد و مدفن ہے سر و تن سر اور جسم بشوئی دھوتا ہے ز گرد سفر سفر کی گرد سے

۹۔ خاکسارِ گنہ گناہ کے خاکسار عنقریب جلدی سفر کرد خواہی سفر کرے گا ز شہر غریب اوپرے شہر کا ۱۰۔ بر آں چلا دو سرچشمہ دیدہ آنکھوں کے دو چشمے ور اور اگر آلائشے کوئی گندگی داری تو جانتا ہے بشوئے دھو ڈال

تشریح: (۱-۲) مرنے کے بعد ہر شخص اپنے عمل کی کھیتی کاٹے گا نیکی اور بدی کے سوا اس کے پاس اور نیک نامی اور بدنامی کے سوا دنیا میں کچھ نہیں رہے گا (۳) دنیا تو ایک مسافر خانہ ہے جس میں ہم چند لمحوں کے لئے ٹھہر کر آخرت کی طرف چل پڑیں گے جیسے ہمارے کئی دوست اور بزرگ یہاں سے سفر کر گئے اسی طرح ہم بھی ایک دن سفر کر جائیں گے اس لئے دنیا سے دل لگانا عبث ہے (۴) ہمارے مرنے سے دنیا کی رونق میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اس باغ میں اسی طرح بہاریں آتی رہیں اور دوست یار منڈلیاں جماتے رہیں گے (۵) دنیا ایک ہرجائی محبوب ہے یہ جس کی گود میں بیٹھا اسے لازماً فرقت میں مبتلا کر کے کسی اور کی گود میں جا بیٹھا (۶) جب آدمی قبر میں جا سوئے گا پھر وہ قیامت سے پہلے بیدار نہیں ہوگا۔ روزِ قیامت گرد جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوگا (۷) اگر تو نے آج غفلت ترک نہ کی تو کل روزِ قیامت شرمندگی سے سر جھکانا پڑے گا (۸) جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا ہے تو گھر کے قریب آ کر وہ نہاتا دھوتا اور کپڑے تبدیل کرتا ہے اسی طرح تو اس اجنبی اور عارضی دنیا سے سفر کر کے اپنے وطنِ اصلی آخرت کی طرف جائے گا تو تجھے چاہئے کہ جیتے جی نہا دھو کر اور توبہ تائب ہو کر جسم اور روح کی گندگیاں دور کر دے تاکہ پاک صاف ہو کر تو اپنے وطنِ اصلی میں داخل ہو اس لئے خوب رو رو کر خدا سے معافی مانگ اور اپنا نامۂ اعمال دھو لے۔

Scanned by CamScanner

حکایت در عالم طفولیت

بچپن کے جہان کی کہانی

۲ زعہدِ پدر یادم آید ہمے — کہ باران رحمت بروہر دمے
مجھے باپ کے زمانہ کا ایک واقعہ یاد آتا ہے — کہ اس پہ ہر گھڑی رحمت کی بارش ہو

۳ کہ در خوردیم لوح و دفتر خرید — زبہرم یکے خاتم زر خرید
کہ اس نے بچپن میں مجھے تختی اور کاپی خرید کر دی — میرے واسطے ایک سونے کی انگوٹھی بھی خریدی

۴ بدر کرد ناگہ یکے مشتری — بخرمائے از دستم انگشتری
ایک خریدار نے اچانک ہتھیا لی — ایک کھجور دے کر میرے ہاتھ سے انگوٹھی

۵ چو نشناسد انگشتری طفل خورد — بشیرینی از وے توانند برد
جب چھوٹا بچہ انگوٹھی کی قیمت نہیں پہچانتا — تو شیرینی کے بدلے اس سے چھین سکتے ہیں

۶ تو ہم قیمتِ عمر نشناختی — کہ در عیش شیریں برانداختی
تو نے بھی اپنی عمر کی قیمت نہیں پہچانی — جو میٹھی عیش میں برباد کر دی

۷ قیامت کہ نیکاں بر اعلیٰ رسند — ز قعرِ ثریٰ بر ثریا رسند
قیامت کو جب نیک لوگ اعلیٰ مراتب پائیں گے — زمین کی گہرائی سے ثریا کی بلندی پہ پہنچیں گے

۸ ترا خود بماند سر از ننگ پیش — کہ گردت بر آید عملہائے خویش
شرم کی وجہ سے تیرا سر جھکا رہ جائیگا — کیونکہ تیرے عمل تیرے ارد گرد ہوں گے

۹ برادر زکارِ بداں شرم دار — کہ در روئے نیکاں شوی شرمسار
بھائی بدکاروں کے کاموں سے شرم کر — کیوں کہ تو نیکوں کے سامنے شرمسار ہوگا

۱۰ دراں روز کز فعل پرسند و قول — اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
جس دن فعل اور قول کے متعلق پوچھیں گے — خوف سے اولوالعزم پیغمبروں کے جسم لرز جائیں گے

۱۔ عالم طفولیت بچپن کا جہان

۲۔ زعہدِ پدر باپ کے زمانے سے یادم آید مجھے یاد آتا ہے بارانِ رحمت رحمت کی بارش بروئے اس پر ہر دمے ہر گھڑی ہو

۳۔ در خوردیم میرے بچپن میں لوح و دفتر تختی اور کاپی زبہرم میرے واسطے یکے ایک خاتم زر سونے کی انگوٹھی خرید خریدی

۴۔ بدر کرد باہر کر لی ناگہ اچانک یکے مشتری ایک خریدار بخرمائے ایک کھجور کے بدلے از دستم میرے ہاتھ سے انگشتری انگوٹھی

۵۔ چوں جب نشناسد نہیں پہچانتا انگشتری انگوٹھی طفلِ خورد چھوٹا بچہ بشیرینی شیرینی کے بدلے از وے اس سے توانند برد لے جا سکتے ہیں۔

۶۔ تو ہم تو بھی قیمت عمر عمر کی قیمت نشناختی نہیں پہچانی تو نے عیشِ شیریں میٹھی عیش برانداختی برباد کر دی

۷۔ قیامت دنیا کا آخری دن نیکاں نیک لوگ بر اعلیٰ اونچے مقام پر رسند پہنچیں گے قعر گہرائی ثریٰ زمین کے نیچے کی گیلی مٹی ثریا ستاروں کا ایک جھنڈ

۸۔ ترا تیرا بماند رہے گا سر از ننگ سر شرم سے پیش سامنے گردت تیرے گرد بر آید آ دیں گے عملہائے خویش اپنے اعمال

۹۔ برادر بھائی کار بداں بروں کے کام شرم دار شرم رکھ در روئے نیکاں نیکوں کے سامنے شوی ہووے گا تو شرمسار شرمندہ ۱۰۔ دراں روز اس دن ہیں کز فعل کہ فعل کے متعلق پرسند پوچھیں گے قول بات اولوالعزم مضبوط ارادے والے مراد پیغمبر تن بدن بلرزد لرز جائے گا ہول خوف

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسانی زندگی نہایت قیمتی انگوٹھی ہے اسے دنیا کی چار روزہ شیرینی کے بدلے برباد نہ کرو، جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ انسان کے متعلق ابلیس کے اس گمان کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس نے ازل میں انسان کے متعلق ظاہر کیا تھا پھر یہ کیا عقلمندی ہے کہ معاذ اللہ ابلیس کو سچا اور خدا کو جھوٹا ثابت کرو (۲-۳) شیخ فرماتے ہیں مجھے اپنے بچپن کا واقعہ یاد ہے خدا رحمت کرے والدِ مرحوم نے مجھے تختی کاپی اور سونے کی انگوٹھی خرید کر دی (۴)، میں چونکہ انگوٹھی کی قدر و قیمت نہیں جانتا تھا اسی لئے ایک ٹھگ نے کھجور کے بدلے مجھ سے وہ انگوٹھی ہتھیا لی (۵) بچے چونکہ انگوٹھی کی قدر و قیمت سے واقف نہیں ہوتے اس لئے شیرینی دے کر ان سے انگوٹھی چھینی جا سکتی ہے (۶) اسی طرح اے قاری تو بھی اپنی انمول عمر کی قیمت نہیں پہچانتا جبھی تو چند روزہ عیش میں اسے برباد کر رہا ہے (۷-۸) روزِ قیامت جب نیک لوگوں کو مقاماتِ اعلیٰ نصیب ہوں گے اور وہ ستاروں کی بلندیوں تک جا پہنچیں گے گنہگاری کی وجہ سے تیرا سر شرم سے جھکا رہ جائے گا اور تیرے برے اعمال تجھے ہر طرف سے گھیر لیں گے (۹) بدکاروں جیسے کام کرنے چھوڑ دے ورنہ نیکوکار لوگوں کے سامنے تجھے شرمساری حاصل ہو گی (۱۰) جس دن قول و فعل کی پرسش ہو گی بڑے بڑے اولوالعزم تھر تھر کانپ رہے ہوں گے کہ نامعلوم ہمارے ساتھ کیا گزرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ بجائے کہ دہشت خورند انبیاء — تو عذرِ گناہاں چہ داری بیا
جس جگہ نبی دہشت کھائیں گے — تو گناہوں کا کیا عذر لائے گا بتا

۲ زنانے کہ طاعت برغبت برند — زمردانِ ناپارسا بگزرند
جو عورتیں کہ رغبت سے عبادت کرتی ہیں — غیر پرہیزگار مردوں سے آگے نکل جائیں گی

۳ ترا شرم ناید زمردی خویش — کہ باشد زناں را قبول از تو بیش
تجھے اپنی مردانگی سے شرم نہیں آتی — کہ عورتوں کی مقبولیت تجھ سے زیادہ ہو

۴ زناں را بعذرِ معیّن کہ ہست — زطاعت بدارند گہ گاہ دست
عورتوں کا جو عذر متعین ہے اس کی وجہ سے — کبھی کبھی عبادت معاف کر دیتے ہیں

۵ تو بے عذر یکسو نشینی چو زن — رو اے کم ززن لافِ مردی مزن
تو بغیر عذر کے عورتوں کی طرح یکسو بیٹھا ہے — اے عورتوں سے بھی گھٹیا جا مردانگی کی لاف نہ مار

۶ مرا خود چہ باشد زباں آوری — چنیں گفت شاہِ سخن عنصری
میری اپنی زبان دانی کیا ہے — بادشاہِ سخن عنصری نے بھی یہی کہا ہے

۷ مرا خود مبیں اے عجب درمیاں — ببیں تا چہ گفتند پیشینیاں
اے عجب مجھے بیچ میں نہ دیکھ — یہ دیکھ کہ پہلوں نے کیا کہا ہے

۸ چو از راستی بگزری خم بود — چہ مردی بود کز زنے کم بود
جب تو سیدھائی سے ہٹے گا تو ٹیڑھا ہو گا — یہ کیا مردانگی ہے جو عورت سے کم ہو

۹ بناز و طرب نفس پروردہ گیر — بایام دشمن قوی کردہ گیر
ناز اور عیش میں نفس کو پلا ہوا سمجھ — چند دنوں میں دشمن کو مضبوط کیا سمجھ

۱۰ یکے بچۂ گرگ مے پرورید — چو پروردہ شد خواجہ برہم درید
ایک شخص بھیڑیئے کا بچہ پالتا تھا — جب وہ پل گیا تو اس نے مالک کو پھاڑ ڈالا

۱۔ بجائے کہ جس جگہ کہ دہشت خورند خوف کھائیں انبیا جمع نبیؐ خدا کی طرف سے خبر دینے والا عذرِ گناہاں گناہوں کا عذر چہ داری کیا رکھتا ہے بیا آ یعنی لا

۲۔ زنانے کہ جو عورتیں کہ طاعت عبادت برغبت خواہش سے برند لے جاتی ہیں مردانِ ناپارسا ناپرہیزگار مرد بگزرند گزر جائیں گی

۳۔ ترا تجھکو شرم ناید شرم نہیں آتی مردیٔ خویش اپنی مردانگی باشد ہووے زناں را عورتوں کو قبول مقبولیت از تو بیش تجھ سے زیادہ

۴۔ زناں را عورتوں کو بعذرِ معین مقرر عذر کی وجہ سے یعنی حیض و نفاس کی وجہ سے ہست ہے طاعت عبادت بدارند اٹھا لیں گے گہ گاہ کبھی کبھی دست ہاتھ

۵۔ بے عذر بغیر عذر کے یکسو نشینی ایک طرف بیٹھا ہے چو زن عورتوں کی طرح رو جا کم از زن عورتوں سے گھٹیا لافِ مردی مردانگی کی لاف مزن مت مار

۶۔ مرا مجھکو چہ باشد کیا ہووے زبان آوری زبان لانا یعنی زبان کا جاننا چنیں گفت ایسے ہی کہا ہے شاہِ سخن کلام کے بادشاہ عنصری محمود غزنوی کا ملک الشعراء

۷۔ مرا خود مجھے مبیں مت دیکھ اے عجب اے عجیب درمیاں بیچ میں ببیں دیکھ تا کہ چہ گفتند کیا کہا ہے پیشینیاں پہلے لوگ

۸۔ چو جب راستی سیدھائی بگزری ہٹ جائے تو خم بود ٹیڑھا ہو گا چہ مردی بود کیا مردانگی ہووے کز زنے کہ ایک عورت سے کم بود کم ہووے ۹۔ بناز و طرب عیش اور ناز سے نفس جان پروردہ گیر پلا ہوا سمجھ بایام چند دنوں میں دشمن مراد نفس قوی کردہ مضبوط کیا ہوا گیر سمجھ ۱۰۔ یکے ایک بچۂ گرگ بھیڑیئے کا بچہ مے پرورید پالتا تھا چوں جب پروردہ شد پل گیا خواجہ سردار برہم درید پھاڑ ڈالا

تشریح: (۱) جہاں انبیاء علیہم السلام کو بھی کھٹکا لگا ہوا ہو گا تو اپنی بدکرداریوں کا کیا عذر پیش کرے گا (۲) وہ عورتیں جو پاکباز ہیں بدکردار مردوں سے درجات میں بڑھ جائیں گی (۳) تیرے لئے یہ بات بڑی شرم کی ہو گی کہ بارگاہِ الٰہی میں عورتیں تجھ سے زیادہ مقرب ہو جائیں (۴، ۵) حیض و نفاس کے زمانے میں عورتوں کو عبادت معاف ہو جاتی ہے اس لئے وہ اگر عبادت نہ کریں تو معذور ہیں مگر تجھے تو ایسا کوئی عذر نہیں پھر بھی تو عورتوں کی عبادت سے غافل ہے اور مردانگی کی لاف بھی مارتا ہے۔ (۶، ۷) یہ بات میری نہیں بلکہ بادشاہِ سخن عنصری کی کہی ہوئی ہے اس لئے مجھے نہ دیکھو بلکہ ان کو دیکھو جن کی بات میں نقل کر رہا ہوں (۸) جو شخص راستی کو چھوڑ دے گا وہ لازماً ٹیڑھا ہو گا اور یہ کوئی مردانگی نہیں کہ مرد ہو کر عورتوں سے پیچھے رہ جائے (۹) جس عیش و عشرت اور ناز و طرب میں تو پڑا ہوا ہے اس سے تیرا نفس موٹا ہو جائے گا اور چند دنوں میں تجھے تباہ کر دے گا (۱۰) جیسے کوئی شخص بھیڑیئے کا بچہ پالے اور وہ بڑا ہو کر اپنے پالنے والے کو مار ڈالے نفسِ امارہ بھی انسان کو اسی طرح تباہ کرتا ہے کہ یہ کھلا پلا کر اسے
وہ پل کر اس کی عاقبت برباد کر دیتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ چوں بر پہلوئے جاں سپردن بخفت — جہاندیدۂ بر سرش رفت و گفت
جب وہ جان دینے کے پہلو پر سو گیا — تو ایک جہاں دیدہ اس کے سر پہ گزرا اور کہا

۲ تو دشمن چنیں نازنیں پروری — ندانی کہ ناچار زخمش خوری
تو دشمن کو اس طرح نازوں سے پالتا ہے — نہیں جانتا کہ لازماً اس کا زخم کھائے گا

۳ نہ ابلیس در حقِ ما طعنہ زد — کزیناں نیاید بجز کارِ بد
ابلیس نے ہمارے حق میں طعنہ نہیں مارا تھا — کہ ان سے بدکاری کے سوا کچھ نہیں ہوگا

۴ فغان از بدیہا کہ در نفسِ ماست — کہ ترسم شود ظنِ ابلیس راست
ان بدیوں سے فریاد ہے جو ہمارے نفس میں ہیں — کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ ابلیس کا خیال صحیح ہو جائے

۵ چو ملعوں پسند آمدش قہرِ ما — خدایش بر انداخت از بہرِ ما
جب ملعون کو ہماری ذلت پسند آئی — تو خدا نے اسکو ہماری خاطر باہر نکال دیا

۶ کجا سر بر آریم ازیں عار و ننگ — کہ با او بصلحیم و با حق بجنگ
اس شرم اور عار سے ہم کہاں سر اٹھا سکتے ہیں — کہ اس کے ساتھ ہماری صلح ہے اور خدا کیساتھ جنگ

۷ نظر دوست نادر کند سوئے تو — چو در روئے دشمن بود روئے تو
دوست تیری طرف کم ہی نظر کرے گا — جب تیرا رخ دشمن کی طرف ہوگا

۸ گرت دوست باید کزو بر خوری — نباید کہ فرمانِ دشمن بری
اگر تو دوست سے نفع اٹھانا چاہتا ہے — تو تجھے دشمن کی فرماں برداری نہیں چاہیے

۹ بسیم سیہ تا چہ خواہی خرید — گر خواہی دل از مہرِ یوسفؑ برید
تو کھوٹی چاندی سے کیا خرید سکے گا — جب کہ یوسف کی محبت سے دل ہٹانا چاہتا ہے

۱۰ روا دارد از دوست بیگانگی — کہ دشمن گزیند بہم خانگی
دوست کی طرف سے بیگانگی وہی شخص جائز سمجھتا ہے — جو دشمن کے ساتھ ایک گھر میں رہنا پسند کرے

۱۔ چوں جب پہلوئے جاں سپردن جان دینے کا پہلو بخفت سو گیا جہاندیدہ جہان کو دیکھے ہوئے بر سرش اس کے سر پہ رفت گیا گفت کہا
۲۔ چنیں ایسا نازنیں نزاکت والا پروری پالتا ہے ندانی نہیں جانتا ناچار لازماً زخمش اس کا زخم خوری کھائے گا تو
۳۔ ابلیس شیطان کا نام در حقِ ما ہمارے حق میں طعنہ زد طعنہ مارا کزیناں کہ ان سے نیاید نہ آوے گا بجز سوائے کارِ بد برا کام
۴۔ فغاں فریاد از بدیہا برائیوں سے در نفس ماست ہمارے نفس میں ہیں ترسم میں ڈرتا ہوں شود ہووے گا ظنِ ابلیس شیطان کا خیال راست صحیح
۵۔ چو جب ملعوں لعنتی پسند آمدش پسند آئی اسکو قہرِ ما ہماری ذلت خدایش خدا نے اسکو بر انداخت باہر پھینک دیا از بہرِ ما ہمارے واسطے
۶۔ کجا کہاں سر بر آریم سر نکالیں گے از ایں عار و ننگ اس عار اور شرم سے با او اس کے ساتھ بصلحیم صلح سے ہیں ہم با حق خدا کے ساتھ
۷۔ نادر کند کم کریگا سوئے تو تیری طرف چو جب در روئے دشمن دشمن کی طرف بود ہووے گا روئے تو تیرا چہرہ
۸۔ گرت اگر تجھکو باید چاہیے کزو تاکہ اس سے برخوری پھل کھاوے تو نباید نہیں چاہیے فرمانِ دشمن دشمن کا حکم بری لے جاوے تو ۹۔ بسیمِ سیاہ کالی چاندی سے تا چہ خواہی خرید کیا خریدے گا تو گر جب کہ خواہی برید کاٹے گا تو ۔ از مہرِ یوسفؑ یوسفؑ کی محبت سے مشہور پیغمبرؑ ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے ۱۰۔ روا دارد جائز رکھتا ہے دشمن گزیند دشمن کے ساتھ اختیار کرے بہم خانگی ایک گھر میں رہنا

تشریح: (۱) جب وہ مرنے لگا تو ایک تجربہ کار شخص نے کہا (۲) تو جو دشمن کو اتنی نزاکتوں سے پالتا رہا تجھے یہ خیال نہ آیا کہ موقع ملنے پر یہ ضرور وار کریگا (۳-۴) شیطان لعین نے ہمارے متعلق جو کہا تھا کہ یہ مخلوق فتنہ و فساد اور بدکاریوں کے سوا کچھ نہیں کر سکے گی اب جو اپنی بداعمالیوں کو دیکھتے ہیں تو شیطان کا گمان صحیح ہوتا نظر آتا ہے (۵) وہ لعنتی چونکہ بہر حال ہماری تذلیل چاہتا تھا اس لئے اللہ پاک نے ہماری وجہ سے اسے زمین پر پھینک دیا (۶) اب یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ اسی ملعون شیطان کے ساتھ ہماری صلح و آشتی ہے اور خدا کے احکامات کے ساتھ جنگ (۷) دوست کو جب یہ معلوم ہو جائے کہ تجھے اس کے دشمن میں دلچسپی ہے تو وہ تیری طرف نظر ہی نہیں کریگا (۸) اگر تو دوست سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے اسکے دشمن کی نافرمانی کرنی پڑے گی (۹) تیرا عمل کھوٹے سکے کی طرح ہے جس سے تو محبوبِ حقیقی کی خوشنودی نہیں خرید سکتا جبکہ تجھے اس سے محبت بھی نہیں بلکہ ایک واجبی سا تعلق ہے (۱۰) صرف وہی دوست سے بے پرواہ ہو سکتا ہے جو دشمن کے ساتھ کھانے اور رہنے سونے لگے تو خدا کی طرف سے اسی لئے بے رغبتی ہے کہ تیری محبت کی مجلسیں اب ابلیس کے ساتھ ہونے لگی ہیں۔

Scanned by CamScanner

۱ تدانی کہ کمتر نہد دوست پائے — چو بیند کہ دشمن بود در سرائے
تو نہیں جانتا کہ دوست کم ہی پاؤں ڈالتا ہے — جب دیکھتا ہے کہ گھر میں دشمن موجود ہے

حکایت
کہانی

۳ یکے برد با پادشاہے ستیز — بدشمن سپردش کہ خونش بریز
ایک شخص نے بادشاہ کے ساتھ لڑائی کی — تو اس نے اسے دشمن کے سپرد کر دیا کہ اس کا خون گرا دے

۴ گرفتار در دست آں کینہ توز — ہمے گفت با خود بزاری و سوز
اس کینہ ور کے ہاتھ میں گرفتار — زاری اور سوز کے ساتھ اپنے آپ کہہ رہا تھا

۵ اگر دوست برخود نیازردمے — کے از دست دشمن جفا بردمے
اگر میں دوست کو اپنے اوپر ناراض نہ کرتا — تو دشمن کے ہاتھ سے ظلم کب برداشت کرتا

۶ تو از دوست گر عاقلی برمگرد — کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
تو اگر عقلمند ہے تو دوست سے رُخ نہ پھیر — تاکہ دشمن تیری طرف نگاہ نہ کر سکے

۷ بناچار دشمن بدرّد پوست — رفیقے کہ برخود بیازرد دوست
دشمن لازماً کھال ادھیڑ دے گا — اس ساتھی کی جو دوست کو اپنے اوپر ناراض کرے

۸ تو با دوست یک دل شو و یک سخن — کہ خود بیخ دشمن برآید ز بن
تو دوست کیساتھ یک دل اور یک زبان ہو جا — تاکہ دشمن کی جڑ اپنے آپ جڑ سے نکل جائے

۹ نہ پندارم ایں زشت نامی نکوست — بخشنودی دشمن آزار دوست
میں نہیں سمجھتا کہ یہ بدنامی اچھی ہے — دشمن کی خوشنودی کیلئے دوست کو ستانا

حکایت
کہانی

۱۔ ندانی تو نہیں جانتا کمتر نہد بہت کم رکھتا ہے پائے پاؤں چو بیند جب دیکھے بود ہو گا در سرائے گھر میں
۳۔ یکے ایک برد لے گیا با پادشاہے ایک بادشاہ کے ساتھ ستیز لڑائی سپردش سپرد کر دیا اس کو خونش اس کا خون بریز گرا دے
۴۔ گرفتار پکڑا ہوا در دست آں کینہ توز اس کینہ والے کے ہاتھ میں ہمے گفت کہتا تھا با خود اپنے آپ سے بزاری عاجزی سے سوز جلن
۵۔ برخود اپنے اوپر نیازردمے میں رنجیدہ نہ کرتا کے کب از دست دشمن دشمن کے ہاتھ سے جفا بردمے ظلم برداشت کرتا میں
۶۔ گر عاقلی اگر تو عقلمند ہے برمگرد مت پھر نیارد نہیں طاقت رکھتا نگہ در تو کرد نظر تیری طرف کرنے کی
۷۔ بناچار لازماً بدرد پھاڑے گا پوست کھال رفیقے کہ اس ساتھی کی جو کہ برخود اپنے اوپر بیازرد رنجیدہ کیا
۸۔ یک دل شو ایک دل والا ہو جا یک سخن ایک زبان والا بیخ دشمن دشمن کی جڑ برآید نکل آئے گی
۹۔ نہ پندارم میں نہیں سمجھتا ایں زشت نامی یہ بدنامی نکوست اچھی ہے بخشنودی دشمن کی خوشنودی کے لئے آزار دوست دوست کی تکلیف

تشریح: (۱) جب دوست کو معلوم ہو جائے کہ تیرے گھر میں دشمن آیا ہوا ہے تو وہ بھول کر بھی تیرے ہاں قدم نہیں رکھے گا یعنی شیطان جو تیرے دل میں گھسا ہوا ہے اس لئے خدا کی نظرِ رحمت تیری طرف نہیں ہوگی (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ جو شخص دوست سے بگاڑے گا اسے دشمن کے سامنے ذلیل ہونا پڑے گا (۳) ایک شخص بادشاہ سے لڑ پڑا تو اس نے پکڑ دا کے اس کے دشمن کے سپرد کر دیا کہ اس کی گردن اُڑا دے (۴) اس کینہ ور دشمن کے ہاتھ میں قیدی ہو کر بڑی زاری اور سوز سے اپنے آپ کو کہہ رہا تھا (۵) کہ اگر میں دوست کو اپنے آپ سے ناراض نہ کرتا تو آج دشمن کا یہ ظلم برداشت نہ کرنا پڑتا (۶) جو شخص از روئے عقلمندی دوست سے رُخ نہ پھیرے دشمن اس کی طرف ترچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا (۷) جو شخص دوست کو ناراض کرے دشمن اسکی کھال اُدھیڑ دیتا ہے یعنی تو نے خدا کو ناراض کیا تو شیطان نے تیری عاقبت برباد کر دی۔ (۸) جو شخص دوست سے یکدل اور ہمزبان ہو جائے اس کے دشمن کی جڑ اپنے آپ نکل جاتی ہے (۹) یہ نیک نامی نہیں بدنامی ہے کہ دشمن کو خوش کرنے کے لئے دوست کی دل آزاری کی جائے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ بدکاری کرنے کے بعد شیطان کو بدنام کرنا فضول ہے تیرا اپنا نفس شیطان بنا ہوا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیری ناپاکیوں کو فرشتوں جیسی معصوم مخلوق لکھنے پر مجبور ہو

1 یکے مالِ مردم بہ تلبیس خورد — چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
ایک شخص نے لوگوں کا مال دھوکہ سے کھایا — جب کھڑا ہوا تو ابلیس پہ لعنت کی

2 چنیں گفت ابلیس اندر رہے — کہ ہرگز ندیدم چنیں ابلہے
ابلیس نے راستے میں یوں کہا — کہ میں نے ایسا بیوقوف ہرگز نہیں دیکھا

3 ترا با منست از نہاں آشتی — چرا تیغ پیکار برداشتی
جب میرے ساتھ تیری خفیہ دوستی ہے — تو جنگ کی تلوار کیوں اٹھا رکھی ہے

4 دریغست فرمودۂ دیو زشت — کہ دست ملک بر تو خواہد نبشت
افسوس ہے کہ برے شیطان کا کہا ہوا — فرشتوں کے ہاتھ تیرے متعلق لکھیں

5 روا داری از جہل و ناپاکیت — کہ پاکاں نویسند ناپاکیت
تو اپنی جہالت اور بے خوفی سے جائز سمجھتا ہے — کہ پاک فرشتے تیری ناپاکی کو لکھیں

6 طریقے بدست آر و صلحے بجوئی — شفیعے برانگیز و عذرے بگوئے
کوئی طریقہ نکال اور صلح جوئی کر! — کوئی سفارشی کھڑا کر اور عذر بیان کر

7 کہ یک لحظہ صورت نہ بندد اماں — چو پیمانہ پر شد بدورِ زماں
کیونکہ ایک سیکنڈ کیلئے اماں کی صورت نہیں بنے گی — جب زمانے کی گردش کا پیمانہ بھر جائیگا

8 وگر دست قوت نداری بکار — چو بیچارگاں دست زاری برار
اگر تو کام پہ قدرت کا ہاتھ نہیں رکھتا — تو بیچاروں کیطرح عذرخواہی کا ہاتھ نکال

9 وگر رفت زاندازہ بیروں بدی — چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی
اگر بدی اندازے سے باہر بھی ہو جائے — تو جب تو کہہ دے کہ برائی ہو گئی تو نیک بن گیا

10 فرا شو چو بینی در صلح باز — کہ ناگہ در توبہ گردد فراز
جب تو صلح کا دروازہ کھلا دیکھے تو داخل ہو جا — کیونکہ توبہ کا دروازہ اچانک بند ہو جائیگا

۱۔ یکے ایک مالِ مردم لوگوں کا مال بہ تلبیس دھوکے سے خورد کھایا چو برخاست جب اٹھا بر ابلیس شیطان پر کرد کی
۲۔ چنیں گفت ایسے کہا اندر رہے ایک راستے میں ندیدم میں نے نہیں دیکھا چنیں ابلہے ایسا بے وقوف
۳۔ ترا تجھکو با منست میرے ساتھ ہے از نہاں پوشیدہ آشتی صلح چرا کیوں تیغِ پیکار جنگ کی تلوار برداشتی اٹھائی تو نے
۴۔ دریغست افسوس ہے فرمودۂ دیو زشت برے شیطان کا کہا ہوا۔ دستِ ملک فرشتے کا ہاتھ بر تو تجھ پر خواہد نبشت لکھے گا
۵۔ روا داری جائز رکھتا ہے تو جہل و ناپاکیت تیری جہالت اور بے خوفی نویسند لکھیں ناپاکیت تیری ناپاکی
۶۔ طریقے کوئی طریقہ بدست آر ہاتھ میں لا صلحے بجوئی صلح ڈھونڈ شفیعے کوئی سفارشی برانگیز کھڑا کر عذرے کوئی عذر بگوئے کہہ
۷۔ یک لحظہ ایک سیکنڈ صورت نہ بندد صورت نہیں باندھتی اماں پناہ چو جب پر شد بھر گیا بدورِ زماں زمانے کی گردش
۸۔ دستِ قوت زور کا ہاتھ نداری نہیں رکھتا تو بکار کام پہ چو بیچارگاں بیچاروں کیطرح دستِ زاری عاجزی کا ہاتھ برآر نکال
۹۔ وگر اور اگر رفت گئی زاندازہ برون اندازے سے باہر بدی برائی چو گفتی جب تو نے کہا بد رفت برائی ہو گئی نیک آمدی نیک بن گیا تو ۱۰۔ فرا شو آگے ہو جا چو بینی جب دیکھے تو درِ صلح صلح کا دروازہ باز کھلا ناگہ اچانک درِ توبہ توبہ کا دروازہ گردد فراز بند ہو جائے گا۔

تشریح: (۱) ایک شخص کی عادت تھی کہ دھوکے اور فریب سے لوگوں کا مال کھاتا رہتا اور اٹھتا بیٹھتا شیطان کو لعنت ملامت کیا کرتا۔ (۲،۳) ایک راستے میں شیطان اس سے ملا اور کہا کہ میں نے تیرے جیسا بیوقوف کبھی نہیں دیکھا کہ جب تو میری خفیہ دوستی کی وجہ سے میری مان کر چلتا ہے اور لوگوں کے ساتھ تلبیسِ ابلیس سے کام لیتا ہے تو پھر یہ لعن طعن کیا معنی رکھتی ہے یعنی دوست کو برا کہنا مناسب نہیں۔ (۴) کتنے افسوس کی بات ہے کہ روزِ ازل میں شیطان کی کہی ہوئی بات آج فرشتے تیرے متعلق اپنے ہاتھ سے لکھیں اور صاد کریں (۵) جہالت اور ناخداترسی کیوجہ سے تجھے محسوس نہیں ہوتا ورنہ بہت بڑی بات ہے کہ معصوم فرشتے تیری ناپاکیاں لکھتے پھریں (۶) ابھی موقع ہے خدا سے صلح کر لے کوئی سفارشی درمیان ڈال کے عذرخواہی کر اور توبہ تائب ہو جا (۷) کیونکہ اگر اسی گنہ گاری کی صورت میں موت آ گئی تو تجھے ایک منٹ کی مہلت اور خدا کے عذاب سے پناہ نہیں مل سکے گی (۸) اگر تو نیک اعمال نہیں کر سکتا تو کم از کم بدکاریوں کی عذرخواہی کر اور گناہوں کی معافی مانگ (۹) تیری بدکاریاں اور گنہگاریاں خواہ حد و حساب سے زیادہ ہو جائیں جب تو اعتراف اور اقرار کر لے تو اللہ تعالیٰ تیرا نامۂ اعمال دھو ڈالیں گے۔ اور تجھے معاف کر دیں گے۔ (۱۰) ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے جلدی توبہ کر کے اس میں داخل ہو جا۔ کیونکہ جب یہ بند ہو گیا تو پھر معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

Scanned by CamScanner

۱ مرو زیر بارِ گنہ اے پسر — کہ حمّال عاجز بود در سفر
اے لڑکے گناہوں کا زیر بار نہ ہو — کیونکہ بوجھ اٹھانے والا سفر میں عاجز ہوتا ہے

۲ پئے نیک مرداں بباید شتافت — کہ ہر کیں سعادت طلب کرد یافت
نیک مردوں کے پیچھے دوڑنا چاہیے — کیونکہ جس نے سعادت طلب کی اس نے پائی

۳ ولیکن تو دنبالِ دیوِ خسی — ندانم کہ در صالحاں چوں رسی
لیکن تو کمینے شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے — میں نہیں جانتا تو نیکوں تک کیسے پہنچے گا

۴ پیمبر کسے را شفاعت گر ست — کہ بر جادۂ شرعِ پیغمبر ست
پیغمبر علیہ السلام اسی شخص کے سفارشی ہیں — جو پیغمبر کی شریعت کی راہ پر ہے

۵ رہِ راست رَو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نۂ زیں قبل واپسی
سیدھی راہ چل تاکہ منزل پر پہنچ جائے — تو راستے پر نہیں ہے اسی واسطے پیچھے ہے

۶ چو گاوے کہ عصّار چشمش ببست — دواں تا بہ شب شب ہماں جا کہ ہست
اس بیل کی طرح جس کی تیلی نے آنکھیں باندھ رکھی ہیں — رات تک دوڑتا رہتا ہے رات کو وہیں ہوتا ہے جہاں کہ تھا

حکایت

کہانی

۷ گِل آلودۂ راہِ مسجد گرفت — ز بختِ نگوں طالع اندر شگفت
ایک مٹی سے لتھڑے ہوئے نے مسجد کی راہ لی — الٹے ستارے والے نصیب سے تعجب میں تھا

۹ یکے زجر کردش کہ تبّت یداک — مرو دامن آلودہ در جائے پاک
ایک نے اسے ڈانٹا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں — آلودہ دامن سے پاک جگہ میں نہ جا

۱۰ مرا رقتے در دل آمد بریں — کہ پاک ست و خرم بہشت بریں
اس پر میرے دل میں رقت آ گئی — کہ بہشتِ بریں بھی تو پاک اور مبارک ہے

۱۔ مرو مت جا زیرِ بار گنہ گناہوں کے بوجھ کے نیچے پسر لڑکا حمّال بوجھ اٹھانے والا عاجز بود عاجز ہووے
۲۔ پئے پیچھے نیک مرداں نیک لوگوں کے پیچھے بباید شتافت دوڑنا چاہیے ہر کیں جس نے کہ یہ سعادت نیک بختی طلب کرد طلب کی یافت پالی
۳۔ دنبالِ دیوِ خسی کمینے شیطان کے پیچھے ندانم میں نہیں جانتا صالحاں نیک لوگ چو رسی کیسے پہنچے گا تو
۴۔ پیمبر خدا کا پیغام لانے والا کسے را اس شخص کا شفاعت گر سفارش کرنے والا ست ہے جادۂ شرعِ پیغمبر پیغمبر کی شریعت کی راہ
۵۔ رہِ راست سیدھی راہ رَو چل تا تاکہ بمنزل منزل پر رسی پہنچے تو بر رہ راستے پر نہ نہیں ہے تو زیں قبل اس وجہ سے واپسی پیچھے ہے تو
۶۔ چو گاوے کہ اس بیل کی طرح جو کہ عصّار تیلی چشمش اس کی آنکھیں ببست باندھ دی دواں دوڑ رہا ہے تا بہ شب رات تک ہماں جا اسی جگہ کہ ہست جہاں کہ ہے
۸۔ گِل آلودہ مٹی سے لتھڑا ہوا راہِ مسجد مسجد کا راستہ گرفت لیا بختِ نگوں طالع اوندھے ستارے والا نصیب اندر شگفت تعجب میں تھا
۹۔ یکے ایک زجر کرد جھڑکی دی ش اس کو تبّت یداک ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ مرو مت جا دامن آلودہ لتھڑے دامن والا جائے پاک پاک جگہ ۱۰۔ مرا مجھ کو رقتے نرمی در دل دل میں آمد آئی بریں اس پر پاک ست پاک ہے خرم بابرکت بہشتِ بریں اونچی بہشت

تشریح: (۱) گناہوں کا بوجھ اٹھانا کوئی عقلمندی نہیں اگر تو نے یہ اتار نہ دیا تو سفرِ آخرت میں بڑا لاچار ہوگا (۲) چاہیے تو یہ کہ نیک مردوں کی اتباع کی جائے۔ کیونکہ اس سے نیکی نصیب ہوتی ہے (۳) پر تو شیطان مردود کے قدم بقدم چل رہا ہے اس طرح تجھے صالحین کی صحبت کبھی حاصل نہیں ہو سکتی نہ نیکی نصیب ہو سکتی ہے (۴) شفاعت برحق ہے لیکن پیغمبر علیہ السلام بھی شفاعت اسی کی کریں گے جو احکامِ شریعت کا پابند ہوگا ملحد اور زندیق نہیں ہوگا (۵) اگر منزل پر پہنچنا چاہتا ہے تو راہِ راست اختیار کر تو اعمال میں اسی لیے پیچھے ہے کہ تو نے صراطِ مستقیم اور راہِ شریعت اختیار نہیں کی (۶) تو خود غرضی کی راہ پر چل رہا ہے تیری مثال تیلی کے بیل کی ہے جو سارا دن چلنے کے باوجود شام کو وہیں ہوتا ہے اسی طرح تیری بھی خدا کی طرف پیش رفت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک خود غرضی اور شیطان پرستی کو چھوڑ نہیں دیتا (۷) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر گندے کپڑوں والا مسجد میں نہیں جا سکتا تو گندے دل والا بہشت میں بھی داخل نہیں ہو سکے گا (۸) ایک شخص مٹی گارے میں بھرا ہوا مسجد میں آ گیا اور متعجب تھا کہ میرے جیسا گنہگار آلودہ دامن مسجد میں کیسے آ گیا (۹) ایک نمازی نے اسے جھڑک دیا کہ مسجد میں تو آ رہا ہے ذرا اپنی شکل اور لباس تو دیکھ مسجد کے قابل ہے (۱۰) یہ بات سن کے میرے دل پر ایک اثر ہوا اور ترس آ گیا کہ جب مٹی سے آلودہ آدمی مسجد میں آنے کے قابل نہیں تو بہشتِ بریں تو اس سے بھی زیادہ پاک جگہ ہے وہاں گنہگار دل اور تر دامن والے کیسے جا سکیں گے

Scanned by CamScanner

۱ دراں جائے پاکانِ امیدوار
پاک امیدواروں کی اس جگہ میں
گلِ آلودۂ معصیت راچہ کار
گناہوں کی مٹی سے لتھڑے ہوئے کا کیا کام

۲ بہشت آں ستاند کہ طاعت برد
بہشت وہ لے جائے گا جو عبادت لائے
گر انقدر باشد بضاعت برد
جس کے پاس نقدی ہو سامان خریدے گا

۳ مکن دامن از گردِ ذلت بشوئے
دیر مت کر ذلت کی گرد سے دامن دھولے
کہ ناگہ زبالا بہ بندند جوئے
کیونکہ اچانک اوپر سے نہر بند کر دیں

۴ مگو مرغِ دولت زقیدم بجست
یہ نہ کہہ کہ دولت کا پرندہ میری قید سے چھوٹ گیا
ہنوزش سرِ رشتہ داری بدست
ابھی اس کا دھاگا تیرے ہاتھ میں ہے

۵ وگر دیر شد گرم رو باش و چست
اگر دیر ہو گئی ہے تو تیزی اور چستی سے چل
ز دیر آمدن غم ندارد درست
صحیح بات دیر سے بھی حاصل ہو تو کوئی غم نہیں

۶ ہنوزت اجل دست خواہش نبست
ابھی موت نے تیری خواہش کے ہاتھ نہیں باندھے
برآور بدرگاہ دادار دست
منصف خدا کی درگاہ میں ہاتھ اٹھا

۷ چو حکمِ ضرورت بود کابروئے
جب ضروری ہوگا کہ تیری آبرو
بریزند بارے بریں خاکِ کوئے
گرائیں تو ابھی اس گلی کی خاک پہ گرا دے

۸ ور آبت نماند شفیع آر پیش
اگر تیری آبرو نہیں رہتی تو سفارشی لے آ
کسے را کہ ہست آبرو از تو بیش
ایسے شخص کو جس کی آبرو تجھ سے زیادہ ہے

۹ بقہر ار براند خدائے از درم
اگر خداوند تعالیٰ مجھے غصہ سے دروازے سے ہٹا دیگا
روانِ بزرگاں شفیع آورم
تو میں بزرگوں کی ارواح کو سفارشی لاؤں گا

حکایت
کہانی

۱۔ دراں جائے پاکاں پاک لوگوں کی اس جگہ میں گل آلودۂ معصیت گناہوں کی مٹی کا لتھڑا ہوا چہ کار کیا کام

۲۔ آں ستاند وہ حاصل کریگا کہ طاعت برد جو کہ عبادت لائے گرانقد باشد جس کے پاس نقدی ہو بضاعت برد سامان لے جائے گا

۳۔ مکن مت کر از گردِ ذلت ذلت کی گرد سے بشو دھولے ناگہ اچانک زبالا اوپر سے بہ بندند بند کر دیں گے جوئے ندی

۴۔ مگو مت کہہ مرغ دولت دولت کا پرندہ زقیدم میری قید سے بجست کود گیا ہنوزش ابھی اس کا سر رشتہ دھاگے کا سرا داری تو رکھتا ہے بدست ہاتھ میں

۵۔ دیر شد دیر ہوگئی گرم رو تیز چلنے والا شو ہو جا ز دیر آمدن دیر کر کے آنے سے ندارد نہیں رکھتا درست صحیح

۶۔ ہنوزت ابھی تیرے اجل موت دستِ خواہش خواہش کے ہاتھ نہ بست نہیں باندھے برآور لا بدرگاہ دادار انصاف کرنیوالے کی درگاہ میں دست ہاتھ

۷۔ چو جب حکم ضرورت ضرورت کا تقاضا بود ہووے کابرو کہ آبرو بریزند گرا دیں بارے ابھی بریں خاک کو ابھی محلے کی مٹی پر

۸۔ ور اور اگر آبت نماند تیری آبرو نہیں رہی شفیع سفارشی آر لا پیش سامنے کسے را کہ جس کسی کو کہ ہست ہے آبرو عزت از تو بیش تجھ سے زیادہ ۹۔ بقہر غصے سے ار براند اگر دھتکارے از درم دروازے سے مجھکو روانِ بزرگاں بزرگوں کی روح شفیع سفارشی آورم لاؤں گا میں

تشریح: (۱) بہشت بریں تو پاک لوگوں کا مقام ہے وہاں ہم جیسے گنہ گاروں اور بدکاروں کو کون گھسنے دے گا (۲) جو شخص عبادت گزار ہوگا بہشت کو پالے گا جس کے پاس اعمال کی نقدی ہوگی مال خرید لے گا (۳) اب دیر نہیں کرنی چاہیئے جلد سے جلد گناہوں کی میل کچیل کو دھو ڈالو کیونکہ توبہ کا دروازہ اچانک بند ہو جائے گا پھر کچھ بھی نہیں ہو سکے گا (۴) جوانی کے ایام اگر گزر گئے تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے باقی ماندہ عمر کو عبادت میں لگا کر مافات کی تلافی کر دو (۵) بڑھاپے میں عمل کا مطلب یہی ہے کہ تم نے وہ کام ذرا دیر سے کیا ہے تو کوئی بات نہیں دیر آید درست آید (۶) موت آ کر تیرے عمل کے ہاتھ باندھ دے گی اس سے پہلے پہلے خداوند انصاف کی بارگاہ میں دعا و معذرت کے ہاتھ اٹھا لو (۷) تیری گنہ گاری کی وجہ سے جب میدانِ محشر میں تیری آبرو ریزی ضرور ہونی ہے تو اس سے بہتر ہے کہ خدا کے دربار میں سجدہ ریز ہو کر وہ آبرو یہیں گرا دے تاکہ کل کی بے آبروئی سے محفوظ ہو جائے (۸) اگر تو محسوس کرے کہ تیری آبرو ہی کچھ نہیں جسے گرا کر تجھے گناہوں کی سزا دی جائے تو کسی ولی اللہ اور مقرب خدا کو اپنا سفارشی بنالے جس کا لحاظ کر کے اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دیں (۹) دربارِ خداوندی سے دھتکارے جانے کے خوف و خطر کے پیش نظر میں نے بزرگوں سے بیعت کر کے اپنی سفارش کا سامان کر لیا ہے سلسلے کے تمام بزرگ امید ہے میری شفاعت کر کے رستگاری کرا دیں گے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر منزلِ مقصود پر پہنچنا ہے تو راہ شناسانِ منزل کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے ان کے قدم بقدم تو بھی منزلِ مقصود پر پہنچ جائیگا ورنہ گمراہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

Scanned by CamScanner

۱ ہمے یادم آید ز عہدِ صغر — کہ عیدے بروں آمدم با پدر
مجھے بچپن کے دور کی ایک بات یاد آتی ہے — کہ میں عید کے دن باپ کے ساتھ باہر آیا

۲ بہ بازیچہ مشغولِ مردم شدم — در آشوبِ خلق از پدر گم شدم
میں کھیل کود کی وجہ سے لوگوں میں مشغول ہو گیا — مخلوق کی بھیڑ میں باپ سے گم ہو گیا

۳ برآوردم از ہول و دہشت خروش — پدر ناگہانم بمالید گوش
میں خوف اور دہشت کی وجہ سے چیخنے لگا — باپ نے اچانک میری گوشمالی شروع کر دی

۴ کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار — بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
کہ اے بے حیا تجھے کتنی بار — میں نے کہا ہے کہ ہاتھ میرے دامن سے نہ ہٹا

۵ بہ تنہا نداند شدن طفلِ خرد — کہ مشکل بود راہِ نادیدہ برد
چھوٹا بچے کو تنہا جانا نہیں سوجھتا — کیونکہ ان دیکھا راستہ چلنا مشکل ہوتا ہے

۶ تو ہم طفلِ راہی بسعی اے فقیر — برو دامنِ نیک مرداں بگیر
اے فقیر چلنے میں تو بھی طفلِ راہ ہے — جا نیک مردوں کا دامن پکڑ لے

۷ مکن با فرومایہ مردم نشست — چو کردی ز ہیبت فروشوئی دست
کمینے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مت کر — جب کیا تو عزت سے ہاتھ دھو لے

۸ بفتراک پاکاں دل آویز چنگ — کہ عارف ندارد ز دریوزہ ننگ
پاک دل لوگوں کے شکار دان میں ہاتھ ڈال لے — کیونکہ عارف بھیک مانگنے سے شرم نہیں کرتا

۹ مریداں بقوت ز طفلاں کم اند — مشائخ چو دیوارِ مستحکم اند
مرید طاقت میں بچوں سے کم ہیں — پیر مضبوط دیوار کی طرح ہیں

۱۰ بیاموز رفتار ازاں طفلِ خورد — کہ چوں استعانت بہ دیوار برد
چھوٹے بچے سے چلنا سیکھ لے — کہ اس نے کیسے دیوار سے مدد لی

۱۔ ہمے یادم آید مجھے یاد آتا ہے عہدِ صغر بچپن کا زمانہ عیدے ایک عید کو بروں آمدم باہر آیا میں با پدر باپ کے ساتھ
۲۔ بہ بازیچہ کھیل کود میں مشغول مردم لوگوں میں مشغول شدم ہو گیا میں در آشوبِ خلق مخلوق کے ہنگامے میں از پدر باپ سے گم شدم گم ہو گیا میں
۳۔ برآوردم نکالی میں نے ہول خوف خروش چیخ پدر باپ ناگہانم اچانک میرے بمالید ملے گوش کان
۴۔ شوخ چشم بے حیا آخرت آخر تجھ کو چند بار کتنی دفعہ بگفتم میں نے کہا دستم ز دامن ہاتھ میرے دامن سے مدار مت ہٹا
۵۔ نداند شدن جانا نہیں سوجھتا طفلِ خورد چھوٹا بچہ بود ہوتا ہے راہ نادیدہ ان دیکھا راستہ برد لے جانا
۶۔ تو ہم تو بھی طفلِ راہی راستے کا بچہ ہے بسعی چلنے میں برو جا دامنِ نیک مرداں نیک لوگوں کا دامن بگیر پکڑ لے
۷۔ مکن مت کر فرومایہ مردم کمینے لوگ نشست بیٹھنا چو کردی جب کیا تو نے ہیبت رعب سے فروشوئی دست ہاتھ دھو لے
۸۔ بفتراک پاکاں نیک لوگوں کے شکار دان میں آویز چنگ ڈال لے ہاتھ عارف خدا کا پہچاننے والا ندارد نہیں رکھتا ز دریوزہ بھیک سے ننگ شرم ۹۔ بقوت طاقت میں ز طفلاں بچوں سے کم اند کم ہیں مشائخ جمع شیخ چو مثل مستحکم مضبوط اند ہیں
۱۰۔ بیاموز سیکھ لے ازاں طفلِ خورد اس چھوٹے بچے سے چوں کیسے استعانت مدد برد لے گیا

تشریح: (۱) مجھے بچپن کا واقعہ یاد آیا میں والد صاحب کے ساتھ عید پڑھنے کے لئے گیا (۲) میں دوسرے بچوں کیساتھ کھیل کود میں مشغول ہو گیا اور والد صاحب کا پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر چلے گئے ہیں (۳) جب والد صاحب دکھائی نہ دیئے تو میں چلا چلا کے رونے لگا۔ والد صاحب نے پیچھے سے آکر میرا کان پکڑ لیا اور کھینچ کر فرمانے لگے (۴) بے حیا لڑکے تجھے کتنی دفعہ میں نے کہا ہے کہ میرا دامن نہ چھوڑ، کہیں گم ہو جائے گا (۵) بچہ اکیلا راستہ طے نہیں کر سکتا کیوں کہ اس نے راستہ دیکھا نہیں ہوتا (۶) یہی حال سالکِ راہ کا ہے جو پیر کی نگرانی کے بغیر راہِ سلوک طے نہیں کر سکتا (۷) جو شخص کمینے لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس کا رعب لوگوں کے دلوں سے نکل جاتا ہے اور وہ بے وقار ہو جاتا ہے (۸) متقی اور پارسا لوگوں کا دامن پکڑ لے ان کے ساتھ تیرا بھی بیڑا پار ہو جائے گا اور اس میں تیرے شرم کی کوئی بات نہیں جو عارف اپنے بزرگوں سے شرماتا ہے وہ محروم رہ جاتا ہے (۹۔۱۰) مریدوں کی مثال کمزور بچوں کی سی ہے جو دیوار کے سہارے کے بغیر چل نہیں سکتے اور پیروں کی مثال مضبوط دیوار کی ہے جس کا سہارا لے کر چلا جا سکتا ہے لہٰذا مریدوں کو چاہیے کہ وہ پیروں کی التفات حاصل کریں تاکہ وہ اس کی مدد سے بچے کی طرح چل سکیں۔

Scanned by CamScanner

۱ ز زنجیر ناپارسایاں برست
ناپرہیزگاروں کی زنجیر سے چھوٹ گیا
کہ در حلقۂ پارسایاں نشست
بجو پرہیزگاروں کے حلقے میں جا بیٹھا

۲ اگر حاجتے داری ایں حلقہ گیر
اگر تجھے ضرورت ہے تو اس حلقے کو پکڑ لے
کہ سلطاں ازیں در ندارد گزیر
کیونکہ اس دروازے سے بادشاہ کو بھی چارہ نہیں

۳ برو خوشہ چیں باش سعدی صفت
جا سعدی کی طرح خوشہ چین ہو جا
کہ گرد آوری خرمن معرفت
تاکہ معرفت کا کھلیان جمع کر لے

حکایت مست خرمن سوز
کھلیان جلانے والے مست کی کہانی

۵ یکے غلہ مرداد مہ تودہ کرد
ایک شخص نے بھادوں کے مہینے میں غلہ جمع کر لیا
ز تیمار دے خاطر آسودہ کرد
ماگھ کے غم سے دل کو بے فکر کر لیا

۶ شبے مست شد آتشے برفروخت
ایک رات مست ہو گیا اور آگ جلائی
نگوں بخت کالیوہ خرمن بسوخت
اوندھے نصیب پاگل نے کھلیان جلا لیا

۷ دگر روز در خوشہ چیدن نشست
اگلے دن سٹے چننے کے لئے بیٹھ گیا
کہ یک جو ز خرمن نماندش بدست
کیونکہ کھلواڑے میں سے ایک جو بھی اسکے ہاتھ میں نہ رہا

۸ چو سرگشتہ دیدند درویش را
جب درویش کو پریشان دیکھا
یکے گفت پرودۂ خویش را
تو ایک شخص نے اپنے لڑکے کو کہا

۹ نخواہی کہ گردی چنیں تیرہ روز
اگر تو نہیں چاہتا کہ ایسا سیاہ روز بنے
بدیوانگی خرمن خود مسوز
تو دیوانگی کے ساتھ اپنا کھلیان نہ جلا

۱۰ گر از دست عمرت شد اندر بدی
اگر تیرے ہاتھ سے عمر بدی میں گزر گئی
تو آنی کہ در خرمن آتش زدی
تو تو وہی ہے جس نے کھلیان میں آگ لگا دی

۱۔ ناپارسایان غیر پرہیزگار برست چھوٹ گیا حلقۂ پارسایاں پرہیزگاروں کا حلقہ نشست بیٹھا
۲۔ حاجتے داری تو کوئی حاجت رکھتا ہے ایں حلقہ بگیر حلقہ پکڑ سلطان بادشاہ ازیں در اس دروازے سے ندارد نہیں رکھتا گزیر چارہ
۳۔ برو جا خوشہ چین سٹے چننے والا باش ہو جا سعدی صفت سعدی کی طرح گرد آوری گردلادے تو خرمن معرفت معرفت الٰہی کے علم و عمل کا ذخیرہ
۴۔ خرمن سوز کھلواڑہ جلانے والا
۵۔ یکے ایک مرداد مہ ایرانیوں کا پانچواں شمسی مہینہ جو بھادوں کے برابر ہوتا ہے تودہ کرد ڈھیر کر لیا تیمار دے ماگھ کا غم خاطر آسودہ آرام والا دل
۶۔ شبے ایک رات مست شد نشہ پی لیا آتشے برفروخت آگ جلائی نگوں بخت اوندھے نصیب والا کالیوہ دیوانہ خرمن بسوخت کھلیان جلا لیا
۷۔ دگر روز دوسرے دن خوشہ چیدن سٹے چننا نشست بیٹھا یک جو ایک جو نماندش نہیں رہا اس کے بدست ہاتھ میں
۸۔ چو جب سرگشتہ حیران دیدند انھوں نے دیکھا یکے گفت ایک نے کہا پرودۂ خویش اپنا پالا ہوا
۹۔ نخواہی تو نہیں چاہتا کہ گردی کہ ہووے تو چنیں تیرہ روز ایسا سیاہ دنوں والا بدیوانگی پاگل پن سے خرمن خود اپنا کھلیان مسوز مت جلا
۱۰۔ دست ہاتھ عمرت تیری عمر شد گزر گئی اندر بدی برائی میں تو آنی تو وہ ہے در خرمن کھلیان میں آتش زدی آگ لگا دی تو نے

تشریح: (۱) جو شخص پرہیزگاروں کی صحبت اختیار کرتا ہے غیر پرہیزگاروں کا جال اسے پکڑ نہیں سکتا (۲) اگر تجھے کوئی حاجت ہے تو ان بزرگوں کا حلقہ اختیار کر لے یہ ایسا حلقہ ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس سے بے نیاز نہیں (۳) سعدی نے انہی بزرگوں کی خوشہ چینی کر کے یہ مقام حاصل کیا ہے تو بھی اگر ضرورت سمجھتا ہے تو ان کا خوشہ چین ہو جا معرفت کا کھلیان جمع کرے گا (۴) اس حکایت کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنی زندگی کا کھلیان خود ہی جلا ڈالے کیونکہ جو وقت گزر گیا وہ برباد ہو گیا پھر ہاتھ نہیں آسکتا غفلت اور بے کاری میں زندگی گزارنے والے کی مثال ایسے ہے (۵) کسی شخص نے غلے کے سیزن میں سال بھر کا غلہ جمع کر لیا اور مطمئن ہو کر بیٹھ گیا (۶) بے فکری کی وجہ سے عیش و عشرت کی ضرورت محسوس ہوئی ایک رات مست ہو کر آگ جلائی تو اس کا سارا ساز و سامان اور غلے کا ڈھیر جل گیا (۷) وہ اگلے دن بھر سٹے چننے لگا کیونکہ پہلا اندوختہ سب تباہ ہو گیا تھا (۸) اس کو حیران پریشان دیکھ کر ایک شخص اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے لگا (۹) کہ اگر تو ایسی بدبختی سے بچنا چاہتا ہے تو نشہ پی کر بدحواسی میں اپنا اندوختہ نہ جلانا (۱۰) جس کی عمر بدکاریوں میں گزر گئی گویا اس نے اپنے ہاتھ سے کھلیان کو آگ لگائی۔ یعنی اس کی زندگی کا کھلیان تباہ ہو گیا۔

۱ فضیحت بود خوشہ اندوختن — پس از خرمن خویشتن سوختن
رسوائی کی بات ہے ٹے چننا — اپنا کھلیان جلا دینے کے بعد

۲ مکن جان من تخم دیں ریز و داد — مدہ خرمن نیک نامی بباد
جان من ایسا نہ کر دین اور انصاف کا بیج بو — نیک نامی کا کھلیان برباد نہ کر

۳ چو برگشتہ بختے در افتد بہ بند — از و نیک بختاں بگیرند پند
جب کوئی بدبخت قید ہو جاتا ہے — تو نیک بخت اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں

۴ تو پیش از عقوبت در عفو کوب — کہ سودے ندارد فغاں زیر چوب
تو سزا سے پہلے معافی کا دروازہ کھٹکھٹا! — کیونکہ ڈنڈے کے نیچے چیخ پکار نفع نہیں دیتی

۵ بر آر از گریبان غفلت سرت — کہ فردا نماند خجل در برت
غفلت کے گریبان سے سر نکال — تاکہ کل وہ شرمندگی سے تیری بغل میں جھکا نہ رہے

حکایت
کہانی

۷ یکے متفق بود بر منکرے — گزر کرد بروے نکو محضرے
ایک شخص کسی گناہ کا عادی تھا — اس پر ایک نیک طبع آدمی نے گزر کیا

۸ نشست از خجالت عرق کردہ روے — کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوئے
وہ چہرے پر پسینہ لاکر شرم سے بیٹھ گیا — کہ افسوس میں محلے کے بزرگ سے شرمندہ ہو گیا

۹ شنید ایں سخن پیر روشن رواں — برو بر بشورید و گفت اے جوان
نورانی روح والے بزرگ نے یہ بات سنی — تو اس پر بگڑ پڑا کہ اے نوجوان!

۱۰ نیاید ہمے شرمت از خویشتن — کہ حق حاضر و شرم داری ز من
تجھے اپنے آپ سے شرم نہیں آئی — جبکہ حق تعالیٰ حاضر ہے اور مجھ سے شرم کرتا ہے

۱۔ فضیحت بود رسوائی ہووے خوشہ اندوختن سٹے جمع کرنا پس پیچھے خرمن خویش اپنا کھلواڑہ سوختن جلانا

۲۔ مکن مت کر جان من میری جان تخم دیں دین کا بیج ریز گرا داد انصاف مدہ مت دے خرمن نیک نامی نیک نامی کا کھلیان بباد ہوا میں یعنی برباد

۳۔ چو جب برگشتہ بختے پھرے نصیب والا در افتد پڑ جائے بہ بند قید میں از و اس سے نیک بختاں خوش نصیب بگیرند لیتے ہیں۔

۴۔ پیش از عقوبت سزا سے پہلے در عفو معافی کا دروازہ بکوب کوٹ سودے کوئی فائدہ ندارد نہیں رکھتا فغاں فریاد زیر چوب لکڑی کے نیچے

۵۔ بر آر نکال گریبان غفلت غفلت کا گریبان سرت اپنا سر فردا کل آئندہ نماند نہ رہے خجل شرمندہ در برت تیری بغل میں

۷۔ یکے ایک بود تھا منکرے کوئی گناہ گزر کرد گزر گیا بروے اس پر نکو محضرے نیک طبع آدمی

۸۔ نشست بیٹھا از خجالت شرمندگی کی وجہ سے عرق کردہ روئے چہرے پہ پسینہ آیا ہوا خجل شرمندہ گشتم ہوا میں شیخ کوئے محلے کا بزرگ

۹۔ شنید سنی ایں سخن یہ بات پیر روشن رواں روشن جان والا پیر برو اس پر بشورید بگڑ گیا گفت کہا

۱۰۔ نیامد نہیں آتی شرمت شرم تجھ کو از خویشتن اپنے آپ سے حق حاضر حق تعالیٰ حاضر شرم داری شرم رکھتا ہے تو ز من مجھ سے

تشریح: (۱) اپنا کھلواڑہ جلا دینے کے بعد سٹے چننا کتنی شرم کی بات ہے (۲) میرے پیارے دین کا بیج کاشت کر بد دین بن کر نیک نامی کا کھلیان تباہ نہ کر (۳) اگر کوئی بدنصیب مبتلائے مصیبت ہو تو اسے دیکھ کر خوش نصیبوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور ایسے اعمال سے گریز کریں جن کی وجہ سے وہ قید و بند میں ہے (۴) جب تک تیرے گناہوں کی سزا شروع نہیں ہوئی تو توبہ تائب ہو کر معاف کرا لے جب ڈنڈے برسنے شروع ہو گئے پھر چیخنا چلانا کوئی فائدہ نہیں دے گا یعنی مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے (۵) اگر تو کل کی شرمندگی اور سر نگونی سے بچنا چاہتا ہے تو آج ہی غفلت کے گریبان سے سر نکال لے اور ہوشیاری سے فرض ادا کر (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان دوسرے انسانوں کی بہ نسبت خدا سے زیادہ ڈرے بلکہ اپنے آپ سے شرم کرے (۷) کوئی شخص کسی گناہ کا مستقل عادی تھا اس کو گناہ کرتے ہوئے ایک بزرگ نے دیکھ لیا (۸) تو وہ شرمندگی سے پسینہ پسینہ ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا اور کہنے لگا بہت برا ہوا کہ محلے کے بزرگ سے یوں شرمندگی اٹھانی پڑی (۹-۱۰) اس پیر بزرگ نے یہ بات سنی تو کہا اے جوان تجھے اپنے آپ سے اور اپنے خدا سے تو شرم نہیں آتی جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے مجھ سے شرم کھانے کا کیا مطلب ہے

Scanned by CamScanner

1 نیاسائی از جانبِ ہیچ کس
کسی شخص کیطرف سے تجھے آرام نہیں مل سکتا
برو جانبِ حق نگہدار و بس
جا حق تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھ اور بس

2 چناں شرم دار از خداوند خویش
اپنے خداوند سے ایسی شرم رکھ
کہ شرمت ز بیگانگانست و خویش
جیسی اپنوں اور بیگانوں سے شرم کرتا ہے

حکایت
کہانی

4 زلیخا چو گشت از مئے عشق مست
زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہو گئی
بداماںِ یوسفؑ در آویخت دست
تو اس نے یوسف علیہ السلام کے دامن میں ہاتھ ڈال دیا

5 چناں دیوِ شہوت رضا دادہ بود
شہوت کا دیو ایسا راضی ہو گیا تھا
کہ چوں گرگ در یوسفؑ افتادہ بود
کہ وہ بھیڑیئے کی طرح یوسفؑ سے لپٹ گئی

6 بتے داشت بانوئے مصر از رخام
خاتونِ مصر سنگِ مرمر کا ایک بت رکھتی تھی
برو معتکف بامدادان و شام
جس پہ صبح شام معتکف رہتی

7 دراں لحظہ رویش بپوشید و سر
اس وقت اسکا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا
مبادا کہ زشت آیدش در نظر
مبادا کہ اسکی نظر میں برا دکھائی دے

8 غم آلودہ یوسفؑ بکنجے نشست
یوسف علیہ السلام غم زدہ ہو کر کونے میں بیٹھ گئے
بسر بر ز نفسِ ستمگارہ دست
ظالم نفس کی وجہ سے سر پہ ہاتھ رکھے ہوئے

9 زلیخا دو دستش ببوسید و پائے
زلیخا نے اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چومے
کہ اے سست پیماں و سرکش درآ
کہ اے کمزور عہد والے سرکش آ جا

10 بسنداں دلی روئے در ہم مکش
سخت دلی سے چہرہ نہ سکیڑ
بہ بندے پریشاں مکن وقت خوش
اس خوش وقت کو کسی غم میں پریشان نہ کر

۱۔ نیاسائی نہیں آرام پاتا جانب ہیچ کسی شخص کی طرف برو جا جانبِ حق حق تعالیٰ کی جانب نگہدار نگہ رکھ بس صرف ۲۔ چناں ایسا شرم دار شرم رکھ خداوند خویش اپنا حق تعالیٰ شرمت تجھکو شرم زبیگانگاں بیگانوں سے خویش اپنا ۴۔ زلیخا عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پہ عاشق تھی چو جب گشت ہو گئی مئے عشق عشق کی شراب بداماںِ یوسف یوسف علیہ السلام کے دامن میں در آویخت ڈال لیا اس نے دست ہاتھ ۵۔ چناں ایسا دیوِ شہوت شہوت کا دیو رضا دادہ راضی ہوا بود تھا چوں گرگ بھیڑیئے کی طرح افتادہ بود پڑ گئی تھی ۶۔ بتے داشت ایک بت رکھتی تھی بانوئے مصر خاتونِ مصر زلیخا رخام سنگِ مرمر برو اس پہ معتکف اعتکاف کرنیوالی بامدادان صبح ۷۔ دراں لحظہ اس وقت میں رویش اس کا چہرہ بپوشید ڈھانپ دیا مبادا کہ خدا نہ کرے کہ زشت آیدش برا لگے اس کو ۸۔ غم آلودہ غم سے بھرا ہوا یوسف مشہور پیغمبر جو نہایت حسین و جمیل اور یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے بکنجے ایک کونے میں نشست بیٹھ گئے بسر بر سر پہ نفسِ ستمگارہ ظالم نفس دست ہاتھ

۹۔ دو دستش اس کے دونوں ہاتھ ببوسید چومے پائے پاؤں سست پیماں کمزور عہد والے سرکش بات نہ ماننے والا درآ آجا ۱۰۔ بسنداں دلی سخت دلی سے روئے چہرہ درہم مکش مت سکیڑ بہ بندے کسی فکر میں پریشاں مکن خراب نہ کر وقتِ خویش اچھا وقت

تشریح: (۱) خدا کے سوا کوئی شخص تجھے کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتا اس لئے حق تعالیٰ ہی کی رضاجوئی کرنی چاہیئے (۲) جیسے تمہیں اس سے شرم آتی ہے کہ کوئی انسان تجھے گنہ کرتے دیکھے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ خدا سے شرم کرنی چاہیئے کیونکہ وہ تو ہر وقت اور ہر جگہ دیکھتا ہے (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ مخلوق کی بہ نسبت خالق اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے کیونکہ وہ ہر جگہ حاضر ناظر اور علیم و خبیر ہے (۴) زلیخا نے عشقِ یوسفؑ سے مجبور ہو کر اس کا دامن پکڑ لیا اور اپنی آرزو کا اظہار کیا (۵) اسکی شہوت اس قدر بر انگیختہ ہو چکی تھی کہ اس نے بھیڑیئے کی طرح یوسف علیہ السلام کو دبوچ لیا (۶) زلیخا کے پاس سنگِ مرمر کا ایک بت تھا جسے وہ صبح و شام پوجا کرتی تھی (۷) اس دست درازی کے وقت اس نے بت کو ڈھانپ دیا کہ وہ اس کی کرتوت کو دیکھ نہ لے (۸) اس نازک صورتِ حال کو دیکھ کر حضرت یوسف علیہ السلام رنجیدگی سے سر پکڑ کے بیٹھ گئے (۹-۱۰) زلیخا نے آپ کو ساکن و ساکت دیکھا تو آ کر آپ کے ہاتھ پاؤں چومنے لگی اور کہنے لگی اے بے وفا یہ تنہائی کا کتنا اچھا وقت ہے تو اس کو فکروں میں ضائع نہ کر اور آگے بڑھ کر میری دلی مراد کو پوری کر

۱۔ رواں گشتش جاری ہو گئے اسکے از دیدہ آنکھوں سے جو ندی برگرد پھر جا از من مجھ سے مجو مت ڈھونڈ

۲۔ در روئے سامنے سنگے ایک پتھر شدی ہو گئی مرا مجھکو شرم ناید شرم نہ آوے پروردگار پالنے والا خدا

۳۔ چہ سود کیا فائدہ پشیمانی آید شرمندگی حاصل ہو بکف ہاتھ میں چو جب سرمایۂ عمر زندگی کا سرمایہ کردی کیا تو نے تلف برباد

۴۔ ساز پئے واسطے سرخروئی سرخ چہرہ ہو جانا خورند پیتے ہیں وزو اور اس سے عاقبت آخرکار زرد روئی زرد چہرہ ہونا برند لے جاتے ہیں

۵۔ بعذر آوری عذر لانے کی امروز آج کن کرے فردا کل نماند نہیں رہے گی مجالِ سخن بات کرنے کی مجال

۷۔ کند کرتی ہے گربہ بلی بر جائے پاک پاک جگہ پر چو جب زشتش اسکو بری نماید دکھائی دیتی ہے بپوشد ڈھانپ دیتی ہے بخاک مٹی سے

۸۔ ناپسندیدہا ناپسند ہونا نترسی تو نہیں ڈرتا بروے اس پر فتد پڑیں گی دیدہا نظریں

۹۔ براندیش غور کر ازاں بندۂ پر گناہ اس خطاکار غلام کے متعلق از خواجہ آقا سے آبق شود بھاگ جاوے چند گاہ کئی دفعہ

۱ رواں گشتش از دیدہ بر چہرہ جو — کہ برگرد و ناپاکی از من مجوئے
اسکی آنکھوں سے چہرے پر آنسو بہہ پڑے — کہ ہٹ جا مجھ سے ناپاکی کی امید نہ رکھ

۲ تو در روئے سنگے شدی شرمسار — مرا شرم ناید ز پروردگار
تو ایک پتھر کے سامنے شرم سار ہو گئی — مجھے پروردگار سے شرم نہ آئے

۳ چہ سود از پشیمانی آید بکف — چو سرمایۂ عمر کردی تلف
اگر شرمندگی حاصل ہو تو کیا فائدہ — جب عمر کی پونجی تو نے برباد کر دی

۴ شراب از پئے سرخروئی خورند — وز و عاقبت زرد روئی برند
شراب سرخروئی کے واسطے پیتے ہیں — اور آخر کار اس سے زرد روئی پاتے ہیں

۵ بعذر آوری خواہش امروز کن — کہ فردا نماند مجالِ سخن
عذر خواہی کی خواہش آج کر لے — کیونکہ کل بات کرنے کی مجال نہیں رہے گی

حکایت
کہانی

۷ پلیدی کند گربہ بر جائے پاک — چو زشتش نماید بپوشد بخاک
بلی پاک جگہ پر پلیدی کرتی ہے — جب اسے بری لگتی ہے تو مٹی سے چھپا دیتی ہے

۸ تو آزادی از ناپسندیدہا — نترسی کہ بر وے فتد دیدہا
تو ناپسندیدگیوں سے آزاد ہے — نہیں ڈرتا کہ اس پر نگاہیں پڑیں گی

۹ براندیش ازاں بندۂ پر گناہ — کہ از خواجہ آبق شود چند گاہ
اس خطاکار غلام کے متعلق غور کر — جو آقا سے کئی بار بھاگ گیا ہو

۱۰ اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز
اگر وہ سچائی اور عاجزی سے لوٹ آئے — تو پھر اس کو زنجیر اور قید میں نہیں رکھتے

تشریح: (۱) حضرت یوسف علیہ السلام دوڑ پڑے اور فرمایا دور ہو جا مجھ سے ایسی بدکاری کی توقع نہ رکھ (۲) تجھے تو اس پتھر سے شرم آتی ہے جسے پردے سے ڈھانپ دیا ہے مجھے علیم و خبیر خدا سے شرم نہ آئے جو پردوں کے پیچھے بھی دیکھتا ہے (۳) اگر تو گنہ گاری میں عمر برباد کر دے اور توبہ تائب نہ ہو تو سوائے ندامت و شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا تو ایسی زندگی کا کیا فائدہ (۴) شراب سے وقتی طور پر سرخروئی اور چستی حاصل ہوتی ہے لیکن نشہ اترنے کے بعد غفلت اور آخرت میں زرد روئی اس کا انجام ہے (۵) آج موقعہ ہے کہ اپنے گناہوں کی عذر خواہی کر لے کل تو زبان بند ہو جائے گی پھر معذرت بھی نہیں کر سکے گا (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کو یہ ملحوظ رکھتے ہوئے کہ خدا مجھے ہر جگہ دیکھ رہا ہے بدکاری اور گنہ گاری سے بچنا چاہیئے (۷) بلی پاخانہ کرنے کے لئے صاف ستھری جگہ تلاش کرتی ہے فراغت کے بعد گندگی پہ مٹی ڈال کر ڈھانپ دیتی ہے گویا اسے یہ بات پسند نہیں کہ کسی کی نظر اس پر پڑے (۸) مگر اے انسان تجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ تیری بدکاریوں اور کرتوتوں کو کوئی دیکھے گا تو اسے کتنا برا محسوس ہوگا تجھے بھی چاہیئے کہ اس پر توبہ کا پردہ ڈال دے تاکہ گناہ کالعدم ہو جائیں (۹-۱۰) دیکھو اگر کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب وہ صدق دل سے واپس آ جائے تو مہربان آقا پھر اسے زنجیروں میں جکڑنے اور قید میں رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اسی طرح تو اگر تائب ہو کر خدا کی بارگاہ میں آ جائے تو تیرا معاملہ بھی رفع دفع ہو سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بکیں آوری با کسے بر ستیز کینہ وری کی وجہ سے اس شخص سے لڑ	۱	کہ از وے گزیرت بود یا گریز کہ جس سے بچاؤ یا چارہ تجھے ممکن ہو
کنوں کرد باید عمل را حساب عمل کا محاسبہ اب کر لینا چاہیئے	۲	نہ وقتے کہ منشور گردد کتاب نہ جب کہ کتاب شائع ہو جائے
کسے گرچہ بد کرد ہم بد نہ کرد اس شخص نے برائی کی بھی تو نہیں کی	۳	کہ پیش از قیامت غم خود بخورد جس نے قیامت سے پہلے اپنی فکر کر لی ہو
گر آئینہ از آہ گردد سیاہ اگر آہ کرنے سے آئینہ سیاہ ہو جاتا ہے	۴	شود روشن آئینۂ دل بآہ تو آہ سے دل کا آئینہ روشن بھی ہو جاتا ہے
بترس از گناہانِ خویش ایں نفس اس وقت اپنے گناہوں سے خوف کھا لے	۵	کہ روزِ قیامت نترسی زکس تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

کہانی

غریب آمدم در سوادِ حبش میں حبش کے علاقے میں مسافر ہو کے آیا	۷	دل از دہر فارغ سر از عیش مست دل زمانے کی فکروں سے فارغ سر عیش سے مست تھا
برہ بر یکے دکہ دیدم بلند راستے میں میں نے ایک اونچا چبوترہ دیکھا	۸	تنے چند مسکیں بروپائے بند جس کے اوپر چند مسکین جکڑے ہوئے تھے
بسیج سفر کردم اندر نفس میں نے فی الفور سفر کا ارادہ کر لیا	۹	بیاباں گرفتم چوں مرغ از قفس میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ پنجرے سے نکلا ہو
یکے گفت کیں بندیاں شب روند ایک نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں	۱۰	نصیحت نگیرند و حق نشنوند نصیحت نہیں پکڑتے اور حق نہیں سنتے

۱۔ بکیں آوری کینہ لانے سے با کسے کسی کے ساتھ۔ بر ستیز لڑائی کر از وے اس سے گزیرت بود تجھے چارہ ہو

۲۔ کنوں اب کرد باید کرنا چاہیئے وقتیکہ جس وقت کہ منشور گردد کھل جائے کتاب نامہ اعمال

۳۔ کسے کوئی شخص بد کرد برائی کی ہم بد نہ کرد بھی برائی نہیں کی پیش از قیامت قیامت سے پہلے غم خود اپنا غم بخورد کھا لیا

۴۔ گردد سیاہ کالا ہو جائے شود ہو جائے آئینۂ دل دل کا شیشہ

۵۔ بترس ڈر از گناہانِ خویش اپنے گناہوں سے ایں نفس اس دم روزِ قیامت قیامت کے دن نترسی نہ ڈرے تو زکس کسی سے

۷۔ غریب مسافر آمدم آیا میں سوادِ حبش حبش کی آبادی۔ حبشہ افریقہ کا شمال مشرقی ملک جو یمن کے جنوب میں واقع ہے دہر زمانہ

۸۔ برہ بر راستے پر یکے ایک دکہ چبوترہ دیدم دیکھا میں نے تنے چند چند شخص برو اس پر پائے بند پاؤں باندھے ہوئے

۹۔ بسیج سفر سفر کا ارادہ کردم کیا میں نے اندر نفس اسی وقت بیاباں گرفتم جنگل کا راستہ لے لیا میں نے چوں مرغ مثل پرندے کی از قفس پنجرے سے

۱۰۔ یکے گفت ایک نے کہا کیں بندیاں کہ یہ قیدی شب روند رات کو چلنے والے ہیں یعنی چور نگیرند نہیں پکڑتے نشنوند نہیں سنتے

تشریح: (۱) انسان لڑائی اس سے کرے جس سے لڑائی میں پورا اتر سکتا ہو یا کسی کی پناہ لے کر اپنا بچاؤ کر سکتا ہو خدا کے ساتھ یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں اس لئے اس سے تو مصالحت کے سوا کوئی چارہ نہیں (۲) اپنے عمل کا حساب ابھی کرنا مناسب ہے کل کو جب اعمال نامے ظاہر کر دیئے جائیں گے تو پھر کوئی تلافی نہیں ہو سکے گی (۳) جو شخص گناہ کے بعد نادم ہو کر توبہ تائب ہو جائے گویا اس سے گناہ ہوا ہی نہیں۔ (۴) شیشے کے اوپر آہ کرنے سے اگر وہ دھندلا جاتا ہے تو اسی آہ سے شیشۂ دل دھل بھی جاتا ہے لہذا آہ و زاری کر کے شیشۂ دل دھو لینا چاہیئے (۵) اگر تو آج اپنے گناہوں سے ڈر جائے اور توبہ کرے تو کل روزِ قیامت تجھے کوئی خوف نہیں ہوگا بلکہ ہر طرح مامون ہوگا (۶) اس حکایت کا مطلب ہے کہ انسان کو اپنا حساب کتاب پاک رکھنا چاہیئے تاکہ محاسبے اور معائنے کا کوئی خطرہ نہ ہو (۷) سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں سیر و سیاحت کے لئے ارضِ حبشہ میں گیا میں بالکل بے فکر اور مسرور تھا (۸) وہاں میں نے ایک چبوترے پر کچھ لوگ دیکھے جن کے پاؤں میں بیڑیاں اور مشکیں کسی ہوئی تھیں (۹) خطرے کے پیشِ نظر میں نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور فی الفور وہاں سے چل دیا (۱۰) کسی نے بتلایا کہ وہ تو چور تھے۔ اس لئے ان کو پابندِ سلاسل کیا گیا تھا۔

۱ چو بر کس نماند ز دستت ستم ترا گر جہاں شحنہ گردد چہ غم
جب تیرے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہیں ہوا تو اگر سارا جہان کوتوال بن جائے تجھے کیا غم

۲ نکو نام را کس نگیرد اسیر بترس از خدائی و مترس از امیر
نیک نام کو کوئی قید نہیں کرتا خدا سے ڈر اور حاکم سے نہ ڈر

۳ نیاورده عامل غش اندر میاں نیندیشد از رفع دیوانیاں
جس کارندے نے فراڈ نہ کیا ہو وہ دفتر والوں کی شکایت سے نہیں ڈرتا

۴ وگر عفتش را فریب ست زیر زبان حسابش نگردد دلیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب چھپا ہو ہے تو اس کے حساب کی زبان دلیر نہیں ہوگی

۵ چوں خدمت پسندیدہ آرم بجائے نیندیشم از دشمن تیرہ رائے
جب میں خدمت اچھی طرح بجا لاتا ہوں تو سیاہ خیال دشمن کا مجھے کوئی خوف نہیں

۶ اگر بندہ کوشش کند بندہ وار عزیزش بدارد خداوندگار
اگر غلام غلاموں کی طرح کوشش کرے تو آقا اسے عزیز رکھتا ہے

۷ وگر کند رایست در بندگی ز جانداری افتد بخر بندگی
اگر وہ خدمتگاری میں سست ہے تو شاہی خدمت سے ہٹ کر گدھوں کی خدمت پڑیگا

۸ قدم پیش نہ کز ملک بگزری کہ گر باز مانی ز دد کمتری
قدم بڑھا تا کہ فرشتوں سے آگے نکل جائے کیونکہ اگر پیچھے رہ گیا تو درندوں سے بھی گھٹیا ہے

حکایت

۱۰ یکے را بچوگاں شہ دامغاں بزد تا چو طبلش برآمد فغاں
دامغان کے بادشاہ نے ایک شخص کو ہاکی کیساتھ اتنا مارا کہ ڈھول کی طرح وہ چیخنے لگا

۱۔ چو جب بر کس کسی پر نماند نہیں رہا ز دستت تیرے ہاتھ سے ستم ظلم. ترا تجھ کو جہاں شحنہ سارا جہان کوتوال گردد ہو جائے چہ غم کیا غم
۲۔ نکو نام نیک نام کس کوئی شخص نگیرد نہیں پکڑتا اسیر قیدی بترس ڈر از خدا خدا سے مترس مت ڈر از امیر حاکم سے
۳۔ نیاوردہ نہ لایا ہوا عامل حاکم یا کارندہ غش کھوٹ اندر میاں بیچ میں نیندیشد نہیں ڈرتا رفعِ دیوانیاں دفتر والوں کی شکایت
۴۔ عفتش اس کی پاک دامنی ست ہے زیر نیچے زبانِ حسابش اس کی حساب کی زبان نگردد نہیں ہوتی
۵۔ چوں کہ جب پسندیدہ آرم اچھی طرح لاؤں میں بجائے جگہ پر نیندیشم نہیں ڈرتا میں تیرہ رائے کالی رائے والا
۶۔ بندہ غلام کند کرے بندہ وار غلاموں کی طرح عزیزش اس کو پیارا بدارد رکھتا ہے خداوندگار مالک
۷۔ کند رایست سست رائے والا ہے در بندگی غلامی میں یا خدمت میں جانداری اسلحہ داری یا بادشاہ کی حفاظت افتد پڑے گا بخر بندگی گدھے کی خدمت میں
۸۔ پیش نہ آگے رکھ کز ملک کہ فرشتوں سے بگزری گزر جائے تو باز مانی پیچھے رہ جائے تو ز دد درندے سے کمتری گھٹیا ہے تو
۱۰۔ یکے را ایک کو بچوگاں بلے سے شہ دامغاں دامغاں کا بادشاہ دامغاں طبرستان کا ایک شہر بزد مارا چو طبلش ڈھول کیطرح اس کی برآمد نکلی فغاں چیخ

تشریح :- (۱) تو نے تو کوئی زیادتی نہیں کی تھی تجھے کیا خطرہ تھا جو تو اس طرح بھاگ پڑا تیری بلا سے سارا جہان کوتوال بن جائے (۲) جو شخص نیک نام ہو تو اسے کوئی نہیں پکڑتا تجھے خدا سے ڈر کر نیکوکاری اختیار کرنی چاہیئے نہ کہ حاکم وقت کے خوف سے (۳) جس اہل کار کے معاملات میں کھوٹ اور فریب نہ ہو اسے اس بات سے نہیں ڈرنا چاہیئے کہ کوئی اس کی شکایت کرتا ہے (۴) اور اگر اسکی امانت داری اور پاک دامنی جعل سازی پر مبنی ہے تو وہ جواب دہی کے وقت جرأت کا مظاہرہ نہیں کر سکتا (۵) میرے معاملات اگر ٹھیک ہیں تو مجھے بدخواہ دشمن کا خوف نہیں (۶-۷) کوئی غلام اگر غلاموں کی طرح پوری تندہی سے خدمت بجا لاتا ہے تو وہ آقا کی نظروں میں محبوب ہو جاتا ہے اور اگر وہ سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے تو آقا ناراض ہو کر اسے گدھا ہانکنے پر لگا دے گا (۸) انسان اگر عبادات میں سرگرمی کا مظاہرہ کرے تو وہ فرشتوں سے آگے نکل سکتا ہے اگر بے پروائی کو شعار بنالے تو پھر جانوروں سے بھی کمتر ہے کیونکہ وہ اپنے مفوضہ فرائض طوعاً یا کرہاً ضرور پورے کرتے ہیں (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اگر دن کو کسی سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ رات کی تاریکی میں رو دھو کے وہ اللہ پاک سے بخشوالے تاکہ وہ آخرت کی رسوائی سے بچ جائے۔ (۱۰) دامغاں کے بادشاہ نے ایک مجرم کو ہاکی کے ساتھ اتنا پیٹا کہ وہ ڈھول کی طرح چلانے لگا

۱ شب از بے قراری نیارست خفت — برو پارسائے گزر کرد و گفت
رات کو بیقراری کی وجہ سے وہ سو نہ سکا — اس پر ایک پرہیزگار نے گزر کیا اور کہا

۲ بہ شب گر ببردے بر شحنہ سوز — گناہ آبرو دیش نبردے بروز
اگر وہ رات کو کوتوال کی خوشامد کر لیتا — تو گناہ دن کو اس کی آبرو ریزی نہ کرتا

۳ کسے روز محشر نگردد خجل — کہ شبہا بدرگہ برد سوز دل
وہ شخص محشر میں شرمندہ نہیں ہوگا — جو راتوں کو درگاہِ خداوندی میں سوزِ دل پیش کرتا ہو

۴ اگر ہوشمندی ز داور بخواہ — شب توبہ تقصیر روزِ گناہ
اگر تو عقلمند ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے — توبہ کی رات کو روزِ گناہ کی معافی

۵ ہنوز ار سرِ صلح داری چہ بیم — در عذر خواہاں نہ بندد کریم
تو اگر اب بھی صلح کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا خوف — وہ کریم عذر خواہی کرنیوالوں پر دروازہ بند نہیں کرتا

۶ لطیفے کہ آوردت از نیست ہست — عجب گر بیفتی نگیردت دست
جس مہربان نے تجھے نیست سے ہست کیا — وہ اگر گرتے وقت تیرا ہاتھ نہ پکڑے تو عجیب ہے

۷ اگر بندۂ دستِ حاجت برآر — دگر شرمسار آبِ حسرت ببار
اگر تو بندہ ہے تو سوال کا ہاتھ نکال — اور اگر شرمسار ہے تو حسرت کے آنسو بہا

۸ نیامد بریں در کسے عذر خواہ — کہ سیلِ ندامت نشستش گناہ
اس دروازے پر کوئی بھی عذر خواہی کے لئے نہیں آیا — کہ ندامت کے سیلاب نے اس کے گناہ نہ دھو دیئے ہوں

۹ نریزد خدا آبروئے کسے — کہ ریزد بہ شب آبِ چشمش بسے
خدا اس شخص کی آبرو نہیں گراتا — جو رات کو بہت زیادہ آنسو بہاتا ہو

حکایت
کہانی

۱۔ شب رات از بے قراری بے آرامی سے نیارست خفت نہ سو سکا برو اس پر پارسائے ایک پارسا گزر کرد پاس سے گزرا گفت کہا
۲۔ شب رات ببردے لے جاتا بر شحنہ کوتوال کے پاس سوز منت خوشامد کا جلن آبرو دیش اس کی آبرو نبردے نہ لے جاتا بروز دن کو
۳۔ کسے کوئی شخص روز محشر حشر کے دن نگردد نہ ہووے خجل شرمندہ شبہا راتوں کو بدرگہ درگاہِ خدا میں برد لے جاوے سوزِ دل دل کا سوز یعنی دعا کرے
۴۔ داور انصاف کرنے والا یعنی خدا بخواہ چاہ شب توبہ توبہ کی رات کو تقصیرِ روز گناہ گناہ کے دن کی کوتاہی
۵۔ ہنوز ابھی سر صلح صلح کا خیال داری رکھتا ہے تو چہ بیم کیا ڈر درِ عذر خواہاں عذر چاہنے والوں کا دروازہ نہ بندد نہیں بند کرتا ہے کریم سخی
۶۔ لطیفے کہ جو مہربان کہ آوردت تجھکو لایا نیست نہ ہونا ہست ہونا عجب تعجب ہے بیفتی گر پڑے تو نگیردت نہ پکڑے تیرا دست ہاتھ
۷۔ بندۂ بندہ ہے تو دستِ حاجت ضرورت کا ہاتھ برآر نکال شرمسار شرمندہ آبِ حسرت حسرت کا پانی ببار برسا
۸۔ نیامد نہیں آیا بریں در اس دروازے پر کسے کوئی شخص عذر خواہ عذر چاہنے والا سیلِ ندامت شرمندگی کا سیلاب نشستش اس کے نہ دھوئے
۹۔ نریزد نہیں گراتا آبروئے کسے کسی کی آبرو کہ ریزد جو کہ گراتا ہو بہ شب رات کو آبِ چشمش اپنی آنکھوں کا پانی بسے بہت

تشریح: (۱) ساری رات بیقراری کی وجہ سے اسے نیند نہ آئی ایک پرہیزگار آدمی ادھر سے گزرا تو اس نے کہا (۲، ۳) یہ شخص اگر رات کو جاکر کوتوال کو منا لیتا اس کی منت سماجت کر کے اسے خوش کر لیتا تو دن کو یہ رسوائی اٹھانا نہ پڑتی یعنی گنہگار راتوں کو گڑگڑا کر خدا سے معافی مانگ لے تو روزِ قیامت کی رسوائی سے بچ سکتا ہے (۴) عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ دن کو جو گناہ سرزد ہوتے ہیں آنے والی رات ہی ان کی معافی حاصل کر لی جائے (۵) اب بھی اگر تو مصالحت کر لے یعنی خدا کو منا لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کریم کا دروازہ عذر خواہوں پر کھلا ہوا ہے (۶) جو مہربان تجھے عدم سے وجود میں لاتا ہے وہ تیری گراوٹ کے وقت دستگیری نہ کرے یہ تو اس کی شان سے بعید ہے (۷) اگر تو خدا کا بندہ ہے تو بندوں کی طرح اس سے مانگ، اور اگر تجھے شرم آتی ہے تو حسرت و افسوس کے آنسو بہا (۸) اس دروازے پر عذر خواہی کے لئے جو بھی آتا ہے اس کے گناہ اشکوں ہی سے دھوئے جاتے ہیں (۹) جو شخص رات کو خدا کے سامنے گڑگڑاتا ہو اللہ تعالیٰ دن کو اس کی آبرو ریزی نہیں کرتے (۱۰) اس حکایت کا مطلب ہے کہ اس دنیا میں جو بھی آیا اسے قبر کے گھاٹ ضرور اترنا ہے۔ اس لئے قبر کی تاریکی اور دہشت سے بچنے کے لئے یہاں سے عمل کی روشنی اپنے ساتھ لے جانی چاہئے۔

Scanned by CamScanner

۱	**بصنعا درم طفلے اندر گزشت** صنعا میں میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا	**چہ گویم کزانم چہ برسر گزشت** میں کیا کہوں کہ اس سے مجھ پر کیا گزری
۲	**قضا نقش یوسفؑ جمالے نکرد** قدرت نے کوئی یوسف جیسا حسین نہیں بنایا	**کہ ماہی گورش چو یونسؑ نخورد** جسے قبر کی مچھلی نے یونسؑ کی طرح نہ کھا لیا ہو
۳	**دریں باغ سروے نیامد بلند** اس باغ میں کوئی سرو بلند نہیں ہوا	**کہ باد اجل بیخش از بن نکند** کہ موت کی ہوا نے اس کی جڑ بنیاد سے نہ نکال دی ہو
۴	**عجب نیست برخاک اگر گل شگفت** مٹی سے اگر پھول نکلتے ہیں تو تعجب نہیں	**کہ چندیں گل اندام درخاک خفت** کیونکہ کتنے ہی پھول سے جسم خاک میں سو چکے ہیں
۵	**بدل گفتم اے ننگ مرداں بمیر** میں نے دل سے کہا کہ اے مردوں کیلئے باعث شرم مرجا	**کہ کودک رود پاک و آلودہ پیر** کہ بچہ تو پاک جائے اور بوڑھا آلودہ ہو
۶	**ز سودا و آشفتگی بر قدش** اس کے سراپا پہ دیوانگی اور پریشانی کی وجہ سے	**برانداختم سنگے از مرقدش** میں نے اس کی قبر کا ایک پتھر اکھیڑ لیا
۷	**چو باز آمدم زاں تغیر بہوش** جب اس تبدیلی حالت سے میں ہوش میں آ گیا	**ز فرزند دلبندم آمد بگوش** تو میرے کان میں فرزند دلبند کی آواز آئی
۸	**گرت وحشت آمد ز تاریک جائے** اگر تاریک جگہ سے تجھے وحشت آئی ہے	**بہش باش و با روشنائی درآے** تو ہشیار ہو جا اور روشنائی لے کر آ
۹	**شب گور خواہی منور چو روز** اگر قبر کی رات دن کی طرح روشن چاہتا ہے	**ازیں جا چراغ عمل بر فروز** تو اس جگہ سے عمل کا چراغ جلا لے
۱۰	**تن کارکن مے بلرزد ز تب** کاشتکار کا جسم بیقراری سے لرزتا ہے	**مبادا کہ نخلش نیارد رطب** کہ مبادا اسکی کھجور کا درخت پھل نہ لائے

۱۔ بصنعا صنعا شہر میں جو یمن کا دار الحکومت ہے طفلے ایک لڑکا گزشت گزر گیا چہ گویم میں کیا کہوں کزانم کہ اس سے مجھ پر چہ کیا برسر سر پر گزشت گزر گئی

۲۔ قضا تقدیر نقش یوسفؑ جمالے یوسفؑ سے حسین کا نقش نکرد نہیں بنایا ماہی گورش قبر کی مچھلی نے اس کو چو یونس یونس علیہ السلام کی طرح نخورد نہ کھایا ہو

۳۔ دریں باغ اس باغ میں سروے کوئی سرو نیامد نہیں آیا باد اجل موت کی ہوا بیخش اس کی جڑ از بن بنیاد سے نکند نہ اکھیڑی ہو

۴۔ عجب نیست تعجب نہیں ہے برخاک مٹی پر گل شگفت پھول کھلانے چندیں اتنے گل اندام پھول کے جسم والے درخاک مٹی میں خفت سوئے ہیں

۵۔ بدل گفتم میں نے دل میں کہا اے ننگ مرداں اے مردوں کے واسطے شرم کا باعث بمیر مرجا کودک چھوٹا بچہ رود جاوے آلودہ لتھڑا ہوا پیر بوڑھا

۶۔ سودا جنون آشفتگی پریشانی بر قدش اس کے قد پر برانداختم اکھیڑ دیا میں نے سنگے ایک پتھر از مرقدش اس کی قبر سے

۷۔ چو باز آمدم جب واپس آیا میں زاں تغیر اس تبدیلی سے بہوش ہوش میں فرزند دلبندم میرا دل کو باندھنے والا بیٹا آمد آئی بگوش کان میں

۸۔ گرت اگر تجھکو وحشت آمد وحشت آئی تاریک جا اندھیری جگہ بہش باش ہشیار ہو جا درآے اندر آئے ۹۔ شب گور قبر کی رات خواہی تو چاہتا ہے منور روشن چو روز دن کی طرح ازیں جا اس جگہ سے چراغ عمل عمل کا چراغ بر فروز روشن کر لے ۱۰۔ تن کارکن کام کرنے والے کا جسم بلرزد کانپ جاتا ہے ز تب بخار سے مبادا خدا نہ کرے نخلش اس کا کھجور کا درخت نیارد نہ لاوے رطب تازہ کھجور

تشریح: (۱) میں یمن کے دار الحکومت صنعا شہر میں تھا کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا اس کی موت سے مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا (۲) قدرت نے جو بھی حسین و جمیل بنایا بالآخر اسے قبر کی مچھلی نے یونس علیہ السلام کی طرح لقمہ بنا لیا خواہ وہ حسن میں یوسف ثانی کیوں نہ ہو (۳) اس باغ دنیا میں جو بھی سرو بلند ہوا باد اجل نے اسے بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکا (۴) مٹی سے جو رنگ برنگے پھول کھلتے ہیں یہ بے سبب نہیں آخر لاکھوں حسین مر کر اسی مٹی میں ملے ہوئے ہیں ان کے اجزا سے یونہی خوبصورت پھول کھلنے چاہئیں (۵) میں نے دل میں کہا کہ بچہ تو معصومی کی حالت میں مر گیا تو بوڑھا ہو کر بھی گناہوں کی پلیدی میں ملوث ہے بے شرم اس کی بجائے تجھے مرجانا چاہیئے تھا (۶) فرط جذبات سے میں نے اس کی قبر کا تختہ اکھیڑ لیا (۷-۸) جب میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تو میرے کانوں میں بچے کی آواز گونجی وہ کہہ رہا تھا کہ اگر تجھے اس اندھیری جگہ سے وحشت ہوتی ہے تو یہاں عمل کی روشنی لے کر آنا (۹) جس کی خواہش ہو کہ قبر کی رات خوب منور ہو اسے عمل کا چراغ فروزاں کر کے ساتھ لے جانا چاہیئے (۱۰) عامل کو بھی اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ مبادا اس کا عمل قابل قبول نہ ہو اور اس پر حسب امید ثواب مرتب نہ ہو

Scanned by CamScanner

۱ گروہے فراواں طمع ظن برند — کہ گندم نیفشاندہ خرمن برند
زیادہ لالچی گروہ یہ خیال کرتا ہے — کہ گندم بکھیرے بغیر کھلیان اٹھالیں گے

۲ برآں خورد سعدیؔ کہ بیخے نشاند — کسے برد خرمن کہ تخمے فشاند
سعدیؒ پھل اس نے کھایا جس نے پودا لگایا — کھلواڑہ اسی نے اٹھایا جس نے بیج ڈالا

بابِ دہم در مناجات

دسواں باب دُعا کے بیان میں

۴ بیا تا برآریم دستے ز دل — کہ نتواں برآورد فردا ز گل
آ تاکہ دل سے ہاتھ اٹھائیں! — کیونکہ کل مٹی سے نہیں نکال سکیں گے

۵ بفصلِ خزاں در نہ بینی درخت — کہ بے برگ ماند ز سرمائے سخت
تو خزاں کے موسم میں درختوں کو نہیں دیکھتا — کہ سخت سردی کی وجہ سے بلا پتہ رہ جاتے ہیں

۶ برآرد تہی دستہائے نیاز — ز رحمت نگردد تہیدست باز
نیاز مندی کے خالی ہاتھ اٹھاتے ہیں — خالی ہاتھ رحمت سے محروم نہیں ہوتا

۷ مپندار زیں در کہ ہرگز نہ بست — کہ نومید گردد برآوردہ دست
اس دروازے سے جو کبھی بند نہیں ہوا یہ خیال نہ کر — کہ ہاتھ اٹھانے والا ناامید لوٹے گا

۸ ہمہ طاعت آرند و مسکیں نیاز — بیا تا بدرگاہ مسکیں نواز
سب عبادت لے کر آئیں گے اور مسکین نیازمندی — مسکین نواز کی بارگاہ تک آ تو سہی

۹ چو شاخِ برہنہ برآریم دست — کہ بے برگ ازیں بیش نتواں نشست
ننگی شاخ کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں — کیونکہ اس سے زیادہ بے سامان نہیں بیٹھ سکتے

۱۰ خداوندگارا نظر کن بجود — کہ جرم آمد از بندگاں در وجود
خداوندا بخشش کی نظر کر — کیونکہ بندوں سے جرم سرزد ہوا ہے

۱۔ اگروہے ایک گروہ فراواں طمع زیادہ طمع والے ظن برند گمان کرتے ہیں نیفشاندہ بغیر بوئے بکھیرے خرمن کھلواڑہ برند لے جاویں گے
۲۔ بر پھل آں خورد اس نے کھایا سعدیؒ مصنف بیخے کوئی جڑ نشاند بٹھائی اس نے کسے برد وہی شخص لے گیا خرمن کھلواڑہ تخمے بیج فشاند بکھیرا
۳۔ بابِ دہم دسواں باب مناجات خدا سے سرگوشی کرنا دُعا کرنا
۴۔ بیا آ تا تاکہ برآریم نکال لیں ہم دستے کوئی ہاتھ نتواں برآورد نہیں نکال سکتے فردا کل کو زگل مٹی سے
۵۔ بفصلِ خزاں پت جھڑ کے موسم میں نہ بینی نہیں دیکھتا تو بے برگ بغیر ساماں کے بغیر پتوں کے ماند رہ جاتا ہے سرمائے سخت سخت سردی
۶۔ برآرد نکالتا ہے تہی دست ہائے نیاز نیازمندی کے خالی ہاتھ زرحمت رحمت سے نگردد نہیں پھرتا تہیدست خالی ہاتھ باز واپس
۷۔ مپندار مت سمجھ زیں در اس دروازے سے ہرگز نہ بست کبھی بند نہیں ہوا نومید گردد ناامید ہوجاوے برآوردہ دست ہاتھ اٹھانے والا
۸۔ ہمہ تمام طاعت عبادت آرند لادیں گے نیاز عاجزی بیا آ تا بدرگاہ درگاہ تک مسکین نواز مسکینوں کو پالنے والا
۹۔ چو شاخِ برہنہ ننگی شاخ کی طرح برآریم نکالیں ہم دست ہاتھ بے برگ بغیر ساز وساماں کے ازیں بیش اس سے زیادہ نتواں نشست نہیں بیٹھ سکتے ۱۰۔ خداوندگارا اے خدا نظر کن نظر کر بجود بخشش سے جرم آمد جرم سرزد ہوا ازبندگاں بندوں سے در وجود وجود میں

تشریح: (۱) زیادہ لالچی قسم کے لوگ اس خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ عمل کے بغیر ثواب پالیں گے حالانکہ بوئے بغیر کیسے کاٹ لیں گے (۲) جو شخص پودا لگاتا ہے اسی کو پھل نصیب ہوتا ہے اور کھلواڑہ وہی حاصل کرتا ہے جس نے بیج کاشت کیا ہو (۳) اس باب میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگنے اور مناجات کرنے کی ترغیب ہے (۴) آج ہی دل کی گہرائیوں سے دعا کرلیں کیونکہ قبر میں جانے کے بعد ہاتھ اٹھانے مشکل ہوجائیں گے (۵-۶) موسم سرما میں درخت پتوں سے خالی ہوکر بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انھیں نیا لباس عطا کردیتا ہے اسی طرح فقیر آدمی خدا سے دعا کرے تو رحمتِ الٰہی سے محروم نہیں ہوتا (۷) بارگاہِ خداوندی کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا اس لئے یہاں جو بھی امید لے کر آئے گا اس کی امید بر آئے گی (۸) لوگ بارگاہِ خداوندی میں عبادت کی پونجی لے کر آئیں گے مگر مسکین آدمی عاجزی کے سوا کیا لائے گا (۹) لیکن اسکی بے سروسامانی ہی رحمتِ الٰہی کو جوش میں لائے گی اس لئے آؤ بے پتہ درختوں کی طرح خالی ہاتھ خدا سے دعا کریں (۱۰) خداوندا تیرے بندوں سے گناہ ہوگیا ہے تو بخشش کی نظر فرما اور معاف کردے۔

Scanned by CamScanner

۱ گناہ آید از بندۂ خاکسار — بامید عفو خداوندگار
ذلیل بندے سے گناہ ہو جاتا ہے — خداوند تعالیٰ سے معافی کی امید پر

۲ کریما برزق تو پروردہ ایم — بانعام و لطف تو خو کردہ ایم
اے کریم ہم تیرے رزق سے پلے ہوئے ہیں — ہمیں تیرے لطف و انعام کی عادت پڑی ہوئی ہے

۳ گدا چو کرم بیند و لطف و ناز — نگردد ز دنبال بخشندہ باز
فقیر جب سخاوت مہربانی اور ناز دیکھتا ہے — تو سخی کا پیچھا نہیں چھوڑا کرتا

۴ چو ما را بدنیا تو کردی عزیز — لعقبیٰ ہمیں چشم داریم نیز
جب ہمیں تو نے دنیا میں معزز کیا — تو آخرت میں بھی یہی امید رکھتے ہیں

۵ عزیزی و خواری تو بخشی و بس — عزیز تو خواری نہ بیند زکس
عزت اور ذلت صرف تو بخشتا ہے — تیرا معزز کسی سے ذلت نہ دیکھے

۶ خدایا بعزت کہ خوارم مکن — بذل گنہ شرمسارم مکن
خدایا تیری عزت کی قسم مجھے ذلیل نہ کر — گناہ کی ذلت سے مجھے شرمسار نہ کر

۷ مسلط مکن چو منی بر سرم — ز دست تو بہ گر عقوبت برم
میرے جیسے کو میرے اوپر مسلط نہ کر — تیرے ہاتھ سے سزا پاؤں تو بہتر ہے

۸ بگیتی بتر زیں نباشد بدے — جفا بردن از دست ہمچوں خودے
جہان میں اس سے زیادہ برائی نہیں ہو سکتی — کہ اپنے جیسے کے ہاتھ سے ظلم سہنا

۹ مرا شرمساری زروئے تو بس — دگر شرمسارم مکن پیش کس
مجھے تیرے سامنے کی شرمساری کافی ہے — اور کسی کے سامنے مجھے شرمسار نہ کر

۱۰ گرم بر سر افتد ز تو سایۂ — سپہرم بود کمتریں پایۂ
اگر میرے سر پہ تیری رحمت کا سایہ پڑ جائے — تو آسمان بھی مجھ سے کم مرتبہ ہو جائیگا

۱۔ آید آتا ہے بندۂ خاکسار ذلیل بندہ بامید عفو خداوندگار خدا سے معافی کی امید
۲۔ کریما اے کریم برزق تو تیرے رزق سے پروردہ ایم پلے ہوئے ہیں ہم بانعام و لطف تو تیری مہربانی اور انعام کے خو کردہ ایم ہم عادی ہو چکے ہیں
۳۔ گدا فقیر چوں جب کرم بیند سخاوت دیکھتا ہے لطف مہربانی نگردد نہیں پھرتا دنبال بخشندہ دینے والے کا پیچھا باز واپس
۴۔ چو ما را جب ہم کو بدنیا دنیا میں تو کردی تو نے کیا عزیز عزت والا لعقبیٰ آخرت میں ہمیں یہی چشم دارم امید رکھتا ہوں میں نیز بھی
۵۔ عزیزی عزت خواری ذلت بخشی تو بخشتا ہے بس فقط عزیز تو تیرا عزت والا خواری نہ بیند ذلت نہ دیکھے زکس کسی سے
۶۔ خدایا اے خدا بعزت عزت کی قسم یا عزت کے طفیل خوارم مجھکو ذلیل مکن مت کر بذل گنہ گناہ کی ذلت سے شرمسارم مجھکو شرمسار مکن مت کر
۷۔ مسلط مکن مسلط نہ کر چو منی میرے جیسا برسرم میرے سر پہ ز دست تو تیرے ہاتھ سے بہ بہتر عقوبت سزا برم لے جاؤں میں
۸۔ بگیتی جہان میں بتر زیں اس سے زیادہ برا نباشد نہیں ہوگا بدے کوئی برا جفا بردن ظلم اٹھانا دست ہمچوں خودے اپنے جیسے کا ہاتھ
۹۔ مرا مجھ کو زروئے تو تیرے چہرے سے بس کافی ہے دگر اور شرمسارم مجھ کو شرمندہ مکن مت کر پیش کس کسی کے سامنے ۱۰۔ گرم اگر میرے بر سر بر افتد پڑ جائے ز تو تیرا سایۂ کوئی سایہ سپہرم آسمان مجھ سے بود ہووے کمتریں پایۂ گھٹیا درجے کا۔

تشریح: (۱) عاجز بندوں سے گناہ اس امید پر ہو جاتے ہیں کہ ہمارا آقا بڑا غفور و رحیم ہے (۲) اے کریم ذات! ہماری پرورش تیرے رزق سے ہوئی ہے ہمیں تیرے لطف و انعام کی عادت پڑ گئی ہے (۳) فقیر کو جب مہربانی اور سخاوت نظر آتی ہے تو وہ سخی کا پیچھا نہیں چھوڑتا حتیٰ کہ اس سے دل خواہ وصولی نہ کر لے (۴، ۵) ہمیں دنیا میں تو نے معزز کیا ہے تو آخرت میں بھی اس عزت کو برقرار رکھ کیونکہ تیرے عزیز کا ذلیل ہونا مناسب نہیں (۶) خداوندا اپنی عزت کے طفیل مجھے ذلیل و خوار نہ کرنا اور گناہوں کی شرمساری سے بچا لینا (۷) میں اگر گناہوں کی وجہ سے قابل سزا ہوں تو اپنے ہاتھ سے مجھے سزا دے لے پر کسی انسان کو میرے اوپر مسلط نہ کر (۸) کیونکہ یہ انتہائی بری بات ہے کہ میں اپنے شریک کے ہاتھ سے ظلم و جفا برداشت کروں (۹) تیرے دروازے کی شرمساری میرے لئے کافی ہے اس لئے کسی غیر کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کر (۱۰) تیری رحمت کا سایہ مجھے نصیب ہو جائے تو میں مرتبے میں آسمانوں سے بڑھ جاؤں۔

Scanned by CamScanner

۱	اگر تاج بخشی سر افرازدم اگر تو تاج بخشی کرے تو میں سربلند ہو جاؤں گا	تو بردار تا کس نبندازدم تو اونچا کر دے تاکہ کوئی مجھے گرا نہ سکے

حکایت
کہانی

۳	تنم می بلرزد چو یاد آمدم میرا جسم کانپ جاتا ہے جب مجھے یاد آتی ہے	مناجات شوریدهٔ در حرم حرم کے اندر ایک دیوانے کی دعا
۴	کہ می گفت باحق بزاری بسے جو حق تعالیٰ سے رو رو کے کہہ رہا تھا	میفگن کہ دستم نگیرد کسے مجھے نہ گرا کیونکہ میرا ہاتھ کوئی نہیں پکڑے گا
۵	بلطفم بخواں یا براں از درم مجھے مہربانی سے بلالے یا دروازے سے بھگا دے	ندارد بجز آستانت سرم میرا سر تیرے سوا کوئی آستان نہیں رکھتا
۶	تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم تو جانتا ہے کہ ہم مسکین اور بیچارہ ہیں	فرو ماندہ بانفس امارہ ایم نفسِ امارہ سے عاجز آئے ہوئے ہیں
۷	نمی تازد ایں نفسِ سرکش چناں یہ سرکش نفس اس طرح نہیں دوڑتا	کہ عقلش تواند گرفتن عناں کہ عقل اسکی باگ تھام سکتی ہو
۸	کہ با نفس و شیطاں برآید بزور نفس اور شیطان کے ساتھ زور میں کون پورا اتر سکے	نبردِ پلنگاں نیاید زمور چیتوں کی لڑائی چیونٹی نہیں لڑ سکتی
۹	بمردانِ راہت کہ راہے بدہ اپنی راہ کے مردوں کے طفیل مجھے بھی رستہ دے	وزیں دشمنانم پناہے بدہ اور ان دشمنوں سے مجھے پناہ عطا کر
۱۰	خدایا بذاتِ خداوندیت اے خدا اپنی ذاتِ خداوندی کے طفیل	باوصافِ بے مثل و مانندیت اپنی بے مثل اور بے مثال صفتوں کے طفیل

۱۔ بخشی دلوے تو سر افرازدم میں سربلند ہو جاؤں گا بردار اٹھالے تاکس تاکہ کوئی شخص نبندازدم نہ گرا دے مجھکو

۳۔ تنم میرا جسم می بلرزد کانپ جاتا ہے چو جب یاد آمدم مجھے یاد آتی ہے مناجات سرگوشی دعا شوریدہ ایک دیوانہ در حرم حرم شریف یعنی خانۂ کعبہ میں

۴۔ می گفت کہتا تھا باحق حق تعالیٰ کو بزاری عاجزی سے بسے بہت میفگن مت گرا دستم میرا ہاتھ نگیرد نہیں پکڑے گا کسے کوئی شخص

۵۔ بلطفم مہربانی سے مجھکو بخواں بلالے براں چلا دے از درم دروازے سے مجھکو ندارد نہیں رکھتا بجز آستانت تیرے آستاں کے سوا سرم میرا سر

۶۔ تو دانی تو جانتا ہے ایم ہیں ہم فرو ماندہ عاجز رہے ہوئے نفسِ امارہ برائیوں کا حکم دینے والا نفس

۷۔ نمی تازد نہیں دوڑتا ایں نفس سرکش یہ سرکش نفس چناں اسطرح عقلش عقل اسکو تواند گرفتن پکڑ سکتی ہو عناں باگ

۸۔ کہ کون با نفس و شیطان نفس اور شیطان کے ساتھ برآید پورا آئے نبردِ پلنگاں چیتوں کی لڑائی نیاید نہیں آ سکتی زمور چیونٹی سے

۹۔ بمردانِ راہت تیری راہ کے مردوں کے طفیل راہے بدہ کوئی راستہ دے وزیں دشمنانم اور ان دشمنوں سے مجھکو پناہے بدہ کوئی پناہ دے

۱۰۔ خدایا اے خدا بذاتِ خداوندیت اپنی ذاتِ خداوندی کے طفیل باوصافِ بے مثل بے مثل صفتوں کے طفیل مانندیت اپنی مثال

تشریح: (۱) تو اگر عزت دے تو میں سربلند ہو جاؤں گا میں تجھی سے عزت و رفعت مانگتا ہوں تاکہ کوئی مجھے ذلیل نہ کر سکے (۲) اس حکایت کا مطلب ہے کہ نفس و شیطان کا مقابلہ کرنے کے لئے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت مانگنی چاہئیے اس کی نصرت کے بغیر انسان ان کے مکر و فریب سے بچ نہیں سکتا (۳) حرم شریف میں ایک مجذوب کی والہانہ دعا مجھے بھی یاد آتی ہے تو میرا جسم لرز جاتا ہے (۴) وہ نہایت زاری کے ساتھ خدا سے کہہ رہا تھا کہ مجھے نہ گرا کیونکہ پھر میری کوئی بھی دستگیری نہیں کرے گا (۵) تو مہربانی سے مجھے بلالے یا ناراضگی سے دھتکار دے پر میرا سر کسی اور آستاں سے آشنا نہیں یہ کسی اور جگہ نہیں جھکے گا (۶، ۷، ۸) تجھے معلوم ہی ہے کہ ہم مسکین ہیں بے چارہ ہیں نفسِ امارہ ہمیں خراب کرتا ہے یہ نفس اتنا سرکش ہے کہ عقل اسے قابو نہیں رکھ سکتی نفسِ امارہ کی مثال تو چیتے جیسی ہے اور بے چاری عقل چیونٹی کی طرح چیونٹی چیتے سے کیسے جنگ کر سکتی ہے (۹) راہِ خدا کے مردوں کا واسطہ مجھے بھی اپنی راہ دکھلا دے اور نفس و شیطان کے ان دشمنوں سے مجھے پناہ دے (۱۰) خداوندا میں تجھے تیری خدائی کا واسطہ دیتا ہوں اور تیری بے مثل و بے مثال صفتوں کا واسطہ دیتا ہوں

1 بہ لبیکِ حُجّاجِ بیت الحرام — بمدفونِ یثرب علیہ السلام
بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کے طفیل — یثرب میں مدفون علیہ السلام کے طفیل

2 بہ تکبیرِ مردانِ شمشیر زن — کہ مردِ وغا را شمارند زن
تلوار باز مردوں کی تکبیر کے طفیل — جو جنگی مردوں کو عورتوں کی طرح سمجھتے ہیں

3 بہ طاعاتِ پیرانِ آراستہ — بہ صدقِ جوانانِ نوخاستہ
پیروں کی آراستہ عباداتؔ کے طفیل — نوخیز جوانوں کی سچائی کے طفیل

4 کہ ما را دریں ورطۂ یک نفس — ز ننگِ دو گفتن بفریاد رس
کہ ہمیں اس ایک سانس کے بھنور میں — دو کہنے کی ذلت سے فریاد رسی کر

5 امید است از آناں کہ طاعت کنند — کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند
جو لوگ عبادت کرتے ہیں ان سے امید ہے — کہ بے عبادتوں کی سفارش کریں گے

6 بپاکاں کز آلایشم دور دار — وگر زلتے رفت معذور دار
پاک لوگوں کا واسطہ مجھے گندگیوں سے دور رکھ — اگر کوئی لغزش ہوگئی ہے تو معذور جان

7 بہ پیرانِ پشت از عبادت دوتا — ز شرمِ گنہ دیدہ بر پشتِ پا
ان بزرگوں کے طفیل جن کی کمریں عبادت سے دوہری ہیں — گناہوں کی شرم سے جن کی آنکھیں قدموں پر ہیں

8 کہ چشمم ز روئے سعادت مبند — زبانم بوقتِ شہادت مبند
نیک بختی کے چہرے سے میری آنکھیں نہ ہٹا — شہادت کے وقت میری زبان کو بند نہ کر

9 چراغِ یقینم فرا راہ دار — ز بد کردنم دست کوتاہ دار
یقین کا چراغ میرے راستے میں رکھ دے — بدکاری سے میرے ہاتھ کوتاہ کر دے

10 بگرداں ز نادیدنی دیدہ ام — مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
نہ دیکھنے کی چیزوں سے میری آنکھیں پھیر دے — ناپسندیدہ کاموں پہ مجھے قدرت نہ دے

۱۔ لبیک میں حاضر ہوں ایک کلمہ جو حاجی سفرِ حج میں پکارتا رہتا ہے حجاج جمع حاجی بیت الحرام حرمت والا گھر یعنی خانہ کعبہ مدفون دفن شدہ کے طفیل یثرب مدینہ منورہ علیہ السلام اس پر سلام ہو
۲۔ بتکبیر مردانِ شمشیر زن تلوار چلانے والے مردوں کی تکبیر کے طفیل مردِ وغا لڑائی والا مرد شمارند گنتے ہیں زن عورت
۳۔ طاعاتِ پیرانِ آراستہ پیروں کی سنوری ہوئی عبادت صدقِ جوانانِ نوخاستہ نوخیز جوانوں کی سچائی
۴۔ مارا ہمکو دریں ورطہ اس بھنور میں یک نفس ایک سانس مراد دنیا ننگِ دو گفتن دو کہنے کی ذلت بفریاد رس فریاد کو پہنچ
۵۔ امید است امید ہے از آناں کہ ان سے جو طاعت کنند عبادت کرتے ہیں بے طاعتاں بغیر عبادت والے شفاعت سفارش کنند کریں گے
۶۔ بپاکاں پاک لوگوں کے طفیل کز آلایشم کہ آلائش سے مجھ کو دور دار دور رکھ زلتے کوئی لغزش رفت ہوگئی معذور دار معذور رکھ
۷۔ پیراں بزرگ پشت از عبادت کمر عبادت سے دوتا دوہری ز شرم گناہ گناہ کی شرم سے دیدہ آنکھیں بر پشتِ پا پاؤں کی پشت پر
۸۔ چشمم میری آنکھیں ز روئے سعادت نیک بختی کے چہرے سے مبند مت باندھ زبانم میری زبان بوقتِ شہادت شہادت کے وقت
۹۔ چراغِ یقینم یقین کا چراغ میرے فرا راہ راستے میں دار رکھ ز بد کردنم برائی کرنے سے مجھکو دست ہاتھ کوتاہ دار چھوٹے رکھ ۱۰۔ بگرداں پھیر دے زنا دیدنی نہ دیکھنے کی چیزوں سے دیدہ ام میری آنکھیں مدہ مت دے دست ہاتھ قابو ناپسندیدہ ام بری بات پر مجھ کو۔

تشریح: (۱-۲-۳) بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کا واسطہ دیتا ہوں یثرب میں مدفون حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں مجاہدین فی سبیل اللہ کے نعروں کا واسطہ دیتا ہوں پیرانِ کرام کی عبادتوں کا واسطہ دیتا ہوں نوخیز جوانوں کی سچائی کا واسطہ دیتا ہوں (۴) کہ چند سانس کی اس فانی دنیا میں ہمیں اپنی ذات کے ساتھ شرک کی ذلت سے بچالے کیونکہ ان الشرک لظلم عظیم شرک سب سے بڑا ظلم ہے جو تیرے ہاں ناقابلِ معافی ہے (۵) ہمیں اہلِ عبادت سے توقع ہے کہ وہ ہمارے جیسے کاہلوں اور بے عبادتوں کی سفارش فرمائیں گے (۶) پاکبازوں کی پاکیزگی کا واسطہ مجھے ہر طرح کی گندگی سے بچالے اور جو خطائیں ہوگئی ہیں ان میں مجھے معذور قرار دے (۷-۸) میں ان بزرگوں کا واسطہ دیتا ہوں جن کی کمریں کثرتِ عبادت سے دوہری ہوگئی ہیں جن کی نگاہیں گناہوں کی شرم سے قدموں پر لگی ہوئی ہیں کہ نیک بختی اور خوش نصیبی کا چہرہ مجھے ضرور دکھلا دے اور بوقتِ نزع کلمۂ شہادت میری زبان پر جاری کر دے (۹) میرے راستے میں یقین کا چراغ روشن کر دے اور میرے ہاتھوں کو بدکاری کی توفیق نہ دے (۱۰) جن چیزوں کا دیکھنا مناسب نہیں ان سے میری آنکھوں کو پھیر دے جو کام ناپسندیدہ ہیں مجھے ان کی توفیق نہ دے

۱ من آں ذرہ ام در ہوائے تو نیست
میں تیری فضا کا وہ ذرہ ہوں جو نیست ہے
وجود و عدم در ظلامم یکیست
تاریکیوں میں میرا وجود و عدم برابر ہے

۲ ز خورشید لطفت شعائے بسم
تیری مہربانی کے سورج سے مجھے ایک شعاع کافی ہے
کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم
کیونکہ تیری کرن کے بغیر مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا

۳ مرا گر بگیری بانصاف و داد
تو اگر مجھے عدل و انصاف سے پکڑ لے
بنالم کہ عفوم نہ ایں وعدہ داد
تو میں فریاد کرونگا کیونکہ تیری بخشش نے تو یہ وعدہ نہیں کیا

۴ خدایا بذلت مراں از درم
اے خدا مجھے ذلت کے ساتھ دروازے سے نہ ہٹا
کہ صورت نہ بندد در دیگرم
کیونکہ میرے لئے دوسرے کسی دروازے کی صورت نہیں بنتی

۵ ور از جہل غائب شدم ز چند
اگر نادانی کی وجہ سے میں چند دن غیر حاضر رہا
کنوں کامدم در بروئیم مبند
اب جبکہ آگیا ہوں تو مجھ پر دروازہ بند نہ کر

۶ چہ عذر آرم از ننگ تر دامنی
گنہ گاری کی شرم کا میں کیا عذر پیش کروں
مگر عجز پیش آورم کائے غنی
سوائے اس کے کہ عاجزی لیکر آؤں کہ اے غنی

۷ فقیرم بجرم گناہم مگیر
میں فقیر ہوں مجھے گناہوں کے جرم میں نہ پکڑ
غنی را ترحم بود بر فقیر
مالدار کو تو فقیر پر رحم آیا کرتا ہے

۸ چرا باید از ضعف حالم گریست
میں اپنے حال کی کمزوری سے کیوں روؤں
اگر من ضعیفم پناہم قویست
اگر میں کمزور ہوں تو میری پناہ تو مضبوط ہے

۹ خدایا بغفلت شکستیم عہد
اے خدا ہم نے غفلت سے عہد توڑا
چہ زور آورد با قضا دست جہد
کوشش کا ہاتھ تقدیر کے سامنے کیا زور دکھائے

۱۰ چہ برخیزد از دست تدبیر ما
ہماری تدبیر کے ہاتھ سے کیا بنے
ہمیں نکتہ بس عذر تقصیر ما
ہماری خطا کے عذر میں یہی نکتہ کافی ہے

۱۔ من میں آں وہ ذرہ ام ذرہ ہوں در ہوائے تو تیری فضا میں نیست نہیں ہے وجود و عدم ہونا اور نہ ہونا در ظلامم تاریکیوں میں میرا یکیست ایک جیسا ہے۔

۲۔ ز خورشید لطفت اپنی مہربانی کے سورج سے شعائے بسم ایک کرن کافی ہے مجھکو جز در شعاعت بغیر تیری کرن کے نہ بیند نہیں دیکھے گا کسم کوئی مجھ کو

۳۔ مرا مجھکو گر بگیری اگر تو پکڑ لے بانصاف و داد عدل و انصاف سے بنالم میں روؤں گا عفوم معافی نے میرے ساتھ این وعدہ یہ وعدہ داد دیا

۴۔ خدایا اے خدا بذلت ذلت سے مراں مت چلا از درم دروازے سے مجھکو صورت نہ بندد صورت نہیں بنتی در دیگرم دوسرے دروازے کی میرے لئے

۵۔ از جہل جہالت سے غائب شدم غیر حاضر ہو گیا میں ز چند چند دن کنوں کامدم اب جبکہ میں آگیا ہوں

۶۔ چہ عذر آرم کیا عذر لاؤں میں ننگ تر دامنی تر دامن کی شرم عجز پیش آرم عاجزی سامنے لاؤں کائے غنی کہ اے بے نیاز

۷۔ فقیرم میں فقیر ہوں بجرم گناہم گناہ کے جرم میں مجھ کو مگیر مت پکڑ غنی را مالدار کو ترحم بود رحمت ہوتی ہے۔

۸۔ چرا کیوں باید گریست رونا چاہئیے ضعف حالم اپنے حال کی کمزوری من ضعیفم میں کمزور ہوں پناہم میری پناہ قویست مضبوط ہے ۹۔ خدایا اے خدا بغفلت غفلت سے شکستیم ہم نے توڑا عہد وعدہ چہ کیا آورد لاوے با قضا تقدیر کے ساتھ دست جہد کوشش کا ہاتھ ۱۰۔ چہ برخیزد کیا حاصل ہو دست تدبیر ہماری تدبیر کا ہاتھ ہمیں نکتہ یہی نکتہ بس کافی ہے عذر تقصیر ما ہماری کوتاہی کا عذر

تشریح: (۱) تیری ذات واجب الوجود کے سامنے میری شخصیت عدم محض ہے بلکہ میرا ہونا نہ ہونا برابر ہے (۲) اپنی مہربانی کی کرنیں میرے اوپر ڈال تاکہ میری شخصیت نمایاں ہو سکے ورنہ تیری روشنی کے بغیر مجھے کوئی جان بھی نہیں سکتا کہ میں کون ہوں (۳) اگر تو نے عدل و انصاف سے میرا فیصلہ کیا تو میں مارا جاؤں گا مجھے تو تیری رحمت اور غفور رحیمی درکار ہے جسکی مجھے آس ہے (۴) مجھے اپنے دروازے سے ذلیل کر کے نہ نکال کیونکہ میں نے آج تک کوئی اور دروازہ نہیں دیکھا پھر میں کہاں جاؤں گا (۵) اگر نادانی سے میں کچھ دن نافرمانی میں مبتلا رہا تو کیا ہوا اب تو فرمانبردار بن کر آگیا ہوں لہٰذا اپنا دروازہ میرے اوپر بند نہ فرما (۶، ۷) میں اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ میں فقیر ہوں اور تو غنی، غنی ذات جب فقیر کو دیکھتی ہے تو اسے بے اختیار رحم آجاتا ہے لہٰذا تو بھی میرے اوپر رحم فرما (۸) مجھے اپنی حالت کی کمزوری پہ رونے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں کمزور سہی پر میری پناہ کمزور نہیں بلکہ نہایت مضبوط ہے (۹) خداوندا ہم نے غفلت کی وجہ سے عہد شکنی کی اور بات یہ ہے کہ تیری تقدیر میں نہیں لکھا ہوا تھا۔ تو میری کوشش تقدیر کا مقابلہ کیسے کر سکتی تھی (۱۰) تقدیر کے سامنے ہماری تدبیریں نہیں چل سکتیں بس اپنی گنہ گاریوں کا میرے پاس سب سے بڑا عذر یہی ہے۔

Scanned by CamScanner

1 ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی
میں نے جو کچھ کیا تو نے اسے درہم برہم کر دیا
چہ قوت کند باخدائی خودی
خدائی کے ساتھ خودی کیا مقابلہ کرے

2 نہ من سر ز حکمت بدر مے برم
میں تیرے حکم سے سر باہر نہیں لے جاتا
کہ حکمت چنیں مے رود بر سرم
بلکہ تیرا حکم میرے سر پر یونہی چل رہا ہے

حکایت
کہانی

۴ سیہ چردئے را کسے زشت خواند
ایک سیاہ فام کو کسی نے بدصورت کہا
جوابے بگفتش کہ حیراں بماند
اس نے ایسا جواب دیا کہ حیران رہ گیا

5 نہ من صورت خویش خود کردہ ام
میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی
کہ علیم شماری کہ بد کردہ ام
جو میرے عیب گنواتا ہے کہ میں نے برا کیا

6 ترا با من ار زشت رویم چہ کار
اگر میں بدصورت ہوں تو تجھے میرے ساتھ کیا کام
نہ آخر منم زشت و زیبا نگار
خوبصورتی اور بدصورتی کا نقش و نگار میں تو نہیں ہوں

7 از آنم کہ بر سر نبشتی ز پیش
جو کچھ تو نے پہلے ہی سے میرے لئے لکھ دیا ہے
نہ کم گردم اے بندہ پرور نہ بیش
بندہ پرور نہ اس سے میں کم ہو سکتا ہوں نہ زیادہ

8 تو دانائی آخر کہ قادر نیم
تو جانتا ہے کہ آخر میں قادر تو نہیں ہوں
توانائے مطلق توئی من کیم
قادر مطلق تو ہی ہے میں کون ہوتا ہوں

9 گرم رہنمائی رسیدم بخیر
اگر تو میری راہنمائی کرے تو میں خیر کو پا سکتا ہوں
وگر گم کنی باز مانم ز سیر
اور اگر تو مجھے فراموش کر دے تو میں سیر سے رک جاؤں گا

10 جہاں آفریں گر نہ یاری کند
جہاں کا پیدا کرنے والا اگر مدد نہ کرے
کجا بندہ پرہیزگاری کند
تو بندہ کہاں پرہیزگاری کر سکتا ہے

۱۔ ہمہ تمام ہرچہ کردم جو کچھ کیا میں نے برہم زدی تو نے برہم کر دیا چہ کیا قوت کند مقابلہ کرے باخدائی خدائی کے ساتھ خودی انسانی طاقت
۲۔ من میں ز حکمت تیرے حکم سے بدر مے برم باہر لے جا رہا ہوں حکمت تیرا حکم چنیں ایسے مے رود چلتا ہے بر سرم میرے سر پر
۴۔ سیہ چردئے ایک سیاہ رنگ والا کسے کسی نے زشت بدصورت خواند کہہ دیا جوابے بگفتش اس کو ایسا جواب دیا بماند رہ گیا
۵۔ من میں صورت خویش اپنی صورت خود کردہ ام خود بنائی ہے میں نے علیم شماری تو میرے عیب شمار کرتا ہے بد کردہ ام میں نے برا کیا ہے
۶۔ ترا با من تجھے میرے ساتھ زشت رویم میں بدصورت ہوں چہ کار کیا کام منم میں ہوں زشت برا زیبا نگار خوبصورتی بنانے والا
۷۔ از آنم کہ میں اس سے جو کچھ کہ بر سر سر پہ نبشتی تو نے لکھ دیا ز پیش پہلے سے نہ کم گردم نہ کم ہو سکتا ہوں بندہ پرور بندہ کو پالنے والے نہ بیش نہ زیادہ
۸۔ دانائی تو جاننے والا ہے قادر نیم میں قدرت والا نہیں ہوں توانائے مطلق غیر محدود قدرت والا توئی تو ہی ہے من کیم میں کون ہوں۔
۹۔ گرم اگر میری رہنمائی راستہ دکھائے تو رسیدم بخیر میں نیکی کو پہنچ جاؤں گم کنی تو باز مانم پیچھے رہ جاؤں گا ز سیر سیر سے ۱۰۔ جہاں آفریں جہان کو پیدا کرنے والا یاری کند مدد کرے کجا کہاں کند کرے۔

تشریح: (۱) تیری تقدیر کے سامنے ہمارے تمام منصوبے ناکام ہو جاتے ہیں انسانی طاقتیں خدائی کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں (۲) میں اگر نافرمانی کرتا ہوں تو وہ بھی تیری تقدیر کے اشارے سے ہوتی ہے میں وہ کرتا ہوں جو تیری تقدیر نے پہلے سے لکھ دیا ہوتا ہے (۳) اس حکایت کا مطلب ہے کہ نیکی اور بدی کی توفیق خدا کے ہاتھ میں ہے کسی کی بدی کو دیکھ کر اپنی نیکی پہ مغرور نہیں ہونا چاہیئے (۴) ایک کالے رنگ کے آدمی کو کسی نے بدصورت کہہ دیا اس نے ایسا جواب دیا کہ ہکا بکا رہ گیا (۵) اس نے کہا تو میرے عیب مجھے جتلاتا ہے تو کیا یہ بدصورتی میں نے خود بنائی ہے (۶) میری بدصورتی سے تجھے کیا واسطہ خوبصورتی اور بدصورتی کا بنانے والا تو خدا ہے نہ کہ میں۔
(۷) یہ مقولہ سعدیؒ ہے کہ اے خداوندا میرے متعلق جو کچھ تو نے ازل سے لکھ دیا ہے اس سے سر مو ادھر ادھر نہیں ہوا (۸) تو جانتا ہے کہ مجھے یہ قدرت تو نہیں کہ میں تیری تقدیر کے خلاف کر سکوں قادر مطلق تو صرف تیری ذات ہے (۹) تیری رہنمائی مجھے حاصل ہو جائے تو میں کار خیر کر سکتا ہوں اور اگر تو فراموش کر دے تو میں نیکی کی طرف ایک قدم نہیں چل سکتا (۱۰) جہاں آفریں خدا کی مدد ہی سے پرہیزگاری ہوتی ہے۔ اس کی مدد رک جائے تو بندہ کبھی پرہیزگاری نہیں کر سکتا۔

Scanned by CamScanner

حکایت
کہانی

۲ چہ خوش گفت درویش کوتاہ دست / کہ شب توبہ کرد و سحر گہ شکست
تنگ دست درویش نے کیا خوب کہا / جس نے رات کو توبہ کی صبح کو توڑ دی

۳ گر او توبہ بخشد بماند درست / کہ پیمانِ ما بے ثبات است و سست
اگر وہی توبہ بخشش دے تو ٹھیک رہتی ہے / کیونکہ ہمارا عہد تو بے ثبات اور کمزور تھا ہے

۴ بحقت کہ چشمم ز باطل بدوز / بنورت کہ فردا بنارم مسوز
تیرے حق کی قسم میری آنکھ باطل سے سی دے / تیرے نور کا واسطہ مجھے کل آگ میں نہ جلانا

۵ ز مسکینیم روئے در خاک رفت / غبارِ گناہم بر افلاک رفت
مسکینی کی وجہ سے میرا چہرہ مٹی میں مل گیا / میرے گناہوں کا غبار آسمان پہ چلا گیا

۶ تو یک نوبت اے ابرِ رحمت ببار / کہ در پیشِ باراں نپاید غبار
اے ابرِ رحمت تو ایک دفعہ برس جا / کیونکہ بارش کے سامنے غبار نہیں ٹھہرتا

۷ ز جرمم دریں مملکت جاہ نیست / ولیکن بملکِ دگر راہ نیست
میرے جرائم کی وجہ سے اس ملک میں میرا کوئی مقام نہیں لیکن دوسرے کسی ملک کی طرف راستہ نہیں

۸ تو دانی ضمیرِ زباں بستگاں / تو مرہم نہی بر دلِ خستگاں
تو گونگوں کے دل کی بات جانتا ہے / زخمیوں کے دل پہ تو ہی مرہم رکھے گا

حکایت
کہانی

۱۰ مغے در بروی از جہاں بستہ بود / بتے را بخدمت میاں بستہ بود
ایک مجوسی نے اپنے اوپر جہاں کا دروازہ بند کر رکھا تھا / ایک بت کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتا تھا

۲۔ چہ کیا خوش گفت خوب کہا کوتاہ دست تنگ دست فقیر شب رات کرد کی سحر گہ صبح کو شکست توڑ دی

۳۔ توبہ بخشد توبہ عطا کرے بماند درست ٹھیک رہے پیمانِ ما ہمارا عہد بے ثبات کمزور

۴۔ بحقت تیرے حق کی قسم چشمم میری آنکھ بدوز سی دے بنورت اپنے نور کے طفیل فردا کل بنارم آگ میں مجھکو مسوز مت جلا

۵۔ ز مسکینیم میری مسکینی کی وجہ سے روئے چہرہ در خاک مٹی میں رفت چلا گیا غبارِ گناہم میرے گناہوں کا غبار افلاک جمع فلک آسمان

۶۔ یک نوبت ایک بار ابرِ رحمت رحمت کا بادل ببار برس جا پیشِ باراں بارش کے سامنے نپاید نہیں آتا

۷۔ ز جرمم میرے جرم کی وجہ سے دریں مملکت اس ملک میں جاہ مرتبہ نیست نہیں ہے بملکِ دگر دوسرے ملک کو راہ نیست راستہ نہیں ہے

۸۔ تو دانی تو جانتا ہے ضمیر دل کی بات زباں بستگاں بند زبان والے نہی رکھے تو دلِ خستگاں زخمیوں کا دل

۱۰۔ مغے ایک آتش پرست در بروی اپنے اوپر دروازہ بستہ بود بند کر رکھا تھا۔ بتے را ایک بت کی میاں بستہ کمر باندھے ہوئے تھا

تشریح: (۱) اس حکایت کا مطلب ہے کہ مضبوط توبہ وہی ہوتی ہے جس میں خدا کی توفیق شامل ہو ورنہ انسان کا اپنا عہد کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا (۲) ایک درویش ساری رات توبہ کرتا رہا صبح ہوئی تو اسے توڑ بیٹھا پس اس نے عجیب بات کہی (۳) اس نے کہا توبہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق وہی بخشے تو بخشے ہمارے عہد معاہدے تو انتہائی بودے اور کمزور رہیں (۴) مقولۂ سعدی ہے کہ خدایا تجھے تیرے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری آنکھوں کو ناجائز کی طرف دیکھنے کی توفیق نہ دے اور تیرے نور کا واسطہ مجھے عذاب النار سے بچا (۵-۶) میں نے بیچارگی سے چہرہ خاک پر رکھا ہوا ہے میرے گناہوں کی نحوست آسمانوں تک پہنچی۔ تو ابرِ رحمت ہے ذرا برس جاتا کہ غبار سب بیٹھ جائے اور مطلعِ دل گناہوں سے صاف ہو جائے (۷) اپنے جرائم کی وجہ سے میں دنیا میں بے دقار ہو گیا ہوں لیکن جاؤں تو کہاں جاؤں تیری دنیا کے سوا کوئی دنیا نہیں (۸) تو علیم و خبیر ہے گونگوں کے دل کی بات جانتا ہے زخمی دلوں کے لئے تیری رحمت مرہم کا کام دیتی ہے (۹) اس حکایت کا مطلب ہے کہ کوئی کافر اگر بھول کر بھی خدا کو پکار لیتا ہے تو رحمتِ الٰہی لپک کے اسے اپنے دامن میں ڈھانپ لیتی ہے (۱۰) ایک بت پرست دنیا سے منہ موڑ کر بت خانے کا مجاور بن گیا ہر وقت بت کی خدمت میں مصروف رہتا۔

Scanned by CamScanner

۱	پس از چند سال آں نکوہیدہ کیش چند سال کے بعد اس بدمذہب کو	قضا حالتے صعبش آورد پیش تقدیر آ ایک سخت حالت پیش آ گئی
۲	بپایئے بت اندر بامید خیر خیر کی امید پر بت کے قدموں میں	بنالید بے چارہ بر خاک دیر بے چارہ بت خانے کی مٹی پر رو دیا
۳	کہ درماندہ ام دستگیرا صنم کہ میں عاجز آ گیا ہوں اے بت میری دستگیری کر	بجاں آمدم رحم کن بر تنم میری جان پر بن آئی ہے میرے جسم پر رحم [illegible]
۴	بزارید در خدمتش بارہا اس کی خدمت میں وہ بارہا رو دیا	کہ ہیچش بسامان نشد کارہا لیکن اس کا کام کچھ بھی درست نہ ہوا
۵	بتے چوں برآرد مہمات کس بت کسی کی مہمات کیسے پوری کرے	کہ نتواند از خود براندن مگس جو کہ اپنے اوپر سے مکھی نہیں اڑا سکتا
۶	برآشفت کلے پائے بند ضلال وہ بگڑ گیا کہ اے گمراہی کے پابند	بباطل پرستیدمت چند سال میں نے کئی سال تیری بیکار پرستش کی
۷	مہمے کہ در پیش دارم برآر جو مہم مجھے درپیش ہے پوری کر	وگرنہ بخواہم ز پروردگار ورنہ میں پروردگار سے سوال کروں گا
۸	ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک ابھی بت کے سامنے اس کا چہرہ خاک آلودہ تھا	کہ کامش برآورد یزدان پاک کہ اللہ پاک نے اس کا مطلب پورا کر دیا
۹	حقائق شناسے دریں خیرہ شد ایک حقیقت شناس اس میں حیران رہ گیا	سر وقت صافی بر و تیرہ شد اس کا روشن وقت اس پر تاریک ہو گیا
۱۰	کہ سرگشتہ دون آذر پرست کہ ایک آتش پرست کمینہ پریشان	ہنوزش سر از خمر بت خانہ مست جس کا سر ابھی بت خانے کے مٹکے سے مست ہے

ا۔ پس پیچھے چند سال کچھ سال آں وہ نکوہیدہ کیش بدمذہب قضا تقدیر آ حالتے صعبش ایک سخت حالت اسکو آورد پیش سامنے لائی

۲۔ بپایئے بت بت کے پاؤں میں بامید خیر خیر کی امید میں بنالید رو دیا بر خاک دیر بت خانے کی زمین پر

۳۔ درماندہ ام میں عاجز رہ گیا ہوں دستگیر ہاتھ پکڑ صنم بت بجاں آمدم جان کو آ گیا ہوں میں رحم کن رحم کر بر تنم میرے جسم پر

۴۔ بزارید رو دیا در خدمتش اسکی خدمت میں بارہا کئی دفعہ ہیچش کچھ بھی اس کا بساماں نشد ساماں کے ساتھ نہ ہوا کارہا جمع کار کام

۵۔ بتے بت چوں برآرد کیسے پوری کرے مہمات کس کسی کی مہمیں کہ نتواند جو کہ نہیں طاقت رکھتا از خود اپنے سے براندن مگس مکھی اڑانے کی

۶۔ برآشفت ناراض ہو گیا کلے پائے بند ضلال کہ اے گمراہی کے پابند باطل بیکار پرستیدمت میں نے تیری پرستش کی چند سال کئی سال

۷۔ مہمے کہ جو مہم کہ در پیش دارم میں سامنے رکھتا ہوں برآر پوری کر بخواہم میں مانگوں گا پروردگار اللہ تعالیٰ

۸۔ ہنوز ابھی از بت آلودہ بت سے آلودہ رویش بخاک اس کا چہرہ خاک میں کامش اس کا مقصد برآورد پورا کر دیا یزدان پاک اللہ پاک ۹۔ حقائق شناسے حقیقتوں کو پہچاننے والا دریں خیرہ شد اس میں حیران رہ گیا سر وقت صافی اس کا صاف وقت برو اس پر تیرہ شد تاریک ہو گیا ۱۰۔ سرگشتہ دون کمینہ حیراں یزداں پرست خدا کو پوجنے والا ہنوزش سر ابھی اس کا سر از خم بت خانہ بت خانہ کے مٹکے سے

تشریح: (۱-۲) کافی عرصہ گزر گیا پھر اس کے حالات سخت خراب ہو گئے تو وہ بت کے قدموں میں سر رکھ کے روتا کہ میرے حالات کو سازگار کر دے اور بھلائی کی صورت دکھائے (۳-۴) میری جان پر بن آئی ہے اے بت تو مجھ پر رحم فرما اور میری دستگیری کر، وہ اسی طرح روتا دھوتا رہا لیکن اس کے حالات ذرا بھی بہتر نہ ہوئے اور اسکی تکلیف بالکل رفع نہ ہوئی (۵) مقولہ سعدی وہ بت کسی کی کیا حاجت روائی کر سکتا ہے جو اپنے اوپر سے مکھی نہیں اڑا سکتا (۶) وہ بت کی پرستش اور اپنی مشکل حل نہ ہونے کی وجہ سے تنگ آ گیا بگڑ کے کہنے لگا میں تو تجھے بیکار ہی پوجتا رہا (۷) یا تو میری مشکل حل کر دے یا میں تجھ سے باغی ہو کر پروردگار عالم کا پرستار بن جاؤں گا (۸) اس کے دل میں اپنی لائن تبدیل کرنے کا خیال آیا ہی تھا۔ بت کی سجدہ ریزی سے سر بھی نہیں اٹھایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی حاجت پوری کر دی اور اس کے حالات سازگار کر دیئے (۹-۱۰) ایک سمجھ دار آدمی کو بڑی حیرت ہوئی اور وہ سخت الجھن میں پڑ گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بت پرست کی اتنی جلد دستگیری کیوں فرمائی۔ جب کہ وہ ابھی بت خانے کی شراب سے مست اور بت ہی کے سامنے سجدہ ریز ہے۔

Scanned by CamScanner

۱ دل از کفر و دست از جنابت نشست — خدایش برآورد کامی که جست
جس نے دل کو کفر اور ہاتھ کو گناہ سے نہیں دھویا — جو مقصد اس نے چاہا خدا نے پورا کر دیا

۲ فرو رفته خاطر درین مشکلش — که پیغامی آمد بگوش دلش
اس کا دل اس مشکل میں ڈوب گیا — کہ اس کے دل کے کان میں ایک پیغام آیا

۳ که پیش صنم پیر ناقص عقول — بسی گفت و قولش نیامد قبول
کہ ناقص عقل بوڑھے نے بت کے سامنے — بہت کہا سنا پر اس کی بات قبول نہ ہوئی

۴ گر از درگہ ما شود نیز رد — پس آنگه چه فرق از صنم تا صمد
اگر ہماری درگاہ سے بھی رد ہو جاتا — تو پھر صمد اور صنم میں کیا فرق رہ جاتا

۵ دل اندر صمد باید ای دوست بست — که عاجز تر اند از صنم هر که هست
اے دوست دل صمد میں لگانا چاہیئے — کیونکہ اس کے سوا جو کوئی ہے بت سے زیادہ عاجز ہے

۶ محالست اگر سر برین در نهی — که باز آیدت دست حاجت تهی
اگر تو سر اس دروازے پر رکھے تو محال ہے — کہ سوالی کا ہاتھ خالی لوٹ آوے

۷ خدایا مقصر بکار آمدیم — گنهگار و امیدوار آمدیم
اے خدا ہم کوتاہ کار واقع ہوئے ہیں — گناہ گار ہیں پر امیدوار بن کر آئے ہیں

۱- دست از جنابت ہاتھ گناہ سے نشست نہیں دھویا خدایش خدا نے اسکی برآورد پورا کر دیا کامیکہ جو مقصد کہ جست اس نے ڈھونڈا
۲- فرو رفتہ ڈوب گیا خاطر دل دریں مشکلش اس مشکل میں اس کا پیغامے آمد ایک پیغام آیا بگوش دلش اس کے دل کے کان میں
۳- پیش صنم بت کے سامنے پیر ناقص عقول ناقص عقل والا بوڑھا بسے گفت بہت کہا قولش اسکی بات نیامد قبول قبول نہ ہوتی
۴- از درگہ ما ہماری درگاہ سے شود ہو جائے نیز بھی پس آنگہ پھر اس وقت چہ فرق کیا فرق صنم بت تا صمد بے نیاز تک
۵- صمد بے نیاز باید بست باندھنا چاہیئے عاجز تر اند زیادہ عاجز ہیں از صنم بت سے ہر کہ ہست جو کوئی ہے
۶- محالست محال ہے سر برین در سر اس دروازے پر نہی رکھے تو باز آیدت واپس آوے تیرا دست حاجت سوالی کا ہاتھ تہی خالی
۷- خدایا اے خدا مقصر کوتاہ کار بکار آمدیم کام میں آئے ہم آمدیم آئے ہم
۸- مؤذن اذان دینے والا
۹- شنیدم میں نے سنا ز تاب نبید نبیذ کی گرمی سے نبید کھجوروں کا شربت بمقصورۂ ایک حجرے میں در دوید اندر جا گھسا

حکایت مست و مؤذن

ایک مست اور مؤذن کی کہانی

۹ شنیدم که مستی ز تاب نبید — بمقصورهٔ مسجدی در دوید
میں نے سنا کہ ایک شخص نبیذ کی گرمی سے مست ہو کر — ایک مسجد کے حجرے میں جا گھسا

۱۰ بنالید بر آستان کرم — که یارب بفردوس اعلی برم
بخشش کے آستان پر رویا — کہ اے رب مجھے فردوس بریں عطا کر

۱۰- بنالید رویا آستان کرم بخشش کی دہلیز بفردوس اعلی بہشت بریں برم لے جا مجھ کو

تشریح: (۱) اس کے دل میں ابھی کفر بھرا ہوا ہے اور ہاتھ گنہگاری میں مصروف ہیں پھر بھی خدا نے اس کا مقصد پورا کر دیا (۲) وہ اس مشکل میں پھنسا ہوا تھا کہ اس کے کان میں آواز آئی (۳،۴) کہ بے عقل بوڑھا ایک عرصے تک بت کے سامنے ناک رگڑتا اور آہ و زاری کرتا رہا پر بت نے اس کی دعا قبول نہ کی اور اس کی مشکل حل نہ فرمائی آج اس نے مجھے پکارا میں بھی اگر اسکی دعا نہ سنتا اور مشکل حل نہ کرتا تو میرے اور بت کے درمیان کوئی فرق نہ رہ جاتا میں بھی اس کی طرح بے رحم ثابت ہوتا (۵) صنم کی بجائے دل کو صمد میں لگانا چاہیئے کیونکہ اس کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ صنم سے بھی زیادہ بے بس اور عاجز ہے (۶) اس دروازے پہ سر رکھنے والا کبھی محروم نہیں جاتا اور اس کے سامنے ہاتھ اٹھانے والے کے ہاتھ کبھی خالی نہیں لوٹتے (۷) خداوندا ہم عبادت میں کوتاہ کار تو ضرور ہیں پر تیری رحمت کے امیدوار ہیں اسی کی لاج رکھ لے (۸) اس حکایت کا مطلب ہے کہ گنہگار کو رحمت الٰہی اور مغفرت خداوندی سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ وہ جب بھی ندامت سے خدا کو پکارے تو اللہ تعالیٰ بہر حال اسے خوش آمدید کہتے ہیں (۹) کوئی شخص نبیذ کے نشے میں مست ہو کر مسجد میں گیا اور حجرے میں گھس کر دعا کرنے لگا (۱۰) وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا یا اللہ مجھے بہشت بریں عطا فرما۔

۱	**مؤذن گریبان گرفتش کہ ہیں** موذن نے اسکا گریبان پکڑ لیا کہ ہیں	**سگ و مسجد اے فارغ از عقل و دین** کتے اور مسجد کا کیا تعلق ہے اے عقل و دین سے خالی	
۲	**چہ شائستہ کردی کہ خواہی بہشت** کیا نیکی کی ہے جو بہشت مانگتا ہے	**نمے زیبدت ناز با روئے زشت** بری شکل کے ساتھ تجھے ناز پھبتا نہیں ہے	
۳	**بگفت ایں سخن پیر و بگریست مست** بوڑھے نے یہ بات کہی اور مست رو پڑا	**کہ مستم بدار از من اے خواجہ دست** کہ اے صاحب میں مست ہوں مجھ سے ہاتھ اٹھا	
۴	**عجب داری از لطف پروردگار** پروردگار کی مہربانی سے تو تعجب رکھتا ہے	**کہ باشد گناہگارے امیدوار** کہ ایک گنہگار رحمت کا امیدوار ہو	
۵	**ترا مے نگویم کہ عذرم پذیر** میں تجھے تو نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر	**در توبہ باز است و حق دستگیر** توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور حق تعالیٰ دستگیر ہیں	
۶	**ہمے شرم دارم ز لطف کریم** میں سخی کی مہربانی سے شرم رکھتا ہوں	**کہ خوانم گناہ پیش عفوش عظیم** کہ اسکی بخشش کے سامنے گناہوں کو بڑا کہوں	
۷	**کسے را کہ پیری در آرد ز پائے** بڑھاپا جس کے پاؤں نکال دے	**چو دستش نگیری نخیزد ز جائے** اگر اسکی دستگیری نہ ہو تو جگہ سے اٹھ نہیں سکتا	
۸	**من آنم ز پائے اندر افتادہ پیر** میں وہ بوڑھا ہوں جس کے پاؤں نکل چکے ہیں	**خدایا بفضلت توام دستگیر** اے خدا تیرے فضل و کرم کی قسم تو ہی میرا دستگیر	
۹	**نگویم بزرگی و جاہم ببخش** میں نہیں کہتا کہ مجھے بزرگی اور مرتبہ عطا کر	**فرو ماندگی و گناہم ببخش** میری کوتاہی اور گناہوں کو بخش دے	
۱۰	**اگر یارے اندک زللی داندم** اگر کوئی دوست میری تھوڑی سی لغزش جان لے	**بنا بخردی شہرہ گرداندم** تو بے عقلی سے مجھے مشہور کر دے	

۱۔ مؤذن اذان دینے والا گرفتش پکڑا اس کا سگ و مسجد کتا اور مسجد فارغ خالی از عقل و دین عقل اور دین سے
۲۔ چہ کیا شائستہ لائق کردی کیا تو نے خواہی بہشت چاہتا ہے بہشت نمے زیبدت نہیں زیب دیتا تجھ کو بار وئے زشت بری شکل کے ساتھ
۳۔ بگفت اس نے کہا ایں سخن یہ بات پیر بوڑھا بگریست رو پڑا مستم میں مست ہوں بدار اٹھالے از من مجھ سے اے خواجہ اے صاحب دست ہاتھ
۴۔ عجب داری تعجب رکھتا ہے تو از لطف پروردگار اللہ پاک کی مہربانی سے باشد ہووے گناہگارے ایک گنہ گار
۵۔ ترا مے نگویم تجھکو نہیں کہتا میں عذرم پذیر میرا عذر قبول کر در توبہ توبہ کا دروازہ باز است کھلا ہے حق دستگیر حق تعالیٰ ہاتھ پکڑنے والا
۶۔ ہمے شرم دارم میں شرم رکھتا ہوں ز لطف کریم سخی کی مہربانی سے خوانم کہوں میں پیش عفوش اسکی بخشش کے سامنے عظیم بڑا
۷۔ کسے را کہ جس کو کہ پیری بڑھاپا در آرد نکال دیوے ز پائے پاؤں سے چو دستش جب اس کا ہاتھ نگیرد نہ پکڑے نخیزد نہ اٹھے ز جائے جگہ سے
۸۔ من آنم میں وہ ہوں ز پائے پاؤں سے افتادہ پیر گرا ہوا بوڑھا بفضلت اپنے فضل کے ساتھ توام تو ہی ہے میرا دستگیر ہاتھ پکڑنے والا ۹۔ نگویم میں نہیں کہتا جاہم مرتبہ مجھکو ببخش عطا کر فرو ماندگی کوتاہی گناہم میرے گناہ ۱۰۔ یارے کوئی دوست اندک زللی تھوڑی سی لغزش داندم میری جان لے بنا بخردی بے عقلی کے ساتھ شہرہ گرداندم میری شہرت کر دے۔

تشریح: (۱) نشئی کو دیکھ کر مؤذن کو غصہ آ گیا اس نے گریبان پکڑ لیا کہ کتے! مسجد میں تیرا کیا کام (۲) کون سی نیکی کر کے آیا ہے جو بہشت بگڑ سے نیچے ٹھہرتا ہے نہیں اپنی صورت کو دیکھ کر بہشت کا سوال تجھے زیبا بھی ہے (۳) مؤذن کی یہ بات سن کر بوڑھا مست زار و قطار رو پڑا اور کہنے لگا بابا مست کو نہ چھیڑ (۴-۵) اگر کوئی گنہ گار اللہ کی رحمت کا امیدوار ہے تو تمہیں اس سے تعجب کیوں ہے میں تم سے تو نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر دو یہ تو خدا کی دستگیری ہے جس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے وہ جب چاہے بلا لے (۶) اسکی بے پایاں مہربانی اور لطف عمیم کے سامنے مجھے اپنے آپ کو گنہ گار کہتے ہوئے شرم آتی ہے (۷-۸) جو بڑھاپے کی وجہ سے گر جائے جب تک اس کا ہاتھ نہ پکڑا جائے وہ اٹھ نہیں سکتا اسی طرح میں بھی بڑھاپے کی وجہ سے گرا ہوا ہوں خداوندا میرا دستگیر تیرے سوا کوئی نہیں بس میری دستگیری فرما (۹) میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے بزرگی عطا فرما ہاں اتنا ضرور کر کہ میری کوتاہیاں اور گناہ معاف فرما دے۔ (۱۰) لوگوں کی حالت تو یہ ہے کہ اگر میری معمولی سی خطا دیکھ لیتے ہیں تو اپنی بے عقلی سے میرے گناہ کا ڈھنڈورا پیٹ دیتے ہیں اور خوب مشہور کر دیتے ہیں

Scanned by CamScanner

1 تو بیناؤ ما خائف از یکدگر — کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
تو دیکھنے والا ہے اور ہم ایک دوسرے سے خوفزدہ ہیں — اس لئے کہ تو پردہ پوش ہے ہم پردہ در ہیں

2 برآوردہ مردم زبیروں خروش — تو با بندہ در پردہ و پردہ پوش
انسان تو باہر ہی سے شور مچا دیتے ہیں — تو در پردہ بندے کے ساتھ ہے اور پردہ ڈھانپنے والا ہے

3 بنادانی از بندگان سرکشند — خداوندگاراں قلم در کشند
اگر غلام نادانی سے سرکشی کرتے ہیں — تو مالک معاف کر دیتے ہیں

4 اگر جرم بخشی بمقدار جود — نماند گرفتارے اندر وجود
اگر تو اپنی سخاوت کی مقدار میں جرم بخشی کرے — تو کوئی گرفتار موجود نہیں رہ سکتا

5 دگر خشم گیری بقدر گناہ — بدوزخ فرست و ترازو مخواہ
اور اگر تو ہمارے گناہوں کے مطابق غصہ کرے — تو دوزخ میں بھیج دے ترازو نہ منگوا

6 گرم دستگیری بجائے رسم — وگر لفگنی بر نگیرد کسم
اگر تو میری دستگیری کرے تو میں کوئی مقام پا سکتا ہوں — اور اگر تو گرا دے تو میری کوئی دستگیری نہ کرے

7 کہ زور آورد گر نہ یاری دہی — کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
اگر تو مدد نہ کرے تو کون زور دکھا سکتا ہے — جب تو خلاصی دے دے تو کون پکڑ سکتا ہے

8 دو خواہند بودن بمحشر فریق — ندانم کداماں دہندم طریق
محشر میں دو فریق ہو جائیں گے — میں نہیں جانتا مجھے کن کا راستہ دیں گے

9 عجب گر بود راہم از دست راست — کہ از دست من جز کژی بر نخواست
اگر مجھے سیدھے ہاتھ کا راستہ دیں تو تعجب ہوگا — کیونکہ میرے ہاتھ سے سوائے ٹیڑھے پن کے کچھ نہیں ہوا

10 دلم مے دہد وقت وقت ایں امید — کہ حق شرم دارد ز موئے سپید
میرا دل بار بار امید دلاتا ہے !!! — کہ حق تعالیٰ سفید بالوں کی شرم رکھتے ہیں

۱۔ بینا دیکھنے والا ما خائف ہم ڈرنے والے یکدگر ایک دوسرا پردہ پوشی تو پردہ ڈھانپنے والا ہے ما پردہ در ہم پردہ پھاڑنے والے ہیں۔۔ ۲۔ برآوردہ نکالے ہوئے مردم لوگ زبیروں باہر سے خروش شور با بندہ بندے کے ساتھ در پردہ پردے میں پردہ پوش پردہ ڈھانپنے والا ۳۔ بنادانی بیوقوفی سے اگر بندگاں بندے سرکشند نافرمان ہیں خداوندگاراں مالک قلم در کشند معاف کر دیتے ہیں۔ ۴۔ جرم بخشی جرم بخشے تو بمقدار جود اپنی سخاوت کی مقدار میں نماند نہ رہے گرفتارے کوئی قیدی اندر وجود وجود میں ۵۔ خشم گیری غصہ پکڑے تو بقدر گناہ ہمارے گناہوں کے مطابق بدوزخ دوزخ میں بھیج دے ترازو مخواہ ترازو نہ منگوا ۶۔ گرم دستگیری اگر تو میری دستگیری کرے بجائے رسم میں کسی مرتبے کو پہنچ جاؤں لفگنی گرا دے تو بر نگیرد نہ پکڑے کسم کوئی مجھکو۔ ۷۔ کہ زور آورد کون زور آوری کرے نہ یاری دہی نہ مدد کرے تو کہ گیرد کون پکڑے چو تو جب تو رستگاری دہی خلاصی دیدے تو ۸۔ خواہند بودن ہو جائیں گے بمحشر محشر میں فریق جماعت ندانم میں نہیں جانتا کداماں کون سے دہندم دیویں گے مجھ کو طریق راستہ ۹۔ عجب تعجب ہے بود راہم ہووے میرا راستہ دست راست دائیں طرف دست من میرا ہاتھ جز کژی سوائے ٹیڑھ کے بر نخواست کچھ نہیں ہوا ۱۰۔ دلم مے دہد میرا دل دیتا ہے ایں امید یہ امید حق شرم دارد حق تعالیٰ شرم رکھتے ہیں ز موئے سپید سفید بالوں سے۔

تشریح: (۱) لیکن اے خدا تیرے دانا بینا ہونے کے یقین کے باوجود ہمیں تجھ سے اتنا ڈر نہیں لگتا جتنا اپنے جیسے انسانوں سے وہ اس لئے کہ تو دیکھ کر پردہ پوشی فرما دیتا ہے اور انسان بلا دیکھے ڈھنڈورا پیٹ دیتے ہیں (۲) تیری ذات اور انسانوں میں فرق یہ ہے کہ وہ بلا دیکھے باہر ہی سے شور مچانا شروع کر دیتے ہیں اور تو پردے میں بھی انسان کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اپنی ستاری کی وجہ سے اسے رسوا نہیں کرتا۔ (۳) غلام اگر نادانی سے کوئی جرم کر لیتے ہیں تو مہربان آقا انہیں معاف فرما دیئے کرتے ہیں۔ (۴) تو اگر جود و کرم کے مطابق ہماری جرم بخشی کرے تو کوئی مجرم مجرم نہیں رہ سکتا سبھی معافی کی صف میں آ جائیں گے (۵) اور اگر ہمارے گناہوں کے مطابق تو غضبناک ہونے لگا تو پھر حساب کتاب کی کوئی ضرورت نہیں، سیدھا جہنم میں بھیج دے (۶) تو دستگیری فرمائے تو ہمیں کوئی مقام مل سکتا ہے اور اگر تو ہی نظروں سے گرا دے تو کوئی بھی شخص ہماری دستگیری نہیں کر سکتا (۷) تیری مدد سے محروم ہو جائیں تو کوئی مدد نہیں کر سکتا اور اگر تو معاف فرما دے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں پکڑ نہیں سکتی۔ (۸-۹) محشر میں سعیدوں اور شقیوں کی دو صفیں ہو جائیں گی معلوم نہیں مجھے کن میں جگہ ملے گی اگر اصحاب الیمین میں جگہ مل جائے تو انتہائی قابل توجہ بات ہوگی کیونکہ وہ مقام راستی والوں کا ہے اور مجھے راستی سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ ہمیشہ کجی میں مبتلا رہا (۱۰) میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میرے سفید بالوں کی شرم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے ضرور بخش دیں گے۔

Scanned by CamScanner

۱ عجب دارم ار شرم دارد ز من — کہ شرمم نمے آید از خویشتن
مجھے تعجب ہو گا اگر وہ مجھ سے شرم رکھے — کیونکہ مجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں

۲ نہ یوسف کہ چندیں بلا دید و بند — چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
یہ بات نہیں کہ جس یوسف نے اتنی مصیبت اور قید دیکھی — جب اس کا حکم جاری اور مرتبہ بلند ہو

۳ گنہ عفو کرد آلِ یعقوب را — کہ معنی بود صورتِ خوب را
تو اس نے آلِ یعقوب کے گناہ معاف کر دیئے — کیونکہ اچھی صورت کے اندر معنی ضرور ہوتے ہیں

۴ بکردارِ بد شاں مقیّد نہ کرد — بضاعاتِ مزجاتِ شاں رد نہ کرد
بدکرداری کی وجہ سے ان کو قید نہیں کیا — ان کی کھوٹی پونجی کو رد نہیں کیا

۵ ز لطفت ہمے چشم داریم نیز — بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز
ہم بھی تیری مہربانی سے یہی امید رکھتے ہیں — اے عزیز اس بے بضاعت کو بخشش دے

۶ بضاعت نیاوردم اِلّا امید — خدایا ز عفوم مکن نا امید
امید کے سوا میں کوئی پونجی نہیں لایا — اے خدا مجھے بخشش سے ناامید نہ کر

۱۔ عجب دارم میں تعجب کروں ار شرم دارد اگر شرم رکھے ز من مجھ سے شرمم نمے آید مجھ کو شرم نہیں آتی از خویشتن اپنے آپ سے

۲۔ یوسف مشہور پیغمبر جو بڑے حسین و جمیل اور یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے چندیں بلا اتنی مصیبت بند قید دید دیکھی چو جب حکمش اس کا حکم رواں جاری گشت ہو گیا قدرش اس کا مرتبہ

۳۔ عفو کرد معاف کر دیے آلِ یعقوب حضرت یعقوب کی اولاد جو اس کے بھائی تھے معنی بود معنی ہوتے ہیں صورتِ خوب اچھی شکل

۴۔ بکردارِ بد برے کردار کی وجہ سے شاں انکو مقیّد قید نہ کرد نہ کیا بضاعاتِ مزجات کھوٹی پونجی شاں ان کی رد نکرد رد نہ کی

۵۔ ز لطفت تیری مہربانی سے ہمے چشم داریم ہم امید رکھتے ہیں نیز بھی بدیں بے بضاعت اس بغیر پونجی والے کو اے عزیز اے عزت والے

۶۔ بضاعت پونجی نیاوردم نہیں لایا میں اِلّا مگر خدایا اے خدا از عفوم بخشش سے مجھکو مکن مت کر نا امید

تشریح: (۱) اللہ پاک اگر میری شرم رکھیں تو یہ بھی بڑے تعجب کی بات ہو گی کیونکہ میرے جیسا بے شرم جو اپنے آپ سے شرم نہیں کرتا اسکی خدا شرم رکھے (۲-۳-۴-۵) خداوند یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کی طرف سے اتنی مصیبتیں برداشت کرنے اور قید و بند کی تکلیفیں جھیلنے کے بعد جب اقتدار مل گیا اور تاج و تخت کے مالک ہو گئے اور بھائی مجرموں کی حیثیت میں ان کے سامنے پیش ہوئے تو ان بدکرداروں کو معاف کر دیا تھا اور ان سے انتقام نہ لے کر ان کے کھوٹے سکّے قبول کر کے حسنِ صورت کی طرح اپنے حسنِ سیرت کا ثبوت دیا تھا اسی طرح مولائے کریم مجھے تجھ سے بھی امید ہے کہ میری بدکرداری اور گنہ گاری کو نظر انداز کر کے میرے عمل کے کھوٹے سکّوں کو تو شرفِ قبولیت بخشے اور لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر ہماری عام معافی کا اعلان کر دے۔ (۶) خدایا میرے پاس امیدِ رحمت کے سوا کوئی پونجی نہیں پس مجھے مغفرت سے ناامید نہ فرما اور میری رحمت کی امید پوری کر۔

اللّٰھم اغفر لمصنفہٖ ولشارحہٖ ولمترجمہٖ ولکاتبہٖ ولقارئہٖ ولسامعہٖ مغفرۃً لا تغادر ذنبا
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ و اتباعہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

کتبہ: یوسف جاوید زمرد زریں قلم ملتان